يثبت الله الذين امنوا بالقول الثابت في الحيوة الدنيا وفي الاخرة

الحمد لله الذي من علينا على طبع هذا الكتاب المسمى به طي الفرسخ مصنفه مولانا المولوی ذوالفقار احمد النقوی البهوپالی [illegible]

طي الفرسخ الى منازل البرازخ

در مطبع عاقلی بهوپال باهتمام حافظ حفیظ الله خان امام مسجد کلان نور محل سنه ۱۳۲۹ هجری النبوی

اللهم ثبتنا بالقول الثابت في الحيوة الدنيا وفي الاخرة بجاه النبي صلى الله عليه وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ذی الفضل والمن والانعام الذی من علینا بنعمۃ الایمان ونعمۃ الاسلام والصلوٰۃ والسلام علی سید الانام سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ الکرام وصحبہ العظام

امابعد مخفی نرہے کہ دنیائے دنی اقامت گاہ انسان نہین ہے بلکہ ایک گذرگاہ ہے کہ اوس سے گذر کر کے منزل مقصود پر پہونچنا ہوتا ہے یہان کی زندگی کی مدت حقیقت مین محض بے حقیقت ہے کیونکہ آدمی کے تین حال ہین اول تو وہ زمانہ جسمین پیدا نہین ہوا تھا یعنی ازل سے تا وقت ولادت دوسرا مرنے کے بعد سے ابد تک جسمین دنیا کو نہ دیکھیگا یعنی قبر و برزخ تیسرا ایام حیات کا زمانہ جسکا نام دنیا ہے سو اگر اس دنیا کی زندگی کو ازل و ابد سے ملا کر دیکھو تو ایسی بھی نہین ہوتی ہے جیسے ایک سفر طویل مین تھوڑا سا مقام ہوتا ہے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ مین مرفوعا آیا ہے کہ مجھکو دنیا سے کیا کام ہے میری اور دنیا کی مثال تو ایسی ہے کہ جیسے کوئی سوار گرمی کے دن مین چلے اور راہ مین اوسکو کوئی درخت ملے اور اوسکے سایہ کے نیچے دم بھر سو رہے پھر جلدی اوسکو چھوڑ جا۔ شعر زیست کی ماندگی کا وقفہ ہے * یعنی آگے چلینگے دم لیکر ۔ عیسی علیہ السلام نے بھی اسی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ دنیا ایک پل ہے اوس پر سے گذر جاو عمارت نہ بناو یہ مثال بہت صاف ہے کیونکہ دنیا کی زندگی آخرت مین پہونچنے کے لیے ایک پل ہے جسکا ایک ستون مہد ہے اور دوسرا ستون لحد ہے اور دونون کے درمیان مسافت محدود ہے بعض نے اس پل کو نصف قطع کیا ہے اور بعض نے تہائی اور بعض نے دو تہائی اور بعض کو ایک ہی قدم طے کرنا باقی ہے مگر اوسکو معلوم نہین ہے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ایک خط عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا اوسمین کا ایک فقرہ یہ ہی کہ دنیا جای سفر ہے نہ اقامت کا گھر ۔ اقامت گاہ نتوان ساختن گلزار دنیا را ۔ نسیم صبح گوید این سخن آہستہ در گوشم ۔

بہرحال دنیا پر سے گذرنا ضرور ہے اور عالم برزخ کی سیر بھی ضرور سو اس عالم کی ابتدا موت کا دن ہی اور اسکی انتہا نفخ صور ہے پھر یہ مدت کسی کے لیے بہت ہے اور کسی کے واسطے تھوڑی مثلا جو لوگ کہ بعد آدم علیہ السلام کے اونکے زمانے سے متصل مرے ہین اونکا زمانہ برزخ کسقدر طول طویل ہے اور جو بہت متصل نفخ صور کے مرینگے اونکا زمانہ کس قدر تھوڑا ہوگا زمانہ زندگی مین جسکو طول زائل کہیے یا قیلولہ قائل نقش بر آب سے تعبیر کیجیے یا لمعہ سراب سے تشبیہ دیجیے جو کچھ خیر و شر یا نفع و ضرر آدمی نے کیا ہے اس عالم مین اوس سب کا اثر ظاہر ہوگا نیکون کو نیک بدون کو بد جزا و سزا ملیگی جبکہ اس گھر مین ایک مدت اقامت کرنا ضرور ہوا تو چاہیے کہ جانے سے پہلے اوسکا حال اور وہان کے آداب و طریقے معلوم کر لیے جائین تا کہ وقت پہونچنے کے اجنبیت محض نہو شعر گذار زین منزل خراب بسوی خانہ روم * دگر آنجا کہ روم عاقل و فرزانہ روم اور جو جو اعمال و افعال وہان زیادہ مفید ہین اونکے حاصل کرنے مین سعی کیجائے اور جو کام مضر ہین اور اونکا ضرر وہان محسوس ہوگا اون سے احتراز کیا جائے اگرچہ

پوری پوری کیفیت وہان کی جب ہی معلوم ہوگی کہ جب وہان پونچنا ہوگا لیکن جسقدر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ وتابعین وتبع تابعین وائمہ مسلمین واولیاء صالحین رضی اللہ عنہم اجمعین سے اس باب مین ثابت ہوا ہی اوسکو تو ضرور ہی سمجھ لینا چاہیے کیونکہ عالم آخرت مین عقل کو کسی طرح کا دخل نہین ہی صرف نقل پر مدار ہی اسی لیے علماء امت مرحومہ نے اس باب مین بہت کچھ تالیف فرمائی ہر امر کی خوب تحقیق وتنقیح کی احادیث وآثار جمع کیے ضعف وقوت اسناد پر آگاہی بخشی بال کی کھال نکالی امت کو ممنون منت فرما گئے رضی اللہ عنہم اجمعین اب مین اس جگہ ان کتب کے نام مع نام مصنف بنظر زیادت بصیرت لکھتا ہون **کتاب تذکرہ** تالیف امام عبد اللہ قرطبی رضی اللہ عنہ یہ کتاب اس باب مین اجمع کتب ہی مرنے سے لیکر تا دخول جنت ونار سب کچھ تمام تحقیق واتقان سے لکھا ہی **مختصر تذکرہ** تالیف امام ربانی حضرت عبد الوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ اسمین اسناد وزوائد وتحقیق لغت وغیرہ کو حذف کرکے اصل مطلب لب لباب کتاب لکھا ہی عجیب کتاب ہے دیکھنے سے اسکی قدر معلوم ہوتی ہی مصر قاہرہ مین بغایت خوش اسلوب طبع ہوئی ہی **شرح برزخ** اسکے مصنف کا نام معلوم نہین مگر کتاب فی نفسہ نہایت عمدہ ہی شرح الصدور وکتاب الروح وغیرہ سے ماخوذ ہی **التثبیت عند التبییت** تالیف امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ یہ ایک ارجوزہ ہی اسمین فتنہ قبور اور جو اسکے متعلق ہی اوسکا ذکر کیا ہی ایک سو تہتر بیتین ہین کشف الظنون مین کہا ہی کہ حسام الدین حسین بن ابراہیم بن خلیل مغلوی نے اسکی شرح لکھی ہے اول وسکا الحمد للہ الملک القوی العزیز الخ اور شیخ احمد بن خلیل سبکی شافعی متوفی ۱۰۳۲ھ نے اسکی دو شرحین لکھین ایک کا نام فتح المغیث فی شرح التثبیت اور دوسری کا نام فتح الغفور بشرح منظومۃ القبور رکھا یہ شرح بالمزج ہی اول اوسکا یہ ہی الحمد للہ الباقی بعد خلقہ الخ انتہی اسکی ایک شرح سید علامہ محمد بن اسمعیل امیر یمنی رضی اللہ عنہ نے لکھی اور اوسکا نام جمع الشتیت لشرح ابیات التثبیت رکھا یہ شرح نہایت محقق ومتین وجامع ہی کتب متفرقہ سے اسکو جمع کیا ہی اسی لیے اسکا نام جمع تشتیت رکھا یہ سب کتب بزبان عربی ہین سید صاحب مرحوم نے بعد اتمام شرح کے رسالہ علامہ سیوطی رحمہ اللہ مسمی بشری الکئیب بلقاء الحبیب کو نظم کرکے اسکی شرح لکھی ہی اور اوسکو شرح کا تکملہ کیا جناب توفیق مآب دام ظلہ نے بھی اسپر ایک شرح فارسی لکھی اوسکا نام ثمار التنکیت لشرح ابیات التثبیت رکھا یہ شرح نہایت جامع وخوش اسلوب خوش عبارت ہی مضامین شرح مین خوب تنقیح وتہذیب فرمائی ہی **کتاب الزواجر فیما جری من عذاب المقابر** تالیف امام ابو اسحق یحیی بن حسین یمنی رحمہ اللہ یہ کتاب مختصر وجیز وکافی ہی شرح الصدور وغیرہ سے ماخوذ ہی **شرح الصدور بشرح حال الموت والقبور** تالیف امام علامہ جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ بغایت جامع احادیث وآثار واقوال سلف وحکایات صالحین ہی یہ کتاب تذکرہ قرطبی اور کتاب الروح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ سے اور اونکے سوا اور بہت کتب سے ماخوذ ہی اسکا ذکر خود اونھون نے کیا ہی دیباچہ اوسکا یہ ہی الحمد للہ الذی ایقظ من شاء من سنۃ الغفلۃ ورفع من احب لقاءہ الی علیین فی وضع عنہ اوزارہ وثقلہ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ علیہا من رداء الاخلاص حلۃ واشہد ان سیدنا ونبینا محمدا عبدہ ورسولہ المبعوث باشرف ملۃ المخصوص باکرم خلۃ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وصحبہ السادۃ الاجلۃ وسلم تسلیما کثیرا وبعد فلما اشتدت تشوق النفوس الیہ من کتاب شاف فی علم البرزخ اذکر فیہ الموت وفضلہ وکیفیتہ وصفۃ ملک الموت واعوانہ وحضورہم عند المحتضر وحال الروح بعد مفارقۃ البدن وصعودہا الی اللہ تعالی واجتماعہا ومقرہا بعد ذلک وحال القبر وضمتہ وفتنتہ وعذابہ ونعیمہ وضیقہ وما ینفع فیہ مستوعبا شرح کل ذلک من حین یبدأ فی مرض الموت الی ان ینفخ فی الصور ناقلا لہ من الاحادیث المرفوعۃ والآثار الموقوفۃ والمقطوعۃ متتبعا لذلک من کتب الحدیث معتبرا کلام ائمۃ الحدیث فی ذلک محررا ما وقع من ذلک فی تذکرۃ القرطبی رح بالتنقیح والتخریج مع زوائد جمۃ لم تقع فی کتابہ وسمیتہ ورمزت علیہا صورۃ لہ **شرح الصدور بشرح حال الموتی فی القبور** وارجو ان کان فی الاجل فسحۃ ان اضم الیہ ان شاء اللہ تعالی کتابا فی اشراط الساعۃ واخر فی احوال البعث والقیامۃ وصفۃ الجنۃ والنار علی وجہ الاستیعاب اضعاف احقق اللہ ذلک

عقیدہ ذکر ملاہی ہی **تذکرۃ الموتی والقبور** تالیف حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ یہ رسالہ مختصر زبان فارسی مین ہی شرح الصدور کی بعض مضامین کا ترجمہ ہی اور ایک رسالہ فارسی قاضی صاحب
کا زاد المعاد نام ترجمہ ہی بعض مضامین بدور سافرہ فی احوال الآخرۃ تالیف امام سیوطی رضی اللہ عنہ کا یہ دونون رسالے طبع ہو چکے ہین **قصر الآمال بذکر حال المآل** تالیف مولانا حاجی رفیع الدین
بن عظمت اللہ خان مرادآبادی رحمہ اللہ یہ کتاب سنہ ۱۲۱۲ ہجری مین تالیف ہوئی عبارت فارسی ہی اسمین دو مقصد ہین مقصد اول ترجمہ ہی کتاب شرح الصدور کا اور مقصد دوم ترجمہ ہی کتاب بدور سافرہ کا اسکی ترتیب
ابواب شرح الصدور پر ہی لیکن ہر باب مین سے بعض مضامین کا ترجمہ کیا ہی بغرض اختصار کتاب نسبت رسائل قاضی صاحب رحمہ زیادہ تر جامع ہی ایک نسخہ اس کتاب کا سنہ ۱۲۳۳ ہجری کا لکھا ہوا قلمی حضرت مولانا سید
ابو الحسن صاحب قنوجی قدس سرہ کا خاکسار نے دیکھا ہی اس کتاب مین بھی اوس سے جو قابل اخذ تھا لیا گیا ہی **قضیۃ المقدور لفتنۃ المقبور**
تالیف حضرت توفیق دام مجدہ یہ رسالہ زبان اردو مین ہی مختصر و جامع اور خوش بیانی مین ضرب المثل ہی اوسپر طرہ یہ ہی کہ اشعار رنگین سے اوسمین رنگ آمیزی
کی گئی ہی تھوڑا زمانہ گذرا ہی کہ طبع ہو کر دست برد اہل طلب ہو چکا ہی یہ کتابین تو خاکسار کو معلوم ہین ان مین سے اکثر کو دیکھا بھالا ہی بعض کو نہین دیکھا کر
دو مین شرح ابیات کی فتح المقیت و فتح الغفور باقی سب کو دیکھا ہی اور اس کتاب مین اونسے استفادہ کیا ہی **سبب تالیف** جبکہ یہ خاکسار
ترجمہ کتاب روض الریاحین و استنشاق نسیم الانس سے فارغ ہوا اور اللہ سبحانہ ذاہی فضل و کرم سے اس کام کو تمام کیا تو دل مین آیا کہ کوئی کتاب برزخ
کے بیان مین لکھی جاے کہ اوس سے کیفیت وہان کے حالات کی بخوبی معلوم ہو جاے تامل کیا تو کتاب ثمار التنکیت شرح ابیات تثبیت اس کام
کے لیے بہت پسند آئی اور یہ ٹھیری کہ بدون لحاظ متن و شرح کے مضامین اوسکے مبوب و مفصل ہو کے مستقل طور پر زبان اردو مین لکھی جاوین
چنانچہ اسی طور پر ترجمہ اسکا شروع ہوا اور سارے مضامین اوسکے ابواب و فصول مین لکھی گئے ہان جو بات کہ محض شرح کتاب سے متعلق
تھی اوسکو چھوڑ دیا اور کچھ مقاصد کتاب الروح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ اور شرح برزخ وغیرہ سے اوسپر اضافہ کیے گئے اور **حدیث
برزخ** اوسکا نام تجویز کیا گیا اور کتاب بہمہ وجوہ تیار ہو گئی صرف دیباچہ لکھنا رہگیا اتفاقا جی مین آیا کہ کتاب شرح الصدور کو
ضرور دیکھنا چاہیے اور شیخ نے بھی اس مین کچھ لکھا ہو لیا جاے دیکھا تو اوسکو اس باب کا فتاوی پایا اب یہ ٹھیری کہ اوسکا پورا ترجمہ کیا جائے اور
مضامین حدیث برزخ کی بھی حسب موقع و محل مندرج ہو جائین تاکہ کتاب جامع مافی الباب ہو اور ہر شخص اردو خوان مقامات و حالات برزخ
پر مطلع ہو جاے چنانچہ بحمدہ تعالی شرح الصدور کا ترجمہ شروع کیا اور ابواب اوسی کے قائم رکھے بعض باب زیادہ کیے اور اکثر ابواب مین
مضامین فصل کے قابل تھے اونکے لیے فصل و عنوان فصل قائم کیا اور مضامین حدیث برزخ کو بھی مناسب ہر باب و فصل درج کر دیا اور بعض مقاصد
اور جگہہ سے بھی لکھدیے تاکہ پوری پوری جمعیت ہو اور نام اس کتاب کا **طی الفراسخ الی منازل البرازخ** رکھا اللہ سبحانہ
اس سعی کو قبول فرماے اور اپنی ذات مقدس کے لیے کرے اور مجھے اور ساری مومنین و مومنات کو اس سے نفع دے اور ہم کو دنیا سے با ایمان
اوٹھاے اور قبر و برزخ کے عذاب سے بچاے اور ہمارے صغائر و کبائر کو اپنے عفو و کرم سے بخشدے اور حیات دنیا مین اعمال صالحات کی توفیق عطا فرماے
آمین اللہم انی اعوذ بک من عذاب القبر و اعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال و اعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات اعوذ بک من المأثم والمغرم
اللہم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم اللہم اغفر لی ذنبی و تب علی اللہم انک عفو تحب
العفو فاعف عنی آمین شرح الصدور کا ایک نسخہ قلمی کتب خانہ حضرت توفیق دام مجدہ کا خاکسار کے پاس تھا جس سے ترجمہ کیا گیا اوسمین بعض جگہہ غلطی معلوم ہوئی
تب بمعرفت احباب کے ایک اور نسخہ شرح الصدور کا ٹونک سے طلب کیا اور اس نسخہ سے مقابلہ کیا تو اوس سے اسی نسخہ کو بہتر پایا اور جو غلطی اسمین معلوم
ہوئی اوسے درست کر دیا اور جو معلوم نہوا اوسکو اپنے حال پر رہنے دیا اوس نسخے مین باب کی باب غائب تھے مگر تاہم دو نسخے ملکر خاکسار کے نسخے کی درستی
ہو گئی حتی الامکان کوشش و سعی کی جو مجھسے ہو سکا وہ بعونہ تعالی مینے کر دیا اور جو رہگیا اوسکا درست کرنا ناظر غیر مناظر کے ہاتھ ہی اللہ تعالی ہم سبکو توفیق اعمال صالحہ

لطیفہ جب کتاب کا طبع ہونا شروع ہوا تو نسخہ شرح الصدور کی جناب مولوی عبد العلی صاحب مدراسی سلمہ اللہ تعالی نے لکھنؤ سے بھیجا اون دونون سے بھی اپنے نسخے کا مقابلہ کیا ایک نسخہ قلمی سنہ ۱۰۹۰ کا لکھا ہوا ہی اور دوسرا نسخہ قلمی سنہ ۱۲۱۲ ہجری کا تھا اللہ تعالی مولوی صاحب کو جزاے خیر دے ۱۲ منہ

اور حسن نیت کی عطا فرمائی جب کبھی کسی کو صحیح نسخہ ملی اور اسمین غلطی معلوم ہو تو بلا تکلف درست فرما دی یا ترجمہ مین کسی طرح کی غلطی دیکھی تو مورد طعن نہ ٹھیرائی بلکہ اصلاح کرکے میرے لیے دعای مغفرت کری اسلیے کہ مین ایک بشر عاجز ہیچکارہ گنہگار ہون اور سراپا معاصی مین ڈوبا ہوا مجھسے آدمی سے خطا کا ہونا قریب صواب کا ہونا بعید ہی۔ مجھسے جو کچھ خطا و نسیان عمداً و سہواً ہوا ہو مین اللہ سبحانہ سے اوسکی معافی چاہتا ہون اور خلق اللہ سے عذر کرتا ہون ای اللہ تو ہماری گناہ بخشدی اور توفیق خیر کی عنایت فرما اور عذاب ونکال و وبال سے بچا اور حسن خاتمہ روزی کر انک علی کل شیٔ قدیر وبالاجابۃ جدیر وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم چونکہ ابتدای امر مین سوال منکر ونکیر کا ہوتا ہی اسلیے اس کتاب کا ایک مقدمہ ٹھیرایا اور اوسمین رب و دین و نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مختصر طور پر بیان کیا تاکہ اللہ سبحانہ ہم سب کو وقت سوال کی ثابت رکھے اور تزلزل سی بچائے پس اس کتاب مین ایک مقدمہ ہے اور پچاس باب اور دو خاتمے اور ایک حسن ختام ہی اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الاخرۃ بجاہ عریض الجاہ سیدنا ومولانا محمد رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ والہ وسلم آمین

مقدمہ بیان مین رب و دین و نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔

فصل رب عزوجل رب کہتے ہین پالنے والے پرورش کرنے والے کو سو عرش سی فرش تک ساری مخلوقات کا پیدا کرنیوالا تربیت کرنے والا رزق دینے والا ایک اکیلا وحدہ لاشریک لہ ہے نام پاک اوسکا اللہ عزوجل ہی صفتین اوسکی ننانوے ۹۹ ہین ہم کیا ہمارا بیان کیا جبکہ خود حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ارشاد فرماوین کہ لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک تو پھر اور کسی کی کیا ہستی ہے کہ اوسکا وصف کر سکے اولی و افضل یہی ہے کہ اوسی پر قناعت کیجائی جو کہ خود اوسنی سورۂ اخلاص مین اپنے حبیب کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا ہے یعنی تو کہہ وہ اللہ ایک ہی اللہ نرادھار ہی نہ اوسنے کسی کو جنا نہ اوسکو کسی نے جنا اور نہین ہے اوسکے جوڑ کا کوئی۔ اگرچہ یہ سورت لفظون مین چھوٹی ہے لیکن حدیث شریف مین اسکو تہائی قرآن کے برابر فرمایا ہے اسلیے کہ یہ ساری توحید واخلاص ہے رب العالمین کی ثنا وصفت ہی رحمۃ للعالمین پر نازل ہوئی ہی

فصل دین اسلام کے بیان مین

اسلام لغت مین مطلق انقیاد کو کہتے ہین اور شرع مین انقیاد خاص کا نام ہی جو کہ اوامر ونواہی الٰہی کے لیے ہوتا ہے یعنی احکام الٰہی کو قبول کرنا اور اونکو سچا جاننا ہے اسلام وایمان کا مفہوم ایک ہے ایک دوسرے سے جدا پایا نہین جاتا ہے نفس تصدیق مین کمی بیشی نہین ہوتی ہے اور ایمان شرعی قوت وضعف اجمال وتفصیل مین کم زیادہ ہوتا ہے اس تقریر سے درمیان نصوص کے جو کہ صراحۃً زیادتی پر دلالت کرتے ہین اور درمیان اقوال سلف کے موافقت ہو جاتی ہے اسی قول کو نووی رضی اللہ عنہ نے پسند فرمایا ہے اور علامہ تفتازانی رحمہ اللہ نے اسکی نسبت محققین کی طرف کی ہی۔ تاج سبکی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اختلاف اس باب مین لفظی ہے بالجملہ اسلام ایسی چیز ہے کہ اسکے سوا اور کوئی دین مقبول نہین ہی کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین یعنی جو شخص سوای اسلام کے ڈھونڈھے اور کوئی دین تو اوس سے قبول نہین اور وہ آخرت مین ٹوٹا پانیوالون [illegible] ہے۔ اس جگہ اسلام سے وہ مراد ہے جسکی تفسیر خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث جبریل علیہ السلام مین فرمائی ہی یعنی اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے [illegible] بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہین اللہ کے اور قائم کرے تو نماز اور دے تو زکوۃ اور روزے رکھے تو رمضان کے اور حج کرے تو بیت اللہ کا اگر قدرت رکھے تو طرف اوسکی راہ کے اسکو مسلم نے روایت کیا ہی اس حدیث شریف مین ایمان واحسان کا سوال اور انکا جواب بھی مذکور ہے سو اسلام احکام ظاہری کے انقیاد کا نام ہے اور ایمان تصدیق باطنی کا علم ہے اور احسان تہذیب ظاہری وباطنی دونون کا اسم ہے حضرت اسلام کے فضائل بیشمار ہین اون سب کے لکھنے مین اس جگہ طول ہی مگر تھوڑے سے بطور نمونے کے بیان لکھے جاتے ہین (۱) اسلام ایسی عمدہ شی ہے کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسپر مرنے کی دعا فرمائی ہے اللھم توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین غیر خزایا ولا مفتونین اخرجہ الامام احمد والبخاری فی الادب والنسائی والحاکم وصححہ عن رفاعۃ الزرقی رضی اللہ عنہ (۲) یہ ایسی نعمت ہی کہ عظمت وکرامت مین کوئی نعمت نعمت اسلام کو نہین

سہو تجلی ہے دیکھو اللہ تعالی نے فرمایا ہے ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان یعنی اللہ نے محبوب کردیا طرف تمہارے ایمان کو اور زینت دی اوسکو تمہارے دلون مین اور مکروہ کردیا طرف تمہارے کفر کو اور فسق وعصیان کو (۳) حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام نے اپنی اور اپنی اولاد کے لیے اسلام پر دائم رہنے کی دعا کی واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک (۴) پھر اپنی اولاد کو اوسکی وصیت فرمائی یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون (۵) اسلام سے بڑھکر اور کون سی نعمت ہوگی حالانکہ یہ ملت ہے ابراہیم علیہ السلام کی اور حق تعالی نے پیدایش سے پہلے اس امت کا نام مسلمین رکھا ہو سماکم المسلمین من قبل وفی ھذا سفیان رضی اللہ عنہ نے اسکی تفسیر مین فرمایا ہی یعنی توریت وانجیل وقرآن مین (۶) یہ اسلام وہ شی ہے کہ اسپر وفات پانے کا سوال موسی علیہ السلام کی قوم کے مومنین نے اللہ تعالی سے کیا ربنا افرغ علینا صبرا وتوفنا مسلمین (۷) یہ ایک ایسی چیز ہے کہ یوسف صدیق علیہ السلام نے اسپر وفات پانے کی دعا فرمائی توفنی مسلما والحقنی بالصالحین (۸) اسلام سے زیادہ تر عظیم کون سی منت ہوگی حالانکہ اللہ تعالی نے اوسکا نام دین رکھا اور یہ ارشاد کیا ان الدین عند اللہ الاسلام (۹) عطیۂ اسلام سے اور کون عطیہ بڑھکر ہوگا حالانکہ اللہ تعالی نے خود اوسکو ہمارے لیے پسند فرمایا ہے ورضیت لکم الاسلام دینا (۱۰) کونسا ہدیہ زیادہ تر بزرگ ہوگا اسلام سے حالانکہ جو کچھ آسمان وزمین مین ہے وہ سب اسی کے ساتھ متصف ہے فرمایا اللہ پاک نے ولہ اسلم من فی السموات والارض طوعا وکرھا والیہ ترجعون (۱۱) حلۂ اسلام سے کون حلہ فاخر تر ہوگا حالانکہ پہنانے والا اوسکا حق سبحانہ وتعالی ہے کہ اپنے خلیل کو اور سارے مسلمین ومہدیین کو پہنایا ہے ماکان ابراھیم یھودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما وماکان من المشرکین (۱۲) اسلام سے بہتر کون سی بخشش ہوگی حالانکہ اللہ تعالی نے خیر خلق افضل رسل علیہم الصلوۃ والسلام کو انا اول المسلمین کہنے کا امر فرمایا اور اس قول کو اذکار مین اشرف طاعات مومنین کے ٹہرایا اور اسکو اکرم عبادات مسلمین کی کنجی بنایا یہانتک کہ نمازی دن بھر مین چند بار اسکو مکرر کہتا ہے (۱۳) یہی اسلام ہے کہ قیامت کے اہوال سے نجات میدان حشر کے مواقف سے رہائی مسلمانون کے مونھ کی سپیدی وروشنی اسی کے دامن دولت سے بندھی ہوئی ہے جبوقت کہ اس سے اعراض کرنے والون کی مونھ سیاہ وتاریک ہوجاوینگے پھر اس سے اعظم واسنی اور کوئی عطیہ وہدیہ کیونکر ہوسکتا ہے (۱۴) یہی اسلام ہے کہ سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض سے پانی پینا اسی کے طفیل مین نصیب ہوگا جبکہ کافر ومنافق وغیرہ اہل عصیان کوثر سے ہنکائے جاوینگے (۱۵) اسی اسلام کے سبب سے پل صراط پر سے گذر جانا نصیب ہوگا جبکہ شقی بدبخت ٹکڑے ٹکڑے ہوکے جہنم مین گرینگے (۱۶) یہی اسلام ہے کہ اسکی وجہ سے مسلم مجرم سے ممتاز ہوگا (۱۷) یہی اسلام ہے کہ روح القدس علیہ السلام نے اسکی بشارت کے لیے نزول فرمایا قل نزلہ روح القدس من ربک بالحق لیثبت الذین آمنوا وھدی وبشری للمسلمین (۱۸) یہی اسلام ہی کہ اللہ تعالی نے اسکے سبب سے اپنے بندون کو بیشمار نعمتین عنایت فرمائین یہ آیت شریف اس مضمون پر ناطق ہی واللہ جعل لکم من بیوتکم سکنا الی قولہ کذلک یتم نعمتہ علیکم لعلکم تسلمون یہ دونون آیتین ایسی نعمتون کی تعداد پر مشتمل ہین کہ خلق کی زبان اوسکے بیان مین وفا نہین کرسکتی ہے بلکہ اگر ہر ایک پر انمین سے علیحدہ کلام کرے تو سارے اوقات وازمان مستغرق ہوجاوینگے [illegible] اسلام ہی کہ اسکی بدولت حق تعالی بندۂ مومن کو جواب مین سوال ملائکہ منکر نکیر کے ثابت رکھتا ہی اللھم ثبتنا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ والحمد للہ الذی من علینا بالاسلام وھدانا بالفضل والانعام وماکنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ کلمۃ صادقۃ یقولھا المسلمون فی دار السلام

فصل بیان مین نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے نبی وہ شخص ہی کہ طرف سے اللہ تعالی کے خبر دیوے اور نبی رسول سے زیادہ تر عام ہے کیونکہ رسول مین یہ شرط ہے کہ جدید شرع لاوے بخلاف نبی کے کہ اسمین یہ شرط نہین ہی سو ہر رسول نبی ہی اور ہر نبی رسول نہین ہی جاننا چاہیے کہ سارے انبیا ورسل علیہم الصلوۃ والسلام سے بہتر وبرتر ہمارے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین آپکا اسم مبارک ابو القاسم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم ہی اللہ پاک نے آپکا نام محمد واحمد رکھا ہے انکے سوا اور بہت اسمای شریفہ وصفات سنیہ سے آپکو ممتاز فرمایا ہے زرقانی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ آپکے اسما جلیلہ کم

چار سو سی زیادہ مین بعض کہتے ہین کہ مثل اسماے حسنیٰ کے ننانوے ہین ابن العربی ؒ نی فرمایا کہ ہزار ہین صاحب جواہر و الصلات نی اسماء و صفات نبویہ کو بشرح و بسط ذکر فرمایا ہی غرضکہ آپکے اوصاف و اخلاق دیہر بے حد و حساب ہین سوای اللہ سبحانہ کے اونکی کمیت و کیفیت کو کوئی بشر نہین جان سکتا ہے بھلا جنکی مدح خود خالق فرمادے اونکے وصف و مزیت کا کیا کہنا ہے بیان کس طرح سی کیجیے ترے اوصاف بیحد کا ✤ ترا مداح ایزد ہے تو ہی ممدوح ایزد کا بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ✤ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم تسلیما کثیرا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسوقت مومن اپنی قبر مین رکہا جاتا ہی تو اوسکے پاس دو فرشتے آتے ہین پہر وہ اوسکو خبر کرتے ہین وہ جاگ اوٹھتا ہے جسطرح کہ سونیوالا جاگتا ہے پہر کہا جاتا ہے کون ہی رب تیرا وہ کہتا ہے اللہ میرا رب ہے اور اسلام میرا دین ہی اور محمد میرے نبی ہین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس پکارتا ہے ایک پکارنیوالا کہ سچ کہا میرے بندے نی سو تم فرش کرو اوسکا جنت سے اسکو بیہقی و ابن مردویہ و ابن ابی عاصم نے سنت مین روایت کیا ہی اس باب مین اور بہی حدیثین ہین آیندہ اونکا ذکر ہوگا منکر نکیر کے جواب مین وہی شخص ثابت رہیگا جو کہ مومن ہی اور مومن وہی ہے جسکو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سی کامل محبت ہی اور کامل محبت یہی ہی کہ مان باپ اولاد و ساری خلق سی زیادہ آپکے ساتھ محبت رکہے اور جو ایسی محبت نہین ہے تو پہر ایمان ہی نہین ہے دیکہو بخاری و مسلم نی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی فرمایا ہے ایمان نہ لائیگا ایک تمہارا یہان تک کہ مین زیادہ تر محبوب ہوؤن اوسکو اوسکے باپ اور اولاد اور سارے لوگون سی عمدہ نشانی آپ کی محبت کی یہ ہی کہ ظاہر و باطن ہر امر مین سنت کی پیروی کرے سواے آپکے اور کسی کی خوشی ناخوشی کا خیال نہو ریا و سمعہ کی ہوا نہ لگے صرف آپ ہی کی خوشنودی مرکوز خاطر ہو کثرت سے درود و سلام آپ پر بہیجا کری آپکی تعظیم و توقیر کرے کسی کی بات کو آپکے کلام پاک پر تقدیم نہ دی بیہقی رحمہ اللہ نی کہا ہے عظمت کا مرتبہ محبت کے مرتبے سے بڑہا ہوا ہے کیونکہہ ہر محب معظم نہین ہے جیسے محبت باپ کی اپنے بیٹے سے اور محبت مالک کی اپنے غلام سی کہ یہان صرف محبت ہے تعظیم نہین ہی آپکی سنت کی پیروی اور کثرت درود عجب نعمت ہی کہ اس سی دین و دنیا دونونکے منافع حاصل ہوتے ہین حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نی فرمایا ہے کہ مجھے میرے والد نے وصیت فرمائی ہے کہ مین ہر روز نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بہیجنے کی مواظبت کرون اور فرمایا کہ ہمنے جو کچہہ پایا وہ اسی درود سے پایا یعنی دنیا و دین کی حاجتین جو کچہہ کہ ہمنے پائین وہ بطفیل درود شریف ہی کے پائین اور یہ کیونکر نہو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مجہپر ایک بار درود بہیجتا ہے اللہ اوسپر دس بار درود بہیجتا ہی رواہ مسلم سو جبکہ ایک بار کے عوض مین تو اللہ سبحانہ دس بار رحمت نازل کرتا ہے تو پہر اوس شخص کا کیا کہنا جو کہ آپ پر بکثرت درود بہیجتا ہی اوسپر کس قدر رحمت کا نزول ہوتا ہوگا اسی درود کی کثرت سے جسکو اللہ سبحانہ چاہتا ہے اوسکو عالم رؤیا مین آپکی زیارت نصیب ہو جاتی ہے اللہم ارزقنا علماء دین اور مشائخ صالحین نی چند درود ایسے لکہے ہین کہ اونکی برکت سی شرف زیارت حاصل ہو جاتا ہی اسی طرح بعض طرق نماز کے بہی لکہے ہین کہ اونکی وجہ سے یہ دولت بے زوال ہاتھ آتی ہی جناب توفیق دام مجدہ نی بعض صیغے اس قسم کے کتاب الداء و الدواء مین تحریر فرمائے ہین شرح برزخ مین ابو عبد اللہ مطوی سے نقل کیا ہے کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کو کسی نے خواب مین دیکہا پوچہا کہ اللہ تعالی نے آپکے ساتھ کیا کیا فرمایا مجھے بخشدیا پوچہا کس سبب سی کہا بسبب پانچ درود کے جنکو مین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر بہیجا کرتا تہا پوچہا وہ کیا ہین فرمایا اللّٰهم صل علی محمد بعدد من صلی علیہ و صل علی محمد بعدد من لم یصل علیہ و صل علی محمد کما تحب و ترضی ان یصلی علیہ و صل علی محمد کما امرتنا بالصلوۃ علیہ و صل علی محمد کما ینبغی الصلوۃ علیہ اس سی معلوم ہوا کہ کثرت و مداومت درود شریف کی عجب نعمت ہے کہ بعد موت کے موجب مغفرت کی اور برزخ مین باعث نجات کی اہوال آخرت سے ہوتی ہے اللہم صل و سلم علی سیدنا و نبینا و مولانا محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین فضائل و مناقب درود شریف بے حد و بحساب ہین منجملہ اونکے چند یہ ہین ہر دن سو بار درود پڑہنا موجب بر آنے سو حاجت کا تیس دنیا مین ستر آخرت مین اسکی سند حسن ہی ہر دن سو بار پڑہنا ایسا ہے جیسے رات دن عبادت کی یہ کام نزدیک اللہ تعالی کے ساری عملون سی محبوب تر ہی درود پڑہنے

والے کے لیے مرنیکے بعد درود قبر پر استغفار کرتا ہے زیادہ پڑھنے والا اللہ تعالی سے قریب اور مستحق شفاعت ہوجاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوس سے محبت دلی ہوجاتی ہے جناب توفیق دام ظلہ نے کتاب زیادۃ الایمان میں اکثر ستر فائدے درود شریف کے ذکر فرمائے ہیں یہ کتاب طبع ہو کے مطبوع خاص و عام ہو چکی ہے اللہ سبحانہ قبول فرماوے مدائح نبوی میں شعرا امت نے عربی فارسی اردو میں نظما و نثرا بہت کچھ لکھا پڑھا ہے چونکہ یہ کتاب اردو میں ہے چند شعر قصیدہ درجہ جناب شہیدی رحمہ اللہ سے منتخب کرکے تبرکا و تیمنا اس مقدمے کا اوسپر خاتمہ کرتا ہوں ۵

عجم میں زلزلہ نوشیروان کے قصر میں آیا ... عرب میں شور اوٹھا جو وقت اوسکی آمد آمد کا
وہ اس عالم میں یوں فیض بخش تھا خود کی تسکین کو ... گیا جنت میں طوبیٰ بن کے سایہ اوس سہی قد کا
کشود عقدۂ باطن میں کافی نام حق اوسکو ... اگلا کرتا ہے بن کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا
او دہر اللہ وہ اصل او دہر مخلوق میں شامل ... خواص اوس برزخ کبریٰ میں تھا حرف مشدد کا
خدا سے مانگی کیا کیا نعمتیں دیتا ہی بندوں کو ... ترا دست دعا ضامن ہی جب گل گئے مقصد کا
لب گوہر فشاں ہونگے جب عرض شفاعت کو ... تماشا گاہ محشر میں نگین گی نیک و بد کا
تری تعریف سی میری زباں میں آئی ہی تیزی ... صفاہان تک مسخر ہوگا اس تیغ مہند کا
فراغ دل سی گروان زندگی کا کوئی دم گذرے ... حسد ہو خضر و عیسیٰ کو مرے عیش مخلد کا
تمنا ہے درختوں پر تری روضی کے جا بیٹھے ... قفس جس وقت ٹوٹی طائر روح مقید کا

طلوع روشنی جیسے نشان ہو شہ کی آمد کا ... ظہور حق کی محبت ہی جہان میں نور احمد کا
شرف حاصل ہوا آدم و ابراہیم کو اوس سے ... نہ تنہا فخر عالم فخر تھا اپنے اب و جد کا
شب معراج چڑھکر عرش پر دم میں اوتر آیا ... بیان اوس قلزم معنی کے کیا ہو جزر او مد کا
گرا نفی بن کی جا نکلے او دہر ابلیس اندھا ہے ... ملا ہی قصر اخضر روح کو اوس کی زمرد کا
ہو وسا ہر کسی کو اک حصار عافیت کا ہے ... مجھے نام مبارک کا ہی ذوالقرنین کو سد کا
پٹنگے جس گھڑی عشر کے سامان بزم جنت میں ... کھلے گا حال امت پر ترے انعام بیحد کا
رہا کعبہ میں تیری روضے کی دربر نہ جا پایا ... ہی اندوہ سی ہے رنگ تیرہ رنگ اسود کا
کبھی نزدیک جا کر آستانے سی ملوں آنکھیں ... کبھی میں دور بیٹھوں اور کروں نظارہ گنبد کا
مدینے کی زمین گر لائق ہو مرا لاشہ ... کسی صحرا میں ان کی میں خور شرح ام الورد کا

صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم عدد ما علمت وزنۃ ما علمت وملء ما علمت

فہرست ابواب و فصول و وصول - **باب ۱** بیان میں برزخ کے **باب ۲** آغاز موت کے بیان میں **باب ۳** موت کی تمنا اور اوسکی دعا کرنا منع ہی بسبب کسی ضرر کے جو کہ جسم و مال میں پہونچے **باب ۴** بیان میں فضیلت طول عمر کے طاعت الٰہی میں **باب ۵** موت سے عمل منقطع ہوجاتا ہے **باب ۶** مراتب اعمار کے بیان میں **باب ۷** موت کی تمنا اور اوسکی دعا کرنا بسبب خوف فتنۂ دین کے جائز ہے **باب ۸** فضیلت موت کے بیان میں **فصل** موت مومن کا تحفہ ہے **ف** موت مومن کا ریحانہ ہے **ف** موت مومن کی غنیمت ہے **ف** موت فتنے سے بہتر ہے **ف** موت مومن کے لیے کفارہ ہے **ف** موت مومن کا سرور ہے **ف** موت مومن کو محبوب ہے **ف** موت مومن کے لیے راحت ہے **ف** دنیا مومن کا قید خانہ کافر کی جنت ہے **ف** نابینا موت کے وقت بینا ہوجاتا ہے **باب ۹** ذکر موت اور اوسکی تیاری کے بیان میں **باب ۱۰** بیان میں اون امور کے جو میں ذکر موت میں **باب ۱۱** اللہ تعالی کی ساتھ نیک گمان رکھے اور اوس سے ڈرتا رہے **ف** رحمت الٰہی کی بیان میں **ف** سعادت و شقاوت پہلے سے لکھی گئی ہے **باب ۱۲** ملک الموت علیہ السلام اور اونکے قاصدوں کے بیان میں **باب ۱۳** ملک الموت علیہ السلام اور اونکے اعوان کے بیان میں **ف** حلیہ ملک الموت علیہ السلام کے بیان میں **ف** زمین ملک الموت علیہ السلام کے واسطے مثل طشت کے ہے **ف** دنیا درمیان دونوں گھٹنوں ملک الموت علیہ السلام کے ہے **ف** دنیا درمیان دونوں زانو ملک الموت علیہ السلام کے ہے **ف** ملک الموت علیہ السلام ہر روز ہر گھر میں جستجو کرتے ہیں **ف** ملک الموت علیہ السلام اوسکی روح قبض کرتے ہیں جسکا حکم ہوتا ہے پہلے سے اونکو اس کا علم نہیں ہوتا ہے **ف** سابق میں ملک الموت علیہ السلام ظاہر ظہور آکے روح قبض کرتے تھے **ف** ملک الموت علیہ السلام مومنوں کے ساتھ نرمی کرتے ہیں **ف** ملک الموت علیہ السلام ہر مومن بچی کے ساتھ رفیق ہیں **ف** ملک الموت علیہ السلام بلا اذن ہر ایک کے پاس آتے ہیں خواہ نبی ہوں یا ولی سوای ذات پاک سید المرسلین شفیع المذنبین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ آپ سی اجازت چاہی **ف** بیان میں اونکے جنکی روح اللہ عز وجل قبض فرماتا ہے **ف** رویت ملک الموت علیہ السلام کی خواب میں

باب ۱۴ اعمال ہر برس قطع ہوتے ہین ف پہلے پہل جسکو بندے کی موت کا علم ہوتا ہے باب ۱۵ علامت خاتمہ بخیر کے بیان مین باب ۱۶
بیان مین اوس شخص کے جسکی اجل قریب ہوئی اور کیفیت موت اور اوسکی شدت کے بیان مین ف موت کی شدت اور اوسکی کیفیت کے بیان مین ف
موت کے وقت اعضا ایک دوسرے کو رخصت کرتے ہین ف شہید موت کے الم سے محفوظ ہے ف بیان مین شدت موت ملک الموت علیہ السلام کے
ف انبیاء علیہم السلام پر موت کے سخت ہونے مین دو فائدے ہین ف موت فجاءت یعنی ناگہان ف بیان مین اون امور کے جن سے روح
بسہولت نکلتی ہے ف صورت موت وحیات کے بیان مین باب ۱۷ بیان مین اوس چیز کے جسکو آدمی مرض موت مین کہے اور جو اوسکی نزدیک
پڑہی جاوے اور جو اوسکے احتضار کے وقت کہی جاوے اور اوسکی تلقین اور وہ چیز جو کہی جاوے جبکہ اوسکا انتقال ہو جاوے اور اوسکی آنکھین بند کردین
ف بیان مین اوس چیز کے جسکو آدمی مرض موت مین کہے ف بیان مین اوس چیز کے جو قریب الموت کے نزدیک پڑہی جاوے ف تلقین قبل الموت کے
بیان مین ف شیطان وقت موت کے حاضر ہوتا ہے ف عقوق والدین یعنی نافرمانی ماں باپ کی موجب سوء خاتمہ ہے نعوذ باللہ منہ ف
شیخین رضی اللہ عنہما کو برا کہنا موجب ہے سوء خاتمہ کا اعاذنا اللہ منہ ف جبکہ آدمی محتضر ہو تو کیا کہین ف مردے کی آنکھین بند کرتے وقت کیا کہین
باب ۱۸ بیان مین ملائکہ وغیرہم کے جو کہ میت کے پاس حاضر ہوتے ہین اور جو کچھ کہ محتضر دیکھتا ہے اور جو اوس سے کہا جاتا ہے اور جس چیز کی مومن کو
خوشخبری دیجاتی ہے اور جسکے ساتھ کافر کو ڈرایا جاتا ہے ف مومن کے مرتے وقت فرشتے روح و ریحان کی اور رضوان کی بشارت دیتے ہین ف
قبض روح کے وقت اللہ تعالی اور فرشتے مومن پر سلام پڑہتے ہین ف بیان مین قبض روح عارف باللہ کے ف بشارت قبل موت کے بیان مین
ف آسمان و زمین کے فرشتے مومن پر درود بھیجتے ہین ف فرشتے مومن کے اچھے عمل اور کافر کے برے عمل کا ذکر کرتے ہین ف من راق
کی تفسیر کے بیان مین ف ملائکہ محافظین مرتے وقت مومن کی تعریف فاجر کی مذمت کرتے ہین ف مرتے وقت اہل مجلس کی صورتین نظر آتی ہین
ف مرتے وقت اچھے برے اعمال کی صورت نظر آتی ہے ف فرشتے موت کے وقت میت کے اعضا کو سونگھتے ہین ف مرتے وقت فرشتے میت
کے اعضا کو چھوتے ہین ف مرتے وقت پرندے یعنی ملائکہ عمل صالح کی جستجو کرتے ہین ف جنب کے بے وضو سونے سے خوف ہے اس بات کا کہ
مرتے وقت جبرئیل علیہ السلام تشریف نہ لاوین ف بیان مین قبض روح اوس شخص کے جو کہ نار کا مستحق ہو چکا ہے ف جمعہ کی دن ہزار بار درود پڑہنے
والا مرنے سے پہلے اپنا گھر جنت مین دیکھ لیتا ہے ف بشارت مومن بصلاح ولد ف بیان مین اونکے جو مرتے وقت دنیا کی طرف پھیرا جاتے ہین
ف بشارت مومن و کافر کی وقت موت کے ف شرابی کی موت ف کفار فجار دنیا سے پیاسے جاتے ہین ف ایمان یہود کا وقت
موت کے ف نابینا ملک الموت علیہ السلام کو دیکھتا ہے ف بندے کی پہچان لوگون سے کب منقطع ہوتی ہے ف حربہ ملک الموت علیہ السلام
ف بیان مین اوصاف اون فرشتون کی جو کہ مومن و کافر کی روح قبض کرتے ہین ف بیان مین حکایات اکابر صالحین کے جو مرکے پھر زندہ ہوے
اور روح و ریحان و ملاقات رحمن و سیر جنان وغیرہ امور حقہ و صادقہ کی خبر دی یا غشی سے افاقہ کے بعد بیان کیا ف توبہ کے بیان مین باب ۱۹
بیان مین ملاقات روحون کی میت سے جسوقت کہ اوسکی روح نکلتی ہے اور اس بیان مین کہ روحین اوسکے پاس جمع ہوتی ہین اور اوس سے حال پوچھتی ہین
ف اہل رحمت اللہ کے بندون سے مومن کی ملاقات اور اوسکا استقبال کرتے ہین اور زندون کا حال پوچھتے ہین ف مومن کی اولاد اور
اہل و اقارب اوسکا استقبال کرتے ہین ف روحین آپس مین ایک دوسری کو پہچانتی ہین باب ۲۰ میت اپنے نہلانیوالے کفنانے والے اوٹھانے والے
قبر مین اوتارنے والے کو پہچانتا ہے اور جو کچھ بھلا برا لوگ کہتے ہین وہ اوسکو سنتا ہے اور جنازہ گذر رہا ہے باب ۲۱ بیان مین چلنے فرشتون کی جنازے مین
اور جو کچھ وہ کہتے ہین باب ۲۲ اس بیان مین کہ زمین و آسمان کے فرشتے مومن پر روتے ہین جبکہ وہ مرتا ہے ف بیان مین رونے زمین و آسمان کے

باب [illegible] ف مومن پر فرشتے روتے ہین ف سجدہ گاہ و جای عبادت گاہ وزمین پر روتے ہین [illegible]
آدمی اوس مٹی مین دفن ہوتا ہے جس سے کہ وہ پیدا کیا گیا ہے ف نکلنے چہرہ قبر کی مٹی پر بجلی کی چمک کی روشنی ف اللہ تعالی کو زمین مین بندی کا [illegible]
لوگون کو حاجت اوسکی طرف اوس زمین کی کرتیا ہے ف مردو کو نیک لوگون کے درمیان مین دفن کرین ف اعلی زمین کا اوسکے اصل سے بہتر ہے
ف قبرستان مومنین کے لیے تجمل و زینت کرتا ہے ف دن کے فرشتے رات کے فرشتون سے زیادہ ترزمین مین ف فضل جبل مقطم کے بیان مین
ف قبرات ہے ف قبرستان مین ایک فرشتہ مقرر ہے کہ وہ قبر کی مٹی جنازے کے ہمراہیون کو مارتا ہے کہ اونکا غم غلط ہو ف ابتدای قبر کے بیان مین
باب ۲۴ اس امر کے بیان مین کہ دفن و تلقین کے وقت کیا کہین ف دفن کے وقت کیا کہین ف تلقین بعد الدفن کے بیان مین ف بیان مین
انکار تلقین بعد دفن کے باب ۲۵ ضمۂ قبر یعنی قبر کے دباؤ کے بیان مین ف اصل ضغطہ قبر کے بیان مین ف سبب ضغطہ قبر کے بیان مین ف
قبر کا دباؤ مومن کا فر بڑے چھوٹے سب کو ہوتا ہے ف ضغطۂ صبیان کے بیان مین ف دباؤ قبر کا سبب بے احتیاطی پیشاب کے ہوتا ہے ف
قبر مومن کو ماں کی طرح دباتی ہے ف اوس شخص کے بیان مین جسکو ضغطہ قبر نہین ہوا ف مرض موت مین قل ہو اللہ پڑھنا موجب امن ہے ضغطہ قبر سے
باب ۲۶ پہلے پہل قبر مین میت کے پاس عمل حاضر ہوتا ہے باب ۲۷ بیان مین مخاطبت قبر کے میت سے باب ۲۸ فتنۂ قبر کے بیان مین ف معنی
فتنۂ قبر کے بیان مین ف ملائکہ سوال کے نام اور اونکی صفت کے بیان مین ف بیان مین حلیہ منکر نکیر کے ف بیان مین احادیث فتنۂ قبر کے
ف سوال کے وقت شیطان آتا ہے ف دو فرشتے ملائکہ رحمت سے اہل سنت کے لیے مقرر ہین کہ جب وہ قبر مین رکھے جاوین تو اونکو حجت کی تلقین کرین
ف اس امر کے بیان مین کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم جواب سوال منکر نکیر کا امر فرمایا ہے ف زندون نے مردون کو خواب مین دیکھا اور اون سے
سوال جواب کی کیفیت بیان کی ف زندون نے اپنے کانون سے اس عالم مین منکر نکیر کے سوال کو اور مردے کے جواب کو سنا ف جمیع روایات کے بیان مین جو کہ بابت سوال میں وارد
ہوئی ہین ف جمیع روایات کے بیان مین جو کہ سوال و جواب کی کیفیت مین آئی ہین ف اس امر کے بیان مین کہ سوال ایک بار ہوتا ہے یا زیادہ ف اس امر کے بیان مین کہ سوال [illegible]
اس امت کے ساتھ خاص ہے یا نہین ف اوسکے سوال کرنے والے فتان و منکر و نکیر کہتے ہین ف تجسد اعمال کے بیان مین ف کیا میت کو کشف ہوتا ہے کہ وہ سوال
کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا ہے ف میت سے کس زبان مین سوال ہوتا ہے ف بیان مین سوال مومن منافق کافر و اطفال مشرکین کے
ف بیان مین سوال ون لوگون کے جو کہ دفن نہین ہوئے یا اونکو سولی دی گئی یا اونکے بدن کے اجزا متفرق ہو گئے یا اونکو درندون نے کھا لیا ف اس بیان
مین کہ روح میت کی اوسکے بدن کی طرف قبل دفن کے پھیری جاتی ہے یا بعد دفن کے ف اس بیان مین کہ میت وقت سوال کے پورا زندہ ہو جاتا ہے
یا نہین ف اس بیان مین کہ جس شخص کے اجزا متفرق ہو گئے ہین اوسکے کل اجزا مین اعادہ روح کا ہوتا ہے یا بعض مین ف بیان مین اوس شخص کے
جو کہ تابوت مین رکھا گیا ہے ف سوال غریق کے بیان مین ف قرآن شریف سوال کے وقت تلقین حجت کرتا ہے ف [illegible]
اللہ تعالی نے میت کے سوال و جواب مین کیا حکمت رکھی ہے باب ۲۹ بیان مین اون لوگون کے جنسے سوال نہین ہوتا ہے اور وہ فتنۂ قبر سے محفوظ رہتے ہین
ف شہید کے بیان مین ف [illegible] شہدا ذات کے بیان مین ف مرابط کے بیان مین ف مطعون کے بیان مین ف صدیق کے بیان مین ف
بیان مین سوال حضرات انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے ف سوال ملائکہ علیہم السلام کے بیان مین وصل سوال جن کے بیان مین ف بیان سوال
نابالغون کے وصل اس بیان مین کہ ہر عقل سے سوال ہوتا ہے وصل بیان مین اختلاف علما کے کہ مسئلہ سوال صبی مین وصل عہد میثاق کے
بیان مین ف بیان مین سوال ابلہ و مجنون کے اور اوس شخص کے جو کہ زمانہ فترت مین مرا ف بیان مین اوس شخص کے جو کہ جمعہ کے دن یا جمعے کی رات
مین مرے ف بیان مین سورۂ تبارک الذی پڑھنے والے کے وصل بعض آثار مین سورۂ تبارک کے ساتھ سورۂ سجدہ کے ملا آیا ہے باب ۳۰ [illegible]

[illegible] رحمت الٰہی در قبر باب تحفۂ مومن در قبر باب ٣٣ بیان مین ظلمت قبر کے اور جو اوسکو روشن کرے
باب ٣٤ بیان مین عذاب قبر کے نعوذ باللہ منہ ف اثبات عذاب قبر کے بیان مین وصل بیان مین اون آیتون کی جنسے عذاب قبر معلوم ہوتا ہے
وصل بیان مین ثبوت عذاب قبر کے قرآن شریف سے وصل منکرین عذاب قبر کے بیان مین وصل اس امر کے بیان مین کہ عذاب قبر جان پر ہے یا تن پر
یا دونون پر وصل اس بیان مین کہ عذاب وثواب روح وجسم دونون کے لیے ہے ف عذاب قبر سے پناہ مانگنے کے بیان مین ف اس امر کے بیان
مین کہ قبر کے عذاب کو بہائم سنتے ہین ف بیان مین اسباب عذاب قبر کے نعوذ باللہ منہ و بیان مین انواع عذاب قبر کے و بیان مین انواع عذاب قبر کے
منجملہ برزخ کے و بیان مین بعض حکایات کے کتاب زواجر سے باب ٣٥ بیان مین اون اعمال کے جو کہ عذاب قبر سے نجات دیتے ہین و بیان مین
بعض منجیات عذاب قبر کے کتاب الروح سے باب ٣٦ بیان مین احوال مردون کی قبور مین ف لا الٰہ الا اللہ والون کو وحشت نہین ہوتی ہے ف اہل قبور
ایک دوسرے کی زیارت وملاقات کرتے ہین ف میت کے پاس اوسکے گہر والے آتے ہین ف بیان مین زیارت قبور کے اور اس بیان مین کہ مردے
اپنی زیارت کرنے والون کو جانتے اور پہچانتے ہین اور مردون کو انس ہوتا ہے اور سلام کا جواب دیتے ہین و بیان مین بعض منامات وغیرہ کے کتاب
انفاس العارفین سے و بیان مین بعض حکایات مفرح الاحوال کی باب ٣٧ بیان مین مستقر ارواح کے باب ٣٨ اس امر کے بیان مین کہ ہر روز میت کا مقعد
یعنی ٹہکانا اوسپر پیش کیا جاتا ہے باب ٣٩ بیان مین عرض اعمال زندون کی مردون پر باب ٤٠ بیان مین اوس چیز کے جو کہ روح کو اوسکے مقام کریم سے
روکتی ہے باب ٤١ بیان مین اوس شخص کے جو بغیر وصیت کے مرجاوے باب ٤٢ اس بیان مین کہ مردون اور زندون کی روحین خواب مین باہم ملاقات
کرتی ہین باب ٤٣ بیان مین اس امر کی تحقیق کے کہ زندے کی روح نیند مین نکلتی ہے اور جہان اللہ چاہتا ہے سیر کرتی ہے اور ارواح وغیرہا سے ملتی جلتی ہے
باب ٤٤ اس امر کے بیان مین کہ زندون نے مردون کو خواب مین دیکہا اور اون سے اونکا حال پوچہا پہر اونہون نے اپنے حال کی اونکو خبر دی باب ٤٥
اس بیان مین کہ زندہ لوگ مردے کو جو برا کہتے ہین وہ اس سے ایذا پاتا ہے اور میت کے برا کہنے اور ایذا دینے سے نہی آئی ہے باب ٤٦ اس بیان مین کہ
نوحہ کرنے سے میت ایذا پاتا ہے باب ٤٧ اس بیان مین کہ جتنی طرح کی ایذا ہے اون سب سے میت ایذا پاتا ہے ف قبر کو روندنا قبرون مین پاخانہ پھرنا پیشاب
کرنا منع ہے ف قبر پر بیٹہنا منع ہے باب ٤٨ بیان مین ملازمت حافظین کے مومنین کی قبر کو باب ٤٩ بیان مین اون اعمال کے جو کہ میت کو قبر مین نفع
دیتے ہین ف بیان مین اون اعمال کے جنکا ثواب میت کو ہمیشہ پہونچتا رہتا ہے و اس بیان مین کہ دعا واستغفار زندونکی مردونکو نفع دیتی ہے و اس
بیان مین کہ ثواب صدقہ وخیرات کا میت کو پہونچتا ہے و اس بیان مین کہ میت کو ثواب حج کا پہونچتا ہے و ثواب بردہ آزاد کرنے کا میت کو پہونچتا
ہے و بیان مین ثواب روزہ ونماز کے واسطے میت کے و بیان مین قراءت قرآن شریف کے واسطے میت کے اور قبر پر و بیان عبادت بدنیہ از شرح ابیات
[illegible] بیان مین ہدیہ وغیرہ بہیجنے کی حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین باب ٥٠ اس بیان مین کہ مرنے کے لیے کون وقت بہتر ہے باب ٥١
بیان مین اون اعمال کی جو کہ رجب کرتے ہین اپنے صاحب کے لیے تعجیل وصول کو طرف جنت کی بعد موت کے باب ٥٢ اس بیان مین کہ میت بربو ہوجاتی ہے
اور اوسکا جسم بوسیدہ ہو جاتا ہے مگر انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام اور جو لوگ کہ اون کے ساتھ ملحق ہین اون کا جسم صحیح وسالم پاک صاف خوشبودار رہتا
ہے خاتمہ بیان مین فوائد متعلقہ روح کی خاتمۃ الکتاب ٥٤ وعاقبۃ الفصول والابواب بیان مین
[illegible] مین خلاصے تمام [illegible] کے ف بیان مین وصیت وغیرہ کے ف بیان مین بعض وصایا نافعہ کی مسک الختام بیان مین [illegible]

باب بیان مین برزخ کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ومن ورائہم برزخ الی یوم یبعثون یعنی اونکے آگے ایک حجاب ہے اوس دن تک کہ اوٹہائے
جاوینگے برزخ نام ہے اوس چیز کا جو درمیان دو شی کے ہو صحاح مین کہا ہے کہ برزخ حاجز ہے درمیان دو شی کے اور برزخ وہ ہے کہ درمیان دنیا و آخرت کے ہے

آخرت ہے وقت موت سے حشر تک فراونے کہا کہ برزخ مرنے کے دن سے بعث کے دن تک ہے جو مرا وہ برزخ مین داخل ہوا حاصل یہ کہ عالم برزخ
عالم قبر سمجھو کہ مابین موت کے و بعث تک **ف** اللہ سبحانہ نے اپنی قدرت کاملہ حکمت بالغہ سے حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام کو مشت خاک سے
اپنے ہاتھ سے بنایا اپنی روح اونمین پہونکی سب چیزون کے نام اونکو سکہائے سارے فرشتون سے اونکو سجدہ کرایا جنت مین بسایا پہر بوجہ خطا کے
جسمین ہمارا ہاتھ تہا نکلتے ہتین وہان سے نکال کے دنیا مین آباد کیا پس انکے لیے پہلا گہر جنت دوسرا دنیا تیسرا برزخ چوتہا پہر جنت مقرر فرمایا اور اونکی اولاد
کے واسطے پہلا گہر ماں کا پیٹ دوسرا دنیا تیسرا برزخ چوتہا جنت یا نار قرار دیا اور ہر گہر کے لیے احکام جداگانہ معین فرمائے یعنی ماں کے پیٹ کو خلق
تقدیر کا گہر ٹہیرایا اسکے بعد دنیا کو دار عمل بنایا مزرعۂ آخرت مقرر فرمایا اصلاح معاش و معاد کے طریقے تعلیم فرمائے اسکی درستی کے لیے نبی بہیجے کتابین
نازل فرمائین اوامر و نواہی کا نقشہ جمایا ترغیب و ترہیب کا تماشا دکہایا پہر جن لوگون نے ظاہر باطن اسکے موافق اپنا برتاؤ کیا توحید پہ جمے رہے انبیا و رسل
کا کہا مانا اونکی اچہی طرح سے اطاعت کی اونکے طریقے کو دانتون سے خوب مضبوط پکڑا اونکی چال کو آرام و تکلیف مین مرتے دم تک نہ چہوڑا وہ پکے سچے مومن
مسلم ٹہیرے اور جنہون نے کارروائی دنیا کے لیے دین اسلام کو بظاہر قبول کیا باطن مین کفر و عناد پر جمے رہے وہ منافق ہوئے اور جو لوگ ظاہر باطن مین
کفر پر رہے دین سے کسی طرح کا سروکار نہ رکہا بلکہ رسولون کی تکذیب کی اونکو ہر قسم کی ایذا پہونچائی وہ پکے کافر سمجہے گئے اللہ سبحانہ نے دار دنیا مین شان ربوبیت
کو کام فرمایا مومن منافق کافر کو حسب مقتضای حکمت روٹی کپڑا جاہ و منصب صحت و عافیت وغیرہ عطا کی بلکہ بہ نسبت مومنین کے منافقون کافرون کو زیادہ
دیا ہر قسم کے عیش و آرام مین رکہا مال و دولت اولاد و حکومت سے اونکی آنکہون کو ٹہنڈا کیا حساب کتاب سزا جزا کو قیامت کے لیے رکہ چہوڑا لیکن
قیامت سے پہلے ایک اور گہر مین بسایا جس کو برزخ کہتے ہین یہ دنیا سے اتنا زیادہ وسیع ہے جتنی دنیا ماں کے پیٹ سے زیادہ وسیع ہے یہان ایمان
و کفر و نفاق اخلاص و ریا اچہے برے اعمال کی جانچ ہوتی ہے خدا و رسول کی طاعت و معصیت کا اثر آنکہون سے نظر آجاتا ہے قرآن و حدیث کی باتین
جو دنیا مین سنتے کہتے پڑہتے لکہتے تہے وہ سب ظاہر ظہور دکہائی دیتی ہین فرمانبردارون کی آؤ بہگت ہوتی ہے فرش فروش اسباب عیش و آرام
اون کے لیے مہیا کیا جاتا ہے نافرمانون کو دور دبک مار پیٹ کیجاتی ہے طوق بیڑی آگ سانپ بچہو وغیرہ ایذا و تکلیف کا ساز و سامان درست کیا
جاتا ہے اور یہ سب کچہ تو بطور ماحضر کے ہے پوری پوری سزا جزا قیامت کے دن حساب کتاب ہو کے ملیگی پہر مومنین مخلصین ہمیشہ ہمیشہ کو جنت کے
غرفون مین عیش و آرام کرینگے کفار و منافقین ابدالآباد جہنم کے درکات مین جلیں گے موت کو موت آجاویگی حیات ابدی اپنا سمان دکہاویگی سارے
جہگڑے بکہیڑے طے ہو جاوینگے پہر مومنین ہین اور حور و غلمان جنت اور رضای رحمن کافر و منافق ہین اور آگ کا عذاب دوزخ ہے اور قہار جبار کا غصہ عتاب
ف اے تپ ہجر دیکہ مومن ہین ٭ ہے حرام آگ کا عذاب ہمین ٭ اللہم احفظنا اللّٰہم اغفر لنا وارحمنا وعافنا وارزقنا واجرنا من خزی الدنیا و
عذاب الاخرۃ بجاہ سیدنا و مولانا شفیع المذنبین رسول رب العالمین محمد صلی اللہ علیہ وعلی الہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین آمین

باب۲ آغاز موت کے بیان مین (۱) ابن ابی شیبہ نے مصنف مین امام احمد نے زہد مین حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ اللہ تعالی
نے حضرت آدم اور اونکی ذریت کو پیدا کیا تو فرشتون نے کہا کہ زمین اونکو نہ سمائیگی فرمایا مین موت کو پیدا کرنے والا ہون فرشتون نے عرض کیا کہ اب اونکو
عیش خوشگوار نہو گا فرمایا مین امل کو پیدا کرنے والا ہون یعنی تمنای باطل (۲) ابو نعیم نے حلیہ مین مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جب کہ
آدم علیہ السلام زمین کی طرف اوتارے گئے تو اونکے رب نے اونسے کہا کہ عمارت بناؤ واسطے اوجڑنے کے اور بچے جنو واسطے فنا کے۔ ایک نسخے مین
اسکے بعد بہی زیادہ کیا ہے کہ حدیث مین آیا ہے لدوا للموت وابنوا للخراب ٭ یعنی جنو واسطے کیڑون کے اور بناؤ واسطے اوجڑنے کے اسی مضمون کو
سی شاعر نے خوب نظم کیا ہے **ف** الا یا ساکن القصر المعلی ٭ ستدفن عن قریب فی التراب ٭ لہ ملک ینادی کل یوم ٭ لدوا للموت وابنوا للخراب

باب۳ موت کی تمنا اور اوسکی دعا کرنا منع ہی بسبب کسی ضرر کے جو کہ جسم و مال مین پہونچے ۱ بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی ہرگز نہ تمنا کرے ایک تمہارا موت کی بسبب کسی ضرر کے کہ اوسپر اترا ہی پہر اگر ضرور تمنا کرنیوالا ہو تو چاہیے کہ یون کہے اللّٰھم احینی ما کانت الحیوۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی مینی الٓہی زندہ رکھ مجکو جب تک کہ زندگی میرے لیے بہتر ہو اور مار مجکو جبکہ مرنا میرے لیے بہتر ہو اس سے معلوم ہوا کہ مطلوب خیر عاقبت ہی عاقل کو نہین لائق ہی کہ دنیا مین کسی تکلیف و ایذا کے نازل ہونیسے عاجز ہو جاوے کیونکہ اوسکو بقا نہین ہی ؎ مشکلی نیست کہ آسان نشود ۔ مرد باید کہ ہراسان نشود ؎ نہ شادی داد سامانی نہ غم آورد نقصانی ۔ بہ پیش ہمت ما ہرچہ آمد بود مہمانی ۲ مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی ہرگز تمنا نہ کرے ایک تمہارا موت کی اور اوسکی دعا کرے پہلے اس سے کہ اوسکو آوے بیشک جبکہ مرتا ہی ایک تمہارا تو اوسکا عمل منقطع ہو جاتا ہے اور بیشک زیادہ نہین کرتی مومن کو اوسکی عمر مگر خیر ۳ بخاری و نسائی نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی ہرگز تمنا نکرے ایک تمہارا موت کی اگر وہ نیک ہی تو شاید زیادہ کرے یعنی نیکی اور اگر گنہگار ہی تو شاید توبہ سے اللہ تعالی کی رضا کو طلب کرے ۴ امام احمد بزاز ابو یعلی حاکم بیہقی نے شعب الایمان مین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی تمنا نکرو تم موت کی پس بیشک ہول مطلع سخت ہی اور بیشک سعادت سے ہی کہ دراز ہو عمر بندے کی یہانتک کہ دیوے اوسکو اللہ انابت یعنی رجوع ہونا مطلع سے وہ امور آخرت ہین جنپر میت بعد موت کے مطلع ہوتا ہی اس سے معلوم ہوا کہ آخرت کی ہول دنیا کی ایذا سے زیادہ تر سخت ہی پس آسان کی وجہ سے سخت کی تمنا کرنی چاہیے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ طول عمر طاعت الٰہی مین علامت ہی سعادت آدمی ؎ اندیشۂ مرگ سے ہی سینہ سب ریش ۔ بگرہ ہی جگر جیسے لباس درویش ۔ ہاتہون سے جو آج ہو سکے کر لیجے ۔ پہر کل تو ہمین ہی ایک قیامت درپیش ۵ بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع نہ فرماتے اس سے کہ ہم موت کی تمنا کرین تو ہم اوسکی تمنا کرتے ۶ بخاری نے قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا ہم خباب کی عیادت کو گئے اونہون نے سات داغ لگائے تہے پس کہا اگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو منع نہ فرماتے اس سے کہ موت کی دعا کرین تو مین اوسکی دعا کرتا ۷ مروزی نے قاسم مولی معاویہ سے روایت کیا ہی کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے موت کی تمنا کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سن رہے تہے پس آپنے فرمایا تو موت کی تمنا نکر اسلیے کہ تو اگر اہل جنت سے ہی تو بقا تیرے لیے بہتر ہی اور اگر تو اہل نار سے ہی تو کون چیز جلدی کرتی ہی تجکو طرف اوسکے ۸ خطیب نے اپنی تاریخ مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی تمنا نکرے ایک تمہارا موت کی پس بیشک وہ نہین جانتا ہی کہ اوسنے کیا آگے بہیجا اپنے نفس کے لیے ۹ امام احمد ابو یعلی طبرانی حاکم نے ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونپر داخل ہوے اور آپ کے چچا حضرت عباس مریض تہے پس اونہون نے موت کی تمنا کی آپ نے اونسے فرمایا کہ ای چچا تم موت کی تمنا نکرو کیونکہ اگر تم نیک ہو پہر تم تاخیر دیے جاؤ زیادہ کرو گے نیکی کو طرف اپنی نیکی کی تمہارے لیے بہتر ہی اور اگر تم مسیئی ہو پس تم تاخیر دیے جاؤ پہر تم اپنی اسارت سے رجوع ہو تو تمہارے لیے بہتر ہی پس تم موت کی تمنا نکرو ۱۰ امام احمد نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا ہرگز تمنا نکرے ایک تمہارا موت کی اور نہ اوسکی دعا کرے پہلے اس سے کہ اوسکو آوے مگر یہ کہ اوسکو اپنے عمل کے ساتہ وثوق ہو

باب۴ بیان مین فضیلت طول عمر کی طاعت الٰہی مین

۱ امام احمد اور حاکم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ کون آدمی بہتر ہی فرمایا جسکی عمر دراز ہوئی اور اوسکا عمل اچھا ہو کہا پس بدتر آدمی کون ہی فرمایا جسکی عمر دراز ہوئی اور اوسکا عمل برا ہوا ترمذی نے صحیح کہا ۲ حاکم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی بہتر تمہارے دراز تر تمہارے ہین از روی

عمر دن کا اور بہت اچھو تمہارے از روی اعمال کے۔ امام احمد نے بھی مثل اسکے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی (۳) طبرانی نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کیا خبر دون مین تمکو تمہارے اچھون کی صحابہ نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ فرمایا دراز تر تمہارے از رو عمرونکے اسلام مین جبکہ سداد کرین یعنی اپنے اعمال مین سداد و استقامت طلب کرین (۴) عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جبکہ دراز ہوئی عمر مسلمان کی تو اوسکے لیے بہتر ہی (۵) امام احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا دو آدمی بلی کے قبیلہ قضاعہ سے تھے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسلام لائے پھر ایک اونمین کا شہید ہو گیا اور دوسرا سال بھر تاخیر دیا گیا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے جنت کو دیکھا پس مینے مؤخر کو دیکھا کہ وہ شہید سے پہلے جنت مین داخل کیا گیا مینے اس سے تعجب کیا مینے صبح کو اسکا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا آپنے فرمایا کیا اوسنے بعد اوس کے رمضان کے روزے نہین رکھے اور چھ ہزار رکعت نہین پڑہین اور اتنی اتنی رکعت نماز سنت کی (۶) امام احمد و بزار نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی نہین ہی کوئی افضل نزدیک اللہ کے اوس مومن سے کہ عمر دیا جاوے اسلام مین واسطے ایک تسبیح و تکبیر و تہلیل کے (۷) ابو نعیم نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ باقی رہنا مسلمان کا ہر دن غنیمت ہی واسطے ادای فرائض اور نمازون کے اور واسطے چیز کے کہ دیوے اوسکو اللہ اپنے ذکر سے (۸) ابن ابی الدنیا نے ابراہیم بن ابی عبلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجھے یہ بات پہونچی ہی کہ مومن جب مرجاتا ہی تو تمنا کرتا ہی پھر پلٹنے کی طرف دنیا کی نہین ہی یہ تمنا مگر یہ کہ ایک تکبیر کہے یا ایک بار لا الہ الا اللہ کہے یا ایک بار سبحان اللہ کہے اس سے معلوم ہوا کہ مومن دار آخرت مین کبھی دنیا کو یاد کریگا اور اپنی تقصیر عبادات الٰہی مین نادم ہوگا جو کہ دنیا مین اوس سے واقع ہوئی اور یہ سوا اسکے ہی کہ وہان عبادت کرنیوالون کو مراتب دیکھیگا اور یہی معلوم ہوا کہ اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ سبحان اللہ بہترین اذکار ہی

باب ۵ موت سے عمل منقطع ہو جاتا ہی

(۱) اس باب کی حدیث مسلم بروایت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ باب سابق مین گذری (۲) ابو سعید معلی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ موت سے اعمال کے صحیفے لپیٹ دیے جاتے ہین اور میت نہ عمل صالح پر قادر ہوتا ہی نہ رد سلام پر اوسکو قدرت ہوتی ہی یعنی جو عبادات کے کہ جسپر اجر مترتب ہوتا ہی رہی یہ بات کہ رد سلام بطور دعا کے حق مسلم مین سواسپر وہ قادر ہی جیسا کہ صحیح حدیثون سے ثابت ہی (۳) مطرف بن شخیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ شب جمعہ کو ایک میدان پر میرا گذر ہوا اور مین اور راتون کو بھی اوس جگہ گذرتا تھا پس مینے وہان ایک برہنہ قوم دیکھی اونکو سلام کیا اونہون نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا مین ٹھہر گیا اونہون نے آپس مین کہا کہ یہ مطرف بن شخیر ہی مینے کہا ای تعجب تم تو میرا اور میرے باپ کا نام جانتے ہو اور سلام کا جواب نہین دیتے اونہون نے کہا ای مطرف ہم مردے ہین ہمارے نامۂ اعمال اعمال صالحہ سے لپیٹ دیے گیے ہم اگر اسپر قدرت رکھتے کہ سلام کا جواب دین تو ہم اسکو دنیا و ما فیہا کے بدلے لیتے مینے اونسے کہا مجھے کیا ہی کہ مین تمہین برہنہ دیکھتا ہون اونہون نے کہا ہمارے کفن پھٹ گئے اور ہماری طرف وہ چیز نہین پہونچی جس سے ہم اپنی شرمگاہ کو چھپاوین مینے کہا مجھے کیا کہ مین تمہین جمع دیکھتا ہون اونہون کہا اسلیے کہ ہر قبر مین ستر مردے جمع ہو گئے ہین سو ہم بہت ہو گئے مینے کہا کیا تم شرماتے نہین کہ عورتین تمہارے ساتھ ننگون کو دیکھتی ہین اونہون نے کہا ای مطرف بیشک موت کی تلخی اور اوسکی سکرات ہم سے ہماری عقلون کو لے گئی پس مرد نہین جانتا ہی کہ وہ مرد ہی نہ عورت جانتی ہی کہ وہ عورت ہی مینے کہا مجھے کیا ہی کہ مین تمکو اس رات مین دیکھتا ہون اور راتون مین کسی کو مینے اس جگہ نہین دیکھا اونہون نے کہا یہ شب جمعہ ہی ہم اس رات کو نکلتے ہین پس ہم دیکھتے ہین کہ آیا ہماری اولاد اور گھر والے ہمکو یاد کرتے ہین اور ہماری نیت سے خیرات کرتے ہین جب مینے جانے کا ارادہ کیا تو اونہون نے کہا ای مطرف ٹھیر جا تجھسے ہماری ایک حاجت ہی مینے کہا وہ کیا ہی اونہون نے کہا جبکہ جمعہ آوے تو تو لوگون مین خط کر اور اونسے کہہ کہ ہمارے کفن پھٹ گئے بدن بوسیدہ ہو گئے ہڈیان بوسیدہ ہو گئین ہمارے بال پریشان ہو گئے اور تم ہم کو بھول گئے پس تم ہمارے احوال پر رحم کرو اور اعمال صالحہ کے ساتھ زندگی کو غنیمت جانو کیونکہ ہم اونکے چھوڑنے سے پشیمان ہوے اس اثر سے کئی فائدے معلوم ہوے ایک یہ کہ مردون کے لیے جسم ہین کہ دکھائی دیتے ہین جیسا کہ مطرف نے اوس قوم کو دیکھا دوسرا یہ کہ کفن بعد بوسیدگی کے اون جسمون کے ساتھ باقی نہین رہتے جیسا کہ مطرف نے اونکو برہنہ دیکھا تیسرا یہ کہ

مردون کو رد سلام پر قدرت نہین ہی لیکن یہ بات اکثر حدیثون کی مخالف ہی جوکہ اونکے رد سلام مین وارد ہوئی ہین وجہ توفیق یہ ہی کہ وہ سلام کا جواب دیتے ہین مگر ویسی بطور عبادت کے نہین ہوتا ہی جیسا کہ اونہون نے کہا کہ ہمارے نامۂ اعمال لپیٹ دیے گئے ہین اونکے قول کے یہ معنی ہین کہ اگر ہم اس بات کی قدرت رکھتے کہ رد سلام کرین بطور ثواب کے تو ہم اوسکو دنیا و مافیہا کے عوض لیتے بلکہ وہ صرف بطور انس کے رد کرتے ہین جوکہ مومن کو اوسکے اقارب کے ساتھہ ہوتا ہی اونہون نے اس طور پر بھی مطرف کے سلام کا جواب دیا وجہ اوسکی یہ ہی کہ اونکو اظہار حسرت منظور تہا بعض علما نے ایک اور وجہ توفیق نہایت عمدہ بیان فرمائی ہی وہ یہ ہی کہ اونہون نے جو اپنی عدم قدرت رد سلام پر بیان کی پس مراد اونکی رد سلام اوس چیز کے ساتھہ ہی کہ اوسکو زائر سنے اور حدیث شریف مین جو آیا ہی کہ وہ رد سلام کرتے ہین اس سے مراد رد سلام باخفا ہی کہ زائر اوسکو نہین سنتا چوتہا فائدہ یہ ہی کہ کفن بوسیدہ ہوجاتا ہی مردون کے پاس باقی نہین رہتا مگر ہان میت کیلیے بعد اوسکے کوئی کپڑا صدقہ دیا جاوے تو وہ باقی رہتا ہی اور میت اوس سے ستر کرتا ہی اوسکو کفن دائمی کہتے ہین جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر اونکا قول کہ نہین پہونچا ہماری طرف وہ کپڑا جس سے ہم اپنی شرمگاہ کو چھپاوین پانچوان یہ ہی کہ مردے شب جمعہ کو جمع ہوتے ہین اور اپنی اولاد وغیرہ کے صدقہ و خیرات کے منتظر رہتے ہین چھٹا یہ کہ موت کے بعد شدت موت کی تلخی زمانہ دراز تک باقی رہتی ہی جس سے ہوش حواس ٹھکانے نہین رہتے جیسا کہ کہا کہ وہ ہماری عقول کو لگیگی ساتوان یہ ہی کہ مردون عورتون کی روحین اپنے اشخاص کے ساتھہ متمیز ہوتی ہین بعد موت کے جیسے کہ حالت حیات مین متمیز ہوتی تہین جیسا کہ مطرف نے کہا کہ ہم عورتون کو تمہارے ساتھہ ننگا دیکھتے ہین آٹھوان یہ ہی کہ مردے اس بات کو مکروہ جانتے ہین کہ زندے دنیا مین مشغول رہین اعمال صالحہ مین قصور کرین کیونکہ اونہون نے امور آخرت کو دیکھ لیا اچھے برے کام کی جزا سزا کو سمجھہ بوجھہ لیا وہ چاہتے ہین کہ ہم سے جو ہوا سو ہوا اگر جو زندہ ہین وہ اپنی عمر عزیز کو ضائع نکرین حیات مستعار کو غنیمت جانین اعمال صالحہ سے اپنے اوقات کو معمور رکہین ع گر بمانہ رسیدیم تو بار ہر برسی (۴) حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہی کہ نہین ہی کوئی قیمت واسطے عمر مومن کے اور یہ اسلیے ہی کہ اگر قیامت کے دن اوسکی لئے دنیا و مافیہا ہو تو لیوے وہ اوس ایک گناہ ہی دور کرنیکے اور اگر دنیا سے اوسکو واسطے گھڑی بھر کی عمر ہو پھر وہ نادم ہوا اور توبہ کر لی تو برسون کے گناہون کو مٹا دیگی ف انقطاع عمل کے یہ معنی ہین کہ اوس عمل کا ثواب منقطع ہوجاتا ہی جو دنیا مین اوسپر مترتب ہوتا تہا ہاں مجرد عمل سوے انبیا علیہم السلام اور اولیا رضی اللہ عنہم سے مردی ہی بطور رغبت و شوق عبادت کے نہ بطریق تکلیف کے جیسے کہ موسی علیہ السلام کی نماز قبر مین اور تلاوت قرآن شریف بعض اولیا کی قبر مین روایت کی گئی ہی چنانچہ اسکا ذکر آیندہ آوے گا۔

باب مراتب اعمار کے بیان مین

(۱) حاکم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جس شخص کو زندہ رکھتا ہی اللہ اسلام مین چالیس برس پہیر دیتا ہی اوس سے جذام و برص و جنون و خنق شیطان کو اور جس کو عمر دیتا ہی پچاس کی آسان کرتا ہی اوسپر حساب اور جسکو زندہ رکھتا ہی ساٹھہ برس دیتا ہی اوسکو اللہ رجوع ہونا طرف اوس چیز کے جسکو وہ دوست رکھتا ہی اور جسکو زندہ رکھتا ہی ستر برس محبت رکھتے ہین اوس سے آسمانون والے یعنی فرشتے اور جس کو عمر دیتا ہی اسّی برس کی مٹا دیتا ہی اوس سے گناہ اوسکے اور لکھتا ہی اوسکی نیکیون کو اور جس کو زندہ رکھتا ہی نوے برس بخشتا ہی اوسکے لیے وہ گناہ جو آگے ہو چکے ہین اور ہوتا ہی وہ اللہ کا قیدی اوسکی زمین مین اور شفاعت قبول کیا جاویگا اپنے گھر والون مین اس سے معلوم ہوا کہ طول عمر اسلام مین بعد بلوغ کے مومن کے حق مین اس سے بہتر ہی جوان مرجاے (۲) ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی میری امت کی عمرین درمیان ساٹھہ کے ہین ستر تک یعنی اکثر امت کی عمرین یہ ہونگی اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص ساٹھہ برس کے بعد مرگیا وہ اپنی عمر کو پورا کر چکا اور جو شخص اس سے پہلے مرا اوسکی عمر سے نقصان ہوا (۳) ابن ابی الدنیا نے ایک ثقہ سے وہ حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی معترک منایا یعنی وقوع موت کا بکثرت ما بین ساٹھہ کے ہی ستر تک اس سے معلوم ہوا کہ عمر اکثر امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعد ساٹھہ کے ہی اور غایت اوسکی ستر ہی اور جس شخص کی عمر ستر سے زیادہ ہوئی اور وہ بہ نسبت اوسکے قلیل ہی جیسا کہ حکیم ترمذی نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اقل امت میری ابناء سبعین ہین اور طبرانی نے کبیر مین بسند ضعیف ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ اقل امت میری ستر سال کو پہونچے گی

باب موت کی تمنا اور اوسکی دعا کرنا بسبب خوف فتنۂ دین کے جائز ہی ١ امام مالک رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی قائم نہوگی قیامت یہانتک کہ گذریگا آدمی کسی آدمی کی قبر پر پس کہیگا ای کاش مین اوسکی جگہ ہوتا اس سے
معلوم ہوا کہ آخر زمانہ مین سختیان ہونگی کہ ہر ایک کو ضرر پہونچاوینگی پس موت کی آرزو کریگا سو وہ اوسوقت معذور سمجھا جاویگا ٢ امام مالک و بزار نے ثوبان
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی اللهم انی اسالك فعل الخيرات وترك المنكرات وحب المساكين واذا اردت بالناس فتنة
فاقبضني اليك غير مفتون ولا مضيع ولا مقصر یعنی الٰہی مین تجھسے سوال کرتا ہون نیکیان کرنے برائیان چھوڑنے مساکین کی حب کا اور جبکہ تو ارادہ کرے لوگون کے
ساتھہ کسی فتنہ کا تو قبض کر مجکو اپنی طرف اس حال مین کہ مین فتنہ مین پڑون اور اس حال مین کہ ضائع نکرون یعنی تیرے اور لوگون کے حقوق کو اور نہ اس حال مین کہ تقصیر
کرون یعنی تیری اوامر و نواہی مین ٣ ابو نعیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی نہ نکلیگا دجال یہانتک
کہ نہوگی کوئی چیز زیادہ محبوب طرف مومن کے اوسکی جان نکلنے سے ٤ امام مالک رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اونہون نے فرمایا اللهم قد
ضعفت قوتي وكبرت سني وانتشرت رعيتي فاقبضني اليك غير مضيع ولا مقصر یعنی الٰہی میری قوت ضعیف ہوگئی میری عمر بڑہ گئی میری رعیت منتشر
ہوگئی پس تو مجھے اپنی طرف قبض کر اس حال مین کہ مین ضائع کرنیوالا ہون نہ تقصیر کرنیوالا پس دس مہینہ سے تجاوز نکیا یہانتک کہ انتقال ہوگیا ٥ ابن عبد البر نے تمہید
مین مروزی نے جنائز مین امام احمد نے اپنی مسند مین طبرانی نے کبیر مین علیم کندی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مین ابو عبس غفاری کے ساتھہ تہا چہت پر اونہون نے
ایک قوم کو دیکھا کہ وہ وبا کے سبب سے کوچ کئے جاتی تہی پس ابو عبس نے کہا ای وبا تو مجھے اپنی طرف لیلے مین بار اس کلمے کو کہا علیم نے اونسے کہا تم یہ کیون کہتے ہو کیا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین فرمایا کہ تمنا نکرے ایک تمہارا موت کی پس نزدیک اسکے انقطاع ہی اوسکے عمل کا اور وہ پہیر نہین لایا جاویگا کہ توبہ کرکے رضا طلب کرے
ابو عبس نے کہا مینے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا ہی کہ فرماتے تہے مبادرت کرو تم ساتھہ موت کے چھہ خصلتون سے حکومت بیوقوفون کی کثرت کمینون کی
بیع حکم کی یعنی رشوت لیکے حکم دین ہلکا سمجھنا خون کا قطع رحم نوجوان لوگ کہ ٹہیراوین قرآن کو مزامیر آگے کرینگے آدمی کو تاکہ راگنی مین سنا دے اونکو قرآن
گو سمجھہ بوجہہ مین اونسے نہایت کم ہو ٦ حاکم نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ حکم بن عمرو نے کہا ای طاعون تو مجھے اپنی طرف لے لے پس اونسے کہا
گیا کہ تم یہ کیون کہتے ہو حالانکہ تمنے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا ہی کہ فرماتے تھے تمنا نکرے ایک تمہارا موت کی حکیم نے کہا مقرر مینے سنا ہی جو تمنے سنا
لیکن مین مبادرت کرتا ہون چھہ خصلتون سے بیع حکم کثرت کمینون کی حکومت صبیان کی خون ریزی قطع رحم نوجوان لوگ کہ آخر زمانہ مین ہونگے ٹہیراوینگے
قرآن کو مزامیر ٧ ابن سعد نے طبقات مین حبیب بن فضالہ سے روایت کیا ہی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے موت کا ذکر کیا پس گویا اوسکی تمنا کی اونکو
بعض اصحاب نے کہا تم کسطرح موت کی تمنا کرتے ہو بعد قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہین ہے واسطے کسی کے کہ تمنا کرے موت کی نہ
نیک نہ بد اگر وہ نیک ہی تو زیادہ کریگا نیکی کو اور اگر بد ہی تو رجوع کریگا پس اونہون نے فرمایا مین کیونکر موت کی تمنا نکرون حالانکہ مین اس سے
ڈرتا ہون کہ پالیوین مجھکو چھہ خصلتین گناہ کو ہلکا سمجھنا حکم کو بیچنا رحمون کو قطع کرنا کثرت کمینون کی نوجوان ٹہیراوین قرآن کو مزامیر ٨ طبرانی نے
عمرو بن عبسہ سے روایت کیا ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا تمنا نکرے ایک تمہارا موت کی مگر یہ کہ اوسکو وثوق
ہو اپنے عمل کے ساتھہ پس جبکہ تم دیکھو اسلام مین چھہ خصلتین تو تمنا کرو موت کی اور اگر تیری جان تیرے ہاتھہ مین ہو تو اوسکو چھوڑ دے ضائع
کرنا خون کا امارت صبیان کی کثرت کمینون کی امارت جاہلون کی بیچنا حکم کا نوجوان لوگ کہ ٹہیراوین قرآن کو مزامیر ٩ ابن ابی الدنیا نے سفیان
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ آئیگا لوگون پر ایک زمانہ کہ ہوگی موت اوسمین زیادہ تر محبوب طرف قرا یعنی عبادت کرنیوالون کے سرخ سونے سے
١٠ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہی کہ موت زیادہ تر محبوب ہوگی طرف مومن کے سرد پانی سے کہ ڈالا

بعبادك

نله صیت کالفظ ترمذی یعنی مردم زوجلہ دوم ملتان دیبا دکان ١٢-١٣٠ اصل مین یہی طرح ہی بیان پانچ کا ہی ایک رہگئی ہی ١٢

جاوے اور پہر شہید ہو وہ اوسکو پالے (١١) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ البتہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ گذریگا جنازہ اونمین پس کہیگا آدمی کاش میں ہوتا اوسکی جگہ پر (١٢) ابن سعد نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سی روایت کیا ہی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے پس مین اونکی عیادت کو آیا مینے کہا الٰہی شفا دی ابو ہریرہؓ کو اونہون نی کہا الٰہی تو اوسکو یعنی صحت کو رجوع نہ کر اور کہا قریب ہی ای ابو سلمہ کہ آئیگا لوگون پر ایک زمانہ کہ ہوگی موت زیادہ تر محبوب طرف ایک انکے کی سرخ سونے سے اور قریب ہی ای ابو سلمہ اگر تو باقی رہا تہوڑا زمانہ تو آئیگا آدمی قبر پر پس کہیگا ای کاش مین تیری جگہ ہوتا (١٣) مروزی نی جنائز مین عمرو ہمدانی رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا کہ عبد اللہ نے اپنی اور اپنے اہل کے لیے موت کی تمنا کی اونسی کہا گیا کہ تم نے اپنے اہل کے لیی تو موت کی تمنا کی پہر تم اپنی جان کے لیے موت کی تمنا کیون کرتے ہو اونہون نی کہا اگر مین جانلون کہ تم اپنے اس حال پر سلامت رہوگی تو مین اسکی تمنا کرون کہ تم مین بیس برس زندہ رہون (١٤) مروزی نے ابی عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایک وقت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی بیٹہک مین (یعنی دو بیوی تہی) تہے اور اونکے تحت مین فلان فلان دو عورتین صاحب منصب وجمال تہین اور اونسی اونکی اولاد نہایت خوبصورت تہی کہ اتنے مین ایک چڑیا آئی اونکے سر پر چون چون کیا پہر بیٹ کر دیا اونہون نی اپنی ہاتہ سی اوسکو پہینکدیا پہر کہا البتہ کہ مرجاوے آل عبد اللہ کی بہتر ہو اونکے پیچہے مرجاوے زیادہ تر محبوب ہے طرف میری اس سی کہ یہ چڑیا مرجاوی (١٥) مروزی نی قیس سی روایت کیا ہی کہ عبد اللہ کے پیچہے اونکے آگے دوڑ رہے تہے پس کہا تم دیکہتے ہو ان کو البتہ یہ زیادہ تر سہل ہی مجہپر اور روے مرنے کے انکے عدد سے جو کہ جعلان سی ہو جعلان جمع ہے جعل کی یہ ایک کیڑا ہے کہ نجاست کو لڑہکایا کرتا ہی (١٦) حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ تمہاری اس شہر مین ایک عابد تہا وہ مسجد سے نکلا جبکہ اوس نے اپنا پاؤن رکاب مین رکہا تو ملک الموت اوسکے پاس آئے اوس نے اونسے کہا مرحبا مین تو تمہارا بہت مشتاق تہا پس اونہون نی اوسکی روح قبض کرلی (١٧) ابن سعد نے طبقات مین اور مروزی نی خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہے کوئی جانور خشکی مین اور نہ دریا مین خوش کری مجہے یہ بات کہ وہ میرا فدیہ ہو جاوے موت سے اور اگر موت کوئی نشان ہوتا کہ لوگ اوسکی طرف دوڑتے تو اوسکی طرف جانے مین مجہپر کوئی سبقت نہ لیجاتا مگر وہ آدمی کہ اپنی زیادتی قوت سے مجہپر غالب ہو جاتا (١٨) ابو نعیم نے خالد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا واللہ اگر موت کسی مکان مین رکہی ہوئی ہوتی تو مین اونسی اول ہوتا جو اوسکی طرف سبقت کرتے (١٩) عبدہ بن صالح سی روایت کیا ہی کہ وہ مکحول پر اون کے مرض موت مین داخل ہوئے پس اونہون نی اونسی کہا اللہ تمکو عافیت دی مکحول نی کہا ہرگز یون نہین ملنا اوس سے جس کے عفو کی امید ہے بہتر ہے باقی رہنے سے اون کے ساتھ جنکے شر سی امن نہین ہی شیاطین انس اور ابلیس اور اوسکا لشکر (٢٠) ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین ابو مسہر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مینے ایک آدمی کو سنا کہ اوسنی سعید بن عبد العزیز تنوخی سی کہا (سعد) اطال اللہ بقاءک یعنی دراز کری اللہ تمہاری بقا کو پس وہ خفا ہوئے اور کہا بلکہ جلدی پہونچاوے مجہکو اللہ طرف اپنی رحمت کے ف اطال اللہ بقاءک کی دعا دینا نہ چاہیے کیونکہ یہ تحیۃ مشرکین ہی وہ کہا کرتے تہے کہ دس ہزار برس زندہ رہ (٢١) ابو نعیم نے عبیدہ بن مہاجر سی روایت کیا ہی کہا اگر کہا جاوی کہ جو کوئی اس ستون کو چہوئیگا وہ مرجاویگا تو مین البتہ کہڑا ہونگا تاکہ اوسکو چہوؤن (٢٢) ابو عبد اللہ عبد الرحمن صنابحی سے روایت کیا ہی کہا دنیا بلاتی ہی طرف فتنہ کے اور شیطان بلاتا ہے طرف گناہ کے اور ملاقات اللہ کی بہتر ہے ان دونون کی ساتہہ رہنے سی (٢٣) ابن ابی الدنیا نی عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ وہ موت کی تمنا نہین کرتے تہے کہتے کہ مین ہر دن اتنی اتنی نماز پڑہتا ہون یہانتک کہ بہیجا طرف انکی یزید بن ابی مسلم نے یعنی لوگون کو اور اون کو سختی مین ڈالا اور رہے اوس سی جس چیز کو کہ ملے پہر کہنے لگے الٰہی لاحق کر تو مجہکو اخیار سے اور مت چہوڑ تو مجہے ہمراہ اشرار کے (٢٤) ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہا جبکہ آدمی اچہے حال پر مرتا تو ابو الدرداء کہتے مبارک ہو تجہکو ای کاش مین تیری جگہہ ہوتا ام الدرداء نے اس باب مین اون سی کہا اونہون نی کہا کیا تو جانتی ہی ای احمق بیشک آدمی صبح کرتا ہی مومن اور شام کرتا ہی کافر (منافق) اوسکا ایمان سلب کیا جاتا ہی حالانکہ اوسی خبر نہین فما لہذا المیت اغبط منی لہذا بالبقاء فی الصلوٰۃ والصیام (٢٥) ابن ابی شیبہ نے مصنف مین ابن ابی الدنیا نی ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہی کوئی نفس کہ خوش کری

مجھکو یہ بات کہ وہ میرا فدیہ ہو جاوی موت سے اور نہ نفس مکھی کا (۲۶) ابن ابی الدنیا اور خطیب نے اور ابن عساکر نے ابو بکرہ صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہا واللہ نہین ہے کوئی نفس کہ نکلے محبوب تر طرف میرے میرے نفس سی جو یہ ہے اور نہ نفس اس مکھی اوڑنے والی کا پس لوگ گھبرا گئے کہا کیون ہے اونہون نے
کہا مین ڈرتا ہون اس سی کہ پاؤن ایسا زمانہ کہ طاقت نہ رکھون کہ حکم کرون اوسمین نیک بات کا اور نہ منع کرون بری بات سی اور اوس دن کون خیر خوبی
ہوگی (۲۷) ابن ابی شیبہ نے مصنف مین ابن سعد و بیہقی نے شعب الایمان مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایک آدمی اوپر گذرا ابوہریرہ
نے اوس سی کہا تیرا کہان کا ارادہ ہے اوسنے کہا بازار کا کہا اگر تجھسے ہو سکے کہ موت کو خریدے پہلے اس سے کہ تو لوٹے تو خرید کر (۲۸) ابن ابی الدنیا نے
طبرانی نے کبیر مین ابن عساکر نے طریق عروہ بن رویم سے عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی یہ ایک شیخ تہے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
سے اور دوست رکھتے تہے کہ قبض کیے جاوین یہ دعا کیا کرتے تھے کہ الہی میری عمر زیادہ آگئی اور میری ہڈی سست ہوگئی ہیں تو مجہی اپنی طرف قبض کرلے
کہتے ہین کہ مین ایک دن مسجد دمشق مین نماز پڑہتا تہا اور دعا کرتا تہا کہ قبض کیا جاؤن اتنے مین ناگاہ ایک جوان آدمی نہایت خوبصورت آیا اور اوپر سبز
دُواج یعنی بالاپوش تہا اوسنی کہا یہ کیا ہی جسکی تو دعا کرتا ہی مینے کہا اور کس طرح دعا کرون اے بہتیجے کہا کہہ اللھم احسن العمل وبلغ الاجل یعنی الہی اچہا کر عمل کو اور
پہونچا دی اجل کو مینے کہا تو کون ہی اللہ تجہپر رحم کرے کہا مین رتائیل ہون جو کہ کھینچتا ہے حزن کو مومنین کے سینون سی پہر مینے التفات کیا تو کسی کو نہ دیکہا

باب فضیلت موت کے بیان مین علماء رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ موت نہ عدم محض ہی نہ فنا صرف وہ تو فقط انقطاع ہی اوس تعلق کا جو
روح کو بدن کے ساتھ ہوتا ہی اور مفارقت و حیلولت ہی اون دونون کی درمیان مین اور بدلنا ہے ایک حال کا اور انتقال ہی ایک گہر سی دوسرے گہر کی طرف
ابو الشیخ نے اپنی تفسیر مین اور ابو نعیم نے بلال بن سعد سی روایت کیا ہی کہ وہ اپنے وعظ مین کہا کرتے تھے اے اہل خلود اور اے اہل بقا تم نہین پیدا کیے گئے ہو
فنا کے لیے تم تو خلود و ابد کے واسطے پیدا کیے گئے ہو ولیکن تم نقل کیے جاتے ہو ایک گہر سی طرف دوسرے گہر کی ابو نعیم نے عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے
کہا تم تو ابد و بقاء کے لیے پیدا کیے گئے ہو ولیکن تم نقل کیے جاتے ہو ایک گہر سے طرف دوسرے گہر کی ایک نسخے مین بجای ابو نعیم کے یون ہے رواہ الطبرانی
فی الکبیر والحاکم فی المستدرک عن عمر بن عبد العزیز **فصل موت مومن کا تحفہ ہی** تحفہ بر و لطف و مال کو کہتے ہین پس موت مومن
بندے کے لیے احسان و لطف ہی کیونکہ اللہ تعالی مومن کو دار کدر سی اوٹھا کر اشرف جوار کی طرف لیجاتا ہی ابن مبارک نے زہد مین طبرانی نے کبیر مین حاکم
نے مستدرک مین بیہقی نے شعب الایمان مین عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی تحفہ مومن کا موت ہے
ابن ابی شیبہ نے مصنف مین مروزی نے جنائز مین طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا صاف دنیا گئی پس نہین رہی اوس سی مگر تلچھٹ پس موت تحفہ ہے
واسطے ہر مسلمان کی **فصل موت مومن کا ریحانہ ہی** دیلمی نے مسند فردوس مین حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی موت
ریحانہ ہی مومن کا ف ریحانہ کی معنے رحمت و راحت کی ہین **فصل موت مومن کی غنیمت ہی** دیلمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
فرمایا ہی موت غنیمت ہی معصیت مصیبت ہی فقر راحت ہی غنا عقوبت ہی عقل ہدایت ہی اللہ سی جہل گمراہی ہی ظلم ندامت ہی طاعت آنکھ کی خنکی ہی رونا اللہ کی خوف سی نجات ہی نار سے ہنسنا
ہلاکت ہی بدن کی توبہ کرنیوالا گناہ سی مثل اوس شخص کی ہی جسکے لیے کوئی گناہ نہین رواہ البیہقی فی شعب الایمان وضعفہ ف غنیمت یہ کی کوئی چیز بلا مشقت حاصل ہو چونکہ موت سی اجر و ثواب ملتا ہی اسلیے
اوسکو غنیمت فرمایا **فصل موت فتنہ سی بہتر ہی** (۱) امام احمد نے سعید بن منصور نے اپنے سنن مین باسناد صحیح محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم نے فرمایا ہے دو چیزین ہین کہ ابن آدم اونکو برا جانتا ہے مکروہ رکہتا ہی موت کو اور موت اوسکے لیے بہتر ہے فتنہ سی اور مکروہ رکھتا ہی کمی مال کو اور کمی
اوسکی کمتر ہے واسطے حساب کے (۲) بیہقی نے شعب الایمان مین زرعہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی دوست
رکہتا ہی انسان حیات کو اور موت بہتر ہے اوسکے نفس کے لیے اور دوست رکھتا ہی انسان کثرت مال کی اور قلت مال کی کمتر ہے واسطے اوس کے حساب کے

مرسل ہے ۳) ابن ابی شیبہ اور مروزی نے طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نگاہ نہیں رکھتا آدمی کے دین کو مگر اوسکا گڑھا یعنی قبر ۴ ابن ابی شیبہ
نے ابن مبارک نے زہد مین مروزی نے ربیع بن خیثم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہیں ہے کوئی غائب کہ انتظار کرے اوسکا مومن بہتر واسطے اوسکی موت سے
۵ سعید ابن منصور ابن جریر نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی مومن مگر موت واسطے اوسکے خیر ہے اور نہین ہے کوئی کافر مگر موت
خیر ہے واسطے اوسکے پس جو شخص مجھے سچا نہ جانے تو بیشک اللہ تعالی فرماتا ہے وما عند اللہ خیر للابرار یعنی جو کچھ نزدیک اللہ کے ہے بہتر ہے واسطے نیکون کے
ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لھم الآیۃ ۶ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین عبد الرزاق نے اپنی تفسیر مین حاکم نے مستدرک مین طبرانی و مروزی نے جنائز مین
ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی نفس نیک اور نہ بد مگر موت بہتر ہے واسطے اوسکے حیات سے اگر وہ نیک ہے تو مقرر
اللہ تعالی نے فرمایا ہے وما عند اللہ خیر للابرار اور اگر بد ہے تو مقرر اللہ تعالے نے فرمایا ہے ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لھم الآیۃ
(۷) ابن ابی الدنیا نے حنفر احمر سے روایت کیا ہے کہا جو شخص کہ نہین ہے واسطے اوسکے موت مین خیر پس کوئی خیر نہین ہے اوسکے لیے حیات مین

فصل موت مومن کے لیے کفارہ ہے ابو نعیم و بیہقی نے شعب الایمان مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا ہے موت کفارہ ہے واسطے ہر مسلمان کے ابن العربی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے **ف** کفارہ اوس خصلت کو کہتے ہین جو کہ گناہ کو چھپا دے
مٹا دے چونکہ موت کے وقت مومن کو درد و ایذا ہوتا ہے پس یہ تکلیف اوسکے گناہون کو مٹا دیتی ہے قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ موت کفارہ اسلیے ہے
کہ میت اسمین آلام و اوجاع کی ملاقات کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی مسلمان کہ پہونچے اوسکو ایذا کانٹے اور اوسکے مافوق
کی مگر مٹا دیتا ہے اللہ اوس سے بسبب اوس ایذا کے گناہون اوسکے پس کیا گمان ہے تیرا ساتھ موت کے کہ ایک سختی اوسکی سختیون سے سخت تر ہے تین سو ضرب تلوار سے

فصل موت مومن کا سرور ہے ابن ابی الدنیا نے مالک بن مغول رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ اول سرور جو کہ مومن
پر داخل ہوگا وہ موت ہے اسلیے کہ اللہ کی کرامت اور اوسکا ثواب دیکھیگا ۲ محارب بن دثار سے مروی ہے کہا مجھ سے خیثمہ نے کہا کیا تجھے موت خوش کرتی ہے مینے کہا نہین کہا
مین نہین جانتا ہون کسی کو کہ موت اوسکو خوش نہ کرے مگر منقوص رواہ ابن المبارک عبد اللہ بن احمد نے زوائد زہد مین اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ خیثمہ نے کہا بیشک یہ تجربہ مین البتہ
بڑا نقص ہے **فصل موت مومن کو محبوب ہے** ۱ ابن سعد نے طبقات مین بیہقی نے شعب الایمان مین ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مین
فقر کو دوست رکھتا ہون واسطے تواضع اپنے رب کے اور دوست رکھتا ہون موت کو واسطے اشتیاق اپنے رب کے اور دوست رکھتا ہون مرض کو واسطے مٹانی گناہ اپنے کے ۲ ابن سعد ابن ابی شیبہ احمد نے زہد مین ابو الدرداء
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونسے کہا گیا تم کیا دوست رکھتے ہو اوس شخص کے لیے جسکو تم دوست رکھتے ہو کہا موت۔ لوگون نے کہا پس اگر وہ نہ مرا کہا یہ کہ کم ہو
مال اوسکا اور اولاد اوسکی ۳ ابن ابی شیبہ نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مین اپنے دوست کے لیے یہ تمنا کرتا ہون کہ کم ہو مال اوسکا اور
جلد ہو موت اوسکی ۴ امام احمد نے زہد مین ابن ابی الدنیا نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین بھیجا میری طرف میرے بھائی نے کوئی ہدیہ
کہ دنیا ہے زیادہ تر محبوب ہو طرف میرے سلام سے اور نہین پہونچی مجھکو اوس سے کوئی خبر کہ پسندیدہ تر ہو مجھکو اوسکی موت سے ۵ ابن ابی الدنیا نے محمد بن عبد العزیز تیمی
نے روایت کیا ہے کہا کہ عبد الاعلی تیمی سے کہا گیا کہ تم کیا چاہتے ہو اپنے نفس کے واسطے اور اونکے واسطے جنکو تم دوست رکھتے ہو اپنی اہل سے کہا موت
۶ طبرانی نے ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے الٰہی تو محبوب کر موت کو طرف اوس شخص کے جو کہ جانتا ہے
مین تیرا رسول ہون ۷ **حکایت** مروی ہے کہ ملک الموت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے تاکہ اونکی روح قبض کرین حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا
اے ملک الموت کیا دیکھا تو نے کسی خلیل کو کہ قبض کرے روح اپنے خلیل کی پس ملک الموت اپنے رب کی طرف چڑھ گئے پس فرمایا کہ تو اوس سے کہدے کیا دیکھا تو نے
کسی خلیل کو کہ اپنے خلیل کی ملاقات کو ناخوش رکھے پھر ملک الموت لوٹ کے آئے حضرت ابراہیم نے کہا تو میری روح اسی گھڑی قبض کر لے رواہ احمد ۸ اصبہانی

ترغیب مین انس رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کرتے ہین کہ آپ نی اونسے فرمایا اگر تو میری وصیت یاد رکہے تو چاہیئے کہ
ہو کوئی چیز محبوب تر طرف تیرے موت سی ۹ ابن سعد نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کو موت حاضر ہوئی تو کہا دوست آیا
حاجت پر فلاح نہ پائی اوسنی جو نادم ہوا۔ حمد ہے اللہ کے لیے جو کہ مجھے فتنے سے پہلے لیگیا ۱۰ سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین تمنا نہین کرتے
موت کی مگر تین۔ ایک وہ آدمی جو کہ مابعد موت سے جاہل ہی یا وہ آدمی کہ اللہ کی قدرون سی بھاگتا ہے یا مشتاق کہ اللہ کی ملاقات کو دوست رکہتا ہے
۱۱ حبان بن اسود رضی اللہ عنہ نے کہا موت ایک پل ہی کہ دوست کو طرف دوست کے پہونچاتا ہی ۱۲ ابو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا علامت شوق کی محبت
کی ہی مع راحت کی ۱۳ بعض نے کہا مشتاق احساس کرتے ہین حلاوت موت کو نزدیک اوسکے وارد ہونے کے اسلیے کہ کشف کیا جاتا ہے واسطے اونکی روح وصول سے
جو کہ شیرین تر ہے شہد سی ۱۴ ابن عساکر نے حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ شوق اعلی درجات اور اعلی مقامات ہی جبکہ بندہ اوسکو
پہونچتا ہے تو موت کی جلدی کرتا ہی واسطے شوق کی اپنے رب کی طرف اور اوسکی ملاقات کی محبت کی واسطے اور اوسکی طرف دیکھنے کے لیے ۱۵ ابو عتبہ خولانی رضی
رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ اونسی کہا گیا کہ عبداللہ ابن عبدالملک وباسی بھاگ کر نکل گیا اونہون نی کہا انا للہ وانا الیہ راجعون مین گمان نہین کرتا
تہا کہ مین باقی رہون یہان تک کہ ایسی بات سنون کیا خبر نہ دون مین تمکو اون خصلتون سی کہ جنپر تمہاری اخوان تہے اول یہ کہ لقاء الہی محبوب تر تہی طرف
اونکے شہد سی دوسری وہ دشمن سی نہین ڈرتے تہے تہوڑے ہون یا بہت تیسری وہ نہین ڈرتے تہے دنیا کی حاجت سی اونکو اللہ تعالی کے ساتھ وثوق تہا
کہ وہ اونکو رزق دیگا چوتہے اگر طاعون اونپر نازل ہوتی تو وہ نہین جاتے یہان تک کہ جاری کرے اللہ اونمین جو جاری کر چکا ۱۶ ابو نعیم نے حلیہ مین ابن
عبد ربہ سی روایت کیا ہی کہ اونہون نی مکحول سی کہا کیا تم دوست رکہتے ہو جنت کو کہا وہ کون ہے کہ جنت کو دوست نہ رکہے کہا تو پہر تو موت کو دوست رکہو کیونکہ
تو ہرگز جنت کو نہ دیکھیگا یہانتک کہ تو مرے ۱۷ عبدالرحمن بن یزید بن جابر سی روایت کیا ہی کہ عبداللہ بن ابی زکریا کہا کرتے تہے کہ اگر مین اختیار دیا جاؤن درمیان
اس بات کے کہ سو برس کی عمر دیا جاؤن طاعت الہی مین اور اس بات کی کہ آج کے دن قبض کیا جاؤن یا اس گہڑی مین تو مین یہ اختیار کرون کہ قبض
کیا جاؤن آج کے دن یا اس گہڑی مین واسطے شوق کے طرف اللہ تعالی کی اور طرف اوسکے رسول کی اور طرف صالحین کی اوسکے بندون سی ۱۸ ابو نعیم ابن عساکر
نے اپنی تاریخ مین احمد بن ابی الحواری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مینے ابو عبداللہ نباجی علیہ الرحمہ کو سنا کہ کہتے تہے اگر مین اختیار دیا جاؤن درمیان اس بات کے
کہ دنیا میری لیے ہو اوس دن سی کہ پیدا کی گئی۔ اوسمین حلال طور پر عیش آرام کرون قیامت کے دن اوس سی پوچھا نہ جاؤن اور درمیان اس بات کی کہ میری جان
اس گہڑی نکل جاوی تو مین یہی اختیار کرون کہ میری جان اسی گہڑی نکل جاوی کیا ہم اس بات کو دوست نہ رکہین کہ ملاقات کرین اوسکی جسکی ہم اطاعت کرتے
ہین ۱۹ ابن مبارک امام احمد نے زہد مین حبان بن جبلہ سی روایت کیا ہی کہ ابوذر اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم جنتی ہو موت کی لیے اور آباد کرتے ہو اجاڑ
کی لیے اور حرص کرتے ہو اوس چیز پر جو فنا ہوگی اور چہوڑتے ہو اوس چیز کو جو باقی رہیگی خبردار بہتر مکروہات تین ہین موت مرض فقر اور امام احمد نے زہد مین ابن مسعود
رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی فرمایا خبردار بہتر دو مکروہ فقر و موت ہین ۲۰ ابن مبارک نے ابو عبدالرحمن سی روایت کیا ہی کہ ایک آدمی نے مجلس ابو اعور سلمی مین کہا اللہ نہین
پیدا کی اللہ نے کوئی چیز کہ وہ زیادہ محبوب ہو طرف میرے موت سے پس ابو اعور نے کہا البتہ ہونا میرا مثل تیرے زیادہ محبوب ہے طرف میرے سرخ اونٹون سے

فصل موت مومن کی لیے راحت ہے

(۱) بخاری ومسلم نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ ایک جنازہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر سی گذرا آپ نے فرمایا مستریح ہی یا مستراح منہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مستریح کیا ہی اور مستراح منہ کیا ہی فرمایا بندہ مومن دنیا کی رنج و ایذا سی راحت
پاتا ہی طرف اللہ تعالی کی رحمت کی اور فاجر آرام پاتے ہین اوس سی بندی اور شہر اور درخت اور جانور ۲ ابن ابی شیبہ نے یزید بن ابی زیاد سی روایت کیا ہی
کہا ایک جنازہ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ پر سے گذرا اونہون نے کہا اوسنے آرام پایا یا اوس سی راحت مین ہوئی ف اللہ کے بندی اوسکے مرنے سے اس لیے

راحت پاتی ہین کہ اگر وہ فعل منکر سے اوسکو منع کرتے ہین تو اوسنی دشمنی کرتا ہے ایذا پہونچاتا ہی اور اگر چپ رہین تو اونکے دین دنیا کا ضرر ہے اور شہر و درخت و جانور اسواسطے راحت پاتے ہین کہ اوسکی شومی کے سبب سے اللہ تعالی بارش روک دیتا ہی جو کہ مایۂ حیات زمین و نبات و حیوان ہی جبکہ وہ مرگیا اور اوسکی شومی دور ہوئی تو پانی برسنے لگا سب نی حیات تازہ پائی چین و آرام سی گذرنے لگی ۳ امام احمد نے زہد مین ابن ابی الدنیا نی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے کیا نہین ہے واسطے مومن کی راحت ورے اللہ کی ملاقات کی ۴ ابن مبارک نی زہد مین ابن ابی الدنیا نی مسروق رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا رشک نہین کیا مینے کسی شی کا بسبب کسی شی کی مثل مومن کی اوسکی لحد مین کہ اللہ کے عذاب سی امن مین ہوا اور دنیا کی ایذا سے راحت پائی اور ابن ابی شیبہ نی اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ نہین ہی کوئی چیز بہتر واسطی مومن کے اوسکی لحد سے کہ دنیا کے ہموم سے راحت پائے اور عذاب اللہ سی امن مین ہوا ۵ ابن مبارک نے ہیثم بن مالک سی روایت کیا ہی کہا ہم نزدیک ربیع بن عبدہ کے باتین کرتے تھے اور نزدیک اونکے ابو عطیہ مذبوح تھی لوگون نے عیش آرام کا ذکر کیا پس کہا کہ زیادہ تر لوگون کا عیش مین کون ہی کہا یعنی لوگون نی فلان فلان الربیع نی کہا ای ابو عطیہ تم کیا کہتے ہو اونہون نی کہا مین تمکو خبر دیتا ہون اوس شخص سی کہ وہ اوس سی زیادہ تر عیش مین ہی ایک جسم ہی قبر مین کہ عذاب سی امن مین ہو چکا ۶ ابن ابی الدنیا نے صفوان بن سلیم سی روایت کیا ہی کہا موت مین راحت ہی واسطی مومن کی دنیا کی سختیون سی اگرچہ موت صاحب غصص و کرب یعنی بڑی ناگوار سختیون والی ہی ۷ محمد بن زیاد سی روایت کیا ہی کہا مجھی حدیث کی گئی بعض حکما سی کہ اونہون نی کہا البتہ موت سہل تر ہی عاقل پر زلت عالم (یعنی لغزش سی کم) غافل سی ۸ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہا جاتا تہا کہ موت راحت ہی واسطی عابدون کے ۹ حدیث تمیم داری رضی اللہ عنہ مین آیا ہی کہ اللہ تعالی ملک الموت سی فرماتا ہی تو جا طرف میرے دوست کے اور اوسکو لے آ اسلیے کہ مین نی آرام و تکلیف کے ساتھ اوسکا تجربہ کیا ہی اور پایا مینی اوسکو اوس جگہ کہ چاہا مینی پس تو اوسکو میرے نزدیک لے آ تاکہ مین اوسکو راحت دون ہموم دنیا اور اوسکی غموم سے الحدیث

ف نیک آدمی کو مرنے سے راحت حاصل ہوتی ہی دنیا کے رنج و غم فکر و ہم سے امن مین ہو جاتا ہی نعیم جنت جوار رحمت مین جا بستا ہے اور فاسق فاجر ظالم بد دین کے مرنے سے خلق کو آرام ملتا ہی اسی مضمون کو کسی نی خوب نظم کیا ہی ع تو چنان زی کہ چو میری برہی ✤ نہ چنان گر تو بمیری برہند ✤ حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ع چنان بزی کہ اگر خاک رہ شوی کس را ✤ غبار خاطری از رہگذار ما نرسد ✤ کسی اور نے کہا ع یاد داری کہ وقت زادن تو ✤ ہمہ خندان بدند و تو گریان ✤ آنچنان زی کہ وقت مردن تو ✤ ہمہ گریان بوند و تو خندان ✤

فصل دنیا مومن کا قید خانہ کافر کی جنت ہے

(۱) ابن مبارک نے زہد مین طبرانی نے کبیر مین عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی دنیا مومن کا قید خانہ اور اوسکا قحط ہی پس جبکہ دنیا سی جدا ہوا تو اوسنے قید خانہ اور قحط کو چھوڑ دیا ۲ ابن مبارک نی عبد اللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا دنیا کافر کی جنت ہے اور مومن کا قید خانہ ہی اور نہین ہی مثل مومن کے جسوقت کہ اوسکی جان نکلتی ہی مگر مانند مثل اوس آدمی کے کہ تہا وہ قید خانہ مین پہر وہ اوس سی نکالا گیا پس چلنے پہرنے لگا زمین مین اور اوسمین کشادہ ہوگیا ۳ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین عبد اللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا دنیا قید خانہ مومن کا ہی اور جنت کافر کی پس جبکہ مومن مرجاتا ہی تو اوسکی راہ خالی ہو جاتی ہی پہرتا ہی جہان چاہتا ہے ۴ ابو نعیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا ای ابو ذر بیشک دنیا قید خانہ مومن کا ہے اور قبر اوسکا امن ہی اور جنت اوسکی جای بازگشت ہی ای ابو ذر بیشک دنیا جنت ہے کافر کی اور قبر ہے عذاب اوسکا اور آگ جای بازگشت ہے اوسکی ۵ ابن لال نی عائشہ رضی اللہ عنہا سی مرفوعا روایت کیا ہی کہ دنیا مومن کی لیے صاف نہین ہوتی کیونکر ہو وہ تو اوسکا قید خانہ اور اوسکی بلا ہے ۶ نسائی طبرانی ابن ابی الدنیا نی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی نہین ہی روی زمین پر کوئی نفس کہ مرجاوی اور اوسکے لیے نزدیک اللہ کے خیر ہو وہ دوست رکہی اس بات کو کہ تمہاری طرف لوٹ آوی اور اوسکے لیے نعیم دنیا ہو اور جو کچھ کہ اوسمین ہے مگر شہید پس بیشک وہ دوست رکہتا ہے کہ رجوع کرے پہر دوبارہ مارا جاوی اسلیے کہ دیکہتا ہی ثواب اللہ کو اپنی

یعنی سوای شہید کے اور کوئی جسکے لیے اللہ تعالی کے نزدیک خیر ہے ہرگز دنیا مین آنا نہ چاہیگا اسی مضمون کو کسی نے خوب نظم کیا ہی ع نسبت دنیا بزندان بس
ہمین کز قید آن ٭ ہر کہ شد آزاد میل باز گردیدن نداشت ٭ ع وضع زمانہ قابل دیدن دوبارہ نیست ٭ رو پس نکرد ہر کہ ازین خاکدان گذشت ٭ ف
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کہ دنیا کو مومن کا سجن بتلایا تو یہ اس بات کا مفید ہی کہ مومن موت کے وقت تنگی سی فراخی کی طرف نکلتا ہی اور اوسکی منزل
دنیا چھوڑنے کے بعد نہایت وسیع اور اوسکا حال بہت اچھا ہوتا ہی حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تشبیہ نہین دی مین نے بنی آدم کے دنیا سے نکلنے کی مگر مثل نکلنے بچے کے اپنی مان کی پیٹ سی اوس غم و تاریکی سی طرف راحت دنیا
کے ف دنیا کو مومن کے لیے قید خانہ کافر کے واسطے بہشت کرنے مین ایک سوال مشہور ہے وہ یہ ہی کہ بہت سی مومن دنیا مین سعت و نعیم مین اور بہت سے
کافر ضیق و مصیبت مین ہین اسکے جواب مین دو امر ہین ایک تو یہ ہی کہ دنیا مومن کے حق مین باعتبار تکالیف شرعیہ اور اونکے ساتھ مقید ہونے کی اور فعلاً
ترک نفس سے لڑائی کرنے کے قید خانہ ہی اور کافر مطلق العنان ہے اوامر و نواہی کے ساتھ مقید نہین ہی گویا وہ جنت مین ہی کیونکہ تکالیف اوس سی مرفوع ہو گئی
ہین دوسرا یہ ہے کہ مومن باعتبار اپنے انجام کار کے کہ وہ جنت مین ہوگا نہرین جاری ہونگی عمدہ عمدہ محل رہنے کو ملینگے حورین صحبت کے لیے دیجاوینگی خدم و
حشم بہت کچھ ہونگی چہرہ پر اور مکانون پر نور ہوگا جمال الٰہی کی تجلی ہوگی اسکے سوا اور بہت سی امور ہین جو کہ حصر مین نہین آسکتے بلکہ خطرہ قلب کی قید مین
نہین سماتے پس وہ اس اعتبار سے گویا قید خانہ مین ہی کیونکہ نعمت فانی دولت باقی کو نہین پہونچتی ہے اگر مومن کی لیے کچھ نہو مگر خلود ہو اور ہر ایک سی استغنا
ہر دروازے سے فرشتے سلام کرتے ہوے داخل ہون ولدان و غلمان بکھرے موتیون کے مثل پیالے آبخورے لیے ہوی اوسکے ارد گرد پھرتے ہون اور
وہ اونچے اونچے تختون پر بیٹھا ہو زرابی مبثوثہ اکواب موضوعہ ہون تکیے صف کے صف لگے ہون پرندون کا گوشت ملتا ہو جسکے کھانے کو جی چاہی عمدہ
عمدہ میوے موجود ہون نعیم نامحصور اور لذائذ غیر معدود ہون اور باوجود اس سب کے اللہ سبحانہ و تعالی راضی ہو تو صرف یہی سب کچھ اوسکے لیے دنیا و مافیہا
سے بہتر ہے اور دنیا اس اعتبار سے اوس کے حق مین قید خانہ ہی ہے گو مال مین برابر قارون کی اور عزت مین مثل فرعون کے اور جبروت مین نمرود کی
کی طرح کیون نہو اور اپنے امثال و اقران پر قاہر اور قرون کا استیصال کیون نہ کرتا ہو اور اگرچہ اکوان اوسکے لیے ذلیل اور حیوان اوسکے فرمانبردار ہون بلکہ بفرض
محال اگر دولت و جاہ دنیا سی مثل سلیمان علیہ السلام کے اوسکے ہاتھ مین آجاوی تو بھی بہ نسبت اون چیزون کے جو اوسکو آخرت مین حاصل ہونگی وہ اوس
شخص کے مثل ہی جو کہ تاریک قید خانے اور داروغہ جیل خانہ کی قید مین ہی کیونکہ دار حیوان دار آخرت ہی نہ یہ خاکدان فنا نشان اور کافر باعتبار اوسکی
کہ جو اوسکو آخرت مین نصیب ہوگا یعنی جہنم مین جلیگا چیخے گا چلائیگا ویل و ثبور پکاریگا آگ کی تہ مین جلے بھنے گا گرم پانی پیپ لہو پیے گا درکات جحیم اور انواع
عذاب الیم مین ہمیشہ ہمیشہ رہنے کا اوسکو یقین ہوگا چمڑا جبکہ پک جاویگا تو اور کھال بدل کی اوسکو عذاب کیا جاویگا اور ہمیشہ اسی طرح ہوا کریگا جہنم کے سانپ
بچھو کاٹا کرینگی اسکے سوا اور بہت سے عذاب انواع و اقسام کے ہوتے رہینگی اگر وہ اس عالم مین تنگ سی تنگ قید خانے اور بری سی بری تنگی اور سخت سی سخت بلا
مین مبتلا ہو اور آگ مین جلتا ہو بہ نسبت اوسکے مآل کار کے جو کہ کفر و معاصی کی وجہ سی اوسکو حاصل ہوا اور مستحق خلود جحیم و عذاب مہین الیم کا ٹھیرا گویا وہ بہان
بڑی سے بڑی جنت اور بلند سے بلند رتبے مین ہی ف مومن کے لیے دنیا کا قید خانہ ہونا اسلیے ہے کہ جب تک وہ دنیا مین ہی تب تک اوامر الٰہی مین
کمی کرنے اور مناہی کے مرتکب ہونے سے ممنوع ہی اور ان دونون باتون سے نجات بدون اسکے کہ دنیا سی جدا ہو میسر نہین ہو سکتی پس وہ گویا فتن و مصائب دنیا
کے قید خانہ مین محبوس ہی مثلاً دشمنون کا دفع کرنا اونسے مدارات کے ساتھ پیش آنا دوستون سی تلطف کرنا اونسی خوش اخلاقی کا برتاؤ کرنا اپنی حقوق سی درگذر
اونکے حقوق پورے پورے ادا کرنا حتی الامکان اونکی بھلائی چاہنا اونکی رفع فکر و محن مین مصروف رہنا اسکے سوا اہل و عیال کی لیے حلال روزی کمانا
اوسکی تحصیل مین ایذا و مشقت اوٹھانا حاکم کا حق اچھی طرح سی ادا کرنا دل زبان جوارح سی اوسکی خیر خواہی کرنا خلوت و جلوت مین اوسکے لیے حسن توفیق و خاتمہ خیر

کی دعا مانگنا اوسکی فکر سی افسردہ اوسکی خوشی سی جو خلاف شرع نہو خوش ہونا اگر قدرت ہو تو صراحۃً یا کنایۃً حسب موقع و محل اوسکی کان تک ایسی امور کا پہونچا
دینا جنسے دنیا مین نیکنامی خلق خدا کو راحت ہو آخرت کی بدنامی اور اوس کے مواخذے سے نجات نصیب ہو ؎ خواہم کہ بآن تازہ گل از روی نصیحت +
گویند کہ با ہر خس و خاری ننشیند + لکن بہ طریقے کہ زما خاک نشینان + بر خاطر او ہیچ غباری ننشیند + غرضکہ اس قسم کے ہزارہا امور ہین جنمین مومن کی جان
پھنسی ہوئی ہی علاوہ اسکے اور فتن و آفات دین دنیا کے جو کہ مثل بارش باران کی شب و روز برس رہے ہین اونکا تو حساب شمار ہی نہین ہی خصوصاً اس زمانہ
پر آشوب مین اونسی محفوظ رہنا بغایت دشوار ہو گیا ہی اگر کوئی اتفاقاً بفضل عنایت الٰہی بچ بھی گیا مگر ہوا تو ضرور ہی لگ جاتی ہی آگ سے بچا تو بچا لیکن دھوان
تو پہونچ ہی جاتا ہی الا من عصمہ اللہ تعالیٰ مرتے دم تک اسی قسم کی تکلیف و بلا سی مقابلہ رہتا ہے ایک نئی طرح کا مجادلہ پیش ہوتا ہی شعر روز ہنگامہ بپا دیدیم باللہ اعوذ +
یار کیا ہے کوئی جلاد ہے باللہ اعوذ + ہان جبکہ روح قالب سی پرواز کر جاتی ہی تو یہ سارے جھگڑے بکھیڑے طے ہو جاتے ہین محنت مشقت سعی سفارش خوشامد
در آمد شکر و شکایت کے دفتر لپیٹ دیے جاتے ہین اگرچہ ع ایک جان کا زیان ہے سوا ایسا زیان نہین + بلا سے جان گئی گئی مگر جین تو ملا راحت نصیب
ہوئی اہل و عیال کی اینچ کھینچ حق ناحق حکام کی کشاکش دوست آشنا خویش و بیگانہ کی شکایت سے تو بچے دشمنون کی شماتت و داؤن بازی سی تو امن ملا
حاصل یہ ہی کہ اس زمانے مین موت ہزار درجہ حیات سے بہتر ہے یہ وہی زمانہ ہے جسکے حق مین وارد ہوا ہے کہ آدمی قبر پر سے گذریگا تو کہیگا کاش مین اس
جگہ ہوتا منصور فقیہ رحمہ اللہ نے کیا خوب کہا ہی ؎ قَدْ قُلْتُ اِذْ مَدَحُوا الْحَیٰوۃَ وَاَسْرَفُوْا + فِی الْمَوْتِ اَلْفُ فَضِیْلَۃٍ لَّا تُعْرَفُ + مِنْهَا اَمَانُ لِقَائِهٖ
بِلِقَائِهٖ + وَفِرَاقُ کُلِّ مُعَاشِرٍ لَّا یُنْصِفُ + کسی اور نے کہا ہے ؎ من کان یهوی ان یعیش فاننی + حقا احب بان اموت فاعتقا + فی الموت
الف فضیلة لو انها + عرفت لکان سبیله ان یعشقا + لیکن مدار اس فضیلت کا اوسی موت پر ہے جسمین خاتمہ بالخیر ہو اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ
کُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ اٰمِیْن بِجَاہِ عَرِیْضِ الْجَاہ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ صَلَّی اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

فصل نابینا موت کے وقت بینا ہو جاتا ہی شرح برزخ مین ذکر کیا ہی کہ ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی
کہ عبد اللہ کی بینائی پھیر دی گئی جبکہ وہ مرے مروی ہے کہ نابینا بندہ جبکہ مرتا ہی تو مرتے وقت اوسکی بینائی پھیر دیجاتی ہی اس سی معلوم ہوا کہ آخرت مین
مومنین مین سے کوئی اندھا نہو گا اسمین اختلاف ہی کہ مومن نابینا موت کے وقت بینا ہو جاویگا پھر حشر مین اندھا ہو گا یا نہین اصح یہی ہی کہ وہ اندھا نہو گا بلکہ بصیر ہو گا

باب ۹ ذکر موت اور اوسکی تیاری کی بیان مین ۱ ترمذی نسائی ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہت کرو ذکر قطع کرنے والی لذتون کا وہ موت ہے ابو نعیم نے حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مثل اسکی روایت کیا ہے
۲ بزار نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہت کرو ذکر قطع کرنیوالی لذتون کا پس بیشک نہین یاد کیا
اوسکو کسی نے کسی تنگی مین عیش سی مگر وہ کشادہ کر دیگی اوس تنگی کو اوسپر اور نہ کسی فراخی مین مگر وہ تنگ کر دیگی اوس فراخی کو اوسپر ۳ ابن ماجہ نے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوچھے گئے کہ کون سا مومنین کا زیادہ تر دانشمند ہی فرمایا بہت یاد کرنے والا اونکا واسطی موت
کے اور بہت اچھی تیاری کرنیوالا اونکا واسطے مابعد موت کے وہی ہین دانشمند ۴ ترمذی ابن ماجہ نے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عاقل وہ ہی جسنے مؤدب[۲] کیا اپنے نفس کو اور عمل کیا واسطے مابعد موت کے اور عاجز وہ ہی جسنے اپنے نفس کو اوسکی ہوی کا
تابع کیا اور تمنا کی اللہ پر[۱] ۵ ابن ابی الدنیا نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی بہت کرو ذکر موت کا پس بیشک وہ
دور کرتا ہی گناہون کو اور بے رغبت کرتا ہی دنیا مین پس اگر یاد کرو گے اوسکو وقت غنا کے تو وہ اوسکو ہدم کر دیگی اور اگر یاد کرو گے اوسکو وقت فقر کی تو وہ
راضی کر دیگی تمکو تمہاری عیش کی ساتھ ۶ عطا خراسانی رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا گذری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مجلس پر کہ بلند ہوئی تھی آمین

[۱] رواہ الترمذی وحسنہ ۱۲
[۲] حدیث کا لفظ من دان نفسہ یعنی من اذلها واستعبدها اور ذلیل سا سمجھا ۱۲

ہنسی پس آپ نی فرمایا ملاؤ تم مجلس اپنی کو ساتھہ مکدر کرنے والی لذتون کی صحابہ نے عرض کیا کیا ہی مکدر کرنے والی لذتون کی فرمایا موت ۷ سفیان رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہی کہا ہم کو ایک شیخ نے حدیث کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو وصیت کی پس فرمایا بہت کر ذکر موت کا وہ تجکو پہنچا سوا سے
غافل کر دیگی ۸ ابن ابی الدنیا بیہقی نے شعب الایمان مین زید سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ اپنے اصحاب سے غفلت دیکھتے
تو باواز بلند اونکو پکارتے کہ آئی تمکو موت اس حال مین کہ وہ ثابت لازم ہی یا ساتھہ شقاوت کی اور یا ساتھہ سعادت کے ۹ بیہقی نے وضین بن عطا رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہی کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ معلوم فرماتی لوگون سے موت کی غفلت کو تو تشریف لاتی پس دروازے کی دونون بازو پکڑتے پھر تین آواز
دیتی ای لوگو ای اہل اسلام آئی تمکو موت اس حال مین کہ ثابت لازم ہی آئی موت ساتھہ اوس چیز کے کہ آئی ساتھہ اوسکی آئی ساتھہ روح و راحت اور رجوع مبارک
کے واسطے اولیاء رحمن کی اہل دار الخلود کی کہ جنکی سعی اوسمین تھی اور اونکی رغبت اوسکے واسطے تھی خبردار ہر سعی کرنے والے کے لیے ایک غایت ہی اور غایت
ہر ساعی کی موت ہی سابق ہو یا مسبوق ۱۰ طبرانی نے عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کافی ہی موت وعظ
کرنیوالی ف شرح برزخ مین کہا ہی کہ امر موت دنیا کی ہر شدت سے زیادہ سخت ہی جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ اگر ایک بال کا درد جو کہ موت
کے وقت ہوتا ہے آسمانون اور زمین کی خلق پر رکہا جاوی تو سب کی سب مرجاوے پھر جو آدمی کہ موت کو اس طرح جانتا ہو وہ ہرگز دنیا مین مشغول ہونے کے
لیے فارغ نہوگا اور اس وقت کی تیاری کی لیے دنیا کی سختیون کا تحمل کریگا کیونکہ جو شخص دو بلاؤن مین مبتلا ہوتا ہی تو وہ آسان کو اختیار کرتا ہی پس وہ کسی
دوسرے واعظ کے وعظ کا محتاج نہوگا ابو نعیم نے کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ جس شخص نے موت کو پہچانا اوسپر دنیا کے مصائب و ہموم سہل ہوگئے
اس سے معلوم ہوا کہ دنیا کی مصیبت بمقابلہ مصیبت موت نہایت آسان ہی جس شخص نے اوسکی شدت کو پہچان لیا اوسپر یہ مصیبت سہل ہوگئی ۱۱ طبرانی نے
روایت کیا ہی کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا کوئی شہداء کے ہمراہ محشور ہوگا فرمایا ہان وہ شخص کہ یاد کرتا ہی موت کو دن رات مین بیس بار سدی نے کریمہ
خلق الموت والحیاۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا کی تفسیر مین کہا ہی کہ بہت یاد کرنے والا تمہارا واسطے موت کی اور بہت اچھی تیاری کرنیوالا اوسکے لیے اور بہت ڈرنیوالا
اور پرہیز کرنیوالا واخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان ۱۲ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین امام احمد نے زہد مین ابن سابط رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک شخص کا ذکر ہوا پس اوسپر ثنا کی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کس طرح ہی یاد کرنا اوسکا موت کو پس اوس سے
اسکا ذکر نہ کیا گیا آپ نے فرمایا نہین ہی جیسا تم ذکر کرتے ہو ابن ابی الدنیا بزار نے بھی انس رضی اللہ عنہ سے مثل اسکی موصولا روایت کیا ہی اور طبرانی نے سہل بن سعد
رضی اللہ عنہ سے مثل اسکے روایت کیا ہی ۱۳ بعض نے کہا ہے جو شخص موت کو بہت یاد کرتا ہی وہ تین چیز کے ساتھ اکرام کیا جاتا ہی تعجیل توبہ قناعت قلب نشاط عبادت
اور جو شخص موت کو بھول جاتا ہی اوسکو تین چیز کے ساتھہ عقاب کیا جاتا ہی تاخیر توبہ کی ترک رضا بکفایت تکاسل عبادت مین تیمی نے کہا دو چیزون نے لذت دنیا کو
مجہسے قطع کر دیا یاد موت اور یاد کہڑے ہونے کی روبرو اللہ تعالی کے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۴ بعض نے کریمہ ولا تنس نصیبک من الدنیا کی تفسیر مین کہا ہے
کہ وہ کفن ہے اسکے پہلے ہے وابتغ فیما اتاک اللہ الدار الاخرۃ یعنی اللہ تعالی نے جو تجہے دنیا دی ہی تو اوسمین جنت طلب کر دنیا کو ایسے کامون مین صرف کر کہ
وہ تجہے جنت کی طرف پہونچا دین اور اسکو مت بہول کہ تو اپنا سارا مال چہوڑ جاویگا مگر حصہ تیرا کہ وہ کفن ہی جیسا کہ کسی نے کہا ہی ع نصیبک مما تجمع الدہر کلہ
رداان تلوی فیہما وحنوط یعنی تیرا حصہ اوس سے جسکو تو تمام عمر جمع کرتا ہی دو چادرین ہین جنمین تو لپیٹا جاویگا اور حنوط یعنی کافور وغیرہ خوشبو جو میت کو
ملی جاتی ہی ۱۵ ابو نعیم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایک آدمی طرف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا پس عرض کیا یا رسول اللہ مجہو کیا ہے کہ مین
موت کو محبوب نہین رکہتا فرمایا کیا تیرے لیے مال ہی کہا ہان فرمایا تو اوسکو آگے بہیج اسلیے کہ مومن کا دل اپنے مال کے ساتھ ہی اگر اوسنے مال کو آگے بہیجا
تو دوست رکہیگا کہ وہ اوس سے جا ملے اور اگر اوسکو پیچہے چہوڑا تو دوست رکہتا ہی کہ اوسکے ساتھ پیچہے رہے ۱۶ سعید بن منصور نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت

کیا ہی کہ کہا موعظ بلیغ اور خطیب سریع ہی کافی ہی موت وعظ کرنیوالی اور کافی ہے زمانہ جدائی ڈالنے والا آج گھرون مین اور کل قبرون مین ۱۷ ابن ابی الدنیا نے
رجاء بن حیوہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا بہت نہین کیا کسی بندے نے ذکر موت کا مگر چھوڑ دیا فرح وحسد کو ۱۸ ابن ابی شیبہ نی مصنف مین امام احمد نے زہد مین
ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جنے بہت کیا ذکر موت کا کم ہوا حسد اوسکا اور کم ہوئی فرح اوسکی **ف** خوشی دنیا مین سم قاتل ہی کہ رگون مین سرایت کرتا ہے
پہر خوف وحزن اور موت کی یاد اور اہوال قبر دل سی کوچ کرجاتی ہین کذا فی جواہر المجالس ۱۹ ابن ابی شیبہ نے امام احمد نے زہد مین ابن ابی الدنیا نے بیہقی نے
شعب الایمان مین ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کافی ہے موت بے رغبت کرنیوالی دنیا مین اور
رغبت دینے والی آخرت مین ۲۰ طبرانی نی طارق محاربی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ای طارق تو تیاری
کر موت کے لیے موت سے پہلے ۲۱ ابن ابی شیبہ نی عون بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہی کوئی کہ اوتاری موت کو اوسکی جگہہ مین جیسا کہ
حق ہی مگر وہ بندہ جو کہ شمار نہ کری کل کو اپنی اجل سی بہت سی استقبال کرنیوالی ہین دن کی کہ اوس کو پورا نہ کرینگی اور امید رکہنے والے ہین کل کو کہ اوسکو نہ پہونچینگے
اگر تو اجل کو اور اوسکی چال کو دیکہی تو امل کو اور اوسکے دہوکے کو مبغوض رکہے ۲۲ ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا تو دیکہہ اوس چیز کو کہ تو دوست
رکہتا ہی کہ وہ تیری ساتھ ہو آخرت مین پس تو اوسکو آج آگے بہیج اور دیکہہ اوس چیز کو کہ تو مکروہ رکہتا ہی کہ وہ تیرے ساتھ ہو وہان تو تو اوسکو آج چہوڑ دے
۲۳ اونہین سی روایت کیا ہی کہا جس عمل کی سبب سے تو موت کو ناخوش رکہتا ہی پس تو اوسکو ترک کر پہر ضرر نہین کرتا تجہکو جب کبہی مری ۲۴ ابو نعیم نی عمر بن عبد العزیز
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جسکی دل سی موت قریب ہو جاتی ہی تو جو کچہہ اوسکے ہاتہون مین ہوتا ہی اوسکو بہت بہنی لگتا ہی ۲۵ ابو نعیم نی جابر بن نوح
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نی اپنی بعض اہل بیت کی طرف لکہا اما بعد جبکہ تو یاد موت کی اپنے دل مین رات دن پوشیدہ
رکہیگا تو ہر چیز فانی تجہے مبغوض ہوگی اور ہر باقی تجہے محبوب ہوگی ۲۶ مجمع تیمی سی روایت کیا ہی کہا یاد موت کی غنا ہی ۲۷ ابو نعیم نے سمیط رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہی کہا جسنی موت کو اپنی دو آنکہون کی روبرو رکہا وہ تنگی وفراخی دنیا کی پروا نہین رکہتا ۲۸ کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جسنی موت
کو پہچانا اوسپر دنیا کے مصائب وغموم سہل ہوگئی ۲۹ ابن ابی الدنیا نی حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین لازم کیا کسی بندے نے اپنے دل مین ذکر
موت کو مگر حقیر ہوگئی دنیا نزدیک اوسکے اور ذلیل ہوگیا اوسپر سب کچہہ جو اوسمین ہی ۳۰ قتادہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا کہا جاتا تہا کہ خوشی ہو اوسکو
جسنے موت کی گہڑی کو یاد کیا ۳۱ مالک ابن دینار رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ ایک حکیم نے کہا کفی بذکر الموت للقلوب حیاۃ للقلب ۳۲ صفیہ رضی اللہ
عنہا سی روایت کیا ہے کہ ایک عورت نے عائشہ رضی اللہ عنہا سی قساوت قلب کی شکایت کی فرمایا تو موت کی یاد بہت کیا کر تیرا دل نرم ہو جاویگا ۳۳
ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ای ابن آدم بعد موت کے تجہکو خبر آویگی ۳۴ دیلمی نی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نی فرمایا ہی افضل زہد دنیا مین موت کی یاد ہے اور افضل عبادت فکر کرنا ہے پس جس شخص کو موت کی یاد نے بہاری کر دیا وہ اپنی قبر کو ایک چمن پاویگا
جنت کے چمنون سی ۳۵ ابن عساکر نی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی فرمایا قبر صندوق ہی عمل کا اور موت کے بعد تجہکو خبر آویگی ۳۶ حضرت امیر المومنین
علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی لوگ سوتے ہین پس جب مرینگے تو بیدار ہونگے حافظ ابو الفضل عراقی رحمہ اللہ نی اس مضمون کو نظم فرمایا ہے ؎
وانما الناس نیام من یمت ✤ منہم ازال الموت عنہ وسنہ ✤ یعنی لوگ تو سوتی ہین جو کوئی اونمین سی مرتا ہے موت اوسکی نیند کو زائل کر دیتی ہی **شعر**
دنیا خوابیست زندگانی دروے ✤ خوابیست کہ در خواب ببینی او را ✤ ۳۷ ترمذی نی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے فرمایا ہی نہین ہی کوئی کہ مرے مگر وہ پشیمان ہوتا ہی صحابہ نی عرض کیا یا رسول اللہ اوسکی ندامت کیا ہی فرمایا اگر وہ محسن ہی تو نادم ہوگا کہ کیون نہ زیادہ کیا
یعنی نیکی کو اور اگر گنہگار ہے تو نادم ہوگا کہ کیون نہ باز رہا یعنی گناہون سی ۳۸ شرح برزخ مین ذکر کیا ہی کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرتے وقت پوچہا

لفظ ارتکا [illegible] استغفار یعنی پنہان [illegible] درد دل [illegible] دو نون [illegible] اندازه اور دو [illegible] یعنی جسکو موت کی یاد [illegible] مشغول کر دیا [illegible] خواب [illegible]

فرمایا میری واسطی اس گھڑی سے ہولین ہین اونسی زیادہ تر آسان موت ہی اور موت زیادہ تر سخت ہی ہزار بار تلوار کے کاٹنے سی اور ہزار بار دیگ مین جوش دینے سے پہر جو آدمی موت کی شدت کو اس طرح جانتا ہو وہ ہرگز دنیا کے ہموم کی واسطی فارغ نہوگا بلکہ جو اس سی زیادہ سخت ہی اوسکی تیاری مین مصروف رہیگا **ف** کیفیت موت کے یاد کرنے کی یہ ہی کہ اپنی ہم عمرون ہمسرون کو یاد کری کہ جو اس سی پہلے مرچکے ہین اونکی موت کو اور اونکی قبور کو یاد کری کہ وہ زمین کی تہ مین پڑے ہوی ہین اونکی صورتون کو یاد کری اور اب غور کری کہ کس طرح مٹی نی اونکی حسن و جمال کو خاک مین ملا دیا ہی بدن کے اجزاء متفرق ہوگئی جوڑ بیوند جدا جدا ہوگئی کیڑون نی زبان کو کھا لیا مٹی نی دانتون کو گلا دیا عورتین رانڈ ہوگئین اولاد یتیم بن گئی نماز پڑھنے اوٹھنے بیٹھنے کی جگہہ خالی رہگئی مال ضائع ہوگیا پہر اپنی نفس کو دیکھی کہ وہ بھی اونہین کی مثل ہی اور اسکی غفلت بھی اون کی غفلت کی شکل ہی انجام کار اسکا بھی وہی ہونا ہی جو اونکا ہوا پس اپنی جی مین انصاف کری عبرت پکڑے متاثر ہو ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے کیا خوب کہا ہی سعید وہ ہی جو اپنے غیر سی نصیحت لیوی میت جبکہ اپنی قبر مین رکھا جاتا ہی تو اسکے بعد اوسپر بڑے بڑے احوال سخت سخت ہولین گذرتی ہین جنکی تفصیل کچہہ گذر چکی اور بہت سی آیندہ آویگی اول ضرور ہی کہ اونکی معرفت حاصل کری پہر اونپر پکا ایمان لائی سچی تصدیق کری بعد ازان ان امور مین گہری فکر کری تاکہ قلب مین اون کی لیے تیاری کا داعی پیدا ہو اکثر لوگون کے دل مین قیامت کی دن کا ایمان داخل نہین ہوا نہ اوسکی تصدیق اونکی قلب مین جمی دلیل اسکی یہ ہے کہ جاڑے گرمی برسات کا تہیہ تو اونکے آنے سے پہلے کیا جاتا ہی اور گرمی و سردی دوزخ کا تہیہ کوئی بہی نہین کرتا اوسمین نہایت درجہ کی سستی و کاہلی برتی جاتی ہی گر جب قیامت کا اونسی سوال کرو تو زبان سے اوسکی تصدیق ہوتی ہی اور دل اوس سی غافل ہین مثلاً اگر کسی کے سامنے کھانا رکھا ہو دوسرا آدمی اوس سے کہے کہ اس مین زہر ہے وہ کہے کہ تو نے سچ کہا پہر کہانے کے لیے اوس کی طرف ہاتھ بڑہاوی تو اس نی زبان سی اوس کی تصدیق کی دل سی اوس کو جھوٹا جانا جب تو اوسکی طرف ہاتھ بڑہایا اگر سچا جانتا تو فوراً کہانے کو اپنے روبرو سے ہٹا دیتا ہرگز اوس کی طرف ہاتھ نہ بڑہاتا اگر غور کرو تو تکذیب عمل کی زبان کی تکذیب سے کہین بڑھی ہوئی ہے اللہ سبحانہ اپنے فضل و کرم سے بطفیل شفیع المذنبین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توفیق حسن عمل کی عنایت کری اور خاتمہ بخیر فرماوے آمین ثم آمین

باب بیان مین اون امور کے جو کہ معین ذکر موت ہین

(۱) مسلم نی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی تو زیارت کر قبرون کی پس بیشک وہ یاد دلاتی ہین موت کو ۲ ابن ماجہ و حاکم نی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی میںنے تم کو زیارت قبور سی منع کیا تہا پس تم اونکی زیارت کرو بیشک وہ بی رغبت کریگی دنیا مین اور آخرت کو یاد دلاویگی ۳ حاکم نی ابو سعید رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی مینی تمکو زیارت قبور سی منع کیا تہا پس تم اونکی زیارت کرو بیشک اسمین عبرت ہی ۴ انس رضی اللہ عنہ سی مرفوعاً روایت کیا ہی کہ مینی تمکو زیارت قبور سی منع کیا تہا پس تم اونکی زیارت کرو بیشک وہ نرم کرتی ہی دل کو بہاتی ہی آنکہہ کو یاد دلاتی ہی آخرت کو اور تمکو بیہودہ بات سی معلوم ہوا کہ قبرستان محل عبرت ہے پس وہان کھانا پینا جھوٹے قصے کہانی بیان کرنا بیہودہ بکنا مکروہ ہی ۵ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی مینی تمکو زیارت قبور سی منع کیا تہا پس تم اونکی زیارت کرو جو چاہے کہ زیادہ کرے تمکو اونکی زیارت خیر کو ۶ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی ای ابوذر تو قبرون کی زیارت کر یاد کریگا تو بسبب اوسکے آخرت کو اور نہلا مردون کو پس بیشک معالجہ خالی جسم کا موعظہ بلیغہ ہی اور نماز پڑہہ جنازون پر شاید یہ تجہی غمگین کری پس بیشک غمگین اللہ کے سایے مین ہی ہر بھلائی کے روبرو ہوتا ہی ۷ کسی نی بعض فقہاء دین سی پوچھا کہ وہ کون ہین جنہون نے موت سے قبل ان موتوا پر عمل کیا کہا وہ ہین جو موت کو بہت یاد کرتے ہین ۸ بعض مشائخ رحمہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی کہ جس شخص نے بعد ہر فرض نماز کی پانچ بار اس دعا کو پڑھا پس مقرر اوس نی پچیس بار موت کو یاد کیا دعا یہ ہی اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْنَا قَبْلَ الْمَوْتِ وَھَوِّنْ عَلَیْنَا سَکَرَاتِ الْمَوْتِ وَارْحَمْنَا عِنْدَ الْمَوْتِ وَلَا تُعَذِّبْنَا بَعْدَ الْمَوْتِ یَا خَالِقَ الْحَیَاۃِ وَالْمَوْتِ رَبَّنَا تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ **ف** ان حدیثون سی معلوم ہوا

کہ قبور کی زیارت مردون کی لیے مستحب ہے نہ عورتون کی لیے کیونکہ رخصت کی حدیثون مین خطاب فقط مردون ہی کو ہے بعض نے کہا اصح یہ ہی کہ رخصت مردون عورتون دونون کی لیے ثابت ہی جمہور کہتے ہین کہ رخصت مردون کی لیے ہے عورتون کے واسطے نہین ہی اور جو لوگ عورتون کی واسطے رخصت کے قائل ہین اون کا قول صحیح نہین ہی اسواسطے کہ حدیث مین عورتون کو خطاب وارد نہین ہوا ہی پس اونکو قبرستان کی جانے سے روکا جاوی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لعنت کی اللہ نے قبرون کی زیارت کرنے والی عورتون کو اخبار صحیحہ مین وارد ہوا ہی کہ جب عورت نکلنے کی نیت کرتی ہی تو وہ اللہ تعالی اور فرشتون کی لعنت مین ہوتی ہے اور جبکہ وہ گھر سے نکلتی ہی تو شیاطین اوسکو گہیر لیتے ہین اور جب وہ قبرستان مین آتی ہی تو میت کی روح اور قبرستان والون کی روح اوسکو لعنت کرتی ہی پس اللہ تعالی اور فرشتون کی لعنت اور آدمیون کی لعنت مین ہوتی ہی یہانتک کہ اپنے گھر کی طرف آوی اور اگر اس فعل سی اوسکا خاوند یا باپ بھائی راضی ہی تو وہ بھی لعنت مین اوسکا شریک ہی کیونکہ علما رحمہم اللہ تعالی اسپر متفق ہین کہ رضا بگناہ گناہ ہے شرح برزخ مین اسی طرح لکھا ہے

باب اللہ تعالی کی ساتھ نیک گمان رکھی اور اوس سی ڈرتا رہے (۱) بخاری ومسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ تین رات پہلے اپنی وفات سے فرماتے تھی البتہ نہ مری ایک تمہارا مگر حال یہ ہی کہ حسن ظن رکھی ساتھ اللہ تعالی کے اسکو ابن ابی الدنیا نے بھی کتاب حسن ظن مین روایت کیا اور اتنا اور زیادہ کیا ہی پس بیشک ایک قوم کو ہلاک کیا اونکی بدگمانی نے ساتھ اللہ تعالی کے پس فرمایا اللہ تبارک وتعالی نے اونسے اور یہ تمہارا ظن ہی جسکو تم نے اپنے رب کے ساتھ گمان کیا ہلاک کیا اوسنے تمکو پس تم ہوگئے ٹوٹا پانیوالون سی **ف** اس حدیث شریف مین اس سی نہی فرمائی کہ کسی حالت پر مرین سوای اس حالت کی کہ وہ حسن ظن ہی ساتھ اللہ تعالی کی کہ وہ اونکو بخشی گا حالانکہ یہ بات اونکے مقدور کی نہین ہی بلکہ مراد حکم ہے اعمال کے اچھے کرنے کا یعنی تم اب اپنے اعمال کو اچھا کرو تاکہ موت کی وقت اللہ تعالی کے ساتھ تمکو حسن ظن ہو کیونکہ جسنے اپنی عمل کو موت سے پہلے برا کیا اوسکو مرتے وقت اللہ تعالی کی ساتھ سوء ظن ہوگا کہتے ہین کہ خوف ورجا مثل دو بازو کی ہین اونکی لیے جو کہ اللہ تعالی کی طرف سیر کرتے ہین اور سیر ایک بازو سی ممکن نہین ہی بلکہ دو سے ہوتی ہی لیکن ایک بازو دوسری پر غالب ہوتا ہی پس چاہیی کہ حالت صحت مین خوف رجا پر غالب ہو تاکہ اسکے سبب سے اعمال صالحہ بکثرت ہون اور جبکہ موت آوی اور عمل منقطع ہو جاوے تو چاہیی کہ رجا اور حسن ظن اللہ تعالے کی ساتھ غالب ہو (۲) امام احمد ترمذی ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جوان پر داخل ہوی اور وہ حالت موت مین تھا آپ نے فرمایا تو اپنی تئین کس طرح پاتا ہی اوسنے عرض کیا مین امید رکھتا ہون اللہ سی اور ڈرتا ہون اپنی گناہون سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہین جمع ہوتے یعنی خوف ورجا کسی بندے کے دل مین بیچ مثل اس مقام کی مگر عطا کرتا ہے اوسکو اللہ جو وہ امید رکھتا ہی اور امن دیتا ہی اوسکو جس سی وہ ڈرتا ہی (۳) حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات پہونچی ہی کہ آپنے فرمایا۔ فرمایا رب تمہاری نے جمع نہ کرونگا مین اپنی بندے پر دو خوف اور نہ جمع کرونگا مین واسطے اوسکے دو امن پس جو شخص مجھسی ڈرا دنیا مین امن دونگا مین اوسکو آخرت مین اور جو شخص بے خوف ہوا مجھسے دنیا مین ڈراونگا مین اوسکو آخرت مین ابونعیم نے اسکو حدیث شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے موصولا روایت کیا ہی (۴) ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی فرمایا جب دیکھو تم آدمی کے ساتھ موت کو تو اوسکو خوشخبری سناؤ تاکہ وہ ملے اپنے رب سے اور وہ نیک گمان رکھتا ہو اللہ تعالی کے ساتھ اور جبکہ وہ زندہ ہو تو اوسکو خوف دلاؤ تاکہ وہ توبہ کری **ف** اس سی معلوم ہوا کہ حالت صحت و تندرستی مین اللہ تعالی سی خوف افضل ہی تاکہ طاعت وعبادت پر معین ہو اور حالت مرض وعجز مین رجا وحسن ظن افضل ہی تاکہ اون لوگون مین سی ہو جو کہ اللہ تعالی کی ملاقات کو محبوب رکھتی ہین پس اللہ تعالی اونکی ملاقات کو محبوب رکھتا ہی (۵) ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی البتہ نہ مری ایک تمہارا یہانتک کہ نیک گمان رکھے اللہ تعالی کے ساتھ پس بیشک نیک گمان رکھنا اللہ کی ساتھ جنت کی قیمت ہے

(۶) ابن ابی الدنیا نے ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا تہے دوست رکہتے تہے کہ (یعنی صحابہ) تلقین کریں بندی کو اوسکے اچہے اعمال کی وقت موت کے
تاکہ وہ اپنے رب کے ساتہہ نیک گمان رکہے ۷ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا قسم ہے اوسکی جسکے سوا اور کوئی معبود
نہین ہے اچہا نہین کرتا ہے ایک تمہارا گمان کو ساتہہ اللہ کے مگر دیتا ہے اللہ اوسکو اوسکا گمان ۸ امام احمد نے وائلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا سنا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تہے اللہ تعالی فرماتا ہے مین نزدیک گمان اپنے بندے کے ہون میری ساتہہ پس چاہیے کہ گمان کرے میری ساتہہ جو
چاہے ۹ امام احمد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ تعالی نے فرمایا مین نزدیک گمان اپنے
بندے کے ہون میرے ساتہہ اگر اوسنے نیک گمان کیا پس واسطے اوسکے ہے اور اگر بدگمان کیا پس واسطے اوسکے ہے ۱۰ ابن مبارک امام احمد طبرانی نے کبیر
مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر تم چاہو تو مین تمکو خبر دون کہ کیا ہے اول اوس چیز کا کہ کہیگا
اللہ واسطے مومنون کے دن قیامت مین اور کیا ہے اول اوس چیز کا کہ کہینگے وہ واسطے اوسکے ہمنے کہا ہان یارسول اللہ فرمایا کہ اللہ کہیگا مومنون سے کیا دوست
رکہی تم نے میری ملاقات پس وہ کہینگے ہان یاربنا پس فرماویگا کس لیے کہین گے ہمنے امید رکہی تیری عفو اور تیری مغفرت کی پس فرماویگا مقرر واجب ہوگئی
تمہارے لیے میری مغفرت ۱۱ ابن مبارک نے عقبہ بن مسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی خصلت بندی مین کہ وہ زیادہ تر محبوب ہو طرف
اللہ کے اس سے کہ دوست رکہے بندہ اوسکی ملاقات کو ۱۲ شعبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے اپنی معرفت کے تین دروازے مقرر فرمائے ہین
باب خوف باب رجا باب محبت پس جس شخص کو ہر باب سے حصہ ملا تو یہ دلیل ہے بلوغ مقصود کی پہر جس شخص پر خوف کا دروازہ کہولا گیا تو وہ رات دن روتا
رہیگا اوسکا بدن آنسوون سے پاک ہو جاویگا اور اوس سے آگ کی حرارت بجہ جاویگی اس لیے کہ اللہ تعالی دو خوف اور دو امن جمع نہین کرتا ہے اخبار مین
روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا نہین ہے کوئی طاعت مگر اوسکا ثواب بیان کیا گیا ہے مگر ثواب ایک قطرے کا مومن کے آنسو سے جو کہ اوسکی دونون رخسارون پر
اللہ تعالی کے خوف سے بہتا ہے پس بیشک اوسکا ثواب نہین جانتا ہے مگر اللہ تعالی اور یہ آگ کی حرارت کو بجہاتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کیا گیا ہے کہ سات آدمی ہین کہ اللہ تعالی سایہ عرش کے نیچے اونکو سایہ دیگا جس دن کہ سوا اوس کے سایہ کے اور سایہ نہوگا اور اونکا ذکر کیا منجملہ اونکے ایک
وہ آدمی ہے کہ اوسنے تنہائی مین اللہ تعالی کو یاد کیا پس اللہ کے خوف سے اوسکی آنکہین بہنے لگین یہان تک کہ آنسو بہا پہر یہ آیت پڑہی واما من
خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی **حکایت** روایت ہے کہ ایک شخص امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زمانہ
مبارک مین تہا وہ اللہ تعالی سے بہت ڈرتا تہا اوسنے ایک رات یہ آیت پڑہی ولمن خاف مقام ربہ جنتان پس وہ بار بار اسکو پڑہتا رہا یہان تک کہ گر پڑا اور
مر گیا امیر المومنین کو اسکی خبر ہوئی آپ تشریف لائے اور اوسپر نماز پڑہی جبکہ وہ دفن ہو چکا تو آپ نے اپنا منہ اوسکی قبر پر رکہا اور یہی آیت پڑہی ایک ہاتف کو
سنا کہ اوسنے اوسکی قبر سے آواز دی کہ مقرر دیا گیا ان دونون کو اے عمر **حکایت** ابن ابی الدنیا بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عساکر نے ابو غالب صاحب
ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مین ملک شام مین تہا پس ایک شخص کی یہان اترا یہ شخص قبیلۂ قیس کی اچہے لوگون مین سے تہا اسکا ایک بہتیجا تہا
اسکے مخالف یہ اوسکو امر و نہی کرتا مارتا وہ اسکا کہا نہین مانتا تہا پہر وہ بیمار ہو گیا اپنے چچا کی طرف آدمی بہیجا اسنے اونکی پاس جانے سے انکار کیا مین اوسکو لیگیا
یہان تک کہ اوسپر داخل کیا یہ اوسپر متوجہ ہوا گالی دیتا تہا اور کہتا تہا اے عدو اللہ کیا تو نے ایسا نہین کیا اوسنے کہا چچا تم مجہے بتاؤ اگر اللہ تعالی مجہے میری مان کو دیدے
تو وہ میری ساتہہ کیا کرے چچا نے کہا واللہ وہ تو تجہے جنت مین داخل کر دے اوسنے کہا پس قسم ہے اللہ کی کہ البتہ اللہ زیادہ تر رحیم ہے مجہپر میری مان سے پہر وہ مر گیا چچا نے
اسکو دفن کیا جبکہ اینٹون کو برابر کیا تو ایک اینٹ اوسمین سے گر پڑی اوسکا چچا کودا اور پیچہے ہٹ گیا مینے کہا تیرا کیا حال ہے کہا اوسکی قبر نور سے بہر دی گئی اور مد بصر
تک اوسکے لیے کشادہ کر دی گئی **حکایت** ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے شعب الایمان مین حمید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میرا ایک بہانجا تہا اوس کی عمل

ایک تھی وہ بیمار ہوا اوسکی مان نی میری طرف آدمی بھیجا مین اوسکے پاس گیا ناگاہ وہ اوسکے سر کے نزدیک رو رہی تھی اوسنی کہا ماموں یہ کیوں روتی ہین
مینے کہا جو کچھ کہ انکو تجھسی معلوم ہی اوسنی کہا کیا یہ مجھپر رحم نہیں کرتی ہین مینے کہا ہان کرتی ہین کہا تو پھر بیشک اللہ زیادہ تر رحیم ہی مجھپر انسی جبکہ وہ مرگیا تو مینے مع ایک
اور آدمی کے اوسکو قبر مین اوتارا پھر مین اوسکی اینٹون کو برابر کرنی لگا مینے لحد مین جھانکا ناگاہ وہ میری مد بصر تک تھی مینے اپنے ہمراہی سی کہا تونی دیکھا جو مینے دیکھا
کہا ہان تمکو یہ مبارک ہو حمید کہتے ہین مینے گمان کیا کہ یہ بسبب اوس کلمہ کے تہا جو اوسنی کہا تہا **حکایت** شعبی رحمہ اللہ تعالی نی کہا منقول ہی کہ حسن بصری
رضی اللہ عنہ اور فرزدق شاعر ایک جنازے مین نکلے ایمین سی ایک گھوڑے پر دوسرا خچر پر سوار تہا فرزدق نی حسن رضی سی کہا لوگ کہتی ہین کہ شر الناس افضل الناس
کے ساتھ نکلا حسن رضی اللہ عنہ نے کہا تو شر الناس نہیں ہی کیونکہ کفار تجھسے شر مین لیکن ای فرزدق تو مجھے بتا کہ تونے قیامت کے واسطے کیا تیار کیا ہی فرزدق
نے کہا توحید ستر برس کی اور بڑھاپا اسلام مین اور حسن ظن اللہ تعالی کی ساتھ حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ احسن ہی یعنی حسن ظن ساتھ اللہ تعالی کی بہتر ہی شعبی
نے کہا جبکہ فرزدق کا انتقال ہوا تو وہ خواب مین دیکھی گئے اوسنی کہا گیا کہ اللہ تعالی نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے اللہ تعالی نے اپنے روبرو کھڑا کیا پس
فرمایا کیا تو یاد رکھتا ہی جو کہ تونی حسن سی کہا تہا مینے کہا ہان یارب۔ اللہ تعالی نی فرمایا مینے تو تجھے اوسی وقت بخشدیا تہا بسبب تیری حسن ظن کی مجھ مین اس سی معلوم
ہوا کہ اللہ تعالی کے ساتھ حسن ظن رکھنا احسن ہی لیکن جبکہ حالت ندامت مین ہو نہ اسطرح کہ اوسکے ساتھ معاصی پر مغرور ہو **حکایت** مروی ہی کہ ایک
بدو بیمار ہوا اوس سی کہا گیا کہ تو مرتا ہی اوسنی کہا مجھی کدھر لیجاوینگے کہا گیا کہ اللہ تعالی کی طرف اوسنی کہا تو پھر مجھے کیا کراہت ہی اس سی کہ مین ایسی کی طرف
لیجایا جاؤن کہ نہیں دیکھی جاتی ہی خیر مگر اوس سی **حکایت** ثابت بنانی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ ایک جوان آدمی تہا اوراوسمین حدت تھی اوسکی مان اوسے
بہت نصیحت کرتی تھی اور اوس سی کہتی بیٹا بیشک تیرے لیے ایک دن ہی پس تو اوس دن کو یاد کر جبکہ اوس جوان کو موت آئی تو اوسکی مان اوسپر اوندھی
گر پڑی اور کہا بیٹا مین تجھے اسی پچھڑنے سے ڈرایا کرتی تھی اوسنے کہا امان میرے لیے ایک رب ہی کثیر المعروف اور مین البتہ امید رکھتا ہون کہ وہ آج کے دن
اپنے بعض معروف سے مجھے محروم نہ رکھیگا ثابت فرماتی ہین کہ اللہ تعالی نی اوسپر رحم فرمایا بسبب حسن ظن اوسکے کے اپنے رب کے ساتھ **حکایت** مروی ہے
کہ زمانۂ قدیم مین ایک عابد رات دن اللہ تعالی کی عبادت کیا کرتا تہا اور اپنی نفس کو حقیر سمجھتا تھا یہان تک کہ اس گمان پر مرگیا کہ اللہ تعالی قاہر جبار ہی ادنی
معصیت کے سبب سے جلاتا ہی پس وہ اللہ تعالی کی روبرو کھڑا کیا گیا اللہ تعالی نے فرمایا یہ گمان کرتا تہا کہ مین قاہر ہون معصیت کی سبب سے عذاب کرتا ہون
پس تم سچا کرو اسکی گمان کو جو میری ساتھ کیا تہا پھر وہ آگ مین ڈالدیا گیا اور ایک فاسق بندہ تہا اوسنی اپنی عمر کو فسق مین فنا کیا تہا مگر جبکہ وہ سحر کی وقت بیدار ہوتا اور
غفلت و نشہ سی اوسکو ہوش آتا تو کہتا یارب بیشک مین گنہگار بندہ ہون اور تو میرا رب ہے بخشنے والا پس وہ از راہ ندامت کی اللہ تعالی کی ساتھ حسن ظن رکھتا تہا **رباعی**
ای خواجۂ خواجگان دم خشم و عتاب ✦ کیا تاب کہ دے سکے کوئی تجھکو جواب ✦ گر جرم کا میرے وزن کرنا ٹھیرا ✦ انصاف سے کر اپنے کرم کا بھی حساب ✦
جب وہ مرا تو اللہ تعالی کی روبرو کھڑا کیا گیا فرمایا میرا بندہ میری ساتھ نیک گمان رکھتا تہا پس اوسکے گمان کو سچا کرو **رباعی** رحمن و رحیم تجھ سے ہے کون سوا
آمرزش کل ہی تیری اد نے سی ادا ✦ کیونکر نہو بخشش کا دل کو یارب ✦ عاشق ہی گناہ پر مرے رحم ترا ✦ اللھم اغفر لنا وارحمنا وعافنا وارزقنا انک انت التواب الرحیم آمین

فضل رحمت الٰہی کی بیان مین

شرح برزخ مین لکھا ہی (۱) جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی داخل کریگا
کسی کو تم مین سی عمل اوسکا جنت مین اور نہ بچائیگا اوسکو آگ سی اور نہ مجھکو مگر ساتھ رحمت اللہ کی یعنی بھروسا نہ کری کوئی اپنی عمل پر بلکہ امیدوار اللہ تعالی کی
رحمت کا رہے کیونکہ عذاب آخرت سی نجات دینے والی قبر مین اور بعد قبر کے وہی ہی ۲ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہی نہیں ہے کوئی کہ نجات دی اوسکو عمل اوسکا اگر نہ پاوی اوسکو فضل اللہ تعالی کا صحابہ نی عرض کیا اور نہ آپ کو یا رسول اللہ فرمایا اور نہ مجھکو مگر یہ کہ ڈھانک
لیوی مجھکو اللہ تعالی اپنی رحمت کے ساتھ اس سی معلوم ہوا کہ بندے کے قابو مین یہ بات نہیں ہی کہ اللہ تعالی کی عبادت کری جیسا کہ اوسکی عبادت کا حق ہے

اس طور پر کہ اوسکا عمل آگ سی اوسکو نجات دی اگر اوسپر اللہ تعالی کا فضل نہو اور اوسکے فضل سی یہ ہے کہ وہ عمل قلیل کو قبول کرلیتا ہی جو کہ اوسکی بارگاہ عالی کے لائق نہین ہی اور بندے کو جنت مین داخل کردیتا ہی اور آخرت کی ہولون سی اوسکو نجات بخشتا ہی **حکایت** مروی ہی کہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی آپ نے فرمایا تم کہان سی آئی اونہون نے کہا ایک ولی کے پاس سی جو کہ اولیاء اللہ سے ہی آپ نی فرمایا وہ کہان ہی کہا وہ بیچ دریا مین ایک پہاڑ کی چوٹی پر ہی اور اوسکے اردگرد ہر طرف چارسو فرسخ تک پانی ہے آپ نے فرمایا وہ وہان کیا کھاتا ہی کہا اوس پہاڑ کے نیچے اللہ تعالی نے پانی کا ایک چشمہ پیدا فرمایا ہی اور اوسپر ایک درخت انار کا اگایا ہی ہر روز ایک انار اگتا ہی وہ ولی ہر روز روزہ رکھتا ہی جب شام ہوتی ہی تو پہاڑ کی چوٹی سی اوترتا ہی پھر وضو کرتا ہی اور اوس انار سی افطار کرتا ہی اسی طرح چارسو برس تک اللہ تعالی کی عبادت کرتا رہیگا اللہ تعالی سی کسی چیز کا سوال نہین کرتا ہے مگر یہ کہ اوسکی روح سجدے مین قبض کری تاکہ قیامت تک سجدہ کرتا رہے جبریل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ مینے لوح مین دیکھا کہ اللہ تعالی قیامت کے دن اس ولی کو آگے کریگا پھر اوس سی فرماویگا تو جنت مین میری رحمت سے داخل ہو وہ کہیگا یارب چارسو برس کی عبادت کہان ہی تین بار اس باب مین تکرار کریگا اللہ تعالی فرماویگا میرے بندے سے طرفۃ العین کی نعمت کا محاسبہ لو پھر محاسبہ لیا جاویگا طرفۃ العین کی نعمت اوسکی ساری عبادت پر بڑھ جاویگی اور فاضل اوسپر باقی رہیگی پھر آگ کی طرف لیجانے کا حکم فرماویگا فرشتے اوسکو آگ کی طرف لیجاوینگے اوسے پیاس لگیگی ایک فرشتہ اپنے ہاتھ مین پیالہ لیے ہوے اوسکے سامنے آویگا پیالے مین ایک گھونٹ پانی ہوگا یہ اوس سی مانگیگا وہ کہیگا مین تجھے نہ دونگا مگر قیمت سی عابد کہیگا اوسکی قیمت کیا ہی وہ کہیگا دو سو برس کی عبادت پس وہ اوسکو دیدیگا اور اوس سی پیالہ لیکے پی جاویگا پھر گھڑی بھر ٹھیریگا پس دوبارہ اوسکو سخت پیاس لگیگی ایک اور فرشتہ اوس کے سامنے آویگا اور اوسکے ہاتھ مین گھونٹ بھر پانی کا پیالہ ہوگا فرشتے سے کہیگا تو مجھے یہ پیالہ دیدے وہ کہیگا مین تجھے نہ دونگا مگر قیمت سی کہیگا اسکی قیمت کیا ہی وہ کہیگا دوسو برس کی عبادت پس وہ اوسکو دیکے پیالہ لیگا اور پی جاویگا اور اوسکے پاس کوئی نیکی باقی نہ رہیگی پس مایوس ہو جاویگا اللہ تعالی فرماویگا پھیر لاؤ میرے بندے کو وہ حاضر کیا جاویگا اور شرم کے مارے پگھلتا ہوگا اللہ تعالی فرماویگا ای میرے بندے تیری ساری عبادت جو کہ دو گھونٹ پانی کی قیمت ہوگئی تو نے چاہا کہ تو اسکو نعیم دنیا وآخرت کی قیمت ٹھیراوی جنت مین داخل ہو میری رحمت سی اس سی معلوم ہوا کہ یہ بات نہ چاہیے کہ کوئی اپنے عمل پر بھروسا کر بیٹھے اور نہ یہ کری کہ اللہ سبحانہ کی فرمان برداری چھوڑ دی اسلیے کہ وہ غنی ہی مخلوق سی مگر ہان اوسنی ہمکو حکم فرمایا ہی ہمکو چاہیے کہ ہم اوسکی فرمانبرداری کرتے رہین جانتک ہوسکی عبادت وطاعت کیا کرین اوسکی رحمت کے امیدوار رہین اوسکے فضل سی ناامید نہون وہ اپنے کرم وجود سی تھوڑا عمل قبول کرلیتا ہے اور بہت اجر دیدیتا ہی اوسکی رحمت وسیع ہی محسنین سی قریب ہے **فصل سعادت وشقاوت پہلے سے لکھی گئی ہی** (۱) ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی بیشک ایک تمہارا جمع کی جاتی ہی خلق اوسکی اوسکی مان کے پیٹ مین چالیس دن پھر وہ خون بستہ ہوتا ہی مثل اسکی پھر وہ گوشت کا لوتھڑا ہوتا ہی مثل اسکی پھر بھیجتا ہی اللہ طرف اوسکی فرشتے کو وہ اوسمین روح پھونکتا ہی اور حکم کیا جاتا ہی وہ چار باتون کے ساتھ لکھتا ہی اوسکا رزق اور اوسکی اجل اور اوسکا عمل اور شقی ہی یا سعید پس قسم ہے اوسکی جسکے سوا اور کوئی معبود نہین ہی بیشک ایک تمہارا البتہ کرتا ہی عمل اہل جنت کا یہانتک کہ نہین ہوتا ہی درمیان اوسکے اور درمیان جنت کے مگر ایک ہاتھ پس سبقت کرتی ہی اوسپر کتاب تو وہ کرتا ہی عمل اہل نار کا پھر اوسمین داخل ہوتا ہی اور بیشک ایک تمہارا البتہ کرتا ہی عمل اہل نار کا یہانتک کہ نہین ہوتا ہے درمیان اوسکے اور درمیان نار کے مگر ایک ہاتھ پس سبقت کرتی ہی اوسپر کتاب سو وہ کرتا ہی عمل اہل جنت کا پس وہ اوسمین داخل ہوتا ہی اس سی معلوم ہوا کہ اعتبار خاتمہ کا ہی پس عامل خیر کے لیے جنت کی گواہی قطعی نہ دین اور نہ عامل شر کے لیے نار کی گواہی یقینی دین مگر یون کہین کہ وہ اہل جنت سی ہے اگر اوسکا خاتمہ بالخیر ہوا اور وہ اہل نار سے ہے اگر اوسکا خاتمہ عمل اہل نار پر ہوا (۲) ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ سعید اوسکی مان کے پیٹ مین ہی اور شقی اوسکی مان کے پیٹ مین یعنی یہ لکھا جاتا ہی کہ وہ سعید ہی یا شقی درحالیکہ وہ اپنی مان کے پیٹ مین

ہوتا ہی اللہ تعالی نے خاتمہ کا حال مبہم رکھا ہی اسی لیی اولیا اللہ اللہ تعالی کی خوف سی سب سی بڑھکر ترسان لرزان رہتی مین ۳ ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ
سعید آخرت کا اپنی مان کے پیٹ مین ہی اور شقی آخرت کا اپنی مان کے پیٹ مین ہی اور یہ متغیر نہین ہوتا ہی لیکن سعید دنیا کا کبھی شقی ہوتا ہی پس نار مین
داخل ہوتا ہی اور شقی دنیا کا کبھی سعید ہوتا ہی پس جنت مین داخل ہوتا ہی ف معنی یہ ہین کہ جو آدمی عمل اہل جنت کا کرتا ہی وہ دنیا مین سعید ہی مگر کتاب اوسپر
سبقت کرتی ہی پس اپنی آخر عمر مین عمل اہل نار کا کرتا ہی پس شقی ہو جاتا ہی اور نار مین داخل ہوتا ہی اور جو آدمی عمل اہل نار کا کرتا ہی وہ دنیا مین شقی ہی مگر کبھی اوسپر کتاب سبقت
کرتی ہی پس آخر عمر مین عمل اہل جنت کا کرتا ہی اور سعید ہو جاتا ہی جنت مین داخل ہوتا ہے پس سعید دنیا کا متغیر ہوتا ہی اور اگر آخرت مین سعید ہو تا تو متغیر نہوتا اور اسیطرح شقی

باب ۱۲ ملک الموت علیہ السلام کے قاصدون کی بیان مین

قرطبی رحمہ اللہ تعالی نے کتاب تذکرہ مین لکھا ہی حدیث مین وارد
ہوا ہی کہ بعض انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے ملک الموت سی کہا کیا تمہارا کوئی قاصد نہین ہے کہ تم اپنے سے پہلے اوسکو بھیجو تاکہ لوگ تم سی ڈرین اونہون نے
کہا ہان واللہ میری بہت سے قاصد ہین بیماریان امراض بالون کا سفید ہونا بڑھاپا سماعت بصارت مین تغیر آجانا پس جس شخص پر یہ چیزین نازل ہوتی
ہین اور وہ نصیحت قبول نہین کرتا اور معاصی سی تائب نہین ہوتا ہی تو مین اوسکو پکارتا ہون جسوقت کہ اوسکو قبض کرتا ہون کیا مینے پہلے سے تیری طرف
رسول کے بعد رسول ڈرانیوالے کے بعد ڈرانیوالا نہین بھیجا پس مین وہ رسول ہون کہ میری بعد اور کوئی رسول نہین ہی اور مین وہ ڈرانیوالا ہون کہ میری بعد
اور کوئی ڈرانیوالا نہین ہے پس کوئی دن نہین ہے کہ سورج نکلے اور ڈوبے مگر ایک فرشتہ ندا کرتا ہی ای چالیس برس کی عمر والے یہ وقت توشہ لینے کا ہی تمہارے
ذہن حاضر تمہاری اعضا قوی ہین ای پچاس برس کی عمر کی اجل وحصاد نزدیک ہوا یعنی عمر کی کھیتی کٹنے کا زمانہ قریب آ پہونچا ای ساٹھ برس کی عمر کے
تنے عقاب کو فراموش کیا جواب دینے سے غافل ہوگئی نہین ہی تمہارا کوئی نصیر و مددگار اولم نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر وجاءکم النذیر ابن جوزی رحمہ اللہ
تعالی نے بھی مثل اسکی کتاب روضۃ المشتاق مین ذکر فرمایا ہے بعض مفسرین نے لکھا ہی کہ مراد نذیر سی سفید بال ہین کسی نے کیا خوب کہا ہے **شعر**
موی سفید از اجل آرد پیام + پشت خم از مرگ بگوید سلام + **رباعی** زانو پہ قد خم شدہ سر کو لایا + جای دندان کو ہم نے خالی پایا + آنکھون کی بصارت
مین تفاوت آیا + پیری نے عجب سمان ہمین دکھلایا + **رباعی** افسوس پیام مرگ لائی پیری + دکھلاتی ہی شان جانگزائی پیری + کیا یہ عصا قد
خمیدہ کیسا + ہے تیر و کمان بدست آئی پیری + ابو نعیم نے حلیہ مین مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہی کوئی بیماری کہ بندہ اوسمین بیمار ہو مگر ملک الموت
کا قاصد اوسکے نزدیک ہوتا ہی یہانتک کہ جب بندہ آخر مرض مین بیمار ہوتا ہے تو ملک الموت علیہ السلام اوسکے پاس آتے ہین پس کہتے ہین کہ آئے تیرے
پاس رسول کے بعد رسول اور نذیر کے بعد نذیر سو تونی اوسکی پروانہ کی اور اب تیرے پاس ایسا رسول آگیا کہ قطع کرتا ہے تیرے اثر کو دنیا سی بخاری نی ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی عذر قطع کر دیا اللہ نی اوس شخص کا جسکی عمر کو تاخیر کیا یہانتک کہ اوسکو ساٹھ برس کی
عمر کو پہونچا دیا خبر مین وارد ہوا ہی کہ اللہ تعالی بوڑھے کے مونھ مین ہر روز پانچ بار نظر فرماتا ہی اور ارشاد کرتا ہی اے آدم کے بیٹے تیری عمر بڑھ گئی تیری ہڈی سست
ہو گئی تیری موت نزدیک آگئی تو مجھسے نہین شرماتا اور مین اس سی شرماتا ہون کہ بوڑھے کو عذاب کرون کسی نے خوب کہا ہی **ع** کہ حق شرم دارد ز موی سفید +
ف جب مومن کسی بیماری وغیرہ مین مبتلا ہو تو چاہیے کہ توبہ کرے شاید یہی بیماری مرض موت ہو تو پھر اسکے بعد نادم ہو گا آدمی کو چاہیے کہ جب سر سفید ہو جاوے
اور بڑھاپا ہجوم کرے آدمی تو سمجھے کہ یہ موت کی علامت ہی اور یہ اوسکا نذیر آ پہونچا ہے اب تو ضرور ہی غفلت شباب سی بیدار ہو رب الارباب کی طرف رجوع کرے **رباعی**
سمجھے ہی آپ کو بشر پا بہ رکاب + طی منزل ہستی ہوئی جاتی ہی شتاب + دو گھوڑون کی جوڑی ہے یہ عمر روان + ابلق ہے شیب اور ادہم ہی شباب + **رباعی**
خم آگیا قد مین ابروون کی صورت + سب لٹ گئے عضو گیسوون کی صورت + غم کھایا جوانی کا یہ مہینے دن رات + سب گر گئے دانت آنسوؤن کی صورت +

باب ۱۳ ملک الموت علیہ السلام اور اونکے اعوان کی بیان مین

(۱) فرمایا اللہ تعالی نے قل یتوفکم ملک الموت الذی وکل بکم یعنی

کہ مارتا ہی تمکو ملک الموت جو کہ بیتر مقرر کیا گیا ہی (۲) حتی اذا جاء احدکم الموت توفتہ رسلنا وھم لا یفرطون یعنی جبکہ آتی ہی ایک تمہارے کو موت تو
مارتے ہین اوسکو ہماری رسول ابن ابی حاتم ابن ابی شیبہ نی مصنف مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسکی تفسیر مین روایت کیا ہی کہ رسل سی مراد ملک الموت کے
مددگار ہین فرشتون سی ابو الشیخ نی اپنی تفسیر مین ابراہیم نخعی سے مثل اسکے روایت کیا ہی اتنا اور زیادہ کیا ہی کہ پہر قبض کرتی ہین اوسکو ملک الموت اوسکی بعد
اسکے ابو الشیخ نی کتاب العظمۃ مین وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا جو فرشتے کہ لوگون کے قریب ہوتے ہین وہی اونکو وفات دیتے ہین اور
اونکی اجلین لکہتی ہین پس جبکہ نفس کو وفات دیتی ہین تو اوسکو ملک الموت کو دیدیتے ہین اور ملک الموت مثل عاقب[1] کی ہین یعنی وہ شخص جسکی طرف
ماتحت لوگ پہونچاتے ہین ۳ اللہ یتوفی الانفس حین موتہا یعنی اللہ تعالی مارتا ہی جانون کو وقت اونکی موت کے ف قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ ان آیتون مین منافات نہین
ہے اس لیے کہ نسبت مارنے کی طرف ملک الموت کی اس وجہ سی کی ہی کہ مباشر قبض روح کی وہی ہین اور ملائکہ اعوان ملک الموت کی طرف اسلئی کی ہی کہ وہ قبض کی وقت روح کو بدن سی کہینچتی ہین
پہر ملک الموت قابض ہین اور اونکے اعوان اونکے معالج ہین اور حق تعالی کی طرف اس واسطے نسبت کی ہی کہ فاعل حقیقی وہی ہی آیا ہی کہ قبض روح ملک الموت
کرتی ہین پہر ملائکہ رحمت یا ملائکہ عذاب کو سونپ دیتی ہین ۱ ابن ابی حاتم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ اللہ تعالی نی ارادہ فرمایا کہ آدم
علیہ السلام کو پیدا کری تو ایک فرشتے کو حاملان عرش سی بہیجا کہ زمین سی مٹی لی آوی جب وہ مٹی لینے کو جہکا تو زمین نی کہا مین سوال کرتی ہون تجہسے اوسکے ساتہ
جسنے تجہے بہیجا کہ تو مجہسے آج کی دن وہ چیز نہ لے جس سی کل کو آگ کی واسطے حصہ ہو فرشتے نے اوسکو نہ لیا جب وہ لوٹ کے اپنے رب کی طرف گیا تو فرمایا تجہی کس نے
منع کیا اوس چیز کے لانے سے جسکا مینے تجہکو حکم دیا اوسنی کہا کہ زمین نی مجہسے تیرے ساتہ سوال کیا پس مین نی بڑی بات سمجہا کہ جس چیز کا سوال وہ مجہسے تیری ساتہ
کری اور مین اوسکو رد کرون پہر اللہ تعالی نے دوسرے فرشتے کو بہیجا اونے بہی اسی طرح کہا یہانتک کہ سب کو بہیجا پہر ملک الموت کو بہیجا پس زمین نی وہی کہا جو
پہلے کہا تہا ملک الموت نے کہا بیشک جسنے مجہے بہیجا ہی وہ زیادہ حقدار ہے ساتہ طاعت کے تجہسے پس اونہون نی ساری روی زمین پاک ناپاک سے لیلیا اور
اوسکو اپنے رب کی طرف لیگئی پہر اوسپر جنت کا پانی ڈالا وہ حماء مسنون[2] ہو گئی اوس سی آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ابو حذیفہ اسحاق بن بشر نی کتاب المبتدا مین ابن اسحق سی اونہون نے
زہری سی مثل اسکی روایت کیا اور پہلی فرشتے کا اسرافیل دوسری کا میکائیل نام بتایا اور ابن عساکر نی ابن عباس ابن مسعود اور کئی صحابہ سی روایت کیا اور اول کا نام جبرئیل دوسرے کا نام
میکائیل لیا اور ابن عساکر نی یحیی بن خالد سی بہی مثل اسکی روایت کیا اور اول کا جبرئیل دوسری کا میکائیل نام بتایا اور اوسکی آخر مین کہا یہ نام رکہا اللہ نی اونکا ملک الموت اور اونکو
موت پر مقرر کیا ۲ ابن ابی شیبہ ابن ابی حاتم ابو الشیخ نی عظمت مین بیہقی نی شعب الایمان مین ابن سابط رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا چار فرشتی دنیا کی کام کی تدبیر کرتی ہین جبرئیل میکائیل اسرافیل ملک الموت
علیہم السلام پس جبرئیل علیہ السلام صاحب جنود وریح ہین اور میکائیل علیہ السلام صاحب قطر ونبات ہین اور ملک الموت علیہ السلام قبض نفوس پر مقرر کیی گئی ہین اور اسرافیل علیہ السلام اونپر امر اوتارتی ہین
اور ایک لفظ مین یہ ہی کہ جس چیز کی اتہ لوگ مامور ہوتی ہین وہ اوسکو اوتارتی ہین ۳ ابو الشیخ ابن حیان نی کتاب العظمۃ مین ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے کہ اونسی کسی نے
پوچہا کیا ملک الموت تنہا قبض ارواح کرتی ہین اونہون نی کہا والی امر قبض ارواح کی وہی ہین اور اسپر اونکے اعوان ہین سوا اسکے کہ رئیس ملک الموت ہی ہین
اور ہر قدم اونکا مشرق سی مغرب تک ہی پہنچی اونسی پوچہا کہ ارواح مومنین کی کہان ہوتی ہین کہا نزدیک سدرۃ المنتہی کے ۴ ابن ابی الدنیا نے ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے فالمدبرات امرا کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہا مدبرات وہ فرشتی ہین کہ ہمراہ ملک الموت کے رہتے ہین وقت قبض ارواح مردون کی اونکے
پاس حاضر ہوتی ہین پس اونمین سی بعض تو روح کو چڑہا لیجاتی ہین اور بعض دعا پر آمین کہتی ہین اور بعض میت کے لیے استغفار کرتے ہین یہانتک کہ اوسپر نماز
پڑہی جاوی اور قبر مین اوتارا جاوی ۵ ابن ابی الدنیا نے عکرمہ رضی اللہ عنہ سے وقیل من راق کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہا یہ ملک الموت علیہ السلام کے
اعوان ہین بعض بعض سی کہتی ہین کون چڑہا لیجاوی اسکی روح کو اسکی اسفل قدم سی اسکی موضع خروج دم تک

فصل حلیہ ملک الموت علیہ السلام کی بیان مین

(۱) ابن ابی الدنیا نی عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا ایک دن ابراہیم علیہ السلام اپنی گہر مین تہی کہ اتنے مین ایک شخص خوش ہیئت اونپر داخل ہوا

[1] ے عاقب سپاہی کو کہتے ہین جو کہ محصول لینے والون کا فرستہ ہو یا تحصیلدار کی محصول وصول کرنے کے واسطے بیرو کرتے ہین ۱۲

[2] ے

حضرت ابراہیم نے فرمایا ای اللہ کے بندی میرے گہر مین تجکو کس نی داخل کیا اونے کہا مجہے داخل کیا صاحب خانہ نی حضرت ابراہیم نے فرمایا صاحب خانہ احق
ہے اوسکے ساتھ پہیر تو کون ہی اونسی کہا ملک الموت آپ نے فرمایا میرے لیے جن چیزون کا مجہے وصف کیا گیا ہی مین اونکو تجہہ مین نہین دیکہتا ملک الموت
نے کہا تم منہ پہیرو انہون نے پہیری ناگاہ دیکہی آنکہین آگے اور کچہہ پیچہے اور ناگاہ ہر بال اونکا آنکہہ تہا گو یا وہ ایک انسان کہڑا ہوا ہی ابراہیم علیہ السلام نے
اس صورت سے پناہ مانگی اور کہا تم اپنی پہلی صورت پر ہو جاؤ ملک الموت علیہ السلام نے کہا ای ابراہیم بیشک اللہ تعالی جبکہ مجہکو اوس شخص کی طرف
بہیجتا ہی جو کہ اوسکی ملاقات کو دوست رکہتا ہی تو مجہی اوس صورت مین بہیجتا ہی جو تم نے پہلے دیکہی اور جب مجہکو اوس شخص کی طرف بہیجتا ہی جسکی ملاقات کو
ناخوش رکہتا ہی تو مجہی اوس صورت مین بہیجتا ہی جسکو تونی دوسری بار دیکہا ۲ کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نی ایک آدمی
کو اپنی گہر مین دیکہا کہا تو کون ہی اونسی کہا مین ملک الموت ہون آپ نے فرمایا اگر تو سچا ہے تو تو مجہے اپنے سے کوئی نشانی بتا کہ مین پہچان لون کہ تو ملک الموت
ہے ملک الموت نے کہا تم اپنا منہ پہیر لو آپ نے پہیر لیا پہر دیکہا تو اونکو وہ صورت دکہائی جسمین مومنین کی روح قبض کرتے ہین راوی کہتا ہی پس حضرت ابراہیم
نے نور وبہاء سی ایسی چیز دیکہی کہ سوای اللہ تعالی کے اور کوئی اوسکو نہین جانتا ہی پہر ملک الموت نی کہا کہ تم اپنا موہنہ پہیرو اونہون نی پہیر لیا پہر دیکہا تو اونکو
وہ صورت دکہائی جسمین کفار فجار کی روح قبض کرتے ہین پس اونپر سخت رعب غالب ہوا یہان تک کہ اونکے شانون کا گوشت کانپنے لگا اور اپنا پیٹ
زمین سی چپکا دیا اور اونکی جان قریب نکلنے کے ہو گئی ۳ ابن مسعود وابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہا جبکہ اللہ تعالی نی ابراہیم علیہ السلام کو
خلیل بنایا تو ملک الموت علیہ السلام نی اپنے رب سے سوال کیا کہ اونکو اذن ملے کہ وہ اسکی خوشخبری حضرت ابراہیم کو دین اللہ تعالی نے اونکو اذن دیا وہ
اونکے پاس آئی اونکو خوشخبری دی حضرت ابراہیم نے اللہ تعالی کی حمد کی پہر کہا ای ملک الموت تم مجہے دکہاؤ کہ تم کفار کے انفاس کو کس طرح قبض کرتے ہو
کہا ای ابراہیم تم اسکی تاب نہ لاسکو گی اونہون نے کہا ہان یعنی مین دیکہہ سکونگا ملک الموت نے کہا تو تم موہنہ پہیرو اونہون نے پہیر لیا پہر دیکہا تو ناگاہ ایک
سیاہ آدمی ہی کہ اوسکا سر آسمان کو پہونچتا ہے اوسکے موہنہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہین اوسکے بدن مین کوئی بال نہین ہے مگر وہ ایک آدمی کی صورت
مین ہی کہ اوسکے موہنہ اور کان سی آگ کے شعلے نکل رہے ہین پس حضرت ابراہیم بیہوش ہو گئے پہر اونکو ہوش آیا اس حال مین کہ ملک الموت پہلی صورت مین
آچکے تہی اونہون نے کہا ای ملک الموت اگر کافر کو بلا وحزن سی اور کچہہ نہ پہونچے مگر تمہاری صورت تو یہی اوسکو کافی ہے اب تم مجہے دکہاؤ کہ تم انفاس مومنین
کو کس طرح قبض کرتے ہو کہا موہنہ پہیرو اونہون نے پہیر لیا پہر التفات کیا تو ناگاہ وہ ایک جوان آدمی ہین سب سے زیادہ حسین موہنہ اور نہایت خوشبو سفید
کپڑے پہنے ہوے فرمایا ای ملک الموت اگر مومن اپنی موت کے وقت خنکی چشم وکرامت سے اور کچہہ نہ دیکہے مگر تمہاری صورت جو یہ ہی تو اوسکو یہی کفایت
کرتا ہی ۴ ابن ابی الدنیا نے اور ابو الشیخ نی اشعث بن اسلم رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے کہا ابراہیم علیہ السلام نے ملک الموت سی سوال کیا اونکا نام عزرائیل
ہے اور دو آنکہین اونکے چہرے مین ہین اور دو اونکے قفا مین پس کہا ای ملک الموت تم کیا کرتے ہو جبکہ ایک نفس مشرق مین ہو اور ایک نفس مغرب مین
اور ایک زمین مین وبا پڑ جاوی اور دو صفین لڑائی کی ملجاوین تم کس طرح کرتے ہو کہا مین تو پکارتا ہون ارواح کو اللہ کے حکم سی پس وہ ہوتی ہین میری دو
انگلیون کی درمیان مین جو یہ ہین راوی نی کہا اور پہیلائی گئی ہے اونکے لیے زمین پس وہ مثل طشت کی چہوڑ دیگئی ہی وہ لیتے ہین اوس سے جہان چاہتی ہین

فصل زمین ملک الموت علیہ السلام کی واسطی مثل طشت کے ہی (۱) امام احمد نے زہد مین ابو الشیخ نی کتاب العظمۃ مین اور ابو نعیم نی مجاہد
رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا ملک الموت کے لیی زمین مثل طشت کے کیگئی ہی لیتے ہین جہان سی چاہتے ہین اور اونکے اعوان مقرر کیے گئے ہین کہ وہ
انفس کو مارتے ہین پہر ملک الموت اونکو اعوان سی قبض کرتے ہین ۲ ابو الشیخ نی حکم بن عیینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا دنیا ملک الموت علیہ السلام کے
روبرو مثل طشت کے ہے روبرو آدمی کی ۳ ابن ابی الدنیا نی بطریق حسن بن عمارہ حکم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ یعقوب علیہ السلام نی ملک الموت علیہ السلام سے

سله ایکہ نسخی مین سان تقام ہی یعنی ہربال دیکہا ایسا تہا جیسے برنسی کی بال کہڑی ہون ۱۲
سله فربنائی و زیبائی ۱۲

کہا نہین ہی کوئی نفس منفوسہ مگر تم ہی اوسکی روح قبض کرتے ہو کہا ہان یعقوب علیہ السلام نے کہا کیونکر تم تو نزدیک میرے ہو اس جگہ اور روح مین اطراف
زمین مین ہین کہا اللہ تعالی نے دنیا کو میرے لیے تسخیر کر دیا ہی سو وہ مثل طشت کے ہے کہ آگے ایک تمہارے کے رکھا جاتا ہی پس وہ اوسکے ہر طرف سے لیتا ہی
جو چاہتا ہی اسی طرح دنیا میرے نزدیک ہی ۴ دینوری نے مجالسہ مین ابو قیس اودی سے روایت کیا ہی کہا ملک الموت سے کہا گیا تم کس طرح ارواح کو قبض
کرتے ہو کہا مین اونکو پکارتا ہون پس وہ میری اجابت کرتے ہین ۵ ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ وہ پوچھے گئے
دو نفس سے کہ اونکی موت طرفۃ العین مین متفق ہو گئی ایک مشرق مین ہی اور دوسرا مغرب مین ملک الموت علیہ السلام اون دونو پر کس طرح قادر ہوا ہین
فرمایا نہین ہی قدرت ملک الموت کی اہل مشارق و مغارب و ظلمات و ہوا و بحور پر مگر مثل اوس شخص کی کہ اوسکے روبرو ایک خوان ہی جو چیز اوسمین سے چاہتا
ہے لیلیتا ہے ۶ جویبر نے اپنی تفسیر مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہا ملک الموت جو کہ ساری نفوس کو مارتے ہین وہ اوفی الارض پر ایسے
مسلط کیے گئے ہین جیسے ایک تمہارا اوس چیز پر مسلط ہی جو کہ اوسکی ہتیلی مین ہی اور اونکے ہمراہ کئی فرشتے ہوتے ہین رحمت و عذاب کی فرشتون سے پس جب
وہ پاک نفس کو وفات دیتے ہین تو اوسے ملائکہ رحمت کو دیدیتے ہین اور جبکہ نفس پلید کو مارتے ہین تو اوسکو ملائکہ عذاب کے سپرد کر دیتے ہین ۷ ابن ابی حاتم نے
زہیر بن محمد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ ملک الموت ایک ہین اور دو صفین لڑنیوالون کی ملتی ہین مشرق و مغرب سے اور جو کچہ
کہ انکے درمیان مین مرنا کھپنا ہوتا ہے اسکے جواب مین آپ نے فرمایا کہ اللہ نے گھیر دیا ہے دنیا کو واسطے ملک الموت کے یہانتک کہ کر دیا ہی اوسکو مثل طشت کے
روبرو ایک تمہارے کے پس آیا فوت ہوتی ہی اوسکو اوس سے کوئی چیز

فصل دنیا درمیان دونون گھٹنون ملک الموت علیہ السلام کی ہے

ابن ابی الدنیا ابو الشیخ ابو نعیم نے شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت بیٹھے ہوئے ہین اور دنیا درمیان اونکی دونون گھٹنون کی ہی اور تختی
جسمین آجال بنی آدم کے ہین وہ اونکی دونون ہاتھون میں ہی اور روبرو اونکی فرشتے کھڑے ہین وہو یعرض اللوح لا یطرف پس جب کسی بندی کی اجل پر آتے ہین تو کہتے ہین اسکو قبض کرو

فصل دنیا درمیان دونون رانون ملک الموت علیہ السلام کے ہی

ابن ابی الدنیا ابو الشیخ نے ابو المثنی حمصی رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہی کہا دنیا کی نرم زمین اور اوسکی پہاڑ درمیان دونون رانون ملک الموت کے ہین اور اونکی ہمراہ ملائکہ رحمت اور ملائکہ عذاب ہین پس وہ ارواح کو قبض کرتی ہین
پھر یہ انکو دیتی ہین اور یہ انکو یعنی ملائکہ رحمت و عذاب کو کسی نے کہا پھر جبکہ لڑائی ہوتی ہی اور تلوار بجلی کی طرح چمکتی ہی کہا وہ اونکو پکارتے ہین پس نفوس اونکی پاس آجاتی ہین

فصل ملک الموت علیہ السلام ہر روز ہر گھر مین جستجو کرتی ہین

(۱) ابن ابی الدنیا ابو الشیخ نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہے
کوئی دن مگر ملک الموت جستجو کرتے ہین ہر گھر مین تین بار پس جس شخص کو اونمین سے پاتے ہین کہ وہ رزق کو پورا کر چکا اور اوسکی اجل پوری ہو گئی تو اوسکی روح قبض
کرتے ہین جب وہ اوسکی روح قبض کر چکے تو اوسکے گھر والے رونے لگتے ہین ملک الموت دروازے کے دونون بازو پکڑتے ہین پھر کہتے ہین میرا کوئی گناہ
نہین مین تو مامور ہون واللہ مینے اوسکا رزق نہین کہایا نہ اوسکی عمر کو فنا کیا نہ اوسکی اجل سے مینے کچہ کم کیا اور بیشک میرے لیے تم مین عود ہی پھر عود ہے
پھر عود ہے یہانتک کہ تم مین سے کسی کو باقی نہ چھوڑونگا حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر وہ اونکا کھڑا رہنا دیکھین اور اونکا کلام سنین تو اپنی میت سے غافل ہو جاوین
اور مقرر اپنی جانون پر روئین ۲ سعید ابن منصور امام احمد نے زہد مین عطا ابن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہین کوئی گھر والے مگر ملک الموت
علیہ السلام ہر دن مین پانچ بار اونکی جستجو کرتے ہین آیا اونمین سے کوئی ہی کہ اوسکی قبض کا حکم کیا گیا ۳ ابن ابی حاتم نے کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا
نہین ہی کوئی گھر کہ اوسمین کوئی ہو مگر ملک الموت اوسکی دروازے پر ہر روز سات بار نظر کرتے ہین کہ آیا اسمین کوئی ہی جسکا حکم کیا گیا کہ اوسکو وفات دین ۴ امام
احمد نے زہد مین اور ابو الشیخ نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہی زمین کی پیٹھ پر کوئی گھر بالون کا اور نہ مٹی کا مگر ملک الموت علیہ السلام ہر روز اوسکے گرد
دوبار پھرتی ہین ۵ ابن ابی شیبہ عبد اللہ بن امام احمد نے زوائد زہد مین عبد الاعلی تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہین کوئی گھر والے مگر ملک الموت

علیہ السلام دن مین دو بار انکی جستجو کرتے ہین ۶ ابو نعیم نے ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رات دن چوبیس گھڑی ہی نہین ہی انمین کوئی ساعت کہ کوئی ذی روح پر مگر ملک الموت علیہ السلام اوسپر قائم ہین پس اگر اوسکے قبض کے ساتھ مامور ہوی تو اوسکو قبض کرتے ہین ورنہ چلی جاتی ہین ۷ ابو الفضل طوسی نے کتاب عیون الاخبار مین ابن النجار نی تاریخ بغداد مین بطریق ابراہیم بن ہدبہ انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہی کہ ملک الموت البتہ دیکھتی ہین بندونکی مونہہ مین ہر دن ستر بار پس جبکہ ہنستا ہی بندہ جسکی طرف وہ بہیجے گئے ہین تو کہتے ہین ای تعجب مین تو اسکی طرف بہیجا گیا کہ اسکی روح قبض کرون اور یہ ہنستا ہی ۸ ابو الشیخ نے کتاب العظمہ مین اور ابن ابی الدنیا نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ ملک الموت جستجو کرتے ہین گہرون کی ہر دن پانچ بار اور جہانکتے ہین ابن آدم کے مونہہ مین ہر دن ایک بار کہا پس اسی سے ہے رعدہ جو کہ لوگون کو پہونچتا ہے یعنی قشعریرہ اور انقباض ۹ ابو الشیخ نی عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہی کوئی دن مگر ملک الموت نظر کرتے ہین لوگون کی زندگی کی کتاب مین کوئی کہتا ہے تین بار کوئی کہتا ہے پانچ بار

فصل ملک الموت علیہ السلام اوسکی روح قبض کرتی ہین جسکا حکم ہوتا ہی پہلی سی اونکو اسکا علم نہین ہوتا

۱ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین خیثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ملک الموت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے پاس آئی اور یہ اونکی دوست تہی حضرت سلیمان نی اونسی کہا کہ تمکو کیا ہی کہ گہر والون پر آتی ہو پہر اون سب کو قبض کرتی ہو اور جو گہر والی کہ اونکے پہلو مین ہین اونکو چہوڑ دیتی ہو اونمین سی کسی کو قبض نہین کرتے ہو کہا مین نہین جانتا ہون جسکو اونمین سی قبض کرتا ہون مین تو عرش کے نیچے ہوتا ہون پس میری طرف چہپان ڈالی جاتی ہین اونمین نام ہوتی ہین ۲ یہی خیثمہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی یعنی اوسی سند سی کہ ملک الموت علیہ السلام سلیمان علیہ السلام پر داخل ہوی پس اونکی ہمنشینون مین سی ایک شخص کی طرف دیکہنے لگے اور اوسکی طرف دیکہتے رہے جبکہ ملک الموت نکلی تو اوس شخص نی کہا یہ کون ہین حضرت سلیمان نی فرمایا ملک الموت اوسنے کہا مینے دیکہا کہ وہ میری طرف دیکہتے تہے گویا وہ میرا ارادہ رکہتے ہین حضرت نبی نے فرمایا تو کیا چاہتا ہی کہا مین چاہتا ہون کہ آپ مجہے ہوا پر سوار کر دین تاکہ وہ مجہی ہند مین ڈالدی آپ نی ہوا کو بلایا اور اوسپر سوار کر دیا ہوانی اوسکو ہند مین ڈالدیا پہر ملک الموت علیہ السلام حضرت نبی کے پاس آئی آپ نی فرمایا تم میری ہمنشینون مین سی ایک شخص کی طرف نظر جماتے تہے کہا مین اوس سی تعجب کرتا تہا کہ مین تو مامور تہا کہ اوسکو ہند مین قبض کرون اور وہ تمہاری نزدیک تہا ۳ ابن عساکر نے خیثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے ملک الموت علیہ السلام سی فرمایا جب تم میری روح قبض کرنیکا ارادہ کرو تو مجہی اسکی خبر کر دینا کہا مین تمسی زیادہ اسکو نہین جانتا ہون وہ تو کتب ہین کہ میری طرف ڈالی جاتی ہین اوسکی موت کے دن اونمین اوسکا نام ہوتا ہی جو مریگا ۴ امام احمد نی زہد مین ابن ابی الدنیا نی معمر رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہی کہ ملک الموت علیہ السلام نہین جانتی ہین کہ انسان کی اجل کب حاضر ہوگی یہانتک کہ اوسکے قبض کا حکم کیے جاتی ہین ۵ ابن ابی الدنیا نی ابن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہی کہ ملک الموت علیہ السلام سی کہا جاتا ہی کہ فلان کو قبض کر فلان وقت فلان دن مین

له چارنہون مین شفقت علیہ ہے شاید معنی یہ ہون کہ مین انکو شفقت مین ڈالتا واللہ اعلم

فصل سابق مین ملک الموت علیہ السلام ظاہر ظہور آکر روح قبض کرتی تہے

(۱) مروزی ابن ابی الدنیا ابو الشیخ نی ابو الشعثا جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ ملک الموت علیہ السلام بغیر دکہ درد کے ارواح کو قبض کرتے تہے پس لوگون نی انکو برا کہا لعنت کی اونہون نی اپنی رب سے شکایت کی تو اللہ تعالی نے بیماریون کو مقرر کیا اور ملک الموت بہلا دیے گئے کہا جاتا ہی کہ فلان ایسی ویسی بیماری سی مرگیا ۲ ابو نعیم نی اعمش رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا ملک الموت علیہ السلام لوگون کی لیے ظاہر ہوتے تہے پس آدمی کے پاس آتے کہتے تو اپنی حاجت کو پورا کر لی مین چاہتا ہون کہ تیری روح قبض کرون اونکی شکایت کی گئی تو اللہ تعالی نی بیماری کو نازل فرمایا اور موت کو خفیہ کر دیا ۳ امام احمد بزار حاکم وصححہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ملک الموت لوگون کی پاس عیانا آتے تہے پس موسی علیہ السلام کے پاس آئی انہون نی اونکو طمانچہ مارا اونکی آنکہہ کو پہوڑ ڈالا ملک الموت اپنے رب کے پاس آئی کہا ای رب تیرے بندے موسی نی میری آنکہہ پہوڑ ڈالی اور اگر اوسکی کرامت تجہپر نہوتی تو مین اوس کی آنکہہ پہوڑ ڈالتا اللہ تعالے نے اون سے

کہا تو میرے بندے کی طرف جا اوس سے کہہ کہ وہ اپنا ہاتھ بیل کی جلد پر رکھے پس اوس کے لیے ساتھ ہر بال کی کہ اوس کا ہاتھ چھپا دے ایک برس ہے
ملک الموت اونکے پاس آئے اونہون نے کہا اسکے بعد کیا ہے ملک الموت نے کہا موت کہا پس ابھی سہی۔ پہر اونکو ایک تفاح دیا اونہون نے اوسکو ایک بار سونگہا پس اونکی روح قبض
کرلی اور اللہ تعالی نے ملک الموت کو اونکی آنکہ پہیر دی اسکے بعد وہ لوگونکی پاس خفیہ آنے لگی **فصل ملک الموت علیہ السلام مؤمنین کی ساتھ نرمی کرتی ہین**
(۱) طبرانی نے کبیر مین ابونعیم ابن مندہ نے صحابہ مین بطریق جعفر بن محمد عن ابیہ حارث بن خزرج عن ابیہ سے روایت کیا ہے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اور دیکھا آپ نے طرف ملک الموت کے نزدیک سر ایک آدمی کے انصار سے پس آپ نے فرمایا ای ملک الموت تو میری صاحب کے ساتھ
نرمی کر بیشک وہ مومن ہی ملک الموت نے کہا آپ خوش ہون اور آنکھ کو ٹھنڈا کرین اور جان رکہین کہ بیشک مین ہر مومن کی ساتھ رفیق ہون اور آپ جان رکہین
ای محمد مین البتہ قبض کرتا ہون روح ابن آدم کی پس جبکہ چلاتا ہے کوئی چلانے والا اوسکے گہر والون مین سے تو مین گہر مین کہڑا ہوتا ہون اور اوسکی روح میری ساتھ
ہوتی ہے مین کہتا ہون کیا ہے یہ چلانے والا واللہ ہم نے اوسپر ظلم نہین کیا نہ اوسکی اجل سے سبقت کی نہ اوسکی قدر سے جلدی کی ہمارا اوسکے قبض مین کوئی گناہ نہین
ہے تم اگر راضی ہو اوس سے جو اللہ نے کیا تو تمہین اجر ملیگا اور اگر خفا ہوگے تو گنہگار رہوگے وزر کماؤگے اور بیشک ہمارے لیے نزدیک تمہاری عود کے بعد عود ہے
پس بچو بچو اور نہین ہے کوئی گہر والے بالون کے نہ مٹی کے نیک نہ بد نرم زمین مین نہ پہاڑ مین مگر مین اونکی جستجو کرتا ہون ہر دن رات مین یہانتک کہ مین زیادہ
پہچانتا ہون اونکے چھوٹے بڑے کو خود اونسے واللہ اگر مین چاہون کہ ایک مچھر کی روح قبض کرون تو مین اوسپر قادر نہین ہون یہانتک کہ اللہ ہی اوسکی قبض کا
اذن دے جعفر بن محمد نے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ ملک الموت نزدیک اوقات نمازون کی اونکی جستجو کرتی ہین پہر جس وقت نزدیک موت کے نظر کی پس اگر وہ اون مین سے
ہے جو کہ پانچ نمازون کے محافظ ہین تو فرشتہ اوس سے قریب ہوتا ہے اور شیطان کو اوس سے دور کر دیتا ہے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی اوسکو تلقین کرتا ہے اوس حال عظیم
مین اسکو ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر مین اور ابوالشیخ نے عظمہ مین بھی جعفر بن محمد عن ابیہ سے مرفوعا معضلا روایت کیا ہے مروزی نے جنائز مین سلیم بن عطیہ سے روایت کیا ہے کہا
سلیمان اپنی ایک دوست پر عیادت کے لیے داخل ہوے اور وہ موت مین تہا پس کہا اے ملک الموت تم اسکے ساتھ نرمی کرو یہ مومن ہے اوس آدمی نے کلام کیا
کہا ملک الموت کہتے ہین مین ہر مومن کے ساتھ رفیق ہون **فصل ملک الموت علیہ السلام ہر مومن سخی کے ساتھ رفیق ہین** زبیر
ابن بکار ابن عساکر نے بسند طریق حمید بن معروف عن ابیہ سے روایت کیا ہے کہا مین اون لوگون مین تہا جو کہ حکم بن عبد المطلب بن عبد اللہ بن خطب کے پاس حاضر
ہوے منبج مین اور وہ حالت نزع مین تھے اور موت سے شدت پائے تھے پس حاضرین مین سے ایک شخص نے کہا اور حکم بیہوشی مین تھی کہ الٰہی اوسپر آسانی کر
وہ تو ایسا تہا ایسا تہا اونکی تعریف کرنے لگا حکم کو ہوش آیا کہا کون ہے کلام کرنیوالا لوگون نے کہا فلان کہا کہ ملک الموت مجھسے کہتے ہین کہ مین ہر مومن سخی کے ساتھ
رفیق ہون پہر وہ فی الحال مرگیا **فصل قبض ارواح مطہرات انبیا علیہم السلام** (۱) ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا
ہے کہ ایک فرشتے نے اپنے رب سے اذن چاہا کہ ادریس علیہ السلام کی طرف اوترے پس وہ اونکے پاس آیا اونکو سلام کیا اونہون نے اوس سے کہا آیا درمیان تیری اور
درمیان ملک الموت کے کچھ یعنی دوستی ہے اوسنے کہا وہ تو میرے بھائی ہین فرشتون سے حضرت ادریس علیہ السلام نے کہا آیا تو طاقت رکھتا ہے کہ کچھ نفع پہونچاوے
مجھکو نزدیک اوسکے اوسنے کہا یہ بات کہ وہ کچھ تاخیر کرے یا تقدیم کرے سو نہ کریگا ولیکن مین اوس سے تیرے لیے کلام کرونگا تو وہ موت کے وقت تیرے ساتھ نرمی کریگا
پہر فرشتے نے کہا کہ تو میری دونون بازوون کی درمیان مین سوار ہو جا پس ادریس علیہ السلام سوار ہوگئے وہ اونکو سماء علیا کی طرف چڑہا لیگیا وہان ملک الموت
سے ملا اور ادریس علیہ السلام اوسکی دونون بازوون کی درمیان مین تھے اوسنے ملک الموت سے کہا کہ میری تیری طرف ایک حاجت ہے ملک الموت نے کہا مین تیری
حاجت جان لی تو ادریس کے باب مین مجھسے کلام کریگا حال آنکہ اوسکا نام محو ہو چکا اور اوسکی اجل سے باقی نہین رہا مگر نصف طرفۃ العین پس ادریس
علیہ السلام کا انتقال فرشتے کے دونون بازو کے درمیان مین ہوا (۲) ابوحذیفہ اسحق بن بشر نے کتاب مبتدا مین بسند خود ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے

مرگیا کہ ملک الموت نے کہا یا رب تیرا بندہ ابراہیم موت سے گھبرایا اللہ تعالی نے فرمایا تو اوس سے کہہ کہ خلیل کا جبکہ زمانہ دراز ہو جاتا ہے اپنے خلیل سے تو وہ اوسکی طرف مشتاق
ہوتا ہے ملک الموت نے یہ بات اونکو پہونچائی حضرت ابراہیم نے فرمایا ہان یا رب مین مقرر مشتاق ہوا طرف تیری ملاقات کی پس ملک الموت نے اونکو ایک ریحانہ دیا
اونہون نے اوسکو سونگہا اوسی مین اونکی روح قبض کی ٣ ابو الشیخ نے محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ملک الموت نے ابراہیم علیہ السلام سے کہا تیرے رب نے
مجھے حکم دیا ہے کہ مین تیری جان قبض کرون ایسی آسانی سے کہ اوس سے زیادہ آسان مینے کسی مومن کی جان قبض نہین کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا مین تجھے
اوسکی حق کی ساتھ سوال کرتا ہون جسنے تجھے بہیجا کہ تو اوس سے میری باب مین گفتگو کرے پس ملک الموت نے کہا تیرے خلیل نے مجھسے سوال کیا کہ مین اوسکی باب مین
تجھسے گفتگو کرون اللہ تعالی نے فرمایا تو اوسکی پاس جا اور اوس سے کہہ کہ تیرا رب کہتا ہے کہ خلیل اپنے خلیل کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے ملک الموت اونکی پاس آئے
حضرت ابراہیم نے فرمایا جاری کر جسکا تجھے حکم ہے ملک الموت نے کہا اے ابراہیم آیا کبھی تمنے کوئی شراب پی ہے کہا نہین پس اونکو سونگہا اسی پر اونکی روح قبض کی ٤
امام احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ داود صلی اللہ علیہ وسلم مین غیرت شدید تھی جسوقت نکلتی تو دروازے بند کر دیے
جاتی پہر اونکی اہل پر کوئی داخل نہوتا تہا یہانتک کہ لوٹ کر آوین پس ایک دن نکلے اور لوٹ کر آئے ناگاہ دیکھا گہر مین ایک آدمی کہڑا ہوا ہے اوس سے کہا تو کون ہے کہا مین وہ ہون کہ بادشاہون
سے نہین ڈرتا نہ مجہہ سے حجاب مانع ہوتا داود علیہ السلام نے فرمایا تو اب واللہ ملک الموت ہے مرحبا ہے امر اللہ کو پس داود علیہ السلام نے اوسی جگہہ کپڑا اوڑہ لیا اونکی روح قبض کی گئی

فصل ملک الموت علیہ السلام بلا اذن ہر ایک کی پاس آتے ہین خواہ نبی ہون یا ولی سوائے ذات پاک سید المرسلین شفیع المذنبین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
کہ آپ سے اجازت چاہی پہر داخل ہوئے یہ خصوصیت خاص آپ کے لیے تہی نہ آپ سے پہلے کسی کے واسطے ہوئی نہ آپکے بعد قیامت تک کسی کے لیے ہو طبرانی
نے حضرت حسین علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وفات شریف کے دن اوترے کہا آپ نے آپ کو کیسا پاتے ہین
فرمایا پاتا ہون مین اپنے آپ کو اے جبریل مغموم اور پاتا ہون مکروب پس ملک الموت علیہ السلام نے دروازے پر اذن طلب کیا جبریل علیہ السلام نے عرض کیا اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ملک الموت ہین تیرا اذن چاہتے ہین انہون نے اذن نہین چاہا کسی آدمی پر آپ سے پہلے اور نہ اذن چاہین گے کسی آدمی پر بعد آپکے
آپ نے فرمایا تم اونکی لیے اذن دو جبریل علیہ السلام نے اونکے واسطے اذن دیا وہ آئے یہانتک کہ آپکے آگے کہڑے ہوئے پس عرض کیا کہ بیشک اللہ نے مجھے
آپ کی طرف بہیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ مین آپ کی اطاعت کرون اگر آپ مجھے حکم دین کہ مین آپکی جان قبض کرون تو اوسکو قبض کرون اور اگر آپ ناخوش ہون
تو مین اوسکو چھوڑ دون آپ نے فرمایا تم کروگے اے ملک الموت اونہون نے عرض کیا ہان مین اسی کی ساتھ مامور ہون پس جبریل علیہ السلام نے آپ سے عرض کیا کہ بیشک
اللہ مشتاق ہوا طرف آپ کی ملاقات کی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جاری کر جسکا تجھے حکم دیا گیا ہے صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ
وذریتہ وسلم صلوۃ وسلاما دائمین متلازمین الی یوم الدین آمین حضرت فاطمہ زہرا سیدۃ النساء علیہا السلام نے ایک مرثیہ کہا اوسمین کے دو شعر یہ ہین
ع صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّہَا ✽ صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا ✽ ماذا علی من شم تربۃ احمد ✽ ان لا یشم مدی الزمان غوالیا ✽ کسی اور نے کہا ہے
ع یا خیر من دفنت بالقاع اعظمہ ✽ فطاب من طیبہن القاع والاکم ✽ نفسی الفداء لقبر انت ساکنہ ✽ فیہ العفاف وفیہ الجود والکرم ✽

فصل بیان مین اونکی جنکی روح اللہ عزوجل قبض فرماتا ہے ابو الشیخ وعقیلی نے ضعفا مین اور دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے آجال بہائم وحشرات ارض وخشاش ارض سب کی تسبیح مین ہین پس جبکہ اونکی تسبیح پوری ہو چکتی ہے تو اللہ اونکی
ارواح کو قبض فرماتا ہے اور نہین ہے طرف فرشتے کے اوس سے کچہ وله طریق اخر اخرجہ الخطیب فی الرواۃ عن مالک من حدیث ابن عمر مثلہ قال ابن عطیۃ
والقرطبی وکان معنی ذلک ان اللہ یعدم حیاتہا بلا مباشرۃ ملک واما الآدمی فتشرف بان خلق لہ ملکا واعوانہ وجعل قبض روحہ واسلا بعا
من حیث علیہ لکن قال الخطیب فی الرواۃ عن مالک عن سلیمان بن مہیر الکلابی سلیمان نے کہا مین مالک بن انس کی پاس حاضر ہوا اور اوسنے ایک آدمی نے

خشاش بالکسر حشرات زمین منتخب خشاش [illegible]

پر اغنیاء کا پوچہا کیا ملک الموت انکی روحون کو قبض کرتی ہین اونہون نی دیر تک سر نیچا کیا پہر کہا کیا اونکی لیی نفس سالمہ ہی کہا ہان کہا تو پہر ملک الموت ہی اونکی
ارواح کو قبض کرتی ہین الله یتوفی الانفس حین موتہا پہر مینے جویبر کو دیکہا کہ اپنی تفسیر مین کہا عن الضحاک عن ابن عباس کہا ملک الموت آدمیونکی قبض ارواح
کے لیو مقرر کیے گئی ہین سو وہی اونکی روحون کو قبض کرتے ہین اور ایک فرشتہ جن مین ہی اور ایک شیاطین مین اور ایک طیر و وحش و سباع و حیات و نمل مین
پس یہ چار فرشتے ہین اور فرشتے صعقہ اولی مین مرینگی ملک الموت اونکے قبض کے والی ہونگی پہر وہ مرینگی رہے وہ لوگ جوکہ دریا مین شہید ہوتے ہین سو بیشک
اللہ تعالی اونکے قبض ارواح کا والی ہوتا ہی اسکو کسی فرشتے کی طرف سپرد نہین کرتا ہی بسبب اونکی کرامت کے اس سبب سی کہ وہ بیچ بحر پر اوسکی راہ مین سوار ہوئے
جویبر بہت ضعیف ہی اور ضحاک عن ابن عباس منقطع ہی اور اسکے آخر کے لیے ایک شاہد مرفوع ہی ابن ماجہ نی ابو امامہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا سنا مینے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے بیشک اللہ نی ملک الموت کو قبض ارواح پر مقرر کیا ہی مگر دریا کے شہید کہ وہ خود اونکے قبض ارواح کا متولی ہوتا ہے
حکایت ابن ابی شیبہ نی مصنف مین عبد اللہ بن عیسی سی روایت کیا ہی کہا اگلے لوگون مین ایک آدمی تہا اوسنی چالیس برس خشکی مین اللہ تعالی کی عبادت
کی پہر اوسنی کہا یا رب مین مشتاق ہوا ہون کہ تیری عبادت دریا مین کرون پس وہ ایک قوم کے پاس آیا اوسنی کہا کہ مجھے سوار کرلو اونہون نی اوسکو سوار کر لیا
اور اونکا جہاز چلا جسقدر اللہ نے چاہا او سقدر چلا پہر وہ کہڑا ہوگیا ناگاہ ایک درخت ناحیہ آب مین تہا اوسنی کہا تم مجھے اس درخت پر رکھدو اونہون نی رکھدیا اور
اونکی کشتی چلی ایک فرشتے نے ارادہ کیا کہ آسمان کی طرف چڑہے پس اوسنی اپنے کلمات کہی جن سی وہ چڑہا کرتا تہا سو اوسپر قادر نہوا جانا کہ یہ بسبب کسی گناہ کی ہی جو
اوس سی ہوا۔ درخت والے عابد کے پاس آیا اوس سی چاہا کہ وہ اپنے رب کی طرف شفاعت کری عابدنے نماز پڑہی اور فرشتے کے لیے دعا کی اور اپنے رب سے
درخواست کی کہ وہی فرشتہ اوسکی جان قبض کرے تاکہ ملک الموت سے زیادہ تر اوس پر آسانی کرے پہر جب عابد کی موت آئی تو وہی فرشتہ اوسکے پاس آیا
اور کہا مینی اپنی رب سی یہ بات طلب کی کہ میری شفاعت تیرے حق مین قبول کری جیسے اوسنے میرے حق مین تیری شفاعت قبول کی اور مین ہی تیری جان کو
قبض کرون پس جس جگہہ سی تو چاہی مین اوسکو قبض کرون زاہد نی ایک سجدہ کیا اوسکی آنکہہ سی ایک آنسو نکلا پہر مر گیا

فصل رویت ملک الموت کی خواب مین

ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین ابو زرعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجھسی یحیی بن عبید بسری نی کہا کہ مین نی ملک الموت علیہ السلام کو خواب مین دیکہا کہ وہ
کہتی ہین کہ تو اپنی باپ سی کہدی کہ وہ مجھپر درود بھیجی تاکہ مین اوسکی قبض روح کی وقت اوسکے ساتھ نرمی کرون مینے جو دیکہا وہ اپنی باپ سی بیان کیا اونہون نی کہا
بیٹا البتہ ملک الموت کی ساتھ مجھی اوس سی زیادہ انس ہی کہ جتنا تیری مان کی ساتھ ہی اس سی معلوم ہوا کہ ملک الموت علیہ السلام پر درود بھیجنا موجب ہی اونکی نرمی کرنیکا
ساتھ درود بھیجنے والے کے **حکایت** ابن عساکر نی زید بن اسلم کے طریق سی روایت کیا ہی کہ اونکی باپ یعنی اسلم نے کہا مینے وہ حدیث یاد کی جسکو ابن عمر
رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کیا ہی کہ نہین ہی حق مرد مسلمان کا کہ تین رات گذاری مگر اوسکی وصیت لکہی ہوئی نزدیک اوسکے سر کی ہو
پس مینی دوات کاغذ منگایا تاکہ اپنی وصیت لکہون نیند نے مجھپر غلبہ کیا سو رہا وصیت کو لکہنہ پایا مین سو رہا تہا کہ ایک شخص سفید لباس خوبصورت خوشبو داخل ہوا
مینے کہا ای شخص کبہی میری گہر مین کسی داخل کیا کہا مجھی اوسین داخل کیا اوسکے رہنے مینے کہا تو کون ہی کہا مین ملک الموت ہون نہین اوس سی مرعوب ہوگیا اوسنی کہا
تو نہ ڈر مین تیری قبض روح کی ساتھ مامور نہین ہوا ہون مینے کہا تو تم اب میری لیی دوزخ سی برات لکہدو اونہون نی کہا دوات کاغذ لا مینے دوات کاغذ کی طرف اپنا
ہاتھ بڑہایا جس سی مین سو رہا اور وہ میرے سر کے نزدیک تہا مینے اونکو دیدیا اونہون نی لکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم استغفر اللہ استغفر اللہ یہانتک کہ پیٹھ
پیٹ کاغذ کا بہر دیا پہر مجھی دیدیا کہا یہ تیری برات ہی نار سی اللہ تجپر رحم کری پہر مین ڈرتا ہوا جاگ اوٹہا اور چراغ منگایا اور دیکہا تو ناگاہ وہی کاغذ تہا کہ مین سو رہا
اور وہ میری سر کے نزدیک تہا اوسکی پیٹھ پیٹ پر استغفر اللہ لکہا ہوا تہا

باب ۱۴ آجال ہر برس قطع ہوتی ہین

(۱) دیلمی نی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قطع کیے جاتے ہین آجال شعبان سی شعبان تک یہانتک کہ آدمی البتہ نکاح کرتا ہی اور اوسکے لیے

اولاد پیدا ہوتی ہی حالانکہ اوس کا نام مردون مین نکل چکا ہی ابن ابی الدنیا ابن جریر نی بطریق زہری عثمان بن محمد بن مغیرہ بن اخنس سی مرفوعا مثل اسکی روایت کیا ہی اور بیہقی نی شعب مین اسی طریق سی اخرج کیا ہی واخرج ابن ابی حاتم نحوہ عن ابن عباس موقوفا ۲ ابو یعلی نی ایسی سند کی ساتھ جسکی تحسین منذری نی کی ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل شعبان کی روزی رکھتی یعنی مگر ایک یا دو دن میننے آپ سی پوچھا فرمایا بیشک اللہ لکھتا ہے اس ماہ مین ہر نفس کو جو کہ اوس برس مریگا۔ سو مین دوست رکھتا ہون کہ مجھو میری اجل آوی اور مین روزہ دار ہون ۳ ابن ابی الدنیا نے عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ شب نصف شعبان ہوتی ہی تو ملک الموت علیہ السلام کو ایک صحیفہ دیا جاتا ہی پہر کہا جاتا ہی تو قبض کر اون لوگون کو جو اس صحیفے مین ہین پس بندہ البتہ درخت لگاتا ہی بیبیون سی نکاح کرتا ہی مکان بناتا ہی حالانکہ اوسکا نام مردون مین لکھ چکا ہی ۴ ابن جریر نی عمر مولی غفرہ سی روایت کیا ہی کہا ملک الموت کی لیے لکھے جاتے ہین جو لوگ کہ مرینگی لیلۃ القدر سی لیلۃ القدر تک پس تو پاتا ہی آدمی کو کہ نکاح کرتا ہی عورتون سی اور درخت لگاتا ہی حالانکہ نام اوسکا مردون مین ہی ۵ عکرمہ سی روایت کیا ہی کہا شب نصف شعبان مین پختہ کیا جاتا ہی سال کا کام اور لکھی جاتی ہین زندے مردون سی اور لکھی جاتی ہین حاجی پس اوس مین نہ کوئی بڑھایا جاتا ہی نہ اون مین سی کوئی کم کیا جاتا ہی ۶ دینوری نی مجالسہ مین راشد بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی شب نصف شعبان مین وحی کرتا ہی اللہ طرف ملک الموت کی ساتھ قبض ہر نفس کی جسکی قبض کا اوس سال ارادہ کرتا ہے ۷ ابو الشیخ نی اپنی تفسیر مین محمد بن جحادہ سی روایت کیا ہی کہا اللہ تعالی کے لیے ایک درخت ہے عرش کی نیچے کوئی مخلوق نہین ہی مگر اوسکی واسطی اوسمین ایک پتا ہی پس جبکہ کسی بندے کا پتہ گرتا ہی تو اوسکی روح اوسکی جسم سے نکل جاتی ہی پس یہ قول ہی اللہ تعالی کا وما تسقط من ورقۃ الا یعلمہا اس سی معلوم ہوا کہ نہین مرتا ہی کوئی مگر ساتھ علم اللہ تعالی کی ۸ شرح برزخ مین لکھا ہی کہ روایت کیا گیا ہی کہ ملک الموت علیہ السلام اون پتون کی طرف دیکھتی ہین پس جب کسی پتے کو دیکھتی ہین کہ زرد ہو گیا تو جان لیتی ہین کہ اوسکی موت قریب آگئی پس وہ بسبب گرنے پتون کی ارواح کو قبض کرتی ہین اور نہین ہی وہ مگر نسخۂ آجال مین جو کہ اسرافیل علیہ السلام نی اونکو دیا ہی **ف** شرح برزخ مین لکھا ہی معنی قطع آجال کی یہ ہین کہ فرشتون کو اوسکا اظہار کیا جاتا ہی ورنہ تقدیر سابق متغیر نہین ہوتی ہی اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی کہ ہر شب برات کو لوح محفوظ کھولی جاتی ہی اسرافیل علیہ السلام اوسمین ایک نظر دیکھتی ہین پس اوس سی ایک نسخہ لکھ لیتی ہین کہ جو کچھ اوس سال مین اول سی آخر تک ہوگا پہر نسخہ رزق کا میکائیل کو دیتی ہین اور نسخہ حروب و زلازل و خسف و صواعق کا جبرئیل علیہ السلام کو اور نسخہ اعمال کا اسمعیل علیہ السلام صاحب سماء دنیا کو یہ بہت بڑا فرشتہ ہی اور نسخہ مصائب و آجال کا ملک الموت علیہ السلام کے حوالے کرتے ہین **ف** اس رات کو لیلۃ البرات اسلیے کہتی ہین کہ لوگونکو براءت دیجاتی ہی پس نیکون کو آگ سی برات ملتی ہی اور بدون کو جنت سی **ف** لیلۃ البرات کے اظہار اور لیلۃ القدر کے اخفا مین اللہ سبحانہ نے ایک ایسے امر کی رعایت فرمائی ہی کہ وہ بندون کی لیے نہایت مناسب ہی وہ یہ ہی کہ شب برات مین خوف و فزع ہی کیونکہ ہر انسان ڈرتا ہی کہ شاید اوسکا نام زندون کی دفتر سے نکل کر مردون مین لکھا گیا ہو اور اگر زندون کی دفتر مین لکھا گیا ہی تو اس سی ڈرتا ہی کہ اوسکا نام سعادت کے ساتھ لکھا گیا یا شقاوت کی ساتھ مسطور ہو اسلیے اللہ سبحانہ نے اس رات کو ظاہر کر دیا تاکہ اللہ تعالی کی عبادت کرین اور بندی اوس سی ڈرتے رہین رہی لیلۃ القدر سو وہ مغفرت و رحمت کی رات ہے پس اگر اللہ تعالی اوسکو ظاہر فرما دیتا تو لوگ بھروسا کر بیٹھتے یعنی اور راتون مین سویا کرتے اور اس رات مین عبادت کر لیتی پس اس حکمت کی لیے شب برات کو ظاہر فرما دیا اور لیلۃ القدر کو چھپا دیا **ف** مروی ہی کہ پندرہوین رات شعبان مین آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہین پس ایک فرشتہ ندا کرتا ہی کہ خوشی ہو اوسکو جسنے اس رات مین رکوع کیا دوسرا پکارتا ہی خوشی ہو اوسکو جسنے اس رات مین دعا کی اور فرشتہ پکارتا ہی خوشی ہو اوسکو جو اس رات مین رویا ایک اور پکارتا ہی خوشی ہو مسلمانون کی لیے اس رات مین ایک اور پکارتا ہے کوئی دعا کرنیوالا کہ اوسکے لیے قبول کیجاوی ہے کوئی مانگنے والا کہ اوسکا سوال دیا جاوی ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اوسکے لیے مغفرت کیجاوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سی پوچھا کہ یہ دروازی کب بند کیے جاتی ہین

کہا جبکہ فجر طلوع ہوتی ہی **ف** مشائخ رحمہم اللہ تعالی سی مروی ہی کہ شب برات مین دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ
اخلاص پندرہ بار پڑھے بعض نے کہا ہر رکعت مین اخلاص ہزار بار پڑھے پس وہ سعدا مین لکہا جاویگا اور اوسکو برات سعدا کی دیجاویگی گو وہ اشقیا ہی سی کیون نہو
بعض نے کہا کہ اس رات مین سو رکعت بپچاس سلام سی پڑھے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے اخلاص دس بار اوسکی ساری گناہ بخشی جاوینگی اوسکے رزق مین وسعت عمر مین
برکت کیجاویگی اور اوسکو اللہ تعالی بہت اجر دیگا اور یہ بہی مروی ہی کہ اس رات مین سورۂ یٰس تین بار پڑھی ایک بار بہ نیت طول عمر اور ایک بار بہ نیت غنا و دفع فقر
اور ایک بار بہ نیت امن کی بلاسی **فصل پہلی پہل جسکو بندی کی موت کا علم ہوتا ہی** ابن ابی الدنیا حاکم نے مستدرک مین عقبہ بن عامر صحابی رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہی کہا اول جسکو بندی کی موت کا علم ہوتا ہی وہ حافظ ہی اسلیے کہ وہ اوسکا عمل لیکر چڑہتا ہی اوسکا رزق لیکے اوترتا ہی پس جبکہ اوسکی لیے رزق نہ
نکلا تو جان لیتا ہی کہ وہ مرنیوالا ہی **باب ۱۵ علامت خاتمہ بخیر کے بیان مین** (۱) ترمذی حاکم نے انس رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جبکہ ارادہ کرتا ہی اللہ کسی بندے کے ساتھ خیر کا تو اوس سی طلب عمل کرتا ہی عرض کیا گیا کہ کسطرح اوس سی طلب عمل کرتا ہی فرمایا توفیق
دیتا ہی اوسکو عمل صالح کی موت سے پہلے ۲ امام احمد و حاکم نے عمرو بن حمق[له] رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جبکہ اللہ
کسی بندی کو دوست رکہتا ہی تو اوسکو غسل دیتا ہی عرض کیا کس طرح غسل دیتا ہی فرمایا توفیق دیتا ہی اوسکو عمل صالح کی اوسکی اجل سی پہلے یہانتک کہ اوسکی
پڑوسی اوس سی راضی ہوتی ہین اس سی معلوم ہوا کہ پڑوسیون کا راضی رکہنا عمل صالح ہی اور اونکا راضی رہنا موجب حسن خاتمہ اور محبت آلہی کا باعث ہی اللہم ارزقنا
۳ ابن ابی الدنیا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سی مرفوعا روایت کیا ہی جبکہ ارادہ کرتا ہی اللہ کسی بندے کے ساتھ خیر کا تو بہیجتا ہی طرف اوسکے ایک برس پہلی اوسکی
موت سی ایک فرشتے کو کہ وہ اوسکو راہ راست پر لاتا ہی اور اوسکو توفیق دیتا ہے یہانتک کہ وہ اپنے بہترین اوقات پر مرتا ہی پس لوگ کہتی ہین کہ فلان اپنے
بہترین اوقات پر مرا پہر جب اوسکو موت آئی اور اوسنی اوسکو دیکہا جو اوسکے لیے تیار کیا گیا ہی تو وہ اپنی جان کو قے کرنے لگتا ہی حرص سی اسپر کہ وہ نکل جاوے
پس اوس جگہہ وہ دوست رکہتا ہے اللہ کی ملاقات کو اور اللہ دوست رکہتا ہی اوسکی ملاقات کو اور جبکہ ارادہ کرتا ہے اللہ کسی بندے کے ساتھ شر کا تو مقرر
کرتا ہی واسطے اوسکے برس بہر پہلے اوسکی موت سی ایک شیطان کو وہ اوسکو گمراہ کرتا ہے اغوا کرتا ہی یہان تک کہ وہ مرتا ہی اپنی بدترین اوقات پر پس لوگ
کہتے ہین کہ فلان اپنے بدترین اوقات پر مرگیا پہر جب اوسکو موت آتی ہی اور اوسکو دیکہتا ہے جو اوسکے لیے تیار کیا گیا ہی تو اپنی جان کو نگلنی لگتا ہی بسبب
کراہت کی اس سی کہ وہ نکلی پس اوس جگہہ وہ مکروہ رکہتا ہی اللہ کی ملاقات کو اور اللہ مکروہ رکہتا ہے اوسکی ملاقات کو صاحب ایضاح نے اس حدیث شریف کے
معنی مین کہا ہی کہ خروج روح کا وقت پکارنے ملک الموت علیہ السلام کے اوسکو ایسا ہی کہ جیسے سانپ والا سانپ کو اوسکی سوراخ سی پکارتا ہی اور نکلنا دونون جسمونکا
وقت پکارنے کے برابر ایک طرح پر ہی لیکن مومن تو اپنی جان کو قے کرتا ہی یعنی اوسکا نکالنا چاہتا ہے کیونکہ قے یہی ہی کہ استفراغ کا ہو واسطے نکلنے کے اور
کافر اپنی روح کو تبلع کرتا ہی تبلع یہی ہی کہ جو جسم موہنہ مین ہی اوسکو پہیر لیجائے چاہتا ہی کہ پیٹ کی طرف رجوع کری انتہیٰ **ف** بعض علما رحمہم اللہ تعالی نے
فرمایا ہی کہ اسباب مقتضی سوء خاتمہ کے والعیاذ باللہ تعالیٰ چار ہین نماز کو ہلکا سمجہنا شراب پینا ماں باپ کی نافرمانی کرنا مسلمانونکو ایذا دینا **ف** حضرت مولانا شیخ عبد الحق محدث دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ نے لکہا ہی کہ اکثر چار باتونکی سببسے موت کی وقت بندی سی ایمان کہینچ لیا جاتا ہی ترک شکر اسلام پر ترک خوف اسلام کی جانی پر اہل اسلام پر ظلم کرنا ماں باپ کی نافرمانی کرنا

باب ۱۶ بیان مین اوس شخص کے جسکی اجل قریب ہوئی اور کیفیت موت اور اوسکی شدت کی فرمایا اللہ تعالی نے (۱)
وجاءت سکرۃ الموت بالحق (۲) ولو تری اذ الظالمون فی غمرات الموت الایۃ (۳) فلولا اذا بلغت الحلقوم الایۃ (۴) کلا اذا بلغت التراقی و
قیل من راق الایۃ (۱) بخاری نے عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے چمڑے کا چہوٹا برتن تہا یا لکڑی کا پیالہ تہا
اوسمین پانی تہا پس آپ اپنی دونون ہاتھ پانی مین ڈالتی پہر اونکو اپنے موہنہ سے ملتے اور فرماتے تہے لا الہ الا اللہ بیشک موت کے لیے سکرات ہین سکرات جمع ہے

[له] صحیح الغالا العلاوہ ذکر اللیل الاوزاعی صحابی ساکن الکوفہ فرا منتقل بعدم نقل بالموصل شامی محسین و مروا بن تابعین سنہ ۱۰۰ عہ ایک نسخہ مین بجای احمد حاکم خرج ہے ۱۲

سکرہ کہتی ہین بشدت کو ۲ ترمذی نی عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہا مین رشک نہین کرتی ہون کسی پر آسانی موت کا بعد اسکے کہ دیکھی مینے شدت موت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ۳ بخاری نی عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہا مین مکروہ نہین رکھتی ہون شدت موت کو کسی کے لیے کبہی بعد نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ۴ عبد اللہ بن امام احمد نے زوائد زہد مین ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا اور آب
کرب موت کی تکلیف اونہارے حق کر اگر عمل نکری ابن آدم مگر اسی لیے تو اوسے لائق ہے کہ عمل کری ۵ لقمان حنفی اور یوسف بن یعقوب حنفی سی روایت کیا ہی کہ
اونہون نی کہا ہمکو پہونچا ہی کہ یعقوب علیہ السلام کے پاس جبکہ بشیر آیا تو اوس سی فرمایا مین نہین جانتا ہون کہ آج تجہی کیا بدلا دون مگر یہ کہ اللہ تعالی آسان کری تجہپر
سکرات موت کو ۶ طبرانی نی کبیر مین اور ابو نعیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مومن کی جان نکلتی ہے
پسینے سے اور کافر کا نفس کہینچا جاتا ہی جیسا کہینچا جاتا ہی نفس گدہے کا اور مومن البتہ کرتا ہے گناہ پس سختی کیجاتی ہی بسبب گناہ کے اوسپر نزدیک موت کی تاکہ
اوس سی کفارہ کیا جاوی اور کافر البتہ کرتا ہے نیکی پس اوسپر آسانی کیجاتی ہے نزدیک موت کے تاکہ اوس کی جزا دیا جاوی ۷ دینوری نی مجالسہ مین وہب بن ورد
سے روایت کیا ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی مین نہین نکالتا ہون کسی کو دنیا سی اور مین ارادہ کرتا ہون کہ اوسپر رحم کرون مگر پوری جزا دیتا ہون مین اوسکو بسبب
گناہ کی جو اوسنی کیا بیماری اوسکے جسم مین اور مصیبت اوسکے اہل و اولاد مین اور تنگی اوسکی معاش مین اور تنگی اوسکے رزق مین یہانتک کہ پہونچتا ہون مین
اوس کی ذرہ برابر کو پہر اگر اوسپر کچہ باقی رہتا ہی تو سخت کرتا ہون اوسپر موت کو تاکہ پہونچایا جاوی طرف میری مثل اوس دن کے کہ جنا اوسکو اوسکی مان نے
قسم ہے میری عزت کی نہ نکالونگا کسی بندے کو دنیا سی اور مین چاہتا ہون کہ اوسکو عذاب کرون یہانتک کہ پوری جزا دیتا ہون اوسکو ہر نیکی کی جو اوسنی کی
صحت اوسکے جسم مین اور فراخی اوسکی رزق مین اور کشایش اوسکے عیش مین اور امن اوسکی نفس مین یہانتک کہ پہونچتا ہون مین اوس کی ذرہ برابر کو پہر اگر
اوسکے لیے کچہ باقی رہا تو آسان کرتا ہون اوسپر موت کو یہانتک کہ پہونچایا جاوے طرف میرے اور اوسکے واسطے کوئی نیکی نہو کہ بچے وہ بسبب اوسکی نار سی ۸
ابن ابی الدنیا نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا جبکہ باقی رہتی ہے مومن پر اوسکے گناہون سی کوئی چیز کہ نہین پہونچتا ہی وہ اوسکو اپنی عمل سی تو سخت
کیجاتی ہی اوسپر موت تاکہ پہونچے بسبب سکرات موت اور اوسکے شدائد کے درجے کو جنت سی اور کافر جبکہ دنیا مین کوئی نیکی کر چکا ہی تو اوسپر آسان کیجاتی ہے
موت تاکہ پورا کرلے ثواب اپنی نیکی کا دنیا مین پہر نار کی طرف چلا جاوی ۹ ابن ماجہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نی مومن البتہ اجر دیا جاتا ہی ہر چیز مین یہان تک کہ شدت مین نزدیک موت کے ۱۰ ترمذی ابن ماجہ بیہقی حاکم نے بریدہ رضی اللہ عنہ سی روایت
کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی کہ مومن مرتا ہی عرق جبین سی ۱۱ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا
مین نی سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نگاہ رکہو میت کو نزدیک اوسکی موت کے تین خصلتون کو اگر اوسکی جبین عرقناک ہوئی اور اوسکی آنکہین
جاری ہوئین اور اوسکے نتہنے پہول گئے تو یہ رحمت ہے اللہ سے کہ اوسپر نازل ہوئی اور اگر خرخرایا مثل خرخرانے شتر جوان مخنوق کے اور اوسکا رنگ سرخ ہوگیا
اور اوسکی باچہین راکہی رنگ ہوگئین تو یہ عذاب ہی اللہ سی کہ اوسپر اوترا ف جبہہ عربی مین پیشانی کو کہتی ہین ہر جبہہ مین دو جبین ہوتے ہین اوس کے
دائین بائین پس جبین کنارہ ہی پیشانی کا کنپٹی تک اور پیشانی دونون جبینون کے درمیان مین ہی بعض نے کہا کہ موت بعرق جبین کنایہ ہی شدت سکرات
موت سی کہ بسبب اوسکی گناہ دور ہوتی ہین درجے بلند ہوتے ہین اور بعض نی کہا مراد یہ ہی کہ مومن پر کوئی شدت موت کی نہین مگر عرق جبین ۱۲ سعید بن منصور
نے اپنے سنن مین اور مروزی نی جنائز مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مومن پر کچہ خطائین اوسکی خطاؤن مین سی باقی رہجاتی ہین موت
کے وقت اونکی جزا اوسکو دیجاتی ہی سو اسلیے اوسکی پیشانی عرقناک ہوتی ہی ۱۳ بیہقی نی شعب مین علقمہ بن قیس سی روایت کیا ہی کہ وہ اپنی عم زاد بہائی کے
پاس حاضر ہوی اور وہ مر رہا تہا علقمہ نے اوسکی پیشانی کو چہوا ناگاہ وہ عرقناک تہی پس کہا اللہ اکبر مجہسے ابن مسعود نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی حدیث کی کہ

ف لفظ حدیث شریف [illegible] مجمع البحار مین [illegible] ترمذی [illegible]

کہ آپ نی فرمایا ہی موت مومن کی عرق جبین سی ہے اور نہین ہی کوئی مومن مگر اوسکے لیے گناہ ہین کہ دنیا مین اونکی مکافات کیجاتی ہی اور کچہ بقیہ اوسپر باقی
رہجاتا ہی تو اوسپر بسبب اوس کے نزدیک موت کے شدت کیجاتی ہی عبد اللہ نے کہا مین نہین دوست رکہتا ہون موت کو مثل موت گدہے کے ۱۴ ابن ابی شیبہ
اور بیہقی نے علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اپنے بہتیجے کے پاس آئے جبکہ وہ نزع مین تہا اوسکی جبین پر پسینا آنے لگا علقمہ ہنسے اونسی کہا گیا کون چیز
تمکو ہنساتی ہے کہا مین نی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ کہتے تہے کہ مومن کی جان نکلتی ہے پسینے سے اور کافر فاجر کی جان نکلتی ہی اوسکے شدق یعنی
باچہ سی جیسے نکلتی ہے جان گدہے کی اور مومن البتہ گناہ کرتا ہی پس اوسپر وقت موت کے سختی کیجاتی ہے تاکہ اوس گناہ کا کفارہ کیا جاوی ۱۵ مروزی نی ابراہیم
نخعی رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا کہ علقمہ نی اسود سی کہا تو میرے پاس حاضر ہو مجہی لا الہ الا اللہ کی تلقین کر پس اگر میری جبین عرقناک ہوئی تو تو مجہی خوشخبری
دی ۱۶ ابن ابی شیبہ و مروزی نی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا محبوب رکہتے تہے پسینے کو واسطے میت کے ف بعض علمائی کہا ہی میت
کی جبین عرقناک نہین ہوتی مگر واسطے حیا کے اپنے رب سی اسلیے کہ اوسنے اوسکی مخالفت کی نیچے کا بدن تو اوس کا مرچکا صرف حیات کے قوے اور
اوسکے حرکات اوپر کے بدن مین باقی رہے اور حیا آنکہون مین ہوتی ہی اور کافر اس سب سے اندہا ہی اور موحد معذب اس سی مشغول ہی بسبب عذاب کی جو اوسپر نازل ہوا

فصل شدت موت اور اوسکی کیفیت کے بیان مین (۱) حکایت

ابن ابی شیبہ نے اپنی مسند مین امام احمد نے زہد مین اور
ابن ابی الدنیا نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی فرمایا حدیث کرو بنی اسرائیل سی کہ اون مین عجیب قصے ہوئے
ہین پہر آپ نے ہمکو حدیث کرنا شروع کیا فرمایا ایک گروہ اونہین سی نکلا پہر وہ اپنے قبرستانون مین سی کسی قبرستان پر آئی پس کہا اگر ہم دو رکعت نماز پڑہین
اور اللہ سی دعا کرین کہ وہ ہمارے لیے کسی مردے کو نکالی وہ ہمکو موت سے خبر دے سو اونہون نی کیا وہ اس حال مین تہی کہ ایک آدمی سیاہ ظاہر ہوا اوسکی
دونون آنکہون کے درمیان مین نشان سجدے کا تہا اوسنے کہا ای لوگو تم کیا چاہتے ہو مین تو سو برس سی مرا ہون اور ابہی تک موت کی تلخی مجہسی ساکن
نہین ہوئی پس تم اللہ سے دعا کرو کہ وہ مجھے پہیر دے جیسا کہ مین تہا ۲ حکایت امام احمد نے زہد مین عمر بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ
دو آدمیون نی بنی اسرائیل مین سی اللہ تعالی کی عبادت کی یہان تک کہ عبادت سی ملول ہوگئی اونہون نی کہا اگر ہم قبرون کی طرف نکلین پہر مجاورت کرین
شاید ہم رجوع کرین پس وہ قبرون مین مجاور رہے اللہ تعالی کی عبادت کی اونکے لیے ایک مردہ اوٹہایا گیا اوسنے کہا مین تو اسی برس سی مرا ہون
اور مین ابتک موت کا الم پاتا ہون ۳ ابو نعیم نے کعب رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا نہین جاتا ہی میت سے الم موت کا جب تک کہ وہ اپنی قبر مین
ہے اور یہ الم سخت تر ہے اوس چیز کا جو مومن پر گذرتی ہی اور سہل تر ہی اوس چیز کا جو کافر کو پہونچتی ہی ۴ ابن ابی الدنیا نی اوزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہی کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہی کہ میت پاویگا الم موت کو یہان تک کہ اپنی قبر سے مبعوث ہو ۵ ابن ابی الدنیا نی حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی ذکر موت کا اور اوسکے غصہ یعنی شدت کا فرمایا پس فرمایا وہ برابر تین سو ضرب تلوار کے ہی ۶ ضحاک بن حمرہ سی روایت کیا ہی
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم موت سے پوچہے گئے آپ نے فرمایا ادنی پکڑ موت کی بمنزلہ سو ضرب تلوار کے ہی ۷ خطیب نے تاریخ مین انس رضی اللہ عنہ
سے مرفوعا روایت کیا ہی کہ البتہ معالجہ یعنی پکڑ دہکڑ ملک الموت علیہ السلام کی سخت تر ہے ہزار ضرب تلوار سی ۸ ابن ابی الدنیا نے حضرت امیر المومنین علی
ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سی روایت کیا ہی فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہ مین میری جان ہی البتہ ہزار ضرب تلوار کی زیادہ تر سہل ہین بچہونے پر مرنے تک
۹ ابو الشیخ نی کتاب العظمۃ مین حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ موسی علیہ السلام سی کہا گیا کہ آپ نے موت کو کس طرح پایا فرمایا مثل سفود کے کہ داخل ہوا
میرے پیٹ مین اوسکی بہت سی شاخین ہین ہر شاخ اوسکی میری رگون مین سی ہر رگ کے ساتہ اولجہ گئی پہر وہ میرے پیٹ سی نہایت زور سی کہینچا گیا
اونسی کہا گیا مقرر اللہ تعالی نی آپ پر آسانی کی ۱۰ ابن ابی الدنیا نی ابو اسحق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ موسی علیہ السلام سی کہا گیا آپ نی موت کا مزہ

ف ۱ ایک نسخہ مین بجائے ایک مین ... وارد ہے
ف ۲ ... کی جگہ ... بعض نسخہ مین

کس طرح کا پایا کہا کَسَفُّودٍ اُدْخِلَ فِی جَزَّۃِ صُوفٍ فَامتلئ یعنی جیسے لوہے کی سیخ کہ صوف کے گُچھے مین گھسائی گئی پہر وہ نکالی گئی فرمایا ای موسی مقرر ہمنے
تجہپر آسانی کی ۱۱ امام احمد نے زہد مین مروزی نے جنائز مین ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جبکہ اللہ تعالی سے ملے تو اونسے
کہا گیا تمنے موت کو کس طرح پایا پس کہا مینے اپنے نفس کو پایا گویا وہ کھینچا جاتا ہے کہجور کے کانٹے سے کہا گیا کہ مقرر ہمنے موت کو تیرے آسان کیا ۱۲ مروی ہی
جبکہ موسی علیہ السلام کی روح اللہ تعالی کی طرف گئی تو اونسے اونکے رب نے کہا ای موسی تونے موت کو کس طرح پایا کہا مینے اپنے نفس کو پایا مثل زندہ چڑیا کے
جسوقت کہ وہ تلی جاتی ہی توے پر نہ وہ مرتی ہی کہ راحت پاوی اور نہ نجات پاتی ہی کہ اوڑ جاوی ۱۳ یہ بہی حضرت موسی علیہ السلام سے مروی ہی کہ اونہون نے فرمایا
کہ مین اپنے نفس کو پاتا ہون مثل بکری کی کہ اوسکا چمڑا اودہیڑا جاتا ہی قصاب کے ہاتھ مین ۱۴ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
روایت کرتے ہین کہ فرشتے بندے کو گہیر لیتے ہین اور اوسکو حبس کرتے ہین اور اگر یہ نہو تو وہ جنگل صحرا مین بہاگتا پہرے شدت سکرات موت سے ۱۵ ابوالشیخ
نے کتاب العظمۃ مین فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اونسے کہا گیا میت کا کیا حال ہی کہ اوسکی جان کھینچی جاتی ہی اور وہ چپ ہی حالانکہ ابن آدم
تو چیونٹی کے کاٹنے سے بیقرار ہو جاتا ہی فرمایا کہ فرشتے اوسکو جکڑتے ہین ۱۶ ابن ابی الدنیا نے شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم موت اور اوسکی شدت سے پوچھے گئے آپ نے فرمایا سہل موت بمنزلہ خسکہ کے ہے کہ وہ صوف مین ہو پس کیا نکالا جاتا ہی جسکہ صوف سے مگر اوسکی ساتھ
صوف ہوتا ہی ۱۷ مروزی نے جنائز مین میسرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہی کہا اگر ایک قطرہ الم موت سے آسمان زمین والون پر رکہا جاوی تو بیشک
ساری مرجاوین اور بیشک قیامت مین البتہ ایک گہڑی شدت موت پر ستر گنی زیادہ ہوگی ۱۸ **حکایت** ابن ابی الدنیا نے محمد بن عبد اللہ بن زیاد رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو احتضار ہوا تو اونسے اونکے بیٹے نے کہا ابا تم کہا کرتے تہی کاش مین کسی دانشمند آدمی سے وقت
نزول موت کے ملون تاکہ وہ مجہسے بیان کری جو وہ پاتا ہی اور اب تم وہی آدمی ہو تم میرے لیے موت کا وصف بیان کرو کہا بیٹا واللہ لَکَاَنَّ جَنبِی فِی تَخْتٍ
اور گویا مین سانس لیتا ہون سوئی کے ناکے سے اور گویا کانٹے کی ٹہنی کھینچی جاتی ہی میرے دونون پاؤن سے میرے سر تک ۱۹ **حکایت** ابن سعد اور
حاکم نے عوانہ بن حکم سے روایت کیا ہی کہا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہا کرتے تہے تعجب ہے اوسکو جسپر موت نازل ہو اور اوسکی عقل اوسکے ساتھ ہو وہ کیونکر
اوسکو بیان نہ کریگا جبکہ اونپر موت نازل ہوئی تو اونکے بیٹے عبد اللہ نے اونسے کہا ابا تم کہا کرتے تہے پہر وہی کہا جو اوپر گذرا اب تم ہمارے لیے موت کو بیان کرو
کہا بیٹا موت اس سے بزرگ ہی کہ اوسکا بیان کیا جاوی لیکن مین اوس سے تیرے لیے کچہ بیان کرتا ہون مین اپنے آپ کو پاتا ہون گویا رضوی کے پہاڑ میری گردن
پر ہین اور پاتا ہون مین اپنے کو کہ گویا میری پیٹ مین شوک سلا ہے اور مین پاتا ہون اپنے کو گویا میری سانس سوئی کے ناکے سے نکلتی ہی ۲۰ ابن ابی شیبہ
ابن ابی الدنیا اور ابونعیم نے حلیہ مین ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب سے کہا تو مجہے موت سے خبر دی کعب نے کہا یا امیر المومنین
وہ مثل درخت کے ہے کہ اوسمین بہت کانٹے ہون وہ بنی آدم کے پیٹ مین ہو پس اوسکے نہ کوئی رگ ہے نہ کوئی جوڑ مگر اوسمین ایک کانٹا ہو اور ایک آدمی ہے
جسکے ہاتھ بہت زور دار ہین وہ اوسکو کھینچ رہا ہی اور لفظ ابن ابی شیبہ کا یہ ہی مثل ٹہنی کے جسمین بہت کانٹے ہون وہ کسی آدمی کے پیٹ مین داخل کیجاوی پہر ہر
کانٹا ایک رگ کو پکڑ لیوی پہر اوسکو ایک آدمی زور آور کھینچے پس لیلیا جو لیلیا اور باقی رکہا جو باقی رکہا ۲۱ ابن ابی الدنیا نے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہی کہا موت نہایت قطیع تر ہول ہی دنیا و آخرت مین مومن پر اور موت سخت تر ہے آرون کے چیرنے مقراضون کے کترنے دیگون مین جوش
دینے سی اور اگر مردہ لوٹہایا جاوی پہر وہ اہل دنیا کو الم موت کی خبر دیوی تو وہ نہ کسی عیش سے نفع لین نہ نیند سے لذت اوٹہائین ۲۲ وہب بن منبہ کہ
روایت کیا ہی کہا موت سخت تر ہے تلوار کی ضرب آرون کی چیرنے دیگون مین جوش دینے سے اور اگر درد ایک رگ کا میت کی رگون سے زمین والون پر
بانٹا جاوی تو وہ اونکے الم کو گنجایش رکھی پہر وہ اول شدت ہی جسکی ملاقات کا فر کرتا ہی اور آخر شدت ہی جسکو مومن ملتا ہی ۲۳ ابو نعیم نے حلیہ مین واثلہ بن اسقع

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی تم اپنی مردون کی پاس حاضر ہو اور اون کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو اور اونکو جنت کی خوشخبری دو بیشک دانشمند مردون اور عورتون سی نزدیک اس پچھڑنے کے متحیر ہوتا ہی اور شیطان قریب تر اوس چیز کا کہ ہوتا ہی بنی آدم سی نزدیک اس پچھڑنے کے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین جان میری ہی نہین نکلتی ہے جان کسی بندے کی دنیا سی یہان تک کہ درد کرتی ہی ہر رگ اوسکی علیحدہ علیحدہ اسکو ابن ابی الدنیا نے بھی مثل اسکی ابو حسین برنجی سے مرفوعا روایت کیا ہی ۲۴ ابن ابی الدنیا نے طعمہ بن غیلان جعفی سی روایت کیا ہی کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھی الٰہی تو روح کو لیتا ہی مابین عصب وقصب سی اور انامل سی الٰہی مدد کر میری موت پر اور آسان کر اوسکو مجھپر ۲۵ حارث بن ابو اسامہ نی اپنی مسند مین سند جید کے ساتھ عطاء بن یسار سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے معالجہ ملک الموت کا سخت تر ہی ہزار ضرب تلوار سی اور نہین ہی کوئی مومن کہ مرے مگر ہر رگ اوسکی علیحدہ درد کرتی ہی اور قریب تر اوس چیز کا کہ ہوتا ہی عدو اللہ اوس گھڑی مین ۲۶ ابن ابی الدنیا بیہقی نی شعب الایمان مین عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مریض کی عیادت فرمائی پس کہا نہین ہی اوسکی کوئی رگ مگر وہ درد کرتی ہی سوا اسکے کہ آیا اوسکو آنیوالا اوسکے رب سے سو اوسکو خوشخبری دے کہ نہین ہی بعد اسکے عذاب اور داخل ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص پر اپنی اصحاب سی اور وہ مریض تھا پس فرمایا تو آپ کو کس طرح پاتا ہی اوسنی کہا مین پاتا ہون اپنی آپ کو راغب راہب یعنی خائف فرمایا قسم ہی اوسکی جسکی ہاتھ مین میری جان ہی نہین جمع ہوتی وہ واسطے کسی کے نزدیک اس حال کی مگر دیتا ہے اللہ اوسکو جو وہ امید رکھتا ہی اور امن دیتا ہی اوسکو جس سی وہ ڈرتا ہی ۲۷ امام احمد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہا آخر شدت جسکی ملاقات مومن کرتا ہی موت ہی ۲۸ ابو نعیم مروزی بیہقی نے شعب مین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مین نہین دوست رکھتا ہون کہ سکرات موت کے مجھپر آسان کیے جائین کیونکہ وہ آخر اوس چیز کا ہی جسکے ساتھ مومن اجر دیا جاتا ہی ۲۹ ابن ابی الدنیا نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ملاقات کی ابن آدم نی کسی چیز کی کبھی جب سی اللہ نی اوسکو پیدا کیا کہ سخت تر ہو اوپر موت سی ۳۰ سعید بن منصور نے محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے کہا سخت تر اوس چیز کا جس کی ملاقات کی جاتی ہے امر آخرت سے وہ موت ہی ۳۱ زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے کعب احبار سے کہا کون بیماری ہے جس کے لیے کوئی دوا نہین ہے کہا موت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ نے کہا موت کی دوا اللہ تعالی کی رضامندی ہے

فصل موت کے وقت اعضا ایک دوسری کو رخصت کرتی ہین قشیری رحمہ اللہ نی رسالہ مین ابو الفضل طوسی نی حبیب الملاخبار مین اور دیلمی نی ابراہیم بن ہدبہ کی طریق سی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی بندہ البتہ تکلیف اوٹھاتا ہی کرب موت اور سکرات موت کی اور اوسکی مفاصل البتہ بعض بعض پر سلام کرتی ہین کہتے ہین علیک السلام تو مجھسی جدا ہوتا ہی اور مین تجھسی جدا ہوتا ہون قیامت کے دن تک **شعر** ای کف دست و ساعد و بازو ہمہ تودیع یک دگر کنید

فصل شہید الم موت سی محفوظ ہی ابن ابی الدنیا نی حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا سخت تر اوس چیز کی کہ ہوتی ہی بندے پر موت ہے جبکہ پہونچتی ہی روح تراقی کو پس وہ اوس وقت مضطرب ہوتا ہی اور اوسکی سانس اوپر چڑھتی ہی امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ شہید اس بات کے ساتھ خاص ہے کہ وہ نہین پاتا ہے درد موت کا جو کہ اوسکا غیر پاتا ہی طبرانی نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی شہید نہین پاتا ہی درد قتل کا مگر جیسا پاتا ہی ایک تمہارا درد چیونٹی کے کاٹنے کا

فصل شدت موت ملک الموت علیہ السلام ابن ابی الدنیا نی محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجھی یہ بات پہونچی ہی کہ سب سی آخر ملک الموت علیہ السلام مرینگی اونسی کہا جاویگا ای ملک الموت تو مر پس نزدیک اسکی ایک چیخ مارینگی کہ اگر اوسکو آسمانون اور زمین والے سن لین تو مر جاوین ڈر سی پھر وہ مر جاوینگے زیاد نمیری رحمہ اللہ سی روایت کیا ہی کہا مینی بعض کتب مین پڑھا ہی کہ موت ملک الموت علیہ السلام پر سخت تر ہے ساری خلق سی

فصل انبیا علیہم السلام پر موت کے سخت ہونی مین دو فائدی ہین قرطبی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ انبیا علیہم السلام پر موت کی تشدید مین دو فائدی ہین ایک تو اون کی تکثیر و تکمیل فضائل اور رفع درجات ہیگا آمین کرلی

نقصان ہی نہ عذاب بلکہ جیسا آیا ہی کہ ان اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الاولیاء ثم الامثل فالامثل دوسرا فائدہ یہ ہی کہ خلق مقدار الم موت کو پہچان لی
کیونکہ باطن ہی اور کبھی انسان بعض مردون پر مطلع ہوتا ہی اور اوسپر کوئی حرکت و قلق و اضطراب نہین دیکھتا ہی اور اوسکی روح کی سہولت خروج کو نظر کرتا ہی
پس وہ گمان کرتا ہی سہولت امر موت کو اور جس حال مین میت ہوتا ہی اوسکو نہین جانتا ہی پہر جبکہ انبیاء علیہم السلام نی جو کہ اپنی خبر مین سچی ہین شدت الم موت
کو بیان کیا باوجود اونکی کرامت کی اللہ پر تو خلق نی جان لیا شدت موت کو جسکی ایذا میت پاتا ہی اور یہ علم قطعی ہی مطلقا ہر میت کے لیے کیونکہ صادقین نی اسکی خبر
دی ہی سوای شہید قتیل کفار کی جیسا کہ حدیث شریف مین ثابت ہو چکا ہی

فصل موت فجاءت یعنی ناگہان

بیہقی نی شعب الایمان مین عبید اللہ
بن عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا مینے عائشہ رضی اللہ عنہا سی موت فجاءت کو پوچھا کیا وہ مکروہ ہی اونہون نی فرمایا وہ کس لیے مکروہ ہی مین نی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی اسکا سبب پوچھا آپ نی فرمایا راحت ہی واسطی مومن کی اور یکڑنا اسف یعنی خشم وغضب کا ہی واسطی فاجر کی ف قصر الآمال مین کہا ہے
کہ مرگ ناگہانی آثار غضب الٰہی سی ہی بندہ بدکار پر کیونکہ اوسکو چھوڑا ناکہ توبہ و عمل صالح سی آخرت کی تیاری کری انتہی حاصل یہ ہی کہ یکایک مرنا نیکو نکی لیے نیک ہی اونکو واسطی بد ہی

فصل اون امور کی بیان مین جنسی روح بسہولت نکلتی ہی

(۱) جماعت علماء نی ذکر کیا ہی کہ مسواک روح کی نکلنے کو آسان کرتی ہی استدلال کیا ہی حدیث
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی جو کہ صحیح مین قصہ مسواک حضور صلی اللہ علیہ وسلم مین ہی کہ آپ نی وقت وفات شریف کی مسواک کی ۲ امام احمد نی زہد مین میمون بن
مہران رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا ہمیشہ رہی ایک تمہارا قریب العہد ساتھ عمل صالح کی کیونکہ وہ آسانی کرتا ہی اوسپر جسوقت اوسپر موت نازل ہوتی ہی یا یاد
کری کسی عمل صالح کو جو اس سی پہلے کیا ہی

فصل صورت موت وحیات کے بیان مین

(۱) ابن ابی حاتم نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے
خلق الموت والحیوۃ کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہا حیات جبرئیل علیہ السلام کا گھوڑا ہی اور موت مینڈھا املح ہی ۲ مقاتل و کلبی نے کہا ہی کہ موت کو مینڈھے کی
صورت مین پیدا کیا نہین گذرتا ہی کسی پر مگر وہ مرتا ہی اور حیات کو گھوڑے کی صورت مین پیدا کیا نہین گذرتا ہی کسی چیز پر مگر وہ زندہ ہوتی ہی (۳) ابو الشیخ
و ابن حبان نی کتاب العظمۃ مین وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا پیدا کیا اللہ تعالی نے موت کو مینڈھا املح یعنی چت کبرا جسکے بال سیاہ سفید
ملے ہوے ہون اوسکی چار بازو ہین ایک عرش کے نیچے اور ایک تحت الثری مین اور ایک مشرق مین اور ایک مغرب مین اوس سی فرمایا ہو وہ ہو گیا پہر فرمایا
ظاہر ہو وہ عزرائیل علیہ السلام کے لیے ظاہر ہو گیا ان آثار سی معلوم ہوا کہ موت ایک جسم ہی کہ مینڈھے کی صورت مین پیدا کیا گیا عرض نہین ہی اور جو صحیحین
مین وارد ہوا ہی وہ بھی اس سی واضح ہو گیا کہ لائی جائیگی موت دن قیامت کی کبش املح کی صورت مین پس کھڑی کیجائیگی درمیان جنت و نار کی پہر کہا جاویگا
کیا تم اسکو پہچانتی ہو پس کہینگے ہان اور سب نی اوسکو دیکھ لیا ہی یہ موت ہی پہر وہ ذبح کیجاویگی ابو یعلی نی ایک روایت مین انس رضی اللہ عنہ سی زیادہ کیا ہے
کہ وہ ذبح کیجاویگی جیسی بکری ذبح کی جاتی ہی

باب ۱۷

بیان مین اوس چیز کے جسکو آدمی مرض موت مین کہی اور جو اوسکی نزدیک پڑھی جاوے
اور جو اوس کے احتضار کے وقت کہی جاوی اور اوس کی تلقین اور وہ چیز جو کہی جاوی جبکہ اوس کا انتقال ہو جاوے اور اوس کی آنکھین بند کیجاوین

فصل بیان مین اوس چیز کی جسکو آدمی مرض موت مین کہی

(۱) حاکم نی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کیا بتاؤن مین تمکو اسم اعظم دعا یونس کی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پس جو کوئی مسلمان دعا کرے
اوسکی ساتھ اپنے مرض مین چالیس بار پہر مرجاوی اوسی مرض مین تو دیا جاویگا اجر ایک شہید کا اور اگر اچھا ہو گیا تو اچھا ہو گیا اس حال مین کہ اوس کے لیے
بخشش کی گئی ۲ ابن ابی الدنیا نی کتاب مرض و کفارات مین ابن منیع نے اپنی مسند مین حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی مرفوعا روایت کیا ہی یا ابو ہریرہ
کیا نہ خبر دون مین تمکو امر حق کی کہ جو شخص کلام کری اوسکے ساتھ اول لیٹنے مین اپنی بیماری سے تو نجات دی اللہ اوسکو نار سی مین نی کہا ہان خبر دیجیے
فرمایا لا الہ الا اللہ یحیی و یمیت وھو حی لا یموت و سبحان اللہ رب العباد والبلاد والحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ علی کل حال اللہ اکبر

لہ ابو الشیخ
جان بیان کی [illegible]
ابن اور ابن حبان
بیان کی یوسف اور

کبریاءٗ ربنا وجلالہ وقدرتہ بکل مکان اللھم ان کنت امرضتنی لتقبض روحی فی مرضی ھذا فاجعل روحی فی ارواح من سبقت لھم منک الحسنیٰ واعذنی من النار کما اعذت اولیاءک الذین سبقت لھم منک الحسنیٰ پس اگر تو اپنی اس بیماری مین مرگیا تو طرف رضامندی اللہ کے جنت سی اور اگر تو نے گناہ کیے تو اللہ تیری توبہ قبول کریگا ترجمہ یعنی نہین ہی کوئی معبود مگر اللہ جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہے نہ مریگا اور پاک ہی اللہ پروردگار بندون کا اور شہرون کا اور حمد ہے واسطے اللہ تعالیٰ کی حمد بہت پاک برکت دی گئی اوسمین ہر حال پر اللہ بہت بڑا ہی بڑائی ہمارے رب کی اور اوسکا جلال اور اوسکی قدرت ہر مکان مین ہی الٰہی اگر تو نے بیمار ڈالا ہی مجھکو تاکہ قبض کری تو میری روح کو میری بیماری مین تو تو کر میری روح کو اون لوگون کی روحون جنکے لیے سابق ہو چکی بھلی نیکی اور پناہ دی مجھی آگ سی جیسی پناہ دی تو نی اپنے اولیاء کو جنکے لیے سابق ہو چکی بھلی نیکی ۳ ابن عساکر نی حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سی روایت کیا ہی فرمایا مجھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی کلمے ہیں جس شخص نی اونکو اپنی وفات کی نزدیک کہا وہ جنت مین داخل ہوا لا آلہ الا اللہ الحلیم الکریم تین بار الحمد للہ رب العالمین تین بار تبارک الذی بیدہ الملک یحیی ویمیت وھو علی کل شئ قدیر ترجمہ نہین ہی کوئی معبود مگر اللہ بردبار کرم والا ۲ حمد ہے اللہ کے لیے جو پروردگار ہی عالمون کا ۳ بابرکت ہی وہ ذات جسکی ہاتھ مین ملک ہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی بزار نے اور سعید بن منصور نی اپنی سنن مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہی کہ بیشک مومن نزدیک میری بمنزلہ کل خیر کے ہی وہ میری حمد کرتا ہی اور مین اوس کی جان کھینچتا ہون اوسکے دونون پہلو کے درمیان سی بیہقی نی شعب الایمان مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بیشک مومن نکلتی ہی اوسکی جان درمیان دونون پہلو اوسکے سی اور وہ حمد کرتا ہے اللہ عز وجل کی

فصل بیان مین اوس چیز کی جو قریب الموت کی نزدیک پڑھی جاوی (۱) ابن ابی الدنیا دیلمی نی ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی۔ نہین ہی کوئی میت کہ پڑھی جاوی نزدیک اوسکے سر کے یس مگر آسان کرتا ہی اللہ اوسپر ۲ ابن ابی شیبہ امام احمد ابوداؤد ونسائی حاکم ابن حبان نی معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی پڑھو تم اپنی مردون پر یس ف ابن حبان نے کہا مراد مردون سی وہ ہین جنکو موت حاضر ہوئی نہ یہ کہ مردے پر پڑھی جاوی ۳ ابن ابی شیبہ اور مروزی نی جابر بن زید رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا مستحب ہے کہ جب میت کو موت حاضر ہو تو اوسکے نزدیک سورہ رعد پڑھی جاوی اسلیے کہ یہ میت سے تخفیف کرتی ہی اور بیشک وہ بہت سہل کرنے والی ہی واسطے اوسکی قبض کی اور بہت آسان کرنیوالی ہی واسطے اوسکے حال کی اور کہا جاتا تھا گھڑی بھر پہلے میت کے مرنے سی حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اللھم اغفر لفلان بن فلان وبرد علیہ مضجعہ ووسع علیہ فی قبرہ واعطہ الراحۃ بعد الموت والحقہ بنبیہ وتول نفسہ وصعد روحہ فی ارواح الصالحین واجمع بیننا وبینہ فی دار تبقی فیھا الصحبۃ ویذھب عنا فیھا النصب واللغوب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجی اور اسکی تکرار کرتا رہی یہان تک کہ اوسکی روح قبض کیجاوی ۴ ابن ابی شیبہ اور مروزی نی شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا انصار میت کے نزدیک سورہ بقر پڑھا کرتے تھے ف ابونعیم نے قتادہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی اس آیت کی تفسیر مین ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا یعنی جو شخص اللہ سی ڈرتا ہی تو اللہ کرتا ہی واسطے اوسکے مخرج۔ کہا اوسکی لیی مخرج کرتا ہے دنیا کے شبہات سی اور کرب سے نزدیک موت کی اور مواقف روز قیامت سے اس سی معلوم ہوا کہ متقی کا خود اللہ تعالیٰ متولی ہوتا ہے دین و دنیا کی ایذا و تکلیف سے اوس کو محفوظ رکھتا ہی +

فصل تلقین قبل الموت کے بیان مین تلقین مشتق ہی لقن سی لقن کی معنے سرعت فہم کے ہین اور تلقین سمجھانے کو کہتے ہین اور مراد تلقین سی اس جگہ کلمہ لا آلہ الا اللہ کا ذکر کرنا ہی روبرو اوس شخص کے جسکو موت حاضر ہوئی بدون اسکی کہ اوس سی پڑھنے کو کہین یعنی حاضرین پڑھین اور اوس سی نہ کہین کہ تو بھی پڑھ جاننا چاہیے کہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ نی تذکرہ مین تلقین المیت لا آلہ الا اللہ کا باب منعقد فرمایا ہی پھر جو حدیثین اس باب مین وارد ہوئی ہین اون کا ذکر کیا ہے

(۱) مسلم نی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی تلقین کرو اپنی مُردون کو لا الہ الا اللہ کی ابن حبان وغیرہ نی کہا
مراد اس سی وہ ہین جنکو موت حاضر ہوئی ۲ امام احمد ابو داؤد حاکم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہے
جس شخص کا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہوا وہ جنت مین داخل ہوا ۳ بیہقی نی شعب الایمان مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نی فرمایا ہی شروع کرو اپنے بچون پر اول ساتھ لا الہ الا اللہ کی یعنی پہلے پہل جبکہ اونکی زبان کھلے تو اونکو لا الہ الا اللہ سکھاؤ اور تلقین کرو اونکو نزدیک موت
کے لا الہ الا اللہ کی پس بیشک جسکا اول کلام لا الہ الا اللہ ہوا اور آخر کلام اوسکا لا الہ الا اللہ پھر وہ ہزار برس زندہ رہا نہ پوچھا جائیگا ایک گناہ سی بیہقی نے
کہا یہ متن غریب ہی ہمنے اسکو نہین لکھا مگر اسکی اسناد سی ۴ ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ تعالی نی اپنی امالی مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی مرفوعًا روایت کیا ہی جبکہ
بھاری ہو جاوین تمہاری مریض تو اونکو ملول نہ کرو لا الہ الا اللہ کہنے سی یعنی اونپر جبر نہ کرو اون سی بجد نہ کہو ولیکن تلقین کرو اونکو پس بیشک خاتمہ نہین کیا
جاتا ہی اسکے ساتھ یعنی ساتھ کلمے کے واسطے منافق کی کبھی ۵ ابن ابی الدنیا نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جب تم میت کے پاس حاضر ہوؤ تو اوسکو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو اسلیے کہ نہین ہی کوئی بندہ کہ خاتمہ کیا جاوے
واسطے اوسکے اس کے ساتھ نزدیک اوسکی موت کے مگر وہ اوسکا توشہ ہوتا ہے طرف جنت کی ۶ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے مُردون کی پاس
حاضر ہوؤ اور اونکو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو پس وہ وہ چیز دیکھتے ہین جسکو تم نہین دیکھتے ۷ ابو نعیم نی ذکر کیا ہی کہ واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سی روایت کرتی ہین کہ تم اپنے مردون کے پاس حاضر ہو اور اونکو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو اور اونکو جنت کی خوشخبری دو پس بیشک حلیم آدمیون مین سی
تحول کرتا ہی اس سی اور بیشک شیطان ابن آدم سی نہایت قریب ہوتا ہی وقت اس پچھڑنے کے قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی مقرر ملک الموت کا معاینہ
کرنا ہزار ضرب تلوار سے بھی زیادہ سخت ہی قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے نہین نکلتا ہی نفس کسی بندی کا دنیا سی یہانتک کہ ہر رگ اوسکی اپنی جگہہ پر
درد ناک ہو جاتی ہی قرطبی نے کہا یہ غریب ہے حدیث مکحول سی ۸ طبرانی نے اوسط مین ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے مرفوعًا روایت کیا ہے
کہ جو شخص کہے نزدیک موت اپنی کے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اوسکو آگ کبھی نہ کھائیگی ۹ ابو یعلی اور حاکم نے بسند صحیح
حضرت طلحہ وعمر رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہا سنا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے مین البتہ جانتا ہون ایک کلمہ نہ کہیگا اوسکو کوئی آدمی
جسکو حاضر ہوئی موت مگر پائیگی روح اوسکی واسطے اوسکے راحت جبکہ اوسکے جسم سی نکلیگی اور ہوگا وہ واسطے اوسکے نور دن قیامت کی اور ایک لفظ مین یہ ہے
مگر کشایش کر دیگا اللہ اوس سی اور روشن کریگا واسطے اوسکے نور کو اور دیکھیگا اوس چیز کو جو اوسی خوش کری وہ کلمہ یہ ہی لا الہ الا اللہ ۱۰ ابن ابی الدنیا نی کتاب
محتضرین مین اور طبرانی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے
حاضر ہوئے ملک الموت ایک شخص کو کہ وہ مر رہا تھا پس اوسکے اعضا کو چیرا اوسکو نہ پایا کہ اوسنے کوئی خیر کی ہو پھر اوسکے دل کو چیرا اوسمین بھی کوئی خیر نہ پائی
پھر اوسکے دونون جبڑون کو کشادہ کیا تو اوسکی زبان کی نوک کو پایا کہ وہ اوسکے تالو سے چپکی ہوئی تھی لا الہ الا اللہ کہہ رہا تھا پس اوسکے لیے بسبب کلمۂ اخلاص
کے مغفرت کی گئی ۱۱ ابو نعیم نے فرقد سبخی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ بندی کو وفات حاضر ہوتی ہی تو بائین طرف کا فرشتہ دائین جانب والی سی کہتا ہے
تخفیف کر یعنی تو جدا ہو جا وہ کہتا ہی مین تخفیف نہین کرتا شاید وہ لا الہ الا اللہ کہی تو مین اوسکو لکھ لون **ف** امام بخاری رضی اللہ عنہ نے حدیث تلقین کو ذکر نہین
فرمایا ہی فتح الباری مین اسکی یہ وجہ لکھی ہی کہ شاید تلقین مین اونکے نزدیک کوئی حدیث اونکی شرط پر ثابت نہ ہوئی ہو پس اونہون نی اوس چیز کے ساتھ کفایت
کی جو کہ تلقین پر دلالت کرتی ہی مراد اس سی یہ قول ہی امام بخاری کا ترجمۃ الباب مین ومن کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ یعنی جسکا آخر قول
لا الہ الا اللہ ہوا وہ جنت مین داخل ہوا زین بن منیر رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث بلفظ خود اوس شخص کو شامل ہی جسنے یہ کلمہ کہا اور مر گیا یا زندہ رہا اور اوسنی سوائے

اس کلمے کے اور کچھ نہ کہا اسکے مفہوم سے وہ شخص نکل گیا جسنے کلمہ کہنے کے بعد اور کچھ کلام کیا لیکن وہ بھی مستصحب اوسکی حکم کا ہی بغیر تجدید نطق کے پس اگر اوسنے برا عمل کیا ہی تو وہ مشیت مین ہی اور جو عمل نیک کیا ہی تو رحمت آلٰہی اسی کی مقتضی ہی کہ اسلام نطقی حکمی اور مستصحب مین فرق نہو انتہی دیکھو اسی استصحاب پر روایت صحیح مسلم کی دلالت کرتی ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کرتی ہین کہ جو شخص مرا اور جانتا ہی کہ نہین ہی کوئی معبود مگر اللہ تو وہ جنت مین داخل ہوا پس اس حدیث مین علم پر اقتصار فرمایا اور یہ مومن کی شان ہی اور اسی کے مثل مسلم نے حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی نہین ہی کوئی بندہ کہ وہ لا الہ الا اللہ کہی پھر اسپر مرجاوی مگر وہ جنت مین داخل ہوا اور حاکم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی بیشک مین ایک کلمہ جانتا ہون نہین کہتا ہی اوسکو کوئی بندہ اپنی دل مین سچ سمجھ کے پھر وہ مرجاوی مگر وہ آگ پر حرام کیا جاتا ہی وہ کلمہ یہ ہی لا الہ الا اللہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فرماتی ہین کہ مراد لا الہ الا اللہ سی اس حدیث مین اور اسکے سوا اور حدیثون مین دونون کلمے شہادت کے ہین پس ذکر رسالت ترک کرنے سے اشکال وارد نہین ہوتا ہی زین بن منیر رحمہ اللہ تعالی نے کہا قول لا الہ الا اللہ ایک لقب ہی کہ دونون شہادت کے نطق پر جاری ہوا ہی **ف** قرطبی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہماری علماء فرماتی ہین کہ مردون کو اس کلمے کی تلقین کرنا سنت ماثورہ ہی مسلمانون نی اوسپر عمل کیا ہی اور یہ تلقین اسلیے ہوتی ہی کہ آخر کلام مردی کا لا الہ الا اللہ ہو اور اوسکا خاتمہ سعادت پر ہوجاوے اور عموم قول حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من كان آخر كلامه لا اله الا الله دخل الجنة مین داخل ہو اس حدیث کو ابو داؤد نی روایت کیا ہی اور عبد الحق نے اسکی تصحیح کی ہی **ف** حدیثون مین جو کہ امر تلقین کا وارد ہوا ہے سو ظاہر اوسکا یہ ہی کہ یہ وجوب حاضرین پر کفائی ہی **ف** قرطبی رحمہ اللہ نی تلقین کے فائدون سی ایک یہ فائدہ بیان کیا ہی کہ میت اوس چیز پر آگاہ ہو جاوے جس سی شیطان دفع ہو کیونکہ وہ میت سی تعرض کرتا ہی اوسکا عقیدہ بگاڑنا چاہتا ہے اور جبکہ میت کو تلقین کردی گئی اور اوسنے ایک بار یہ کلمہ کہہ لیا تو پھر شیطان اوسپر عود نہین کرتا ہی بار بار اوس سی نہ کہین تاکہ وہ گھبرا نہ جاوی ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ میت کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو اگر وہ اوسکو کہدی تو اوسکو چھوڑ دو ابو محمد بن عبد الحق نی کہا یہ چھوڑنا اسلیے ہی کہ وقت اصرار کرنے کی میت پر یہ خوف ہی کہ وہ کلمے سی بیزار ہو اور گھبراوی اور شیطان کا غلبہ ہو جاوی اور یہ سوء خاتمہ کا سبب ہو جاوی اعاذنا اللہ منہا **حکایت** حسن رضی اللہ عنہ نے کہا مجھسے ابن مبارک نے کہا کہ تو مجھے تلقین کر یعنی کلمہ شہادت کی اور مجھپر عود نہ کر مگر جبکہ مین اور کوئی کلام کرون مقصود یہ ہی کہ مر جاوین اور اونکے دل مین سوا خدا کی اور کچھ نہو کیونکہ مدار دل پر ہی اور دل ہی کے عمل پر نظر کرتی ہین اور اوس سی نجات ہوتی ہی رہی نری زبان کی حرکت بدون اسکی کہ دل مین ہو سو اسمین کچھ فائدہ نہین ہی نہ کوئی اسمین خیر خوبی ہی **ف** تلقین کبھی ذکر حدیث سی ہوتی ہی اوس شخص کے نزدیک جو کہ عالم ہی جیسا کہ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے کہ

حکایت ابو زرعہ نزع مین تھے اور اونکے نزدیک ابو حاتم محمد بن مسلم منذر بن شاذان اور ایک جماعت علماء کی بیٹھی ہوئی تھی حدیث تلقین کو ذکر کیا اور ابو زرعہ سے شرمائی کہا یارو آؤ حدیث کا مذاکرہ کرین محمد بن مسلم نے کہا خبر دی ہمکو ضحاک نی ابو مجلز سی اونہون نی کہا خبر دی ہمکو ابو عاصم نی اونہون نی کہا حدیث کی ہمکو عبد الحمید بن جعفر نے صالح بن ابی عریب سی پھر اس سی تجاوز نہ کیا اور باقی لوگ خاموش تھی ابو زرعہ نی کہا اور وہ حالت نزع مین تھے حدیث کی ہمکو ابو عاصم نے عبد الحمید بن جعفر سی اونہون نی صالح بن عریب سی اونہون نی کثیر بن مرہ حضرمی سی اونہون نی معاذ بن جبل سی معاذ نی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص کا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہوا وہ جنت مین داخل ہوا ایک روایت مین یون ہی کہ حرام کردیا اللہ نی اوسکو آگ پر اور ابو زرعہ نے انتقال کیا شارح نے اس حکایت کو بغیر اسناد کے ذکر کیا ہی اور وہ یہ ہی کہ ابو زرعہ نی لا الہ الا اللہ کہا اور حرف ہا کے ساتھ اونکی روح نکل گئی پہلے اس سے کہ دخل الجنة کا لفظ کہین **حکایت** شعبی رضی اللہ عنہ ایک بیمار کی عیادت کے لیے تشریف لیگئی دیکھا کہ ایک آدمی اوسکو لا الہ الا اللہ کی تلقین کر رہا ہی اور بار بار کرتا ہی شعبی نی اوس سی کہا کہ تو اسکے ساتھ نرمی کر وہ بیمار بولا اور کہا تو مجھے تلقین کر یا نہ کر مین خود اس کلمے کو نہین چھوڑتا ہون اور نہ اوسکو ترک کرتا ہون بعد اسکے

یہ آیت پڑھی والزمھم کلمۃ التقویٰ وکانوا احق بھا واھلھا شبلی نے فرمایا حمد ہے اللہ کے لیے جسنے ہماری اس دوست کو نجات دی **حکایت** حضرت جنید سید الطائفہ رضی اللہ عنہ کے وفات کے وقت لوگون نی کہا لا الہ الا اللہ کہو فرمایا مین اوسکو بھولا نہین ہون کہ یاد کرون **حکایت** جبکہ بعض صالحین سے موت کے وقت کہا کہ لا الہ الا اللہ کہو اونہون نی اپنی آنکھون کو کھولدیا اور یہ بیت پڑھی ؎ وملا ید کرنی عہود ابالحمی ٭ ومنتی نسیت العہد حتی اذکر ٭
جناب حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ نی کیا خوب فرمایا ہی ؎ مہر تو در درونم وعشق تو در سرم ٭ با شیر اندر آمد و با جان بدر رود ٭

فائدہ شیطان وقت موت کے حاضر ہوتا ہی قرطبی رحمہ اللہ تعالی نے ایک باب سوء خاتمہ کے بیان مین لکھا ہی اعاذنا اللہ منہ اور یہ کہا کہ شیطان میت کے پاس باپ کی صورت مین آتا ہی اور کہتا ہی کہ یہودی مر اور دوسرا شیطان مان کی صورت مین آتا ہی اور نصرانیت پر مرنے کی دعوت کرتا ہی اور اس باب مین ایک حدیث مرفوع ذکر کی **حکایت** قرطبی رحمہ اللہ نے کہا کہ عبداللہ بن احمد رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین احمد بن حنبل اپنی باپ کے انتقال کے وقت حاضر ہوا مینی دیکھا کہ وہ عرقناک ہوتی ہین پھر اونکو افاقہ ہوجاتا ہی اور اپنے ہاتھ سی اشارہ کرتی ہین لا تعد لا تعد یعنی عود نہ کر عود نہ کر یہ اشارہ چند بار کیا مینے کہا آبا یہ کیا ہی جو تم سی ظاہر ہوتا ہی اونہون نی کہا شیطان میرے سامنے کھڑا ہی اور انگلیان کاٹتا ہے اور کہتا ہی ای احمد تو مجھسی فوت ہوگیا اور مین کہتا ہون لا تعد یعنی تو عود نہ کر تا کہ مین مرجاؤن **حکایت** قرطبی رحمہ اللہ تعالی کہتی ہین مین نی ابو العباس احمد بن عمر قرطبی اپنے شیخ سے ثغر اسکندریہ مین سنا کہتے تھے کہ قرطبہ مین احمد بن محمد میرے شیخ کے بھائی تھی مین اونکے انتقال کے وقت حاضر ہوا اونسی کہا گیا لا الہ الا اللہ کہو وہ لا لا کہتے تھے جب اونکو ہوش آیا تو ہم نی اونسی اسکا ذکر کیا اونہون نی کہا کہ دو شیطان میرے داہنے بائین طرف آئی ایک نے کہا کہ یہودی مر کہ بہترین ادیان دین یہود ہے دوسرے نے کہا کہ نصرانی مر کہ بہترین ادیان دین نصاری ہی اور مین اونسی لا لا کہتا تھا یعنی نہین نہین مینے اپنے ہاتھ سی کتاب ترمذی ونسائی مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی یہ حدیث لکھی ہی کہ بیشک شیطان آتا ہی نزدیک ایک تمہارے کے وقت اوسکے مرنے کے پس وہ اوس سی کہتا ہی مر یہودی مر نصرانی سو میرا جواب اون دونون شیطانون کو یہ تھا تمکو قرطبی فرماتے ہین مینی کتاب ابو عیسی ترمذی کو تفحص کیا اور اوسکو پورا سنا لیکن مین اس حدیث پر واقف نہین ہوا اگر بعض نسخون مین موجود ہو تو اس بات کو اللہ تعالی ہی خوب جانتا ہے رہی کتاب نسائی سو مین نے بعض کو سنا اور اوس مین سے بہت سے میرے نزدیک موجود تھے مگر اس حدیث پر مجھی وقوف حاصل نہین ہوا کتاب نسائی کے چند نسخی ہین احتمال ہی کہ یہ حدیث بعض نسخون مین موجود ہو انتہی

فائدہ عقوق والدین موجب سوء خاتمہ ہی اعاذنا اللہ منہ **حکایت** بیہقی نی شعب الایمان و دلائل النبوت مین اور طبرانی نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین حاضر ہوا عرض کیا یا رسول اللہ یہان ایک نوجوان آدمی ہے اوسکو موت حاضر ہوئی ہی اوس سی کہتی ہین کہ لا الہ الا اللہ کہہ وہ اوسکو نہین کہہ سکتا ہی فرمایا کیا وہ اوسکو اپنی زندگی مین نہین کہتا تھا عرض کیا کہ ہان کہتا تھا فرمایا پھر کیا چیز منع کرتی ہی اوسکو اوس سی نزدیک اوسکے مرنے کی پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوٹھے اور ہم بھی ہمراہ آپکے اوٹھے یہان تک کہ اوس جوان کی پاس تشریف لائی فرمایا ای جوان کہہ لا الہ الا اللہ اوسنی کہا مین اوسکو نہین کہہ سکتا فرمایا کیون کہا بسبب نافرمانی میری والدہ کے فرمایا کیا وہ زندہ ہی کہا ہان فرمایا اوسکی طرف آدمی بھیجو پس وہ آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اوس سی فرمایا وہ تیرا بیٹا ہی کہا ہان فرمایا تو مجھی بتا اگر آگ دہکائی جاوی پھر تجھسی کہا جاوی کہ اگر تو اسمین شفاعت نکریگی تو ہم اوسکو اس آگ مین ڈالدینگی اوسنی کہا اب تو مین اوسمین شفاعت کرونگی فرمایا تو گواہ کر اللہ کو اور گواہ کر ہمکو کہ بیشک تو اوس سی راضی ہوئی اوسنی کہا مقرر مین اپنے بیٹے سے راضی ہوگئی فرمایا ای جوان کہہ لا الہ الا اللہ اوسنی کہا لا الہ الا اللہ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی حمد ہی اللہ کے لیے جسنے میرے سبب سی نجات دی اوسکو آگ سی

فائدہ حضرت امیر المومنین ابوبکر اور حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہنا موجب سوء خاتمہ ہی اعاذنا اللہ منہ
حکایت ابن عساکر نی عبدالرحمن محاربی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا ایک شخص کو موت آئی اوس سی کہا گیا کہ تو لا الہ الا اللہ کہہ اوس نی کہا مین نہین

کہ سکتا مین تو اون لوگون کی ساتھ صحبت رکھتا تہا جو کہ مجھکو ابوبکر و عمر کے شتم کا حکم کرتے تھے صاحب مقصر الآمال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین شاید بعض لوگون کے
دل مین یہ بات گذری کہ بہت لوگ جو کہ بلا رعقوق والدین اور شتم اصحاب رضی اللہ عنہم مین مبتلا ہین اور یہ حال نہین رکھتے ہین جواب اسکا اوس حکایت سے واضح
ہوگا جو کہ مواہب لدنیہ اور روضۃ الاحباب وغیرہ کتب سیر مین وقائع سال ہشتم مین مذکور ہے وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوقتادہ کو ہمراہ چند
آدمیون کے طرف اِضَم[1] کے بہیجا اور اس لشکر مین عامر بن اضبط راہ مین آگے آئے اصحاب پر تحیت اسلام کی مسلمان چونکہ اونکی اسلام کا اعتقاد نہین رکھتے تھے
اونکی سلام کا جواب نہ دیا اور محلم بن جثامہ نے اونکو قتل کر ڈالا اسی باب مین یہ آیت شریف نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا
ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومنا پس محلم آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے التماس عفو کیا فرمایا لا غفر اللہ لک یعنی اللہ تجہ کو نہ بخشے پس وہ روتے
ہوئے مجلس شریف سے اوٹھے اور اوسی ہفتہ مین مرگئے جبکہ اونکو دفن کیا تو زمین نے اونکو باہر ڈالدیا اور تین بار اسی طرح ہوا آخر الامر پتھرون کی درمیان مین چھوڑ دئے
جب یہ خبر سمع شریف مین پہونچی تو فرمایا کہ زمین تو اس سے بدتر کو بھی نگل لیتی ہے لیکن اللہ تعالی نے چاہا کہ تمکو نصیحت دے تاکہ متنبہ ہو جاؤ اسی کی مثل عذاب قبر مین
ایک حکایت اوزاعی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اونہون نے کہا دکہاتا ہے تمکو اللہ اہل توحید مین تاکہ تمکو عبرت ہو مین کہتا ہون کہ یہ حکایت محاسن المجنسین مین بہی لکہی گئی ہے

فصل جبکہ آدمی محتضر ہو تو کیا کہین سعید بن منصور نے اپنی سنن مین اور ابن ابی شیبہ و مروزی نے ام حسن سے روایت کیا ہے کہا مین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے
پاس تھی اونکی پاس ایک آدمی آیا اوسنے کہا فلان موت مین ہے اونہون نے فرمایا تو جا جب اوسکو دیکہے کہ اوسکو موت حاضر ہوئی تو یہ کہنا سلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

فصل جبکہ مردے کی آنکھین بند کرین تو کیا کہین (۱) مروزی نے بکر بن عبد اللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ تو کسی میت کی
آنکھین بند کرے تو یہ کہہ بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ (۲) طبرانی نے اوسط مین ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا داخل ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم ابوسلمہ پر اور وہ موت مین تھے پس جب اونکی آنکھین پھٹین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑھایا اونکو بند کردیا جب آپ بند کرچکے تو گھر والے
چیخنے لگے آپ نے اونکو چپ کیا اور فرمایا بیشک جبکہ جان نکلتی ہے تو بینائی اوسکے ساتھ جاتی ہے اور فرشتے میت کے پاس حاضر ہوتے ہین پس جو گھر والے کہتے
ہین فرشتے اوسپر آمین کہتے ہین پھر آپ نے فرمایا اللہم ارفع درجۃ ابی سلمۃ فی المہدیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین واغفر لنا ولہ یوم الدین
(۳) حاکم نے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم میت کی پاس حاضر ہو تو اوسکی آنکھون کو بند کردو
اسلیے کہ بینائی روح کے پیچہے جاتی ہے اور کہو خیر کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہین گھر والون کی دعا پر **فائدہ** بیہقی نے شعب الایمان مین اور ابونعیم نے حلیہ مین
مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجہسے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نہ سووے تو مگر وضو پر اسلیے کہ روحین اوٹہائی جاوینگی اوس حالت پر جسپر وہ
قبض کی گئی ہین طبرانی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کو ملک الموت آیا حالانکہ وہ وضو پر تہا تو وہ شہادت دیا گیا

**باب ۱۸ بیان مین ملائکہ وغیرہم کے جو کہ میت کی پاس حاضر ہوتے ہین اور جو کچھ کہ محتضر دیکھتا ہے اور جو اوس سے کہا جاتا ہے اور
جس چیز کی ساتھ مومن خوشخبری دیا جاتا ہے اور کافر ڈرایا جاتا ہے** (۱) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا نکلے ہم ہمراہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جنازے مین ایک آدمی کے انصار سے پس ہم قبر تک پہونچے اور ہنوز وہ لحد مین نہین رکہا گیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے
اور ہم آپ کے گرد بیٹھے گویا ہماری سرون پر پرندے تھے یعنی سرون کو نیچا کرکے باادب بیٹھے جیسے کسی کے سر پر پرندہ بیٹھی ہون اگر سر ہلاوے تو وہ اوڑ جاوین)
اور آپ کی دست مبارک مین ایک لکڑی تھی کہ اوس سے زمین کو کریدتے تھے یعنی جیسے متفکر و غمگین کی عادت ہوتی ہے پھر آپ نے اپنا سر مبارک اوٹھایا پس فرمایا پناہ
مانگو ساتھ اللہ کی عذاب قبر سے اس کلمے کو دو بار فرمایا یا تین بار پھر فرمایا بیشک بندہ مومن جبکہ ہوتا ہے انقطاع مین دنیا سے اور متوجہ ہونے مین طرف آخرت کی تو اوترتے
ہین طرف اوسکی فرشتے سفید مونہہ والے آسمان سے گویا اونکے مونہہ آفتاب ہین اونکی ساتھ کفن ہوتا ہے جنت کے کفنون سے اور حنوط جنت کی حنوط سے یہانتک کہ بیٹھتے ہین

[1] ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ سے ۳ منزل … حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کی والدہ … حدائق … رجال … شرح الصدور مین … اوس فرشتے کا نام ہے جو کہ مردے کو … [illegible]

طیبہ

وہ اوس سی اوسکی مد بصر تک پہر ملک الموت آتی ہین یہانتک کہ بیٹھتے ہین نزدیک اوسکی سر کے پہر کہتی ہین ای نفس مطمئنہ نکل تو طرف مغفرت کی اللہ سی اور
رضوان کی مین پس نکلتی ہی روح اس حال مین کہ بہتی ہی جسطرح بہتا ہی قطرہ مشک کے مونہہ سی گو تم اور طرح دیکہتی ہو پہر ملک الموت اوسکو لیتی ہین جب وہ اوسکو لیچکے
تو فرشتے طرفۃ العین اوسکو اون کی ہاتہ مین نہین چہوڑتی یہانتک کہ اوسکو لیتی ہین پہر اوسکو اوس کفن مین اور اوس حنوط مین رکہتی ہین اور نکلتی ہی اوس سے
خوشبو جیسی نہایت اچہی خوشبو مشک کی روی زمین پر پائی جاتی ہی پہر اوسکو چڑہا لیجاتے ہین پس نہین گذرتے کسی گروہ پر فرشتون سی مگر کہتی ہین کیا ہے
یہ روح پاک پس ساتہہ والے فرشتے کہتی ہین فلان فلان کا بیٹا ہی دنیا مین جن نامونکے ساتہہ اوسکو پکارتی تہی اون سب سی اچہا نام بتاتی ہین (یعنی القاب جو
مدح پر دلالت کرتی ہین) یہانتک کہ لے پہونچتے ہین اوس کو طرف آسمان دنیا کے پس اوس کے لیے دروازہ کہولنے کی درخواست کرتے
ہین پس اوسکی واسطے کہولا جاتا ہی پہر اوسکی مشایعت کرتے ہین یعنی اوسکے ساتہہ جاتی ہین ہر آسمان سے اوس کے ملائکہ مقربین اوس آسمان تک جو
اوسکی متصل ہی یہانتک کہ لے پہونچتی ہین اوسکو طرف ساتوین آسمان کی پس فرماتا ہی اللہ عزوجل لکہو میرے بندے کی کتاب علیین مین یعنی اوسکا نام اور
پہیر لیجاؤ اوسکو طرف زمین یعنی طرف بدن کی اس لیے کہ مینے اوسی زمین سی اونکو پیدا کیا اور اوسی مین اونکو پہیر لیجاؤنگا اور اوسی سی اونکو دوبارہ نکالونگا پہر
اوسکی روح اوسکے جسم مین پہیر لائی جاتی ہی پس آتی ہین اوسکے پاس دو فرشتے وہ اوسکو بٹہاتی ہین اوس سی کہتے ہین رب تیرا کون ہی وہ کہتا ہی رب میرا
اللہ ہے کہتی ہین دین تیرا کیا ہی وہ کہتا ہی دین میرا اسلام ہی کہتے ہین یہ کون آدمی ہے جو تم مین بہیجا گیا تہا وہ کہتا ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین
کہتی ہین علم تیرا کیا ہی[1] وہ کہتا ہی مینے کتاب اللہ کو پڑہا پس مین اوسکی ساتہہ ایمان لایا اور اوسکی تصدیق کی پس ایک منادی آسمان سی ندا کرتا ہی کہ سچ کہا
میرے بندے نے پس بچہاؤ اوسکے لیے بچہونا جنت سی اور پہناؤ اوسکو لباس جنت سی اور کہولدو اوسکے لیے ایک دروازہ طرف جنت کی پس آتی ہی اوسکو راحت اور
خوشبو جنت سی کشایش کی جاتی ہی اوسکی قبر مین اوسکی مد بصر تک اور آتا ہی اوسکے پاس ایک آدمی خوبصورت خوش لباس خوشبو پس کہتا ہی خوش ہو تو اوس
چیز کے ساتہہ جو تجہے خوش کری یہ تیرا وہ دن ہی جسکا تو وعدہ دیا جاتا تہا پس وہ اوس سی کہتا ہی تو کون ہی تیرا مونہہ تو وہ مونہہ ہے جو کہ خیر لاتا ہی وہ کہتا ہے مین تیرا
نیک عمل ہون پس کہتا ہی ای رب قیامت کو قائم کر ای رب قیامت کو قائم کر تا کہ مین اپنے اہل و مال کی طرف رجوع کرون فرمایا اور بندہ کافر جبکہ ہوتا ہے
انقطاع مین دنیا سی اور متوجہ ہونے مین آخرت سی تو اوترتی ہین طرف اوسکی آسمان سی فرشتے سیاہ رو اور اونکی ساتہہ ٹاٹ ہوتی ہین پس وہ بیٹھتے ہین اوس سے
اوسکی مد بصر تک پہر ملک الموت آتی ہین یہانتک کہ بیٹھتے ہین نزدیک اوسکی سر کی پس کہتی ہین ای نفس خبیثہ نکل تو طرف غصے کے اللہ سی اور غضب کے فرمایا اوسکی
جان اوسکی جسم مین متفرق ہو جاتی ہی پس کہینچتے ہین اوسکو جیسے کہینچی جاتی ہے لوہے کی سیخ بہیگی ہوئے اون سی پہر اوسکو لیتی ہین جبکہ وہ اوسکو لیچکتے تو نہین
چہوڑتے اوسکو فرشتے اونکے ہاتہہ مین طرفۃ العین یہانتک کہ رکہتی ہین اوسکو اون ٹاٹون مین اور نکلتی ہی اوس سی بدبو جیسے کہ نہایت بدبو مردار کی روی زمین پر
پائی جاتی ہی پس چڑہا لیجاتے ہین اوسکو نہین گذرتے ہین کسی گروہ پر فرشتون سی مگر وہ کہتی ہین کیا ہے یہ روح خبیث پس کہتی ہین فلان فلان کا بیٹا جن
نامون سی اوسکو دنیا مین پکارتے تہی اونمین برے سے برا نام بتاتی ہین یہانتک کہ لے پہونچتی ہین اوسکو طرف آسمان دنیا کی پس اوسکے لیے دروازہ کہولنے
کی درخواست کرتے ہین سو وہ اوسکے لیے نہین کہولا جاتا ہی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی یہ آیت پڑہی لا تفتح لہم ابواب السماء ولا یدخلون
الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط یعنی کہولے نہین جاتے اونکے لیے دروازے آسمان کی اور نہ وہ جنت مین داخل ہونگی یہانتک کہ داخل ہو اونٹ سوئی کے
ناکے مین پس فرماتا ہی اللہ تعالی لکہو اوسکی کتاب یعنی اوسکا نام سجین مین نیچی سی نیچی زمین مین پس ڈالی جاتی ہی روح اوسکی ڈالنا پہر آپ نی یہ آیت
پڑہی ومن یشرک باللہ فکانما خر من السماء فتخطفہ الطیر او تہوی بہ الریح فی مکان سحیق پس پہیری جاتی ہی روح اوسکی جسم مین اور آتی ہین
اوسکی پاس دو فرشتے پس وہ اوسکو بٹہاتی ہین اوس سی کہتی ہین رب تیرا کون ہی وہ کہتا ہی ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پہر اوس سی کہتی ہین دین تیرا کیا ہی وہ کہتا ہے

[1] یعنی تو نے اونکی رسالت کو کس چیز سے پہچانا

ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پہر وہ کہتے ہین یہ کون آدمی ہی جو تم مین بہیجا گیا تہا وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پس ایک منادی آسمان سی ندا کرتا ہی کہ جہوٹ
کہا میرے بندی نی سو بچہاؤ اوسکے واسطے بچہونا نار سی اور پہناؤ اوسکو لباس نار سی اور کہولدو اوسکے لیی ایک دروازہ طرف دوزخ کی پس آتی ہی اوسکو اوسکی
گرمی اور ہوای گرم سی اور تنگ کیجاتی ہی اوسپر قبر اوسکی یہان تک کہ ادہر کی پسلیان اودہر نکل آتی ہین پہر آتا ہی اوسکی پاس ایک آدمی بد صورت بد لباس
بد بو پس کہتا ہی تو خوش ہو اوس چیز کے ساتہہ جو کہ تجہکو بری لگی یہ تیرا وہ دن ہی جسکا تو وعدہ دیا جاتا تہا یہ کہتا ہی تو کون ہی تیرا مونہہ تو وہ مونہہ ہی جو برائی لاتا
ہے وہ کہتا ہی مین تیرا عمل خبیث ہون پس کہتا ہی ای رب قیامت کو قائم نہ کر روایت کیا اسکو امام احمد نی اور ابوداؤد نی اپنی سنن مین حاکم نی مستدرک مین
ابن ابی شیبہ نی مصنف مین بیہقی نی کتاب عذاب قبر مین طیالسی و عبد بن حمید نی اپنی مسندون مین ہناد بن سری نی زہد مین ابن جریر و ابن ابی حاتم وغیرہم نی
صحیح طریقون سی **ف** ہاہ ہاہ کلمہ تحسر و تحیر کا ہی علیین سجین کا بیان یہ ہی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کعب احبار سی پوچہا کہ علیین و سجین کیا ہی کہا علیین ایک
جگہہ ہی عرش کی نیچی کہ وہان نیکون کی نام لکہکر رکہہ چہوڑتی ہین تاکہ حساب کے دن اونکی نجات کی معرفت ہو اور سجین ایک جگہہ ہی ساتوین زمین کی نیچی کہ یہان
فجار کے نام لکہہ رکہتی ہین تاکہ حساب کی دن اونکے ہلاک کی پہچان ہو **ف** مومن جو کہتا ہی کہ قیامت کو قائم کر تاکہ مین اپنی اہل و مال کی طرف جاؤن بعض علما
نے کہا ہی احتمال ہی کہ یہ بات نہایت سرور و غایت خوشحالی کے سبب سی کہیگا اور آرزو اونکی طرف رجوع کی اسلیی ہی کہ اونکو اپنی حال کی خبر دی جیسے مسافر کہ اگر
اوسکو بلاد غربت مین عیش و آرام حاصل ہوتا ہی تو وہ اپنے گہر جانیکی تمنا کرتا ہی تاکہ اپنی خوشحالی کی اونکو خبر دی ۲ انس رضی اللہ عنہ تمیم داری رضی اللہ عنہ
سی روایت کرتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی اللہ ملک الموت سی فرماتا ہی تو جا میرے ولی کی طرف اوسکو میرے پاس لی آ مینے اوسکو خوشی و تکلیف سے
خوب آزمایا سو اوسکو مینے اوسی جگہہ پایا جہان مینی چاہا سو تو اوسکو میری پاس لی آ تاکہ مین اوسکو دنیا کے ہموم و غموم سی راحت دون پس جاتی ہین طرف اوسکے
ملک الموت اور اونکی ہمراہ پانسو فرشتے ہوتی ہین فرشتون کے ساتہ کفن و حنوط جنت کا ہوتا ہی اور اونکی ساتہہ ریحان کی دستی ہوتی ہین ریحان کی جڑ ایک اور
اوسکی سر مین بیس شاخین ہر شاخ کی خوشبو جدا اور اونکے ساتہہ سفید حریر ہوتا ہی اوسمین مشک اذفر پس ملک الموت نزدیک اوسکے سر کے بیٹہتے ہین اور
فرشتے اوسکو گہیر لیتی ہین اور اونمین سی ہر فرشتہ اپنا ہاتہہ اوسکے اعضا سی ایک عضو پر رکہتا ہی اور وہ سفید حریر اور مشک اذفر اوسکی ٹہوڑی کی نیچی بچہایا جاتا ہے
اور اوسکے لیی ایک دروازہ طرف جنت کے کہولا جاتا ہی فرمایا پس اوسکی روح البتہ بہلائی جاتی ہی اسوقت جنت کی نادر چیز و دلہنی کبہی تو اوسکی بیبیون سی کبہی
اوسکی لباس سی کبہی اوسکی میوون سی جیسی بچے کو اوسکے گہر والے بہلاتی ہین جبکہ وہ روتا ہی اور البتہ اوسکی بیبیان اوسوقت خوش ہوتی ہین فرمایا اور روح کو دق
ہے اور ملک الموت کہتی ہین ای روح پاک نکل تو الی سدر مخضود و طلح منضود و ظل ممدود و ماء مسکوب یعنی طرف بیر کے جسمین کانٹا نہین ہے
اور کیلے کے جو کہ تہ بتہ ہی اور سایہ دراز کی اور پانی بہتے ہوے کے فرمایا اور البتہ ملک الموت اوسکے ساتہہ ماں سی زیادہ تلطف کرتی ہین جو کہ اپنے بچے کے
ساتہہ کرتی ہی جانتی ہین کہ وہ روح اللہ کو محبوب ہی اللہ کے نزدیک اوسکی آؤبہگت ہی سو وہ اوس روح کے ساتہ نرمی کرنیکی وجہ سی اللہ کی رضا چاہتے ہین یعنی
اس تلطف کی سبب سی اللہ اونسی راضی ہو پس کہینچی جاتی ہی اوسکی روح جیسے کہینچا جاتا ہی بال آٹے سے فرمایا اور البتہ اوسکی روح نکلتی ہی اور اوسکے اردگرد فرشتے
کہتے جاتی ہین سلام ہو تم پر داخل ہو تم جنت مین بسبب اوس چیز کے جو عمل کرتی تہے تم اور یہ قول ہی اللہ تعالی کا الذین تتوفهم الملائكة طيبين يقولون
سلام علیکم فرمایا اللہ تعالی نی فاما ان کان من المقربين فروح وريحان وجنة نعيم یعنی راحت موت کی تکلیف سی اور ریحان جسکے ساتہہ وہ ملاقات
کیا جاتا ہی وقت نکلنے اوسکی روح کی اور جنت نعیم اوسکے آگے ہے یا فرمایا اوسکی مقابل ہی پس جبکہ ملک الموت نی اوسکی روح کو قبض کر لیا تو روح جسم کو کہتی ہے
اللہ تجہکو میری طرف سی جزای خیر دی البتہ مقرر تو میرے ساتہہ جلدی کرنیوالا تہا طرف طاعت اللہ کے سستی کرنیوالا اوسکی معصیت سی پس مبارک ہو تجہکو آج
کہ تو خود نجات پاچکا اور نجات دی یعنی مجہکو اور جسم روح سی مثل اسکی کہتا ہی فرمایا اور روتے ہین اوسپر زمین کی قطعات جنپر وہ اللہ تعالی کی عبادت کرتا تہا

اور ہر دروازہ آسمان کا جس کی اوسکا عمل چڑہتا تہا اور اوسکا رزق اوترتا تہا چالیس رات تک پھر جبکہ فرشتی اوسکی روح کو قبض کر چکتے ہین تو پانسو فرشتے
اوسکی جسم کے پاس کہڑے رہتے ہین نہین لوٹتی پوٹتی ہین اوسکو بنی آدم کسی جانب مگر فرشتے اوسنے پہلے اوسکو لوٹ پوٹ دیتے ہین اور نہلاتی ہین اوسکو کفنون
مین پہلے اونکے کفنون سی اور حنوط لگاتی ہین پہلے اونکے حنوط سی اور دو صفین فرشتون کی اوسکے گہر کے دروازے سی اوسکی قبر کے دروازے تک کہڑے رہتے
ہین استغفار کے ساتہ اوسکا استقبال کرتی ہین اور ابلیس اوسوقت ایسی ایک چیخ مارتا ہی کہ اوس سی اوسکی جسم کی بعض ہڈیان جدا ہوجاتی ہین اور اپنی لشکر
سی کہتا ہی خرابی ہو تمہاری کیونکر بچگیا یہ بندہ تم سی وہ کہتی ہین بیشک یہ معصوم تہا پس جبکہ ملک الموت اوسکی روح کو طرف آسمان کے چڑہا لیجاتی ہین تو جبریل
علیہ السلام ستر ہزار فرشتون مین اوسکا استقبال کرتی ہین وہ سب کے سب اوسکے پاس بشارت لاتی ہین اوسکی رب کی طرف سی پھر جبکہ ملک الموت عرش
تک پہونچتی ہین تو روح گرتی ہی سجدہ کرتی ہوئی اپنے رب کے لیے پس اللہ ملک الموت سی فرماتا ہی لیجا تو میرے بندے کی روح کو اور رکہہ اوسکو سدر مخضود
طلح منضود وظل ممدود وماء مسکوب مین پس جبکہ وہ رکہا جاتا ہی اپنی قبر مین تو نماز آتی ہی پس وہ اوسکے داہنی طرف ہوتی ہی اور روزہ آتا ہی وہ اوسکی بائین
طرف ہوتا ہی اور قرآن و ذکر آتا ہی یہ اوسکی سر کے نزدیک ہوتی ہین اور آتا ہی اوسکا چلنا طرف نماز کے وہ اوسکے دونون پاؤن کی نزدیک ہوتا ہی اور صبر آتا
ہے وہ قبر کے ایک ناحیہ مین ہوتا ہی اور بہیجتا ہی اللہ ایک عنق یعنی ایک ٹکڑا عذاب کا پس اوسکی داہنی طرف آتا ہی نماز کہتی ہے پیچہے جا واللہ وہ اپنی ساری
عمر جہد و تکلیف مین رہا اوسنی تو ابھی راحت پائی ہی جبکہ وہ اپنی قبر مین رکہا گیا ہی فرمایا پس وہ اوسکے بائین جانب سی آتا ہی پس روزہ مثل اسکی کہتا ہی پھر وہ
اوسکے سر کی طرف سی آتا ہی پس اوس سی مثل اسکی کہا جاتا ہی نہین آتا ہی عذاب کسی طرف سی پس ڈہونڈہے کہ آیا اوسکی طرف کوئی راہ پاوی مگر پاتا ہی ولی اللہ کو
کہ طاعت نے اوسکو گہیر لیا تو عذاب نزدیک اس دیکہنی کے اوس سی نکلجاتا ہی اور صبر باقی اعمال سی کہتا ہی خبردار نہین منع کیا مجہکو اس سی کہ مین اوسوقت اپنی ذات
سے اوسکا مباشر ہوتا مگر اس بات نے کہ مین دیکہون تمہارے پاس کیا ہی پس اگر تم عاجز ہو جاتی تو مین اوسکا صاحب ہوتا اور لیکن جبکہ تم نے اوس سی کفایت
کی تو مین اوسکی لیے ذخیرہ ہون نزدیک پل صراط کے اور ذخیرہ ہون واسطے اوسکی نزدیک میزان کی فرمایا اور بہیجتا ہی اللہ دو فرشتون کو آنکہین اونکی جیسے
بجلی جہکنی والی اور اون کی آواز جیسے کڑکتا بادل اور دانت اونکے جیسے بیل کی سینگ اور سانس اونکی جیسے آگ کی لپٹ جلتی ہوئی اپنے بالون مین اونہین کی
ہر ایک کی دونون مونڈھون کے درمیان میل تی اتنی راہ اور کہینچی گئی اونسی رافت و رحمت مگر ساتہ مومنون کی کہا جاتا ہی اونکو منکر نکیر ہر ایک کی ہاتھ مین
ایک ہتوڑا کہ اگر جن و انس اوسپر جمع ہوجاوین تو اوسکو اوٹہا نسکین پس وہ اوس سی کہتے ہین بیٹہہ وہ برابر بیٹہہ جاتا ہی اپنی قبر مین پس گر پڑتے ہین
اوسکے کفن کے کپڑی اوسکی کمر مین کہتے ہین رب تیرا کون ہی اور دین تیرا کیا ہی اور نبی تیرا کون ہی پس وہ کہتا ہی رب میرا اللہ وحدہ لاشریک لہ ہی اور دین
میرا اسلام ہی اور محمد میرے نبی ہین اور وہ خاتم النبیین ہین وہ اوس سی کہتی ہین تونی سچ کہا پھر قبر کو دہکاتی ہین پس اوسکو کشادہ کردیتی ہین اوس کے
آگے پیچہے داہنی بائین سی اور اوسکے سر کی طرف اور اوسکے دونون پاؤن کی جانب سی پھر اوس سی کہتی ہین تو اپنے اوپر دیکہہ پس وہ دیکہتا ہی ناگاہ وہ
کہلا ہوا ہی طرف آسمان کی پس اوس سی کہتی ہین یہ ہی منزل تیری ای ولی اللہ جبکہ تونی اطاعت کی اللہ کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی پس قسم ہی
اوسکی جسکی ہاتہ مین محمد کی جان ہی بیشک البتہ پہونچتی ہی اوسکی دل کی طرف ایک ایسی فرحت کہ کبہی رد نہوگی پہر اوس سی کہا جاتا ہی دیکہہ نیچے اپنی پس وہ دیکہتا
ہی اپنی نیچے ناگاہ وہ کہلا ہوا ہی طرف دوزخ کی پس کہتی ہین یا ولی اللہ تونی نجات پائی اس سی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم ہی اوسکی جسکے
ہاتہ مین میری جان ہی بیشک البتہ پہونچتی ہی طرف اوسکی دل کی نزدیک اسکی ایک ایسی فرحت کہ کبہی رد نہوگی اور کہولی جاتی ہین واسطی اوسکے ستر دروازے
طرف جنت کی آتی ہی اوسکو جنت کی ریح اور اوسکی ٹہنڈک سی یہانتک کہ اوٹہا دیگا اوسکو اللہ قبر اوسکی سی فرمایا اور کہتا ہی اللہ ملک الموت سی کہ جا تو طرف میری
دشمن کی سو اوسکو میری پاس لا آمینے مقرر اوسکی لیے اپنی رزق مین فراخی دی اور اپنی نعمت سی اوسکو ڈہانک دیا سو اوسنی انکار کیا مگر میری نافرمانی سی پس تو آکے

میری پاس لی آ تاکہ مین اوس سی آج انتقام لون پس جاتی ہین طرف اوسکی ملک الموت بری سی بری صورت مین کہ نہین دیکہا اوسکو کسی نی لوگون سی کبہی اونکی بارہ آنکہین اور اونکی ساتہ ایک سفود یعنی سیخ آگ کی بہت کانٹون والی اور اونکی ہمراہ پانسو فرشتی اونکی ساتہ نحاس یعنی دہوان اور انگارے جہنم کی انگارون سے اور اونکے ساتہ کوڑے آگ کے چمکتی ہوئی پس مارتی ہین اوسکو ملک الموت اوس آگ کی سیخ سی ایک ضرب کہ اسکے ہر کانٹے کی جڑ غائب ہو جاتی ہی ہر بال کی جڑ اور ہر رگ مین اوسکی رگون سی پہر اوسکو سخت مروڑی دیتی ہین پس کہینچتی ہین اوسکی روح کو اوسکے دونون پاؤن کے ناخنون سی پہر ڈالتی ہین اوسکو اوسکی دونون ایڑیون مین پس پہونچتی ہی عدو اللہ کو نزدیک اسکی ایک شدت اور مارتی ہین فرشتے اوسکے موہنہ اور اوسکی دبر کو اون کوڑون سی پہر اوسکو خوب پکڑتی ہین پس اوسکی روح اوسکی دونون ایڑیون سی کہینچتی ہین سو اوسکو اوسکے دونون گہٹنون مین ڈالتی ہین عدو اللہ کو ایک سخت شدت پہونچتی ہی اور مارتی ہین فرشتی اوسکی موہنہ اور دبر کو اون کوڑون سی پہر اسی طرح اوسکی حقوین تک پہر اسی طرح اوسکی سینے تک پہر اسی طرح اوسکی حلق تک پہر بچہاتی ہین فرشتے اوس دہوئین کو اور جہنم کے انگارون کو نیچے اوسکی ٹہوڑی کی پہر کہتی ہین ملک الموت نکل تو ای نفس خبیث ملعون الی سموم وحمیم وظل من یحموم لا بارد ولا کریم پس جبکہ ملک الموت نے اوسکی روح کو قبض کر لیا تو روح جسم سی کہتی ہی اللہ تجہکو میری طرف سی بری جزا دی مقرر تو بہت جلدی کرنیوالا تہا ساتہ میری طرف اللہ کی نافرمانی کی اور بہت سستی کرنیوالا تہا ساتہ میری اللہ کی طاعت سی سو تو خود ہلاک ہوا اور ہلاک کیا یعنی مجہکو اور جسم روح سی اسی طرح کہتا ہی اور لعنت کرتی ہین اوسکو قطعات زمین کے جنپر وہ اللہ کی نافرمانی کرتا تہا اور جاتی ہین لشکر ابلیس کی طرف اوسکی خوشخبری دیتی ہین اوسکو کہ اونہون نی ایک بندی کو بنی آدم سی دوزخ مین وارد کر دیا پہر جبکہ وہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہی تو تنگ کیجاتی ہی اوسپر قبر اوسکی یہان تک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہو جاتی ہین پس داہنی بائین مین اور بائین داہنی مین گہس جاتی ہین اور بہیجتا ہی اللہ طرف اوسکی کالی سانپون کو پس پکڑتے ہین وہ اوسکی نتہنون کو اور دونون پاؤن کے انگوٹہون کو پہر توڑتی ہین اوسکو یہانتک کہ ملتی ہین اوسکی وسط مین فرمایا اور بہیجتا ہی اللہ طرف اوسکی دو فرشتون کو وہ اوس سی کہتی ہین رب تیرا کون ہی اور دین تیرا کیا ہی اور نبی تیرا کون ہی وہ کہتا ہے مین نہین جانتا پس اوس سی کہا جاتا ہی نہ تونی جانا نہ تونی پڑہا پہر اوسے ایک ایسی مار مارتی ہین کہ اوسکی قبر مین شرارے اڑنے لگتے ہین پہر عود کرتا ہی پس اوس سے کہتی ہین تو اپنی اوپر دیکہہ وہ دیکہتا ہی ناگاہ ایک دروازہ طرف جنت کی کہلا ہوا ہی اوس سی کہتی ہین ای عدو اللہ اگر تو اللہ کی اطاعت کرتا تو یہ تیری منزل ہوتی فرمایا قسم ہی اوسکی جسکی ہاتہ مین میری جان ہی البتہ پہونچتی ہی طرف اوسکی دل کی اسوقت ایک حسرت ایسی کہ کبہی رد نہوگی اور کہولا جاتا ہی واسطی اوسکی ایک دروازہ طرف دوزخ کی پس کہتی ہین ای عدو اللہ یہ تیری منزل ہی جبکہ تونی اللہ کی نافرمانی کی اور کہولے جاتے ہین واسطے اوسکے ستتر دروازے طرف آگ کی آتی ہی اوسکو گرمی اوسکی اور ہوا گرم اوسکی یہانتک کہ اوٹہاویگا اوسکو اللہ اوسکی قبر سی دن قیامت کے طرف آگ کی اسکو ابو یعلی نی اپنی مسند مین اور ابن ابی الدنیا نی طریق یزید رقاشی سی عن انس عن تمیم الداری عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کیا ہی **۳** عبد الرحیم ارمنی نی کتاب الاخلاص مین کہا ہی ہمکو حدیث کی ابن مغرا نے اجلح سی اجلح نی روایت کی ضحاک سی ضحاک نے کہا جبکہ مومن بندے کی روح قبض کی جاتی ہی تو وہ آسمان کی طرف چڑہائی جاتی ہی پس جاتی ہین اوسکے ساتہ مقربین میں کہا مقربین کون ہین کہا قریب تر اونکی رتبے مین دوسری آسمان سی پہر چڑہائی جاتی ہی طرف تیسری آسمان کی پہر چوتہی کے پہر پانچوین کی پہر چہٹے کے پہر ساتوین کی پہر پہونچاتی ہین اوسکو طرف سدرۃ المنتہی کے اجلح نی کہا سدرۃ المنتہی کیون نام رکہا ضحاک نے کہا اوسی کی طرف منتہی ہوتی ہی ہر چیز اللہ کے امر کی اوس سی آگے نہین بڑہتی پس فرشتی کہتے ہین بندہ تیرا فلان اور وہ اوسکو خوب جانتا ہی پس آتا ہی اوسکی پاس ایک رقعہ مہر کیا ہوا اوسکی امن کا عذاب سی سوا ایسے قول اللہ تعالی کلا ان کتاب الابرار لفی علیین وما ادراک ما علیون کتاب مرقوم یشہدہ المقربون

فصل مومن کی مرتی وقت فرشتی روح وریحان و رضوان کی بشارت دیتی ہین

(۱) مرمذی نی حسن رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ نکلتی ہی روح مومن کی ریحانہ مین پہر یہ آیت پڑہی فاما ان کان من المقربین فروح وریحان وجنۃ نعیم **۲** ابن ابی حاتم وابن جریر نی قتادہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ روح رحمت ہی اور ریحان جسکی ساتہ ملاقات

لہ یعنی دونون پہلوؤن ... ۲ یعنی طرف ... بال بال ... اور بعض ... دونون ... ۲۳ یعنی بعض سانپ ... سر کی طرف پکڑتی ہین اور بعض جانب قدم کی پہر سانپون کی دونون جماعتین وسط مین ملجاتی ہین ۲۴ صحیح شریف کا لفظ الا ودیت وا لکیت ہی ... مجمع البحار مین ... اسی طرح کہا ہی ... ۲۵ ... الا و دیت ولا تلیت ... ولا تلیت ... ای لا قرأت ولا اتلیت ... [illegible]

ای لاعلمت ولا اتبعت ... [illegible]

کیجاتی ہی نزدیک موت کی ۳ ابن ابی الدنیانی بکر بن عبد اللہ سی روایت کیا ہی کہا جبکہ حکم کیا جاتا ہی ملک الموت علیہ السلام کو قبض مومن کا تو اونکی پاس جنت
سی ریحان لایا جاتا ہی پہر اوسنی کہاجاتا ہی کہ تو اوسکی روح اسمین قبض کر اور جبکہ قبض کافر کے ساتھہ مامور ہوتی ہین تو اونکی پاس ایک کمل سیاہ دوزخ سی لاتی
ہین پہر اوسنی کہاجاتا ہی کہ تو اوسکی روح اسمین قبض کر ۴ عبد اللہ بن امام احمد نی زوائد زہد مین اور ابن ابی الدنیا نی ابی عمران جونی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہی کہ مومن کو جبکہ موت حاضر ہوتی ہی تو اوسکی پاس ریحان کو دستے جنت سی لاتی ہین نزدیک موت اوسکی کی پس اوسکی روح اوسمین
رکہی جاتی ہی ۵ ابن ابی الدنیا نے مجاہد رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا کہینچا جاتا ہی نفس مومن کا حریر کے کپڑے مین حریر جنت سی ۶ ابن ابی حاتم و
ابن جریر نی ابو العالیہ سی روایت کیا ہی کہا نہین ہی کوئی مقربین سی کہ وہ دنیا سی جدا ہو یہانتک کہ لاتی ہین اوسکو پاس ایک ٹہنی ریحان جنت سی وہ اوسکو سونگہتا
ہی پہر اوسکی روح قبض کی جاتی ہی ۷ ابو نعیم نی دلائل النبوۃ مین مجاہد رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا کہینچی جاتی ہے جان مومن کی ایک پارچہ حریر مین
حریر جنت سی ۸ ابن ابی حاتم و ابن جریر نی ابو العالیہ سی روایت کیا ہی کہا نہین ہی کوئی مقربین سی کہ وہ دنیا سی جدا ہو یہانتک کہ لایا جاتا ہی ایک ٹہنی ریحان
جنت کی سو وہ اوسی سونگہتا ہی پہر قبض کیا جاتا ہی ۹ ابن ابی الدنیا و ابن عساکر نی عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مینے ایک آواز
سنی جس دن کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوی کہ کوئی کہتا ہی خوش ہو جا ای ابن عفان ساتھہ روح و ریحان کی ای ابن عفان خوش ہو جا ساتھہ رب
غیر غضبان کی خوش ہو جا ای ابن عفان ساتھہ رضوان و غفران کے کہا مینے پہر کے دیکہا تو کسی کو نہ پایا ۱۰ ابو القاسم بن مندہ نی کتاب الاحوال والایمان بالسوال
مین حسن رضی اللہ عنہ سی روح و ریحان کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہا خبردار بیشک وہ یعنی مقربین البتہ خوشخبری دیے جاتے ہین اوسکی نزدیک موت کے
۱۱ اور سلمان رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی فرمایا ہی بیشک اول جس چیز کے ساتھہ خوشخبری دیا جاتا ہی مومن نزدیک وفات
کے وہ روح و ریحان ہی اور اول جس چیز کے ساتھہ خوشخبری دیا جاتا ہی مومن اپنی قبر مین وہ یہ ہی کہ کہا جاتا ہی خوش ہو جا تو ساتھہ رضا اللہ کے اور جنت
کے آیا تو اچہا آنا مقرر بخشدیا اللہ نی ان لوگون کو جنہون نی تجہکو تیرے لیے قبر تک پہونچایا اور تصدیق کی اونکی جنہون نی تیری گواہی دی اور قبولیت
فرمائی اونکی واسطی جنہون نی تیری لیے مغفرت چاہی ۱۲ بخاری و مسلم نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے فرمایا ہی جو شخص اللہ کی ملاقات کو دوست رکہتا ہی اللہ اوسکی ملاقات کو دوست رکہتا ہی اور جو شخص اللہ کی ملاقات کو ناخوش رکہتا ہی اللہ اوسکی
ملاقات کو ناخوش رکہتا ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم تو البتہ موت کو ناخوش رکہتی ہین فرمایا یہ نہین ہی ولکن مومن جبکہ اوسکو موت حاضر
ہوتی ہی تو وہ بشارت دیا جاتا ہی اللہ کے رضوان اور اوسکی کرامت کی پس نہین ہی کوئی چیز محبوب تر اوسکو اوس چیز سی جو آگی اوسکی ہی اور دوست رکہتا
ہے اللہ کی ملاقات کو اور اللہ اوسکی ملاقات کو دوست رکہتا ہی اور کافر جبکہ اوسکو موت حاضر ہوتی ہی تو وہ خوشخبری دیا جاتا ہی ساتھہ عذاب اللہ کے اور
اوسکی عقوبت کے پس نہین ہی کوئی چیز مکروہ تر اوسکو اوس چیز سی جو اوسکے آگے ہی اور مکروہ رکہتا ہی اللہ کی ملاقات کو اور اللہ مکروہ رکہتا ہی اوسکی ملاقات
کو ۱۳ ابن ابی الدنیا نی ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہی کہ مومن استقبال کیا جاتا ہی نزدیک موت کی ساتھہ خوشبو کی خوشبوی
جنت سی اور ریحان کی ریحان جنت سی پس قبض کیجاتی ہی روح اوسکی پہر رکہی جاتی ہے ایک حریر مین جنت سی پہر وہ خوشبو لگائی جاتی ہی اور ریحان مین لپیٹی
جاتی ہی پہر رحمت کے فرشتے اوسکو لیکر چڑہتے ہین یہان تک کہ وہ علیین مین رکہی جاتی ہی ۱۴ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سی مروی ہی کہا جبکہ مارا جاتا ہی
بندہ اللہ کی راہ مین تو اول قطرہ جو کہ زمین پر گرتا ہی اوسکی خون سے مٹا دیتا ہی اللہ اوسکی ساری گناہون کو پہر بہیجتا ہی اللہ ایک ریطہ یعنی چادر جنت سی پس اوسمین
اوسکا نفس قبض کیا جاتا ہی اور ایک جسم جنت سی یہانتک کہ مرکب کیجاتی ہی اوسمین اوسکی روح پہر وہ چڑہایا جاتا ہی ہمراہ فرشتون کی گویا وہ اونہین کے ساتھہ تہا
جب سی کہ اللہ نی اوسکو پیدا کیا یہانتک کہ اوسکو رحمن کی پاس لاتی ہین پس فرشتون سی پہلے سجدہ کرتا ہی پہر فرشتے اوسکے بعد سجدہ کرتی ہین پہر اوسکی مغفرت کرتا ہے

اور اوسکو پاک کرتا ہی پہر اوسکو شہدا کی طرف حکم کیا جاتا ہی پس وہ اونکو پاتا ہی سبز جمنیون مین اور حریر کی قبون مین اونکی نزدیک ایک بیل اور ایک مچھلی ہی کہ یہ دونو

ہر روز اونکو ایسی چیز کہلاتی ہین جو کل نہین کہلائی مچھلی دن بہر جنت کی نہرون مین رہتی ہی پس کہاتی ہے ہر ایک خوشبو کو جنت کی نہرون کی پہر جب شام ہوتی

ہی تو بیل اوسکو اپنی سینگ سی مارتا ہی اوسکو ذبح کر دیتا ہی وہ اوسکے گوشت سی کہاتی ہین اوسکی گوشت مین مزہ ہر خوشبو کا جنت کی خوشبوی پاتی ہین اور بیل رات

بہر جنت مین چراکرتا ہی جنت کی پہلون سی کہاتا ہی جب صبح ہوتی ہی تو مچھلی اوسپر حملہ کرتی ہی اپنی دم سی اوسکو ذبح کر دیتی ہی وہ اوسکی گوشت سی کہاتی ہین اوسکے

گوشت مین مزہ ہر ایک جنت کے پہل کا پاتی ہین اپنی گہرون کی طرف دیکہتی ہین اللہ سی قیامت قائم ہونیکی دعا کرتی ہین اور جبکہ اللہ وفات دیتا ہی بندۂ

مومن کو تو بہیجتا ہی طرف اوسکی دو فرشتون کو ساتہ ایک کپڑے کے جنت سی اور ریحان کی ریحان جنت سی پس وہ کہتی ہین ای نفس پاک نکل تو طرف روح و ریحان اور

رب غیر غضبان کی فنعم ما قدمت یعنی تو کیا اچہا آیا پس وہ نکلتا ہی مثل اچہی سی اچہی خوشبوی مشک کے جسکو پاتا ہی ایک تمہارا اپنی ناک سی اور آسمان کے

اطراف پر فرشتی ہین کہتی ہین سبحان اللہ مقرر آئی زمین سی آج روح پاک پہر نہین گذرتی کسی دروازے پر مگر وہ کہولا جاتا ہی اور نہ کسی فرشتے پر مگر وہ اوسپر درود

بہیجتا ہی اور شہادت کرتا ہی یہانتک کہ اوسکو اوسکے رب عز وجل کے پاس لاتی ہین پہر فرشتے اوس سی پہلے سجدہ کرتی ہین پہر کہتے ہین ای رب ہماری یہ تیرا بندہ

فلان ہی ہمنے اوسکو وفات دی اور تو اوسکو خوب جانتا ہی پس فرماتا ہی حکم کرو اوسکو سجدے کا پہر روح سجدہ کرتی ہی پہر میکائیل بلائے جاتی ہین اوسنی کہا جاتا

ہے تو اس روح کو مومنین کے نفوس کی ساتہہ رکہہ یہان تک کہ پوچہون مین تجہسی اوسکا دن قیامت کی پہر اوسکی قبر کا حکم کیا جاتا ہی وہ اوسکی لیی کشادہ کیجاتی ہی

طول اوسکا ستر اور عرض اوسکا ستر اور ڈالا جاتا ہی اوسمین ریحان اور بچہایا جاتا ہی اوسمین حریر اور اگر اوسکے ساتہہ کچہہ قرآن ہی تو اوسکا نور اوسے کافی ہی ورنہ

کیا جاتا ہی اوسکی لیی نور مثل نور سورج کی پہر کہولا جاتا ہی اوسکے لیی ایک دروازہ طرف جنت کے پس وہ دیکہتا ہی طرف اپنے ٹہکانے کے جنت سے صبح و شام

اور جبکہ وفات دیتا ہے اللہ بندۂ کافر کو تو بہیجتا ہی طرف اوسکی دو فرشتون کو اور بہیجتا ہی ایک ٹکڑا موٹے کمل کا ہر بدبو سے زیادہ بدبودار اور ہر موٹے سی زیادہ

موٹا پس کہتی ہین ای نفس خبیث نکل تو طرف جہنم اور عذاب الیم کے اور رب کے جو تجہپر خفا ہے نکل تو طرف جہنم کے پس تو کیا برا آیا پس وہ نکلتا ہی مثل نہایت

بدبودار مردار کے جسکو پاتا ہی ایک تمہارا اپنی ناک سی اور آسمان کے کنارون پر فرشتے ہین کہتے ہین سبحان اللہ مقرر آیا زمین سی مردار اور روح خبیث اوسکی لیے

کوئی دروازہ آسمان کا نہین کہولا جاتا ہی پہر اوسکے جسم کو حکم کیا جاتا ہے پس تنگ کیجاتی ہی اوسپر قبر مین اور بہر دیجاتی ہے سانپون سی مثل گردنون بختی اونٹون کے

وہ اوسکا گوشت کہاتی ہین سو وہ اوسکی ہڈیون سی کچہہ بہی نہین چہوڑتے پہر بہیجے جاتے ہین اوسپر اندہی بہری فرشتے اونکے پاس بڑے بڑے ہتوڑے لوہے

کے نہ اوسکو دیکہتی ہین کہ اوسپر رحم کرین نہ اوسکی آواز سنتے ہین کہ اوسپر رحم کرین پس وہ اوسکو مارتے ہین اور اوسکو مخبوط کرتے ہین اور کہولا جاتا ہی اوسکے

لیے ایک دروازہ آگ سی سو وہ دیکہتا ہی طرف اپنے ٹہکانے کے آگ سی صبح و شام اللہ سی سوال کرتا ہی کہ اسکو اوسپر ہمیشہ رکہی پس نہ پہونچے اسکے ماوا کی طرف

آگ سی روایت کیا اسکو ہناد بن سری نے کتاب زہد مین اور عبد بن حمید نے اپنی تفسیر مین اور طبرانی نے کبیر مین ایک سند سی جسکے راوی ثقہ ہین ۱۵ امام

احمد و ابن حبان و نسائی و حاکم نے اور لفظ حاکم کے ہین اور بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی

البتہ مومن جبکہ قبض کیا جاتا ہی تو رحمت کے فرشتے سفید حریر اوسکے پاس لاتی ہین پس کہتی ہین نکل تو اوس سی راضی وہ تجہسے راضی طرف روح اللہ کی اور

ریحان کی اور رب غیر غضبان کی پس وہ نکلتی ہے مثل نہایت عمدہ خوشبو مشک کے یہانتک کہ دیتی ہین اوسکو بعض فرشتے بعض کو پہر وہ اوسی سونگہتی ہین

یہان تک کہ لاتی ہین اوسکو طرف دروازے آسمان کی پس کہتی ہین کیا اچہی یہ خوشبو ہی جو کہ زمین سے آئی جبکہ اوسکو کسی آسمان پر لیجاتے ہین ایسا ہی کہتی ہین

یہانتک کہ اوسکو مومنین کی روحون مین لاتی ہین پس البتہ وہ اوس سی زیادہ تر خوش ہوتی ہین ایک تمہارے سے اپنے غائب کے ساتہ جبکہ وہ اوسپر آوے

وہ اوس سی پوچہتی ہین فلان نے کیا کیا کہتے ہین اوسے چہوڑو تاکہ آرام لے کیونکہ وہ دنیا کے غم مین تہا جبکہ وہ اوسنی کہتا ہے کیا وہ تمہاری پاس نہین آیا وہ تو

لہ اصل کا لفظ تہا سیسی ہی یعنی کسی کی نیچی ہین

وہ جبکہ ہی تو کہتی ہین مترراؤ سکو اوسکی مان ہاویہ کی طرف لیگئی اور کافر پیس لاتی ہین فرشتے عذاب کے اوسکی پاس ٹاٹ کو کہتی ہین نکل تو اوس سی خفا وہ تجہپر خفا
طرف عذاب اللہ کی اور اوسکی غصے کے پس نکلتی ہی مثل نہایت بدبودار مردار کے پہر اوسکو لیجاتی ہین طرف دروازے زمین کی پس کہتی ہین یہ کیا بڑی بدبو ہے
جبکہ جس زمین پر آتی ہین تو یہی کہتی ہین یہانتک کہ اوسکو کافرون کی روحون مین لاتی ہین ١٦ ابن ماجہ وبیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی
کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی حاضر ہوتے ہین فرشتے پس جبکہ آدمی نیک ہوتا ہی تو کہتا ہی یعنی فرشتہ نکل تو ای نفس پاک کہ تہا تو پاک جسم مین نکل تو
سراہا ہوا اور خوش ہوجا ساتہہ روح وریحان ورب غیر غضبان کی پس یہ اوس سی کہتی رہتے ہین یہانتک کہ وہ نکلتا ہی پہر اوسکو آسمان کی طرف چڑہا لیجاتے
ہین اوسکے لیے دروازہ کہولنے کی درخواست کرتی ہین کہا جاتا ہی یہ کون ہی کہتے ہین فلان فلان کا بیٹا ہی کہتی ہین مرحبا ہی نفس پاک کو کہ تہا جسم پاک مین
تو داخل ہو سراہا ہوا اور خوش ہوجا ساتہہ روح وریحان اور رب راضی غیر غضبان کی سو یہ اوس سی کہتی رہتے ہین یہانتک کہ ساتوین آسمان کی طرف پہونچتی
ہین جبکہ آدمی برا ہوتا ہی تو کہتی ہین نکل ای نفس خبیث کہ تہا تو خبیث جسم مین نکل تو مذموم اور خوش ہوجا ساتھ گرم پانی اور پیپ کی اور کچہ اور اسی شکل کی طرح
طرح کی چیزین پس یہ اوس سی کہتی رہتی ہین یہانتک کہ وہ نکلتا ہی پہر اوسکو آسمان کی طرف چڑہاتی ہین اوسکے لیے دروازہ کہولنے کو کہتی ہین وہ کہتی ہین یہ کون
ہے کہتی ہین فلان پس کہتی ہین مرحبا نہو نفس خبیث کو کہ تہا جسم خبیث مین لوٹ جا تو مذموم تیرے لیے آسمان کی دروازے نہین کہولی جاوینگی پس وہ زمین کی
طرف بہیجا جاتا ہی پہر قبر کی طرف چلا جاتا ہی ١٧ بزار وابن مردویہ نی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی بیشک
مومن جبکہ اوسکو موت حاضر ہوتی ہی تو اوسکے پاس فرشتے ریشمی کپڑا لاتی ہین اوسمین مشک ہوتا ہی اور ریحان کے دستے پس اوسکی روح کہینچی جاتی ہی جیسے
بال آٹے سے کہینچا جاتا ہی اور کہا جاتا ہی ای نفس پاک نکل تو اوس سی راضی وہ تجہسی راضی طرف روح اللہ کے اور اوسکی کرامت کی پہر جب اوسکی روح نکلتی ہے
تو اوس مشک وریحان مین رکہی جاتی ہی اوسپر حریر لپیٹا جاتا ہی اور علیین کی طرف لیجائی جاتی ہی اور کافر جبکہ اوسکو موت حاضر ہوتی ہی تو فرشتے اوسکی
پاس ٹاٹ لاتی ہین اوسمین انگارہ ہوتا ہی پس اوسکی روح بہت سختی سے کہینچی جاتی ہی اور کہا جاتا ہی ای نفس خبیث نکل تو اوس سی خفا وہ تجہپر خفا طرف ذلت
اللہ تعالی کی اور اوسکی عذاب کی پہر جب اوسکی روح نکلتی ہی تو اوس انگاری پر رکہی جاتی ہی اور اوسپر ٹاٹ لپیٹا جاتا ہی اور سجین کی طرف لیجائی جاتی ہی ١٨
ابن مبارک نی زہد مین طریق شمر بن عطیہ سی روایت کیا ہی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کعب احبار سی اس آیت کو پوچہا کلا ان کتاب الابرار لفی علیین
کعب نی کہا کہ مومن کی روح جب قبض کیجاتی ہی تو اوسی آسمان کی طرف چڑہا لیجاتی ہین اوسکے لیے آسمان کے دروازے کہولی جاتی ہین فرشتے اوس سے
بشارت کے ساتہہ ملتی ہین یہانتک کہ اوسکو عرش کی طرف پہونچاتی ہین اور فرشتے چڑہ جاتی ہین پس اوسکے لیے عرش کے نیچے سی ایک کتاب نکالتی ہین پہر وہ
مہر کیجاتی ہی لکہی جاتی ہے عرش کے نیچے رکہی جاتی ہی واسطی پہچان نجات کی حساب کی لیے دن قیامت کو پس وہ یہ قول ہی اللہ تعالی کا کلا ان کتاب الابرار
الآیہ حضرت ابن عباس نی کہا اور قول اللہ تعالی کا کلا ان کتاب الفجار لفی سجین کعب نی کہا فاجر کی روح کو آسمان کی طرف چڑہا لیجاتی ہین پس آسمان اوسکی
قبول کرنی سی انکار کرتا ہی تو اوسکو زمین کی طرف اوتار لاتی ہین زمین اوسکے قبول سی انکار کرتی ہی تو اوسکو ساتون زمین کے نیچے داخل کرتے ہین یہانتک
کہ اوسے سجین کی طرف پہونچاتی ہین اور وہ حد ابلیس ہی پس اوسکی لیے حد ابلیس کے نیچے سے ایک کتاب نکالتے ہین پہر وہ مہر کیجاتی اور حد ابلیس کے
نیچے رکہی جاتی ہی واسطی اوسکے ہلاک کے حساب کے لیے پس وہ یہی قول اللہ تعالی کا وما ادراک ما سجین الآیہ ف عبداللہ بن احمد نی زوائد زہد مین
عبدالعزیز بن رفیع سی روایت کیا ہی کہ جب مومن کی روح آسمان کی طرف چڑہائی جاتی ہی تو فرشتی کہتے ہین پاک ہی وہ جسنی اس بندی کو شیطان سی نجات دی
یا وییہ وہ کیونکر بچگیا ١٩ ابن ابی شیبہ نی مصنف مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ مومن قبض نہین کیا جاتا ہی یہانتک کہ وہ دیکہتا ہی بشرے کو
پہر جبکہ وہ قبض کیا جاتا ہی تو ندا کرتا ہی پس نہین ہے گہر مین کوئی جانور چہوٹا نہ بڑا مگر وہ اوسکی آواز کو سنتا ہی سوا ثقلین یعنی جن وانس کے مجہے جلد لیچلو

له بعض نسخ
مین مہر کیا جاتا
اور بعض مین
نکالی جاتی ہے
مراد اس سے
اقامتگاه ہی
والله اعلم ١٢
عله کوڑ... ١٢

طرف ارحم الراحمین کی پہر جبکہ وہ اپنی کہاٹ پر رکہا جاتا ہی تو کہتا ہی ترتو گیا آہستہ چلتی ہو پس جبکہ اپنی لحد مین داخل کیا جاتا ہی تو اوسی تنہائی مین پہر اوسی کا دسکا

ٹہکانا جنت سی دکہاتی ہین اور جو کچھ اللہ نے اوسکے لیے تیار کر رکہا ہی اور اوسکی قبر روح و ریحان و مشک سی بہر دیجاتی ہی پس کہتا ہی یارب تو مجہی گے برباد ے

اوس سی کہا جاتا ہی ابہی تیرا وقت نہین آیا ہی تیرے توجائی بہن ہین کہ وہ نہین آئی ہین ولیکن تو تو خنک چشم ہو کے مژدہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا پس قسم

ہے اوسکی جبکی ہاتھ مین میری جان ہی نہین سویا کوئی مرد سونے والا جوان ناعم طاعم اور نہ کوئی جوان عورت دنیا مین ایسی نیند کہ وہ اسکی نیند کی زیادہ لذیذ اور زیادہ تر

شیرین ہو یہانتک کہ اوٹھاویگا اپنی سر کو طرف بشارت کی دن قیامت کو

فصل قبض روح کی وقت اللہ تعالی اور فرشتی مومن پر سلام پڑہتے ہین

(۱) ابو القاسم ابن مندہ نی کتاب الاحوال مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ اللہ مومن کی روح قبض کرنیکا ارادہ کرتا ہی تو ملک الموت کی

طرف وحی بہیجتا ہی کہ تو میری طرف سی اوسپر سلام پڑہ پس جبکہ ملک الموت اوسکی روح قبض کرنیکو آتی ہین تو کہتی ہین تیرا رب تجہپر سلام پڑہتا ہی ۲ مروزی

و ابو الشیخ نی اپنی تفسیر مین اور ابن ابی الدنیا نی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا جبکہ ملک الموت مومن کی روح قبض کرنیکو آتی ہین تو کہتی ہین رب تیرا

تجہپر سلام پڑہتا ہی ۳ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے تفسیر تحیتہم یوم یلقونہ سلام مین مروی ہی کہ کہا جس دن ملک الموت کی ملاقات کرینگی نہین ہے

کوئی مومن کہ اوسکی روح قبض کرین مگر اوسپر سلام کرتی ہین اسکو ابن ابی شیبہ نے مصنف مین اور ابن ابی حاتم و ابن ابی الدنیا و حاکم نے اور بیہقی نی شعب الایمان

مین روایت کیا ہی اور حاکم نی صحیح کہا ہی ۴ محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہا جبکہ جمع ہوتی ہے جان بندے مومن کی یعنی اوسکے موت

جسوقت نکلنا چاہتی ہی تو اوسکے پاس ملک الموت آتی ہین پس کہتی ہین السلام علیک یا ولی اللہ اللہ تجہپر سلام پڑہتا ہی پہر یہ آیت شریف پڑہی الذین

تتوفاہم الملائکۃ طیبین یقولون سلام علیکم اسکو ابن مبارک نی اور بیہقی نے شعب مین اور ابو الشیخ نی عظمت مین اور ابو القاسم ابن مندہ

نے کتاب الاحوال مین روایت کیا ہی ۵ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جبکہ آتا ہی ملک الموت

طرف ولی اللہ کے تو سلام کرتا ہی اوسپر اور اوسکا سلام اوسپر یہ ہی کہ کہتا ہی السلام علیک یا ولی اللہ کہڑا ہو پس نکل اپنی گہر سی جسکو تونے خراب کیا طرف اپنی گہر

کے جسکو آباد کیا ہی اور اگر وہ ولی اللہ نہین ہی تو اوس سی کہتا ہی کہڑا ہو نکل تیرے گہر سے جسکو تونے آباد کیا ہی طرف تیرے گہر کے جسکو تونی ویران کیا ہے

اسکو قاضی ابو الحسین ابن عریف نی اپنی فوائد مین اور ابو الربیع مسعودی نی اپنی فوائد مین روایت کیا ہی ۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما نی تفسیر فسلام لک

من اصحاب الیمین مین فرمایا ہی کہ مومن کے پاس فرشتی اللہ تعالی کی طرف سے سلام لاتی ہین پہر اوسپر سلام کرتی ہین اور اوسکو خبر دیتے ہین کہ وہ اصحاب

یمین سی ہی ۷ قتادہ رضی اللہ عنہ نے آیت موصوفہ مین فرمایا ہے کہ سلامتی ہے اللہ کے عذاب سے اور سلام کرتے ہین اوس پر اللہ کے فرشتے

فصل بیان مین قبض روح عارف باللہ کے

سلفی رحمہ اللہ نے مشیخۃ بغدادیہ مین کہا ہے کہ مین نے اپنے والد کو سنا وہ کہتے

تھے مین نی ابو سعید بن حسن علی واعظ کو سنا وہ کہتے تھے مین نی محمد بن ابی الحسن واعظ کو سنا وہ کہتے تھے کہ مین نی بعض کتب مین دیکہا ہی کہ اللہ تعالی

ظاہر کرتا ہے ملک الموت کی ہتیلی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم کو خط نور سے پہر حکم کرتا ہے کہ وہ اپنی ہتیلی کو عارف باللہ کے لیے کہول دین

اوسکی وفات کے وقت اور اوسے اس کتابت کو دکہا دین پس جبکہ عارف کی روح اوسکو دیکہتی ہی تو طرفۃ العین سے بہی زیادہ جلد اوسکی طرف اوڑجاتی ہے

فصل بشارت قبل موت کے بیان مین

۱ ابن ابی شیبہ ابن ابی الدنیا ابن مندہ نی ضحاک رضی اللہ عنہ سے تفسیر لہم البشری

فی الحیاۃ الدنیا وفی الآخرۃ مین روایت کیا ہی کہا جان لیتا ہی کہ وہ کہان ہے موت سے پہلے ۲ ابن ابی شیبہ ابن ابی الدنیا نے حضرت امیر المومنین

علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہی فرمایا حرام ہی ہر نفس پر کہ نکلے دنیا سی یہانتک کہ جان لیوی کہ اوسکا مصیر کدہر ہی ۳ ابن ابی الدنیا

بن مندہ نی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہ ایک جنگلی آدمی نی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیت موصوفہ کو پوچہا آپ نی فرمایا کہ بشری

عـه ایک نسخہ مین عبارت اس طرح ہی سمعت ابا سعید الحسن بن علی الواعظ یقول سمعت محمد بن محمد الواعظ یقول سمعت ابی یقول رایت اور ایک نسخہ مین یون ہی سمعت ابا سعید الحسن بن علی الواعظ یقول سمعت محمد بن حسن الواعظ یقول سمعت ابی یقول رایت واللہ اعلم ۱۲
عـه یعنی ٹہکانا ۱۲

زندگی دنیا مین تو اچہا خواب ہے کہ مومن کی واسطی دیکہا جاتا ہی پس اوسکے ساتہہ دنیا مین خوشخبری دیا جاتا ہی اور بشری آخرت مین سو وہ بشارت مومن کی ہے نزدیک موت کے بشارت دیا جاتا ہی کہ مقرر اللہ نے تیرے لیے مغفرت کی اور اونکی واسطی جنہون نی تجہی تیری قبر تک اوٹہایا ۴ بیہقی نی مجاہد رضی اللہ عنہ سے تفسیر ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون مین روایت کیا ہی کہا یہ نزدیک موت کے ہے اور سفیان رضی اللہ عنہ سے مثل اسکی روایت کیا ہی اور کہا کہ تین بشارتین دیا جاتا ہی نزدیک موت کی اور جبکہ قبر سی نکلیگا اور جسوقت فزع[سلہ] ہوگا ۵ ابن ابی حاتم و ابن مندہ نی مجاہد رضی اللہ عنہ سے آیت موصوفہ مین روایت کیا ہی کہا نہ ڈرو تم یعنی اوس چیز سے جسپر تم آتے ہو موت و امر آخرت سی اور نہ غم کہاؤ یعنی اوس چیز پر جو تم نی پیچہی چہوڑی ہماری امر دنیا سی یعنی اولاد یا اہل یا قرض کیونکہ اللہ تعالی اس سب مین تمہارا خلیفہ ہوگا ۶ ابن ابی حاتم نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی تفسیر مین آیت مذکورہ کی کہا کہ خوشخبری دیا جاتا ہی ساتہ اوسکی نزدیک اپنی موت کے اور اپنی قبر مین اور جسدن اوٹہایا جائیگا کہ بیشک البتہ وہ جنت مین ہی اور ابن ابی حاتم نی زید بن اسلم سی یہ بہی روایت کیا ہی کہا مومن کی پاس آتے ہین یعنی ملائکہ پس کہا جاتا ہی تو خوف نہ کر اوس چیز سی جسپر تو آنیوالا ہی پس اوسکا خوف جاتا رہتا ہی اور غم نہ کہا دنیا پر نہ اوسکی اہل پر اور خوش ہوجا ساتہ جنت کی پس وہ مرتا ہی اس حال مین کہ اللہ نے اوسکی آنکہہ کو ٹہنڈا کر دیا ۷ ابن مندہ نی کثیر بن ابی کثیر خادم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہا کہ اہل جنت مین سی ہر انسان کے ساتہ ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہی پس جبکہ وہ جنت کی خوشخبری دیا جاتا ہی تو فرشتہ اپنا ہاتہ اوسکے دل پر رکہتا ہی سو اگر یہ نہو تو اوسکا دل خوشی کے مارے اوسکے سر سے نکل جاوے ۸ ابن ابی حاتم و ابو نعیم نی سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ آیت پڑہی گئی یا ایتہا النفس المطمئنۃ الآیۃ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا بیشک یہ البتہ حسن ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خبردار بیشک فرشتہ عنقریب کہیگا اوس کو واسطے تیرے نزدیک موت کے ۹ ابن ابی حاتم نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ وہ اس آیت سے پوچہے گئے پس کہا کہ اللہ جبکہ ارادہ فرماتا ہے اپنے بندہ مومن کی روح قبض کرنے کا تو نفس مطمئن ہوتا ہے طرف اللہ کے اور اللہ مطمئن ہوتا ہے طرف اوس کے

فصل آسمان زمین کے فرشتے مومن میت پر درود بہیجتے ہین (۱) ابو القاسم ابن مندہ نی کتاب الاحوال والایمان بالسوال مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی بیشک مومن جبکہ ہوتا ہی متوجہ ہونے مین آخرت سی اور پیچہہ پہیرنے مین دنیا سی تو اوپر اوترتے ہین فرشتے اللہ کے فرشتون سی گویا موہنہ اونکی سورج ہین ساتہ اوسکی کفن و حنوط کے جنت سی پس بیٹہتی ہین وہ اوس کی ایسی جگہہ کہ وہ اونکی طرف دیکہتا ہی پہر جبکہ اوسکی روح نکلتی ہی تو اوسپر ہر فرشتہ درمیان آسمان و زمین کا درود بہیجتا ہی ۲ مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ مومن کی روح نکلتی ہی تو اوس سی دو فرشتے ملتے ہین پس وہ اوسکو چڑہا لیجاتے ہین پہر اوسکی خوشبو کا ذکر کیا اور آسمان والی کہتے ہین پاک روح ہی کہ آئی زمین کی طرف سی درود بہیجے اللہ تجہپر اور اوس جسم پر جسکو تو آباد رکہتی تہی پس اوسکو اوسکے رب تعالی کی طرف لیجاتی ہین پہر فرماتا ہی تم اسکو لیجاؤ آخر مدت تک اور کافر جبکہ اوسکی روح نکلتی ہی پس اوسکی بدبو اور لعنت کا ذکر کیا اور آسمان والے کہتے ہین خبیث روح ہی کہ زمین کی طرف سے آئی پس کہا جاتا ہی تم لیجاؤ اسکو آخر مدت تک ۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما سی مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی نہین ہی کوئی نفس کہ دنیا سی مفارقت کری یہانتک کہ دیکہتا ہے اپنے ٹہکانے کو جنت و نار سی پہر فرمایا کہ جب وہ ہوتا ہی نزدیک اسکے تو صف کیجاتی ہین واسطے اوسکی دو جانب[سلہ] فرشتون سی نظر کرتے ہین ما بین خافقین یعنی مشرق مغرب کو گویا موہنہ اونکی آفتاب ہین پس وہ دیکہتا ہے طرف اونکی نہین دیکہتا اونکی غیر کو اگرچہ تم سمجہتے ہو کہ وہ تمہاری طرف دیکہتا ہی اونمین سی ہر فرشتے کے ساتہ کفن و حنوط ہی پہر اگر وہ مومن ہی تو اوسکو جنت کی بشارت دیتے ہین اور کہتے ہین نکل تو ای نفس پاک طرف رضوان اللہ کے اور جنت کے پس مقرر تیار کیا اللہ نے واسطے تیرے کرامت سی وہ چیز کہ بہتر ہے تیرے لیے دنیا سی اور جو اوسمین ہے پہر وہ ہمیشہ اوسکو

ابن جبیر

سلہ یعنی قیامت کی گہبراہٹ ۱۲

سلہ یعنی ذو صف ۱۲

بشارت دیتی اور اوسے گہیرے رہتے ہین البتہ وہ اوسکی ساتھہ زیادہ نرم اور زیادہ ترمہربان ہین مان سے اوسکے بچے کے ساتھہ پہر وہ کھینچتے ہین اوسکی روح
کو نیچے سے ہر ناخن اور جوڑ کے اور مرتا ہی اول فاول اور اوسپر آسانی کیجاتی ہی گو تم اوسکو حالت شدت مین دیکھتے ہو یہان تک کہ پہونچتی ہی اوسکی ٹہوڑی کو
پس البتہ وہ سخت تر ہی از روی کراہت کی واسطے نکلنے کی جسم سی بچے سے جبکہ وہ نکلتا ہی رحم سی پس اونمین سی ہر فرشتہ مبادرت کرتا ہی کہ کون اوسکو قبض کرے
سو اوسکے قبض کے ملک الموت متولی ہوتی ہین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو پڑہا قل یتوفاکم ملک الموت الذی وکل بکم پس اوسکو
سفید کفنون مین لیتی ہین پہر اوسکو لگاتے ہین اپنی طرف؎ سو البتہ وہ سخت تر ہین از روی لزوم کی واسطے اوسکے عورت سی اپنے بچے کے لیے پہر اوس سے
مشک کی خوشبو سے بہی زیادہ اچہی خوشبو اوڑتی ہی پس وہ اوسکی خوشبو کو سونگہتے ہین اور اوسکے مباشر رہتے ہین اور کہتے ہین مرحبا ہی بوی پاک اور روح
پاک کو ای اللہ درود بہیج روح پر اور درود بہیج اوس جسم پر جس سی وہ نکلی پس اوسکو چڑہا لیجاتے ہین طرف اللہ کی اور اللہ کی ایک خلق ہی ہوا مین کہ اونکی گنتی
کوئی نہین جانتا مگر وہی اونکی لیے اوس سی خوشبو مشک سی زیادہ اچہی اوڑتی ہی تو وہ اوسپر درود بہیجتی ہین اور اوسکی مباشر رہتے ہین اور اوسکے لیے آسمان کے
دروازے کہولی جاتی ہین پس درود بہیجتا ہی اوسپر ہر فرشتہ ہر آسمان مین جسپر وہ گذرتی ہی یہانتک کہ پہونچاتے ہین اوسکو طرف ملک جبار کے پس جبار تعالی
فرماتا ہی مرحبا ہے نفس پاک کو اور جسم کو جس سی وہ نکلی اور جبکہ رب کسی شے کے لیے مرحبا کہتا ہی تو اوسکے واسطے ہر چیز مرحبا کہتی ہی اور ہر تنگی اوس سی جاتی
رہتی ہی پہر اس نفس پاک کی لیے فرماتا ہی داخل کرو اوسکو جنت مین دکہاؤ اوسکو ٹہکانا اوسکا جنت سے اور پیش کرو واسطے اوسکے جو اوسکے لیے مین نے تیار کیا ہے
کرامت و نعیم سی پہر اوسکو زمین کی طرف لیجاؤ پس بیشک حکم کرچکا ہون کہ مین نے اوسی سی اونکو پیدا کیا اور اوسی مین اونکو پہر لیجاؤنگا اور اوسی سی اونکو دوبارہ
نکالونگا پس قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی البتہ وہ سخت تر ہے از روی کراہت کے واسطے نکلنے کے اوس سی جس وقت کہ نکلتی تہی جسم سی اور کہتی
ہے تم مجہے کہان لیے جاتے ہو طرف اوس جسم کے جسکے اندر مین تہی وہ کہتے ہین ہم اسکی ساتھہ مامور ہین سو ضرور ہے تیری لیے اس سی پس وہ اوسکو اوتار لاتی ہے
اتنی دیر مین کہ لوگ اوسکے غسل و کفن سے فارغ ہون پہر وہ اوس روح کو اوسکے جسم و کفن کے کپڑون مین داخل کردیتے ہین اسکو ابن مردویہ وابن مندہ نے
نہایت کمزور سند سے روایت کیا ہی ابن ابی حاتم نے سدی سی روایت کیا ہی کہا جبکہ کافر کی روح لی جاتی ہی تو اوسکو زمین کے فرشتے مارتے ہین یہانتک کہ
آسمان مین مرتفع ہوتی ہی پس جب آسمان کو پہونچتی ہے تو اوسے آسمان کے فرشتے مارتے ہین پس اوترتی ہی تو اوسکو زمین کی فرشتے مارتے ہین اور پہر جاتی ہے
تو اوسی آسمان دنیا کے فرشتے مارتے ہین پس وہ سب سے نیچی زمین کی طرف اوتر جاتی ہی **فصل فرشتے مومن کی اچہی عمل اور کافر کی بری عمل کا ذکر کرتی ہین**
ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ نکلتی ہی جان مومن کی اور وہ مشک سی بہی زیادہ خوشبو ہوتی ہی پس چڑہا لیجاتے ہین اوسکو فرشتے جنہون نے اوسکو
وفات دی پہر ملتے ہین اونسے فرشتے آسمان کی ورے پس کہتے ہین کون ہی یہ تمہاری ساتھہ وہ کہتے ہین یہ فلان ہی اور ذکر کرتے ہین اوسکو ساتھہ حسن عمل اوسکے
کے پس وہ کہتے ہین حَیَّاکُمُ اللّٰہُ وَحَیَّا مَنْ مَعَکُمْ پہر اوسکے لیے آسمان کے دروازے کہولے جاتی ہین پس اوسکا موتہہ روشن ہو جاتا ہی پہر رب کے پاس آتا ہی
اور البتہ اوسکے موتہہ کے لیے ایک روشنی ہوتی ہے مثل سورج کی کہا اور کافر سی نکلتی ہے جان اوسکی اور وہ مردار سی بہی زیادہ بدبودار ہوتی ہی چڑہا لیجاتے
ہین اوسکو فرشتے جنہون نے اوسکو وفات دی پس ملتی ہین اونسے اور فرشتے آسمان کے ورے پس کہتے ہین یہ کون ہی تمہاری ساتھہ کہتے ہین فلان ہی اور ذکر کرتے
ہین اوسکو ساتھہ نہایت برے اوسکے عمل کی وہ کہتے ہین پہیر لیجاؤ اوسکو اللہ نے اوسپر کچھ ظلم نہین کیا ہی اور ابو موسی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت شریف پڑہی ولا یدخلون
الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف والبیہقی واللالکائی واخرجہ ابوداؤد الطیالسی بنحوہ وفیہ فیصعد بہ من الباب
الذی کان یصعد عملہ منہ وفی اخرہ فیرد الی اسفل الارضین الی الثری **فصل بیان مین تفسیر من راق کی** روا ابن ابی الدنیا و
ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قیل من راق کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہا کہ کہا جاتا ہے کون چڑہاتا ہے اوسکی روح کو رحمت کے فرشتے

یعنی اپنی ایسی گود مین لیتی ہین اور چپکا لیتی ہین ۱۲

یا عذاب کی فرشتی ۲ ابن ابی الدنیا نی یزید رقاشی رضی اللہ عنہ سی تفسیر مین آیت موصوفہ کے روایت کیا ہی کہا فرشتی بعض بعض سی کہتے ہین کون سی روانہ سے اسکا عمل چڑہایا جاتا تہا کہ اوس سی اسکی روح چڑہائی جاوی ۳ ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی تفسیر مین والتفت الساق بالساق کے کہا لوگ تو اوس کے بدن کی تجہیز کرتے ہین اور فرشتے اوسکی روح کی

فصل ملائکہ محافظ مرتے وقت مومن کی تعریف فاجر کی مذمت کرتے ہین

ابن ابی الدنیا نی وہیب بن ورد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہی کہ نہین ہی کوئی مومن کہ مری یہان تک کہ دکہائی دیتے ہین اوسکو دونون فرشتے اوسکے جو کہ نگاہبانی کرتے تہے اوسپر اوسکے عمل کی دنیا مین پس اگر وہ طاعت الٰہی کی ساتہہ اونکا مصاحب ہا ہی تو اوس سے کہتے ہین جزاک اللہ عنا من جلیس خیرا پس بہت سی اچھی مجلسون مین تونے ہمکو بٹہایا اور بہت سی عمل صالح مین تونے ہم کو حاضر کیا اور بہت سی اچھی باتین تونے ہمکو سنائین فجزاک اللہ عنا من جلیس خیرا اور اگر وہ اسکی سوا اور باتون مین اونکا مصاحب ہا ہی جنمین اللہ تعالیٰ کی کوئی رضا نہین ہی تو تعریف کو اوسپر لوٹ دیتے ہین پس کہتے ہین لا جزاک اللہ عنا من جلیس خیرا پس بہت سی بری مجلسون مین تونی ہمکو بٹہایا اور بہت سے برے کامون مین تونے ہمکو حاضر کیا اور بہت سی بری باتین تونے ہمکو سنائین فلا جزاک اللہ عنا من جلیس خیرا کہا پس یہ ہی بلند ہونا بصر میت کا طرف اونکے اور وہ کبہی دنیا کی طرف نہ پہیریگی ۲ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجہو یہ بات پہونچی ہی کہ بندۂ مومن کو جبکہ موت حاضر ہوتی ہی تو اوسکے دو فرشتے جو کہ اوسکے ساتہہ رہتی زمانۂ حیات مین اوسکی حفاظت کرتے تہے جبکہ اسکے گہر والے روتے ہین تو وہ کہتے ہین ہم کو چہوڑو کہ ہم اپنی مصاحب پر ثنا کرین اوس خیر کے ساتہہ جسکو ہم اوس سی جانتے ہین پس کہتے ہین رحمک اللہ و جزاک من صاحب خیر بیشک البتہ تو تہا بہت جلدی کرنے والا طرف طاعت اللہ کے بہت سستی کرنیوالا اللہ کی نافرمانی سے اور بیشک البتہ تو وہ شخص تہا کہ ہم تیرے غیب سی امن مین تہی سو ہم چڑہتے ہین پس تو ہمکو مشغول نہ کرتا ذکر سی ساتہہ فرشتون کے اور جبکہ برے بندے کو موت حاضر ہوتی ہی اور اوسکی گہر والے روتے چیختے چلاتے ہین تو دونون فرشتے کہڑے ہوتے ہین پس کہتے ہین ہمکو چہوڑو کہ ہم اوسپر ثنا کرین اوس خیر کے ساتہہ جسکو ہم اوس سی جانتے ہین پس کہتے ہین جزاک اللہ من صاحب شرا بیشک تو بہت دیر کرنیوالا تہا اللہ کی طاعت سے بہت جلدی کرنیوالا طرف اوسکی معصیت کی اور ہم تیرے غیب سے امن مین نہین ہوتے تہے پہر وہ آسمان کی طرف چڑہہ جاتی مین

فصل مرتے وقت اہل مجلس کی صورتین نظر آتی ہین

(۱) ابن ابی الدنیا نے اور بیہقی نے شعب مین اور ابو نعیم نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر اوسکے اہل مجلس اوسپر پیش کیے جاتے ہین اگر ہے وہ اہل ذکر سی تو اہل ذکر سی اور اگر اہل لہو سی ہے تو اہل لہو سی ۲ ابن ابی شیبہ نے طریق مجاہد سی یزید بن شجرہ صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہی کوئی میت کہ مرے یہان تک کہ صورت بنائی جاتی ہین اوسکے لیے اوسکے ہمنشین نزدیک اوسکی موت کے اگر ہے وہ اہل لہو تو اہل لہو اور اگر اہل ذکر ہے تو اہل ذکر ۳

حکایت

بیہقی نی شعب مین ربیع بن برہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی اور یہ عابد تہے بصرہ مین کہا مینے پایا لوگون کو شام مین ایک آدمی سے کہا گیا کہ لا الہ الا اللہ کہہ اوسنی کہا تو پی اور مجہے پلا یعنی شراب ایک اور آدمی سی اہواز مین کہا گیا ای فلان لا الہ الا اللہ کہہ وہ کہنے لگا دہ یازدہ دہ دوازدہ ایک اور کوئی سے یہان بصرہ مین کہا گیا ای فلان لا الہ الا اللہ کہہ وہ کہنی لگا ؎ یا رب قائلۃ یوما وقد تعبت ٭ کیف الطریق الی حمام منجاب ٭ ابو بکر نے کہا یہ ایک آدمی تہا کہ اوس سی ایک عورت نے حمام کی راہ پوچہی اوسنے اپنا گہر بتا دیا پس کہا یعنی اس شعر کو نزدیک موت کی مین کہتا ہون اسکا پورا قصہ محاسن المحسنین مین مسطور ہی

فصل مرتے وقت اچھے برے اعمال کی صورت نظر آتی ہی

۱ ابن ابی الدنیا نے ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی میت کہ مری مگر صورت بنائی جاتی ہین واسطے اوسکے اعمال اچہو اوسکے اور اعمال بری پس اپنے حسنات کی طرف نظر بلند کرتا ہی اور سیات سی نگاہ نیچی کرتا ہی ۲ حسن رضی اللہ عنہ سے تفسیر ینبأ الانسان یومئذ بما قدم واخر مین روایت کیا ہی کہا کہ موت کے وقت اوسکے نگہبان فرشتے اوسپر اوترتے ہین پس وہ خیر وشر کو اوسپر پیش کرتے ہین سو جبکہ نیکی کو دیکہتا ہی تو خوش ہوتا ہی اور مونہہ چہپنے لگتا ہے اور جب بدی کو

دیکھتا ہی تو انگلی کاٹتا ہی اور تیوری چڑہاتا ہی ۳ حنظلہ بن اسود رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ میرا ایک غلام مرا یعنی مرنے کے قریب ہوا پس اوسنی شروع کیا کہ ایک بار موںھہ ڈہانکتا تہا ایک بار کہول دیتا تہا مینے اسکا ذکر مجاہد سی کیا اونہون نی کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہی کہ مومن کی جان نہین نکلتی یہانتک کہ پیش کیا جاتا ہی اوسپر عمل اوسکا خیر و شر ۴ **حکایت** بزار و طبرانی نے کبیر مین سلمان رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص پہ داخل ہوی انصار سی اور وہ موت مین تہا فرمایا تو کیا پاتا ہی کہا مین پاتا ہون اپنے آپ کو ساتھ خیر کے اور مقرر حاضر ہوی مجھکو دو یعنی دو شخص ایک اونمین کا کالا ہی اور دوسرا سفید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا اونمین کا کونسا تجہسی زیادہ تر قریب ہی اوسنی کہا کالا فرمایا بیشک خیر قلیل اور شر کثیر ہے کہا بس نفع دیجیی مجھکو آپ سی یا رسول اللہ ساتھ ایک دعا کے آپ نی فرمایا الٰہی کثیر کو بخش اور قلیل کو بڑہا پہر فرمایا تو کیا دیکھتا ہی کہا خیر قربان ہون آپ پر سی میرے مان باپ مین خیر کو دیکھتا ہون کہ بڑہتی ہی اور شر مضمحل ہو رہا ہی اور کالا مجھسے پیچھے ہٹ گیا فرمایا ای عملک املک بک کہا مین پانی پلایا کرتا تہا پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ مین البتہ جانتا ہون کہ جس چیز کی وہ ملاقات کرتا ہی نہین ہی اوس سی کوئی رگ مگر وہ موت کے سبب علیحدہ دردناک ہو رہی ہے

فصل فرشتے موت کے وقت میت کی اعضا کو سونگھتے ہین

(۱) ابن ابی الدنیا نے ابو کمین رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا جبکہ آدمی کو موت حاضر ہوتی ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہی کہ تو اوسکا سر سونگھہ وہ کہتا ہی مین اوسکی سر مین قرآن کو پاتا ہون کہا تو اوسکی دل کو سونگھہ وہ کہتا ہے مین اوسکی دل مین روزہ پاتا ہون کہا اوسکے پانون کو سونگھہ وہ کہتا ہی مین اوسکی پانون مین قیام کو پاتا ہون کہا اوسنی اپنے نفس کی حفاظت کی اللہ اوسکو محفوظ رکہی ۲ **حکایت** ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کا بھتیجا ماجن تہا اوسکی بیماری سخت ہوئی اونہون نی اوسکی بیماری مین عیادت نہ کی جبکہ حالت نزع مین ہوا تو ابو قلابہ نی کہا کہ وہ میرے بہائی کا بیٹا ہی اور امر اوسکا طرف اللہ کے ہے پس وہ اوس رات نزدیک اوسکی بیدار رہے وہ جاگ رہے تہے کہ ناگاہ دو آدمی کالے مین اونکے ساتھ عنکبہ ہے پہر دو فرشتے گھر کی چہت سی اوترے ابو قلابہ نی کہا کہ مین سنتا ہون کہ ایک دوسرے سے کہتا ہی کہ تو اس آدمی کی طرف چلا آیا پاتا ہی تو نزدیک اوسکی کچھ خیر پس وہ متوجہ ہوا جبکہ میرے بھتیجے کے پاس آیا تو اوسنی اوسکا سر سونگھا پہر اوسکا پیٹ سونگھا پہر اوسکی دونون پانون سونگھے پہر وہ اپنے صاحب کی طرف گیا مین اوسکو سنتا ہون کہ وہ کہتا ہی مینے اوسکے سر کو سونگھا سو اوسکے سر مین کچھ قرآن نہ پایا اوسکے پیٹ کو سونگھا تو مین نی نہین پایا کہ اوسنی ایک دن روزہ رکہا ہو اوسکے پانون کو سونگھا سو نہ پایا اوسکو کہ ایک رات کہڑا رہا ہو پہر اوسکا صاحب آیا پس اوسنی اوسکا سر سونگھا پہر اوسکی دونون ہتھیلیون کو سونگھا پہر اوسکے پیٹ کو سونگھا پہر اوسکے دونون پانون کو سونگھا مین اوسکو سنتا ہون کہ وہ کہتا ہے بڑے تعجب کی بات ہے کہ بیشک اسکو اللہ نی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی لکہا ہی حالانکہ اسمین ان خصلتون مین سی کوئی خصلت نہین ہی پہر اوسے دیکھا اوسکا موںھہ کہولا پہر اوسکی زبان کی نوک کو پکڑا پس اوسی نچوڑا پہر مین اوسکو سنتا ہون کہ کہتا ہے اللہ اکبر پاتا ہون مین اوسکے لیے ایک تکبیر کہ اوسکو انطاکیہ مین اخلاص سی کہا تہا پس اوس سے مشک کی خوشبو اوڑی پہر اوسکی روح کو قبض کیا پہر وہ چلا گیا مین اوسکو سنتا ہون کہ وہ دونون کالون سی کہتا ہی اور وہ گھر کے دروازے پر ہین کہ تم لوٹ جاؤ تمہارے لیے اوس کی طرف کوئی راہ نہین ہی جب صبح ہوئی تو ابو قلابہ نی لوگون کو اوسکی خبر دی جو دیکھا تہا پس کہا گیا ای ابو قلابہ انطاکیہ کہان تہا ابو قلابہ نی کہا نہین قسم ہی اوسکی کہ نہین ہی کوئی معبود مگر وہ نہین سنا مینے اوسکو فرشتون کے موںھہ سی مگر بانطاکیہ پس جلدی کی لوگون نی طرف جنازہ کے اور زیادہ ابو قلابہ کے روایت کیا اسکو حکیم ترمذی نی نوادر الاصول مین طریق نضر بن سعید ابو محذم سی ابو قلابہ سی

فصل موت کی وقت فرشتے میت کے اعضا کو چھوتے ہین

۱ **حکایت** داود بن ابی ہند رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ وہ بہت سخت بیمار رہوئی پس کہا کہ مینی طرف ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ آیا اوسکا سر بڑا اور بدن پر گوشت تہے گویا وہ اون لوگون مین سی تہا جنکو زط کہتے ہین کہا جبکہ مینے اوسکو دیکھا تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور مینی کہا وہ مجھی قبض کریگا کیا مین کافر اون مینی سنا تہا کہ کفار کی جانون کو کالا فرشتہ قبض کرتا ہی کہا پس میری یہ حالت تہی کہ مینے سنا کہ گھر کی چہت ٹوٹتی ہی پہر وہ کہل گئی یہانتک کہ مینی آسمان کو

دیکھا پہر مجہپر ایک آدمی اوترا اوپر سفید کپڑی تہے پہر اوسکے پیچہے دوسرا اوترا پس وہ دو ہوگئی وہ کالے آدمی پر پیچہے و پیچہے ہٹ گیا اور دو رسی میری طرف
دیکہنے لگا اور وہ دونون اوسی ڈونٹے ہتی پس اونمین سی ایک تو میرے سر کے نزدیک بیٹہا اور دوسرا پانون کے نزدیک سر والی نے پانون والی سی کہا تو اسکو
لس کر یعنی چہو اونے میری انگلیون کے درمیان مین چہوا پہر اوس سی کہا کہ یہ ان پانون سے نماز کی طرف بہت جاتا تہا پہر پانون والے نے سر والے سے
کہا کہ تو چہو اونے میرے کوے کو چہوا پہر کہا کہ تر ہے اللہ کے ذکر سی اسکو ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین داؤد سی روایت کیا ہی **۲ حکایت**
ابن ابی الدنیا و ابن عساکر نے شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا میرا ایک بہتیجا تہا وہ حدیث پڑہتا تہا مین اوسکو غزو مین اپنے ہمراہ لیگیا وہ بیمار
ہوگیا پس بعض صوامع مین داخل ہوا مین کہڑا ہو انماز پڑہ رہا تہا کہ صومعہ شق ہوگیا دو فرشتے سفید اور دو کالے داخل ہوئی پس سفید اوسکے داہنی طرف
اور سیاہ اوسکے بائین جانب بیٹہی پہر سفید فرشتون نے اپنے ہاتہون سے اوسکو چہوا اور سیاہ فرشتون نی کہا ہم اوسکے زیادہ ترحقدار ہین اور سفید نے کہا ہرگز
یون نہین پس انمین سی ایک نی اپنی دو انگلیان لیکے اوسکے مونہہ مین داخل کین اور اوسکی زبان کو لوٹا پہر کہا اللہ اکبر ہم زیادہ تر اوسکی حقدار ہین اوسنے فتح انطاکیہ
کے دن ایک تکبیر کہی تہی ـ پس شہر نکلے لوگو نکو خبر دی سو وہ اوسکی نماز مین حاضر ہوے **فصل مرتی وقت پرندی عمل صالح کی جستجو کرتے ہین**
۱ حکایت قاسم بن مخیمرہ کہتی ہین کہ ابو قلابہ جرمی رضی اللہ عنہ کا ایک بہتیجا تہا محارم کا مرتکب ہوتا تہا پس اوسکی موت حاضر ہوئی تو دو پرندی سفید
مشابہ گدہ کے آئے گہر کے طاق مین بیٹہ گئے ایک نی دوسرے سے کہا اللہ اکبر تو اوتر اسکی جستجو کر اونے اپنی چونچ اوسکے پیٹ مین غرق کر دی اور تہوڑی
بات ابو قلابہ کی آنکہہ کی دیکہی ہوئی ہے پس اونے اپنے ساتہی سی کہا اللہ اکبر تو اوتر مقرر مینے اوسکے پیٹ مین ایک تکبیر پائی ہی جسکو اسنی اسکی راہ مین انطاکیہ
کی فصیل پر کہا تہا پس ایک پرندے نے ایک سفید کپڑا نکالا پہر دونون نی اوسکی روح کو اوسمین لپیٹا پہر اوسی اوڑایا پہر کہا ای ابو قلابہ تو اپنے بہتیجے کی طرف
کہڑا ہو اوسکو دفن کر وہ تو اہل جنت سی ہے ابو قلابہ لوگون کے نزدیک پسندیدہ آدمی تہی لوگونکی طرف نکلی جو دیکہا تہا اوسکی خبر لوگونکو دی پس مینے کسی جنازہ
کو نہین دیکہا کہ اوس سی زیادہ لوگ ہون اسکو لالکائی نے سنت مین طریق اوزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی **۲ حکایت** لالکائی نی سنت مین میمون
مرادی رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا ہماری نزدیک ایک داعی اللہ عزیز تہا وہ مرگیا لوگون نی اوس سے کنارہ کیا راہ پر پہینک دیا مین بیٹہ گیا اوسمین اور اوس سے
لوگونکی یکسو ہونے مین فکر کرنے لگا ناگہان مین نی غلبہ نیند سی اپنا سر ہلایا یعنی مجہے نیند آگئی پس ناگاہ دو پرندے سفید تہی ایک نی دوسرے سی کہا تو داخل ہو
پس دیکہ آیا دیکہتا ہی تو کسی خیر کو وہ اوس کے تالو سے گہسا اور اوس کی دبر سے نکلا اور وہ کہتا ہے کہ مینے کوئی خیر نہین دیکہی دوسرے نے کہا جلدی نہ کر پہر وہ
اوسکی تالو سی گہسا اور اوسکی تکوب سے نکلا اور وہ کہتا ہی اللہ اکبر ایک کلمہ اوسکی تلی سی چپکا ہوا ہے اور وہ کہہ رہا ہی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پس مینی لوگون سی کہا آؤ

فصل مجنب کے بے وضو سونے سے خوف ہے کہ مرتے وقت جبرئیل علیہ السلام تشریف نہ لاوین
طبرانی نے کبیر مین میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیا سو رہے جنب فرمایا مین دوست
نہین رکہتا کہ سو رہے یہانتک کہ وضو کری پس بیشک مین ڈرتا ہون اس سی کہ وفات دیا جاوی پس اوسکو جبرئیل حاضر نہون اس سی معلوم ہوا کہ مومن کی مرتے
وقت جیسے اور فرشتے آتے ہین جبرئیل علیہ السلام بہی تشریف لاتی ہین **فصل قبض روح اوس شخص کا جو کہ نار کا مستحق ہو چکا ہے**
فردوس مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سی مرفوعا آیا ہی جبکہ حکم کرتا ہی اللہ ملک الموت کو اون لوگونکی روحین قبض کریگا جو کہ مستوجب نار کے ہوچکے ہین میری امت
کے گنہگارون سی تو فرماتا ہی خوشخبری دی اونکو ساتہ جنت کی بعد انتقام ایسے کے بقدر اوس خیر کے کہ روکے جاوینگی نار مین **فصل امید کرامت آلہی بعد موت**
ابو نعیم نی ربیع بن شداد سی روایت کیا ہی کہا اگر نہ ہوتی وہ چیز کہ امید رکہتے ہین مومن اللہ کی کرامت سی اپنی واسطے بعد موت کے تو دنیا مین اونکی پتی پہٹ جاتی
اور اونکے پیٹ دنیا مین پاش پاش ہوجاتی **فصل جمعہ کی دن ہزار بار درود پڑہنے والا مرنی سی پہلی اپنا گہر جنت مین دیکہہ لیتا ہے**

له قاسم بن مخیمرہ تابعین ابی الہیجا ۱۳۰ھ له داود فارق مجتہد ۱۳۰

اصبہانی نے ترغیب مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی جس شخص نی درود بہیجا مجہپر جمعے کے دن مین ہزار بار وہ نہ مرے گا

یہانتک کہ دیکہی اپنا ٹہکانا جنت سی **فصل بشارت مومن بصلاح ولد** ابو نعیم نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا بیشک البتہ مومن بشارت

دیاجاتا ہی ساتہ صلاح اپنے لڑکے کے بعد اوسکے تا کہ اوسکی آنکہہ ٹہنڈی ہو **فصل بیان مین اونکی جو مرتی وقت دنیا کی طرف پہرنا چاہتی ہین**

(۱) ابن جریر و ابن منذر نے اپنی تفسیرون مین ابن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ای عائشہ جبکہ مومن ملائکہ کو معاینہ

کرتا ہے تو وہ کہتی ہین کہ ہم تجہے دنیا کی طرف پہیر دین پس وہ کہتا ہے طرف گہر ہموم و احزان کے تم تو مجہے آگے بڑہاؤ طرف اللہ کے اور کافر سے کہتی ہین

کہ ہم تجہی دنیا کی طرف پہیر دین وہ کہتا ہے ای رب مجہی پہیر دو شاید مین عمل صالح کرون اوسمین جسکو مینے چہوڑا ۲ ترمذی و ابن جریر نے حضرت ابن عباس

رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہا جس شخص کے لیے مال ہو کہ وہ اوسکو حج خانۂ کعبہ تک پہونچاوی یا واجب ہوا وسپر اوسمین زکوۃ پہر اوسنی نہ کیا تو وہ سوال

رجعت کا کریگا نزدیک موت کی پس ایک آدمی نے کہا ای ابن عباس تم اللہ سے ڈرو رجعت کا سوال تو کافر کرینگے اونہون نی فرمایا مین ابہی تم پر اس باب مین

قرآن پڑہتا ہون یا ایہا الذین آمنوا لا تلہکم اموالکم ولا اولادکم آخر سورت تک ۳ دیلمی نی حدیث جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مرفوعا روایت

کیا ہی جبکہ حاضر ہوتی ہے انسان کو وفات تو جمع کیجاتی ہی اوسکی لیے ہر چیز جو اوسکو حق سی روکتی تہی پہر وہ کیجاتی ہے درمیان دونون آنکہون اوسکی کے

پس اوس وقت وہ کہتا ہی رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت **فصل بشارت مومن و کافر وقت موت** امام احمد نے زہد مین ربیع

ابن خثیم سی اس آیت کی تفسیر مین روایت کیا ہی فاما ان کان من المقربین فروح وریحان کہا یہ اوسکی لیے وقت موت کے ہے اور رکہہ چہوڑی جاتی

ہی واسطے اوسکی آخرت مین جنت و اما ان کان من المکذبین الضالین فنزل من حمیم وتصلیۃ جحیم کہا کہ یہ نزدیک موت کی ہی اور رکہہ چہوڑی جاتی ہی اوسکے لیے آخرت

مین آگ **فصل شرابی کی موت** ابن ابی حاتم نی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فنزل من حمیم کی تفسیر مین روایت کیا ہی نہین نکلتا ہی کافر دنیا سے

یہانتک کہ پلایا جاتا ہی اوسکو ایک پیالہ حمیم سی اور ضحاک سی اسی کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہ جو شخص مرا اور وہ شراب پیتا ہی تو ڈالی جاتی ہی اوسکی موہنہ مین جہنم کی شراب سے

فصل کفار فجار دنیا سے پیاسے جاتے ہین امام احمد نے زہد مین ابو عمران جونی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کفار فجار دنیا کے

پیاسے نکلتے ہین اور قبرون مین پیاسے داخل ہوتی ہین اور قیامت مین پیاسے حاضر ہونگی اور حکم کیا جاوے گا اون کو طرف نار کے پیاسے

فصل ایمان یہود وقت موت ابن عساکر نے شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ وہ اس آیت شریف سی پوچہی گئے وان من اہل

الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ پس کہا کہ یہود مین سی قبض نہین کرتے ملک الموت روح ایک اونکی یہانتک کہ آتا ہی اوسکے پاس ایک فرشتہ اور

اوسکی ساتہ ایک شعلہ ہوتا ہی نار سی پس وہ اوسکو اوسکے موہنہ اور دبر پر مارتا ہی پہر اوس سے کہتا ہے کیا تو اقرار کرتا ہے کہ عیسی علیہ السلام اللہ کے بندے اور

اوس کے رسول تہے پس وہ اوس سی کہتا رہتا ہے یہانتک کہ وہ اقرار کرتا ہی پس جب اوسنے اقرار کرلیا تو ملک الموت اوس کی روح قبض کرتے ہین

فصل نابینا ملک الموت علیہ السلام کو دیکہتا ہی ابن ابی الدنیا نے حکم بن ابان سی روایت کیا ہے کہا عکرمہ پوچہے گئی کیا اندہا ملک الموت

کو دیکہتا ہی جبکہ وہ اوسکی روح قبض کرنے آتے ہین کہا ہان **فصل بندی کی پہچان لوگون سی کب منقطع ہوتی ہی** (۱) ابن ماجہ نے

ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کہ کب منقطع ہوتی ہے معرفت بندے کی لوگون سی فرمایا جسوقت وہ

معاینہ کرتا ہی قرطبی نی کہا مراد یہ ہی کہ جبکہ وہ ملک الموت علیہ السلام کو یا ملائکہ کو دیکہتا ہی (۲) مسلم نی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا نہ دیکہا تمنے انسان کو کہ جب وہ مرتا ہی تو اوسکی بصر بلند ہوتی ہی صحابہ نے عرض کیا ہان فرمایا پس یہ اوس وقت ہے کہ تابع ہوتی ہے

بصر اوسکی اوسکے نفس کو ۳ ابن سعد نے قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک بصر بلند ہوتی

واسطے روح کی جبکہ لوسکر بڑا ہجاتی ہین ۴ ابن ابی الدنیا نے حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجھے یہ بات پہونچی ہی کہ ملک الموت جبکہ انسان کی دھڑکتی رگ کو دباتے ہین تو اوسوقت اوسکی بصر پھیلی ہوئی ہی اور لوگو نسی غافل ہوجاتا ہی ۵ دینوری نی مجالسہ مین سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجھے یہ بات پہونچی ہی کہ ملک الموت جبکہ دباتے ہین مومن یعنی بندے کے دل کی رگ کو تو اوسکی پہچان منقطع ہوجاتی ہی اور اوسکا کلام منقطع ہوجاتا ہے اور دنیا کو بھول جاتا ہی اور جو کچھہ اوسمین ہی اوس سی غافل ہوتا ہے پس اگر وہ سکرات موت کے بلا پایا نہ جاوی تو جو اوسکے گرد مین اونکو مارتی تلوار سی بسبب شدت اوس چیز کے جسکو وہ اوٹھا رہا ہی ۶ ابن ابی حاتم نے زہیر بن محمد سے روایت کیا ہی کہا ملک الموت ایک سیڑہی پر بیٹھے ہوتی ہین درمیان آسمان و زمین کی اور ساتھہ اونکی قاصد ہین فرشتون سی پس جبکہ جان ثغرہ نحر مین ہوتی ہی تو ملک الموت کو اونکی سیڑہی پر دیکھتا ہی اور اوسکی بصر اونکی طرف بلند ہوتی ہی پس وہ اونکو دیکھتا ہی آخر اوس چیز کے کہ مرتا ہے

فصل حربہ ملک الموت علیہ السلام ابو نعیم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ ملک الموت علیہ السلام کی ایک برچھی ہی کہ وہ مابین مشرق و مغرب کو پہونچتی ہی پس جبکہ اجل کسی بندے کی دنیا سے پوری ہوجاتی ہے تو وہ اوسکے سر کو اوس برچھی سے مارتے ہین اور کہتی ہین کہ اب تجھکو مردون کے لشکر کی زیارت کرائینگے ۲ ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین طریق جویبر عن الضحاک عن ابن عباس سی مرفوعا روایت کیا ہی کہ ملک الموت کی لیے ایک حربہ مسموم ہی ایک طرف اوسکی مشرق مین دوسری مغرب مین وہ اوس سی حیات کی رگ کو قطع کرتے ہین ابن عساکر نے کہا اس کا مرفوع ہونا منکر ہے امام غزالی رضی اللہ عنہ نے کشف علوم آخرہ مین اسی روایت پر اعتماد فرمایا ہی اور قرطبی رحمہ اللہ تعالی اسپر واقف نہین ہوئی پس کہا کہ مین نے اس حربہ کا ذکر نہین پایا مگر اثر مین معاذ رضی اللہ عنہ کے

فصل بیان مین اوصاف اون فرشتون کی جو کہ مومن و کافر کی روح قبض کرتے ہین (۱) سعید بن منصور نی اپنی سنن مین حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے والنازعات غرقا کی تفسیر مین روایت کیا ہی فرمایا وہ فرشتے ہین کہ کفار کی روحون کو کھینچتے ہین والناشطات نشطا وہ ملائکہ ہین کہ کھینچتے ہین ارواح کفار کو مابین ناخنون اور جلد کے یہانتک کہ اونکو نکالتی ہین والسابحات سبحا وہ فرشتے ہین کہ تیراتے ہین ارواح مومنین کو درمیان آسمان و زمین کی فالسابقات سبقا وہ فرشتے ہین کہ سبقت کرتی ہین بعض بعض پر ساتھہ ارواح مومنین کے طرف اللہ کے فالمدبرات امرا وہ فرشتے ہین کہ تدبیر کرتے ہین بندون کی کام کی ایک سال سی دوسرے سال تک ۲ ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے والنازعات غرقا کی تفسیر مین روایت کیا ہے فرمایا وہ کفار کے نفوس ہین کہ وہ کھینچی جاتی ہین پھر نشط کیے جاتی ہین پھر ڈبوئے جاتے ہین آگ مین ۳ جویبر نے اپنی تفسیر مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سی والنازعات غرقا کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہ وہ کفار کی روحین ہین جبکہ وہ ملک الموت علیہ السلام کو دیکھتی ہین پھر وہ اونکو اللہ کے غصے کی خبر دیتے تو ڈوب جاتی ہین پس وہ اونکو کھینچتے ہین کھینچنے کر پٹھے اور گوشت سے والسابحات سبحا مومنین کی روحین ہین کہ جب وہ ملک الموت کو دیکھتی ہین تو وہ کہتی ہین نکل تو ای نفس پاک طرف روح و ریحان اور رب غیر غضبان کے وہ تیرتی ہین مثل تیرنے غوطہ لگانیوالے کے پانی مین از راہ فرح و شوق کے طرف جنت کے فالسابقات سبقا یعنی چلتی ہین طرف کرامت اللہ کے ۴ ابن ابی حاتم نے ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے والنازعات غرقا والناشطات نشطا کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہا یہ دونون آیتین کفار کے واسطے ہین وقت نزع روح کے بہت سختی سے کھینچی جاتی ہین مثل لوہے کی سیخ کے کہ گھسا دی تو اوسکو اون مین پس اوسکا نکلنا سخت ہوتا ہی والسابحات سبحا فالسابقات سبقا کہا یہ دونون واسطے مومنین کی ہین ۵ سدی سی والنازعات غرقا کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہا نفس جبکہ سینے مین غرق ہوتا ہی والناشطات نشطا کہا فرشتے روح کو کھینچتے ہین انگلیون اور پانون سی والسابحات سبحا جبکہ تیرتا ہے نفس پیٹ مین اور متردد ہوتا ہی نزدیک موت کے

فصل بیان مین حکایات اکابر صالحین کے جو کہ مرے پھر زندہ ہوئے اور بروح و ریحان و ملاقات رحمن و سیر جنان وغیرہ امور حقہ و صادقہ کی خبر دی یا غشی سی افاقہ کے بعد بیان کیا ابن ابی الدنیا نی کتاب المحتضرین مین طریق مکحول سی حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی فرمایا تم مردون کی پاس حاضر ہو اور اونسی یاد دلاؤ

۱ یعنی مرنی کے گرد جمع ہوئی ان پیشی بینجی ہی برہنہ ہی دیکھکر یکی گوبینده ۱۲
۲ یعنی برچھی تیزی کی جو ایک نسخہ مین مسموم ہے یعنی زہر آلود ۱۲
۳ اصل کا لفظ ذکر ہو ہے اور یہی صحیح ہے ۱۲
۴ ایک نسخہ مین ذکر ہوا ہے یعنی اونسی نصیحت دینی کو اور ایک نسخہ مین ذکر ہو ہم ہے یعنی تم اونکو یاد دلاؤ کلمہ توحید کی کر ۱۲ منہ

کیونکہ وہ دیکھتی ہین جو تم نہین دیکھتی ابن ابی شیبہ و مروزی نے کتاب الجنائز مین اور سعید بن منصور نے اپنی سنن مین بطریق حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تم اپنے مردون کے پاس حاضر ہوؤ اور اونکو تلقین کرو لا الہ الا اللہ کی پس بیشک وہ دیکھتی ہین جو تم نہین دیکھتی اور سنتے ہین جو اونسے کہا جاتا ہی سعید بن منصور نے اپنی سنن مین اور مروزی نے بطریق مکحول سے روایت کیا ہی کہا فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تلقین کرو اپنی مردون کو لا الہ الا اللہ کی اور سمجھو جو سنو اپنے مطیعین سے پس بیشک متجلی ہوتی ہین اونکے لیے امور صادقہ

رَوح و ریحان و ملاقات رحمٰن

۱ حکایت ابن ابی شیبہ نے ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی فرمایا ایک شخص آیا اوسنے کہا کہ تیرا بھائی مرگیا پس مین جلدی سے آیا اور اوسکو کپڑے سے ڈھانک دیا تھا مین اوسکے سر کے نزدیک بیٹھا اوسکے لیے استغفار کرنے اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے لگا کہ اتنے مین اوسنے اپنے موہنہ سے کپڑا کھول دیا پس کہا السلام علیک ہمنے کہا وعلیک السلام سبحان اللہ اوسنے کہا سبحان اللہ مینے اللہ پر قدوم کیا بعد تمہارے یعنی بعد مفارقت دنیا کے پس ملا مین روح و ریحان ورب غیر غضبان سے اور پہنایا مجھکو سبز لباس سندس و استبرق سے اور پایا مین نے امر کو زیادہ تر سہل اوس سے جو تم گمان کرتی ہو اور بہروسا نہ کرو مینے اپنے رب سے اجازت چاہی کہ مین تمہین خبر دون اور خوشخبری سناؤن تم مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اوٹھا لیجاؤ پس بیشک اونہون نے مجھسے عہد فرمایا ہی کہ وہ نہ جاوینگی یہان تک کہ مین اونکے پاس آؤن پہر وہ اوسی جگہ ٹھنڈا ہوگیا یعنی مرگیا **۲ حکایت** ابو نعیم نے ربعی سے روایت کیا ہی کہا ہم چار بھائی تھے اور میرا بھائی ربیع ہمسے نماز روزے مین بڑہا ہوا تھا اوسکا انتقال ہوگیا اور ہم اوس کے گرد تھے اتنے مین اوسنے اپنے موہنہ سے کپڑا کھولا پس کہا السلام علیکم ہمنے کہا وعلیکم السلام کیا بعد موت کے حیات ہے کہا ہان مینے اپنے رب کی ملاقات کی بعد تمہاری سو مین ملا رب غیر غضبان سے اور وہ پیش آیا مجھسے ساتھ روح و ریحان و استبرق کے خبردار اور بیشک ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منتظر نماز کے ہین مجہپر سو تم میری جلدی کرو دیر نہ لگاؤ پہر بجھ گیا یعنی مرگیا پس یہ قصہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پہونچا فرمایا خبردار بیشک مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ کلام کریگا ایک شخص میری امت سے بعد موت کے ابو نعیم نے کہا حدیث مشہور ہے اور بیہقی نے دلائل مین اسکو روایت کیا ہی اور کہا صحیح ہے اس کی صحت مین کوئی شک نہین ہے

شفاعتِ سورہ سجدہ و حراستِ تبارک

حکایت ۱ جویبر نے اپنی تفسیر مین ابان بن ابی عیاش سے روایت کیا ہی کہا ہم مورق عجلی رضی اللہ عنہ کی وفات مین حاضر ہوے پس جبکہ وہ ڈہانکے گئے اور ہم نے کہا کہ وہ مرچکے تو ہم نے دیکھا کہ ایک نور ساطع اونکے سر کے نزدیک بلند ہوا یہانتک کہ اوسنے چھت کو پہاڑا پہر ہمنے دیکھا کہ ایک نور اونکے دونون پانون کے نزدیک سے بلند ہوا مثل پہلے نور کے پہر ہمنے دیکھا کہ ایک نور اونکے وسط سے بلند ہوا پس ہم گھڑی بھر ٹہیرے پہر اونہون نے اپنے موہنہ سے کپڑا کھولا کہا کیا تم نے کوئی چیز دیکھی ہمنے کہا ہان اور جو ہم نے دیکھا تہا وہ اون سے کہا اوسنے کہا وہ سورہ سجدہ تھی مین ہر رات اوسے پڑہا کرتا تہا وہ نور جو تم نے میرے سر کے نزدیک دیکھا چودہ آیتین اوسکے اول کی تہین اور وہ نور جو تم نے میرے پانون کے نزدیک دیکھا چودہ آیتین اوسکے آخر کی تھین اور وہ نور جو تم نے میرے وسط مین دیکھا خود یہ آیت سجدہ تھی چڑہی کہ میرے لیے شفاعت کرے اور سورہ تبارک باقی رہگئی وہ میری حراست کرتی ہی پہر وہ چلے رضی اللہ عنہ **۲ حکایت** ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین بطریق دیگر مورق عجلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ ہم ایک شخص کی عیادت کو گئے اور اوسپر بیہوشی طاری ہوئی تھی پس ایک نور اوسکے سر سے نکلا یہانتک کہ چھت کو آیا اوسے پھاڑا اور چلدیا پہر ایک نور اوسکی ناف سے نکلا یہانتک کہ اوسنے بھی ایسا ہی کیا پہر ایک نور اوسکے دونون پانون سے نکلا یہانتک کہ اوسنے بھی ایسا ہی کیا پہر اوسے افاقہ ہوا ہمنے اوس سے کہا کیا تجھے معلوم ہی کہ تجھسے کیا ہوا اوسنے کہا ہان وہ نور جو کہ میرے سر سے نکلا وہ تو چودہ آیتین تہین اول الم تنزیل الکتاب سے اور وہ نور جو میری ناف سے نکلا سو وہ آیت سجدہ تھی اور وہ نور جو میرے پانون سے نکلا وہ آخر سورہ سجدہ تھی تینون گئین کہ میرے لیے شفاعت کرین اور سورہ تبارک نزدیک میرے باقی رہی کہ میری حراست کرے مین ان دونون سورتون کو ہر رات پڑہا کرتا تہا **۳ حکایت** ابن ابی الدنیا و ابن سعد نے بطریق دیگر ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے روایت

کہا ہی کہ وہ اور ایک اور آدمی مطرف بن عبد اللہ بن شخیر پر داخل ہوی اونکی عیادت کے لیے پس انہون نی اونکو بیہوش پایا کہا پس بلند ہوی اونسی مین نور ایک
نور اونکی سر سی اور ایک نور اونکے وسط سی اور ایک ونکے دونون پانون سی اسنے ہم کو ہول مین ڈالا جب وہ ہوش مین آئے تو ہم نے اونسی کہا کہ البتہ ہم نے
ایک چیز دیکھی کہ اوسنی ہمکو ڈرا دیا کہا وہ کیا ہی ہمنے اونکو خبر دی کہا تم نے یہ دیکھا مینے کہا ہان کہا یہ الم سجدہ ہی اور وہ اونتیس آیتین ہین اول اوسکا میری سر سے
بلند ہوا اور اوسط اوسکا میرے وسط سے اور آخر اوسکا میرے پانون سی وہ چڑھگی کہ میرے لیے شفاعت کری اور یہ تبارک ہی کہ میری حراست کرتی ہی
کہا پہر وہ مرگئے رحمہ اللہ تعالی **رؤیت نور - حکایت** ابو الحسین سری نی کتاب کرامات اولیا مین عبد الرحمن بن زید بن اسلم رضی اللہ عنہ
سی روایت کیا ہی کہ ابن المنکدر رضی اللہ عنہ اپنی ساتھہ نور دیکہا کرتے تھی جبکہ اونکو موت حاضر ہوئی تو اونسی اوس نور کا ذکر کیا گیا جسکو وہ اپنی زندگی
مین دیکھتے تھے فرمایا وہ یہ ہے رضی اللہ عنہ **ضحک و تبسم بعد موت - حکایت** ابن ابی الدنیا نی حارث غنوی سی روایت کیا ہی کہا کہ ربیع بن
حراش رضی اللہ عنہ نے قسم کہائی کہ نہ ہنسین یہان تک کہ جان لین کہ اونکا ٹہکانا کہان ہی پس وہ نہ ہنسے مگر بعد موت کے اونکے بعد ربعی انکے بہائی نی قسم
کہائی کہ نہ ہنسین یہان تک کہ جان لین کہ وہ جنت مین ہین یا نار مین حارث نے کہا کہ مجھے اونکے نہلانے والے نے خبر دی کہ وہ تبسم کرتے رہے اپنے
تختے پر اور ہم اونکو نہلاتے تھے یہانتک کہ ہم اوس سی فارغ ہوی **قاطع رحم مدمن خمر مشرک جنت مین داخل نہونگی - حکایت** ابن ابی الدنیا
نے مغیرہ بن خلف سی روایت کیا ہی کہ روبہ بیٹی بیجان کی مرین اونکو نہلایا کفنایا پہر اونہون نے حرکت کی اور لوگونکی طرف دیکھا پس کہا تم خوش ہو جاؤ پس
بیشک مین نی کام کو اوس سی زیادہ تر آسان پایا جس سی تم ڈراتے تھے اور پایا مین نی کہ نہ داخل ہوگا جنت مین رحم قطع کرنیوالا اور نہ ہمیشہ شراب پینے والا اور نہ مشرک
شیخین کی برا کہنی والی پر فرشتی لعنت کرتی ہین - حکایت ابن ابی الدنیا نی خلف بن حوشب سی روایت کیا ہی کہا ایک آدمی مدائن مین مرگیا
اور کپڑے سے ڈہانک دیا گیا پس کپڑے کو ہلایا پہر اوسی اپنے اوپر سے کہولا کہا ایک قوم ہی کہ اونکی داڑہیان خضاب کی ہوئی ہین وہ اس مسجد مین ابو بکر و عمر
رضی اللہ عنہما کو لعنت کرتی ہین اور اونسی تبرا کرتی ہین اور وہ فرشتی کہ میری روح قبض کرنیکو آئی وہ اوس قوم کو لعنت کرتی ہین اور اونسی تبرا کرتی ہین پہر وہ مردہ ہوگیا جیسا کہ تہا
شیخین کو برا کہنا موجب دخول نار ہی - حکایت ابن ابی الدنیا نے بطریق دیگر عبد الملک بن عمیر اور ابو الخصیب بشیر سی روایت کیا یہ لفظ
اوسکا ہی کہ مین ایک میت پر داخل ہوا مدائن مین اور اوسکے پیٹ پر ایک اینٹ تہی پس ہم اس حال مین تہی کہ اوسنی ایک جست کی کہ اینٹ اوسکے پیٹ سے
گر پڑی اور وہ ویل و ثبور پکارنے لگا جبکہ اوسکے اصحاب نی یہ دیکہا تو متفرق ہوگئے مین اوس سے قریب ہوا مینے کہا تو نے کیا دیکہا تیرا کیا حال ہی کہا مین شیخہ
اہل کوفہ کی صحبت مین رہا نہون نے مجھے اپنی رای مین داخل کیا سب ابو بکر و عمر پر اور اون دونون سے بری ہونے پر مینے کہا پس تو اللہ سی مغفرت
مانگ اور پہر نہ کرنا کہا یہ اب مجھکو کیا نفع دیگا مجھے تو میرے داخل ہونیکی جگہہ لیگئی نار سے سو مین اوسکو دکہایا گیا پہر مجھے کہا گیا کہ تو ابہی اپنے اصحاب کی طرف
جا اور جو تونی دیکہا ہی اونسی بیان کر پہر اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ آ پس مین نہین جانتا کہ اوس کی بات پوری ہوئی یا وہ مردہ ہوگیا اپنی اگلی حالت پر
دیکہنا عبد الملک و حجاج کو نار مین - حکایت ابن عساکر نی ابو معشر سی روایت کیا ہی کہا ایک شخص ہمارے نزدیک مدینہ مین مرگیا جبکہ
نہانے کی جگہہ پر رکہا گیا تاکہ نہلایا جاوی تو وہ برابر بیٹھ گیا پہر اپنے ہاتھ کو دونون آنکھون کی طرف جہکایا کہا دیکہا میری آنکھون نے دیکہا میری آنکھون نے
دیکہا میری آنکھون نے طرف عبد الملک بن مروان اور حجاج بن یوسف کے کہ وہ اپنی آنتون کو آگ مین کہینچ رہے ہین پہر وہ لیٹ گیا جیسا تہا ویسا ہوگیا
دیکہنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو رفیق اعلی مین اور عبد الملک و حجاج کو نار مین - حکایت ابن عساکر
و ابن ابی الدنیا نی زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ پر بیہوشی طاری ہوئی پہر ہوش مین آئی پس کہا اشہد ان لا الہ
الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ عبد الرحمن بن عوف رفیق اعلی مین ہین عبد الملک و حجاج اپنی آنتون کو نار مین کہینچ رہے ہین یہ قصہ عبد الملک و حجاج کی

حکومت سی کچہ پہلے ہوا تہا کیونکہ مسور رضی اللہ عنہ مکے مین مرے جس دن کہ یزید بن معاویہ کے مرنیکی خبر آئی سنہ ۶۴ ہجری مین اور حکومت حجاج کی بعد سنہ ۷۲ کے ہوئی

عذاب قاضی بسبب رعایت احد الخصمین حکایت ابن ابی الدنیا نے عطاء خراسانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایک آدمی

نے بنی اسرائیل مین سی چالیس برس قضا کا کام کیا جب اوسکو موت آئی تو کہا مین گمان کرتا ہون کہ مین اپنی بیماری مین مرنے والا ہون پس اگر مین مرجاؤن

تو تم مجہے اپنے نزدیک چار یا پانچ دن روک رکہنا پہر اگر تم مجہسے کوئی چیز دیکہو تو تم مین سے کوئی آدمی مجہے پکارے جبکہ وہ مرگیا تو ایک صندوق مین رکہا

گیا تین دن جب گذر چکے تو اوسکی بدبو نے اونکو ستایا پس ایک آدمی نے اونمین سے اوسکو پکارا ای فلان یہ کیا بو ہے اوسکے لیے حکم دیا گیا وہ بولا کہا

مین تم مین چالیس برس قضا کا حاکم رہا مجہے کسی چیز نے شک مین نہ ڈالا یعنی مین کسی تہمت مین نہین پہنسا مگر دو آدمی میرے پاس آئے اور میرے لیے اونمین سے

ایک مین خواہش تہی پس مین اوس سی سنتا تہا اپنے کان کے ساتہ جو اوسکے متصل تہا زیادہ تر اوس سی جو مین سنتا تہا ساتہ دوسرے کے سو یہ بدبو اوس

کان سے ہے اللہ تعالی نے اوسکا کان تہپک دیا پس وہ مرگیا **دیکہنا جعفر بن زبیر کو ساتوین آسمان مین حکایت** ابن عساکر

نے کئی طریق سی قرہ بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا ایک عورت کو ہمارے گہر والون مین سی سات دن تک عروج روح رہا اونکو دفن کرنی سی

کوئی چیز مانع نہ تہی مگر ایک رگ اوسکی ورید۱؎ مین حرکت کرتی تہی پہر وہ بولے کہا جعفر بن زبیر نے کیا کیا اور جعفر اون دنون مین مرچکے تہے جنہین اوسکو ہوش نہ تہا پس کہا

واللہ البتہ مین نے اوسکو ساتوین آسمان مین دیکہا ہی اور فرشتے اوسکی مباشرت کرتے ہین مین اوسی اوسکے کفن کے کپڑون مین پہچانتی ہون اور فرشتے کہتے ہی یہ

کہ ستر۲؎ محسن آیا یعنی آیا **دیکہنا ثواب اعمال کا حکایت** ابن ابی الدنیا نے صالح بن حی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجہے ایک پڑوسی نے

خبر دی کہ ایک شخص کی روح کو عروج ہوا اور پہر اوسکا عمل پیش کیا گیا کہا پس جس گناہ سے مینے استغفار کر لیا تہا سو نہین دیکہا مین نے مگر وہ میرے لیے

بخشا گیا اور جس گناہ سی مینے استغفار نہ کی تہی نہ دیکہا مینے اوسکو مگر پایا اوسی جون کا تون یہانتک کہ ایک دانہ انار کا ایک دن مینے اوٹہایا تہا پس اوسکے سبب

میرے لیے ایک نیکی لکہی گئی اور ایک رات مین کہڑا ہوا نماز پڑہنے لگا مینے اپنی آواز بلند کی میرے ایک پڑوسی نے سنی پس وہ کہڑا ہوا اور نماز پڑہی سو اوسکی سبب

میرے لیے ایک نیکی لکہی گئی اور ایک دن کسی مسکین کو مینے ایک درہم دیا نزدیک ایک قوم کی نہین دیا مینے اوسکو مگر اوسکے سبب سی پس پایا مینے اوسکو نہ

واسطے میرے نہ مجہپر یعنی اوسکا نہ ثواب نہ عقاب **فضیلت عمل بحق کی زمانہ جور مین حکایت** ابن عساکر نے ابن الماجشون سی روایت

کیا ہی کہا میرے باپ ماجشون کی روح کو عروج ہوا ہم نے اونکو تختہ غسل پر رکہا اور ہم نے کہا لوگون سی کہ انکو لیجاوینگے پس ایک نہلانے والا اونکی پاس آیا

اوسنے دیکہا کہ ایک رگ اوسکے پاؤن کے نیچے کی حرکت کرتی ہی مینے اونکو ڈال رکہا جب تین دن ہو چکے تو وہ سیدہے بیٹہ گئے کہا ستو لاؤ وہ لایا گیا اوسکو

پیا ہمنے کہا خبر دو ہمکو جو تم نے دیکہا کہا ہان میری روح کو عروج ہوا پس فرشتہ مجہے چڑہا لیگیا یہانتک کہ سماء دنیا کو آیا دروازہ کہولنے کو کہا پس اوسکے لیے کہولا گیا

پہر اسی طرح اور آسمانون مین یہانتک کہ پہونچا ساتوین آسمان تک پس اوس سی کہا گیا تیرے ساتہ کون ہی کہا ماجشون اوس سی کہا گیا ابہی اوسکا وقت

نہین آیا اوسکی عمر سے اتنا اتنا باقی ہی پہر وہ اوترا پس مین نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکہا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اونکی داہنی طرف اور عمر رضی اللہ عنہ کو بائین

طرف دیکہا اور عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کو آپ کے روبرو دیکہا مینے اوس سی کہا جو میرے ساتہ تہا یہ کون ہین اوسنے کہا کیا تو انکو نہین پہچانتا مینے کہا کہ مینے

دوست رکہا کہ ثبت کرون یعنی یقینا جان لون کہا یہ عمر بن عبد العزیز ہین مینے کہا وہ تو بہت ہی قریب المجلس ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی کہا اونہون نے

عمل کیا ہی حق کے ساتہ زمانہ جور مین اور اون دونون نے حق کی ساتہ عمل کیا ہی زمانہ حق مین۳؎ **سعادت مان کی پیٹ مین ہوتی ہی حکایت**

ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما سی مروی ہی کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے اونپر بیہوشی طاری ہوئی یہانتک کہ لوگون

نے گمان کیا کہ اونکی جان نکل گئی حتی کہ اونکے پاس سی اوٹہ کہڑے ہوے اور اونکو کپڑے سے ڈہانک دیا پہر وہ ہوش مین آئی کہا میری پاس دو فرشتے درشت خو

۱؎ یعنی اکڑ رہی ۱۲

۲؎ یعنی زیادہ تر قبر کی بدبو سے ۱۲

ہدشت گر آئے اونہون نے کہا تو ہمارے ساتھ چل ہم تیرا محاکمہ کرینگے طرف عزیز امین کے پس وہ بھی لگ گئے اون سے دو فرشتے اور ملے وہ اوسنی نرمی اور
رحم مین بڑھے ہوئے تھے اونہون نے کہا تم اسکو کہان لیے جاتے ہو کہا ہم اسکا محاکمہ کرینگے طرف عزیز امین کے اونہون نی کہا تم اسے چھوڑ دو یہ تو اون مین سی ہے
جنکے لیے سعادت سابق ہو چکی اور وہ مان کے پیٹ مین تھی حضرت عبد الرحمن اسکے بعد مہینا بھر زندہ رہے پھر انتقال ہوا رضی اللہ عنہ اسکو ابن ابی الدنیا نے
اور حاکم نے مستدرک مین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین اور ابن عساکر نے طریق ابراہیم سی روایت کیا ہی مرنے سے پہلے موت کی خبر۔ حکایت
ابو بکر شافعی نے غیلانیات مین سلام بن اشم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مین اور فضل بن عطیہ مکے تک ردیف ہوی جب منیٰ سے کوچ کیا تو فضل نے مجھے
آدہی رات کو جگایا مین نے کہا تو کیا چاہتا ہے کہا مین چاہتا ہون کہ تجھی وصیت کر دون مینے کہا تو تو چنگا ہے کہا مین نی خواب مین دو فرشتون کو دیکھا
اونہون نی کہا ہم تیری قبض روح کے ساتھ مامور ہین مین نی کہا کاش تم اتنی تاخیر کرتے کہ مین اپنی عبادت پوری کر لیتا یعنی حج اونہون نی کہا کہ اللہ نے تو تیری
عبادت کو بحجتہ قبول کر لیا پھر ایک نی دوسرے سے کہا تو اپنی دو انگلیون کو کھلے کی اور بیچ کی انگلی کو کھول پس اونکے درمیان سی دو کپڑے نکلے کہ اونکی سبزی نے
مابین آسمان و زمین کو بھر دیا اونہون نے کہا یہ تیرا کفن ہی جنت سے پھر اوسے لپیٹا اور اپنی دونون انگلیون کے درمیان مین رکھ لیا پس ہم منزل پر وارد نہین
ہوے تھے یہانتک کہ وہ قبض کیا گیا رضی اللہ عنہ حضور ملائکہ وقت موت۔ حکایت ۱ سعید ابن منصور نے اپنی سنن مین کہا ہی کہ ہمکو سفیان نے
عطار سے حدیث کی کہ سلیمان نے مشک پایا تھا اوسکو اپنی بی بی کے پاس امانت رکھا جبکہ اونکو موت حاضر ہوئی تو کہا وہ کہان ہی جو مینے تیرے پاس
امانت رکھا تھا بی بی نے کہا وہ یہ ہے کہا تو اوسکو پانی سی تر کر اور اوسکو میرے بچھونے کے گرد چھڑک دی کیونکہ میرے پاس ایک خلق اللہ کی خلق سی حاضر ہوتی
ہے وہ نہ کھانا کھاتی ہین نہ پانی پیتے ہین اور پاتے ہین وہ بو کو حکایت ۲ ابن ابی الدنیا و ابو نعیم نے حلیہ مین لیث بن ابی رقیہ سی روایت کیا ہی کہ عمر بن عبد العزیز
رضی اللہ عنہ جبکہ اپنے مرض مین تھی جسمین اونہون نی وفات پائی تو اونہون نے اپنا سر اوٹھایا پس تیز نظر کی لوگون نی اونسے کہا کہ تم البتہ نظر شدید سے نظر کرتے
ہو پس فرمایا مین البتہ کچھ لوگ دیکھتا ہون کہ نہ وہ انس ہین نہ جن پھر وہ قبض کیے گئے رضی اللہ عنہ حکایت ۳ ابن ابی الدنیا نے کتاب المحتضرین مین فضالہ
بن دینار سے روایت کیا ہے کہا مین محمد بن واسع کے پاس حاضر ہوا اور اونکو موت حاضر ہوئی تھی پس وہ کہنے لگے مرحبا ہے میرے رب کے فرشتون کو
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ سونگھی مین نی خوشبو کہ اوسکے مثل نہین سونگھی پھر اپنی بصر کو بلند کیا اور مر گئے رضی اللہ عنہ حکایت ۴ حسن بن صالح ابن
حی سی مروی ہی کہا مجھسے میرے بھائی علی بن صالح نے کہا اوس رات جسمین اونکا انتقال ہوا کہ اے بھائی تم مجھے پانی پلاؤ اور مین کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا
جب مین اپنی نماز پوری کر چکا تو مین اونکے پاس پانی لایا مین نے کہا پیو اونہون نی کہا مین تو ابھی پی چکا مین نے کہا پیو کہا مین ابھی پی چکا مین نے کہا تمہین
کس نے پلایا حالانکہ بالاخانہ مین میرے تمہارے سوا اور کوئی نہین ہی کہا ابھی جبریل پانی لیکے میرے پاس آئی پس مجھی پانی پلایا اور کہا تو اور تیرا بھائی اور تیری ماں
اون لوگون کے ساتھ ہین جنپر اللہ نے انعام کیا نبیین و صدیقین و شہدا و صالحین سی اور اونکی جان نکل گئی رضی اللہ عنہم روایت کیا اسکو حافظ ابو محمد خلال نے
کتاب کرامت اولیاء مین اور ابو القاسم بن مندہ نے کتاب احوال و ایمان بالسؤال مین اور ابو الحسین بن عریف نی اپنے فوائد مین اپنی سند کے ساتھ حسن بن صالح سی
حکایت ۵ ابن عساکر نے عبد الرحمن بن غنم اشعری سی روایت کیا ہی کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا لڑکا سال عمواس مین مطعون ہوا پھر مر گیا اونہون نی
صبر کیا اور اجر چاہا پس جبکہ وہ خود اپنی ہتیلی مین مطعون ہوی تو فرمایا حبیب جاء علی فاقۃ لا افلح من ندم یعنی دوست آیا حاجت پر نہ نجات پائی اوسنی جو نادم
ہوا عبد الرحمن کہتے ہین مینے کہا ای معاذ کیا تم کچھ دیکھتے ہو کہا ہان میرے رب نے میرے حسن عزا کی قدردانی فرمائی میرے پاس میرا لڑکا آیا پس مجھی بشارت
دی کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملائکہ مقربین و شہدا و صالحین کی ایک سو صفون مین میری روح پر نماز پڑھینگے اور مجھے جنت کی طرف کھینچ لیجاوینگے پھر
اونپر بیہوشی طاری ہوئی پس مین نی اونکو دیکھا کہ گویا وہ کسی قوم سی مصافحہ کرتے ہین اور کہتے ہین مرحبا مرحبا مین تمہاری پاس آیا پھر اونکا انتقال ہو گیا اسکے بعد

یعنی اونکو خواب مین دیکھا کہ اونکی گرد ازدحام ہے مثل ازدحام ہمارے کے وہ لوگ ابلق گھوڑون پر ہین اونپر سفید کپڑے ہین اور معاذ مذاکرتی ہین یا سعد بن رابع و مطعون الحمد لله الذی اورثنا الارض نتبوأ من الجنة حیث نشاء فنعم اجر العاملین پھر مین بیدار ہوگیا **حکایت** ۹ ابونعیم نے سفیان سے نے داؤد بن ابی ہند سے روایت کیا ہے کہ داؤد کو طاعون ہوگئی اونپر غشی طاری ہوئی پھر وہ ہوش مین آئی کہا میرے پاس دو آئے ایک نے دوسرے سے کہا تو کیا پاتا ہے کہا مین پاتا ہون تسبیح و تکبیر کو اور چلنے کو طرف مسجد کے اور کچھ قراءت قرآن سے سارا قرآن اونکو یاد نہ تھا **مثال جسد** عبد الرزاق و ابن منذر نے اپنی تفسیر مین وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نفس نکلتا ہے انسان سے بقدر ہر شے کے اوس کے ارکان یعنی اعضا سے رہا جسم وہ مثل کرتے کے ہے کہ اوتارتا ہے اوس کو انسان اپنے سے پس اگر تا اس کسی چیز کی پاتا ہے تو جسم بقدر اوسکے ہے لیکن نفس وہ ہے کہ راحت و بلا کو پاتا ہے

فصل توبہ کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے انما التوبة علی الله للذین یعملون السوء بجهالة ثم یتوبون من قریب الآیتین (۱) ابن ابی حاتم و ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے تفسیر مین ثم یتوبون من قریب کی - کہا قریب وہ چیز ہے کہ درمیان اوسکے اور درمیان اسکی ہو کہ ملک الموت کی طرف دیکھے ۲ احمد و ترمذی و ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ قبول کرتا ہے بندے کی توبہ کو جبتک کہ غرغرہ نہ لگے ۳ عبد الرزاق نے اپنی تفسیر مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا توبہ بندے کے لیے پھیلائی گئی ہے جبتک کہ کھینچا نہ جاوے پھر یہ آیت پڑھی ولیست التوبة پھر کہا اور کیا ہے حضور مگر سوق ۴ ابن منذر نے نخعی سے روایت کیا ہے کہا توبہ پھیلائی گئی ہے مالم یوخذ بکظمه ۵ ابن ابی حاتم نے سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے حتی اذا جاء احدهم الموت کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہا جبکہ معاینہ کرے ۶ ابن ابی الدنیا نے ابو مجلز سے روایت کیا ہے کہا ہمیشہ رہتا ہے بندہ توبہ مین جبتک کہ نہ دیکھے فرشتون کو ۷ بکر بن عبد اللہ مزنی سے روایت کیا ہے کہا ہمیشہ توبہ مبسوط رہتی ہے جب تک کہ نہ آئین اوسکے پاس رسل یعنی موت کے فرشتے پھر جبکہ اوسنے اونکو دیکھ لیا تو معرفت یعنی پہچان منقطع ہوگئی **حکایت** ابونعیم نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے کہ ایک آدمی گناہ کیا کرتا تھا اور اوسنے ستانوے جانون کو قتل کیا تھا سب کو ظلماً ناحق مارا تھا وہ نکلا ایک دیر دانی یعنی راہب کے پاس آیا کہا اے راہب اس آخر یعنی خیر سے دور نے کسی شی کو نہین چھوڑا مگر اوسکو کیا اوسنے ستانوے جانون کو ظلماً ناحق قتل کیا ہے پس کیا اوسکے لیے توبہ ہے اوسنے کہا نہین پس اوسکو مار کے مار ڈالا پھر اور راہب کے پاس آیا اوس سے ویسا ہی کہا جو پہلے سے کہا تھا اوسنے کہا تیرے لیے توبہ نہین ہے اوسکو بھی مار ڈالا پھر اور راہب کے پاس آیا اوس سے بھی وہی کہا جو اول سے کہا تھا اوسنے کہا تیرے لیے توبہ نہین ہے اوسکو بھی مار ڈالا پھر اور راہب کے پاس آیا اوس سے کہا کہ بیشک آخر یعنی خیر سے دور نے نہین چھوڑی برائی سے کوئی چیز مگر اوسکو کیا اور سو جانون کو قتل کیا سب کو ظلماً بغیر حق کے مارا ہے پس کیا اوسکے اوسکے توبہ ہے پس اوسنے اوس سے کہا واللہ البتہ اگر مین تجھسے کہون کہ اللہ رجوع نہین کرتا ہے اوسپر جو اوسکی طرف رجوع ہوا تو البتہ مینے جھوٹ بولا یہان ایک دیر ہے اوسمین عابد لوگ ہین پس تو اونکے پاس جا سو اونکے ساتھ اللہ کی عبادت کر پس وہ تائب ہوکر چلا یہانتک کہ جب وہ بعض راہ مین پہونچا تو اللہ نے اوسکی طرف ایک فرشتہ بھیجا اوسنے اوسکی روح کو قبض کرلیا پس حاضر ہوئے اوسکو فرشتے عذاب کے اور فرشتے رحمت کے اوسمین جھگڑنے لگے اللہ نے اونکی طرف ایک اور فرشتہ بھیجا اوسنے اونسے کہا کہ دونون قریون سے جس قریے کی طرف وہ زیادہ تر قریب ہو پس وہ اوسی قریے سے ہے اونہون نے مسافت مابین قریتین کو ناپا پس اوسکو قریب پایا طرف قریۂ توابین کے مقدار ایک پورے کے پس اوسکے لیے بخشش کیگئی **اصل حدیث** صحیحین مین ہے روایۃ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ساتھ اختصار کے اور اوسمین یہ ہے کہ اللہ نے وحی کی طرف اسکے یعنی زمین دیر کے کہ تو قریب ہوجا اور طرف اوسکے یعنی زمین پاپی کو سب کے کہ تو دور ہوجا - اور یہ حدیث ابن عمر و مقدام بن معدیکرب و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی وارد ہوئی ہے **حکایت** ابن ابی الدنیا نے ایک سند سے جسمین ایک شخص مبہم ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہم ایک ہمارے بیمار کے گرد بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے مین وہ ساکن ہوگیا یہانتک کہ ایک گھڑی اوسکی حرکت نہین کرتی تھی اوسکو ڈھانکدیا اور

[illegible]

اوسکی آنکھون کو بند کردیا اور اوسکے کپڑے بیری کے پتے پلنگ کے لیے آدمی بہیجا جب ہم گئے تاکہ اوسکو ہلادین تو اونسی حرکت کی ہمنے کہا سبحان اللہ ہم تو یہی سمجھے تھی کہ تو مرچکا اونے کہا بیشک مین مرچکا تہا اور مجہے میری قبر کی طرف لیگئے پس ناگاہ ایک آدمی خوبصورت خوشبونے مجھے میری لحد مین رکہدیا اور اوسکو قراطیس سی لپیٹ دیا اتنے مین ایک عورت کالی بدبودار آئی اونے کہا یہ صاحب اسکا ہے یہ صاحب سکاہی یعنی کئی چیزین بیان کین واللہ مین اونسی شرماتا ہون گویا مین اس گہڑی اون سی جدا ہوا ہون کہا کہ مین نی کہا مین تجھے قسم دیتا ہون کہ تو مجھے اور اس عورت کو چہوڑدی عورت نی کہا تو چل ہم اور تو جہگڑا لیجلین پس مین چلا طرف ایک گھر فراخ و کشادہ کے اوسمین چاندی کا مصطبہ (چبوترہ) تہا اور اوسکے ایک کنارے مین مسجد تھی اور ایک شخص کہڑا ہوا نماز پڑھ رہا ہے پس اونسی سورہ نحل کو پڑہا وہ اوسمین سی کسی جگہ متردد ہوا مینے اوسکو لقمہ دیا پہر وہ نماز سے فارغ ہوا کہا تجھے سورت یاد ہے مینے کہا ہان کہا خبردار بیشک وہ البتہ سورۂ نعم ہی کہا اور اوسنے ایک تکیہ اوٹہایا جو اوس سے قریب تہا پس اوسمین سی ایک صحیفہ نکالا اوسمین دیکھا وہ کالی عورت جلدی سی اوسکے پاس آئی بولی اسنے ایسا کیا اسنے ایسا کیا اسنے ایسا کیا۔ کہا اور اوس خوبصورت آدمی نی کہنا شروع کیا کہ اونسے کیا ایسا اور کیا ایسا اور کیا ایسا میرے محاسن و خوبیان ذکر کرنے لگا پس اوس آدمی نی کہا بندہ ظالم لنفسہ ہی ولیکن اللہ نے اوس سی تجاوز فرمایا ابتک اسکی اجل نہین آئی ہی اسکی اجل تو پیر کے دن ہے۔ کہا پس اونسی لوگون سی کہا تم دیکھو اگر مین پیر کے دن مرتو مین امید رکھتا ہون اپنی لیے جو مینے دیکھا اور اگر مین پیر کے دن نہ مرا تو پہر وہ بیماری کا ہذیان ہی ہے کہا جبکہ پیر کا دن آیا اچہا رہا عصر کی بعد تک پہر اوسکو اوسکی اجل آئی پس مرگیا رحمہ اللہ تعالی

باب ۱۹ بیان مین ملاقات روحون کے میت سے جبکہ اوسکی روح نکلتی ہی اور اس بیان مین کہ روحین اوسکی پاس جمع ہوتی ہین اور اوس سی حال پوچہتی ہین

فصل اہل رحمت اللہ کے بندون سی مومن کی ملاقات اور اوسکا استقبال کرتی ہین اور زندون کا حال پوچہتے ہین

(۱) ابن ابی الدنیا نے اور طبرانی نے اوسط مین ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مومن کی جان جبکہ قبض کیجاتی ہے تو استقبال کرتے ہین اوسکا اہل رحمت اللہ کے بندون سی جیسا کہ تم استقبال کرتے ہو بشیر کا اہل دنیا سے پس کہتے ہین تم اپنے صاحب کو مہلت دو کہ آرام لیوی کیونکہ وہ کرب شدید مین تہا پہر اوس سے پوچہتے ہین کہ فلان نے کیا کیا اور فلان عورت نے کیا نکاح کرلیا پس جبکہ اوس سی اوس آدمی کا حال پوچہتے ہین جو کہ اس سے پہلے مرچکا ہی تو یہ کہتا ہی ہیہات وہ تو مجھسے پہلے مرچکا ہے وہ کہتے ہین انا للہ وانا الیہ راجعون اوسکی مان ہاویہ کی طرف لیگئے پس بری مان ہے اور بری پرورش کرنے والی اور فرمایا تمہاری اعمال اقارب و عشائر تمہارے پر پیش کیے جاتے ہین جو کہ اہل آخرت سے ہین پس اگر نیکی ہے تو خوش ہوتے ہین مستبشر ہوتے ہین اور کہتے ہین الٰہی بیشک یہ تیرا افضل اور تیری رحمت ہی سو تو اپنی نعمت کو اوسپر پورا کر اور اوسکو اوسپر مار اور پیش کیا جاتا ہے اوسپر عمل گنہگار کا پس کہتے ہین الٰہی تو اوسکو عمل صالح کا الہام کر جس سی تو راضی ہو اور وہ اوسکو تیری طرف قریب کردی ۲ سعید بن منصور نے اپنی سنن مین اور ابن ابی الدنیا نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ مومن کو موت حاضر ہوتی ہی تو حاضر ہوتے ہین اوسکے پاس پانسو فرشتی پس اوسکی روح کو قبض کرتے ہین پہر اوٹہی تمام دنیا کی طرف چڑہا لیجاتے ہین پس ملتی ہین اونسی گذشتہ ارواح مومنین کی وہ چاہتی ہین کہ اوس سی خبر پوچہین فرشتے اونسے کہتے ہین تم اسکی ساتھ نرمی کرو وہ تو کرب عظیم سے نکلا ہی پہر اوس سی خبر پوچہتے ہین یہانتک کہ خبر پوچہتا ہے آدمی اپنی بہائی کی اپنے دوست کی مومن کہتا ہی وہ ویسا ہے جیسا تو چہوڑ کر آیا ہی یہان تک کہ خبر پوچہتے ہین اوس سی اوس آدمی کی جو اس سے پہلے مرگیا ہے یہ کہتا ہے کیا وہ تمہاری پاس نہین آیا کہتے ہین کیا وہ مرگیا یہ کہتا ہے ہان قسم ہے اللہ کی کہتے ہین ہم گمان کرتے ہین کہ اوسے اوسکی مان ہاویہ کی طرف لیگئے پس وہ بری مان ہی اور بری پرورش کرنیوالی ۳ آدم بن ابی ایاس نے اپنی تفسیر مین کہا ہی ہمکو حدیث کی مبارک بن فضالہ نی حسن رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی جبکہ بندہ مرتا ہے تو اوسکی روح سی مومنون کی روحین ملتی ہین پس اوس سی کہتی ہین کیا کیا فلان نی پس جبکہ کہتا ہے کہ وہ مجھسے پہلے مرگیا تو کہتے ہین اوسے اوسکی مان ہاویہ کی طرف لیگئے پس بری مان ہی اور بری پرورش کرنیوالی ۴ بزار نے بسند صحیح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہی کہ مومن پر موت نازل ہوتی ہی اور دیکھتا ہی جو کچھ دیکھتا ہے

دوست رکھتا ہی کاش اوسکی روح نکل جاوی اور اللہ اوسکی ملاقات کو دوست رکھتا ہی اور بیشک مومن جب مرتی ہی اوسکی روح طرف آسمان کی لیجاتی ہین اوس کی پاس ارواح مومنین کی خبر پوچھتی ہین اوس سی اپنے پہچان والون کی اہل دنیا سے جبکہ وہ کہتا ہی مین نی فلان کو دنیا مین چھوڑا ہے تو یہ بات اونکو پسند آتی ہے اور جبکہ کہتا ہے کہ فلان مرچکا تو کہتے ہین کہ وہ ہماری طرف نہین لایا گیا ۵ ابن ابی شیبہ نی مصنف مین ابن ابی الدنیا نے عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا اہل قبور البتہ متوقع رہتے ہین واسطے میت کے جیسا کہ توقع کیا جاتا ہی سوار کا اوس سے پوچھتے ہین پس جبکہ اوس سی پوچھتے ہین کہ فلان نی کیا کیا اون لوگو مین جو اس سے پہلے مرگئے ہین یہ کہتا ہے کیا وہ تمہاری پاس نہین آیا وہ کہتے ہین انا للہ وانا الیہ راجعون اوسکو ہمارے غیر طریق پر لیگئے اوسکو اوسکی مان ہاویہ کی طرف لیگئے ۶ ابن ابی الدنیا نی صالح مری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجھی پہونچا ہے کہ روحین نزدیک موت کی ملاقات کرتی ہین پس روحین مردون کی اوس روح سے جو اونکی طرف نکلی ہی کہتی ہین تیرے پیچھے کیا ہوا اور تو کون جسم مین تھی پاک مین تھی یا ناپاک مین ۷ عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ میت مرتا ہے تو روحین اوس سی ملتی ہین خبر پوچھتی ہین اوس سے جیسے سوار سے خبر پوچھی جاتی ہی کیا کیا فلان فلان نی ۔ ثعلبی نی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مثل اسکی ذکر کیا ہی اور اوسکے آخر مین یہ ہی یہانتک کہ البتہ وہ اوس سے پوچھتے ہین گھر کی بلی کا قرطبی نے کہا قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کہا گیا ہی کہ ارواح جنود مجندہ ہین پس جن روحون کو اونمین سی تعارف ہوا تو آپس مین الفت ہوتی ہی اور جنمین تناکر ہوا وہ مختلف رہتی ہین یعنی اس سی مراد یہی ملاقات ہے بعض نے کہا زندے مردون کی روحون کی ملاقات ہی خواب مین ۸ امام احمد نی زہد مین ابن ابی الدنیا نے عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا اگر مین مایوس ہو جاؤن ملاقات سے اون لوگونکی جو میری گھر والون سے مرچکے ہین تو مین پاؤن آپ کو کہ غم کے مارے مرچکا ۹ امام احمد و حکیم ترمذی نی نوادر الاصول مین عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک دو روحین دو مومنون کی البتہ ملتی ہین ایک دن کی راہ پر حالانکہ نہین دیکھا ایک نے اون دونون سی اپنے صاحب کو کبھی

فصل مؤمن کی اولاد اور اہل و اقارب اوسکا استقبال کرتی ہین

(۱) ابن ابی الدنیا نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ میت مرتا ہی تو اوسکا لڑکا اوسکا استقبال کرتا ہی جیسے کہ غائب کا استقبال کیا جاتا ہی ۲ ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا ہمکو پہونچا ہے کہ میت جبکہ مرتا ہی تو اوسکے اہل و اقارب اوسے گھیر لیتے ہین جو کہ اوس سی پہلے مرچکے ہین پس البتہ وہ اون سی اور وہ اوس سے زیادہ تر خوش ہوتی ہین مسافر سے جبکہ وہ اپنے گھر کی طرف آتا ہی

فصل روحین آپس مین ایک دوسری کو پہچانتی ہین

(۱) ابن ابی الدنیا نی ابو ہریرہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ بشر بن براء بن معرور کا انتقال ہوا تو اونکی مان کو اوپر سخت غم ہوا پس کہا یا رسول اللہ ہمیشہ مرتے والا مرتا ہے بنی سلمہ سے کیا مردے ایک دوسرے کو پہچانتے ہین کہ بشر کی طرف سلام بھیجون فرمایا ہان قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی بیشک وہ پہچانتے ہین جیسے کہ پہچانتے ہین پرندے ایک دوسرے کو درختون کی سرون مین کوئی مرنے والا نہ مرتا بنی سلمہ مین مگر ام بشر اوسکے پاس آتین پس کہتین ای فلان علیک السلام وہ کہتا وعلیک یعنی تجپر سلام پھر کہتین تو بشر پر سلام پڑھ ۲ ابن ماجہ نی محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما پر داخل ہوا اور وہ مررہے تھے مینے کہا تو میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پڑھ ۳ بخاری نے اپنی تاریخ مین خالدہ بنت عبد اللہ بن انیس سی روایت کیا ہی کہا ام بنین ابو قتادہ کی بیٹی پندرہ دن بعد اپنے باپ کے مرنے سے عبد اللہ بن انیس کی طرف آئین اور وہ بیمار تھے پس کہا ای چچا تم میرے باپ پر سلام پڑھو ۴ ابن ابی شیبہ نی عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جنت لپیٹی ہوئی لٹکی ہوئی ہے ساتھ قرون شمس کے ہر برس مین ایک بار پھیلائی جاتی ہے اور روحین مؤمنون کی پرندون مین مثل زرازیر کے ہین ایک دوسری کو پہچانتی ہین اور رزق دیجاتی ہین جنت کے پھلون سے۔

حکایت ابن عساکر نے طریق ابو جعفر احمد بن سعید دارمی سی روایت کیا ہی کہا مینے سندی کو سنا اونسے کہا مین نی عبد الرحمن بن مہدی کو سنا وہ کہتے تھے جبکہ سفیان رضی اللہ عنہ پر بیماری سخت ہوئی تو وہ بہت گھبرائے پس اونپر مرحوم بن عبد العزیز داخل ہوئے کہا ای ابو عبد اللہ یہ کیا گھبراہٹ ہی تم آتے ہو ایسے رب پر

جسکو ساٹھ برس ہو جاتے اوسکے لیے روزہ رکھا اوسکے واسطے نماز پڑھی اوسکے لیے حج کیا ستین بتاؤ اگر تمہارا کسی آدمی کے نزدیک احسان ہو گیا تم نہ چاہو گے کہ اوس سی ملاقات کرو تاکہ وہ تمہاری مکافات کرے کہا پس اونکی گبہراہٹ دور ہو گئی ابو جعفر نے کہا شدی نے یہ قصہ بیان کیا اور ہم ساتھ ابو نعیم کے تھے پس ابو نعیم نے کہا جبکہ حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بیماری سخت ہوئی تو وہ گبہرائے پس اونپر ایک آدمی داخل ہوا اوسنے کہا ای ابو محمد یہ کیا گبہراہٹ ہی نہین ہی وہ مگر یہ کہ تمہاری روح تمہارے جسم سے مفارقت کرے پس تم آؤ گے اپنے مان باپ علی و فاطمہ پر اور اپنے نانا نانی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خدیجہ پر اور اپنے چچاؤن حمزہ و جعفر پر اور اپنے ماموون قاسم وطیب ومطہر وابراہیم پر اور اپنی خالاؤن رقیہ وکلثوم وزینب پر کہا پس اونکی گبہراہٹ دور ہو گئی

حکایت ابو نعیم نے لیث بن سعد سی روایت کیا ہی کہا ایک آدمی اہل شام سی شہید ہو گیا تہا وہ ہر شب جمعہ کو اپنے باپ کے پاس خواب مین آتا اوس سے باتین کرتا اور اوسکو اوس سی انس ہوتا ایک جمعہ کو وہ اپنے باپ سی غائب رہا پہر دوسرے جمعے مین آیا باپ نے کہا بیٹا مقرر تونے مجھسے تاخیر کی تیرا نہ آنا مجھپر شاق گذرا کہا مجھے تم سی صرف اس بات نے مشغول کیا کہ شہدا کو حکم ہوا تہا کہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرین سو ہم اونسے ملے اور یہ نزدیک موت عمر بن عبد العزیز کے تہا بیہقی نے شعب الایمان مین حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہی فرمایا دو دوست دو مومن ہین اور دو دوست دو کافر پس مومنون مین سی ایک مرا پس وہ جنت کی بشارت دیا گیا اور اوسنے اپنے دوست کو یاد کیا کہا الٰہی بیشک فلان دوست میرا مجھے تیری طاعت کا حکم کرتا تہا اور تیرے رسول کی طاعت کا اور حکم کرتا تہا مجھے خیر کا اور منع کرتا تہا شر سے اور خبر دیتا تہا مجھکو کہ مین تجھسے ملاقات کرنیوالا ہون الٰہی تو اوسکو میرے بعد گمراہ نہ کر یہانتک کہ دکھاوی اوسکو جیسا مجھے دکھایا اور راضی ہو اوس سی جیسا تو مجھسے راضی ہوا پہر مرتا ہی دوسرا پس جمع کیا جاتا ہی درمیان اونکی روحون کی کہا جاتا ہے کہ ہر ایک تم دونون سی اپنے صاحب پر ثنا کرے پہر ہر ایک اونمین سی اپنے صاحب کو کہتا ہے تو اچھا بہائی اور اچھا صاحب اور اچھا خلیل ہے اور جبکہ دونون کافرون مین سی ایک مرتا ہی تو وہ نار کی بشارت دیا جاتا ہی پس اپنے دوست کو یاد کرتا ہی کہتا ہے الٰہی بیشک میرا دوست مجھے تیری معصیت کا حکم کرتا تہا اور تیرے رسول کی معصیت کا اور حکم کرتا تہا مجھکو شر کا اور روکتا تہا مجھے خیر سے اور خبر دیتا تہا کہ مین تجھسے ملنے والا نہین ہون الٰہی تو اوسے میرے بعد ہدایت نہ کر یہانتک کہ دکھاوی تو اوس کو جیسا مجھے دکھایا اور خفا ہووے تو اوسپر جیسا کہ تو مجھپر خفا ہوا پہر مرتا ہے دوسرا پس جمع کیا جاتا ہی درمیان اون کی روحون کے کہا جاتا ہی کہ ہر ایک تم مین سی اپنے صاحب پر ثنا کرے پس ہر ایک اونمین سے اپنے صاحب کو کہتا ہی تو برا بہائی برا صاحب برا خلیل ہے

سلہ دو دونون مین پیادہ ہے یعنی وہ خود دیکھتا ہے

باب ۲۰ میت اپنی نہلانیوالی کفنانی والے اوٹھانیوالی قبر مین اوتارنی والی کو پہچانتا ہی اور جو کچھ بھلا برا لوگ کہتی ہین وہ اوسکو سنتا ہی اور جنازہ گذر رہا ہے

(۱) امام احمد وابن ابی الدنیا وطبرانی نے اوسط مین اور مروزی وابن مندہ نی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بیشک میت پہچانتا ہی اوس شخص کو جو اوسی نہلاتا ہی اور اوٹھاتا ہی اور اوسکو جو اوسی کفناتا ہے اور اوسکو جو اوسے اوسکے گڑھے مین اوتارتا ہی ۲ ابو الحسن بن براء نے کتاب روضہ مین بسند ضعیف ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کرتی ہین کہ آپ نی فرمایا نہین ہے کوئی میت کہ مری مگر وہ پہچانتا ہی اپنے نہلانے والے کو اور قسم دیتا ہی اپنے اوٹھانیوالی کو اگر وہ بشارت دیا گیا ہی بروح وریحان وجنت نعیم کی کہ جلد لیجاوی اوسکو اور اگر وہ بشارت دیا گیا ہے مہمانی کی گرم پانی سے اور پیٹھنے کی دوزخ مین تو اسکی کہ اوسے روک رکھو ۳ ابن ابی الدنیا نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ میت مرجاتا ہے تو ایک فرشتہ اوسکی جان کو قبض کیے رہتا ہے پس نہین ہے کوئی چیز مگر وہ اوسی دیکھتا ہی[1] نزدیک اوسکے نہلانے اور اوسکے اوٹھانیکے یہانتک کہ پہونچاتا ہی اوسکو طرف اوسکی قبر کے ۴ ابن ابی شیبہ نی عبد الرحمن بن ابی لیلی سے روایت کیا ہی کہا روح فرشتے کے ہاتھ مین ہوتی ہی وہ اوسی لیے جاتا ہے پس جبکہ وہ اپنی قبر مین داخل کیا گیا تو اوس روح کو اوسمین رکھدیتا ہی ۵ ابو نعیم نے عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر اوسکی روح فرشتے کے ہاتھ مین ہوتی ہی اپنے جسم کی طرف دیکھتی ہی

کر کس طرح نہلایا جاتا ہی اور کس طرح کفن دیا جاتا ہی اور کس طرح اوسکو لیجاتی ہین اور اوس سی کہا جاتا ہی اور وہ اپنی کہاٹ پر ہوتا ہی کہ تو سنتا لوگونکی تعبیر ۶
ابن ابی الدنیا نی عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہی کوئی میت کہ مری مگر وہ جانتا ہی کہ جو ہوتا ہے اوسکے گہر والون مین بعد اوسکی اور بیشک
وہ البتہ اوسے نہلاتے کفناتے ہین اور وہ اونکی طرف دیکھ رہا ہے ۷ ابن ابی الدنیا نے بکر بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجھے یہ بات
پہونچی ہے کہ نہین ہی کوئی میت کہ مری مگر اوسکی روح ہاتھ مین ملک الموت کے ہوتی ہے پس وہ یعنی گہر والے اوسے نہلاتے کفناتے ہین اور وہ دیکھ رہا ہے
کہ اوسکے گہر والے اوسکے ساتھ جو کر رہی ہین پس اگر وہ بات کرنے پر قادر ہو تو البتہ وہ اونکو رنڈونا اور ویل سی منع کرے یعنی رونے پیٹنے چیخنے چلانے ویل وثبور
پکارنی سی اونکو روکے ۸ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا بیشک میت البتہ پہچانتا ہے ہر چیز کو یہانتک کہ البتہ وہ قسم دیتا ہی اللہ کی نہلانے والے کو
کہ تو میرے غسل کو ہلکا کر کہا اور اوس سی کہا جاتا ہی اور وہ اپنی کہاٹ پر ہوتا ہے کہ تو سنتا لوگونکی تعبیر ۹ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا روح ہاتھ مین
فرشتے کے ہوتی ہی اور بیشک جسم البتہ سلایا جاتا ہی اور بیشک فرشتہ البتہ چلتا ہے ساتھ اوسکے طرف قبر کے پس جبکہ برابر کردیجاتی ہی یعنی مٹی قبر کی تو وہ اوسمین
رکہتا ہے یعنی روح کو پس یہ وہ وقت ہے کہ خطاب کیا جاتا ہی ۱۰ بیہقی نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا بیشک روح ہاتھ مین فرشتے کے ہوتی ہے
اور جسم لوٹایا جاتا ہی پس جبکہ لوگون نی اوسی اوٹھا لیا تو وہ فرشتہ اوسکے ساتھ ہو جاتا ہی پہر جب وہ قبر مین رکہا جاتا ہی تو وہ روح کو جسم مین پہیلا دیتا ہی ۱۱
ابن ابی الدنیا نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سی روایت کیا ہی کہا روح فرشتے کے ہاتھ مین ہوتی ہے وہ جنازے کے ساتھ چلتا ہی میت سے کہتا ہے تو سن جو تیرے
لیے کہا جاتا ہی پس جبکہ اوسکے گڑھے پر پہونچتا ہے تو روح کو اوسکی ساتھ دفن کردیتا ہی ۱۲ ابو نجیح رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہی کوئی میت کہ مرے
مگر اوسکی روح فرشتے کے ہاتھ مین ہوتی ہی اپنے جسم کی طرف دیکہتا ہے کہ کس طرح نہلایا جاتا ہی کس طرح کفنایا جاتا ہے کس طرح اوسکو طرف اوسکی قبر کے لیجاتے
ہین پہر عود کیجاتی ہے طرف اوسکے روح اوسکی پس بیٹہتا ہے اپنی قبر مین ۱۳ بخاری ومسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
سلم مقتولین بدر پر کہڑے ہوئی پس فرمایا ای فلان فلان کے بیٹے اے فلان فلان کے بیٹے کیا پایا تمنے جو وعدہ کیا تمہارے رب نے حق پس بیشک مینے پایا
جو وعدہ کیا مجھ سے میرے رب نے حق سو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ آپ کس طرح کلام کرتے ہو ان جسمون سی جنمین روحین نہین ہین آپ نے فرمایا نہین ہو تم
زیادہ تر سننے والے اوسکو جو مین کہتا ہون اونسی سوا اسکی کہ وہ طاقت نہین رکہتے اسکی کہ رد کرین مجہپر کچہہ ۱۴ ابو الشیخ نے مرسل عبید بن مرزوق رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہا ایک عورت مدینہ مین مسجد کی جہاڑو دیا کرتی تہی وہ مرگئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکا علم ہوا آپ اوسکی قبر پر گذری فرمایا یہ کیا قبر ہے
صحابہ نے عرض کیا ام محجن ہی فرمایا وہ جو کہ مسجد کی جہاڑو دیا کرتی تہی صحابہ نے عرض کیا ہان پس آپ نے لوگون کی صف باندہی اور اوسپر نماز پڑہی پہر فرمایا تو نے
کونسے عمل کو افضل پایا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ سنتی ہے فرمایا نہین ہو تم زیادہ تر سننے والے اوس سی پس ذکر کیا کہ اوسنی آپکو جواب دیا کہ جہاڑو
دینا مسجد کا ۱۵ بخاری ومسلم نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ جنازہ رکہا جاتا ہی اور اوٹہاتے
ہین اوسکو آدمی اپنی گردنون پر پس اگر وہ نیک ہے تو کہتا ہے مجھے آگے لیچلو اور اگر غیر صالح ہی تو کہتا ہے ای خرابی اوسکی تم کہان لیے جاتے ہو اوسکی
آواز کو ہر شی سنتی ہی مگر انسان اور اگر سن لے اوسکو انسان تو البتہ بیہوش ہو جاوی ۱۶ بخاری ومسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی لیجاؤ جنازے کو پس اگر وہ نیک ہی تو خیر ہے کہ تم اوسکو طرف خیر کے مقدم کرتے ہو اور اگر وہ سوا اوسکے ہی تو تم اوسے
اپنی گردنون سی رکہدوگے ۱۷ ابن ابی الدنیا نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اونہون نے حکم کیا ایک میت مین کہ مرگیا تہا اس بات کا
کہ اوسے جلد اوسکے گڑھے کی طرف لیجائین اور فرمایا کہ وہ ایسی منزل ہے جس سی چارہ نہین ہی سو تم اوسی اوسکی طرف جلد لیجاؤ تاکہ وہ دیکھے جو کچہہ واسطے اوسکے لیے ہے خیر و شر
اوسکے سی ۱۸ بکر مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے حدیث کی گئی ہے کہ میت خوش ہوتا ہی اوسکے جلد لیجانے سے طرف قبرستان کے ۱۹ ابن

ابن ابی

سے رنڈونا آواز کردن در سوگ بدرشتی اور ایک نسخہ مین بجای ویل عویل ہے بمعنی آواز بدرشتی در گریہ!

رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہا جاتا تہا کہ تعظیم میت سے ہے اوسکے گہر والون پر جلد لیجانا اوسکا طرف اوسکے گڑہے کی ٢٠ ابن ابی الدنیا نے قبور مین حضرت
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین ہے کوئی میت کہ رکہا جاوے اپنی کہاٹ پر پس
لیجاوین اوسکو تین قدم مگر وہ ایک بات کرتا ہی کہ سنتے ہین اوسکو جسکو اللہ چاہے مگر ثقلین جن وانس کہتا ہے اے میرے بہائیو اے میرے دوستو اے میرے
جنازے کے لوٹہانیوالو ہرگز نہ دہوکا دے تمکو دنیا جیسا کہ اوسنے مجہو دہوکا دیا اور ہرگز نہ کہیلے تمہاری ساتھ زمانہ جیسا کہ میرے ساتھ کہیلا پیچہے چہوڑا مینے جوکہ
چہوڑا مینے واسطے اپنے وارثون کی اور دیان قیامت کے دن مجہسی مخاصمہ کریگا اور مجہسے محاسبہ لیگا اور تم میری مشایعت کرتے ہو اور مجہکو میری لحد مین چہوڑتے ہو
٢١ امام احمد نے زہد مین ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہا بیشک میت جبکہ اپنی کہاٹ پر رکہا جاتا ہی تو وہ ندا کرتا ہی اے میرے گہر والو اے
میری پڑوسیو اے میرے جنازے کے اوٹہانے والو ہرگز دہوکا نہ دی تمکو دنیا جیسا کہ مجہی دہوکا دیا اور ہرگز نہ کہیلے وہ تمہاری ساتھ جیسے کہ وہ میرے ساتھ کہیلی پس
بیشک میرے گہر والون نے نہ اوٹہایا مجہسے میرے گناہ سے کچہہ ٢٢ **حکایت** تاریخ ابن النجار مین ابی محمد بن نجار سے مروی ہی کہ وہ اصحاب مروزی سی تہی
اور خلال اونکو بسبب اونکی فضل کی مقدم کرتے تہے اونہون نی کہا کہ مینے ایک میت کو نہلایا پس مین اوسی نہلا رہا تہا کہ اتنے مین اوسنے اپنی دونون آنکہین کہولین پہر میرا ہاتہ
پکڑا اور مجہسے کہا اے ابو محمد تم اچہی تیاری کرو واسطے اس بچہڑنے کے

باب ٢١ بیان مین چلنے فرشتون کی جنازہ مین اور جو کچہہ وہ کہتے ہین

(١) سعید بن منصور نے ابو غلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک فرشتے البتہ چلتے ہین آگے جنازے کے اور کہتے ہین کیا آگے بہیجا فلان نی اور لوگ
کہتے ہین فلان نی کیا چہوڑا ٢ ابن ابی الدنیا نے کتاب العزاء مین ابو الجلد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا پڑہا مین نی سوال داؤد علیہ السلام مین اونہون نے
اپنی رب سے سوال کیا الٰہی کیا جزا ہے اوس شخص کی جو کہ مشایعت کرتا ہے جنازے کی واسطے چاہنے تیری رضا کی فرمایا جزا اوسکی یہی کہ مشایعت کرین اوسکی
فرشتے جس دن کہ وہ مری اور درود بہیجین مین اوسکی روح پر روحون مین ٣ ابن عساکر نے بوجہ دیگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اونہون نی نبی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سی روایت کیا ہی کہ آپ نے فرمایا داؤد علیہ السلام نے کہا الٰہی کیا جزا ہے اوس شخص کی جو کہ مشایعت کرے کسی میت کی اوسکی قبر تک واسطے چاہنے
تیری رضا کے فرمایا جزا اوسکی یہ ہے کہ مشایعت کرین اوسکی میرے فرشتے پس درود بہیجین اوسکی روح پر روحون مین ٤ بیہقی نے شعب الایمان مین اور دیلمی نے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی جبکہ مرتا ہے میت تو فرشتے کہتے ہین کیا آگے بہیجا اور لوگ کہتے ہین کیا کچہی چہوڑا

باب ٢٢ اس بیان مین کہ زمین آسمان فرشتے مومن پر روتی ہین جبکہ وہ مرتا ہے فصل بیان مین رونی آسمان و زمین کے

فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نی فما بکت علیہم السماء والارض یعنی پس نہ رویا اونپر یعنی فرعون اور اوسکی قوم پر آسمان و زمین (١) ترمذی وابو نعیم وابو یعلی
وابن ابی الدنیا وابن ابی حاتم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نی فرمایا نہین ہے کوئی
انسان مگر واسطے اوسکے دو دروازے ہین آسمان مین ایک دروازہ ہی کہ چڑہتا ہے اوس سی عمل اوسکا اور ایک دروازہ ہی کہ اوترتا ہی اوس سی رزق اوسکا
پس جبکہ مرتا ہے بندہ مومن تو وہ دونون اوسپر روتی ہین ٢ ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ وہ آیت مذکورہ سی پوچہے گئے
کیا آسمان زمین کسی پر روتی ہین فرمایا ہان نہین ہے خلایق سے کوئی مگر واسطے اوسکے ایک دروازہ آسمان مین کہ اوس سی اوسکا رزق اوترتا ہی اور اوس مین
اوسکا عمل چڑہتا ہے پس جبکہ مومن مرتا ہے تو بند کیا جاتا ہی دروازہ اوسکا آسمان سی کہ جسمین اوسکا عمل چڑہتا تہا اور اوس سی اوسکا رزق اوترتا تہا پس مفقود
ہوا اوسپر روتا ہی اور جبکہ اوسے گم پاتی ہے اوسکی نماز پڑہنے کی جگہ زمین سی جسمین وہ نماز پڑہا کرتا تہا اور اللہ کا ذکر کیا کرتا تہا تو وہ اوسپر روتی ہی اور قوم فرعون
کے لیے زمین مین نہ تو آثار صالحہ تہے نہ اونسی طرف اللہ تعالیٰ کے کوئی خیر چڑہی پس نہ روئے اونپر آسمان و زمین ٣ ابن جریر وابن ابی الدنیا و بیہقی نے
شعب الایمان مین شریح بن عبید حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین مرا کوئی مومن مسافرت مین کہ غایب

الجلد

له ایک نسخہ مین بجای کہلا بسی کہلائی سے ۱۲

له ایک نسخہ مین کہلائی ہے

ہوئین اوس سی اور مین رونے والیان اوسکی مگر رویا اوسپر آسمان وزمین پہر یہ آیت پڑہی فما بکت علیہم السماء والارض پہر فرمایا بیشک وہ دونون نہین روتی کافر پر ۴ سعید بن منصور وابونعیم نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہے کوئی مومن کہ مری مگر روتی ہی اوسپر زمین چالیس صبح ۵ ابن ابی الدنیا وحاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا بیشک زمین البتہ روتی ہے مومن پر چالیس صبح ۶ محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا بیشک زمین البتہ روتی ہی ایک آدمی سی اور روتی ہے ایک آدمی پر روتی ہے اوس شخص پر جو کہ عمل کرتا تہا اوسکی پیٹھ پر ساتھ طاعت اللہ کے اور روتی ہے اوس آدمی سی کہ عمل کرتا تہا اوسکی پیٹھ پر ساتھ معصیت اللہ کے ۷ سعید بن منصور وابن ابی الدنیا نے محمد بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ آسمان وزمین مومن پر روتی ہین آسمان کہتا ہے کہ ہمیشہ چڑہتی ہتی اوس سی طرف میری خیر سا اور زمین کہتی ہے ہمیشہ مجہپر خیر کیا کرتا تہا ۸ ابن جریر نے عطار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا رونا آسمان کا اوسکی اطراف کی سرخی ہی ۹ ابن ابی الدنیا نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رونا آسمان کا اوسکی سرخی ہی ۱۰ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہا جاتا تہا کہ یہ سرخی جو کہ آسمان مین ہوتی ہی رونا آسمان کا ہے مومن پر ۱۱ شرح برزخ مین لکہا ہی کہ ابن سیرین رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہمکو خبر دی گئی ہے کہ جو سرخی شفق کے ساتھ ہوتی ہے یہ نہ تھی یہانتک کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے تردی ہی کہ زمانۂ شہادت امام حسین علیہ السلام مین خون برستا تہا سفیان ثوری عطار حسن بصری رضی اللہ عنہم سے مروی ہی یہ کہتے تہے کہ یہ سرخی جو آسمان مین ہوتی ہے رونا آسمان کا ہے مومن پر حضرت مولانا سید اولاد حسن رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیۂ شرح برزخ پر بخط خاص تحریر فرمایا ہے کہ بیہقی وابونعیم نے بصرۂ ازدیہ سے روایت کیا ہی کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام شہید کیے گئے تو ہم نے صبح کی اور ہمارے مٹکے برتن اور ہر چیز خون سی بھری ہتی بیہقی وابونعیم نے زہری سی روایت کیا ہی کہ مجھے یہ بات پہونچی ہی کہ جس دن امام حسین علیہ السلام شہید ہوے تو بیت المقدس کی پتھرون سی کوئی پتھر نہین اوٹہایا جاتا تہا مگر نہایت سرخ خون اوسکے نیچے پایا جاتا تہا اس سی معلوم ہوا کہ اولیاء کرام کی موت سے جماد بہی روتے ہین

فصل سجدہ گاہ اور عبادتگاہ مومن پر روتی ہی

(۱) ابونعیم نے عطار خراسانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہے کوئی بندہ کہ سجدہ کرے کوئی سجدہ کسی جگہ زمین کے قطعات سے مگر وہ جگہ اوسکے لیے قیامت کے دن گواہی دیگی اور روتی ہے اوسپر جس دن وہ مرتا ہی ۲ ابن ابی الدنیا وابن ابی حاتم نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ورضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی فرمایا کہ مومن جبکہ مرتا ہے تو روتی ہے اوسپر اوسکے نماز پڑہنے کی جگہ زمین سی اور اوسکے عمل چڑہنے کی جگہ آسمان سی پہر یہ آیت شریف پڑہی فما بکت علیہم السماء والارض شرح برزخ مین کہا ہی اس سی معلوم ہوا کہ زمین کا رونا مومن پر جو اوسکے مناسب حال ہی ہوسکتا ہے مروی ہی کہ مومن جب مرجاتا ہی تو اوسکی نماز پڑہنے کی جگہ اور اوسکے رہنے بسنے کی جگہ قطعات زمین سی چالیس صبح تک روتی ہے ۳ ابن ابی الدنیا نے ابوعبید صاحب سلیمان بن عبد الملک سی روایت کیا ہی کہا بیشک بندۂ مومن جبکہ مرتا ہے تو زمین کے قطعات ندا کرتے ہین کہ اللہ کا بندۂ مومن مرگیا پس زمین وآسمان اوسپر روتے ہین رحمن فرماتا ہے کون چیز رلاتی ہے تمکو میرے بندے پر وہ کہتے ہین ای رب ہمارے نہین چلا وہ کسی کناری مین ہم سے کبہی مگر وہ تیرا ذکر کرتا تہا ۴ ابن جریر نے ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا روتی ہے مومن صالح پر اوس کے عمل کرنیکی جگہ زمین سی اور اوس کے عمل چڑہنے کی جگہ آسمان سے ---

فصل مومن پر فرشتے روتے ہین جبکہ وہ بلاد غربت مین مرتا ہی

ابن ابی الدنیا نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ اللہ تعالی مومن کو بلاد غربت مین وفات دیتا ہے تو اوسکو عذاب نہین کرتا ہی اور اوسکو رحم فرماتا ہے بسبب اوسکی غربت کے اور فرشتون کو حکم کرتا ہے پس وہ اوسکو روتے ہین بسبب غائب ہونے اوسکی رونے والیون کی اوس سی شرح برزخ مین لکہا ہی اس سی معلوم ہوا کہ مومن پر فرشتون کا رونا ہوسکتا ہے اور وہ جو روایت کیا گیا ہی کہ مومن جبکہ مرتا ہے تو اوسکے لیے عرش رحمن ہل جاتا ہی کہتے ہین کہ مراد اوس سی حاملین عرش کا ہلنا ہے بسبب اوسکی روح کے مومن کے

اور یہ مومن کی کرامت ہی اللہ تعالی کی طرف سی جبکہ کافر مرتا ہی تو اوسپر کوئی جگہ نہین روتی **باب ۲۳ دفن کے بیان مین ۔ فصل آدمی اوسی**
مٹی مین دفن ہوتا ہی جس سی وہ پیدا کیا گیا ہی (۱) بزار وحاکم وبیہقی نے شعب مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ مدینہ
مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر ہوا آپ نی ایک جماعت کو دیکھا کہ وہ قبر کھود رہی تھی آپ نی اوس سے پوچھا لوگون نی عرض کیا کہ ایک حبشی آیا تھا پھر
مرگیا آپ نی فرمایا لا الہ الا اللہ وہ اپنی زمین وآسمان سے کھینچا گیا طرف اوس مٹی کے جس سے وہ پیدا کیا گیا ۲ طبرانی نے کبیر مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت کیا ہی کہ ایک حبشی مدینہ مین دفن کیا گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دفن کیا گیا اوس مٹی مین جس سے وہ پیدا کیا گیا تھا ۳
طبرانی نے اوسط مین ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا گذری ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہم ایک قبر کھود رہے تھے فرمایا تم کیا کرتے ہو
ہم نے کہا ہم قبر کھودتی ہین واسطے اس کالے آدمی کے فرمایا لے آئی اوسکو موت اوسکی طرف اوسکی مٹی کے ۴ حکیم ترمذی نی نوادر الاصول مین حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گشت فرماتے تھے بعض نواحی مدینہ مین پس ناگاہ ایک قبر کھدرہی تھی آپ متوجہ ہوی یہانتک
کہ اوسپر آ کھڑے ہوی فرمایا یہ کسکے لیے ہی عرض کیا گیا کہ واسطے ایک آدمی کی ہی حبشہ سی فرمایا لا الہ الا اللہ کھینچا گیا اپنی زمین وآسمان سی یہانتک کہ دفن کیا گیا اوس مٹی مین جس سے وہ
پیدا کیا گیا تھا **فصل نطفے پر قبر کی مٹی بربرائی جاتی ہی** (۱) ابو نعیم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے نہین ہے کوئی بچہ مگر بربرائی گئی ہی اوسپر اوسکے گڑھے کی مٹی سے ۲ حکیم ترمذی نی نوادر الاصول مین حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہی فرمایا ہے بیشک فرشتہ جو کہ رحم پر مقرر کیا گیا ہے وہ نطفے کو رحم سے لیتا ہے پس اوسے اپنی ہتھیلی پر رکھتا ہی پھر کہتا ہی یا رب مخلقہ ہے
یا غیر مخلقہ پس اگر اللہ نے فرمایا کہ مخلقہ ہے تو کہتا ہی یا رب کیا رزق ہی کیا نقش قدم ہے کیا اجل ہی پس اللہ فرماتا ہی دیکھ وسکو ام الکتاب یعنی لوح محفوظ مین
وہ لوح محفوظ مین دیکھتا ہی پس پاتا ہی اوسمین رزق اوسکا اور اجل اوسکی اور اثر اوسکا اور عمل اوسکا اور لیتا ہے وہ مٹی جسکے بقعے مین وہ دفن کیا جاویگا اور
گوندھتا ہی اوسکے ساتھ اوس کے نطفے کو پس وہ یہ قول ہی اللہ تعالی کا منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم ۳ دینوری نی مجالسہ مین ہلال بن یساف سی روایت کیا ہے
کہا نہین ہی کوئی بچہ کہ پیدا ہو مگر اوسکی ناف مین اوس زمین کی مٹی سے ہے جسمین وہ مریگا ۴ حکیم ترمذی نی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نطفہ
جبکہ رحم مین ٹہرتا ہی تو فرشتہ اوسکو اپنی ہتھیلی مین لیتا ہی پس کہتا ہی ای رب مخلقہ ہے یا غیر مخلقہ ہے پس اگر کہا کہ غیر مخلقہ ہے تو وہ نسمہ نہین ہوتا یعنی اوسمین
جان نہین پڑتی اور رحم اوسکو خون کرکی ڈالدیتی ہین اور اگر کہا کہ مخلقہ ہے تو کہتا ہے ای رب نر ہے یا مادہ شقی ہی یا سعید کیا اجل ہی کیا اثر ہے کیا رزق ہے
اور کس زمین مین مریگا پس فرماتا ہی تو جا طرف ام الکتاب کے پس بیشک تو اس نطفے کو اوسمین پائیگا پس نطفے سی کہا جاتا ہی کون ہی رب تیرا وہ کہتا ہی اللہ پھر کہا جاتا ہے
کون ہی رازق تیرا وہ کہتا ہی اللہ پس وہ پیدا کیا جاتا ہی اپنی گہر والون مین زندہ رہتا ہی اور اپنا رزق کھاتا ہی اور اپنی نقش قدم کو روندتا ہی پس جبکہ اوسکی اجل آتی ہی تو مرجاتا ہے
لہذا اوسی مکان مین دفن کیا جاتا ہی **فصل اللہ تعالی کو جس زمین مین بندی کا مارنا منظور ہوتا ہی تو کوئی حاجت اوسکی طرف اوسکی**
کردیتا ہے (۱) ترمذی نی مطر بن عکامس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ حکم کرتا ہے اللہ واسطے
کسی بندے کے کہ وہ مرے کسی زمین مین تو کرتا ہے واسطے اوسکے طرف اوس زمین کے کوئی حاجت ۲ حاکم وبیہقی نے شعب مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کرتی ہین کہ آپ نی فرمایا جبکہ ہوتی ہی موت ایک تمہارے کی کسی زمین مین تو مقدر کیجاتی ہی واسطے
اوسکی حاجت پس وہ قصد کرتا ہی طرف اوسکی پس ہوتی ہی منتہی نقش قدم اوسکا پھر قبض کیجاتی ہی اوسمین روح اوسکی زمین کہیگی قیامت کے دن یہ وہ چیز ہی جو تونے میری پاس امانت رکھی تھی
فصل مردے کو نیک لوگون کی درمیان مین دفن کرین (۱) ابو نعیم وابن مندہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی دفن کرو تم اپنے مردون کو درمیان نیک لوگون کے پس بیشک میت ایذا پاتا ہی بدپڑوسی سے جیسے ایذا پاتا ہے زندہ پڑوسی

٢ ابن عساکر نے تاریخ دمشق مین لبسند ضعیف ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دفن کرو تم اپنی مردونکو
درمیان قوم صالحین کی پس بیشک میت ایذا پاتا ہے اپنے بدپڑوسی سے جیسے کہ ایذا پاتا ہے زندہ بدپڑوسی سی ٣ ابن عساکر نے اور مالینی نے موتلف و
مختلف مین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دفن کرین ہم ہماری مردون کو درمیان نیک لوگون کے
پس بیشک مردے ایذا پاتے ہین بدپڑوسی سے جیسے کہ ایذا پاتے ہین اوس سے زندے ۴ مالینی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی وہ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سی روایت کرتی ہین کہ آپ نے فرمایا جبکہ مرے واسطے ایک تمہارے کے میت تو اچہا دو اوسکو کفن اور جلدی کرو اوسکی وصیت جاری کرنے مین
اور گہرائی کرو واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور بچاؤ اوسکو بدپڑوسی سے عرض کیا گیا یارسول اللہ اور کیا نفع دیتا ہے نیک پڑوسی آخرت مین فرمایا کیا نفع دیتا ہے
دنیا مین صحابہ نی کہا ہان فرمایا اسی طرح نفع دیتا ہے آخرت مین ٥ دیلمی و ابن مندہ نی حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعا روایت کیا ہی اچہا دو کفن اور
انذانہ دو اپنی مردون کو ساتھ عویل کی اور نہ ساتھ تاخیر کرنے اوسکی وصیت کے اور نہ ساتھ قطع رحم کے اور جلدی کرو اوسکی قرض کی ادائی کو اور علیحدہ کرو اوسکو
بدپڑوسیون سی [١] **حکایت** ابن ابی الدنیا نے قبور مین عبداللہ بن نافع مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا ایک آدمی مدینہ مین مرا پس وہین دفن
کیا گیا اوسکو ایک آدمی نے دیکھا گویا وہ اہل نار سی ہے وہ اس سبب سی غمگین ہوا پہر وہ اوسکو بعد سات یا آٹھ رات کے دکھایا گیا گویا وہ اہل جنت سی ہے پس اوسنے
اوس سی پوچھا اوسنی کہا ایک شخص صالحین مین سی ہماری ساتھ دفن کیا گیا پس اوسنی چالیس آدمیونکے لیے اپنی پڑوسیون سے شفاعت کی سو مین بھی اونہین مین تھا

فصل اعلی زمین کا اوسکی اسفل سی بہتر ہے

(١) ابن سعد نی معاویہ بن صالح سی روایت کیا ہی کہا جبکہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو
موت حاضر ہوئی تو اونہون نی لوگونکو وصیت فرمائی پس کہا تم میرے لیے کھودو اور عمیق نہ کرو کیونکہ بہتر زمین کا اعلی اوسکا ہی اور شر اوسکا اسفل اوسکا ہی ٢
ابن عساکر نے کئی طریقون سی عمرو بن مہاجر سی روایت کیا ہی کہا سہل بن عبدالعزیز عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے بھائی کا انتقال ہوا تو اونہون نی مجھی حکم دیا
کہ مین اوسکی لیے کھودون یعنی قبر اور فرمایا کھودو اوسکے لیے بقدر تیرے طول کے یا مونڈھے تک اور دوری نکر واسطے اوسکے زمین مین پس بیشک اعلی زمین کا
پاک تر ہے اور ایک لفظ مین اطیب ہے اوسکے اسفل سی

فصل قبرستان مومن کی لیے تجمل و زینت کرتا ہی

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مومن جبکہ مرتا ہی تو قبرستان تجمل کرتا ہے اوسکی موت کے لیے پس نہین ہی اوس سی کوئی قطعہ مگر وہ تمنا کرتا
ہے کہ وہ اوسمین دفن کیا جای اور کافر جبکہ مرتا ہی تو قبرستان تاریک ہو جاتا ہے اوسکی موت کے لیے پس نہین ہی اوس سی کوئی بقعہ یعنی قطعہ مگر وہ پناہ مانگتا ہی
اللہ کے ساتھ کہ وہ اوسمین دفن نکیا جای اس کو حکیم ترمذی و ابن عدی و ابن عساکر و ابن مندہ نے ایسی سند سے روایت کیا ہی جسمین ضعف و انقطاع ہے +

فصل دن کی فرشتے رات کے فرشتون سی زیادہ ترزم ہین

ابن نجار نے تاریخ بغداد مین محمد بن عبداللہ اسدی سی روایت کیا ہے کہا
مین ایک جنازے مین حاضر ہوا وہ عبدالصمد بن علی کے گہر والون مین سے کسی کا تہا پس عبدالصمد اون کو برانگیختہ کرنے اور جلدی کرنے اور کہنے لگے
کہ تم ہم کو شام سے پہلے راحت دو ہم نی اونسی کہا کیا تم اس باب مین کچھ روایت کرتے ہو کہا مجھے حدیث کی میرے باپ نے میرے دادا عبداللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا بیشک دن کی فرشتے زیادہ ترزم ہین رات کے فرشتون سے -

فصل فضل جبل مقطم

[٢] سفیان بن وہب خولانی رحمہ اللہ سی مروی ہے کہا ہم ایک وقت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اس پہاڑ کے دامن
مین جا رہے تھے یعنی مقطم کے اور ہمارے ساتھ مقوقس تہا عمرو نے اوس سی فرمایا ای مقوقس کیا حال ہے تمہاری اس پہاڑ کا کہ گنجا ہے نہ اوسپر روئیدگی ہے
نہ درخت جیسے کہ شام کے پہاڑون پر ہوتی ہین اوسنے کہا مین نہین جانتا ولیکن اللہ نے اسکے اہل کو اس نیل کے ساتھ اوس سی غنی کر دیا ہی ولیکن ہم پاتے ہین
اوسکے نیچے وہ چیز جو کہ اس سے بہتر ہے فرمایا وہ کیا ہے کہا اسکے نیچے ایسے لوگ دفن کیے جاوینگے کہ اوٹھاویگا اونکو اللہ دن قیامت کی اونپر کچھ حساب نہو گا

[١] کو بیت ... والی مصر مقوقس دون ... جبل ... عمل کی المقرزی ق
[٢] اصل مین ... گئی ... کو ... ہین

پس عمرو نے فرمایا الٰہی تو مجھے اونمین سے کر حرملہ نے کہا پس مینے دیکھی عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی قبر اونمین اور اونمین ابو بصرہ غفاری اور عقبہ بن
عامر رضی اللہ عنہما کی قبرین بھی ہین رواہ ابن عساکر من طریق ابن وھب عن حرملہ بن عمران عن عقبۃ بن ابی مدرک عن سفیان بن وھب الخولانی

فصل قبر امانت ہے دیلمی و ابن جوزی و ابو الفضل طوسی نے عیون اخبار مین طریق ابو ہدبہ سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم ایک جنازے مین تشریف لیگئے آپ نے ایک کپڑا طلب فرمایا وہ قبر پر بچھایا گیا پس فرمایا مت جھانکو قبر مین وہ بیشک امانت ہے پس شاید بند
کھولے جاوین پھر دیکھا جاوے کالا سانپ کہ وہ اوسکی گردن مین طوق کیا ہوا ہو اور شاید اوسے حکم کیا جاوے پس سنی جاوے آواز زنجیر کی۔

فصل قبرستان مین ایک فرشتہ مقرر ہی کہ وہ قبر کی مٹی جنازے کے ہمراہیون کو مارتا ہی تا کہ اون کا غم غلط ہو

(۱) طوسی نے اور دیلمی نے مسند فردوس مین بطریق ابو ہدبہ انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جنازے کے ساتھ جانیوالون پر اللہ نے ایک فرشتہ
مقرر کیا ہے وہ محزون مہموم ہوتے ہین یہانتک کہ جب وہ اوسکو اوس قبر مین سونپ دیا اور پھر کر لوٹے تو وہ فرشتہ ایک مٹھی مٹی سی لیتا ہی پس اوسکو
پھینکتا ہے اور کہتا ہے تم لوٹ جاؤ طرف تمہاری دنیا کے بھلاوے تمہین اللہ تمہارے مردون کو پس وہ اپنی میت کو بھول جاتے ہین اور اپنی خرید و فروخت
و کار و بار عیش و آرام مین لگ جاتے ہین گویا وہ اوس سے نہ تھے نہ وہ اونسے تہا ۲ امالی ابن بطہ مین بطریق عطا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سی مروی
ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے واسطے اللہ کے ایک فرشتہ ہے مقابر پر مقرر کیا گیا ہے پس جبکہ میت دفن کر دیا گیا اور اوسپر برابر کیگئی یعنی قبر
اور لوگ منتقل ہوئی تا کہ لوٹین تو وہ فرشتہ ایک مٹھی لیتا ہی قبر کی مٹی سی پس اوسے اونکی گردنون کے پیچھے مارتا ہی اور کہتا ہی لوٹ جاؤ طرف تمہاری دنیا کے اور بھول جاؤ اپنی مردون کو

فصل ابتدای قبر کے بیان مین اسمین اختلاف ہے کہ قبر کا موجد کون ہی بعض نے کہا کوا ہے جبکہ قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تو اللہ تعالے نے
کوے کو بھیجکر قبر کی تعلیم فرمائی جیسا کہ کلام پاک مین ارشاد فرمایا ہے فبعث اللہ غرابا یبحث فی الارض لیریہ کیف یواری سوأۃ اخیہ بعض کہتی ہین قبر
کے موجد بنی اسرائیل ہین لیکن اولی و اصح پہلا ہی قول ہی یعنی پہلے یہ طریقہ کوے نے بتایا قابیل نے اسپر عمل کیا اسکے بعد سے یہ طریقہ بنی آدم مین مستمر و دائم و باقی

باب ۲۴ اس امر کی بیان مین کہ دفن و تلقین کے وقت کیا کہین۔ فصل دفن کے وقت کیا کہین بزار نے حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے فرمایا جبکہ پہونچے جنازہ قبر کو اور لوگ بیٹھ جاوین پس تو نہ بیٹھ و لیکن کھڑا ہو اوسکی قبر کے کنارے پر پس جبکہ وہ قبر مین اوتارا جاوے
تو تو کہہ بسم اللہ و فی سبیل اللہ و علی ملۃ رسول اللہ اللھم عبدک نزل بک وانت خیر منزول بہ خلف الدنیا خلف ظھرہ فاجعل ما قدم
علیہ خیرا مما خلف وانک قلت وما عند اللہ خیر للابرار یعنی ساتھ نام اللہ کے اور اللہ کی راہ مین اور ملت رسول اللہ پر الٰہی تیرا بندہ تجھپر اوترا ہے
یعنی تیرا مہمان ہوا ہے اور تو بہتر اوتارنے والون کا ہے یعنی تو سب میزبانون سے بہتر ہے اوسنے دنیا کو اپنی پیٹھ کے پیچھے چھوڑا پس کر تو اوس چیز کو جسیمین
وہ آگے آیا بہتر اوس سے جو پیچھے چھوڑا پس بیشک تو نے فرمایا ہی کہ جو کچھ نزدیک اللہ کے ہے وہ بہتر ہے واسطے نیکون کے ۲ طبرانی و بیہقی نے شعب مین
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جبکہ مرے ایک تمہارا تو اوسے روک نہ رکھو اور جلد لیجاؤ
اونسے طرف اوسکی قبر کے اور چاہیے کہ پڑھی جاوے نزدیک اوسکے سر کے فاتحۃ الکتاب لفظ بیہقی کا یہ ہے فاتحۃ البقرہ اور نزدیک اوسکے پاؤن کی خاتمہ
سورۂ بقرہ اوسکی قبر مین ۳ طبرانی نے محمد بن عبد الرحمن بن علاء بن لجلاج سی روایت کیا ہے کہا مجھسے میرے باپ نے کہا بیٹا جب تو مجھے میری لحد مین رکھے
تو کہہ بسم اللہ و علی ملۃ رسول اللہ پھر ڈال تو مجھپر مٹی کو ڈالنے کر پھر پڑھ نزدیک میرے سر کے فاتحہ بقرہ کو اور خاتمہ اوسکے کو پس بیشک مین نے سنا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ یہ فرماتے تھے ۴ ابن ابی شیبہ نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک اپنے لڑکے کو انس رضی اللہ عنہ نے دفن کیا پس فرمایا
اللھم جاف الارض عن جنبیہ وافتح ابواب السماء لروحہ وابدلہ دارا خیرا من دارہ الٰہی کشادہ کر زمین کو اوسکے دونون پہلو سی اور کھولدے دروازے

آسمان کے اوسکی روح کے واسطے اور بدل دی اوسکو گہر بہتر اوسکے گہر سے ۵ سعید بن منصور نی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ جب وہ میت کو اوسکی
قبر مین رکہتے تو فرماتے اللھم جاف الارض عن جنبیہ وصعد روحہ وتقبلہ وتلقہ منک بروح الٰہی کشادہ کر زمین کو اوسکے دونون پہلوسی اور چڑہا
اوسکی روح کو اور بہیج آتو اوسکو اپنے سے ساتھ رحمت کے ۶ ابن ماجہ و بیہقی نے اپنے سنن مین ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا حاضر ہوا مین ابن عمر
کے پاس ایک جنازہ مین پس جبکہ اونہون نی اوسکو لحد مین رکہا تو کہا بسم اللہ و فی سبیل اللہ و علی ملۃ رسول اللہ پہر جبکہ لحد کو برابر کرنا شروع کیا تو کہا
اللھم اجرھا من الشیطان و من عذاب القبر الٰہی بچا اوسکو شیطان سی اور عذاب قبر سے پہر جب ریت کے ڈہیر کو اوسپر برابر کیا تو جانب قبر مین کہڑے
ہوئے پہر فرمایا اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْھَا وَصَعِّدْ رُوْحَھَا وَلَقِّھَا مِنْکَ رِضْوَانًا یعنی الٰہی کشادہ کر زمین کو اوسکے دونون پہلوسی اور چڑہا
اوسکی روح کو اور بہیج آ اوسکو رضوان سی پہر کہا مینے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی سنا ہے ۷ ابن ابی شیبہ نی مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ
وہ کہا کرتے تہے بِسْمِ اللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ افْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ وَاَلْحِقْہُ بِنَبِیِّہٖ یعنی ساتہ نام اللہ کے اور اسکی راہ مین الٰہی کشادگی کر
واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور روشنی کر واسطے اوسکے اوسمین اور ملا اوسکو ساتہ اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ۸ حکیم نے عمرو بن مُرّہ سے روایت
کیا ہے کہا اچہا جانتے تہے جبکہ میت لحد مین رکہا جاوے تو یہ کہین اَللّٰھُمَّ اَعِذْہُ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ الٰہی پناہ دے اوسکو شیطان مردود سے ۹ ابن ابی شیبہ
نے مصنف مین خیثمہ سی روایت کیا ہے کہا اچہا جانتے تہے جبکہ میت کو دفن کرین تو یہ کہین بِسْمِ اللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَجِرْہُ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ یعنی ساتہ نام اللہ کے اور بیچ راہ اللہ کے اور اوپر ملت رسول اللہ کے الٰہی پناہ دے
اوسکو عذاب قبر سے اور عذاب آگ سی اور برائی شیطان مردود سی

فصل تلقین بعد الدفن کے بیان مین

(۱) سعید ابن منصور نی ابن مسعود رضی اللہ
عنہ سی روایت کیا ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر پر کہڑے رہتے تہے بعد اسکے کہ قبر میت پر برابر کر دیجاتی پس فرماتے اَللّٰھُمَّ نَزَلَ بِکَ
صَاحِبُنَا وَخَلَّفَ الدُّنْیَا خَلْفَ ظَھْرِہٖ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ عِنْدَ الْمَسْئَلَۃِ مَنْطِقَہٗ وَلَا تَبْتَلِہٖ فِیْ قَبْرِہٖ بِمَا لَا طَاقَۃَ لَہٗ بِہٖ یعنی الٰہی اوترا طرف تیرے یار
ہمارا اور اوسنے دنیا کو اپنی پیٹہ کے پیچھے چہوڑا الٰہی ثابت رکہ سوال کے وقت اوسکی گویائی کو اور مبتلا نہ کر اوسکو اوسکی قبر مین اوس چیز کے ساتہ جسکی
اوسے طاقت نہین ہی ۲ طبرانی نے کبیر مین اور ابن مندہ نی ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی
ہین کہ آپ نے فرمایا جبکہ مرے کوئی ایک تمہارے بہائیون سی اور تم اوسپر مٹی برابر کر چکو تو چاہیے کہ کہڑا ہو ایک تمہارا اوسکی قبر کے سرپر پہر چاہیے کہ کہے
یا فلان بن فلانۃ ای فلان فلان عورت کے بیٹے پس وہ اوسکو سنیگا اور جواب نہ دیگا پہر کہے یا فلان بن فلانۃ ای فلان فلان عورت کے بیٹے
پس وہ برابر بیٹہ جاویگا پہر کہے یا فلان بن فلانۃ ای فلان فلان عورت کے بیٹے پس وہ کہیگا ہدایت کر ہمکو اللہ تجہپر رحم کرے ولیکن تم نہین
سمجہتے پس چاہیے کہ کہے اُذْکُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا شَھَادَۃَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّکَ رَضِیْتَ بِاللّٰہِ
رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا یعنی یاد کر اوس چیز کو جسپر تو دنیا سے نکلا یعنی گواہی اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود برحق
مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے بندے اور اوسکے رسول ہین اور بیشک راضی ہوا تو ساتہ اللہ کے رب جانکر اور ساتہ اسلام کی دین
جانکر اور ساتہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی جانکر اور ساتہ قرآن کے امام و پیشوا جانکر پس منکر نکیر پکڑتا ہے ہر ایک دونین سی ہاتہ دوسری کا اور کہتا ہے
چلو کیا بیٹہین نزدیک اوس شخص کے جوکہ اپنی حجت کو سکہایا گیا پس ہوتا ہے اللہ حجت کرنیوالا اوسکا نہ وہ دونون یعنی منکر و نکیر ایک آدمی نے کہا یا
رسول اللہ اگر تلقین کرنے والا میت کی ماں کو پہچانتا نہو یعنی اوسکا نام یاد نہو فرمایا نسبت کرے اوسکی طرف حوا کے یا فلان بن حوا ۳ ابن مندہ نی
دوسری طرح ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ مین مرجاؤن اور تم مجہے دفن کر چکو تو چاہیے کہ ایک آدمی میرے سر کے نزدیک کہڑا ہو پس چاہیے کہ

له اصل کلام فقہا اذا وضع المیت فی قبره ... مردود و مجہول دونون مجہول ۱۲

اکو ای صدی بیٹے عجلان کی یاد کر اوس چیز کو جسپر تو دنیا مین تھا گواہی اس بات کی کہ نہین ہی کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہین اللہ کے ۴ سعید بن منصور نی راشد بن سعد مقرائی اور ضمرہ بن حبیب اور حکیم بن عمیر رضی اللہ عنہم سی روایت کیا ہے کہ ان تینون نی کہا جبکہ برابر کر دیجاوے میت پر اوسکی قبر اور لوگ اوسکے پاس سی چلے جاوین تو مستحب جانی جاتی تھی یہ بات کہ کہے کوئی شخص میت سے نزدیک اوسکی قبر کے یا فلان قُل لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہُ یعنی ای فلان کہہ لا الہ الا اللہ اسکو تین بار کہے یا فلان قُل رَبِّیَ اللہُ وَدِینِیَ الاِسلَامُ وَنَبِیِّی مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یعنی ای فلان کہہ رب میرا اللہ ہے اور دین میرا اسلام ہی اور نبی میرے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پھر چلا جاوی ۵ تنبیہ - آجری رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ مستحب ہے دفن کی بعد تھوڑی دیر ٹھیرنا اور میت کے واسطے ثبات کی دعا کرنا اوسکے مونھ کے سامنے پس کہا جاوی اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَبدُكَ وَاَنتَ اَعلَمُ بِهٖ مِنَّا وَلَا نَعلَمُ مِنهُ اِلَّا خَیرًا وَقَد اَجلَستَهٗ لِتَسأَلَهٗ اَللّٰھُمَّ فَثَبِّتهُ بِالقَولِ الثَّابِتِ فِی الاٰخِرَةِ کَمَا ثَبَّتَّهٗ فِی الدُّنیَا اَللّٰھُمَّ ارحَمهُ وَاَلحِقهُ بِنَبِیِّهٖ وَلَا تُضِلَّنَا بَعدَهٗ وَلَا تَحرِمنَا اَجرَهٗ یعنی الہی یہ تیرا بندہ ہی اور تو اوسکو ہم سے زیادہ تر جانتا ہی اور ہم نہین جانتی اوس سے مگر بھلائی کو اور مقرر تو نی اوسی بٹھایا ہی تاکہ تو اوس سی سوال کری الہی پس ثابت رکھ اوسکو ساتھ قول ثابت کی آخرت مین جیسا کہ ثابت رکھا تو نی اوسکو دنیا مین الہی تو اوس پر رحم کر اور ملا اوسکو ساتھ اوسکے نبی کے اور گمراہ نہ کر ہمکو بعد اوسکے اور محروم نہ کر ہمکو اوسکی اجر سے ۶ حکیم ترمذی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ قبر پر ٹھیرنا اور وقت دفن کے ثابت رکھنی کا سوال کرنا مدد ہے واسطے میت کے بعد نماز کے کیونکہ نماز جماعت مومنین کی ساتھ اوسکے لیے مثل لشکر کے ہی کہ وہ بادشاہ کے دروازے پر جمع ہو کر اوسکی لیے شفاعت کرتی ہین اور قبر پر وقوف کرنا اور سوال ثابت رکھنے کا کرنا مدد ہے واسطے لشکر کے اور یہ گھڑی میت کے شغل کی ہی کیونکہ اوسکو ہول مطلع اور سوال منکر ونکیر کا سامنا ہے ۷ ابن سعد نے ضحاک سی روایت کیا ہی کہا کہ مجھسے نزال بن سبرہ نے کہا جب تو مجھے میری قبر مین داخل کرے تو یون کہنا اَللّٰھُمَّ بَارِك فِی ھٰذَا القَبرِ وَفِی دَاخِلِهٖ یعنی الہی تو برکت دی اس قبر مین اور اسکے داخل ہونیوالے مین یہ دلائل ہین تلقین بعد دفن کے جنکو حضرت شیخ جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور مین ذکر فرمایا ہی اور ابیات تثبیت مین یون فرماتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی امر فرمایا ہی تلقین کا واسطے مدفون کی بعد مٹی ڈالنے کے اور بعض نی کہا کہ مٹی ڈالنے سے پہلے اور اگر تین بار تلقین کا اعادہ کیا جائی تو مستحب ہی اور اسی کی مثل اصحاب سی آیا ہی اور ثابت رکھنے کی دعا کرنا مستحب ہی سید محمد بن اسمعیل امیر یمنی رحمۃ اللہ علیہ شرح ابیات مین کہتے ہین کہ ناظم رح نے اختلاف بیان کیا کہ آیا وہ تلقین بعد مٹی ڈالنے میت کے لحد مین داخل کرنے اور اوسکے بند کرنے حاضرین کے مٹی ڈالنے کی ہی دلیلین جو آیندہ مذکور ہونگی وہ اسی پر دال ہین اور یہی بیت اول کا مفاد ہی یہ بات کہ وہ تلقین قبل مٹی ڈالنے کے ہی جیسا کہ دوسری بیت سی معلوم ہوتا ہی سو مین اوسکو نہین پہچانتا نہ اوسکے قائل کو جانتا ہون سیوطی رحمہ اللہ کا اطلاع مین دست دراز ہے شاید وہ اوسپر واقف ہوئی ہون جسپر ہمکو وقوف نہوا اس تلقین کی دلیل یہ ہی ۱ کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نی تلخیص حبیر مین ذکر کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ دفن میت سے فارغ ہوتی تو اوسپر وقوف فرماتے اور فرماتے کہ مغفرت مانگو اپنے بھائی کے واسطے اور سوال کرو اوسکے لیے ثابت رکھنے کا پس بیشک وہ اب سوال کیا جاتا ہے اسکو ابو داؤد و حاکم نی اور بزار نے عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی بزار نے کہا نہین روایت کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مگر اس وجہ سی انتہی مگر یہ اسکی دلیل ہی کہ میت کے لیے ثابت رکھنے کی دعا کرین جیسا کہ آیندہ آویگا اور وہ تلقین جو ابیات مین مراد ہے سو [illegible] رحمہ اللہ نے لکھا ہے مستحب ہی کہ بعد دفن کے میت کی تلقین کیجاوی پس کہین یَا عَبدَ اللہِ یَا ابنَ اَمَةِ اللہِ اذکُر مَا خَرَجتَ عَلَیهِ مِنَ الدُّنیَا شَهَادَةَ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللہِ وَاَنَّ الجَنَّةَ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ البَعثَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّا رَیبَ فِیهَا وَاَنَّ اللہَ یَبعَثُ مَن فِی القُبُورِ وَاَنَّكَ رَضِیتَ بِاللہِ رَبًّا وَبِالاِسلَامِ دِینًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَبِالقُراٰنِ اِمَامًا وَبِالقِبلَةِ قِبلَةً وَبِالمُسلِمِینَ اِخوَانًا یعنی ای اللہ کے بندے ای بیٹے اللہ کی لونڈی کی یاد کر اوس چیز کو جسپر تو دنیا سے نکلا گواہی اس بات کی کہ نہین ہی کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہین

اور جنت حق ہی اور دوزخ حق ہی اور قبر سے اوٹھنا حق ہی اور قیامت آنیوالی ہی اوسمین کسی طرح کا شک نہین ہی اور بیشک اللہ اوٹھا دیگا اونکو جو قبرون مین ہین اور بیشک راضی ہوا تو ساتھ اللہ کے رب جانکر اور ساتھ اسلام کے دین جانکر اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی جانکر اور ساتھ قرآن کی پیشوا جانکر اور ساتھ قبلہ کے قبلہ جانکر اور ساتھ مسلمانون کی بھائی جانکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکی خبر وارد ہوئی ہی ۳ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نی فرمایا طبرانی نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ مین مرجاؤن تو تم میرے ساتھ کرنا جیسا کہ ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا ہی پس فرمایا جبکہ کوئی مرے تمہارے بھائیون سی الخ اسکی اسناد صالح ہی ضیا رنی اپنی کتاب الاحکام مین اوسکی قوت بیان کی ہی اور عبد العزیز نے شافی مین اسکی تخریج کی ہی اسکے راوی ابو امامہ سے سعید ازدی ہین ابو حاتم نے اونکے لیے بیاض چھوڑی ہی لیکن اسکے واسطے شواہد ہین ۱ اونمین سی ایک یہ ہی جسکو سعید بن منصور نی طریق راشد بن سعد وضمرہ بن حبیب وغیرہما سی روایت کیا ہی کہا جبکہ میت پر اوسکی قبر برابر کر دیجاوی اور لوگ چلی جاوین تو مستحب جانتے تھے کہ میت سی کہین اوسکی قبر کے نزدیک الخ ۲ اثرم رحمہ اللہ نے کہا کہ مین نی امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سی کہا یہ جو لوگ کرتی ہین جبکہ میت دفن کر دیا جاتا ہی تو آدمی کھڑا ہوتا ہی اور کہتا ہے ای فلان فلان کے بیٹے اونہون نی فرمایا مینے اسے کسیکو کرتے نہین دیکھا مگر اہل شام کو جبکہ ابو المغیرہ مری اس باب مین ابو بکر بن ابو مریم سے مروی ہی وہ اونکی شیوخ سی روایت کرتی ہین کہ وہ اسکو کرتے تھے تمام ہوا کلام حافظ کا حافظ نے اسکے سوا اور شواہد ذکر کیے ہین مینے اوسکا ذکر چھوڑ دیا کیونکہ وہ بسبب عدم دلالت کی قابل شہادت کی نہیں

فصل بیان مین انکار تلقین بعد دفن کی

سید محمد بن اسمعیل امیر شرح ابیات مین فرماتی ہین کہ علامہ مقبلی رحمہ اللہ نے کتاب منار مین فرمایا ہے کہ محدث بلکہ عاقل شک نہین کرتا ہی کہ الفاظ ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے دلالت کرتے ہین اوسکے موضوع ہونے پر جیسے یہ قول کہ فلان فلان عورت کا بیٹا اور اگر اوسکی مان کا نام معلوم نہو تو یا فلان بن حَوَّا کہے اسی طرح یہ لفظ کہ منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتا ہی پس کہتا ہے چلو ایسے شخص کے نزدیک کیا بیٹھین جو کہ اپنی حجت کو سکھایا گیا ہے انتہی ۲ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین فرمایا کہ وہ حدیث ضعیف ہی فرمایا اور امام احمد رضی اللہ عنہ تلقین سے پوچھے گئے اونہون نی اوسکو مستحسن کہا اور اوسپر عمل کے ساتھ احتجاج کیا سید محمد بن اسمعیل رحمہ اللہ فرماتی ہین کہ اگر حافظ صاحب کی مراد اس قول سے وہ ہے جو ہمنے تلخیص سی امام احمد سی نقل کیا ہی تو اوسمین یہ نہین ہے کہ اونہون نے تلقین کو مستحسن کہا بلکہ اونہون نی تو یہ خبر دی کہ اوسکو سوای اہل شام کے اور کوئی نہین کرتا ہے اور وہ اوسکو ابو بکر بن ابی مریم سے روایت کرتے ہین اور امام احمد کا نسبت کرنا اسکو طرف ابو بکر بن ابی مریم کے دلیل ہی اسکی کہ وہ روایت کو ضعیف بتاتے ہین یہ اسلیے ہے کہ ابو بکر بن ابی مریم جیسا کہ حافظ ذہبی نے میزان مین کہا ہے کہ ابو بکر بن ابو مریم غسانی حمصی ہیں کہا کہ نام اونکا بکر ہے بعض نے بکیر کہا بعض نے عمرو بتایا کسی نے عامر کہا کسی نے کہا عبد السلام ہی نزدیک اونکے یعنی محدثین کے ضعیف ہین پہر اونکا احوال بیان کیا اور اونکے آخر مین کہا کہ ابو داؤد سے مروی ہے کہ اونہون نی امام احمد کو کہتے سنا کہ وہ کچھ نہین ہی انتہے پس حافظ ابن قیم کا یہ عجب قول ہی کہ امام احمد نے فعل تلقین کو بسبب حدیث ابن ابی مریم کی مستحسن کہا پہر حافظ ابن قیم نے کہا کہ حدیث ابو امامہ رضی اللہ عنہ حدیث ضعیف ہے کہا لیکن وہ اگرچہ ثابت نہو تو بھی اتصال عمل کا تلقین کے ساتھ سارے امصار و اعصار مین بدون انکار کے اوسکے ساتھ عمل کرنے مین کافی ہی اللہ تعالی نے کبھی یہ عادت جاری نہین کی کہ جو امت مشارق و مغارب کو ڈھانک لیوی اور وہ ساری امتون سی عقلون مین زیادہ تر کامل اور معارف مین بڑھی ہوئی ہو اور وہ ایسے شخص کے خطاب کرنے پر اتفاق کرے جو کہ نہ سنے نہ عقل رکھی اور اس خطاب کو نیکو مستحسن سمجھی اور اوس امت مین سی کوئی منکر اوسکا انکار نہ کرے بلکہ اول آخر کے لیے اوسکا طریقہ مقرر کر جاوی اور اوسمین پچھلا پہلے کی پیروی کرے انتہی سید صاحب مرحوم نی اس قول کو رد کیا اور فرمایا کہ یہ قول حافظ صاحب مرحوم کا جیسا کہ تو اوسے دیکھتا ہے نہایت ضعف مین ہی کیونکہ اولا حافظ صاحب سے کہا جاوے کہ آپ خود اس بات مین شک کرتے ہین نہ انکار کہ ساری امت سے بڑھکر سچی اتباع و اقتدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ساری امت سے بڑھے ہوئے آپکے اصحاب رضی اللہ عنہم ہین اونسی ایک طرف بھی نہین آیا کہ اونہون نی حضرت ابو بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کو تلقین کی ہو نہ یہ بات آئی کہ کسی نی خلفای راشدین مین سے

سلہ اصل کتاب مین ایسی طرح ہے معلوم ہوتا ہی کہ ضرور یہان کچھ تصحیف ہوئی ہی واللہ اعلم

کسی میت کی بعد دفن کے تلقین کی ہو بلکہ واللہ ممکن نہین ہے کہ حافظ صاحب ایک روایت بھی کسی صحابی سے لے آوین کہ وہ کسی غیر کے قبر پر کہڑی ہون اور کہا ہو کہ اے فلان فلان کے بیٹے یا کسی صحابی کی قبر پر کہڑے ہو کے اوسکو پکارتے ہون تو پہر حافظ صاحب باوجود اپنی امامت کے کس طرح کہتے ہین کہ سارے امصار واعصار مین تلقین کے ساتھ عمل متصل چلا آتا ہے پہر ثانیا حافظ صاحب مرحوم سے کہا جاتا ہے کہ یہ امام احمد صاحب فرماتے ہین کہ اونہون نے کسی کو نہ دیکھا کہ وہ تلقین کرتا ہو مگر اہل شام جبکہ ابو المغیرہ کا انتقال ہوا پہر وہ کیونکر سارے امصار واعصار کہتے ہین حالانکہ امام احمد صاحب نے فرمایا کہ اوسکو نہین کیا مگر اہل شام نے ابو المغیرہ کے مرنے مین اور کتنے عصر اس سے پہلے گذر چکے وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رہے امصار سو وہ شام مین منحصر ہو گئے اور جبکہ ابن قیم اس مسئلے مین تعصب کرین تاکہ پورا پورا استدلال اونکا سماع موتی پر ہو جاوے باوجود اسکے کہ اونکے لیے اس مدعا پر صحیح ناہض دلیلین موجود ہین تو پہر اونکے غیر کا کیا کہنا اونہین سے جو کہ بالکل انصاف سے محروم ہین پس ہرگز سوای ادلۂ کتاب وسنت کے دہوکا نہ کہانا چاہیے جبکہ تم نے یہ سمجھ لیا تو جان لوگے کہ قول حضرت جلال الدین مرحوم کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلقین کا امر فرمایا ہے الخ اوس سے مراد اونکی وہی حدیث ابو امامہ ہے جو ہم نے نقل کی اور اوسکا وہی حال ہے جو تم دیکھتے ہو اور اونہون نے شرح الصدور مین سوای حدیث ابو امامہ کے اور کچھ ذکر نہین کیا پہر فرمایا تنبیہ آجری نے کہا الخ **فائدہ** فتح القوی شرح منظومہ ہدی نبوی مین کہا ہے کہ قبر کا درس مشروع نہین ہے اور تلقین میت یعنی بعد دفن کی بدعت ہے اسکے بعد یہ لکہا ہے کہ تلقین مین علماء کا اختلاف ہے اور کلام حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کا اس باب مین متناقض ہے ہدی نبوی یعنی زاد المعاد مین تلقین کے بدعت ہونیکو راجح بتایا ہے اور جو حدیث کہ اسمین وارد ہوئی ہے اوسکو ضعیف کہا ہے اور کتاب الروح مین اوسکو مستحسن فرمایا ہے اور اسکو ترجیح دی ہے محقق مقبلی رحمہ اللہ اسکے بدعت ہونے کی طرف مائل ہوئے ہین اور یہی اظہر ہے اونہون نے کتاب منار اور ابحاث مسددہ مین طول طویل کلام کیا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ جو حدیث اس باب مین روایت کی گئی ہے اوسکے موضوع ہونے مین جو لوگ کہ حدیث کی معرفت رکہتے ہین اونکو شک نہین ہے اور اس حدیث کو سعید بن منصور نے راشد بن سعد وضمرہ سے اونہون نے اپنے شیوخ اہل حمص سے روایت کیا ہے پس یہ مسئلہ حمصی ہی رہی یہ حدیث کہ تم اوسکے لیے تثبیت کا سوال کرو وہ ابھی سوال کیا جاویگا سو اس حدیث کو تلقین کے لیے شاہد ٹہیرانا ٹہیک نہین ہے کیونکہ حکم عدل کی لیے اسمین کسی طرح کی شہادت نہین ہے انتہی اور حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے جو یہ ذکر کیا کہ لوگ تلقین کے عمل پر بلا انکار متفق ہین سو یہ دعوی ممنوع ہے اسلیے کہ وہ خود امام احمد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ اونہون نے سوای اہل شام کے اور کسی کو اوسے کرتے ہوے نہین دیکھا اس روایت ہی سے ظاہر ہے کہ ساری لوگ تلقین پر متفق نہین ہین اسی طرح نفی انکار کا حال ہے کیونکہ جماہیر علماء اپنی کتابون مین اسکا انکار کرتے ہین اور اسکے بدعت ہونیکی تصریح فرماتے ہین اس سبب ظاہر ہے کہ اوسپر انکار واقع ہوا جبکہ کسی نے اوسکو کیا واللہ اعلم انتہی جناب توفیق مآب مجدد فرماتے ہین کہ شوکانی رحمہ اللہ نے اگرچہ نیل الاوطار مین حدیث تلقین کو ذکر کیا اور اوسپر اہل علم کا کلام بیان فرمایا لیکن جواز کی یا بدعت ہونیکی تصریح نہین کی گویا اونکو اوسکے بدعت ہونے مین تردد تہا مگر ٹہیک ایسے ادلۂ شرعیہ جو کہ عمل تلقین کا حکم کرین اوس طور پر کہ تسکین خاطر ہو سو موجود نہین ہین رہا عمل بعض بلاد کا اور قول ایک جماعت فقہاء شافعیہ وغیرہم کا سو ایسے مقام مین قابل سند نہین ہے پس اولی عدم جواز تلقین ہے علم الٰہی مین جس کسی کے لیے ثبات قول کا حکم ہو چکا ہے وہ تلقین کا محتاج نہین ہے اور جو اوسکے خلاف ہے اگر وہ تلقین کے سبب سے ثابت القول ہو جاوے تو چاہیے کہ کوئی ہالک ہی نہو سو یہ مشکل ہے ہان اگر وہ حدیث جو اس باب مین وارد ہوئی ہے صحت کو پہونچ جاوے تو اوسکا قائل ہونا واجب ہو گا مگر یہ کہان ہو سکتا ہے

باب ۲۵ ضمۂ قبر یعنی قبر کے دباؤ کے بیان مین اور یہ ہر ایک کو ہوتا ہے فصل اصل ضغطۂ قبر کے بیان مین

ابن ابی الدنیا نے محمد تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کہا جاتا تہا کہ اصل ضمۂ قبر کی یہی ہے کہ زمین آدمیون کی مان ہے وہ اوسی سے پیدا کیے گئے ہین پہر وہ اوس سے بغیبت طویل غائب رہے جبکہ اوسکی اولاد طرف اوسکے پہیر لائی گئی تو اوس نے اونکو دبایا جیسے وہ مان دباتی ہے جسکا بچہ اوس سے غائب ہو گیا پہر وہ اوسپر آیا پس جو شخص اللہ تعالی کا فرمانبردار ہوتا ہے تو اوسکو مہربانی ونرمی سے دباتی ہے اور جو نافرمان ہے تو اوسکو سختی سے دباتی ہے اپنی رنج کے سبب اوسپر غصہ کرتی ہے

فصل سبب ضغطۂ قبر کے بیان مین حکیم ترمذی نے فرمایا ہی کہ اس ضغطہ کا سبب یہ ہی کہ کوئی نہین ہی مگر کچہہ نہ کچہہ گناہ اوس سے ضرور ہی ہوتا ہے اگرچہ صالح ہی کیون نہو پس یہ ضغطہ اوس گناہ کی جزا ٹہرایا گیا ہی پہر اوسکو رحمت پالیتی ہی اسی لیے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ دبائے گئے بسبب قصور کرنیکے پیشاب سے کہا اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پس ہم نہین جانتے کہ اونکے لیے قبرون مین دباؤ ہو اور نہ یہ جانتے مین کہ اونسے سوال ہو بسبب اونکے معصوم ہونیکے نسفی رحمہ اللہ نے بحر الکلام مین فرمایا ہے کہ مومن مطیع کے لیے قبر کا عذاب نہین ہوتا اور قبر کا دباؤ ہوتا ہی پس وہ اسکا خوف دہل پاتا ہی اسلیے کہ اوسنے اللہ تعالی کی نعمت کے ساتہ تنعم کیا اور اوس نعمت کا شکر ادا نہ کیا

فصل قبر کا دباؤ مومن کافر نیک بد لڑکے بچے سب کو ہوتا ہی (۱) امام احمد و حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین اور بیہقی نے کتاب عذاب قبر مین حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہ ایک جنازے مین تہے جبکہ ہم طرف قبر کے پہونچے تو آپ اوسکے کنارے پر بیٹہ گئے پس آپ اپنی نگاہ کو بار بار اوسمین کرنے لگے پہر فرمایا دبایا جاتا ہی مومن اوسمین ایسا دباؤ کہ زائل ہوتی ہے اوسکے سبب سے حمائل اوسکی اور بہر دیتا ہے کافر پر آگ کو
ف نہایہ مین ہی ازہری نے کہا حمائل بیان اونثیین کی رگین ہین کہا اور احتمال ہی کہ مراد تلوار کے پرتلہ ڈالنے کی جگہہ ہو یعنی اوسکے کاندہے اور سینہ اور پسلیان
۲ امام احمد و بیہقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک قبر کے لیے ایک ضغطہ ہی اگر کوئی اوس سے نجات پانیوالا ہوتا تو نجات پاتا اوس سے سعد بن معاذ ۳ امام احمد و حکیم ترمذی و طبرانی و بیہقی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہا جبکہ سعد بن معاذ دفن کیے گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تسبیح کہی اور تسبیح کہی لوگون نے آپ کے ساتہ دیر تک پہر آپ نے تکبیر کہی اور تکبیر کہی لوگون نے پہر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے تسبیح کیون کہی فرمایا البتہ تحقیق تنگ ہو گئی اس مرد صالح پر قبر اوسکی یہانتک کہ کشادہ کر دیا اللہ نے اوس سے ۴ سعید بن منصور و حکیم ترمذی و طبرانی و بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس دن کہ سعد بن معاذ دفن کیے گئے اور آپ اونکی قبر پر بیٹہے ہوئے تہے فرمایا اگر قبر کے دباؤ سے کوئی نجات پاتا تو سعد بن معاذ نجات پاتا اور البتہ تحقیق دبایا گیا ایک دباؤ پہر اوس سے ڈہیل کی گئی ۵ نسائی و بیہقی نے عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے یہ جسکے لیے عرش ہل گیا اور اوسکے لیے آسمان کے دروازے کہولے گئے اور ستر ہزار فرشتے اوسکو حاضر ہوئے البتہ تحقیق دبایا گیا ایک دباؤ پہر اوس سے کشادہ کی گئی یعنی سعد بن معاذ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا ہل گیا اونکی لیے عرش واسطے خوشی اونکی روح کی اخرجہ السیوطی فی اللآلی ۶ حاکم و بیہقی و حکیم ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہا داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد بن معاذ کی قبر مین پس رک رہے جبکہ آپ نکلے تو عرض کیا گیا یا رسول اللہ آپ کو کس چیز نے روکا فرمایا دبایا گیا سعد قبر مین ایک دباؤ پس مینے اللہ سے دعا کی کہ وہ اوس سے کہولدے ۷ طبرانی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا زینب صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا ہم آپ کے ہمراہ نکلے ہمنے آپ کو بہت غمگین دیکہا پس آپ تہوڑی دیر قبر پر بیٹہے اور آسمان کی طرف دیکہنے لگے پہر قبر مین اترے ہمنے آپ کو دیکہا کہ حزن بڑہتا جاتا تہا پہر نکلے مین نے دیکہا کہ اونکا غم دور ہو گیا اور تبسم فرمایا ہمنے آپ سے پوچہا فرمایا مین قبر کی تنگی اور اوسکے غم کو یاد کرتا تہا اور زینب کے ضعف کو پس یہ مجہپر شاق گذرتا تہا مینے اللہ سے دعا کی کہ اوس سے تخفیف کرے پس اوسنے کر دی ولیکن دبایا اوسکو قبر نے ایک دباؤ کہ سنا اوسکو اونہون نے جو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہین مگر جن و انس ۸ سعید ابن منصور و ابن ابی الدنیا نے زاذان ابو عمرو سے روایت کیا ہی کہا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی رقیہ رضی اللہ عنہا کو دفن فرمایا تو نزدیک قبر کے بیٹہے پس آپکا چہرۂ مبارک متغیر ہو گیا پہر یہ تغیر دور ہو گیا آپ کے اصحاب نے اسکا سبب پوچہا فرمایا مینے اپنی بیٹی اور اوسکی ضعف کو اور عذاب قبر کو یاد کیا پس مینے اللہ سے دعا کی سوا اوسنے اوس سے کشادگی فرمائی اور قسم ہے اللہ کی البتہ تحقیق دبائی گئی ایک دباؤ کہ سنا اوسکو اوس چیز نے جو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہی ۹ ہناد بن سری نے زہد مین ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا آنحضرت نے کہا نہین بچایا گیا ضغطہ قبر سے کوئی اور نہ سعد بن معاذ جسکا ایک رومال اوس کے رومالون سے دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے ۱۰ ابن سعد نے کہا ہمکو کثیر بن ہشام نے خبر دی کہا ہم کو جعفر بن برقان نے حدیث کی کہا مجہہ یہ بات پہونچی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا ہی اور آپ نزدیک قبر سعد کے کہڑے ہوئے تھی البتہ بتحقیق دبایا گیا ایک دباؤ یا دبوچا گیا ایک دبوچنا اگر کوئی اوس سے نجات پانیوالا ہوتا بسبب کسی
عمل کے تو البتہ سعد نجات پاتا ۱۱ ابن ابی الدنیا و ابن عساکر نے عبد المجید بن عبد العزیز سے روایت کیا ہی وہ اپنے باپ سی روایت کرتے ہین کہ نافع مولی ابن عمر
رضی اللہ عنہم کو جبکہ موت حاضر ہوئی تو وہ رونے لگے اونسے کہا گیا تمہین کون چیز رولاتی ہی کہا مینے سعد کو اور ضغطہ قبر کو یاد کیا ۱۲ محمد بن اسحق نے کہا کہ
عبد اللہ ابن عمرو نے کہا کہ سعد بن معاذ کا انتقال ہوا پس نکلے طرف اونکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگ جارہے تھے کہ آپ پیچھے رہگئے لوگ ٹہیر گئے یہانتک
کہ آپ نے اونکو پالیا پس عرض کیا گیا یا نبی اللہ آپکو ہے کس چیز نے پیچھے رکہا فرمایا مینے سعد بن معاذ کو سنا جو وقت کہ وہ اپنی قبر مین دبایا گیا عرض کیا وہ اپنی
قبر مین دبایا گیا حالانکہ اوسکے لیے تو عرش رحمن ہل گیا پس فرمایا سعد زیادہ تر اللہ پر کریم ہے یا یحیی بن زکریا پس قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے
البتہ بتحقیق یحیی دبائے گئے اسلیے کہ وہ ایک بار جو کی روٹی سے سیر ہوئے قال الزبیر بن بکار فی الموفقیات حدثنی ابو غزیۃ الانصاری عن ابراھیم بن
سعد عن محمد بن اسحق زبیر نے کہا یہ حدیث نہایت منکر ہے اور اسکی اسناد معضل ہے معروف یہی ہی کہ انبیاء کو ضغطہ نہین ہوتا ۱۳ ابو القاسم سعدی
نے اپنی کتاب الروح مین کہا ہے کہ ضغطہ قبر سی نجات نہین پاتا ہی نہ صالح نہ طالح سوا اسکے کہ فرق درمیان مسلم و کافر کے یہ ہے کہ کافر کیلیے دوام ضغطہ ہی اور مومن
کے لیے یہ حالت اول نزول قبر مین حاصل ہوتی ہی پہر وہ عود کرتی ہی طرف کشادگی کے واسطے اوسکے قبر مین کہا اور مراد ضغطہ قبر سے یہ ہے کہ اوسکی دونون جانب
میت کے جسم پر ملجاتی ہین **فصل ضغطہ صبیان کی بیان مین** (۱) طبرانی نے بسند صحیح ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایک بچہ دفن
کیا گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی قبر کے دباؤ سے بچتا تو البتہ یہ بچہ بچتا ۲ اوسط مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لڑکے پر یا لڑکی پر نماز پڑھی پس فرمایا اگر کوئی قبر کے دباؤ سے نجات پاتا تو البتہ یہ لڑکا نجات پاتا ۳ علی بن معبد نے کتاب
طاعت و عصیان مین بطریق ابراہیم غنوی ایک آدمی سی روایت کیا ہی کہا مین نزدیک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے تہا پس ایک چہوٹے لڑکے کا جنازہ
گذرا وہ رو دین مینے اونسے کہا آپکو کون چیز رولاتی ہی فرمایا یہ لڑکا مین اوسکے لیے روئی واسطے شفقت کی دباؤ قبر سی **فصل دباؤ قبر کا سبب
بے احتیاطی پیشاب کے ہوتا ہی** (۱) حکیم ترمذی و بیہقی نی طریق ابن اسحق سے روایت کیا ہی کہا مجھے حدیث کی امیہ بن عبد اللہ نے کہ اونہون
نے سعد کے بعض گہر والون سی پوچہا کہ تمکو کیا پہونچا ہے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکے باب مین اونہون نے کہا ہمارے لیے ذکر کیا گیا ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات سے پوچہے گئے تو آپ نے فرمایا کہ وہ قصور کرتا تہا بعض طہارت مین پیشاب سے ۲ ہناد بن سری نے حسن رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبکہ سعد بن معاذ کو دفن کیا تو وہ دبائے گئے قبر مین ایک دباؤ یہانتک کہ ہوگئے مثل بال کی پس مینے اللہ سے دعا
کی کہ راحت دے اوسکو اوس سی اور یہ اسلیے ہوا کہ وہ پیشاب سے پرہیز نہ کرتا تہا ۳ ابن سعد نے روایت کیا کہ ہمکو شبابہ بن سوار نے خبر دی کہا مجھی ابو معشر نے
سعید مقبری سی خبر دی کہا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد کو دفن فرمایا تو کہا کہ اگر کوئی ضغطہ قبر سے نجات پاتا تو البتہ سعد نجات پاتا البتہ تحقیق دبایا گیا
ایک دباؤ کہ اوس سی اوسکی پسلیان مختلف ہوگئین بسبب اثر پیشاب کی یعنی ادہر کی پسلیان اودہر اور اودہر کی ادہر ہوگئین ۴ عبد الرزاق نی مصنف مین کہا کہ ابن عیینہ
سی روایت ہی وہ ابن ابی نجیح سی وہ مجاہد سی روایت کرتے ہین کہ کہا سخت تر حدیث کہ پہنچی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی سنا آپ کا قول ہی سعد بن معاذ مین اور آپکا قول ہے
اپنی قبر مین **فصل قبر مومن کو مان کی طرح دباتی ہے** بیہقی و ابن مندہ و دیلمی و ابن نجار نے سعید بن مسیب سے روایت کیا ہی کہ عائشہ
رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ بیشک آپ نے اوس دن سی کہ مجھے منکر نکیر کی آواز و ضغطہ قبر کی حدیث کی ہی کوئی شے مجھی نفع نہین دیتی ہی فرمایا ای عائشہ
بیشک منکر نکیر کی آوازین مومنین کے کانون مین مثل اثمد یعنی سرمہ کے ہین آنکہ مین اور بیشک قبر کا دباؤ مومنین پر مثل شفیق ماں کی ہی کہ اوسکا بیٹا اوس سی درد سر کا
شکوہ کری پس وہ اوسکے سر کو نرم دباؤ سے داب دی ولیکن ای عائشہ خرابی ہی واسطے تنگ کرنیوالون کی کہ وہ اپنی قبر وہین دبائی جاتی ہین مثل دباؤ پتہر کے انڈے پر

انتہی

سعید

سلہ دو نسخہ بر ابن معین

سے یعنی جناب سیوطی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ مین کہتا ہون یہ حدیث انشاء اللہ اعلم ۱۲

سلہ لفظ حدیث ولی الناس کہتی ہے ورن مین لکہا ہے ولی یعنی والی ہے اور یہ کلمہ عذاب کا ہے

فصل اوس شخص کی بیان مین جسکو ضغطہ قبر نہین ہوا عمرو بن شیبہ نے کتاب المدینہ مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہے عفو نہین کیا گیا ضغطہ قبر سے کوئی مگر فاطمہ بنت اسد عرض کیا گیا یا رسول اللہ اور نہ قاسم آپ کے بیٹے فرمایا نہین اور نہ ابراہیم اور یہ اون دونون مین چھوٹے تھے **ف** صاحب قصر الآمال رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین کہ فاطمہ بنت اسد حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی والدہ شریفہ ہین انہون نی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بچپن مین پرورش کی تھی اور آپ کو دوست رکھتی تھین آپ نے اونکے مرنیکے بعد چادر مبارک ورن کے کفن مین داخل فرمائی اور اون کی قبر مین داخل ہوے اور لوٹے بسبب اس کی برکت کے وہ ضغطہ قبر سے امن مین رہا رضی اللہ تعالے عنہا

فصل مرض موت مین قل ہو اللہ پڑہنا موجب امن ہی ضغطہ قبر سی ابو نعیم نے حلیہ مین عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کہ پڑہے قل ہو اللہ احد کو اپنے مرض مین جسمین کہ وہ مریگا وہ اپنی قبر مین مفتون نہوگا اور ضغطہ قبر سی امن مین رہیگا اور اوٹھائین گے اوسکو فرشتے دن قیامت کے اپنی ہتیلیون سی یہانتک کہ گذار دینگی اوسکو پل صراط سی طرف جنت کی قرطبی نی کہا یہ حسن غریب ہی نصر بن حماد بجلی اسکے ساتھ منفرد ہے **فائدہ** بعض نی کہا جس شخص نے کوئی گناہ کیا تو اوسکی عقوبت اوس سی دس سبب کی ساتھ دفع کیجاتی ہے **۱** توبہ کری تو اوسکی توبہ قبول کیجائیگی **۲** یا مغفرت چاہے تو اوسکی لیے بخشش کیجائیگی **۳** یا نیکیان کری تو وہ اوس گناہ کو مٹا دینگی کیونکہ حسنات سیئات کو لیجاتی ہین **۴** یا دنیا مین مصائب مین مبتلا ہو تو وہ اوسکا کفارہ ہوجاونگی **۵** یا برزخ مین ضغطہ وفتنہ مین مبتلا ہو تو یہ اوس سے کفارہ ہوجاویگا **۶** یا اوسکی مومن بھائی اوسکے لیے دعا کرین اور اوسکے واسطے مغفرت چاہین **۷** یا اپنے اعمال کی ثواب سی اوسکو وہ چیز بخشین جو کہ اوسے نفع دی **۸** یا عرصات قیامت مین ہولون کی ساتھ مبتلا ہو کہ یہ اوسکا کفارہ ہوجائین **۹** یا اوسکو شفاعت اپنے نبی کی پاوے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **۱۰** یا رحمت اپنے پروردگار کی جل جلالہ وعظم سلطانہ اللھم اغفر لنا وارحمنا وارزقنا شفاعۃ سیدنا ونبینا ومولانا محمد صلے اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم وادخلنا برحمتک یا ارحم الراحمین ویا مجیب السائلین امین یا رب العالمین بجاہ النبی صلے اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم **فائدہ** قصر الآمال مین لکھا ہی کہ ابن تیمیہ نے منہج السنہ مین ان اسباب کی ذکر مین فرمایا ہی کہ استغفار جنس دعا و سوال سی ہے اور غالباً توبہ کے ساتھ مقرون ہوتی ہی لیکن کبھی توبہ کرتا ہی اور کبھی مغفرت کی دعا بدون توبہ کی کرتا ہی ایسی کوئی چیز نہین ہی کہ جس سی ساری گناہ بخشے جاوین مگر توبہ اور استغفار بدون توبہ کے مستلزم مغفرت کو نہین ہی لیکن ایک سبب ہے اسباب مغفرت سی صحیحین مین آیا ہی کہ بندہ جب گناہ کرتا ہی پس کہتا ہے خدایا تو میرے لیے میرے گناہ بخشدی اللہ تعالی فرماتا ہی میرے بندی نے گناہ کیا اور جانا کہ اوسکا پروردگار ہی کہ گناہون کو بخشتا ہی اور اوسپر پکڑتا ہے مین نے اپنے بندی کو بخشدیا اور کہا وہ عمل کہ خطاؤن کو محو کرتا ہی اور سیئات کو مٹاتا ہے وہ ہی کہ مقبول ہووی فرمایا اللہ تعالی نی انما یتقبل اللہ من المتقین یعنی سوا اسکے نہین کہ قبول کرتا ہے اللہ متقیون سی خوارج و معتزلہ اسی طرف گئی ہین کہ قبول نہین کرتا ہے مگر اوس شخص سی کہ وہ کبائر سے بچتا ہے انکے نزدیک مرتکب کبیرہ کی کوئی نیکی مقبول نہین ہے اور مرجیہ اسپر ہین کہ شرک سے بچنا کافی ہے سلف کا قول یہ ہے کہ مراد تقوی سے اوس عمل مین جسکو کرتا ہی فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے لیبلوکم ایکم احسن عملا مین فرمایا ہی حسن عمل وہ ہی کہ خالص و بروجہ صواب ہو پس اگر خالص ہی اور بروجہ صواب نہین ہی یا بروجہ صواب ہے اور خالص نہین ہی تو قبول نہوگا اور فرمایا خالص وہ ہی کہ لوجہ اللہ ہو اور صواب وہ ہے کہ موافق سنت کی ہو

باب ۲۶ پہلے پہل قبر مین میت کی پاس عمل حاضر ہوتا ہی (۱) ابن ابی الدنیا نی کتاب القبور مین ولید بن عمرو بن ساج سی روایت کیا ہی کہا مجھی یہ بات پہونچی ہے کہ اول چیز جسکو میت پاتا ہی ایک حرکت ہے نزدیک اوسکے دونون پاؤن کی پس میت کہتا ہے تو کون ہی وہ کہتا ہے مین تیرا عمل ہون **۲** ابن ابی الدنیا نی یزید رقاشی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مجھی یہ بات پہونچی ہے کہ میت جبکہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہی تو اوسکی اوسکے اعمال گھیر لیتے ہین پھر اللہ اون کو نطق عنایت کرتا ہے پس کہتی ہین ای بندے تنہا اپنے گڑھے مین منقطع ہوگئے تجھسے دوست اور گھر والے سو کوئی انیس نہین ہے

له ظاهر میں یہ بات ... بار و اور بیہ اور بیا ... نہون میں ... کے بار و اور بیہ و ... (۱۲)

تیرے لیے آج سواہا ری ۳ عطا ابن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ میت لحد مین رکہا جاتا ہی تو اول شی جو اوسکو آتی ہی وہ اوسکا عمل ہی پس مارتا ہے
اوسکی بائین ران کو اور کہتا ہی مین تیرا عمل ہون میت کہتا ہے کہان ہین میرے گہر والے اور میری اولاد اور میری قرابت والی اور جو کہ اللہ تعالی نے مجہے دیا تہا
پس عمل کہتا ہے چہوڑا تو نے اپنے گہر والون اولاد قرابت والون کو اور جو کہ تجہے اللہ نے دیا تہا پیٹھ کے پیچہے سو داخل نہوا تیری قبر مین تیرے ساتھ سوا میرے
پس کہتا ہے ای کاش مین تجہی کو اختیار کرتا اپنے اہل و اولاد و قرابت والون پر اور اوسپر جو مجہی اللہ نے دیا تہا اسواسطے کہ داخل نہوا میری ساتھ سوا تیرے
۴ احمد بن ابی الحواری نے کہا ہمکو حدیث کی ابراہیم بن فضل نے ابو الملیح رقی سے کہا جبکہ داخل کیا جاتا ہے ابن آدم اپنی قبر مین تو باقی نہین رہتی کوئی چیز جس سے
وہ دنیا مین ڈرتا تہا سوای اللہ عز و جل کی مگر وہ اوسکے لیے متمثل ہوتی ہی وہ اوسے ڈراتی ہے اوسکی لحد مین کیونکہ وہ دنیا مین اوس سے ڈرتا تہا سوای اللہ عز و جل کے

باب ۲۷ بیان مین مخاطبت قبر کے میت سے

(۱) ترمذی و حسنہ نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی اور حسن کہا ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی بہت کرو یاد ہاذم لذات کی یعنی قطع کرنیوالی لذتون کا ذکر بہت کیا کرو کہ وہ موت ہے پس بیشک نہین آیا قبر پر
کوئی دن مگر اوسنے کلام کیا اوسمین پس کہتی ہی مین گہر ہون غربت کا اور مین گہر ہون تنہائی کا مین گہر ہون مٹی کا مین گہر ہون کیڑون کا پس جبکہ مومن
بندہ دفن کیا جاتا ہی تو قبر اوس سے کہتی ہی مرحبا و اہلا یعنی تو فراخ جگہ مین اور گہر والون مین آیا خبردار بیشک تو البتہ محبوب تر تہا اونکا جو میری پیٹھ پر چلتے
ہین طرف میری پس جبکہ آج مین تیری والی ہوئی اور تو میری طرف آیا سو اب تو دیکہیگا میری احسان کو تیری ساتھ پس وسیع ہوجاتی ہی واسطے اوسکی درازی
بصر تک اور کہولا جاتا ہی اوسکی واسطے دروازہ جنت کا اور جبکہ دفن کیا جاتا ہی فاجر یا کافر بندہ تو قبر اوس سے کہتی ہی لا مرحبا و لا اہلا خبردار بیشک تو البتہ مبغوض تر
تہا اونکا جو میری پیٹھ پر چلتے ہین طرف میری پس جبکہ آج مین تیری والی ہوئی اور تو میری طرف آیا تو اب تو دیکہیگا میرے کام کو تیرے ساتھ فرمایا پس وہ
ملجاتی ہی اوسپر یہانتک کہ ملجاتی ہین اور مختلف ہوجاتی ہین پسلیان اوسکی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اشارہ فرمایا اپنی مبارک انگلیون سے پس داخل
کیا بعض انگلیون کو بعض کے جوف مین فرمایا اور متعین کیے جاتے ہین اوسکے لیے ستر بڑے سانپ کہ اگر ایک اونمین سے زمین مین پہونک مار دے تو وہ نہ اگاوے
کسی چیز کو جب تک کہ دنیا باقی ہی پس وہ اوسے کاٹتے اور نوچتے ہین یہانتک کہ اوسکو حساب کی طرف لیجاوینگے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
کہ سوای اسکے نہین کہ قبر ایک چمن ہی جنت کے چمنون سے یا ایک گڑہا ہے آگ کے گڑہون سے ۲ طبرانی نے اوسط مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہا نکلے ہم ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایک جنازے مین پس آپ بیٹھے طرف ایک قبر کے پس فرمایا نہین آتا ہی اس قبر پر کوئی دن مگر وہ آواز
کشادہ و تیز کہتی ہے ای بنی آدم تو کیونکر مجہی بہول گیا کیا تو نے نہ جانا کہ مین گہر ہون تنہائی کا گہر ہون غربت کا گہر ہون وحشت کا گہر ہون کیڑون کا گہر
ہون تنگی کا مگر وہ شخص کہ اوسپر اللہ مجہی کشادہ کر دی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ قبر یا تو ایک چمن ہی جنت کی چمنون سے یا ایک گڑہا ہی آگ
کے گڑہون سے ۳ ابن ابی الدنیا حکیم ترمذی ابو یعلی امام احمد حاکم نے کنی مین طبرانی نے کبیر مین اور ابو نعیم نے ابو حجاج ثمالی سے روایت کیا ہی کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی قبر میت سے کہتی ہی جبکہ وہ اوسمین رکہا جاتا ہی خرابی ہو تیری ای ابن آدم تجہے کس چیز نے میرے ساتھ مغرور کیا کیا تو نے
نہ جانا کہ مین گہر ہون فتنہ کا گہر ہون تاریکی کا گہر ہون تنہائی کا گہر ہون کیڑون کا تجہے کس چیز نے مجہسے بہکایا جبکہ تو اکڑتا ہوا مجہپر گذرتا تہا پس اگر وہ نیک ہے
تو اوسکی طرف سے قبر کا جواب دینے والا جواب دیتا ہی پس کہتا ہے بہلا دیکہہ تو وہ نیک بات کا حکم اور بری بات سے منع کرتا تہا پس قبر کہتی ہی بیشک مین اب اوسپر
سبز ہوئی جاتی ہون اور اوسکا جسم نور ہوجاتا ہی اور اوسکی روح اللہ تعالی کی طرف چڑہ جاتی ہی ۴ ابن مندہ نے کتاب الروح مین طریق مجاہد سے براء ابن عازب
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مومن جبکہ وہ محتضر ہوتا ہی تو اوسکی پاس ایک فرشتہ آتا ہی اچہی سے اچہی صورت اور
بہتر سے بہتر خوشبو مین پس وہ اوسکی نزدیک بیٹہتا ہی واسطے قبض کرنے اوسکی روح کی اور آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے مع حنوط جنت کی اور کفن جنت کی اور وہ

له غربت بفتح ... اور دوری وطن ... اصل کا لفظ ... ابو الحجاج سے ... کہا ... ایک ... سوار ... آدمی ... لاٹھی ... یعنی وہ ... [illegible]

اوس سی دوری پر ہوتی ہین پس ملک الموت اوسکی روح کو اوسکی جسم سی نکالتے ہین پیسنا کرکے پہر جبکہ وہ ملک الموت کی طرف آگئی تو وہ دونون فرشتے جلد اوسکی طرف آتی ہین پہر اوسکو اونسے لے لیتے ہین جنت کے کفن مین اوسکو کفنانے ہین پہر اوسکو آسمان کی طرف چڑہاتی ہین اوسکے لیے آسمان کے دروازے کہولے جاتی ہین اور فرشتے اوس سی خوش ہوتی ہین اور کہتے ہین یہ پاک روح کسکی ہی جسکے لیے آسمان کی دروازے کہولے گئے اور اچہے سے اچہے نام کے ساتہ اوسکا نام لیا جاتا ہی جنکے ساتہ اوسکا نام لیتی تہے دنیا مین پس کہتی ہین کہ یہ روح فلان کی ہی پہر جبکہ اوسکو آسمان کی طرف لے چڑہتے ہین تو اوسکی مشایعت کرتی ہین ہر آسمان کے مقرب فرشتے یہانتک کہ رکہی جاتی ہے روبرو اللہ کے نزدیک عرش کی پس نکالا جاتا ہی اوسکا عمل علیین مین پہر فرماتا ہی اللہ عزوجل واسطے مقربین کے تم گواہ رہو کہ بیشک مینے بخش دیا واسطی صاحب اس عمل کی اور مہر کیجاتی ہی اوسکی کتاب یعنی نامۂ اعمال پس رکہجاتی ہی علیین مین پہر فرماتا ہی اللہ تعالی پہیر لیجاؤ میرے بندے کی روح کو طرف زمین کی کیونکہ مینے اونکو وعدہ دیا ہی کہ بیشک مین اونکو پہیرونگا اوسی مین پس جبکہ رکہا جاتا ہی مومن اپنی لحد مین تو زمین اوس سی کہتی ہے بیشک تو البتہ دوست تہا طرف میرے اور تو میری پیٹہ پر تہا پس کیونکر جبکہ تو میرے پیٹ مین آگیا اب مین تجہو دکہاؤنگی کہ مین تیرے ساتہ کیا کیا کچہ کرونگی پس فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے قبر اوسکی مین اوسکی درازی بصر تک اور کہولا جاتا ہی اوسکی واسطے ایک دروازہ نزدیک اوسکی دونون پانون کے طرف جنت کی پس اوس سی کہا جاتا ہی دیکہ طرف اوس چیز کے کہ تیار کیا اللہ نے واسطے تیرے ثواب سے اور کہولا جاتا ہی اوسکی لیے ایک دروازہ نزدیک اوسکی سر کے طرف نار کی پس اوس سی کہا جاتا ہی دیکہہ تو طرف اوس چیز کے کہ پہیر دیا اللہ نے تجہسے عذاب پہر اوس سی کہا جاتا ہی کہ تو سو رہ خنک چشم پس نہین ہے کوئی چیز کہ دوست تر ہو طرف اوسکی قیامت کے قائم ہونے سے ۵ ابن ابی الدنیا نے عبداللہ بن عبید سی روایت کیا ہی کہا مجہی یہ بات پہونچی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک میت بیٹہتا ہے اور وہ سنتا ہی اپنے ساتہ جانیوالونکی آواز قدم کو پس کلام نہین کرتی اوس سی کوئی چیز اول اوسکے گڑہے کی پس وہ کہتا ہی خرابی ہو تیری ای آدم کے بیٹے کیا تو نہ ڈرا مجہسے اور میری ضیق و تنگی و بدبو و ہول اور کیڑون سی کہ تو اوسکے لیے تیاری کرتا سو تو نے میری واسطی تیاری نہ کی ۶ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا بیشک بندہ جبکہ رکہا جاتا ہے قبر مین تو وہ اوس سی کلام کرتی ہے پس کہتی ہے ای ابن آدم کیا تو نے نہ جانا کہ مین گہر ہون تنہائی کا گہر ہون تاریکی کا گہر ہون حق کا ای ابن آدم تجہے کس چیز نے مجہسے دہوکا دیا کہ مقرر تو میرے گرد اکڑتا ہوا چلتا تہا پس اگر وہ مومن ہے تو اوسکے لیے فراخی کیجاتی ہے اور اوسکی منزل سبز کردیجاتی ہے اور اوسکی روح جنت کی طرف چڑہائی جاتی ہی ۷ ابن ابی شیبہ نے یزید بن شجرہ سے روایت کیا ہے کہا قبر مرد کافر یا فاجر سے کہتی ہے کیا تو نے یاد نہ کی میری تاریکی کیا یاد نہ کی تو نے میری وحشت کیا یاد نہ کی تو نے میری تنہائی کیا یاد نہ کی تو نے میری تنگی کیا یاد نہ کیا تو نے میرے غم کو ۸ عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا بیشک قبر البتہ کہتی ہی ای ابن آدم کیا تیار کیا تو نے میرے لیے کیا تو نے نہ جانا کہ مین غربت کا گہر ہون تنہائی کا گہر ہون آکلہ کا گہر ہون کیڑون کا گہر ہون ۹ ابن ابی الدنیا نے عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر ندا کرتا ہی اوسکو گڑہا اوسکا جسمین وہ دفن کیا جاتا ہی کہ مین گہر ہون تاریکی کا اور وحدت و انفراد کا پس اگر تو اپنی حیات مین اللہ کا مطیع ہوتا تو مین آج تجہپر رحمت ہوتی اور جبکہ تو اپنے رب کا تیری حیات مین نافرمان تہا تو مین آج تجہپر نقمت ہون یعنی کینہ و عذاب مین وہ گہر ہون کہ جو شخص اوسمین داخل ہوا فرمانبردار ہو کر تو وہ اوس سی نکلیگا خوش ہو کر اور جو اوسمین داخل ہوا نافرمان ہو کر وہ اوس سی نکلیگا ہلاک ہو کر ۱۰ جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہی کہ بیشک قبر کے لیے ایک زبان ہی کہ وہ اوس سی بولتی ہی کہتی ہے ای ابن آدم تو مجہے کس طرح بہول گیا کیا تو نے نہ جانا کہ مین وحشت کا گہر ہون غربت کا گہر ہون کیڑون کا گہر ہون تنگی کا گہر ہون مگر وسیع کردی اللہ کسی آدمی پر ۱۱ ابوبکر بن عبدالعزیز بن جعفر فقیہ حنبلی نے کتاب الشافی فی الفقہ مین بسند خود براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا ہم نکلے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک جنازے مین پس پایا ہمنے قبر کو کہ لحد نہین بنائی گئی تہی آپ بیٹہے اور ہم آپ کے گرد بیٹہے آپ نے فرمایا جبکہ میت اپنی قبر مین رکہا جاتا ہی پہر وہ اوسپر برابر کردیجاتی ہی تو زمین اوس سی کلام کرتی ہے

پس کہتی ہے کیا تو نے نہ جانا کہ مین وحشت وغربت وکیڑون کا گھر ہون سو تو نے میرے واسطے کیا تیار کیا سند یہ ہے حدثنا اسمعیل بن ابراہیم الشیرازی حدثنا محمد بن حماد قرئی علی عبد الرزاق وانا حاضر عن الثوری عن الاعمش عن المنہال بن عمرو عن زاذان عن البراء ۱۲ بیہقی نے شعب مین بلال بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ندا کرتی ہے قبر ہر دن مین کہ مین غربت کا گھر ہون اور گھر کیڑون کا اور گھر وحشت کا اور مین ایک گڑھا ہون آگ کے گڑھون سے یا ایک چمن جنت کے چمنون سے اور بیشک مومن جبکہ اپنی لحد مین رکھا جاتا ہے تو کلام کرتی ہے اوس سے زمین اوسکے نیچے سے پس کہتی ہے قسم ہے اللہ کی البتہ مقرر مین تجھے دوست رکھتی تھی اور تو میری پیٹھ پر تھا پس کیونکر تجھے دوست نہ رکھونگی حال آنکہ تو میرے پیٹ مین آگیا پس جبکہ مین تیری والی کی گئی تو اب تو جان لیگا کہ مین تیرے ساتھ کیا کرتی ہون پس وہ اوسکے لیے وسیع ہو جاتی ہے اوسکی درازی نگاہ تک اور جبکہ کافر رکھا جاتا ہے تو کہتی ہے واللہ مقرر مین تجھے مبغوض رکھتی تھی اور تو میری پیٹھ پر چلتا تھا پس جبکہ مین تیری والی کی گئی تو اب تو جان لیگا کہ مین کیا کرتی ہون پس دباتی ہے اوسکو ایسا دباؤ کہ اوس سے اوسکی پسلیان مختلف ہو جاتی ہین ۱۳ دیلمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تیاری کرو تم واسطے اپنی قبرون کی پس بیشک قبر ہر دن مین سات بار کہتی ہے اے ابن آدم ضعیف تو رحم کر اپنی حیات مین اپنی جان پر پہلے اس سے کہ تو مجھسے ملاقات کرے مین تجھپر رحم کرونگی وتکفی منی المروة ۱۴ ابن ابی الدنیا نے قبور مین اور ابن مندہ نے عمرو بن ذر سے روایت کیا ہے کہا جبکہ داخل ہوتا ہے مومن اپنے گڑھے مین تو زمین اوسکو ندا کرتی ہے کیا فرمانبردار ہے یا نافرمان پس اگر وہ نیک ہے تو ندا کرتا ہے اوسکو ایک منادی گوشۂ قبر سے کہ ہوجا تو اوسپر سبز اور ہوجا اوسپر رحمت پس اچھا بندہ تھا واسطے اللہ کے اور اچھا بستر لایا گیا طرف تیری پس زمین کہتی ہے اب اس وقت مستحق کرامت کا ہوا ۱۵ ابن ابی الدنیا نے قبور مین محمد بن صبیح سے روایت کیا ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ آدمی جبکہ اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے پس عذاب کیا گیا یا پہونچی اوسکو بعض وہ چیز جسکو مکروہ رکھتا ہے تو ندا کرتے ہین اوسکو اوسکی پڑوسی مردون سے کہ اے پیچھے رہنے والے دنیا مین بعد اپنے بھائیونکے کیا نہوئی تیرے لیے ہم مین عبرت کیا نہوئی واسطے تیرے ہمارے آنے مین تجھسے پہلے فکر کیا نہ دیکھا تو نے منقطع ہونا ہمارے اعمال کا ہم سے اور تو مہلت مین تھا پس تو نے کیون نہ مافات کا تدارک کیا اور ندا کرتے ہین اوسکو قطعات قبر کے کہ اے دہوکا کھانیوالے زمین کی پشت پر کیون نہ عبرت پکڑی تو نے اون لوگون سے جو کہ غائب کیے گئے تیرے گھر والون سے زمین کے پیٹ مین اونھین سے کہ دہوکا دیا اونکو دنیا نے تجھسے پہلے پھر دوڑا لیگئی اونکو اجل اونکی طرف قبور کی اور تو اونکو دیکھتا ہے اوٹھائے ہوے کہ لیے جاتی ہین اونکو اونکے دوست طرف اوس منزل کی کہ جس سے کوئی چارہ نہین ہے ۱۶ سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص کہ قبر کی یاد بہت کرتا ہے وہ اوسکو پائیگا ایک چمن جنت کے چمنون سے اور جو شخص اوسکی یاد سے غافل رہتا ہے وہ پائیگا اوسکو ایک گڑھا آگ کے گڑھون سے ۱۷ خطیب نے اپنی تاریخ مین یزید رقاشی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ میت جبکہ اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے تو گھیر لیتی ہین اوسکو عمل اوسکے پھر اللہ تعالی اونکو نطق عنایت کرتا ہے پس کہتی ہین اے تنہا اپنے گڑھے مین منقطع ہو گئے تجھسے دوست اور گھر والے پس نہین ہے کوئی انیس واسطے تیرے آج سوا ہمارے پھر یزید روتے پس کہتے خوشی ہے اوسکے لیے جسکا انیس صالح ہے اور خرابی ہے اوسکی کہ جسکا انیس اوسپر وبال ہے ۱۸ بیہقی نے شعب الایمان مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کیا خبر دون مین تمکو دو دن اور دو رات کی کہ نہ سنا خلائق نے مثل اونکی اول دن وہ ہے کہ آئیگا تیرے پاس خوشخبری دینے والا اللہ سے یا تو ساتھ اللہ کی رضا کی یا اوسکی غضب کے اور ایک دن وہ ہے کہ کھڑا ہوگا تو اوسمین روبرو اللہ تعالی کی لیگا تو اوسمین اپنی کتاب یعنی نامۂ اعمال کو یا تو اپنے داہنے ہاتھ مین یا بائین مین اور ایک رات وہ ہے کہ میت اپنی قبر مین رات گزارتا ہے کہ نہ گزاری کوئی رات پہلے اوس سے مثل اوسکی اور ایک وہ ہے کہ جسکی صبح کو قیامت کا دن ہے اوسکی بعد اور کوئی رات نہین ہے

باب ۲۸ فتنۂ قبر کے بیان مین ✣

فصل معنی فتنۂ قبر کے بیان مین جاننا چاہیے کہ فتنہ کے معنے عربی زبان مین امتحان وآزمائش کے ہین دیکھو اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کے حق مین ارشاد فرمایا ہے وفتناك فتونا راغب نے کہا فتنہ وہ شی ہے جس سے انسان کا حال نیک وبد ظاہر ہو جاوے علماء لغت نے اسکے سوا اور معنی بھی بیان کیے ہین مقبور کے معنے مدفون کے ہین قبر مردے کی جای قرار کو کہتے ہین مراد فتنۂ قبر ومقبور سے منکر نکیر کی پوچھ تاچھ ہے

ہی چنانچہ آیندہ اسکی تفصیل آویگی **فصل ملائکہ سوال کی نام اور اونکی صفت کے بیان مین** جاننا چاہیے کہ سوال کی فرشتون مین سی ایک کا نام منکر بفتح کاف صیغہ اسم مفعول ہی اور دوسرے کا نام نکیر بروزن فعیل ہی یعنی اوپری لوگ کیونکہ ان کی صورت شکل نہ تو آدمیون کی خلق کے مشابہ ہی نہ فرشتون کے نہ ہوام کے بلکہ یہ دونون ایک نئی مخلوق ہی انکی طرف دیکھنے والون کو انکی خلقت مین کسی طرح کا انس نہین ہی اللہ تعالی نی مومن کے لیے انکو تکرمہ یعنی عزت و تعظیم ٹھیرایا ہی تاکہ اوسکو ثابت رکھی اور بصیرت دی اور منافق کی لیے اوسکا بھید کھولنے کے واسطے عالم برزخ مین مبعوث ہونے سے پہلے اونکو مقرر کیا ہی تاکہ اوسپر عذاب وتری حکیم ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے ایسا ہی فرمایا ہی امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ منکر بہ فتح کاف ضبط ہی مین نہین جانتا کہ اسمین اختلاف ہو یعنی ائمہ لغت و حدیث کے درمیان مین یہ بات متفق علیہ ہی قاضی مجد الدین رحمہ اللہ نی قاموس مین اسکی تصریح فرمائی ہی شیخ عماد الدین بن یونس شافعی رحمہ اللہ کہتی ہین کہ دو فرشتے جو کہ مومن کی پاس آتی ہین اونمین سی ایک کا نام **مبشر** دوسرے کا نام **بشیر** ہی لیکن جمہور علما سی جو منقول ہی یہ قول اوسکی خلاف ہی اور نص احادیث بھی اسکو رد کرتی ہی حدیثون کی نقل اس باب مین بکرات و مرات اسی کتاب مین کچھ گذر چکے اور بہت کچھ آوینگی سب جگہ انکا نام منکر و نکیر ہی آیا ہی بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے آدمی کو بھی ارشاد فرمایا کہ پس آوینگے تیرے پاس منکر و نکیر جیسا کہ آیندہ آوینگا طبرانی نی اوسط مین بسند حسن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ نام اون دونون فرشتون کے جو کہ قبر مین آتی ہین منکر و نکیر ہین اور یہ عام ہی باوجود اسکی کہ کلام ابن یونس کا مبنی ہی تعدد ملائکہ پر جیسا کہ حلیمی نی بغیر دلیل اسکا دعوی کیا ہی سیوطی رضی اللہ عنہ نی درمنثور اور شرح الصدور مین احادیث سوال کو جمع فرمایا ہی چنانچہ اونکا ذکر آیندہ ہوگا اونمین ایک حرف بھی مطابق دعوی ابن یونس کے اور حلیمی کے نہین ہی **فائدہ** مرسل ضعیف مین آیا ہی کہ سوال کے لیے چار فرشتے آتے ہین ایک **منکر** دوسرا **نکیر** تیسرا **ناکور** چوتھا **رومان** ابن لال نی ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہی کہ آتی ہین قبر مین منکر و نکیر و ناکور و رومان ابن جوزی نی کہا اس حدیث کی کچھ اصل نہین ہی یعنی موضوع ہی اور ضمرہ تابعی ہین اور روایت وقف کی ظاہر ہی شرح الصدور مین فرمایا ہی کہ ابو نعیم نے ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ فتان قبر کے تین ہین انکر و ناکور و رومان ابن لال و ابن جوزی نی موضوعات مین ضمرہ بن حبیب سی مرفوعا اخراج کیا ہی کہ فتان قبر کے چار ہین منکر و نکیر و ناکور اور سردار اونکا رومان ہی ابن جوزی نی کہا کہ اسکی کچھ اصل نہین ہی اور ضمرہ تابعی ہین اور روایت وقف کی بلاوشبہ ثابت تر ہی **شیخ الاسلام ابن حجر** رحمہ اللہ سی کسی نی رومان کا حال پوچھا کہ آیا آتا ہی میت کی پاس ایک فرشتہ کہ اوسکا نام رومان ہی پس جواب دیا کہ ایسی سند سی وارد ہوا ہی کہ اوسمین لین ہی یعنی اسکی سند نرم ہی پکی نہین ہی امام سیوطی رضی اللہ عنہ نی ابیات مین اسطرف اشارہ کیا ہی لیکن درمنثور مین اس روایت کا ذکر نہین فرمایا **فصل بیان مین حلیہ منکر و نکیر کے** رنگ سیاہ بال پیچیدہ اتنے لمبے کہ اونکو اپنے پانون مین گھسیٹتے چلین گی آنکھین نیلگون ایسی چمکتی ہوئی جیسے برق خاطف یا بسبب نہایت سرخی کی جیسے تانبے کی دیگین سا آنکھین اونکی جیسے آگ کے شعلے جبکہ دم لینگے تو اونکے موہنہ سے آگ کے شعلے نکلین گے آواز اونکی جیسے بادل کی کڑک دانت موہنہ سے نکلے ہوے جیسے بیل کے سینگ اتنے لمبے کہ زمین تک پہونچے ہوے اونسے بزور و قوت زمین کو کھودتی ہوی میت تک پہونچین گی ہاتھون مین اونکے لوہے کے گرز ہونگی ایک گرز اتنا بوجھل ہوگا کہ اگر سارے لوگ جو منی مین جمع ہوتے ہین اوسکو اوٹھاوین تو نہ اوٹھا سکین اور وہ باوجود اس بوجھ کی اونکی ہاتھ مین ایسا ہوگا جیسے کسی آدمی کی ہاتھ مین پر کاہ ہو علیہما الصلوۃ والسلام **فصل بیان مین احادیث فتنہ قبر کے** مراد فتنہ قبر سی منکر نکیر کا سوال ہی اس باب مین ۲۷ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متواتر روایت ہی وہ یہ ہین ۱ انس ۲ براء ۳ تمیم داری ۴ بشیر بن اکال ۵ ثوبان ۶ جابر بن عبد اللہ ۷ عبد اللہ بن رواحہ ۸ عبادہ بن صامت ۹ حذیفہ ۱۰ ضمرہ بن حبیب ۱۱ ابن عباس ۱۲ ابن عمر ۱۳ ابن عمرو ۱۴ ابن مسعود ۱۵ عثمان بن عفان ۱۶ عمر بن خطاب ۱۷ عمرو بن عاص ۱۸ معاذ بن جبل ۱۹ ابو امامہ ۲۰ ابو الدرداء ۲۱ ابو رافع ۲۲ ابو سعید خدری ۲۳ ابو قتادہ ۲۴ ابو ہریرہ ۲۵ ابو موسی ۲۶ اسماء ۲۷ عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین **حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ** (۱) بخاری و مسلم و غیرہما نے طرق

قتادہ سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک بندہ جبکہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہے اور اوسکے ساتھ والے اوس سے پیٹھ پھیرتے مین تو بیشک وہ البتہ سنتا ہے اونکے جوتون کی آواز کو فرمایا کہ آتے مین اوسکے پاس دو فرشتے پس اوسکو بٹھاتے مین پہر وہ اوس سے کہتے مین تو کیا کہتا تہا اس آدمی کے حق مین جو تمہارے درمیان مین تہا جسکو محمد کہا جاتا تہا فرمایا پس مومن کہتا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک وہ اللہ کے بندے اور اوسکے رسول مین پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکھ تو طرف اپنے ٹھکانے کے آگ سے کہ بدلدیا اللہ نے تجکو اوسکے عوض ایک ٹھکانا جنت سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پس وہ اون دونون کو ایک ساتھ دیکھتا ہے قتادہ نے کہا اور ہمارے لیے ذکر کیا گیا ہے کہ فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین ستر گز اور سبزی سے اوسپر بہر دیجاتی ہے اور لیکن منافق و کافر پس اوس سے کہا جاتا ہے تو کیا کہتا تہا اوس شخص کے حق مین وہ کہتا ہے مین نہین جانتا مین کہتا تہا جو لوگ کہتے مین پس کہا جاتا ہے نہ تو نے جانا اور نہ تو نے پڑہا اور مارا جاتا ہے لوہے کے ہتوڑون سے ایک مار پس ایک چیخ مارتا ہے کہ سنتے مین اوسکو جو اوسکے اردگرد مین سوائے جن و انس کے ۲ امام احمد وابو داؤد نے اپنی سنن مین اور بیہقی نے عذاب قبر مین اور ابن مردویہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک یہ امت آزمائی جاتی ہے اپنی قبرون مین اور بیشک مومن جبکہ رکہا جاتا ہے اپنی قبر مین تو آتا ہے اوسکے پاس ایک فرشتہ پس اوس سے سوال کرتا ہے تو کیا پوجتا تہا پس اگر اللہ نے اوسکو ہدایت کی تو کہتا ہے مین اللہ کو پوجتا تہا پس اوس سے کہا جاتا ہے تو اس شخص کے حق مین کیا کہتا تہا وہ کہتا ہے وہ اللہ کے بندے اور اوسکے رسول مین پس سوال نہین کیا جاتا ہے کسی چیز سے بعد اوسکے پہر لیجاتے مین اوسکو طرف اوس گہر کے جو اوسکے لیے تہا آگ مین پس اوس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا گہر تہا آگ مین ولیکن اللہ نے تجہے بچایا اور تجہپر رحم کیا پس بدلدیا تجکو اوسکے عوض ایک گہر جنت مین پس وہ کہتا ہے مجہے چھوڑ دو تاکہ مین جاؤن پس اپنے گہر والون کو خوشخبری دون اوس سے کہا جاتا ہے تو ٹہیر جا اور بیشک کافر جبکہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہے تو اوسکے پاس ایک فرشتہ آتا ہے پس اوسے جہڑکتا ہے کہتا ہے تو کیا پوجتا تہا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا ہون پہر اوس سے کہا جاتا ہے تو اس شخص کے حق مین کیا کہتا تہا کہتا ہے مین کہتا تہا جو لوگ کہتے مین پس مارتا ہے اوسکو لوہے[۱] کے گرز سے درمیان اوسکے دونون کانون کے پس وہ ایک چیخ مارتا ہے کہ سنتی ہے اوسکو خلائق سوائے جن وانس کے ۳ دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ داخل ہوتے مین منکر نکیر میت پر اوسکی قبر مین وہ اوسے بٹھاتے مین پس اگر مومن ہے تو اوس سے کہتے مین کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے اللہ ہے وہ کہتے مین اور کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے محمد مین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے مین اور کون ہے امام تیرا وہ کہتا ہے قرآن ہے پس فراخ کردیتے مین اوسپر قبر اوسکی اور اگر وہ کافر ہے تو اوس سے کہتے مین کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا کہتے مین اور کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا وہ کہتے ہین اور کون ہے امام تیرا کہتا ہے مین نہین جانتا پس وہ اوسے مارتے مین عمود[۲] سے ایک ضرب یہانتک کہ قبر آگ سے شعلہ مارنے لگتی ہے اور تنگ کیجاتی ہے اوسپر یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہو جاتی مین یعنی ادہر کی ادہر اور ادہر کی ادہر آجاتی مین

حدیث[۲] برا و تمیم داری رضی اللہ عنہما یہ دونون حدیثین اوس باب مین گذر چکین کہ جس مین یہ ذکر ہے کہ میت کے پاس ملائکہ حاضر ہوتے مین

حدیث[۳] بشیر رضی اللہ عنہ بزار و طبرانی وابن سکن نے ایوب بن بشیر عن ابیہ سے روایت کیا ہے کہ بشیر نے کہا کہ بنی معاویہ مین لڑائی تہی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لیگئے کہ اونکے درمیان مین صلح کرادین آپ نے ایک قبر کی طرف التفات فرمایا پس کہا کہ نہ جانا تو نے آپ سے عرض کیا گیا فرمایا کہ بیشک یہ مجہ سے پوچھا جاتا ہے سو اوس نے کہا کہ مین نہین جانتا **حدیث[۵] ثوبان رضی اللہ عنہ** ابو نعیم نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ مرتا ہے مومن تو نماز اوسکے سر کے نزدیک ہوتی ہے اور صدقہ اوسکی داہنی طرف اور روزہ نزدیک اوسکے سینے کی اور ذکر کیا حدیث قبر کو مثل حدیث براء کے اسی طرح اسکو حلیہ مین وارد کیا ہے اور پورا ذکر نہین کیا **حدیث[۶] جابر رضی اللہ عنہ** (۱) امام احمد و طبرانی نے اوسط مین اور بیہقی و ابن ابی الدنیا نے طریق ابی الزبیر سے روایت کیا ہے کہ ابو الزبیر نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے فتان[۳] قبر کا سوال کیا اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تہے بیشک یہ امت اپنی قبرون مین آزمائی جاتی ہے پس جبکہ مرد مومن اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہے اور اوسکے پاس سے اوسکے اصحاب

یا کافر

سلہ ایک نسخہ مین مطارق دوسرے مین معارق ہے واللہ اعلم ۱۲ سعہ عمود بفتح ستون خانہ و میان ... نخبہ سعہ ایک نسخہ مین فتان القبر ہے

بیٹھ پھیرتی ہین تو اوسکی پاس ایک فرشتہ سخت جھڑکنے والا آتا ہی پس اوس سی کہتا ہی تو کیا کہتا تھا اس آدمی مین پس مومن کہتا ہی مین کہتا ہون بیشک وہ رسول ہین اللہ کی اور اوسکی بندے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس فرشتہ اوس سی کہتا ہی تو دیکھ طرف تیری مقعد کے جو کہ تیرے لیی آگ سی تھا اللہ نی تجھکو اوس سے نجات دی اور بدلہ دیا تجھکو بعوض تیری اوس مقعد کی جسکو تو دیکھ رہا ہی آگ سی وہ تیرا مقعد جسکو تو دیکھ رہا ہے جنت سی پس وہ اون دونون کو دیکھتا ہی مومن کہتا ہی مجھی چھوڑ دو کہ مین اپنے گھر والون کو خوشخبری دون پس اوس سی کہا جاتا ہی تو ٹھیر جا اور لیکن منافق پس وہ بیٹھتا ہی جبکہ اوسکے پاس سی اوسکی گھر والے پیٹھ پھیرتی ہین پس اوس سی کہا جاتا ہی تو کیا کہتا تھا اس آدمی مین وہ کہتا ہی مین نہین جانتا کہتا ہون جو لوگ کہتی ہین۔ کہا جاتا ہی نہ جانا تو نی یہ تیرا وہ مقعد ہے جو کہ تیرے لیے جنت سی تھا بدل دیا اللہ نی تجھکو اوسکی عوض مقعد تیرا آگ سی جابر رضی اللہ عنہ نے کہا پس سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتی تھی اوٹھایا جاتا ہی ہر بندہ قبر مین جسپر وہ مرا مومن اپنے ایمان پر اور منافق اپنے نفاق پر **۲** ابن ماجہ و ابن ابی الدنیا و ابن ابی عاصم نے سنت مین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جبکہ داخل ہوتا ہے میت اپنی قبر مین تو نمودار کیا جاتا ہی اوسکی لیی سورج نزدیک اوسکے غروب کے پس بیٹھتا ہے اپنی دونون آنکھون کو ملتا ہی اور کہتا ہے مجھے چھوڑو کہ مین نماز پڑھون **ف** صاحب بصرالآمال رحمہ اللہ تعالی فرماتی ہین کہ یہ قول اسپر دلالت کرتا ہی کہ وہ فرائض کے ادا کرنے مین اور اونپر مداومت کرنی مین راسخ تھا دنیا مین **۳** ابن ابی الدنیا و ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے کہ بیشک ابن آدم البتہ غفلت مین ہے اوس سی جسکے لیی وہ پیدا کیا گیا ہے بیشک اللہ جبکہ اوسکی پیدا کرنیکا ارادہ کرتا ہے تو فرشتے سے کہتا ہی لکھ رزق اوسکا لکھ نقش قدم اوسکا لکھ اجل اوسکی لکھ شقی ہے یا سعید پھر یہ فرشتہ چڑھ جاتا ہی اور بھیجتا ہی اللہ اوسکی واسطی ایک اور فرشتہ پس وہ اوسکی حفاظت کرتا ہی یہانتک کہ وہ بالغ ہوتا ہی پھر یہ فرشتہ چڑھ جاتا ہی پھر مقرر کرتا ہی اللہ اوسپر دو فرشتون کو وہ اوسکی حسنات و سیئات کو لکھتی ہین پس جبکہ اوسکو موت حاضر ہوتی ہی تو یہ دونون فرشتے چڑھ جاتی ہین اور آتی ہین اوسکے لیے ملک الموت تاکہ اوسکی روح قبض کرین پس جبکہ وہ اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہی تو وہ روح کو اوسکی جسم مین پھیر دیتے ہین [1] اور آتی ہین اوسکی پاس دو فرشتے قبر کے پس وہ اوسکا امتحان لیتی ہین پھر وہ دونون چڑھ جاتی ہین پھر جبکہ قیامت قایم ہوگی تو اوترے گا اوسپر فرشتہ حسنات کا اور فرشتہ سیئات کا پس کھینچین گی کتاب یعنی نامۂ اعمال کو جو کہ اوسکی گردن مین بندہا ہوا ہی پھر وہ دونون اوسکی ساتھ حاضر رہتے ہین ایک سائق یعنی ہانکنے والا اور دوسرا شہید یعنی گواہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا بیشک تمہاری آگی البتہ ایک امر عظیم ہی کہ تم اوس کی قدرت نہین رکھتی ہو پس تم مدد چاہو ساتھ اللہ عظیم کے **۴** ابن ابی عاصم و ابن مردویہ و بیہقی فی طریق ابو سفیان سی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی جبکہ رکھا جاتا ہی مومن اپنی قبر مین تو آتی ہین اوسکے پاس دو فرشتے پس وہ اوسی جھڑکتی ہین وہ جاگ اوٹھتا ہی جیسے جاگ اوٹھتا ہے سونے والا پس اوس سے کہا جاتا ہی کون ہی رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کیا ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے اللہ رب ہی میرا اور اسلام میرا دین ہے اور محمد میرے نبی ہین پس ندا کرتا ہی ایک منادی کہ اوسنے سچ کہا فرش کرو اوسکا جنت سی اور پہناؤ اوسکو جنت سی وہ کہتا ہی مجھی چھوڑ دو کہ مین اپنے گھر والون کو خبر کرون پس اوس سی کہا جاتا ہی تو ٹھیر جا **۷ حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ** یہ حدیث اس باب مین گذر چکی جسمین یہ ذکر ہے کہ میت اپنی غسل دینے والے کو پہچانتا ہے

۸ حدیث ضمرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث فصل اسمار ملائکہ سوال مین گذر چکی **۹ حدیث عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ** ابن ابی الدنیا نے تہجد مین ابن ضریس نے فضائل قرآن مین حمید بن زنجویہ نے فضائل اعمال مین عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جبکہ کھڑا ہو ایک تمہارا رات سی یعنی نماز پڑھے پس چاہیے کہ اپنی قرارت کو آواز سے پڑھے کیونکہ وہ بھگاتا ہی اپنے جہر سے شیطانون اور فاسق جنون کو اور بیشک وہ فرشتے جو کہ ہوا مین ہین اور گھر کے رہنے والی اوسکی قرارت کو سنتی ہین اور اوسکی نماز کے ساتھ نماز پڑھتے ہین پس جبکہ یہ رات گذر جاتی ہی تو یہ شب آیندہ کو اسکی وصیت کرتی ہی پس کہتی ہے تو اوسکو اس گھڑی بیدار کر دینا اور تو اوسپر ہلکا ہو جانا پھر جب اوسکو وفات حاضر ہوتی ہی تو قرآن آتا ہے پس اوسکی سر کے نزدیک کھڑا رہتا ہی اور وہ اوس کو

غسل دیتی ہین پہر جبکہ اوس سی فراغت ہوتی ہی تو قرآن داخل ہوتا ہے یہانتک کہ درمیان اوسکی کفن اور اوسکے سینے کے ہوجاتا ہی جبکہ وہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہے اور اوسکے پاس منکر نکیر آتی ہین تو قرآن نکلتا ہی پس درمیان اوسکی اور درمیان اون دونونکے ہوجاتا ہی پس وہ دونون قرآن سی کہتی ہین کہ تو ہمسی ہٹ جا ہم چاہتے ہین کہ اوس سی سوال کرین وہ کہتا ہی واللہ مین اوس سی جدا ہونیوالا نہین ہون یہانتک کہ داخل کردون اوسکو جنت مین پس اگر تم اسمین کسی چیز کے ساتھ مامور ہو تو تم اپنا کام کرو پس منکر نکیر اوس سی سوال کرتی ہین پہر قرآن طرف اوسکی دیکہتا ہی پس کہتا ہے کیا تو مجہی پہچانتا ہی وہ کہتا ہے نہین قرآن کہتا ہی مین قرآن ہون مین وہ ہون کہ تیری رات کو بیدار رکہتا تہا اور تیرے دن کو پیاسا رکہتا تہا اور روکتا تہا تجہے تیری شہوت و کان و آنکہہ سی پس اب تو مجہی پائیگا درمیان دوستون کی سچا دوست درمیان بہائیون کی سچا بہائی پس خوش ہوجا نہین ہے تجہپر بعد سوال منکر و نکیر کے کوئی ہم نہ حزن پہر منکر نکیر اوسکی پاس سی نکل جاتی ہین پس قرآن اپنی رب تعالی کی طرف چڑہ جاتا ہی مانگتا ہے اوسکے واسطے بچہونا اور اوڑہنا پس حکم کیا جاتا ہی اوسکی لیے بچہونی اوڑہنے کا اور قندیل کا نور جنت سی اور چنبیلی کا جنت کی چنبیلی سی پس اوٹہاتی ہین اوسکو ہزار فرشتے مقربین سماء دنیا سی سبقت کرتا ہی قرآن اونسے طرف اوسکی پس کہتا ہے کیا تجہی وحشت ہوئی لبعد میری مین تو جب سی تجہسے جدا ہوا ہون زیادہ نہین کیا اسپر کہ اللہ سے کلام کیا بچہونے اوڑہنے چراغ مین سو یہ مین اوسکو تیری پاس لے آیا پس فرشتے اوسپر داخل ہوتی ہین اوسی اوٹہاتی ہین اور وہ بچہونا بچہاتے ہین اور رکہتے ہین اوڑہنے کو نیچے اوسکے دونون پاؤن کی چنبیلی کو نزدیک اوسکی سینے کی پہر اوسی اوٹہاتی ہین یہانتک کہ رکہتی ہین اوسکو اوسکی داہنی کروٹ پر پہر اوسکے پاس سے چڑہجاتی ہین پس وہ اوس کروٹ پر لیٹتا ہی پس وہ فرشتون کی طرف دیکہتا رہتا ہی یہانتک کہ آسمان مین داخل ہوجاتی ہین پہر قرآن جانب قبلہ قبر مین دہکا مارتا ہی تو وہ اوسپر کشادہ کردیجاتی ہی جسقدر کہ اللہ چاہی اس سی اور کتاب ابو معاویہ مین یون ہی کہ فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے چار سو برس کی راہ کی پہر چنبیلی کو اوسکے سینے کے نزدیک سی اوٹہاتا ہے پس اوسی اوسکی ناک کے نزدیک رکہتا ہی وہ اوسے تر و تازہ سونگہتا رہتا ہی صور پہونکنے کے دن تک پہر وہ اوسکے گہر والون کے پاس ہر روز ایک بار یا دوبار آتا ہے اوسکے پاس اونکی خبر لاتا ہی اور اونکے لیے دعای خیر و اقبال کی کرتا ہی اوسکے بچون مین سی اگر کسی نی قرآن پڑہ لیا تو اوسکی خوشخبری اوسی دیتا ہے اور اگر اوسکی اولاد بری ہے تو صبح و شام اوسکے گہر پر آتا ہی پس اوسپر روتا ہے نفخ صور تک حافظ ابو موسیٰ نے کہا یہ خبر حسن ہی اسکو امام احمد بن حنبل اور ابو خیثمہ اور ان دونون کی طبقہ نی جو کہ متقدمین سی ہین ابو عبد الرحمن مقری سی اونہون نی اپنی سند کو عبادہ رضی اللہ عنہ تک پہونچایا ہی اور اس حدیث کو بوجہ دیگر عقیلی نی ضعفاء مین اور ابن جوزی نے موضوعات مین عبادہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیا ہے اور کہا کہ صحیح نہین ہی۔ احادیث ابن عباس رضی اللہ عنہما

(۱) بیہقی نی کتاب عذاب قبر مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہوگا تیرا ای عمر جبکہ تجہی ہونچاینگے طرف زمین کی پس کہودا جائیگا تیرے لیے تین ہاتہ ایک ہاتہ ایک بالشت مین پہر آئینگے تیری پاس منکر نکیر سیاہ رنگ اپنی بالونکو کہینچتے ہوے گویا آواز اونکی سخت گرج بادل کی اور گویا آنکہین اونکی بجلی چمکنے والی کہودتے ہوئے زمین کو اپنے دانتون سی پس وہ تجہی بٹہاوینگی حالانکہ تو خوفناک ہوگا پہر وہ تجہے ہلاوینگے بہچین کرینگے ڈراوینگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مین اوس دن اوس حال پر ہونگا جسپر مین اب ہون فرمایا ہان کہا تو اب مین اونکو کفایت کرونگا ساتھ اذن اللہ کے یا رسول اللہ (۲) بیہقی نی بسند حسن ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک میت البتہ لوگون کی جوتون کی آواز کو سنتا ہی جبکہ پیٹہ پہیرتے ہین کہا پہر وہ بٹہتا ہے پس اوس سی کہا جاتا ہے کون ہی رب تیرا وہ کہتا ہی اللہ ہے پہر اوس سے کہا جاتا ہی کیا ہے دین تیرا وہ کہتا ہی اسلام پہر اوس سی کہا جاتا ہے کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے محمد مین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہا جاتا ہی اور کیا ہی علم تیرا وہ کہتا ہی مینے اونکو پہچانا اور ایمان لاوا اور اونکی تصدیق کی ساتھ اوس چیز کے کہ لائے اوسکو کتاب سی پہر فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے قبر مین اوسکی درازی بصر تک اور کردیجاتی ہی روح اوسکی ہمراہ ارواح مومنین کے (۳) طبرانی نی اوسط مین بسند حسن ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہا نام اون

عیسی ابنی

و دونون فرشتون کے جو قبر مین آتی ہین شکر و نکیر مین ۴ ابن ابی حاتم و بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہا بیشک مومن جبکہ اوسکو موت
حاضر ہوتی ہی تو اوسکے پاس فرشتے حاضر ہوتی ہین پس اوسپر سلام کرتے ہین اور اوسکو جنت کی بشارت دیتے ہین پہر جبکہ وہ مرجاتا ہی تو اوسکی جنازے کے
ساتھ چلتے ہین پہر لوگون کی ساتھ اوسپر نماز پڑہتے ہین پس جبکہ وہ دفن ہو جاتا ہی تو اپنی قبر مین بٹھایا جاتا ہی پس اوس سی کہا جاتا ہے کون ہی رب تیرا وہ کہتا ہی
رب میرا اللہ ہی پہر اوس سی کہا جاتا ہی کون ہی رسول تیرا وہ کہتا ہی محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر اوس سی کہا جاتا ہے کیا ہے شہادت تیری وہ کہتا ہے
اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پس یہ قول ہی اللہ تعالی کا یثبت اللہ الذین اٰمنوا الآیۃ پہر وسعت کیجاتی ہے واسطے اوسکی اوسکی قبر مین
مدِ بصر تک اور لیکن کافر سو اوترتی ہین فرشتے پس وہ اپنی ہاتھون کو بسط کرتی ہین بسط کے معنی ضرب کے ہین مارتے ہین اوسکے موںھ کو اور اوسکی دُبر کو نزدیک موت کے
پس جبکہ وہ اپنی قبر مین داخل ہوتا ہی تو بٹھایا جاتا ہی اوس سی کہا جاتا ہی کون ہے رب تیرا پس وہ اونکو کچھ جواب نہین دیتا اور بھلا دیتا ہے اللہ اوسکو اسکی یاد اوس
جبکہ اوس سی کہا جاتا ہی کون رسول ہی جو کہ تم مین مبعوث ہوا تہا تو وہ اسکی ہدایت نہین پاتا اور نہ کچھ اونکو جواب دیتا ہی پس یہ قول ہی اللہ تعالی کا ویضل اللہ
الظالمین ۵ جریر نے اپنی تفسیر مین ضحاک سی ضحاک نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی فرمایا کہ حاضر ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص
کے جنازے مین انصار سی پس آپ پہونچے طرف اوسکی قبر کے اس حال مین کہ اوسکے لیے لحد نہین بنائی گئی تھی پس آپ بیٹھ گئے اور لوگ بھی بیٹھ گئی گویا اونکے
سر پر پرندے ہین یعنی خاموش باادب بیٹھی پس آپ نے اپنی نظر کو زمین کی طرف کیا ایک لکڑی آپ کے ساتھ تھی اوس سی زمین کو مارنے لگی پھر اپنی آنکھ کو آسمان
کی طرف اوٹھایا پہر فرمایا اعوذ باللہ من عذاب القبر اس کلمے کو تین بار فرمایا یعنی مین پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کی عذاب قبر سی پہر فرمایا بیشک بندہ مومن جبکہ ہوتا ہے
اقبال مین آخرت کی اور ادبار مین دنیا سے تو آتا ہی اوسکی پاس ملک الموت پس بیٹھتا ہے نزدیک اوسکی سر کے اور اوترتے ہین طرف اوسکے فرشتے اونکی ساتھ
تحفہ ہوتا ہے جنت کے تحفون سی اور حنوط جنت کے حنوط سی اور لباس جنت کی لباس سی پس وہ بیٹھتے ہین اوس سی درازی بصر تک دو صفین پس شروع کرتا ہے
ملک الموت اوسکو بشارت دیتا ہی پہر بشارت دیتی ہین فرشتے پس بہتی ہی جان اوسکی جیسے بہتا ہے قطرہ مشک کے دہانے سی واسطی خوشی کی اوس چیز کے
ساتھ جسکی بشارت ملک الموت نے دی یہانتک کہ جسوقت ملک الموت نے اوسکی جان کو لیلیا تو نہین چھوڑتے اوسکو فرشتے طرفۃ العین یہانتک کہ اوس کو
لے لیتے ہین اور ملا لیتی ہین اوسکو طرف اپنی ساتھ اون تحفون کے جنکو لیکر وہ اوترے پس ناگاہ خوشبو اوسکی مابین آسمان و زمین کو بھر دیتی ہی فرشتے کہتے ہین
کیا اچھی ہی یہ خوشبو پس فرشتے کہتے ہین یہ خوشبو فلان مومن کے نفس کی ہی کہ وہ آج قبض کیا گیا اور اوسپر درود بھیجتے ہین پہر جب اوسکو طرف آسمان کے
لے پہونچتی ہین تو اوسکی لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتی ہین پس نہین ہے کوئی دروازہ مگر مشتاق ہی طرف اسکے کہ وہ اوس سی داخل ہو یہانتک کہ جسوقت
اوسکو اوسکے دروازۂ عمل سے داخل کرتی ہین تو وہ دروازہ اوسپر روتا ہی پس نہین گذرتے ہین اوسکو لیکر کسی آسمان والون پر مگر وہ کہتی ہین مرحبا ہے اس
نفس طیبہ کو جسنے اپنے رب کی وصیت کو قبول کیا یہانتک کہ پہونچتی ہین سدرۃ المنتہی تک پس کہتی ہین ملک الموت اور وہ فرشتے جو کہ اوسکی طرف اوترے تھی
یارب ہم نے فلان بن فلان مومن کی روح قبض کی اور وہ اوسکو اوسنی زیادہ تر جانتا ہی پس اللہ فرماتا ہی تم پھیر لیجاؤ اوسکو طرف زمین کی کیونکہ مینے اونکو اوس سے
پیدا کیا ہی اور اوسی مین اونکو پھیر لیجاؤنگا اور اوسی سی اونکو دوبارہ نکالونگا پس بیشک وہ سنتا ہی تمہارے جوتون کی آواز کو اور تمہاری ہاتھون کی جھاڑنے کو جبکہ
تم اوس سی پیٹھ پھیر کے جاتی ہو پس آتے ہین اوسکی پاس تین فرشتے دو فرشتے تو رحمت کے فرشتون سی اور ایک ملائکہ عذاب سی اور اوسکا عمل صالح اوسکو پھیر لیتا ہے
ہوتا ہے اور نماز نزدیک اوسکے دونون پاؤن کی اور روزہ نزدیک اوسکے سر کے اور زکوۃ اوسکے داہنی طرف اور صدقہ اوسکے بائین جانب اور بر و حسن خلق اوسکے
سینے پر ہوتا ہی پس جبکہ آتا ہی اوسکو عذاب کا فرشتہ ناحیۂ قبر سی تو اوسکا عمل صالح اوس سی دفع کرتا ہی پس اشارہ کرتا ہی ساتھ مرزبہ کے کہ اگر سبھی اہل منی اوسپر جمع ہو جاوین
تو اوسے نہ اوٹھا سکین پس کہتا ہی ای بندۂ صالح اگر نہوتی وہ چیز کہ جسنے تجھے پھیرا ہے نماز روزے زکوۃ صدقے تو البتہ مین تجھی اس مرزبہ سی مارتا ایک ایسی ضرب

لے لفظ صورت کا مخففہ ہے ... زیادہ ... بعض نسخون مین هذہ ... نفس فلان المومن ہے یعنی یہ خوشبو نفس فلان مومن کی ہے واللہ اعلم ۱۲

کرشعلہ مارتی تیری قبر آگ سے وہ تم دونو نکے لیے ہے اور تم اوسکے لیے پہر عذاب کا فرشتہ چڑہ جاتا ہی پس کہتا ہی ایک دن دو دونون کا اپنی صاحب سے کہ تو نزی
کر ساتھ ولی اللہ کی کیونکہ بیشک وہ آیا ہی ہول شدیدسی پس وہ کہتا ہی کون ہے رب تیرا مومن کہتا ہے اللہ پہر وہ کہتا ہی کیا ہی دین تیرا وہ کہتا ہی دین میرا اسلام
ہے پہر کہتا ہی کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس وہ دونون کہتی ہین اور تجہکو کس چیز نی معلوم کرایا وہ کہتا ہی میںنے اللہ کی کتاب کو پڑہا
سو مین ایمان لایا ساتھ اوسکی اور مینی تصدیق کی اور وہ دونون جہڑکتے ہین اوسکو نزدیک اسکی اور وہ سخت تر فتنہ ہی کہ مومن پر پیش ہوتا ہی پس ایک منادی ندا
کرتا ہی آسمان سی کہ مقرر سچ کہا میری بندی نے سو تم بچہاؤ اوسکی لیی بچہونا جنت کی بچہونے سی اور پہناؤ اوسکو جنت کی لباس سی اور خوشبو لگاؤ اوسکو جنت کی خوشبوی
اور فراخ کرو اوسکی لیی اوسکی قبر مین درازی بصر تک اور کہولو اوسکی واسطی ایک دروازہ جنت کے دروازون سی نزدیک اوسکی سرکی اور ایک دروازہ نزدیک اوسکی
دونون پاؤن کی پہر اوس سی کہتی ہین تو سورہ مثل سونے دولہن کی اپنے چہپر کہٹ[1] مین اوسنی نہ چکہا عذاب قبر کو پس وہ کہتا ہی ای رب قائم کر قیامت کو ای رب
قائم کر قیامت کو تاکہ مین رجوع کرون طرف اپنی اہل و مال کی اور جو کچہہ کہ تو نے میرے واسطے تیار کیا ہی پس وہ اپنی قبر سی قیامت کی دن سفید رو اوٹہایا جاویگا

۱۱ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما (۱) بیہقی نے زہد مین اور ابن عساکر نے بسند منقطع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ اونہون نی ایک آدمی سی کہا ای
میرے بہائی کیا تو نی نہ جانا کہ موت تیری آگے ہے تو نہین جانتا ہے کہ وہ تجہکو کب آجاوی صبح کو یا شام کو رات کو یا دن کو پہر قبر و ہول مطلع و منکر نکیر مین بعد اسکی
قیامت ہی جس دن کہ اوس مین مبطل ٹوٹا پائیگی **۲** دیلمی نے مسند الفردوس مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہی لازم کرو اپنی زبانون کو قول لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وان اللہ ربنا والاسلام دیننا و محمد نبینا کا پس بیشک تم سوال کیی جاؤگی
اوس سی اپنی قبرون مین اسکی سند مین عثمان بن مطر[2] ہین **۱۲ حدیث** ابن عمر و امام احمد و ابن ابی الدنیا و طبرانی و آجری نے شریعہ مین اور ابن عدی نی بسند صحیح
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فتان قبر کا ذکر فرمایا پس عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا پہیر دی جاوینگی
طرف ہمارے عقلین ہماری یا رسول اللہ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ ہان مثل ہیئت تمہاری کی آج پس حضرت عمر نے کہا کہ اوسکے مونہہ مین پتہر

۱۳ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ (۱) طبرانی نی کبیر مین بسند حسن اور بیہقی نی کتاب عذاب قبر مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی
کہا بیشک مومن جبکہ مرجاتا ہی تو اپنی قبر مین بٹہایا جاتا ہی پس اوس سی کہا جاتا ہے کون ہی رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہی نبی تیرا وہ کہتا ہے رب میرا
اللہ ہے اور دین میرا اسلام ہی اور نبی میری محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس وسعت کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور کشادگی کیجاتی ہی اوسکی واسطی قبر مین
پہر ابن مسعود نے یہ آیت پڑہی یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت الآیۃ اور بیشک کافر جبکہ اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہی تو وہ اوسمین بٹہایا جاتا
ہے پس اوس سی کہا جاتا ہی کون ہی رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہی نبی تیرا پس وہ کہتا ہی مین نہین جانتا ہون پس تنگ کیجاتی ہی اوسپر قبر اوسکی اور
عذاب کیا جاتا ہی اوسمین پہر ابن مسعود نی یہ آیت پڑہی و من اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا **۲** بیہقی و ابن ابی شیبہ نی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہی کہا بیشک ایک ہمارا البتہ بٹہایا جاتا ہی اپنی قبر مین بٹہانی کرنی[3] پس اوس سی کہا جاتا ہی کیا ہی تو سو اگر وہ مومن ہی تو کہتا ہی مین بندہ ہون اللہ کا زندہ
و مردہ[4] گواہی دیتا ہون ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ پس فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین جتنی کہ اللہ[5] چاہے پس وہ دیکہتا ہی اپنے
مکان کو جنت سی اور اوترتا ہی اوسپر لباس کہ وہ اوسکو پہنتا ہے جنت سی اور لیکن کافر پس اوس سی کہا جاتا ہی کیا ہے دین تیرا تو وہ کہتا ہی مین نہین جانتا ہون پس پہر
اوس سی کہا جاتا ہی تو نے نہ جانا یہ کلمہ تین بار کہا جاتا ہی پہر تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہوجاتی ہین اور بہیجے جاتی ہین اوسپر سانپ
اوسکی قبر کے اطراف سی وہ اوسی نوچتے کہاتی ہین پہر جبکہ گہبراتا چیختا ہے تو مارا جاتا ہی ساتہ کوڑے کے آگ یا لوہے سے اور کہولا جاتا ہی واسطے اوسکی دروازہ طرف
آگ کی **۳** آجری نے شریعہ مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی فرمایا جبکہ وفات دیا جاتا ہی بندہ تو بہیجتا ہے اللہ طرف اوسکے فرشتون کو پس وہ قبض

[1] لفظ حدیث تجاہر نیفح فاء مہملہ عوام الناس مین نیفح فاء و جیم یعنی عادہ عوم کی کہتا ہی اور شرح الصدور مین یعنی فنجی نی کہا ہی
[2] ابن معین و ابن حبان نی اون کو ضعیف کہا ہے ۱۲ خلاصہ
[3] صدیث شریف کا لفظ مبارک مقاعد ہے مجمع البحار مین کہا ہی مقاعد بالکسر واحدۃ المقاعد وہی بیاء مین صد و اسما معوجۃ ۱۲

کرتی ہین اوسکی روح کو اوسکے کفنون مین پس جبکہ وہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہے تو بہیجتا ہے اللہ طرف اوسکی دو فرشتون کو وہ اوسے جہڑکتے ہین پس اوس سے
کہتی ہین کون ہی رب تیرا وہ کہتا ہی رب میرا اللہ ہے کہتے ہین کیا ہے دین تیرا کہتا ہے دین میرا اسلام ہی کہتے ہین کون ہی نبی تیرا کہتا ہے نبی میری محمد ہین صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم وہ کہتی ہین تو نی سچ کہا تو ایسا ہی ہنا فرش کرو اوسکا جنت سی اور پہناؤ اوسکو جنت سی اور دکہاؤ اوسکو قرارگاہ اوسکی جنت سی اور لیکن کافر پس مارا جاتا
ہے ایک مار کہ اوس سی اوسکی قبر آگ کا شعلہ مارتی ہی اور تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہوجاتی ہین اور بہیجے جاتی ہین اوسپر سانپ
قبر کے سانپون سی جیسے گردنین اونٹون کی ۴ خلال نی کتاب شرح السنہ مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی فرمایا بیشک مومن جبکہ اوترتی ہی اوسپر موت
تو آتی ہین اوسکو ملک الموت ندا کرتی ہین اوسکو کہ ای روح پاک نکل تو جسم پاک سی پس جبکہ اوسکی روح نکلی تو وہ پارچہ سرخ مین لپیٹی جاتی ہی پہر جب وہ نہلایا کفنایا
کہاٹ پر اوٹہایا گیا تو روح بلند ہوجاتی ہی کہاٹ پر جس جگہہ کہاٹ انتقال کرتی ہی وہ بہی انتقال کرتی ہی یہانتک کہ رکہا جاتا ہی اپنی قبر مین پہر جبکہ رکہدیا جاتا ہے
اوسکی قبر مین تو بہٹایا جاتا ہی اور روح لائی جاتی ہے اور اوسمین رکہدیجاتی ہی پس اوس سی کہا جاتا ہے کون ہی رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہی نبی تیرا وہ
کہتا ہی رب میرا اللہ ہے اور دین میرا اسلام ہی اور نبی میرے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس اوس سی کہا جاتا ہی تونے سچ کہا پس فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے
اوسکی قبر مین اوسکی درازی بصر تک پہر اوٹہائی جاتی ہے روح اوسکی پس رکہی جاتی ہی علیین مین پہر عبد اللہ نے یہ آیت پڑہی ان کتاب الابرار لفی علیین وما
ادراک ما علیون کتاب مرقوم فرمایا ساتوین آسمان مین اور لیکن کافر پس کلام ذکر کیا اور یہ آیت پڑہی ان کتاب الفجار لفی سجین وما ادراک ما سجین فرمایا ساتوین زمین مین

۴ **احدیث عثمان رضی اللہ عنہ** ابوداؤد وحاکم وبیہقی نی عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا گذری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنازہ کی
نزدیک قبر کے اور قبر والا دفن کیا جاتا تہا پس فرمایا مغفرت مانگو اللہ سے واسطے اپنی بہائی کی اور سوال کرو اوسکے لیئے ثابت رکہنی کا پس بیشک وہ اب سوال کیا جاوےگا

۵ **احدیث عمر رضی اللہ عنہ** (۱) ابن ابی داؤد نی بعث مین حاکم نے تاریخ مین بیہقی نے عذاب قبر مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ فرمایا مجہسے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس طرح ہوگا تو جبکہ تو ہوگا چار ہاتہ مین جو کہ دو ہاتہ مین ہونگے یعنی قبر مین کہ جسکا طول چار ہاتہ کا اور عرض دو ہاتہ کا ہوگا
اور دیکہیگا تو منکر ونکیر کو مینے کہا یا رسول اللہ کیا ہین منکر نکیر فرمایا فتان قبر کے کہودینگی زمین کو اپنے دانتون سی اور روندینگی اپنے بالون مین یعنی اونکے بال اتنی لمبے
ہونگے کہ پانون مین روندینگی آواز اونکی جیسے سخت کڑک بادل کی اور آنکہین جیسے بجلی جہپٹنے والی اونکے ساتہ ایک مرزبہ ہوگا کہ اگر اوسپر منی والے جمع ہوجاوین تو اوسکو
اوٹہا نسکین وہ اونپر میری اس لکڑی سے بہی زیادہ تر سہل ہوگا پس وہ دونون تیرا امتحان لینگی پس اگر تو بات مین عاجز ہوگیا یا تونی زبان ہوری تو وہ تجہکو ایسی
ماریںگی کہ تو اوسکی سبب سی راکہ ہوجاویگا مینے کہا یا رسول اللہ اور مین اپنی اس حال پر ہونگا فرمایا ہان مینے کہا تو اب مین اونکو کفایت کرونگا ۲ ابونعیم وابن
ابی الدنیا وآجری نی شریعت مین اور بیہقی نے عطا بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا
ای عمر تیری کیا کیفیت ہوگی جبکہ تو مریگا پہر پیمایش کرینگے تیرے لیے تین ہاتہ ایک ہاتہ ایک بالشت ایک بالشت مین پہر رجوع ہونگی طرف تیری پس تجہکو نہلاوینگے
کفناوینگے خوشبو لگاوینگی پہر تجہکو اوٹہاوینگے یہانتک کہ تجہکو اوسمین رکہدینگی پہر تجہپر مٹی ڈالینگی پس جبکہ تیرے پاس سی چلی جاوینگی تو آوینگے تیری پاس دو امتحان
لینے والی قبر کے منکر ونکیر آواز اونکی جیسے سخت کڑک بادل کی اور آنکہین اونکی جیسے بجلی جہپٹنے والی پس وہ تجہے ہلاوینگے بیچین کرینگی اور تجہسی کلام کی کثرت وتردد
کرینگی اور ڈراوینگے پس تیری کیا کیفیت ہوگی نزدیک اسکے ای عمر اونہون نی عرض کیا یا رسول اللہ اور ساتہ میرے میری عقل ہوگی فرمایا ہان کہا تو اب مین اونکو
کفایت کرونگا یہ حدیث مرسل ہی راوی اسکے ثقہ ہین ۱۶ **حدیث عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ** مسلم نی عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہی کہ اونہون نی اپنے مرض موت مین فرمایا جبکہ تم مجہے دفن کر چکو تو مجہپر مٹی ڈالو ڈالنے کر اور پہر رہو نزدیک میری قبر کے اتنی دیر کہ اونٹ ذبح کیا
جاوی اور اوسکا گوشت بانٹا جاوے مین تمہارے ساتہ انس لون اور دیکہون کہ مین کس چیز کے ساتہ اپنے رب کے قاصدون سی بات چیت کرتا ہون

سله الصوت لکلفوع یعنی ہم [illegible] زور [illegible]

۷ **احادیث معاذ رضی اللہ عنہ** بزار نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی بیشک وہ گھر جسمین قرآن پڑہا جاتا ہی اوسپر ایک خیمہ ہے نور سے کہ اقتدا کرتے ہین ساتھ اوسکے آسمان والے جیسے اقتدا کیا جاتا ہے ساتھ چمکتے تارے کے بیچون بیچ دریاؤن مین اور خالی زمین مین پس جبکہ صاحب قرآن مرجاتا ہی تو وہ خیمہ اوٹھالیا جاتا ہے پس نظر کرتے ہین فرشتے آسمان سی اور اوس نور کو نہین دیکھتی تو اوسکی ملاقات کرتے ہین ایک آسمان سے طرف دوسرے آسمان کی پس درود بھیجتے ہین فرشتے اوسکی روح پر زمین مین پھر مغفرت مانگتے ہین واسطے اوسکی اوس دن تک کہ وہ اوٹھایا جاویگا اور نہین ہے کوئی آدمی کہ اوسنے اللہ کی کتاب کو سیکھا پھر گھڑی بھر رات کو نماز پڑھی مگر وصیت کرتی ہی ساتھہ اوسکی وہ رات جو گذر گئی شب آئندہ کو اس بات کی کہ وہ اوسی اوس گھڑی بیدار کردی اور اوسپر ہلکی ہو پس جبکہ وہ مرجاتا ہی اور اوسکے گھر والے اوسکی تیاری مین ہوتی ہین تو قرآن حسین جمیل صورت مین آتا ہی پس اوسکی سر کے نزدیک کھڑا رہتا ہی یہانتک کہ وہ اپنے کفن کے کپڑون مین لپیٹ دیا جاتا ہی پس قرآن اسکے سینے پر ہوتا ہی کفن کو ورے[1] پھر جبکہ وہ اپنی قبر مین رکھا جاتا ہی اور اوسپر مٹی برابر کردیجاتی ہی اور اوسکے ہمراہی اوس سی متفرق ہوجاتے ہین تو اوسکے پاس منکر ونکیر آتی ہین پس وہ اوسکو قبر مین بٹھاتی ہین قرآن آتا ہی یہانتک کہ درمیان اوسکی اور درمیان اونکے ہوجاتا ہے وہ کہتے ہین قرآن سی تو ہٹ جا تاکہ ہم اوس سی سوال کرین وہ کہتا ہے نہین قسم ہے رب کعبہ کی بیشک وہ البتہ میرا صاحب ہے اور میرا دوست ہے اور مین نہین ہون کہ اوسی خوار کرون اوسکی مدد نہ کرون کسی حال پر پس اگر تم کسی چیز کے ساتھ مامور ہو تو تم کرو جسکا تمہین حکم ہی اور مجھی اپنی جگہ چھوڑدو کیونکہ مین اوس سی جدا نہین ہونگا یہانتک کہ اوسی جنت مین داخل کرونگا پھر قرآن اپنی صاحب کی طرف دیکھتا ہے پس کہتا ہی مین قرآن ہون جسکو تو چلا کے اور آہستہ پڑہتا تہا سو مین تیرا دوست ہون اور جسکو مین دوست رکھتا ہون اللہ اوسکو دوست رکھتا ہی نہین ہی تجہپر بعد سوال منکر ونکیر کے کوئی غم نہ کوئی حزن پس منکر نکیر اوس سی سوال کرتے ہین اور چڑھ جاتی ہین اور باقی رہجاتا ہے وہ اور قرآن پس کہتا ہی البتہ مین بچھاؤنگا تیرے لیے نرم بچھونا اور اوڑھاؤنگا تجھی حسن جمیل اوڑھنا جیسا کہ تو نے اپنی رات کو جگایا اور اپنے دن کو تکلیف دی پس قرآن چڑھ جاتا ہی طرف آسمان کے پلک مارنے سے بھی زیادہ جلدی پس اللہ سی اسکا سوال کرتا ہی وہ اوسکو یہ عنایت کرتا ہی پس اوتارتے ہین اوسکو ہزار فرشتے مقربین جیسے آسمان سی قرآن آتا ہی پس ادی تحیہ یعنی سلام کرتا ہی پھر کہتا ہے کیا تجھے وحشت ہوئی نہین زیادہ کیا مینے جب سی کہ تجھسے جدا ہوا اسپر کہ اللہ سی گفتگو کی یہانتک کہ لیا مینے تیرے لیے فراش[2] و دثار اور البتہ مین اوسی تیری پاس لی آیا سو تو اوٹھ تاکہ فرشتے تیرا بچھونا کردین پس فرشتے اوسے آہستہ سی اوٹھاتی ہین پھر فراخی کیجاتی ہی واسطے اوسکے اوسکی قبر مین چار سو برس کی راہ کی پھر رکھا جاتا ہی اوسکے واسطے بچھونا جسکا استر حریر سبز سے ہے اور بھرتی اوسکی مشک تیز بو اور رکھے جاتے ہین اوسکے لیے نزدیک اوسکی سر اور دونون پاؤن کی تکیے سندس واستبرق سی یعنی باریک و موٹا ریشمی کپڑا اور روشن کیے جاتے ہین اوسکی واسطے دو چراغ جنت کے نور سی نزدیک اوسکے سر اور دونون پاؤن کی کہ وہ قیامت کے دن تک روشن رہینگی پھر لٹاتے ہین اوسکو فرشتے اوسکی داہنی کروٹ پر رو بقبلہ پھر لائی جاتی ہی جنت کی چنبیلی اور وہ فرشتے اوسکی پاس سی چڑھ جاتی ہین اور باقی رہتا ہی وہ اور قرآن یہانتک کہ وہ اوٹھایا جاویگا یعنی قیامت تک اور رجوع کرتا ہی قرآن طرف اوسکے گھر والون کی پس ہر دن رات اونکی خبر اوسی دیتا ہی اور خبر گیران رہتا ہے اوسکا جیسے کہ خبر گیران رہتا ہے والد شفیق اپنے لڑکے کا ساتھ خیر کے پھر اگر کسی نی اوسکی اولاد مین سے قرآن سیکھ لیا تو اوسے اسکی بشارت دیتا ہی اور اگر اوسکی اولاد بری ہی تو اونکے لیے صلاح و اقبال کی دعا کرتا ہی یہ حدیث غریب ہے اسکی اسناد مین جہالت و انقطاع ہے

۸ **حدیث ابی امامہ رضی اللہ عنہ** یہ حدیث تلقین مین گذرچکی ۹ **حدیث ابی الدرداء رضی اللہ عنہ** ابن مبارک نی زہد مین اور ابن ابی شیبہ نے اور آجری نے شریعہ مین اور بیہقی نی ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایک شخص نے اونسے کہا کہ تم مجھی خیر سکھاؤ جس سی اللہ مجھی نفع دے پس فرمایا اگر تو باز نہین رہتا ہی تو سمجھ کہ تیری کیا کیفیت ہوگی جبکہ ہوگی واسطے تیرے زمین سی گز جگہ چار ہاتھ کی دو ہاتھ مین۔ لائینگے تجھی تیرے گھر والے جو کہ تیری جدائی کو ناخوش رکھتی تھے اور تیرے بھائی جو کہ تیرے کام سے غمگین ہوتے تھے پس وہ تجھی اوس جگہ مین پہونچائینگی پھر بند کرینگے تجھپر اینٹون سی اور تجھپر بہت سی مٹی

[1] ایک نسخہ مین بجای بھتری کے بہتر کلب ہے یعنی رہ پایب ہوتی ہین ۱۲
[2] اصل کا لفظ دون الکفن ہی ۱۲
[3] یعنی وہ کپڑا جسکو دوسرے کپڑے کے نیچے پہنتے ہین اور پہنتے کپڑے کو دثار کہتے ہین ۱۲
[4] ایک نسخہ مین ازالا ہے اور ایک نسخہ مین ادلا ہے یعنی اول تو اسکی ثابت کو کہم ۱۲

ڈالدینگی پس آئینگی تیری پاس دو فرشتے نیلی آنکھون والی گھونگر بالون والی اونکو منکر و نکیر کہتے ہین پس وہ کہینگی کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہی نبی تیرا سو اگر تونے کہا کہ رب میرا اللہ ہے اور دین میرا اسلام ہی اور نبی میرے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مقرر قسم ہے اللہ کی کہ تو ہدایت کیا گیا اور تونی نجات پائی اور تو ہرگز اسکی طاقت نہ رکہیگا مگر ساتھ ثابت رکہنے کے اللہ سی باوجود اس چیز کے کہ دیکھیگا تو سختی اور ڈرانے سی اور اگر تونے کہا مین نہین جانتا ہون تو مقرر واللہ تو نیچے گر پڑا اور تو ہلاک ہوگیا

۲۰ حدیث ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ امام احمد و بزار و ابن ابی الدنیا و ابن ابی عاصم نے سنت مین اور ابن مردویہ و بیہقی نے بسند صحیح ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا کہ حاضر ہوا مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک جنازے مین پس کہ آپ نے فرمایا اے لوگو بیشک یہ امت آزمائی جاتی ہے اپنی قبرون مین پس جبکہ انسان دفن کیا جاتا ہے اور متفرق ہوجاتے ہین اوس سی اوسکی اصحاب تو آتا ہی اوسکی پاس ایک فرشتہ اوسکی ہاتھ مین مطراق ہوتا ہی پس وہ اوسی بٹہاتا ہے اوس سی کہتا ہے کیا کہتا ہے تو اس شخص مین سو اگر وہ مومن ہے تو کہتا ہی اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ پس فرشتہ اوس سی کہتا ہے سچ کہا تونی پہر کہولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف آگ کی پس کہتا ہے یہ تہی تیری منزل اگر تو انکار کرتا اپنی رب کا پس لیکن جبکہ تو ایمان لایا تو یہ ہے تیری منزل پس اوسکے لیے کہولا جاتا ہی ایک دروازہ طرف جنت کی وہ ارادہ کرتا ہی کہ اوسکی طرف کہڑا ہو فرشتہ اوسکو کہتا ہے تو ٹہر جا اور فراخی کیجاتی ہے اوسکے لیے اوسکی قبر مین اور اگر وہ کافر ہے یا منافق تو اوس سی کہا جاتا ہی تو کیا کہتا ہے اس آدمی مین پس وہ کہتا ہی مین نہین جانتا ہون سنتے لوگونکو سنا ہے کہ کچھ کہتی ہین فرشتہ کہتا ہے نہ جانا تونے نہ پڑہا اور نہ ہدایت پائی پہر کہولا جاتا ہی اوسکے لیے ایک دروازہ طرف جنت کی پس کہتا ہے یہ تیری منزل ہے اگر تو اپنے رب کی ساتھ ایمان لاتا لیکن جبکہ تونی اوسکے ساتھ کفر کیا تو اللہ نے بدل دیا تجھکو اوسکے عوض یہ اور کہولا جاتا ہی واسطے اوسکی ایک دروازہ طرف آگ کی پہر اوسکو مطراق سی ایک ایسی مارا جاتا ہی کہ اوسکو ساری خلق اللہ کی سنتی ہی سوای جن و انس کی پس بعض لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ نہین ہی کوئی کہ کہڑا ہو اوسپر فرشتہ اوسکے ہاتہ مین مطراق ہو مگر وہ اوسوقت ڈر جاویگا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ثابت رکہتا ہی اللہ اون لوگونکو جو کہ ایمان لائی ساتھ قول ثابت کے

۲۱ حدیث ابی رافع رضی اللہ عنہ الطبرانی و ابو نعیم نے دلائل النبوۃ مین ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر پر گذرے پس فرمایا اف اف اف پس مینے عرض کیا یا رسول اللہ قربان ہون ماں باپ میری آپ پر سوا اونہین ہے آپکی ساتھ سوا میری پس آپ نی مجھے اف کیا فرمایا نہین ولیکن مین نے اف کیا اس قبر والے سے جو کہ مجھسی پوچھا گیا سو اوسنی مجھ مین شک کیا ۲ بزار و طبرانی و بیہقی نے ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بقیع غرقد مین تہا اور مین آپکے پیچھے چلتا تہا کہ آپ نی فرمایا نہ تو ہدایت کیا گیا اور نہ تونی ہدایت پائی مینے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لیے کیا ہے فرمایا مینے تجھکو ارادہ نہین کیا ولکن مین ارادہ کرتا ہون صاحب اس قبر کو کہ وہ مجھسی سوال کیا گیا پس اوسنے زعم کیا کہ وہ مجھے نہین پہچانتا ہی پس ناگاہ ایک قبر تہی کہ اوسپر پانی چھڑکا گیا تہا جسوقت کہ قبر والا دفن کیا گیا تہا

۲۲ حدیث ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ابن ابی حاتم و طبرانی نے اوسط مین اور ابن مندہ نے ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا بیشک جبکہ مومن مرجاتا ہی تو وہ اپنی قبر مین بٹہایا جاتا ہی پس اوس سی کہا جاتا ہے کون ہی رب تیرا وہ کہتا ہی اللہ ہی پہر اوس سی کہا جاتا ہے کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے محمد بن عبد اللہ ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس اوس سی تین بار کہا جاتا ہی پہر کہولا جاتا ہی واسطے اوسکی ایک دروازہ طرف آگ کے پس اوس سی کہا جاتا ہے دیکھ تو طرف تیری منزل کی اگر تو اوس سی مائل ہوتا پہر کہولا جاتا ہے اوسکے واسطے ایک دروازہ طرف جنت کی پس اوس سی کہا جاتا ہے دیکھ طرف تیری منزل کی جنت مین جبکہ تو ثابت رہا اور جسوقت کہ کافر مرتا ہے تو وہ اپنی قبر مین بٹہایا جاتا ہے پس اوس سی کہا جاتا ہی کون ہی رب تیرا اور کون ہی نبی تیرا پس وہ کہتا ہے مین نہین جانتا ہون مین لوگونکو سنتا تہا کہ کچھ کہتی مین پس کہا جاتا ہی کہ نہ جانا تونے پہر اوسکے لیے ایک دروازہ کہولا جاتا ہے طرف جنت کی پس اوس سی کہا جاتا ہی دیکھ طرف تیری منزل کی اگر تو ثابت رہتا پہر اوسکے لیے ایک دروازہ طرف نار کی کہولا جاتا ہی پس اوس سی کہا جاتا ہی دیکھ طرف تیری منزل کی جبکہ تونے میل کیا پس یہ قول ہی اللہ تعالی کا یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیاۃ الدنیا

کہا لا الہ الا اللہ دنی الآخرة کہا سوال قبر مین ۲۳ **حدیث ابی موسی رضی اللہ عنہ** بیہقی نے اسکو حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بعد اخراج کیا
ہے اور اسکے لفظ بیان نہین کیے بلکہ اسکا حوالہ اوپر کر دیا ہے ۲۴ **حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ** (۱) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ دفن کیا جاتا ہے میت تو آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ کبود چشم ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے پس کہتے
ہین تو کیا کہتا تہا اس شخص مین پس وہ کہتا ہے جو وہ کہتا تہا کہ وہ اللہ کے بندے اور اوسکے رسول ہین اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پس کہتے ہین تحقیق
ہم جانتے تہے کہ تو یہ کہیگا پہر فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکی اوسکی قبر مین ستر گز ستر گز مین پہر اوسکے لیے اوسمین روشنی کیجاتی ہے اوس سے کہا جاتا ہے تو سو رہ وہ کہتا
ہے مین لوٹ جاؤن طرف اپنے گہر والون کی کہ اونکو خبر دون وہ کہتے ہین تو سو جا مثل سونے دولہہ کی کہ جسکو بیدار نہ کرے مگر جو کہ اوسکے گہر والون مین سے اوسکو زیادہ تر
محبوب ہو یہانتک کہ اوٹہاویگا اوسکو اللہ اوسکی خوابگاہ سے جو یہ ہے پس اگر وہ منافق ہے تو کہتا ہے مینے لوگونکو سنا کہ کہتے ہین سو مینے مثل اوسکے کہا مین جانتا نہین ہون
پس وہ کہتے ہین مقرر ہم جانتے تہے کہ بیشک تو یہ کہیگا پس زمین سے کہا جاتا ہے کہ تو اوسپر ملجا سو وہ اوسپر ملجاتی ہے پس اوسکی پسلیان مختلف ہو جاتی ہین پس وہ
ہمیشہ اوسمین معذب رہتا ہے یہانتک کہ اوٹہاویگا اوسکو اللہ اوسکی اس خوابگاہ سے روایت کیا اسکو ترمذی نے اور حسن کہا اور ابن ابی الدنیا نے اور آجری نے شریعہ
مین ابن ابی عاصم نے سنت مین بیہقی نے عذاب القبر مین ۲ طبرانی نے اوسط مین اور ابن مردویہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ ہم حاضر ہوئے
ایک جنازے مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جبکہ آپ اوسکے دفن سے فارغ ہوے اور لوگ چلے تو آپ نے فرمایا بیشک وہ اب سنتا ہے تمہارے
جوتون کی آواز کو آئے اوسکے پاس منکر ونکیر آنکہین اونکی جیسے تانبے کی دیگین اور دانت اونکے جیسے بیلون کی سینگ اور آواز اونکی جیسے گرج بادل کی پس وہ
اوسے بٹہاتے ہین اوس سے سوال کرتے ہین کہ کسکو پوجتا تہا اور کون اوسکا نبی تہا پس اگر وہ اونمین سے ہے جو کہ اللہ کو پوجتے ہین تو کہتا ہے مین اللہ کو پوجتا تہا
اور نبی میرے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین لائے ہمارے پاس کہلی نشانیان پس ہم ایمان لائے ساتھ اونکے اور ہمنے اونکی پیروی کی پس یہ قول اللہ تعالی کا یثبت اللہ
الذین آمنوا الآیہ پس اوس سے کہا جاتا ہے کہ تو یقین ہی پر جیا تو اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا پہر کہولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف جنت
کے اور وسعت کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور اگر وہ شک والون مین سے ہے تو کہتا ہے مین نہین جانتا ہون مینے لوگونکو سنا کہ کچہہ کہتے ہین سو مینے
اوسکو کہا پس اوس سے کہا جاتا ہے کہ تو شک ہی پر جیا اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا پہر کہولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف آگ کی پس مسلط
کیے جاتے ہین اوسپر بچہو اور اژدہا کہ اگر ایک اونمین کا دنیا مین پہونک مارے تو وہ کچہہ نہ اوگاوے وہ اوسکو کاٹتے ہین اور زمین کو حکم ہوتا ہے سو وہ اوسپر ملجاتی ہے
یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہو جاتی ہین ۳ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری
جان ہے بیشک میت جبکہ رکہا جاتا ہے اپنی قبر مین تو بیشک البتہ وہ سنتا ہے لوگونکے جوتے کی آواز کو جبکہ وہ پیٹھ پہیرتے ہین پس جبکہ وہ مومن ہے تو نماز نزدیک
اوسکے سر کے ہوتی ہے اور زکوٰۃ اوسکے داہنی طرف اور روزہ بائین طرف اور فعل خیرات ومعروف اور احسان طرف لوگونکے اوسکے دونون پانون کی جانب
پس وہ لایا جاتا ہے اپنے سر کی طرف سے یعنی ملک عذاب آتا ہے تو نماز کہتی ہے نہین ہے طرف میرے دخل ہونیکی جگہہ پہر اوسکے داہنی جانب سے لایا جاتا ہے
تو زکوٰۃ کہتی ہے میری طرف مدخل نہین ہے اور بائین جانب سے لایا جاتا ہے تو روزہ کہتا ہے میری طرف مدخل نہین ہے پہر پانون کی طرف سے لایا جاتا ہے تو فعل خیرات
ومعروف واحسان الی الناس میری طرف مدخل نہین ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے بیٹھ جا وہ بیٹھ جاتا ہے اور نمودار کیا جاتا ہے واسطے اوسکے سورج کہ عنقریب
غروب ہوا جاتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کہ تو ہمکو خبر دے اوس چیز سے جسکا ہم تجہسے سوال کرتے ہین وہ کہتا ہے تم مجہے چہوڑو تا کہ نماز پڑہ لون پس کہا جاتا ہے
بیشک تو ایسا ہی کریگا تو تو ہمکو خبر دے اس سے جسکا ہم تجہسے سوال کرتے ہین پس وہ کہتا ہے تم کس چیز کا مجہسے سوال کرتے ہو پس اوس سے کہا جاتا ہے کیا کہتا ہے تو
اس شخص مین جو کہ تم مین تہا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کہتا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک وہ رسول ہین اللہ کے لائے ہمارے پاس کہلی نشانیان

نزدیک ہی ہمارے رب کی سو مینی تصدیق کی اور مینے پیروی کی پس اوس سے کہا جاتا ہے تو نے سچ کہا اسی پر تو جیا اور اسی پر مرا اور اسی پر تو اوٹھایا
جاویگا ان شاء اللہ تعالی پس اوسکے لیے فراخی کیجاتی ہے اوسکی قبر مین اوسکی درازی بصر تک پس یہی قول اللہ تعالی کا یثبت اللہ الذین امنوا الآیۃ اور کہا جاتا ہے
کہولدو اوسکے لیے ایک دروازہ طرف آگ کی پس کہولا جاتا ہے اوسکے لیے ایک دروازہ طرف آگ کی پس کہا جاتا ہے یہ تیری منزل تہی اگر تو اللہ کی نافرمانی کرتا پس وہ زیادہ
کرتا ہے غبطہ و سرور کو اور کہا جاتا ہے کہ کہولدو اوسکے لیے ایک دروازہ طرف جنت کی پس وہ اوسکے واسطے کہولا جاتا ہے اوس سے کہا جاتا ہے یہ تیری منزل ہے اور جو کچہ
کہ اللہ نے تیرے لیے تیار کیا ہے پس وہ زیادہ کرتا ہے غبطہ و سرور کو پہر عود کر دیا جاتا ہے جسم طرف مٹی کی جس سے اوسکی ابتدا ہوئی تہی اور کردیجاتی ہے روح اوسکی پاک
روحوں مین اور وہ سبز پرندے مین کہ جنت کے درختون مین چرتے ہین اور کلین کا فرس لایا جاتا ہے اپنی قبر مین اوسکے سر کی طرف سے پس پائی نہین جاتی ہے کوئی
خیر پہر دونون پاؤن کی طرف سے لایا جاتا ہے پس نہین پائی جاتی کوئی چیز پس وہ خائف و مرعوب بیٹہتا ہے اوس سے کہا جاتا ہے تو کیا کہتا ہے اس شخص مین جو کہ تم
مین تہا اور کیا گواہی دیتا ہے تو ساتہ اوسکے پس وہ اوسکے نام کی راہ نہین پاتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہتا ہے مینے لوگونکو سنا ہے کہ کچہ
کہتے ہین سو مینے کہا جیسا کہ اونہون نے کہا پس اوس سے کہا جاتا ہے تو نے سچ کہا تو اسی پر جیا اور اسی پر مرا اور اسی پر تو اوٹہایا جاویگا ان شاء اللہ اور تنگ
کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہان تک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہو جاتی ہین پس یہ ہے قول اللہ تعالی کا ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا پہر کہا جاتا ہے
کہولدو اوسکے لیے ایک دروازہ طرف جنت کے پس کہولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف جنت کے پس اوس سے کہا جاتا ہے یہ تہی تیری منزل اور
جو کچہ اللہ نے تیرے لیے تیار کیا اگر تو اوسکی فرمانبرداری کرتا پس وہ حسرت و ثبور یعنی ہلاک کو زیادہ کرتا ہے پہر کہا جاتا ہے کہولدو اوسکے لیے ایک دروازہ طرف
آگ کے پس کہولا جاتا ہے اوسکے لیے طرف آگ کے ایک دروازہ کہا جاتا ہے یہ تیری منزل ہے اور جو کچہ اللہ نے تیرے لیے تیار کیا پس وہ حسرت و ثبور کو
زیادہ کرتا ہے ابو عمرو ضریر نے کہا کہ مینے حماد بن سلمہ سے کہا کہ یہ اہل قبلہ سے تہا کہا ہان ابو عمر نے کہا گویا وہ یہ گواہی غیر یقین پر دیتا تہا یقین اوسکے قلب تک نہین
پہونچا تہا جیسا کہ وہ لوگون کو سنتا تہا کہ کچہ کہتے ہین ویسا وہ بہی کہتا تہا اسکو ہناد نے زہد مین ابن ابی شیبہ نے ابن جریر و ابن منذر و ابن حبان نے اپنی صحیح مین طبرانی
نے اوسط مین ابن مردویہ و حاکم و بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۴ ابن مندہ و طبرانی نے اوسط مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت
کیا ہے کہا کہ لایا جاتا ہے آدمی اپنی قبر مین یعنی اوسکے پاس عذاب کا فرشتہ یا عذاب آتا ہے پس جبکہ وہ اوسکے سر کی طرف سے آتا ہے تو تلاوت قرآن اوسکو دفع
کرتی ہے اور جبکہ اوسکے ہاتہون کی طرف سے آتا ہے تو اوسکو صدقہ دفع کرتا ہے اور جبوقت اوسکے پاؤن کی طرف سے آتا ہے تو دفع کرتا ہے اوسکو چلنا اوسکا طرف مسجد
کے اور صبر ایک کنارے مین ہوتا ہے پس وہ کہتا ہے خبردار اگر مین کوئی خلل یعنی دراڑ دیکہتا تو مین اوسکا صاحب ہوتا ۵ ابن ابی الدنیا نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہا جبکہ میت اپنی قبر مین رکہا جاتا ہے تو اوسکے نیک عمل آتی ہین پس وہ اوسے گہیر لیتے ہین پس اگر اوسکے سر کی طرف سے آیا تو اوسکی قرارت
قرآن آتی ہے اور اگر پاؤن کی طرف سے آیا تو اوسکا قیام آتا ہے اور اگر ہاتہون کی جانب سے آیا تو ہاتہ کہتے ہین واللہ وہ ہمکو صدقہ و دعا کے واسطے پہیلاتا تہا
تمہارے لیے کوئی راہ نہین ہے طرف اوسکے ہماری طرف سے اور اگر وہ اوسکے موہنہ کی طرف سے آیا تو اوسکا ذکر و روزہ آتا ہے کہا اور اسی طرح نماز اور صبر ایک کنارے مین
ہوتا ہے پس کہتا ہے خبردار بیشک مین اگر کوئی خلل دیکہتا تو مین اوسکا صاحب ہوتا اور اوسکے اعمال صالحہ (یعنی ذکر اللہ) اوسکی طرف سے دفع کرتی ہین جیسے آدمی اپنے بہائی
اور اہل و اولاد سے دفع کرتا ہے اور اوس سے کہا جاتا ہے نزدیک اسکے کہ تو سو رہ اللہ برکت دے تیرے لیے تیری خوابگاہ مین پس اچہے دوست تیرے دوست ہین اور اچہے
اصحاب تیرے اصحاب ہین ۶ ابن ابی الدنیا و ابن مندہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ مومن محتضر ہوتا ہے یعنی اوسکو موت حاضر ہوتی ہے پس
اوسکی روح اوسکے جسم سے نکلتی ہے تو فرشتے کہتے ہین کہ پاک روح پاک جسم سے پس جبکہ وہ اپنے گہر سے طرف قبر کے نکالا جاتا ہے تو وہ دوست رکہتا ہے جسقدر کہ
اوسکے ساتہ جلدی کیجائے پہر جب وہ اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہے تو اوسکے پاس ایک آنیوالا آتا ہے تاکہ اوسکا سر پکڑے تو اوسکا سجود اوسکے اور اسکے درمیان مین حائل

ہو جاتاہی اور آتاہی اوسکی پاس تاکہ اوسکی پیٹ کو پکڑی تو اوسکا روزہ اوسکو اور اسکی آڑے آجاتاہی اور آتاہی اوسکی پاس تاکہ اوسکا ہاتہہ پکڑی پس اوسکا صدقہ
درمیان اوسکی اور اسکے آجاتاہی اور آتاہی اوسکی پاس تاکہ اوسکے پانون کو پکڑی پس اوسکا قیام اوسپر نماز مین اور اوسکا چلنا اوسپر طرف نماز کی درمیان اوسکی اور
اسکے حائل ہو جاتاہی پس نہ گبہرایگا مومن بعد اسکی کبہی اور بیشک اللہ جسکو چاہے خلق سی تو وہ البتہ گبہراتاہی پس جبکہ مومن اپنی قرارگاہ کو دیکہتاہی اور جو کچہہ کہ
اللہ نی اوسکی لیی مہیا کیاہی تو کہتاہی یارب تو مجہی میری منزل کی طرف پہونچادی اوس سی کہا جاتاہی کہ بیشک تیری لیی بہائی ہین کہ وہ ابہی نہین ملی ہین پس تو خنک چشم
سوژہ اور بیشک کافر جبکہ محتضر ہوتاہی پس اوسکی روح اوسکی جسم سی نکلتی ہی تو فرشتے کہتی ہین روح خبیث جسم خبیث سی نکلی پس جبکہ وہ اپنے گہرسے طرف قبر کی نکالا
جاتاہی تو وہ دوست رکہتاہی جسقدر اوسکی ساتہہ دیر کیجائے اور چیختاہے کہ تم مجھے کہان لیی جاتی ہو پہر جب اپنی قبر مین داخل کیا جاتاہی اور دیکہتاہی اوسکو جو اللہ نی
اوسکی لیی تیار رکہاہی تو کہتاہی ای رب تم مجہی پہیر دو مین توبہ کرونگا اور عمل صالح کرونگا پس اوس سی کہا جاتاہے مقرر تو عمر دیا گیا اوس قدر کہ تو معمر ہو گیا تہا پس
تنگ کیجاتی ہی اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ مختلف ہو جاتی ہین اوسپر پسلیان اوسکی پس وہ مثل سانپ کے کاٹے ہوے کے سوتاہی اور گبہراتاہی اور جہک پڑتی ہین
طرف اوسکی ہوام زمین کی اوسکے سانپ و بچہو ۷ بزار نی اور ابن جریر نی تہذیب الآثار مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کیاہی کہا بیشک مومن اوترتی ہے
اوسپر موت اور معاینہ کرتاہی جو کچہہ کہ معاینہ کرتاہی پس دوست رکہتاہی کاش نکلجاوی یعنی اوسکی جان اور اللہ اوسکی ملاقات کو دوست رکہتاہی اور بیشک مومن
چڑہائی جاتی ہی روح اوسکی طرف آسمان کی پس آتی ہین اوسکی پاس روحین مومنین کی زمین والونمین جو اوسکی پہچان والے مین اوس سی اوسکی خبر پوچہتی ہین پس
جب کہتاہی کہ فلان کو مینے دنیا مین چہوڑا ہے تو یہ اونکو خوش آتاہی اور جب کہتاہے کہ فلان مرچکاہی تو وہ کہتی ہین کہ اوسکی روح ہماری طرف نہین لائی گئی مقرر
اوسکی روح کو ارواح اہل نار کی طرف لیگئی اور بیشک مومن اپنی قبر مین بٹہایا جاتاہی پس پوچہا جاتاہی کون ہی رب تیرا پس کہتاہے رب میرا اللہ ہے کہتاہے
یعنی فرشتہ کون ہی نبی تیرا وہ کہتاہی نبی میری محمد مین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر کہتاہی کیا دین ہے تیرا وہ کہتاہی دین میرا اسلام ہی پس کہولا جاتاہی اوسکی لیی ایک
دروازہ اوسکی قبر مین پس اوس سی کہا جاتاہی دیکھ طرف تیری مجلس کی تو سورہ خنک چشم پس اوٹہا دیگا اوسکو اللہ دن قیامت کے پس گویا ایک نیند تہی اور
جبکہ اللہ کی دشمن پر موت نازل ہوتی ہی اور معاینہ کرتاہی جو کچہہ کہ معاینہ کرتاہی تو بیشک وہ دوست نہین رکہتاہے کہ اوسکی روح کبہی نکلی اور اللہ ناخوش رکہتاہی
اوسکی ملاقات کو پس جبکہ وہ اپنی قبر مین بٹہایا جاتاہی تو اوس سی کہا جاتاہی کون ہی رب تیرا وہ کہتاہی مین نہین جانتا ہون پس کہا جاتاہی نہ جانا تونی پہر کہا جاتاہے
کون ہی نبی تیرا وہ کہتاہی مین نہین جانتا کہا جاتاہی نہ جانا تونی پہر کہا جاتاہی کیاہے دین تیرا کہتاہے مین نہین جانتا کہا جاتاہے نہ جانا تونی پس کہولا جاتاہی اوسکی لیی
اوسکی قبر مین ایک دروازہ جہنم کا پہر ایسی مار مارا جاتاہی کہ ہر دابہ سنتاہی مگر جن وانس پہر اوس سی کہا جاتاہی تو سو جیسے منہوس سوتاہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہا گیا
کہ منہوس کیاہی کہا وہ ہی جسکو دواب و سانپ کاٹین پہر تنگ کیجاتی ہی اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہو جاتی ہین ۸ ابن ابی الدنیا نی ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سی روایت کیاہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی عمر سے فرمایا کس طرح ہوگا تو جسوقت کہ منکر ونکیر کو دیکہیگا اونہون نی کہا منکر ونکیر کیا ہین فرمایا دو فتان
ہین قبر کی آوازاونکی جیسے سخت کڑک بادل کی اور بینائی اونکی جیسے برق خاطف روندتے ہین اپنی بالون مین اور کہودتی ہین زمین کو اپنے دانتون سی اونکی پاس لوہی
کے عصے ہین کہ اگر اوسپر اہل منیٰ جمع ہو جاوین تو نہ اوٹہا سکین ۹ ابن ماجہ نی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیاہی وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت
کرتی مین کہ آپ نی فرمایا بیشک میت جاتاہی طرف قبر کی پس بٹہایا جاتاہی نیک آدمی اپنی قبر مین اس حال مین کہ وہ خوفناک نہین ہوتا نہ گبہراہٹ اوسکی دل تک پہونچی ہے
پہر کہا جاتاہی اوس سی تو کس مین تہا پس وہ کہتاہی مین اسلام مین تہا پس کہا جاتاہے کیاہے یہ شخص وہ کہتاہی محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائی ہماری پاس کہلی
نشانیان اور ہدایت اللہ کے نزدیک سی پس ہمنی اونکی تصدیق کی پس کہا جاتاہی کیا تونی اللہ کو دیکہاہی وہ کہتاہی کسی کو لائق نہین ہی کہ وہ اللہ کو دیکہی پس کشادہ
کیا جاتاہی واسطی اوسکی ایک جہروکا طرف نار کے پس دیکہتاہے طرف اوسکی کہ توڑ رہاہی بعض اوسکا بعض کو پس اوس سی کہا جاتاہی دیکھ طرف اوسکی جس سی اللہ تعالے

نے تجھی بچایا پہر کشادہ کیا جاتا ہی اوسکی لیے ایک جہروکا طرف جنت کی پس وہ اوسکی تازگی کی طرف دیکہتا ہی اور جو کچہ کہ اوسمین ہی پس اوس سی کہا جاتا ہی کہ یہ
تیرا ٹہکانا ہی اور اوس سی کہا جاتا ہی کہ تو یقین ہی پر تہا اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا ان شاء اللہ تعالی اور بٹھایا جاتا ہی بدآدمی اپنی قبر مین گہبرایا ہوا مشغوف
پس اوس سی کہا جاتا ہی تو کس مین تہا وہ کہتا ہی مین نہین جانتا ہون پس اوس سی کہا جاتا ہی کیا ہی یہ آدمی وہ کہتا ہی مینی لوگون کو ایک بات کہتی سنا پس مینی
اوسکو کہا پس کشادہ کیا جاتا ہی واسطی اوسکی ایک جہروکا طرف جنت کی پس وہ دیکھتا ہی طرف اوسکی تازگی کے اور جو کچہ کہ اوسمین ہی پس کہا جاتا ہی دیکھ طرف اوسکی
جسکو اللہ نی تجہسی پہیر دیا پہر اوسکی لیے کیا جاتا ہی ایک جہروکا طرف آگ کی پس وہ اوسکی طرف دیکہتا ہی کہ بعض اوسکا بعض کو توڑ رہا ہی پس اوس سی کہا جاتا ہے کہ تیرا
ٹہکانا ہی تو شک ہی پر تہا اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا انشاء اللہ تعالی **۲۵ حدیث اسماء رضی اللہ عنہا** (۱) ابن ابی شیبہ و بخاری نی اسماء بنت
ابی بکر رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہ اونہون نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے کہ بیشک وحی کی گئی طرف میری کہ تم آزمائے جاتی ہو قبرونمین
پس کہا جاتا ہی کیا علم ہی تیرا ساتھ اس مرد کے پس لیکن مومن یا موقن پس وہ کہتا ہی کہ وہ محمد ہین اللہ کے رسول لائے ہمارے پاس کہلی نشانیان اور ہدایت
پس ہمنی قبول کیا اور پیروی کی پس اوس سی کہا جاتا ہی سو رہ ہم نے جانا کہ بیشک تو البتہ موقن تہا تو اچھی طرح سو رہ اور لیکن منافق اور شک کرنیوالا پس کہتا
ہے مین نہین جانتا ہون مینی لوگونکو سنا کہ کچہ کہتی ہین پس مینی کہا **(۲)** امام احمد نی اسماء رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کرتی
ہین کہ آپ نی فرمایا جس وقت کہ داخل کیا جاتا ہی انسان اپنی قبر مین پس اگر وہ مومن ہی تو گہیر لیتا ہی اوسکو عمل اوسکا نماز و روزہ پس آتا ہی اوسکی پاس فرشتہ
نماز کی طرف سی تو وہ اوسکو رد کرتی ہی اور روزے کی طرف سے تو وہ اوسکو رد کرتا ہی پس وہ اوسکو پکارتا ہی کہ بیٹھ جا وہ بیٹھ جاتا ہی پس اوس سی کہتا ہی تو کیا کہتا ہے
اس شخص مین یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومن کہتا ہی کون فرشتہ کہتا ہی محمد مومن کہتا ہی مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک وہ اللہ کے رسول ہین فرشتہ کہتا ہے
تجہی کس چیز نے معلوم کرایا کیا تو نی اونکو پایا ہے مومن کہتا ہے اشہد انہ رسول اللہ فرمایا کہ فرشتہ کہتا ہی کہ اسی پر جیا تو اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا
اور اگر وہ فاجر یا کافر ہی تو اوسکی پاس فرشتہ آتا ہی اوسکی اور اسکی درمیان مین کوئی چیز نہین ہوتی ہے کہ اوسکو رد کری پس وہ اوسکو بٹھاتا ہی اور کہتا ہی تو کیا کہتا ہے
اس شخص مین وہ کہتا ہے کون شخص فرشتہ کہتا ہے محمد فرمایا کہ وہ کہتا ہے واللہ مین نہین جانتا ہون مینی تو لوگونکو سنا کہ کچہ کہتی ہین سو مینے اوسکو کہا
فرشتہ اوس سی کہتا ہے اسی پر جیا تو اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا فرمایا اور مسلط کیا جاتا ہی اوسپر اوسکی قبر مین ایک دابہ اوسکے پاس ایک کوڑا ہے
کہ اوسکا ثمرہ[۴] یعنی پہندنا انگارہ ہی مثل عرف[۵] بعیر کی مارتا ہی اوسکو اوس قدر کہ اللہ چاہی وہ اوسکی آواز کو نہین سنتا ہی کہ اوسپر رحم کری **۲۶ حدیث عائشہ**
رضی اللہ عنہا (۱) امام احمد و بیہقی نے بسند صحیح عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہا کہ ایک یہودی عورت آئی پس اوسنی میری دروازی پر کہانا مانگا کہا
کہ تم مجھکو کہانا کہلاؤ اللہ تمکو پناہ دی مسیح دجال کے فتنے سے اور عذاب قبر کے فتنے سی پس مین اوسی روکتی رہی یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تشریف لائے مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتی ہین اس یہودیہ مین فرمایا وہ کیا کہتی ہی مینے عرض کیا وہ کہتی ہے کہ اللہ تمکو پناہ دے دجال کے فتنے سے
اور عذاب قبر کے فتنے سے بی بی عائشہ نی کہا پس کہڑے ہوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس آپ نی دونون ہاتھ اوٹہائی دراز کرکے پناہ مانگتے تھی ساتھ
اللہ کے فتنۂ دجال سی اور فتنہ عذاب قبر سی پہر فرمایا لیکن فتنۂ دجال پس کوئی نبی نہین ہوا مگر اوسنے اپنی امت کو ڈرایا اور اب مین تمکو ڈراتا ہون ساتھ ایسی بات
کے کہ نہین ڈرایا اوس سی کسی نبی نے اپنی امت کو بیشک وہ کانا ہی اور اللہ کانا نہین ہی اوسکی دونون آنکھون کی درمیان مین کافر لکہا ہوا ہی کہ اوسکو ہر مومن
پڑہیگا اور لیکن فتنۂ قبر پس تم میری ساتھ آزمائے جاتی ہو اور مجھسے پوچھے جاتے ہو پس اگر وہ نیک آدمی ہی تو وہ اپنی قبر مین بٹھایا جاتا ہی اس حال مین کہ وہ خوفناک
نہو گا نہ مشغوف پہر اوس سی کہا جاتا ہے تو کس مین تہا پس وہ کہتا ہی اسلام مین کہا جاتا ہی کیا ہی یہ مرد جو کہ تم مین تہا پس وہ کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ لائے ہمارے
پاس کہلی نشانیان اللہ کے نزدیک سی سو ہمنی اونکی تصدیق کی پس کشادہ کیا جاتا ہی واسطے اوسکے ایک جہروکا طرف نار کے پس وہ طرف اوسکے دیکہتا ہی کہ

۱ مشغوف یعنی [illegible] گہبرایا ہوا [illegible] دل کو [illegible]
۲ قال فی الصحاح [illegible]
۳ عرف [illegible] والعرف [illegible]
۴ [illegible] یعنی [illegible] اور [illegible]
۵ [illegible]

بعض اوسکا بعض کو توڑ رہا ہی اوس سی کہا جاتا ہی دیکہہ تو طرف اوس چیز کے کہ اللہ نے تجہے بچایا پہر کہولا جاتا ہی واسطی اوس کے ایک جہروکا طرف جنت کی پس وہ اوسکی خوبی و آرایش و تازگی کی طرف دیکہتا ہی اور جو کچہہ کہ اوسمین ہی پس اوس سی کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹہکانا ہی اوس سی اور کہا جاتا ہی کہ تو یقین ہی پر تہا اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا انشاء اللہ تعالی اور اگر وہ بد آدمی ہی تو اپنی قبر مین بٹہایا جاتا ہے خوفناک و مشغوف پس اوس سی کہا جاتا ہی تو کس مین تہا وہ کہتا ہی مین نہین جانتا ہون پہر کہا جاتا ہے کیا ہی یہ مرد جو کہ تم مین تہا پس کہتا ہے مینے لوگونکو سنا کہ کوئی بات کہتے ہین سو مینے کہی جیسے اونہون نی کہی پس کہولا جاتا ہی اوسکی لیی ایک جہروکا طرف جنت کی پس وہ اوسکی خوبی و تازگی کی طرف دیکہتا ہی اور جو کچہہ کہ اوسمین ہی پس اوس سی کہا جاتا ہی دیکہہ طرف اوس چیز کے کہ اللہ نے تجہسی اوسکو پہیر دیا پہر اوسکے لیے ایک جہروکا طرف آگ کی کہولا جاتا ہے وہ اوسکی طرف دیکہتا ہی کہ بعض اوسکا بعض کو توڑ رہا ہی اور اوس سی کہا جاتا ہی کہ یہ تیرا ٹہکانا ہی اوس ہی تو شک ہی پر تہا اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا انشاء اللہ تعالی پہر وہ عذاب کیا جاتا ہی پہر روایت کیا ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پس مثل اسکے ذکر کیا ۲ بزار نی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہا کہ مینے کہا یا رسول اللہ آزمائی جاتی ہی یہ امت اپنی قبرو نمین اور میری کیا کیفیت ہوگی حال آنکہ مین ایک کمزور عورت ہون فرمایا ثابت رکہتا ہے اللہ اون لوگونکو جو ایمان لائی ساتہ قول ثابت کی زندگی دنیا مین اور آخرت مین ۳ بیہقی نی عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی میرے ساتہ آزمائے جاتے ہین اہل قبور اور اسی مین اوتری ہی یہ آیت یثبت اللہ الذین اٰمنوا الآیہ ۴ ابن ابی الدنیا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہا جبکہ نکالا جاتا ہی مومن کا جنازہ تو وہ ندا کرتا ہی قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کی کہ تم مجہے جلد لیجاؤ پس جبکہ اپنی قبر مین داخل کر دیا جاتا ہے تو گہیر لیتا ہی اوسکو عمل اوسکا پس نماز آتی ہی وہ اوسکے داہنی طرف ہوتی ہی روزہ آتا ہے وہ اوسکے بائین جانب ہوتا ہے اور اوسکا نیک کام کرنا آتا ہی تو وہ اوسکے دونون پانون کی نزدیک ہوتا ہی نماز کہتی ہی تمہارے لیی میری طرف مدخل نہین ہی وہ مجہی پر پہرا کرتا تہا پس آتا ہے اوسکے بائین طرف سی تو روزہ کہتا ہے کہ وہ تو مجہی پر کہا کرتا تہا پیاسا رہتا تہا پس وہ نہین پاتی ہین کوئی جگہہ پہر آتے ہین طرف سی اوسکی دونون پانون کے تو جہگڑتے ہین اوسکی طرف سی اعمال اوسکی پس نہین پاتی ہین کوئی راہ اور جبکہ ہے وہ اور کوئی یعنی مومن نہین ہے تو ندا کرتا ہے ایسی آواز سی کہ اوسکو ہر شی سنتی ہی مگر انسان کیونکہ اگر وہ اوسکو سن لی تو بیہوش ہو جائی یا گہبرا جائی **ف** اس باب مین جیسی کہ دیسونکی روایتین لکہی گئین اجمال مین ۲۷ نام تہے عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی روایت رہگئی شرح الصدور کی پانچ نسخون مین یہ روایت نہین ہی شاید کاتب سی رہگئی یا اصل ہی مین نہین ہی واللہ اعلم

فصل سوال کی وقت شیطان آتا ہی

حکیم ترمذی نی نوادر الاصول مین سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا جسوقت میت سوال کیا جاتا ہی کہ کون ہے رب تیرا تو اوسکو شیطان دکہائی دیتا ہے اپنی صورت مین پس اشارہ کرتا ہی اپنی نفس کی طرف کہ بیشک مین ہی ہون تیرا رب حکیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تائید کرتا ہی اسکی حدیثون مین سی یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وقت دفن میت کے کہ اللہم اجرہ من الشیطان یعنی الٰہی تو پناہ دی اوسکو شیطان سی جیسا کہ باب یقال عند الدفن مین گذر چکا پس اگر شیطان کی لیی وہان کوئی راہ نہوتی تو آپ یہ دعا نہ فرماتی

فصل دو فرشتے ملائکہ رحمت سی اہل سنت کی لیی مقرر ہین کہ جب وہ قبر مین کہی جاوین تو اونکو حجت کی تلقین کرین

لالکائی نے سنت مین بسند خود محمد بن نصر صائغ رحمۃ اللہ علیہ سی روایت کیا ہی کہا کہ میری والد یعنی نصر صائغ جنازون پر نماز پڑہنے کے بہت شائق تہے میت سے بیجان ہو یا نہو اونہون نی کہا بیٹا کسی دن مین ایک جنازے مین حاضر ہوا پس جبکہ اوسکو دفن کیا تو دو آدمی قبر کی طرف اوترے پہر ایک نکل آیا اور دوسرا باقی رہا اور لوگون نی مٹی ڈالدی مینے کہا ای لوگو زندہ مردے کے ساتہ دفن کیا جاتا ہی اونہون نی کہا یہان تو کوئی بہی نہین ہی مینے کہا شاید مجہے شبہہ ہوا ہو پہر مین لوٹا مینے کہا کہ نہین دیکہی مینے مگر دو آدمی کہ ایک تو نکل آیا اور دوسرا باقی رہا مین یہان سی نہ ٹلونگا یہانتک کہ کشف کردی اللہ میری لیی جو مینی دیکہا ہے پس مین قبر کی طرف آیا دس بار سورۂ یٰس و تبارک کو پڑہا اور رو دیا اور مینے کہا یا رب تو کشف کردی میری لیی جو کہ مین نی دیکہا ہی اسلیی کہ مین اپنی عقل و دین پر ڈرتا ہون

سلہ ایک نسخہ میں صورۃ منکر آیا ہے واللہ اعلم ۱۲
سلہ الکائی نام ابو القاسم ہبۃ اللہ بن حسن بن منصور رازی طبری ہے فقیہ شافعی [illegible] تہی انہون نے [illegible] کی مین تالیف کین ایک سنت مین دو رجال صحیحین مین تیسری [illegible] لیکن موت نے جلدی کی جوانتقال ہوگیا ۱۲

پس قبر پھٹ گئی اور اوسمین سے ایک شخص نکلا اور مینھ پھیر کے جلدی سے بھاگا مینے کہا ای شخص تجھے قسم ہے تیرے معبود کی کہ تو ٹھیر جا تاکہ مین تجھسے پوچھون اوسنے میری طرف التفات نہ کیا پھر دوسری بار تیسری بار مینے یہی کہا پس اوسنے التفات کیا اور کہا تو نصر صائغ ہے مینے کہا ہان کہا تو مجھے نہین پہچانتا ہے مینے کہا نہین کہا ہم دو فرشتے ہین ملائکہ رحمت سے کہ اہل سنت پر مقرر کیے گئے ہین جسوقت کہ وہ اپنی قبرون مین رکھے جاتی ہین تو ہم اوترتے ہین تاکہ اونکو حجت کی تلقین کرین یہ کہا اور مجھسے غائب ہوگیا **فائدہ** امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے اس حکایت کو شرح الصدور مین ذکر کیا ہے اور خاتمہ ابیات تثبیت مین یون فرمایا ہی کہ لالکائی نے سنت مین بعض اہل کشف اہل روایت سے نقل کیا ہی کہ دو فرشتے وقت سوال کے تلقین حجت کے لیے اوترتے ہین سید محمد بن اسمعیل امیر رحمۃ اللہ علیہ شرح ابیات مین فرماتے ہین کہ ناظم یعنی علامہ سیوطی نے کشف کو اس حکم کا عمدہ ٹھیرایا ہے اور ان شاء اللہ ہم اسکے صدق کو محبوب رکھتے ہین مگر اتنی بات ہی کہ کشف و الہام کے ساتھ احکام مین استدلال نہین کیا جاتا ہی علامہ ابو العباس ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب منہاج الاعتدال مین فرمایا ہی حاصل ونکی قول کا یہ ہی کہ کشف و الہام ادیان و احکام مین ملتفت الیہ نہین ہین اور اگر الہام کوئی طریق ہوتا تو البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ ترحقدار تھی اون لوگونسی جوکہ اوسکی ساتھ حکم کرتی ہین اور خود آپ نی فرمایا ہی کہ مقرر امتون مین محدثین یعنی ایسے لوگ تھی جنکو الہام ہوتا تھا پس اگر میری امت مین کوئی ہے تو وہ عمرؓ ہے اور باوجود اسکی حضرت عمر رضی اللہ عنہ الہام کے ساتھ حکم نہین دیتی تھے یا مجرد اوس چیز کے کہ اون کی قلب پر واقع ہو یہانتک کہ اوسکو کتاب وسنت پر پیش کرتی پس اگر اوسکی موافق ہوا تو قبول کرتی ورنہ رد فرماتے انتہی الہام لغت مین یہ ہی کہ ڈالنا کسی چیز کا دل مین جیسے کہ محاورے مین بولتی ہین کہ اللہ نی اوسکو صبر کا الہام کیا یعنی صبر کو اوسکی دل مین ڈالدیا اور عرف مین الہام یہ ہی کہ واقع کرنا شئی کا دل مین کہ جس سے سینہ مطمئن ہوجاوی اللہ تعالی اپنے بعض برگزیدہ لوگون کو اوسکی ساتھ خاص فرماتا ہی اور الہام اگر غیر معصوم سی ظاہر ہو تو حجت نہین ہی کیونکہ اوسکی خواطر پر اعتماد نہین ہی اسلیے کہ وہ شیطان کے دہوکھے سے مامون نہین رہ سکتا ہی بعض نی کہا کہ الہام فقط نفس ملہم مین حجت ہی بعض نی کہا کہ مطلقاً حجت ہی مگر اونکے دلائل مفید مدعا نہین ہین اسکو قاضی زکریا نے شرح لب مین کہا ہی یہ ائمہ شافعیہ سے ہین عقائد نسفیہ مین ہی کہ الہام اسباب علم سے نہین ہی اسکی مؤلف حنفیہ سے ہین علامہ سعد الدین رحمۃ اللہ علیہ نی اوسکی شرح مین اس قول کو قوت دی ہی اور کشف و الہام مین سوائے دعوے کی اور کچھ فرق نہین ہے

فصل اس امر کی بیان مین کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم جواب منکر ونکیر کا امر فرمایا ہی ابن شاہین نی سنت مین فرمایا ہے کہ حدیث کی ہمکو عبد اللہ بن سلیمان نے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمکو عمرو بن عثمان نے عمرو نے کہا حدیث کی ہمکو بقیہ نی بقیہ نی کہا حدیث کی مجھکو صفوان نے صفوان نی کہا حدیث کی مجھکو راشد نی راشد نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ سیکھ لو تم تمہاری حجت کو پس بیشک تم پوچھی جاؤگے یہانتک کہ بیشک تھی گھر والی انصار سے کہ حاضر ہوتی آدمی کو اونمین سے موت تو وہ اوسکو وصیت کرتے اور غلام یعنی لڑکے کو جبکہ اوسی عقل آتی تو اوس سی کہتی کہ جسوقت وہ تجھسے پوچھین کہ کون ہے رب تیرا تو تو کہنا کہ رب میرا اللہ ہی اور کیا دین ہی تیرا تو کہنا دین میرا اسلام ہی اور کون ہی نبی تیرا تو کہنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے نبی ہین اس سی معلوم ہوا کہ بنا بر شدت اہتمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انصار محتضر کو اور لڑکے تمیزدار کو سوال جواب کی تعلیم کرتی تھی محتضر وہ ہی جو کہ جانکندنی کی حالت مین ہو ہرچند اوسکو تعلیم سے پہلے بھی سوال جواب کا علم تھا مگر پھر بھی اوسکو اوسکی یاد دہی کردیتے تھے **ف** قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہین غلام کا لفظ لڑکے پر پیدایش سی بلوغ تک ساری حالتون مین بولا جاتا ہی اور تمیز لڑکے کا یہ ہی کہ تنہا کھائے پیے استنجا کرے بعض ائمہ نی غلام کی حد سات برس بتائی ہی پسلیکہ غالب یہی ہی اور قاعدہ وہی ہے جو ذکر کیا گیا

فصل زندون نی مردون کو خواب مین دیکھا اونھون نی سوال وجواب کی کیفیت بیان کی۔ حکایت سلفی نے طیوریات مین سہل بن عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مینے یزید بن ہارون کو اونکی مرنے کے بعد خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نی تمہاری ساتھ کیا کیا کہا آئے میری پاس میری قبر مین دو فرشتے فظ غلیظ یعنی بدخو سخت دل درشت سخن پس اونھون نے کہا کیا ہے دین تیرا اور کون ہی رب تیرا اور کون ہی نبی تیرا مینے اپنی سفید داڑھی پکڑی اور کہا مجھ جیسے کے لیے یہ کہا جاتی حال آنکہ مین نی اسی برس لوگونکو

تمہارا جواب تعلیم کیا ہی پس وہ چلے گئے اور کہا کیا تو نی حریز بن عثمان سی لکہا ہی یعنی حدیث کو میںنے کہا ہان کہا بیشک وہ عثمان سی بغض رکہتا ہی پس اللہ
اوس سی بغض رکہا اس سی معلوم ہوا کہ جو کوئی حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکہتا ہے اللہ تعالی اوس سی بغض رکہتا ہی **حکایت** لالکائی نے
سنت مین حوثرہ بن محمد منقری سی حکایت مذکور کو یون روایت کیا ہی کہ حوثرہ نی کہا میںنے یزید بن ہارون کو خواب مین دیکہا یزید نے کہا کہ منکر نکیر میرے پاس آئی
پس اونہون نے مجہی بٹہایا اور مجہسی سوال کیا اور کہا کون ہی رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہی نبی تیرا پس مین اپنی سفید داڑہی سی جہاڑنی لگا اور کہنے لگا کہ
مجہ سا آدمی پوچہا جاتی مین تو یزید بن ہارون ہون اور مین دار دنیا مین ساٹہہ برس لوگون کو تعلیم کرتا رہا یعنی تمہارا جواب پس ایک نی اونمین سی کہا کہ سچ کہا
تو سورہ مثل سونے نوشہ کے پس آج کی بعد تجہکو کسی طرح کا خوف نہین ہی **حکایت** تاریخ ابن نجار مین ہی کہ اونہون نی اپنی سند سی ابو القاسم بن ہبۃ اللہ بن سلامہ
مفسر سی روایت کیا ہی کہا کہ ہماری ایک شیخ تہی ہم اونپر قراءت کرتے تہی پس شیخ کے بعض اصحاب کا انتقال ہوگیا شیخ نی اونکو خواب مین دیکہا شیخ نی اوسنی کہا کہ اللہ نے
تمہاری ساتہ کیا کیا کہا مجہی بخش دیا شیخ نے کہا منکر و نکیر کے ساتہہ تیرا کیا حال ہوا کہا ای اوستاد جبکہ اونہون نی مجہی بٹہایا تو اللہ نے مجہکو یہ الہام کیا کہ مینی کہا بحق ابی بکر و عمر
تم مجہی چہوڑ دو رضی اللہ تعالی عنہما پس ایک نے دوسری سی کہا کہ مقرر اوسنی قسم کہائی ہمپر ساتہہ عظیم کے تو اوسے چہوڑ دی پہر اونہون نی مجہی چہوڑ دیا اور چلے گئے ۔

فصل زندون نی اپنی کانون سی اس عالم مین منکر و نکیر کے سوال کو اور مردے کے جواب کو سنا ۔ **حکایت** ابن ابی الدنیا

نے اور ابن جریر نے اپنی تہذیب مین یزید بن طریف بجلی سی روایت کیا ہی کہا میرا بہائی مرگیا پس جبکہ وہ دفن ہوچکا تو میںنے اپنا سر اوسکی قبر پر رکہا پس بیشک میرا — من طریق ابجر
بایان کان قبر پر تہا جبکہ میںنے اپنے بہائی کی آواز کو سنا مین اوسکو پہچانتا ہون آواز ضعیف تہا پس میںنے اوسی سنا کہ وہ کہتا ہے رب میرا اللہ دوسرے نے کہا
کیا ہی دین تیرا اوسنے کہا اسلام **حکایت** ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور مین اور ابن جریر نے تہذیب مین طریق علا بن عبد الکریم سی روایت کیا ہے
کہا کہ ایک آدمی مرگیا اور اوسکا ایک بہائی تہا ضعیف البصر اوسکے بہائی نی کہا کہ ہمنے اوسکو دفن کردیا جبکہ لوگ اوسکے پاس سی چلے گئی تو میںنے اپنا سر قبر پر رکہا
پس ناگاہ ایک آواز قبر کے اندر سے آئی کہ وہ کہتا ہی من ربک وما دینک ومن نبیک میںنے اپنے بہائی کو سنا کہ وہ کہتا ہے اور میںنے اوسکو اور اوسکی آواز
کو پہچان لیا کہ اوسنے کہا اللہ میرا رب ہی اور محمد میرے نبی ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر کوئی چیز تیر کے مشابہ قبر کے اندر سے میرے کان کی طرف مرتفع ہوئی
پس میرے رونگٹے کہڑے ہوگئے اور مین چلا آیا **حکایت** ابو الحسن بن براء عبدسی نے کتاب الروضہ مین کہا ہی کہ حدیث کی مجہکو فضل بن سہل اعرج نی کہا — عبدری
حدیث کی مجہکو احمد بن نضیر نے کہا حدیث کی مجہکو ایک آدمی نی اوسنی حدیث کو ضحاک تک پہونچایا ضحاک نے کہا کہ میرے بہائی کا انتقال ہوگیا ۔ اوسکو پہلی اس سی کہ — نصر
مین اوسکی جنازے مین طون دفن کردیا پس مین اوسکی قبر پر آیا اوسپر کان لگایا پس ناگاہ وہ کہتا ہی کہ رب میرا اللہ ہے اسلام میرا دین ہی **حکایت** شیخ
عبد الغفار قوصی نی وحید مین کہا ہی کہ مین شیخ ناصر الدین اور شیخ بہاء الدین اخمیمی کے گہر کے نزدیک تہا کہ ایک فقیر ہمپر وارد ہوا پس مینی اوسکا پوستین اپنی کندہی
لیلیا اوسنی مجہو خبر دی کہ شیخ ابو یزید کا خادم اونکی پوستین کو اپنے کاندہے پر اوٹہایا کرتا تہا اور وہ صالح آدمی تہا پس منکر و نکیر کے سوال مین فیما بین اونکی بات
ہونی لگی تو اوس فقیر نی کہا اور وہ مغربی تہا کہ واللہ اگر وہ مجہسی سوال کرینگی تو البتہ مین اونکو جواب دونگا لوگون نی کہا کہ اسکا علم کسکو ہوگا اوسنے کہا تم میری قبر پر بیٹہنا تاکہ سنو پہر جبکہ
مغربی کا انتقال ہوا تو لوگ اوسکی قبر پر بیٹہے پس اونہون نی سوال کو سنا کہ وہ کہتا ہے کیا تم مجہسے سوال کرتی ہو حالانکہ مین نی ابو یزید کا پوستین اپنی گردن پر اوٹہایا ہے
پہر وہ چلے گئے اور اوسکو چہوڑ دیا

فصل جمع روایات کی بیان مین جو کہ ملائکہ سوال مین وارد ہوئے ہین

قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے
کہ ایک روایت مین تو سوال دو فرشتون کا آیا ہے اور دوسری مین ایک کا پس اسمین کسی طرح کا تعارض نہین ہی بلکہ یہ بنسبت اشخاص کی ہے بعض کے پاس دو
فرشتے مل آتے ہین اور معا سوال کرتے ہین جبکہ لوگ چلے جاتی ہین تاکہ اوسکی حق مین زیادہ تر ہول ہو اور زیادہ تر سختی ہو بقدر اونکے گناہونکی جو اوسنے کیے ہین
اور کسی کے پاس دو فرشتے لوگونکے جانے کی پہلے آتی ہین اسلیے کہ اوسپر تخفیف ہو بسبب حصول انس کی ساتہہ لوگونکی اور کسی کے پاس ایک آتا ہی تاکہ اوسپر زیادہ تر تخفیف ہو

اور کتر ہو مراجعت مین اسلیے کہ وہ پہلے سے عمل صالح کرچکا ہی کما اور یہ احتمال بھی ہی کہ دو آوین اور سائل ونمین سی ایک ہو اگرچہ آنے مین دونون شریک ہون
پس روایت ایک فرشتے کی اسپر محمول ہوگی علامۂ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ صواب یہی قول ثانی ہی کیونکہ ذکر دو فرشتون کا اکثر حدیثون مین موجود ہی جناب
توفیق مدمجدہ فرماتے ہین کہ قرطبی رحمہ اللہ نے تین فرشتون کی آنے کا ذکر نہین کیا جیسا کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما مین آیا ہی گویا اسکا جواب وہی دو کا جواب ہے
کہ تین فرشتون کا آنا زیادت ہول کی لیے ہے بعض بندون پر **فصل جمع روایات کی بیان مین جو کہ سوال وجواب کی کیفیت مین آئی ہین**
قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ کیفیت سوال وجواب مین حدیثین مختلف آئی ہین یہ اختلاف بھی بحسب اشخاص ہی پس ونمین سی کوئی تو اپنی بعض اعتقادات سی سوال کیا
جاتا ہی اور کسی سے سب کا سوال ہوتا ہی کہا اور احتمال ہی کہ اقتصار بعض عقائد پر بعض راویون سی ہوا اور اوکے سوا اور راویون نے اوسکو پورا بیان کیا ہو علامۂ سیوطی
رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ صواب یہی ثانی قول ہی کیونکہ اکثر حدیثیں اسی پر متفق ہین ہان اون حدیثون سی یہ بات لیجاتی ہی خصوصًا روایت ابو داؤد عن انس کی
پس نہین پوچھا جاتا ہے کسی چیز سے سوا اوس کے کہ بیشک میت سوائے اعتقاد کے خاصۃً اور کسی شے سوال نہین کیا جاتا ہے یعنی
تکلیفات سے روایت بیہقی مین عکرمہ عن ابن عباس رض سے آیت تثبیت کی تفسیر مین تصریح کی گئی ہے کہ قول ثابت شہادت ہے وہ اوس سے من طریق عکرمہ
بعد موت کے اپنی قبرون مین پوچھے جاوینگے اور عکرمہ سی کہا گیا وہ کیا ہی کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایمان لانے پر اور امر توحید سی سوال کیے جاتے ہین
فصل اس امر کی بیان مین کہ سوال ایک بار ہوتا ہی یا زیادہ علامۂ سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور مین فرمایا ہی ایک روایت مین
وارد ہوا ہے کہ میت ایک مجلس مین تین بار سوال کیا جاتا ہے اور باقی روایتین اس سی ساکت ہین پس وہ روایت اسپر محمول ہوگی یا حال مختلف ہی بنسبت اشخاص کے یحمل ذلک علی العموم
یعنی کسی سی ایک بار سوال ہوتا ہے کسی سی تین بار ایک مجلس مین واسطے شدت ہول کی طاؤس سی مروی ہی کہ مردے سات روز مفتون ہوتے ہین امام احمد نے زہد مین
ابو نعیم نے حلیہ مین طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ بیشک مردے مفتون ہوتے ہین اپنی قبرونمین سات دن پس تھی یعنی صحابہ مستحب جانتے تھی کہ ان دنون
مین اونکی طرف سی کھانا کھلایا جاوے یعنی چونکہ ان دنون مین مردون سی سوال ہوتا ہی تو یہ کھانا کھلانا اونکے لیے مددہو جاوے اس سی معلوم ہوا کہ صدقہ میت کو
پہونچتا ہے اور قبر مین اوسکو نفع دیتا ہے حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے اس اثر کو تفسیر درمنثور مین بھی ذکر کیا ہے اور ابیات تثبیت مین فرمایا ہی کہ یہ حدیث مرسل ہی اور
اسکی اسناد صحیح ہی اور ایک جہت سی متصل ہی اور حکم اسکا رفع ہی یعنی یہ حدیث موقوف حکم مرفوع مین ہی جیسا کہ کہا ہے کیونکہ اسمین رای کو کسی طرح کا مجال نہین ہی نہ قیاس
کو کوئی دخل اسمین تو تسلیم وانقیاد ہی لائق ہے اسلیے کہ سچے نے خبر دی ہے یعنی اگرچہ یہ اثر مرسل ہی لیکن غور کرنے سے اسکا اتصال ظاہر ہو جاتا ہی اس جہت سے
کہ طاؤس تابعی جلیل القدر ہین انہون نے صحابہ سی اوسکو نقل کیا ہی اور ان دنون مین طعام کو مستحب جاننا اس بات کو مستلزم ہی کہ یہ عمل صحابہ کی نزدیک معلوم تھا
پس اگر اس جہت سی اتصال کا حکم نہ کرین تو یہ طعام جو صحابہ سی منقول ہی یہی اس مرسل کا مقوی ہو جاویگا کیونکہ جن وجوہ سی مرسل کو قوت ہوتی ہی اونمین سی ایک وجہ یہ ہے
کہ وہ مرسل صحابی کے قول یا فعل کے ساتھ موافق ہو اس وقت بالاتفاق حجت ہو جاویگا دوسری یہ ہی کہ اصول فقہ مین ثابت ہو چکا ہی کہ جو بات صحابہ وکبار تابعین سے
وارد ہوا اور اوسمین اجتہاد کو دخل نہو تو وہ حکم مرفوع مین ہوتی ہی پھر وہ دلیل ہیٹھ جاتی ہی۔ اسلیے ہے کہ راوی ثقہ ہے اور امور آخرت وبرزخ کی اوس قسم سے ہین کہ
اونمین اجتہاد کو کسی طرح کا دخل نہین ہی بلکہ وہ تو طرق نبویہ وحی سے معلوم ہوتی ہین امام رازی نے محصول مین فرمایا ہے کہ صحابی جب کوئی بات کہی اور اونمین اجتہاد
کو مجال نہو تو وہ بسبب حسن ظن کے سننے پر محمول ہوتی ہی اور طاؤس سی جو روایت کیا گیا ہی وہ اسی قبیل سی ہے اور جیسے طاؤس نے روایت کی ہی اسی کے مثل مجاہد
سے بھی آیا ہی یہ اوسکا مقوی وشاہد ہے مجاہد سے یہ بھی مروی ہی کہ سات دن تک روحین اپنی قبرونمین ٹھہرتی ہین یہانتک کہ سوال تمام ہو جاوے اس سب کو
امام ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ نے کتاب التبور مین روایت کیا ہی عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مومن سات دن اور منافق چالیس دن مفتون ہوتا ہے
سیوطی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ اس اثر کی تخریج ابن جریج نے کی ہی یہ ابن جریج معتبر آدمی ہین ابن خلکان نے انکی ثنا کی ہی ۱۵۰ھ ہجری ڈیڑہ سو مین انکی وفات ہوئی ہے

امام احمد رضی اللہ عنہ نے تصریح فرمائی ہی کہ پہلے پہل جس شخص نے اسلام مین تالیف کتب اور تدوین علم کی وہ ابن جریج ہی ہین اور بہت ائمہ نی اس بات کو اپنی کتب مین نقل کیا ہی جیسے حافظ مغرب ابن عبدالبر نے کتاب تمہید مین اور بہت لوگون نی انکی پیروی کی ہی در منثور مین روایت ابن عمیر باین لفظ ہی کہ اخراج کیا ابن جریر نی اپنی مصنف مین حارث بن ابی الحارث سی حارث نی عبید بن عمیر سے کہا دو آدمی مفتون ہوتی ہین مومن اور منافق پس مومن سات دن اور منافق چالیس صبح مفتون ہوتا ہی سیوطی رحمہ اللہ تعالی نے ابیات مین تو ابن جریج کہا ہی اور در منثور مین ابن جریر واللہ اعلم ان دونون سی علیحدہ علیحدہ روایت ہی یا نقل مین غلطی واقع ہوئی ابن رشیق نی شرح موطا مین اور ابن رجب نی مثل روایت ابن عمیر کے نقل کیا ہے چونکہ یہ روایت مخالف روایت طاؤس و مجاہد کی تھی اسلیے حافظ سیوطی نی ان دونون روایتون مین ترجیح دی اور کہا کہ ابن عمیر طاؤس و مجاہد سی رتبے مین بڑے ہین کیونکہ ابن عمیر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک مین پیدا ہوئے اور آپ کی دیدار فائض الانوار سی مشرف ہوی پس صحابی ٹہیری اور روایت صحابی کی تابعی کی روایت سی ارجح ہے بعد اسکے ترجیح دی کہ یہ صحابی نہین ہین کبار تابعین سے ہین پہلے پہل عہد سعادت مہد حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ مین انہین نی لوگونکو وعظ و نصیحت کی انبیاء علیہم السلام کے قصے بیان کیے قرون ماضیہ کی حکایات اور وعد و وعید بیان فرمائے سید محمد بن اسمعیل مرحوم شرح ابیات مین فرماتی ہین کہ ترجیح کی ضرورت نہین ہی اسلیے کہ روایت مجاہد و طاؤس اور روایت ابن عمیر مین کسی طرحکی منافات نہین ہی کیونکہ ابن عمیر سات دن مین تو اون دونکی موافق ہین لیکن اونہون نی اتنا زیادہ کہا کہ سات دن خاص مومن کی ساتھ ہین اور منافق سی ۴۰ دن زیادہ مومن سی مفتون ہوتا ہی پس انکی روایت مین زیادت ہی اور زیادت عدل کی جبکہ منافی نہو تو مقبول ہی جیسا کہ علم اصول اور علوم حدیث مین معروف و مشہور ہے اگر کوئی کہے کہ اکثر روایتون مین جنکا ذکر سابق مین ہو چکا اونمین سے کسی مین تکرار سوال کا ذکر نہین ہی مگر ایک روایت مین تین بار کی تکرار ایک مجلس مین آئی ہے چنانچہ یہ روایت پہلے گذر چکی تو اسکا یہ جواب ہے کہ جن روایتون مین تکرار کا ذکر نہین ہی وہ نہ تکرار کو ثابت کرتی ہین نہ اوسکی نفی کرتی ہین بلکہ وہ مطلق ہین ایک بار اور چند بار دونون پر صادق آتی ہین پس جنمین تکرار و عدم تکرار کا ذکر نہین ہی وہ مطلق ٹہیرین اور جنمین قید تکرار کی ہی وہ زیادت ثقہ ہوئین اور زیادت ثقہ جبکہ منافی نہو تو مقبول ہی واللہ اعلم

فائدہ بیان مین بعض احوال راویان اثر مذکور کے — **طاؤس** رض انکی والد کا نام کیسان ہی یمن کی عالم تھی فارسی یمانی جندی ابناء فرس سی تھی جنکو کسری نے یمن کی طرف بھیجا تھا اونہون نی زید بن ثابت و عائشہ وغیرہما رضی اللہ عنہم سی سنا ہی اور انسی ابن شہاب اور خلق کثیر نی سنا ہے علم و عمل مین سردار تھے انکی شہرت انکے وصف سی کافی ہی جبکہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ حاکم ہوی تو طاؤس نی اونکو لکہا اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا سارا عمل خیر ہو تو تم اہل خیر کو عامل بناؤ پس عمر نے فرمایا کہ یہی نصیحت کافی ہی انکی وفات سنہ ایک سو چھ ہجری مین ہوئی رضی اللہ عنہ **مجاہد** رضی اللہ عنہ یہ مفسر مکی مولی سائب بن ابی السائب کے ہین انہون نے سعد بن وقاص وغیرہ رضی اللہ عنہم سی اخذ کیا ہی قرآن شریف کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر تیس بار پیش کیا نزدیک ہر آیت کے ٹہیرتے اور اونسی پوچھتے کہ کس باب مین اوتری اور اوسکی کیا کیفیت تھی انہون نی سفر بہت کیے تھے یہانتک کہ بابل کی زمین مین پہونچی ہاروت ماروت کو دیکھا کہ وہ دونون مثل دو پہاڑون کی اوندھے لٹکے ہوی ہین انہون نی اونکو دیکھتے ہی اللہ کی تسبیح کی اور غش کہا کے گر پڑے انکی وفات سنہ ۱۰۴ھ مین ہوئی **عبید بن عمیر** بن قتادہ لیثی ابو عاصم مکی انکی ولادت عہد مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ہوئی یہ مسلم نے کہا ہی اور غیر مسلم نے انکو کبار تابعین سی شمار کیا ہی یہ مکے والون کے قاضی تھے **امام احمد بن حنبل** رضی اللہ عنہ ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی شیخ الاسلام امام سنت قطب امت حجت فقہا سید محدثین ہین انہون نی حجاز شام یمن عراق مین ایک خلق کثیر سے سنا انکی تالیفات اور کتب نافعہ بہت ہین بخاری و مسلم نی ان سی روایت کی ہی یہ بڑے متورع پرہیزگار تھی کبھی کوئی جائزہ نہ کوئی چیز بادشاہونکی مال سی لی انکے پاس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موی پاک سی تین بال تھے وصیت کی تھی کہ ایک بال انکی سینے پر اور دو دونون آنکھون پے رکہدین بیہقی و ابن جوزی نے انکے احوال مین ایک جلد تالیف کی ہی انکی وفات بارہوین تاریخ ربیع الاول ۲۴۱ھ ہجری کو بغداد مین ہوئی جناب توفیق مدمجدہ نے انکا ترجمہ اتحاف النبلاء اور تاج مکلل وغیرہ مین بہت بسط سی لکہا ہی **ابو نعیم** رضی اللہ عنہ یہ کنیت حافظ کبیر محدث شہیر احمد بن عبداللہ کی ہی انکی کتاب حلیۃ الاولیاء

کتاب نفیس بی نظیر جامع ہر معنے حسن ہی احوال افاضل سلف پر مشتمل ہی یہ سب حال شرح ابیات تثبیت سی لکہا گیا **فصل اس امر کی بیان مین کہ سوال فرشتون کا اس امت کی ساتھ خاص ہی یا نہین** جاننا چاہیے کہ اس مسئلے مین علما کی تین قول ہین **پہلا قول** یہ ہی کہ سوال اس امت کے ساتھ خاص ہی حافظ سیوطی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ حکیم ترمذی صاحب نوادر الاصول اور ابو عمر بن عبد البر رحمہما اللہ تعالی نی اس قول کی تصریح کی ہی حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین ذکر کیا ہی کہ حکیم ترمذی نی وجہ خاص ہونے کی یہ بیان کی ہی کہ ہم سی پہلے جو امتین تہین اونکے پاس رسول رسالت لیکے آتے تہے جبکہ رسولون کا کہنا نہ مانتے انکار کرتے تو رسول اور جو ایمان لاتے تہے جدا ہو جاتی اونسی کنارہ کرتے جلدی سی عذاب آجاتا وہ ہلاک کر دیے جاتی تہے پہر جبکہ اللہ سبحانہ نی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت کے ساتھ بہیجا اور اونکو خلق کی لیے امن بنایا جیسا کہ ارشاد فرمایا وما ارسلناك الا رحمة للعالمین یعنی اور نہین بہیجا ہمنے تجہکو مگر جہان والون پر رحمت کی لیے تو اونسی عذاب روک لیا اور آپ کو تلوار عنایت فرمائی یعنی لڑائی کا حکم دیا تاکہ داخل ہو دین اسلام مین جو شخص کہ داخل ہو بسبب خوف تلوار کے پہر ایمان اونکے دل مین جم جاویگا پس اون کو مہلت دی گئی اور اسی وجہ سی نفاق ظاہر ہوا کہ کفر کو چہپانے ایمان کو ظاہر کرنے لگے مسلمانون مین چہپے چہپائے رہے جب مرے تو اللہ سبحانہ نی قبرین دو فرشتے امتحان لینے والے اونکے لیے مقرر فرمائی تاکہ سوال کر کے اونکے دل کا بہید نکالین اور اللہ پاک خبیث کو طیب سی جدا فرماوے پہر جو سچے پکے مومن ہین اونکو قول ثابت کی ساتھ زندگی دنیا اور آخرت مین ثابت رکہے اور جو ظالم ہین اونکو بہکا دے اس قول کی تین دلیلین ہین (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سی فرمایا ای زید بیشک یہ امت اپنی قبرون مین مبتلا کی جاتی ہی **۲** آپ نی فرمایا بیشک تم اپنی قبرون مین جانچے جاتے ہو اس سی ظاہر ہی کہ سوال اس امت کے ساتھ خاص ہی **۳** فرشتے میت سے کہتے ہین تو کیا کہتا تہا اس شخص کے حق مین جو تم مین بہیجا گیا تہا پس مومن کہتا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ وہ اللہ کے بندے اور اوسکی رسول ہین اور یہ خاص ہی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور دوسری حدیث مین آپ نی فرمایا ہی کہ تم جانچے جاتی ہو اور مجہسے پوچہی جاتی ہو **دوسرا قول** یہ ہی کہ سوال اس امت کے ساتھ خاص نہین ہے بلکہ اسمین اور دوسری امتون مین عام ہی اس قول والون مین سی عبد الحق اشبیلی اور قرطبی ہین انہون نی پہلے قول کی دلیلون کا کئی طرح سی جواب دیا ہی **۱** کہتی ہین آپ نی جو لفظ ہذہ الامۃ کا فرمایا ہی اس سی یہ بات معلوم نہین ہوئی کہ سوال اس امت کے ساتھ خاص ہی اور امتون کی لیے نہین ہی اسلیے کہ امت سی مراد یا تو آدمیون کی جماعت ہی جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی وما من دابة فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم عربی زبان مین ہر جنس کو اجناس حیوان سی امت کہتے ہین حدیث شریف مین آیا ہی اگر یہ بات نہوتی کہ کتے ایک امت ہین امتون سی تو مین اونکی قتل کا امر کرتا اسی طرح اوس حدیث مین وارد ہوا ہی کہ ایک نبی کو چیونٹی نے کاٹا تہا انہون نے قریہ نمل کے جلانے کا حکم دیا وہ جلا دیا گیا اللہ تعالی نی اونکی طرف وحی بہیجی کہ تونی اس سبب سے کہ ایک چیونٹی نی تجہے کاٹا ایک امت کو امتون سی جلا دیا جو کہ تسبیح کرتے تہے پس اس سی معلوم ہوا کہ امت کے معنی جماعت و گروہ کے ہین اور اگر امت سی مراد وہ امت ہی جسمین آپ مبعوث ہوئی ہین تو بہی اوس سی اور امتون کے سوال کی نفی معلوم نہین ہوتی ہی بلکہ اس امت کا ذکر یہ خبر دینے کے لیے ہوا کہ وہ سوال کیجاتی ہی اور سوال اگلی امتون کی ساتھ خاص نہین ہی کیونکہ یہ امت ساری امتون پر شرف و فضیلت رکہتی ہی **۲** باقی دو دلیلون کا جواب یہ ہی کہ آپ نی اپنی امت کو اس بات کی خبر دی کہ وہ اپنی قبور مین امتحان کیجاتی ہی اور ظاہر یہ ہی کہ ہر نبی کا حال اپنی امت کی ساتھ اسی طرح ہی اور وہ بعد سوال اقامت حجت کے اپنی قبور مین عذاب کیجاتی ہی جیسے کہ آخرت مین سوال و اقامت حجت کے بعد عذاب کیجائیگی واللہ اعلم **تیسرا قول** توقف ہی یعنی اس قول والے نہ قطعی خاص کہتے ہین نہ یقینی عام بتاتے ہین بلکہ توقف کرتے ہین نہ خاص کہین نہ عام حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ان لوگون مین سی ابو عمر بن عبد البر ہین انہون نے کہا کہ حدیث زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مین وارد ہوا ہے آپ نی فرمایا بیشک یہ امت اپنی قبور مین جانچی جاتی ہی بعض نی یہ روایت کیا کہ سوال کیجاتی ہی اس لفظ کی بنا پر احتمال ہی کہ یہ امت سوال کی ساتھ خاص ہو اور یہ ایسی بات ہی کہ ہم اسکو قطعی نہین کہہ سکتی سید محمد بن اسمعیل رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ یہ نقل کلام سیوطی رحمہ اللہ کے مخالف ہی کیونکہ انہون نی اختصاص کی نسبت مثل حکیم ترمذی کے ابن عبد البر کی طرف کی ہی اور حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ وہ قائل توقیف کی ہین لیکن مضبوط ابن قیم کی

اُنکا کلام ہی کیونکہ انہون نے ابن عبدالبر کے لفظ نقل کیے ہین ان تین قولون مین سے اسلم قول توقف ہی کیونکہ اس مسئلے کی دلیل توقیفی ہی اجتہاد کو اسمین دخل نہین ہی باوجود اس قول سے کوئی دلیل ظاہر اس بات پر وارد نہین ہوئی کہ اس امت کے سوا اور امتون سے بھی سوال ہوتا ہے اور قول معتمد پہلا ہی قول ہی سیوطی رحمہ اللہ نے تبعیت حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اسی کو ترجیح دی ہی اور شرح الصدور مین بعد نقل قول حکیم ترمذی کے فرمایا ہی کہ لوگون نے انکی مخالفت کی ہی پس کہا کہ سوال اس امت کے لیے اور اسکے غیر کے لیے ہے ابن عبدالبر نے کہا ہی کہ اختصاص پر دلالت کرتا ہی قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ بیشک یہ امت اپنی قبور مین مبتلا کیجاتی ہے اور قول آپ کا کہ وحی کی گئی طرف میرے کہ تم اپنی قبر مین مفتون ہوتے ہو اور قول آپ کا کہ تم میرے ساتھ آزمائی جاتی ہو اور مجھی پوچھے جاتی ہو انتہی قصر الآمال مین کہا ہے کہ بعض علمانے وجہ تخصیص مین یہ کہا ہی کہ حکمت اس امت کی تعجیل عذاب مین گناہون کا مٹانا ہے تاکہ قیامت کے دن سارے گناہون سے پاک اوٹھین ہو

فصل ملائکہ سوال کو فتان و منکر و نکیر کہتے ہین حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ اونکو فتان اسلیے کہتی ہین کہ اونکا سوال کرنا زجر ہے اور اونکی خلق مین صعوبت ہی اور منکر نکیر اسلیے نام رکہا کہ اونکی خلق یعنی صورت شکل نہ تو آدمیون کی خلق کے مشابہ ہی نہ فرشتونکی نہ بہائم و ہوام کے بلکہ وہ ایک نئی خلق ہین یہ قول پورا مع تفصیل کی فصل ملائکہ سوال مین گذر چکا ہے علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے شرح الصدور مین قرطبی سے نقل کیا ہی اگر کوئی کہے کہ دو فرشتے سارے مردون سے بعد دور دور مکانون مین ایک وقت مین ایک بار مین کس طرح خطاب کرتے ہین تو اسکا جواب یہ ہی کہ اونکی جسمون کی عظمت اسکی مقتضی ہی پس وہ خلق کثیر سے ایک حیثیت مین ایک بار مین ایک خطاب کر سکتی ہین اس طور پر کہ ہر ایک مخاطب یہ خیال کرتا ہی کہ مخاطب وہی ہی نہ اوسکے سوا اور کوئی اور باقی مردونکی جواب سننے سے اللہ تعالی اوسکو روک دیتا ہی سیوطی فرماتی ہین اور احتمال ہی تعدد ملائکہ کا جو کہ سوال کے لیے تیار کیے گئے ہین جیسا کہ ملائکہ حافظین وغیرہم مین ہی پھر مینے حلیمی کو ہمارے اصحاب مین سے دیکہا کہ وہ اس طرف گئے ہین پس اونہون نے اپنی کتاب منہاج مین کہا ہی وہ چیز کہ مشابہ ہے یہ ہی کہ سوال کے فرشتے ایک جماعت کثیر ہون اونمین سے بعض کا نام منکر اور بعض کا نام نکیر ہو اونمین سے ہر میت کی طرف دو بھیجے جاوین جیسے کہ دو فرشتے کاتب اعمال اوسپر مقرر کیے گئے ہین اور ابیات تثبیت مین یہ فرمایا ہے کہ منکر نکیر کل زمین والونسے سوال کرتے ہین جیسے حال عزرائیل علیہ السلام کا ہے وقت قبض کی قرطبی نے اسپر تصریح کی ہی اور مین بھی اسی کو اختیار کرتا ہون اور پسند کرتا ہون اسپر سید محمد بن اسمعیل نے شرح ابیات مین قرطبی کا پورا کلام بلفظہ نقل کرکے یہ فرمایا کہ جب تم نے اس کلام کو پہچان لیا تو قول ناظم کا کہ حال منکر و نکیر کا مثل حال ملک الموت کے ہی قرطبی کی عبارت کا مفاد نہین ہی اور نہ لگتا ہے کہ قرطبی جواب سوال کو واضح کر سکین جواب حقیقی یہ ہی کہ یہ بات اوس قسم سے ہی کہ اوسپر ایمان لانا واجب ہی اور اوسکی تفصیل کو علم الہی کی طرف سپرد کری کیونکہ کوئی اثر تفصیل کے ساتھ نہین آیا علاوہ یہ ہے کہ قرطبی نے اپنی سوال کی بنا اسپر قائم کی ہی کہ حلول شخص واحد کا دو مکانون مین ایک وقت مین جائز نہین ہی اور یہ قیاس اولی ہی واسطے ملائکہ کے اونکے احکام ابدان مین بنی آدم پر اور یہ قیاس فاسد ہے کیونکہ فرشتے ارواح لطیفہ ہین اللہ تعالی نے اونکو اوسپر قدرت دی ہی جسکی معرفت پر بنی آدم کو قدرت نہین ہی تو اوسکی عمل پر وہ کیا قادر ہونگی اونمین سے ایک کا تو یہ حال ہی کہ وہ مابین آسمانون اور زمین کو ایک مارنے سے بھی زیادہ جلدی قطع کرتا ہی پھر یہ بات ہی کہ خود جلال سیوطی اسکے قائل ہین کہ یہ باتین جو مذکور ہوئی ہین بنی آدم کی قدرت مین ہین اونپر محال نہین ہین دو مکانون مین آن واحد مین ہونا اونکے نزدیک محال نہین ہی چنانچہ اونہون نے اس باب مین ایک رسالہ تالیف کیا جسکا نام **القول المنجلی فی تطورات الولی** رکہا ہی سید اسمعیل مرحوم کہتی ہین اگرچہ یہ کلام باطل اور بے دلیل ہی عاطل ہی انتہی کاتب حروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہی کہ غرض سید صاحب مرحوم کی اپنے کلام مذکور سے علامہ سیوطی رحمہ اللہ پر توضیح اس مجمل کی ہی کہ اونہون نے نظم مین یہ کہا ہی کہ منکر نکیر کل زمین والونسے سوال کرتے ہین جیسے حال عزرائیل علیہ السلام کا ہی وقت قبض ارواح کی قرطبی نے اسپر نص کی ہی اور مین بھی اسی کو اختیار و پسند کرتا ہون پس اول اعتراض سید صاحب کا یہ ہی کہ قرطبی کے کلام مین اسپر تصریح نہین ہی کہ منکر نکیر کا حال مثل عزرائیل کے ہے اور سیوطی کہتی ہین کہ قرطبی نے تصریح کی ہی منشا اس اعتراض کا یہ ہی کہ سید صاحب نے یہ سمجھا کہ سیوطی سارے کلام کو کہتی ہین کہ اوسپر قرطبی نے تصریح کی ہی حالانکہ یہ بات نہین ہی بلکہ اونکی غرض یہ ہی کہ قرطبی نے اسپر تصریح کی ہے کہ دو ہی فرشتے ساری خلق سے سوال کرتی ہین جیسا کہ قرطبی کے

سوال و جواب ہی ظاہر ہے چنانچہ خود سیوطی نے سوال و جواب دونون کو شرح الصدور مین نقل کیا ہے اور یہ نقل پہلے گذر چکی رہی یہ مثال کہ منکر نکیر کا حال مثل عزرائیل علیہ السلام کے ہی سو بیشک یہ قرطبی کے کلام مین نہین ہی اور کیون ہو یہ تو خود سیوطی نے اپنی طرف سی مثال بیان کی ہی یعنی جیسے عزرائیل ایک ہین اور بسبب عظمت جسم کے ساری دنیا والون کی جان قبض کرتی ہین اسی طرح منکر نکیر کا حال ہی کہ یہی دو بوجہ عظمت اپنے اجسام کے خلق کثیر سے باوجود اختلاف امصار و تباعد اقطار کے آن واحد مین خطاب کرتے ہین دوسرا اعتراض یہ ہے کہ علاوہ یہ ہی کہ قرطبی نے الخ جواب اسکا یہ ہے کہ اگرچہ قرطبی نے سوال کی بنا اسپر رکھی ہی کہ حلول شخص واحد کا دو مکانون مین آن واحد مین جائز نہین ہی مگر جواب مین تو یہی کہا ہے کہ منکر نکیر کے اجسام کی عظمت اسکی مقتضی ہی یعنی بسبب عظمت اجسام کے یہ بات اونپر محال نہین وہ تو مختلف مکانون دور دور قبرون مین خلق کثیر سے آن واحد مین ایک خطاب کر سکتی ہین پس حاصل یہی ہوا کہ فرشتون کا قیاس بنی آدم پر نہین ہو سکتا اور یہی سید صاحب بھی فرماتے ہین کہ یہ قیاس فاسد ہے اب اعتراض کی کیا وجہ ہان اگر یہ کہین کہ سرے ہی سی سوال کی بنا اسپر ہوتی تو یہ اور بات ہی پھر سیوطی پر یہ اعتراض بجا تھا کہ وہ اسکے قائل ہین کہ فرشتے تو فرشتے بنی آدم پر یہ بات محال نہین ہی کہ شخص واحد آن واحد مین دو مکانون مین ہو حالانکہ فرشتون کا قیاس بنی آدم پر فاسد ہی اسکا یہ جواب ہی کہ بیشک وہ اسکے قائل ہین اسی لیی شرح الصدور مین جہان قرطبی کا کلام ذکر کیا ہی وہان اس حمل کا ذکر نہین کیا ہے یہ ایک مقام ہی مقامات اولیاء کرام سے نرے سیوطی ہی اسکی قائل نہین ہین بلکہ ایک جم غفیر اولیای عظام کا اسکا قائل ہی یہ اونکے نزدیک بڑی بات نہین ہی بلکہ نفوس قدسیہ کی قوت بدرجہا اس سی بڑھی ہوئی ہے علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ خود ایک فرد کامل ہین اس زمرۂ پاک سی اسی لیی اونہون نے رسالہ قول منجلی اس باب مین تالیف فرمایا ہی گو سید صاحب مرحوم یہ فرماوین کہ وہ کلام باطل اور ہر دلیل سی عاطل ہی چند حکایتین اس باب کی محاسن الحسنین مین لکھی گئی ہین اونسی صاف طور پر تطورات اولیاء اللہ کا معلوم ہوتا ہی حضرت توفیق مدظلہ نے کتاب الخیرۃ الخیرۃ مین کئی حکایتین اس باب کی تحریر فرمائی ہین چنانچہ ایک حکایت مین ذکر کیا ہی کہ ایک ولی اللہ کو وقت واحد مین تین جگہہ نماز پڑھتے دیکھا سید صاحب مرحوم نے روض الریاحین کو تو ملاحظہ فرمایا ہوگا اوسمین چند حکایات اس باب کی ہین شرح ابیات مین خود سید صاحب نے بعض حکایات روض کو ذکر فرمایا ہی مگر وہ دلیل جو کہ اونکے مرکوز خاطر ہوگی نہ ملی اسی لیی کلام سیوطی رحمہ اللہ کو باطل اور ہر دلیل سی عاطل ٹھیرایا تعجب تو یہ ہی کہ سید صاحب مرحوم مسئلہ و مسئلہ کے قائل ہین یعنی بعض مرد عورت اس قسم کے ہوتے ہین کہ انکے خواب مین مردے آیا کرتے ہین جو کچھہ مردون کو ورثہ کو کہنا سننا ہوتا ہے وہ اونسی کہتے ہین پھر وہ مردون کی جواب لا دیتے ہین اور یہ لوگ یمن مین معروف مشہور ہین پس ایک مرد عورت کا کہنا تو قابل تصدیق ہوا اور ایک جم غفیر صادقین مخلصین متقین زاہدین مجیبین کا فرمودہ قول باطل ٹھیرا یہ بات کچھہ سمجھہ مین نہین آتی شاید سید صاحب کو سیوطی پر رد ہی کرنا منظور تہا واللہ اعلم رہی یہ بات کہ سیوطی رحمہ اللہ نے بعد نقل کلام قرطبی کے کہا ہی یہ بہی احتمال ہی کہ ملائکہ متعدد ہون پھر اس احتمال کی تائید قول حلیمی سے فرمائی چنانچہ سابق گذر چکا اسپر سید صاحب مرحوم نے فرمایا کہ یہ نرا دعوی ہے حلیمی کا اسپر کوئی دلیل نہین ہی یہ تو قیاس شبیہی ہی چنانچہ حلیمی نے تشبیہ کا لفظ کہا ہے ملائکہ کتابت اعمال پر اونکا قیاس کیا ہی اور قیاس کو یہان کچھہ دخل نہین ہی کیونکہ احوال آخرت مین احوال دنیا پر قیاس جاری نہین ہوتا ہی اور ہم بعد ذکر کلام قرطبی کے یہ کہہ چکے ہین کہ قرطبی نے جواب کو واضح نہین کیا جواب یہی ہی کہ جیسے ساتھہ نص وارد ہوئی ہی ویسے ایمان لانا چاہیے اور اسکی تفاصیل علم کو سپرد اللہ تعالی کے کرین سو یہ کلام سید صاحب کا نہایت ٹھیک ہی لیکن سیوطی پر اس بابت کوئی اعتراض نہین کیونکہ اونہون نے صرف ایک احتمال ذکر کیا پھر حلیمی کا کلام ذکر فرمایا اور مختار و پسندیدہ اونکا یہی ہی کہ ملائکہ سوال دو ہی ہین یہی ساری زمین والون سی سوال کرتی ہین

فصل تجسد اعمال کی بیان مین

جاننا چاہیی کہ اعمال صالحہ و سیئہ متجسم ہو کے اپنے صاحب کو قبر و حشر مین راحت و تکلیف دینگی چنانچہ کیفیت اسکی فصل احادیث مین گذر چکی قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ مین کہا ہی اگر کوئی قائل کہے کہ اعمال منقلب بہ اشخاص کیونکر ہونگی حال آنکہ اعمال تو نفس اعراض ہین تو جواب اسکا یہ ہی کہ اللہ تعالی اعمال کی ثواب سی خوبصورت و بدصورت اشخاص پیدا فرماویگا اسی لیی کہ نفس عرض منقلب بجوہر نہین ہوتا ہے مثل اسکے وہ ہے جو کہ حدیث مین ثابت ہوا ہی کہ موت لائی جاویگی گویا وہ چت کبرا مینڈھا ہے پس اگر

پل صراط پر گذر کرینگی پہر اوسکو ذبح کر دینگی اور یہ محال ہی کہ موت مینڈہا ہو جاوی کیونکہ عرض ہی سبی ہی ہین کہ اللہ ایک شخص پیدا کریگا اوسکا نام موت رکہیگا پس وہ
جنت و نار کے درمیان مین ذبح کی جاویگی اسی طرح جو کوئی اس باب سی بخبیر وارد ہو تو اوسمین تاویل وہی ہی جو مینے ذکر کی انتہی قرطبی نی دوسری جگہہ تذکرہ مین اس
جواب کا بہت بسط کیا ہی جہان یہ ذکر ہی کہ قرآن شریف مومن کی شفاعت کریگا پہر ابن ماجہ کی حدیث ذکر کی کہ آپ نی فرمایا آویگا قرآن قیامت کے دن جوان
بس کہیگا مین وہ ہون کہ مینی تیری رات کو بیدار رکہا تیری دن کو پیاسا رکہا دواہ بریدۃ قرطبی نی کہا قرآن آویگا یعنی قرآن پڑہنے کا ثواب آویگا دوسری حدیث
مسلم نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی ذکر کی کہ مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ آپ فرماتی تہی قرآن لایا جاویگا دن قیامت کی اور اوسکی لوگ جو اوسکے
ساتہ عمل کرتے تہی آگی آگے اوسکی سورۂ بقرہ اور آل عمران ہونگی آپ نی ان دونون سورتون کی تین مثالین بیان فرمائین الخ اسکے آخر مین یہی کہ وہ دونون اپنی
پڑہنے والونکی طرف سی جہگڑینگی قرطبی نی کہا ہماری علماء فرماتی ہین یعنی اللہ تعالی انکے ثواب سی فرشتے پیدا کریگا کہ وہ اونکی طرف سی جہگڑینگی جیسا کہ بعض حدیثون
مین آیا ہی کہ جو شخص شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو کو پڑہیگا تو اللہ ستر ہزار فرشتی پیدا کریگا کہ وہ اوسکی لیے قیامت کی دن تک مغفرت مانگتے رہینگی قرطبی نی کہا پس
اسی طرح اللہ ثواب روزہ و قرآن سی دو فرشتی کریم پیدا فرماویگا کہ وہ اوسکے لیے شفاعت کرینگی اور ایسے ہی باقی اعمال صالحہ کا حال ہی جیسا کہ ابن مبارک نے
اپنی رقائق مین ذکر کیا ہی کہا ایک آدمی زید بن اسلم کی پاس آیا کہا مجہی یہ بات پہونچی ہی کہ مومن کی لیے اوسکا عمل قیامت کی دن اچہی سی اچہی صورت مین متمثل ہوگا
اوسکا موہنہ اور جوانی بہت اچہی ہوگی اور خوشبو اوسکی نہایت بہتر ہوگی پس وہ اوسکے پہلو کی طرف بیٹہیگا جبکہ کوئی چیز اوسی گہبراویگی تو وہ اوسی امن دیگا اور جبکہ وہ
کسی چیز سی ڈریگا تو وہ اوسپر آسانی کریگا پس مومن کہیگا جزا دی تجکو اللہ تو صاحب خیر ہی تو کون ہی وہ کہیگا کیا تو مجہی نہین پہچانتا حالانکہ مین تو تیری ہمراہ رہا تیری
قبر مین اور تیری دنیا مین مین تیرا عمل ہون واللہ وہ اچہا تہا سو اسی لیے تو مجہی اچہا دیکہتا ہی اور تہا خوشبودار اسی لیے تو مجہی خوشبودار دیکہتا ہی پس تو مجہپر سوار ہو جا کیونکہ
مین زمانہ دراز دنیا مین تجہپر سوار ہوا ہون اور وہ یہ قول ہی اللہ تعالی کا وینجی اللہ الذین اتقوا بمفازتہم یہانتک کہ وہ اوسے اوسکے رب کی طرف لاویگا پس
کہیگا یا رب بیشک ہر صاحب عمل نی پایا اپنی عمل مین اور ہر صاحب تجارت وصنائع نی یعنی اونکو نفع حاصل ہوا سوا میری صاحب کی کہ اسنی اپنی نفس کو میری ساتہ
مشغول کیا اللہ تبارک وتعالی فرماویگا تو کیا مانگتا ہی پس کہیگا مغفرت ورحمت یا مثل اسکی پس اللہ فرماویگا مقرر مینے اوسکی لیے مغفرت کی پہر وہ حلہ کرامت پہنایا جاویگا
اور اوسکی سر پر تاج وقار رکہا جاویگا اوسمین ایک موتی ہوگا کہ وہ دو دن کی راہ سی چمکیگا پہر عمل عرض کریگا یا رب وہ اپنی مان باپ سی مشغول ہو گیا تہا اور ہر
صاحب عمل وتجارت اپنی عمل سی مان باپ پر داخل کرتا تہا یعنی انکو اپنی محنت مزدوری سی کچہہ دیتا تہا پس اوسکی مان باپ دی جاوینگی مثل اوسکی جو وہ دیا گیا اور متمثل
کیجاویگی واسطی کافر کے اوسکی عمل سی ایک صورت بدتر اوس چیز مین کہ پیدا کی اللہ نی از روی موہنہ کے اور نہایت بدبودار اوسکی از روی بدبو کی پس وہ بدصورت شخص
بیٹہیگا طرف اوسکی پہلو کی جبکہ کوئی چیز اوسی گہبراویگی تو وہ اور زیادہ کر دیگا اور جبکہ وہ ڈریگا تو وہ اوسی اور ڈراویگا پس کافر کہیگا تو برا مصاحب ہی اور تو کون ہے
عمل کہیگا مجہی کیا تو نہین پہچانتا ہی وہ کہیگا نہین پس کہیگا مین تیرا عمل ہون وہ برا تہا سو اسی لیے تو مجہی بدصورت دیکہتا ہی اور وہ بدبودار تہا سو اسی واسطے تو مجہی بدبودار
دیکہتا ہی پس تو اپنا سر جہکا کہ مین تجہپر سوار ہوؤن کیونکہ تو زمانہ دراز دنیا مین مجہپر سوار رہا ہی اور وہ یہ قول ہی اللہ تعالی کا ویحملن اثقالہم واثقالا مع اثقالہم
اور یہ قول ولیحملوا اوزارہم کاملۃ یوم القیامۃ قرطبی رحمہ اللہ نی کہا کہ مثل اسکی رای سی نہین کہا جاتا ہی اور معنی اسکی حدیث قیس بن عاصم منقری سی لیے جاتی ہین
کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اونسی کہا ای قیس چارہ نہین ہی تیری لیے ایک قرین یعنی ساتہی سی کہ وہ تیرے ہمراہ دفن کیا جاویگا حالانکہ وہ زندہ ہوگا اور تو اوسکی ہمراہ
مدفون ہوگا اور تو مردہ ہوگا پس اگر وہ کریم ہی تو تیرا اکرام کریگا اور اگر وہ لئیم ہے تو تجہی سونپ دیگا یعنی تیری مدد نہ کریگا پہر وہ محشور نہ ہوگا مگر ہمراہ تیری اور تو مبعوث نہ ہوگا
مگر ہمراہ اوسکی اور تو نہ پوچہا جاویگا مگر اوس سے سو تو نہ کر اوسکو مگر صالح کیونکہ اگر وہ صالح ہی تو تو اوس سے انس پکڑیگا مگر ساتہ اوسکی اور اگر وہ فاحش ہی تو تو وحشت نہ کریگا مگر اوس سے
اور وہ تیرا فعل ہی۔ ابو الفرج ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب روضۃ المشتاق والطریق الی الملک الخلاق مین ذکر کیا ہے کہ حضرت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ لائی جاویگی قیامت کے دن توبہ خوش صورت اور خوش بو مین پس نہ پاویگا اوسکی بو اور نہ دیکھیگا اوسکی صورت مگر مومن پس وہ
پاوینگے بسبب اوسکی خوشبو اور انس کو۔ یہ دیکھکر کافر و عاصی و مصر کہینگے کیا ہی ہماری لیے کہ ہمنے نہین پایا جو تمنے پایا تو یہ اونسے کہیگی کہ مین تو زمانہ دراز تک تمہاری لیے
پیش ہوئی وار دنیا مین پس تم نے میرا ارادہ نہ کیا تم اگر مجھے قبول کرتی تو البتہ تم آج مجھ پاتے پس کہینگے ہم آج توبہ کرتے ہین پس ندا کریگا ایک منادی عرش کے نیچے سے
ہیہات ہیہات مہلت کے دن گئے اور توبہ کا کام تمام ہوچکا الحدیث قرطبی کا کلام پورا ہوا سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ ہمکو جو بات ظاہر ہوتی ہی وہ خلاف ہی اوسکے
جو قرطبی نے کہی کہ اون اعمال کی ثواب سے فرشتے پیدا کیے جاوینگے بلکہ ظاہر یہ ہی کہ وہ اعراض یعنی اعمال خود جسم ہو جاوینگے اور یہی ظاہر ہی اس قول سے کہ زہراوین یعنی بقرہ
وآل عمران دو صفین طیور کی ہو جاوینگی کیونکہ یہ قول خبر ہے اون دونون سے اور مقدر نکالنا خلاف اصل ہی اور ایسا ہی حال ہی عمل صالح کا اور اوسکی جدال کا قبر مین قدرت
الٰہیہ مین اس سے کوئی مانع نہین ہی اور ہم تو احوال آخرت پر ایمان لا ہی چکے ہین عقل اونکو نہ پہچانتی ہی نہ اونکی کیفیت کو پاتی ہی پس ہمکو کیا ہی کہ ہم اسپر ایمان نہ لاوین
کہ خالق اعراض و اجسام کی قدرت سے اعراض منقلب باجسام ہو جاتی ہین سبیل الرشاد مین کہا ہی کہ حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے ایک رسالہ مین فرمایا ہی جس کا نام
المعانی الدقیقة فی ادراك الحقیقة رکھا ہی بعض علمائے تجسد اعمال یا تجسد موت کو مشکل سمجھا تہا اونھون نے اوس رسالہ مین اوسکا جواب یہ دیا ہی فرماتے ہین
کہ جو تحقیق اسکو اور اسکے غیر کو شامل ہی یہ ہی کہ ساری معانی جو ہماری نزدیک معقول ہین وہ اللہ تعالی کی نزدیک متصور بصورت اجسام ہین اور متشخص بصورت اشخاص ہین
اگرچہ ہم اونکو محسوس نہین پاتے کیونکہ ہم اونسے حجاب مین ہین فرمایا اور احادیث نبویہ اسکے لیے ناطق و شاہد ہین اور یہ بھی ذکر کیا کہ خواب دیکھنا اسی باب سے ہے اسلیے
کہ دیکھنے والا اپنی خواب مین دیکھتا ہے اجسام کو اونکی تاویل اعراض کے ساتھ کیجاتی ہی پس وہ اجسام جو کہ خواب مین دکھائی دیتے مین وہ اون اعراض کی صورت
ہین جنسے عالم ملکوت مین تعبیر کی گئی ہے پہر فرمایا مین اس جگہہ حدیثون کو ایک ایک حدیث کرکے بیان کرتا ہون اس جزء مین تاکہ نفع لیوی اوس سے جو اوسپر واقف ہو
وباللہ التوفیق پہر حدیثین بیان کین تجسد ایمان سکینہ صلوٰۃ صیام ذنوب خطایا رحم اذکار لعنت معروف منکر ایام وغیرہ مین فجزاہ اللہ عنا وعن المسلمین خیرا
سید صاحب مرحوم فرماتے ہین جو شخص غور کریگا اون حدیثون کو اور جو اونکی معنی مین ہین جنکو سیوطی نے اوس رسالہ مین ذکر نہین کیا ہی اور باقی کتب مین ذکر فرمایا ہے
اوسے لائق نہین ہی کہ تجسد اعمال کی تصدیق مین کبھی توقف کرے علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سعید بن منصور نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہی کہا ہم تھے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز مین پس ایک شخص آیا یہان تک کہ صف مین داخل ہوگیا اوسنے کہا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ
واصیلا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کو پورا کر چکے تو فرمایا کہ البتہ مقرر مینے دیکھا تیری کلام کو کہ وہ چڑہتا ہی طرف آسمان کی یہانتک کہ دروازہ کھولا گیا سو وہ
اوسمین داخل ہوگیا پس یہ روایت مکاشف معصوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے کہ اعراض بیداری مین متجسد ہوگئی انتہی در منثور مین الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل
الصالح یرفعہ کی تفسیر مین کئی حدیثین ہین اسمین اور جامع کبیر وغیرہ کتب سیوطی مین اور احادیث ہین جس شخص کو اونکی معرفت حاصل ہوگی وہ یقینا تجسد اعراض کا
باخبار صادق معلوم کریگا اونمین سے ایک یہ قول ہے آپ کا کہ نہین کہتا بندہ لا الہ الا اللہ مگر اوسکے لیے آسمان کے دروازے کھول جاتی ہین یہانتک کہ وہ پہونچتا ہی طرف
عرش کی سبیل الرشاد مین تقریر تجسد اعراض مین میزان آخرت کی بحث مین طول کیا ہی اور بیان کیا ہی کہ موزون اعمال ہی کی صورتین ہین حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے
فرمایا ہی کہ صحیح یہی ہے کہ اعمال ہی تولے جاوینگے ابوداؤد و ابن حبان و ترمذی نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور ترمذی نے صحیح کہا ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین رکھی جاویگی میزان مین دن قیامت کے کوئی چیز کہ وہ زیادہ بوجھل ہو حسن خلق سے حدیث جابر رضی اللہ عنہ مین
مرفوعا آیا ہے کہ رکھی جاویگی میزان دن قیامت کے پس حسنات وسیئات تولے جاوینگے پہر جسکے حسنات اوسکے سیئات پر ایک دانے کی برابر بہاری ہو جاوینگی
وہ جنت مین داخل ہوگا اور جس کے سیئات اوسکے حسنات پر برابر ایک دانے کے بڑہجاوینگے وہ نار مین داخل ہوگا عرض کیا گیا پس جسکے حسنات وسیئات
برابر ہونگی فرمایا وہ لوگ اصحاب اعراف ہین اسکو خیثمہ نے اپنے فوائد مین اور عبداللہ بن مبارک نے زہد مین روایت کیا ہے اور مثل اسکے موقوفا بھی مروی ہے

فصل کیا میت کو کشف ہوتا ہے کہ وہ سوال کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا ہے

جناب سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ابیات مین فرماتی ہین جو شخص کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متمثل کیے جاتے ہین تو عیاض نے کہا ہی کہ یہ قول بے سند ہے نہین ہے شرح الصدور مین یون فرمایا کہ شیخ الاسلام حافظ عصر ابو الفضل ابن حجر سے کسی نے پوچھا کیا میت کے لیے کشف کیا جاتا ہی یہانتک کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا ہے اوہون نے جواب دیا کہ یہ بات کسی حدیث مین وارد نہین ہوئی وانما ادعاہ بعض من لا یحتج بہ بغیر مستند سوی قولہ فی ہذا الرجل ولا حجۃ فیہ لان الاشارۃ الی الحاضر فی الذہن سید محمد بن اسمعیل مرحوم فرماتی ہین مینے نہین پایا کسی کو کہ اوسنے یہ کہا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال کے وقت قبر مین متمثل کیے جاتے ہین

فصل میت سے سوال کس زبان مین ہوتا ہی

ابیات مین کہا ہی کہ منجملہ نادر کے جسکو آنکھین دیکھتی ہین یہ ہی کہ سوال قبر کا زبان سریانی مین ہے فتوی دیا ساتھ اسکے بلقینی ہماری شیخ نے اور مینے اسکو نہین دیکھا اپنی آنکھہ سے اونکے غیر کے لیے اور شرح الصدور مین فرمایا ہی کہ فتاوی شیخنا شیخ الاسلام علم الدین بلقینی مین واقع ہوا ہی کہ میت جواب دیتا ہی سوال کا قبر مین زبان سریانی مین اور مین اسکے لیے کسی سند پر واقف نہین ہوا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس سے پوچھے گئے پس فرمایا ظاہر حدیث یہ ہی کہ وہ عربی مین ہی فرمایا اور باوجود اسکی یہ بھی احتمال ہی کہ خطاب ہر ایک کا اوسکی زبان مین ہو انتہی جناب تحقیق مجدد فرماتی ہین کہ یہ بہت ٹھیک ہے

فصل بیان مین سوال مومن منافق کافر و اطفال مشرکین کی

اس مسئلے مین علما کا اختلاف ہی سیوطی رحمہ اللہ ابیات مین فرماتی ہین کہ ابن عبد البر سے منقول ہی کہ کافر صریح سے سوال نہین ہوتا سوال تو منافق ہی کے لیے ہی جو کہ کفار مین سے ہے جیسے کہ اسپر حدیث صادق کی دلالت کرتی ہے قرطبی و ابن قیم اونکے مخالف ہین اور ارجح میرے نزدیک قول اول ہی یعنی ابن عبد البر کا سید محمد بن اسمعیل مرحوم شرح مین فرماتی ہین کہ ابن عبد البر نے کہا ہی کہ آثار اسپر دلالت کرتے ہین کہ سوال نہین ہوتا مگر مومن یا منافق سے رہا کافر جاحد مبطل سو وہ اون مین سے نہین جن سے رب و دین و نبی کا سوال ہوتا ہے حافظ ابن قیم مرحوم نے بعد نقل کلام ابن عبد البر کے فرمایا کہ قرآن شریف اور سنت مطہرہ اس قول کے خلاف پر دلالت کرتی ہین اور سوال مومن و کافر دونون کے لیے ہے فرمایا اللہ تعالی نے یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیاۃ الدنیا وفی الآخرۃ ویضل اللہ الظالمین ویفعل اللہ ما یشاء صحیح مین ثابت ہی کہ یہ آیت عذاب قبر مین ہی جبکہ میت پوچھا جاتا ہی کون ہی رب تیرا کیا ہی دین تیرا کون ہی نبی تیرا صحیحین مین انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جبکہ رکھا جاتا ہی میت اپنی قبر مین اور چلے جاتے ہین اوسکے پاس سے اصحاب اوسکے تو بیشک وہ البتہ سنتا ہے اونکے جوتون کی آواز کو اور حدیث کو ذکر کیا بخاری نے یہ زیادہ کیا اور منافق و کافر پس اوس سے کہا جاتا ہے تو کیا کہتا تہا اس شخص مین وہ کہتا ہے مین نہین جانتا مین تو کہتا تہا جیسا لوگ کہتے تھے پس کہا جاتا ہے نہ تو نے جانا اور نہ تو نے پڑہا اور مارا جاتا ہے لوہے کے ہتوڑی سے اور ایک چیخ مارتا ہی کہ اوسکے ارد گرد والے اوسکو سنتے ہین مگر جن و انس اور بخاری مین اس طرح ہی واما الکافر والمنافق واو کے ساتھہ انتہی سید صاحب مرحوم کہتے ہین کہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری مین بعد ذکر حدیث بخاری کے فرمایا قولہ واما المنافق والکافر اس طریق مین اسی طرح ہی واو عطف کے ساتھ اور باب خفق نعل مین یون گذر چکا ہی واما المنافق او الکافر شک کے ساتھ اور روایت ابو داؤد مین یون ہی کہ کافر جبکہ رکہا جاتا ہے اور اسی طرح ابن حبان فی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی اور یون ہی حدیث طویل براء رضی اللہ عنہ مین آیا ہی اور حدیث ابو سعید رضی اللہ عنہ مین نزدیک امام احمد کے یون ہی اور اگر وہ کافر ہے یا منافق ساتھہ شک کی اور امام احمد کے نزدیک حدیث اسماء رضی اللہ عنہا مین یون ہی پس اگر وہ کافر ہے یا فاجر اور صحیحین مین انکی حدیث سے یون ہی واما المنافق والمرتاب اور حدیث جابر مین نزدیک عبد الرزاق کے اور حدیث ابو ہریرہ مین نزدیک ترمذی کے یہ ہے واما المنافق اور حدیث عائشہ مین نزدیک امام احمد کے اور حدیث ابو ہریرہ مین نزدیک ابن ماجہ کی یون ہے واما الرجل السوء اور طبرانی نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یون روایت کیا ہی اور اگر وہ ہے اہل شک سے پس یہ روایتین لفظاً مختلف اور اسپر مجتمع ہین کہ کافر و منافق سے سوال ہوتا ہی سو اسمین تعقب یعنی اعتراض ہے اوس شخص پر جو یہ زعم کرتا ہے کہ سوال نہین واقع ہوتا ہے مگر اوسکے لیے جو کہ ایمان کا دعوے

سلہ بلقینی بضم و کسر قاف نام یک قبیلہ کا مصر مین ۱۲
سلہ شرح الصدور مین سند اور شاذ و نیچ سے یہ بین لفظ سند غنہ عے کی ابیات مین لکہا ہے کہ سوال زبان سریانی مین ہوتا ہے اور اسی کتاب مین زبان سریانی سے سوال و جواب کے کچھ بی لکھی ہین ۱۲ منہ

کرتا ہی خواہ حق سمجھ کر یا باطل جانکر اور مستند اوسکا یعنی دلیل اوسکی اس باب مین وہ ہی جسکو عبدالرزاق نے طریق عبید بن عمیر سی جو کہ کبار تابعین سی ہین روایت کیا ہی کہا کہ مفتون دو ہی آدمی ہوتی ہین مومن و منافق رہا کافر سو وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی سوال نہین کیا جاتا ہی نہ وہ اونکو پہچانتا ہی حال آنکہ یہ اثر موقوف ہی اور جو حدیثین کہ تصریح کرتی ہین اس بات پر کہ کافر سی سوال ہوتا ہی باوجود کثرت اونکے طرق صحیحہ کے مرفوع ہین پس وہ لائق تر ہین ساتھ قبول کے اور حکیم ترمذی نی جزم کیا ہی ساتھ اسکی کہ کافر سے سوال ہوتا ہی پہر حافظ ابن حجر نی کلام ابن قیم کا ذکر کیا جس سی اونہون نی ابن عبدالبر کے کلام کا تعقب کیا تہا اور اوسکو ثابت رکہا پس حافظ سیوطی رحمہ اللہ سی تعجب ہی کہ اونہون نی اپنی ابیات مین کلام ابن عبدالبر کو ترجیح دی حالانکہ دلیل کلام ابن عبدالبر کے خلاف پر قائم ہی اور شرح الصدور کی یہ عبارت ہی کہ ابن عبدالبر نے کہا سوال نہین ہوتا ہی مگر واسطے مومن کی یا منافق کی جو کہ منسوب ہی طرف دین اسلام کی ظاہر شہادت کے ساتھ بخلاف کافر کے کہ اوس سی سوال نہین ہوتا ہی اور قرطبی و ابن قیم نے اونکا خلاف کیا اور کہا کہ سوال کی حدیثون مین اسکی تصریح ہی کہ کافر و منافق مسئول ہوتے ہین مین کہتا ہون کہ جو اون دونون نی کہا ممنوع ہی اسلیے کہ کافر و منافق کی درمیان مین جمع نہین کیا گیا کسی حدیث مین حدیثون سی اور سوا اسکی نہین ہی کہ بعض حدیثون مین ذکر منافق کا ہی اور بعض مین منافق کی بدل کافر ہی اور یہ پہر محمول ہی کہ مراد کافر سے منافق ہی بدلیل آپ کے قول کی حدیث اسماء رضی اللہ عنہا مین واما المنافق والمرتاب اور کافر کا ذکر نہین کیا اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے آخر مین نزدیک طبرانی کے قول حماد و ابو عمر ضریر سی وہ جو خبر ہے جو اسکی تصریح کرتی ہی انتہی سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ تم حافظ ابن حجر کے کلام سی یہ بات جان ہی چکے ہو کہ حدیثون کی لفظون مین کافر و منافق کے درمیان مین جمع وارد ہوا ہی جیسا کہ حافظ صاحب نے اونکو نقل فرمایا ہی انتہی حاصل یہ ہی کہ یہ سب کچھ کافر مکلف کے بارے مین ہی کسی ملت پر کیون نہو رہے اطفال مشرکین سو علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین فرمایا ہی کہ وقف سوال طفل مشرک سی کہتے ہین کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے حکایت کیا گیا ہی یعنی حضرت امام صاحب نی اسمین توقف فرمایا ہی نہ یہ کہا کہ سوال ہوتا ہی نہ یہ فرمایا کہ نہین ہوتا اسکی تفصیل آیندہ آویگی ان شاء اللہ تعالی

فصل بیان مین سوال اون لوگون کی جو دفن نہین کیے گئے یا اون کو سولی دیگئی یا اونکی بدن کی اجزا متفرق ہوگئی یا اونکو درندون نے کھالیا

علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ جو شخص پہینک دیا گیا اور وہ جسکو سولی دی گئی ان دونو سی سوال ہوتا ہی اور رزندہ اوسکی دیکہنے سی حجاب مین ہی اسلیے کہ اگر ہم اونکو اس مقام مین بیٹہا ہوا دیکہہ لین تو وہ اصل جو کہ عقد کیگئی ہی باطل ہو جاوی وہ اصل یہ ہی کہ جو اوس جگہ کے احکام غائب ہین اونکی ساتھ خلق پر ایمان فرض ہی یعنی اللہ تعالی نی خلق پر فرض کیا ہی کہ امور برزخ پر ایمان بالغیب لاوین پہر دیکہو اونکی تصدیق کرین پس اگر مردے کو اپنی قبر مین یا پہینکے ہوے کو اپنی جگہ مین یا سولی دیے ہوے کو سولی پر بیٹہا ہوا آنکہون سی دیکہہ لین تو ایمان بالغیب جو کہ اللہ تعالی نے فرض کیا ہی فوت ہو جاوی اس لیے امور برزخ و آخرت کو خلق کی آنکہون سی مستور کر دیا ہی پہر جب کبہی چاہتا ہی تو واسطے اظہار اپنی قدرت کے بعض خالص بندونکو کسی امر پر مطلع کر دیتا ہی جیسا کہ بعض حکایات مین گذر چکا اور بعض کا ذکر آیندہ آویگا سید صاحب مرحوم فرماتے ہین سوال عام ہے ہر مرنے والے کے لیے کسی طرح کیون نہ مرے اوسکو پہینک دین یا ڈبو دین یا آگ مین ڈالدین یا درندے یا پرندے اوسکو کھالین یا پرندے اوسے جہپٹ لین اسلیے کہ سوال کی دلیلین عام ہین انتہی جناب سیوطی رحمہ اللہ نی شرح الصدور مین یون فرمایا ہی قاضی نے کہا کہ جو شخص دفن نہین کیا گیا اون لوگون سی جو کہ روی زمین پر باقی رہے اونکی لیے سوال و عذاب واقع ہوتا ہی اور اللہ تعالی اسکے دیکہنے سی ابصار مکلفین کو باز رکہتا ہی جیسا کہ باز رکہا اونکو ملائکہ و شیاطین کی دیکہنے سی بعض نی کہا کہ جسکو سولی دیجاتی ہی اوسکی طرف حیات پہیری جاتی ہی حالانکہ ہم کو اوسکا شعور نہین ہوتا ہی جیسے کہ ہم اوس شخص کو میت گمان کرتے ہین جسپر بیہوشی طاری ہوئی ہے اور اسی طرح اوسپر خوب تنگ کر دیجاتی ہی واسطے دبانے قبر کے جس شخص کی دل مین ایمان کل مل گیا ہو وہ ان امور مین سی کسی چیز کو انوکہی نہین جانتا ہی اور اسی طرح وہ شخص جسکے اجزا متفرق ہوگئی اللہ تعالی بعض یا کل اجزا مین حیات کو پیدا فرما دیتا ہے اور اوسپر سوال متوجہ کیا جاتا ہی اسکو امام الحرمین نے کہا ہی بعض نے کہا یہ سوال ذر سے زیادہ تر بعید نہین ہی جنکو اللہ تعالی نی آدم علیہ السلام کی پشت سی نکالا اور اونکو اونکی جانون پر گواہ کیا الست بربکم قالوا بلی انتہی سید صاحب مرحوم فرماتے ہین

کہ اللہ تعالیٰ نی جو کہ عذاب قبور اور احوال قبور کو مخفی فرمایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی وجہ حکمت کی طرف اس قول سی اشارہ فرمایا ہی کہ اگر یہ بات نہوتی کہ تم دفن نہ کرو تو مین تمکو سنوا دیتا یا مثل اسکی فرمایا بہت سی سچے خواب بتواتر منقول ہین کہ اونمین کچھ احوال موتی کا ذکر ہی اور ہم تھوڑے سی کتاب الروح سی ذکر کرتی ہین پھر چھ خواب ذکر کیی (۱) حضرت ابن عباس نے حضرت عمر کو خواب مین دیکھا ۲ عبد اللہ ابن عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا کہ گویا وہ باغ مین ہین اونہون نی مجھے چند تفاح دیے مینے اونکی تعبیر اولاد سی کی ۳ مسلمہ بن عبد الملک نے عمر بن عبد العزیز کو خواب مین دیکھا ۴ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ نے سلمہ بن یسار کو خواب مین دیکھا ۵ شہر بن حوشب کی روایت ہی کہ عوف نی صعب بن جثامہ کو خواب مین دیکھا حافظ ابن قیم نی بعد ذکر اس خواب کی فرمایا کہ یہ فقہ عوف رحمہ اللہ سی ہے کہ اونہون نی صعب کی وصیت کو بعد اونکی موت کے نافذ کیا اور صعب کے قول کی صحت کو یقین کیا بسبب قرائن کی جسکی اونہون نی اونکو خبر دی تھی کہ دینار دس ہین اور وہ ترکش مین رکھے ہین پھر یہودی سی پوچھا اور اوسکے قول کو خواب سی مطابق کیا پس عوف نی دوسری صحت کی ساتھ حزم کیا یہودی کو دینار دیدیے یہ ایسی فقہ ہی کہ افقہ واعلم ناس ہی کو لائق ہی اور وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین شاید اکثر متاخرین اسکا انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ عوف کو یہ کیونکر جائز ہوا کہ وہ دیناروں کو صعب کی ترکہ سی نقل کرین اور ایک خواب کے سبب سی یہودی کو دیدین حالانکہ وہ اونکی یتیمون اور وارثون کے تھے ۶ نظیر اس قصی کا قصہ قیس بن ثابت بن شماس کا ہی ابن عبد البر وغیرہ نی اوسکو ذکر کیا ہی پھر اوسکو بیان کیا اسمین یہ ذکر ہے کہ ثابت کی زرہ بعد اونکی شہادت کے کسی نے لیلی تھی اونہون نی ایک اور شخص کی خواب مین آکے اوسکا پتا بتایا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اوس خواب کے موافق زرہ کو طلب فرمایا اسکی بعد حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ خالد وخلیفہ اول رضی اللہ عنہما اور اونکی ساتھ صحابہ نے اس وصیت کے جاری کرنے پر اور اس خواب کی ساتھ عمل کرنی پر اور زرہ جسکی پاس تھی اوس سے چھیننے پر اتفاق کیا اور بعض فقہ ہی پھر اسکے نظائر اور قضایا ذکر کیے جسکے قائل علماء ہوے ہین قرائن کی طرف رجوع کرکے انتہی سید صاحب مرحوم فرماتی ہین حاصل یہ ہی کہ علم رؤیا علم شریف ہی اور اوسکا صدق یقینی ہی بسبب کثرت وقوع خواب کی اوس قسم سی کہ اوسمین ہمکو اور ہماری غیر کو تشکیک کا دخل نہین ہے

حکایت سید صاحب مرحوم فرماتی ہین مجھسے میرے شیخ زید بن محمد بن حسن بن امیر المومنین نے حکایت کی کہ اونکی ایک بہن تہین انکے تین لڑکے تھے انمین سی ایک لڑکا مرگیا شیخ نی اوسکو خواب مین دیکھا اوس سی پوچھا کہ موت کے بعد کیا حال ہوا اوسنی خبر دی کہ اوسکے لیے بخشش کی گئی پس شیخ نی کہا کس سبب سی اوسنی کہا کہ ایک سائل فقیر صدقہ مانگتا ہوا آیا تھا اور اوسنی اونکی گھر کی طرف پتھر پھینکا تھا پس اوسنی ایک قربہ کو توڑ ڈالا اوسکے دونون بھائی نکلے تاکہ فقیر کو مارین پس مین اوس سے دفع کرنیکے لیے نکلا یہانتک کہ اونکو اوس فقیر سے دفع کردیا پس یہ سبب ہوا اوسکی حسن حال کا بعد موت کی شیخ فرماتی ہین کہ مین نکلا پس مین نی دیکھا کہ مکان مین بہن کے مکانون سی وہ قربہ ٹوٹی ہوئی پڑی تھی اوسنی پوچھا کہ اوسکو کس نے توڑا اونہون نی وہی بیان کیا جو اونکے بیٹے نے بعد موت کے بیان کیا تھا جاننا چاہیے کہ جبکہ اللہ سبحانہ نی اہل قبور کے امور کو مشاہدے سے مخفی کردیا کہ اونمین سی جسپر عذاب ہوتا ہی اور جو عیش وآرام مین ہی ہم اونکو نہین دیکھتی تو اوسنی اپنی بعض بندونکو اونکی احوال کی اطلاع خواب مین عنایت فرمائی اور اونکو ایسے امور کا مشاہدہ عطا کیا کہ وہ امور خلق کی نزدیک سچی ہین اس طور پر کہ اللہ تعالیٰ کبھی کسی مرد یا عورت کو اس بات کی ساتھ خاص فرماتا ہی اور وہ عورت اس امر کے ساتھ مشہور ومعروف ہوجاتی ہی کہ مردی اوسکی خواب مین آتی ہین اور وہ اونکی طرف سی ایسی خبرین لاتی ہین جنکی تصدیق اونکے قرابت والے کرتے ہین یا جو لوگ اونکے پاس اوٹھتے بیٹھتے تھی وہ اون خبرون کو سچ بتاتی ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ جو شخص مردون کے اخبار لانے کے ساتھ معروف ہوتا ہی تو میت کے بعض عزیز قریب جو کہ زندہ ہین اوس شخص کو اپنی جس میت کے پاس بھیجا چاہتے ہین بھیجتی ہین اور میت جو کچھ وصیت کرتا ہی وہ شخص اوسکی طرف سی اوسکے عزیز قریب کو پہونچا دیتا ہے اور اوسکا جواب لا دیتا ہی نیک لوگون مین سی ایک گروہ نے بعد ایک گروہ کے اسکی وقوع کی ہمکو خبر دی یہانتک کہ کثرت وقوع سی اس امر کا یقین ہوگیا اور جو مرد وعورت کہ مردون کی پاس آتا جاتا ہی اوسکو مسقل ومسقلہ کہتے ہین گویا اونہون نے اس نام کو سفل سی اشتقاق کیا یعنی وہ شخص جو کہ نیچے زمین مین جاتا ہے جسمین مردے دفن کیے جاتے ہین +

فصل اس بیان مین کہ روح میت کی اوسکی بدن کی طرف قبل دفن کی پھیری جاتی ہے یا بعد دفن کے

علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین جبکہ لوگ دفن کے بعد پھرتے ہین تو میت کی روح اوسکے بدن کی طرف پھیری جاتی ہی اسپر سید صاحب مرحوم نے شرح مین فرمایا کہ کلام ناظم تو یہ ہے کہ رد روح بعد دفن کے ہے اور حدیثون کی لفظون سی ظاہر یہ ہی کہ روح قبل دفن کے پھیری جاتی ہے پھر شرح الصدور سی وہ باب نقل کیا جسمین یہ بیان ہی کہ میت اپنے نہلانے والے تجہیز تکفین کرنے والے کو پہچانتا ہے اور جو کچھ کہ لوگ بھلا برا اوسکو کہتی ہین وہ اوسکو سنتا ہی اسکے بعد تین حدیثین ذکر کین (۱) ابن ابی الدنیا نے قبور مین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی نہین ہے کوئی میت کہ اپنی کھاٹ پر رکھا جاوی پھر اوسکو تین قدم لیکر چلین گر وہ ایک کلام کرتا ہے سنتا ہے اللہ اوسکو جسے چاہے مگر ثقلین جن وانس الحدیث (۲) بخاری ومسلم نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ جنازہ رکھا گیا اور لوگون نی اوسکو اپنی گردنون پر اوٹھا لیا پس اگر وہ صالح ہے تو کہتا ہی مجھے آگے لیجاؤ الحدیث (۳) امام احمد وابن ابی الدنیا نے اور طبرانی نے اوسط مین مروزی وابن مندہ نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک میت پہچانتا ہے اوس شخص کو جو کہ اوسے نہلاتا ہی اور اوٹھاتا ہے اور کفناتا ہی اور اوسکو جو اوسے اوسکی گڑھے مین اوتارتا ہی یہ سب حدیثین پہلے گذر چکی ہین اس لیے بقدر حاجت لکھی گیئن پھر سید صاحب مرحوم نے فرمایا کہ ظاہر ان حدیثون کا یہ ہے کہ پھر آنا روح کا طرف میت کے اس حال مین ہی قبل دفن کے مگر ابن ابی الدنیا نے بکر بن عبد اللہ مزنی سے روایت کیا ہے کہ اونہون نی کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر حال یہ ہی کہ اوسکی روح ملک الموت کے ہاتھ مین ہوتی ہی پس لوگ اوسے نہلاتے کفناتے ہین اور وہ دیکھتا ہی جو اوسکے گھر والی کرتی ہین اور بیہقی نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا بیشک روح فرشتے کے ہاتھ مین ہوتی ہی اور جسم لوٹایا جاتا ہی پس جبکہ اوسکو اوٹھالیا تو اوسکے ساتھ ہو لیتا ہے پھر جب قبر مین رکھا جاتا ہی تو وہ فرشتہ اوس روح کو اوسمین پھیلا دیتا ہی مگر مزنی تابعی ہین اور دوسری حدیث موقوف ہی پس اگر یہ آثار بدرجہ صحت پہونچین تو جن حدیثون مین یہ آیا ہی کہ میت اپنے غاسل وغیرہ کو پہچانتا ہے اور اپنے جنازی پر کلام کرتا ہی یہ آثار اون حدیثون کو فقط روح کی ساتھ مقید کردینگی اور قول ناظم کا کہ رد روح کا بعد دفن کے ہوتا ہی یہی تمام ہو جاوےگا

فصل اس بیان مین کہ میت وقت سوال کی پورا زندہ ہوجاتا ہی یا نہین

حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتی ہین کہ میت پورا زندہ ہوجاتا ہے نزدیک جمہور کے اسلیے کہ ظاہر ماثور یعنی منقول یہی ہی نہ جز اوسکا سید صاحب مرحوم شرح مین فرماتے ہین کہ حدیثین اس بات کے ساتھ وارد ہوئی ہین کہ میت کی طرف اوسکی روح عود کرتی ہی اور وہ اپنی قبر مین بیٹھتا ہے اور وہ خطاب کیا جاتا ہی اور یہ ظاہر ہے اس بات مین کہ وہ حیات پوری حیات ہے بجمیع اجزائہ شرح الصدور مین فتاوی حافظ ابن حجر رحمہ اللہ سے یون نقل فرمایا ہے کہ اونسے کسی نے پوچھا کیا میت وقت سوال کی بیٹھتا ہی یا اوس سی سوال کیا جاتا ہے اور وہ سوتا ہوتا ہے پس جواب دیا کہ بیٹھتا ہے اور کسی نے اونسے پوچھا آیا روح اوسوقت جسم سی متلبس ہوتی ہی جیسے کہتی ہی پس جواب دیا کہ ہان لیکن ظاہر خبر یہ ہی کہ روح میت کے اوپر کے آدھے بدن مین حلول کرتی ہے انتہے سید صاحب مرحوم کہتی ہین کہ مین اوس خبر کو نہین پہچانتا ہون جسکی طرف حافظ صاحب مرحوم نے اشارہ فرمایا ہی حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین حدیثین تصریح کرتی ہین کہ سوال کے وقت اعادہ روح کا بدن کی طرف ہوتا ہی لیکن اس اعادہ سی حیات معہود حاصل نہین ہوتی ہے کہ جس سی روح بدن کی ساتھ اور بدن کی تدبیر کے ساتھ قائم ہوتی ہی اور اوسکے ہوتے ہوئے طعام وغیرہ کی طرف محتاج ہوتی ہی اوس سی تو بدن کے لیے ایک اور ہی حیات حاصل ہوتی ہی کہ جس سی سوال کی ساتھ امتحان حاصل ہوتا ہے اور جیسے یہ ہے کہ حیات سوتے کی اور وہ زندہ ہے غیر ہے حیات جاگتے کی کیونکہ خواب برادر مرگ ہی اور سوتے سی اطلاق حیات کی نفی نہین کرتی ہی ویسے ہی حیات میت کی وقت اعادہ کے حیات حی کی غیر ہی اور وہ ایسی حیات ہی کہ میت سے اطلاق اسم موت کی نفی نہین کرتی ہے بلکہ ایک امر متوسط ہی درمیان موت وحیات کی جیسے نیند اون دونون کے درمیان مین متوسط ہی اور حدیث مین اسپر دلالت نہین ہی کہ روح مستقر رہتی ہی وہ تو صرف اسپر دلالت کرتی ہی کہ روح کو بدن کے ساتھ ایک تعلق رہتا ہے اور وہ ہمیشہ جسم سی متعلق رہا کرتی ہی گو جسم بوسیدہ وبارہ بارہ

جسم سے متفرق کیون نہ ہوجاوی انتہی ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین حدیثین اسپر متواتر ہین کہ سوال کے وقت روح کا عود بدن کی طرف ہوتا ہی اور سوال بدن کا بدون روح کے ایک گروہ کا قول ہی ازانجملہ ابن زاغونی ہین اور ابن جریر سے بھی حکایت کیا گیا ہی جمہور نے اسکا انکار کیا ہی اور دوسرون نے انکا مقابلہ کیا پس کہا ہی کہ سوال روح کی لیے ہے بدون بدن کی یہ قول ابن حزم اور اور لوگون کا ہی ازانجملہ ابن عقیل وابن جوزی ہین اور یہ قول غلط ہی ورنہ قبر کے لیے اسکی ساتھ کوئی خصوصیت نہین ہوتی انتہی سید صاحب مرحوم فرماتی ہین کہ حدیثین جیسا کہ ابن تیمیہ نے کہا اسپر دلالت کرتی ہین کہ روح بدن کی طرف عود کیجاتی ہی پھر سوال کیا جاتا ہے پس سوال روح کی لیے ہے بدن مین

فصل اس بیان مین کہ جس شخص کی اجزا متفرق ہو گئی ہین اعادہ روح کا اوسکے کل اجزا مین ہوتا ہے یا بعض مین

علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ جس شخص کے سارے اجزا یا بعض متفرق ہو گئے ہین اللہ تعالی اوس شخص مین حیات کو پیدا فرماتا ہی پھر اوسکی طرف سوال متوجہ کیا جاتا ہے امام الحرمین نے اسپر تصریح کی ہی اور جزولی نے اپنی شرح مین اصحاب سے منقول ہی اس باب مین اختلاف نقل کیا ہی پس بعض کہتی ہین کہ ہر جزو جمع کیا جاتا ہی کسی نے کہا وہ جزو زندہ ہوتا ہی جو کہ سنتا ہی کسی نے کہا جزو قلب مین کسی نے کہا جزو دماغ مین روح کا حلول ہوتا ہی کسی نے کہا بلکہ وہ ایک علیحدہ جزو ہے کہ میت کے لیے اوسوقت روح اوسمین حلول کرتی ہی پس یہ مذاہب معدود ہین جبکہ یہ اقوال معلوم ہو چکے تو اب سمجھنا چاہیے کہ میت کی روح قبر مین عود کرتی ہی اصلی کی اسپر دلیل قائم ہی کیونکہ وہ بعد عود روح کے قبر مین اوٹھکر بیٹھتا ہے چنانچہ احادیث واخبار نبویہ مین بتواتر اسکی تصریح وارد ہوئی ہی صحابہ کرام ان حدیثون کے راوی ہین اور جمیع صحابہ کی حدیثین جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہے وہ سب اسپر متفق ہین کہ مردہ قبر مین زندہ ہوتا ہی اور بیٹھتا ہی یہانتک کہ حدیث جابر مین یہ آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ میت اپنی قبر مین داخل ہوتا ہی تو اوسکے لیے سورج ایسا کر دیا جاتا ہی جیسا کہ وقت غروب کے ہوتا ہی پھر وہ بیٹھ جاتا ہے اپنی آنکھون کو ملتا ہے کہتا ہے مجھی چھوڑو کہ مین نماز پڑھ لون اس حدیث کو ابن ماجہ وابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہی بعض حدیثون مین یہ مذکور ہی کہ مومن اپنی جنت کے گھر کو۔ اور غیر مومن اپنی دوزخ کی گھر کو دیکھتا ہے مومن کہتا ہے مجھے چھوڑو تا کہ مین اپنی گھر والون کی طرف جاؤن اونکو خوشخبری سناؤن پس بیشک یہ حال اوسی شخص کا ہوتا ہی کہ جسکی طرف روح حقیقی اور روح اصلی پھر آئی ہو جیسے کہ پہلی تھی نہ یہ کہ بعض یا ساری روح کا اعادہ ہوا اور بعض بدن مین حلول کیا ہو اور یہ بھی معلوم ہو چکا کہ عذاب قبر کا متواتر ہے اور کافر و منافق مطراق یا مرزبہ حدیدی سے مارا جاتا ہی اور یہ عذاب اوسی بدن کو ہوتا ہی کہ جسمین روح ہو مگر پہلے گذر چکا ہی کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ حلول روح کا نصف اعلی مین ہوتا ہی حالانکہ ادلہ اسپر دال ہین کہ میت کے ساری بدن مین ہوتا ہی جیسا کہ جمہور کہتی ہین حدیث براء بن عازب رضی اللہ عنہ جو کہ ساری حدیثون سی احوال موتی مین زیادہ تر جامع ہی اوسمین تصریح ہے کہ منکر نکیر میت کو بٹھاتے ہین اوس سی سوال کرتے ہین یہ ظاہر ہی اس بات مین کہ میت زندہ بیٹھتا ہی جیسا کہ تھا ان لتنی بات ہی کہ ادلہ اسقدر ہین وہ اوس شخص کے حق مین ہین جو کہ اپنے حال پر باقی ہی اور اختلاف اوس شخص مین ہے جسکے اعضا متفرق ہو گئے ہین مگر یہ بات مخفی نہین ہے کہ احوال موتی سی خبر دینا ایک ایسا امر ہی کہ سوای نقل کے اوسکی معرفت کا اور کوئی طریقہ نہین ہی کیونکہ عقل کو اوسمین کسی طرح کا مجال نہین ہی پس جو شخص یہ کہتا ہی کہ میت متفرق الاجزاء کے دل یا دماغ یا اور کسی عضو مین حیات ہوتی ہی اوسکی پاس کوئی ایسی دلیل نہین ہی کہ وہ اس تقسیم کے لائق ہو تو اولی یہ بات ٹھیری کہ میت متفرق الاجزاء کو بھی عموم احادیث حیات میت مین داخل کرین کیونکہ تخصیص موجود نہین ہی یا یہ کہ توقف کرین اور اسکا علم اللہ عز وجل کو سونپین **فائدہ** امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے متفرق الاجزاء مردون مین سی بعض کو مستثنے کیا اور فرمایا کہ جس مردی کو درندے پھاڑ کھا جاتی ہین اوس سی جب سوال ہوتا ہے کہ وہ اونکے پیٹون مین قرار پکڑے اور یہ بات مجازا نہین ہی یعنی حقیقۃ ہی اسی طرح بزازی نے اسپر تصریح کی ہی سید صاحب مرحوم شرح مین فرماتی ہین کہ بزاز علما حنفیہ سی ہین اونہون نے اپنی فتاوے مین کہا ہی کہ سوال اوسمین ہوتا ہے جسمین میت قرار پکڑ جاتا ہے یہانتک کہ اگر اوسکو درندے نے کھالیا ہی تو سوال درندے کے پیٹ مین ہوگا پھر سید صاحب مرحوم نے کوئی وجہ اس قول کا رد کیا ہی

فصل بیان مین اوس شخص کی جو کہ تابوت مین رکھا گیا ہی

بزازی رحمہ اللہ نے اپنے فتاوی مین کہا ہی کہ جو شخص تابوت مین چند دنون تک رکھا جاتا ہی تا کہ اوسکو کسی جگہ اوٹھا لیجاوین تو اوس سے سوال نہین کیا جاتا ہی جبتک کہ

وہ دفن نہین کیا جاتا علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات و شرح الصدور دونون مین اس قول کو نقل فرمایا ہی سید صاحب مرحوم فرماتی ہین گویا دلیل اس قول کی ظاہر احادیث ہین حدیثون مین یون آیا ہے کہ جب کہ میت دفن کیا جاتا ہی تو اوسکی پاس دو فرشتے آتی ہین کیونکہ شارع علیہ السلام نے تعلیق حکم یعنی سوال کی دفن پر فرمائی ہے

فصل سوال غریق کی بیان مین نیکساری رحمہ اللہ نے تصریح کی ہی کہ جو شخص دریا مین ڈوب جاتا ہی اوس سی جب سوال ہوتا ہی کہ وہ غائب ہو جاتا ہی سیوطی رضی اللہ عنہ نے اس قول کو ابیات مین نقل کیا ہی سید صاحب مرحوم نے کیا خوب بات فرمائی ہی کہ ان چیزون مین توقف کرنا اور انکی تفاصیل کو عالم الغیب والشہادۃ کی طرف رجوع کرنا بہت عمدہ بات ہی

فصل قرآن شریف سوال کی وقت تلقین حجت کرتا ہے جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین شقیق بلخی رضی اللہ عنہ سی نقل کیا ہی کہ جو شخص قرآن شریف کو اپنی آنکھہ سی دیکھکر مصحف مین پڑہتا ہے اوسکو قرات قرآن تلقین حجت کرتی ہی سید صاحب مرحوم فرماتی ہین کہ مینے روایت شقیق کو بلفظہا نہین پایا انتہی یہ بات جو شقیق نے فرمائی اسمین کئی آثار آئی ہین اور بعض آثار کی تخریج بزار نے کی ہی کاتب حروف عفا اللہ عنہ کہتا ہی کہ سید صاحب نے شرح الصدور کو ملاحظہ نہین فرمایا اوسمین سیوطی رضی اللہ عنہ نے روایت شقیق کو روض الریاحین امام یافعی رضی اللہ عنہ سے بلفظہا نقل فرمایا ہی کہ شقیق بلخی رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ اونہون نے فرمایا کہ ہمنے پانچ چیزون کو طلب کیا پس اون کو پانچ چیزون مین پایا ہمنے برکت قوت کو طلب کیا تو اوسی ضحی کی نماز مین پایا اور ہم نے قبور کی روشنی کو طلب کیا تہا تو اوسکو رات کی نماز مین پایا جواب منکر و نکیر کو طلب کیا تو اوسی قرات قرآن مین پایا پل صراط کے عبور کو طلب کیا تو اوس کو روزی اور صدقہ مین پایا سایہ عرش کو طلب کیا تو اوسکو خلوت مین پایا۔ یہ حکایت محاسن المحسنین مین بہی لکہی گئی ہے۔

فصل اس امر کی بیان مین کہ اللہ تعالی نے میت کے سوال و جواب مین کیا حکمت رکھی ہے اول یہ سمجہنا چاہیے کہ حکمت کیا چیز ہی اور اوسکی کیا معنی ہین سید محمد بن ابراہیم وزیر رحمہ اللہ تعالی کتاب ایثار الحق علی الخلق مین فرماتے ہین کہ حکمت کے معنی اس جگہہ یہ ہین کہ افضل اعمال کو جاننا اور اس جاننے کے موافق عمل کرنا مثلا یہ بات جاننا کہ صدق اولی ہی کذب سی اور عدل اولی ہے جور سی پہر اس جاننے کے مطابق عمل کرنا یعنی سچ بولنا جہوٹ چہوڑنا عدل اختیار کرنا ظلم سی بچنا اس بات مین کسی کا خلاف نہین ہی کہ یہ بات جو مذکور ہوئی اون لوگونکے حق مین حکمت ہی جو کہ خلق مین سی علما و حکما ہین اشعریہ نے اس حکمت کی ثابت کرنے مین اللہ تعالی کی لیے خلاف کیا ہے یہ لوگ اللہ تعالی کے اقوال و افعال مین حکمت کی نفی کرتے ہین انکی اور اونکے درمیان مین جو کہ حکمت کو ثابت کرتی ہین طول طویل لڑائی جہگڑا واقع ہوا ہی حجت اونہین کی ساتہہ ہی جو کہ حکمت کو ثابت کرتے ہین حنابلہ اشعریہ کے مخالف ہین یہ حکمت کا اثبات کرتی ہین حافظ ابن قیم مرحوم حنبلی نے حادی الارواح مین فرمایا ہی کہ احکم الحاکمین اعلم العالمین پر یہ بات محال ہی کہ اوسکے افعال حکمت و مصالح یا غایات حمیدہ سی معطل و بیکار ہون قرآن و سنت و معقول و نظر و آیات اسکے بطلان کی شہادت دیتے ہین اور جواب شافی مین یہ فرمایا ہی کہ جسنے حقیقت حکمت اللہ تعالی کی نفی کی جو کہ غایات محمودہ اوسکی فعل سی مقصود ہین اوسنے اللہ سبحانہ کی قدر نہ کی جیسا کہ حق تہا اوسکی قدر کرنے کا حافظ صاحب مرحوم سے پہلے اس قول کو انکے شیخ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا ہی اور اثبات حکمت مین اور اوسکے رد مین جسنی حکمت کی نفی کی ہی مبالغہ فرمایا ہی یہ مسئلہ ایثار الحق وغیرہ مین بسط سی مرقوم ہی سید محمد بن اسمعیل مرحوم نے کتاب ایقاظ الفکرہ بمراجعۃ الفطرہ مین اسکا بسط کیا ہی اور اثبات و نفی والون کے ادلہ کو ذکر فرمایا ہے جناب توفیق مدظلہ شرح ابیات مین فرماتی ہین کہ درمیان اشعریہ و حنابلہ کی مسائل اعتقاد مین قریب بارہ مسئلون کی اختلاف ہی منجملہ اونکے ایک یہ مسئلہ اثبات حکمت کا ہی اور صواب اس مقام مین ہمراہ حنابلہ کے ہی نہ اشعریہ کی جبکہ انسان حکیم کا فعل حکمت سی خالی نہین ہوتا ہی تو پہر حکیم علی الاطلاق کا فعل کیونکر خالی ہونے لگا جلت حکمتہ و عمت نعمتہ و دامت دولتہ و عزت عظمتہ جبکہ حکمت کے معنے معلوم ہو چکے تو اب سمجہنا چاہیے کہ اللہ پاک نے میت کے سوال و جواب مین کیا حکمت رکہی ہے کیونکہ اوسکا کوئی فعل حکمت و مصلحت سی خالی نہین ہوتا ہی پس جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین حلیمی شافعی رحمہ اللہ سی یہ حکمت نقل کی ہی کہ قبر بعد موت کے انسان کی لیے طریق ہی واسطے دوسرے قرارگاہ کی قبر مین میت کے ایمان کی بحث ہوتی ہی اسلیے کہ اگر وہ ابرار مین معدود ہے تو اوسکی روح کو جنت کی طرف عروج ہو اور اگر وہ فجار سے ہے تو اوسکی روح نیچی کر

نیچے زمین میں ڈالدی جاوی تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اللہ پاک نے اپنی حکمت بالغہ سے انسان کے لیے تین گھر مقرر فرمائے ہیں ایک دار دنیا دوسرا برزخ تیسرا
دار القرار دنیا تو یہی ہے جسمیں رہتے بستے ہیں برزخ کہتے ہیں پردے کو جو کہ درمیان دو شے کے حائل ہو مراد اوس سے وہ زمانہ ہے جو کہ مرنے سے لیکر قیامت تک ہے یعنی عالم قبر
اور حقیقت میں نفوس کے لیے چار گھر ہیں ہر گھر دوسرے سے زیادہ تر بڑا ہے اول ان کا پیٹ اسمیں تنگی اور روک اور تین تاریکیاں ہیں تاریکی رحم کی ظلمت
مشیمہ کی اندھیری پیٹ کی ابن عباس وعکرمہ وسعید بن جبیر نے ظلمات ثلث کی یہی تفسیر کی ہے دوسرا یہ گھر جس میں نشو ونما پایا اوس سے مالوف ہوا اوسمیں خیر وشر
اسباب سعادت وشقاوت کو کمایا محبوب ومکروہ سے ملا تیسرا گھر برزخ ہے یہ دنیا سے زیادہ تر وسیع اور بہت بڑا ہے بلکہ دنیا و برزخ میں وہ نسبت ہے جو کہ درمیان
دنیا اور ماں کے پیٹ کے ہے چوتہا دار القرار ہے اور یہ جنت ہے یا نار اسکے بعد پہر اور کوئی گھر نہیں ہے اللہ سبحانہ وتعالی اپنی قدرت وحکمت سے نفوس انسانیہ کو
ان تین گھروں میں یکی بعد دیگری نقل کرتا رہتا ہے یہانتک کہ اوس گھر کی طرف پہونچیں گی کہ اوسکے سوا اور کی لیاقت نہیں رکھتے ہیں اوسی میں اونکا ٹہکانا ہے اوس سے پہلے
اور گھروں میں مسافر تہی ہر وقت اپنے گھروں سے منزلیں قطع کرتے رہے طرف اپنی قرارگاہ کے اور نفوس کے لیے اللہ تعالی کی حکمت سے ہر گھر میں ایک شان وحکم ہے
کہ وہ غیر ہے دوسرے کے گھر کی شان سے فتبارک اللہ احسن الخالقین جبکہ یہ سمجھ لیا تو معلوم ہوا کہ حلیمی نے جو حکمت کہ سوال وجواب میں ذکر کی وہ یہی ہے کہ روح
ناپاک کی روح پاک سے تمیز ہو جاوی اور پاک کا عروج جنتوں کی طرف ہو اور ناپاک ساتوں زمین کے نیچے رکھی جاوی۔ مسئلہ مستقر ارواح کی تفصیل باب علحدہ
میں آویگی انشاء اللہ تعالی بعد اسکی علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے سوال قبر کی ایک مثال بیان کی ہے فرمایا کہ سوال قبر کا نظیر ہے وقفہ کا جو کہ حشر میں ہوگا اس
حال میں کہ مکلف کے اعمال پل صراط میں اوسپر پیش کیے جاوینگے یعنی مکلف کو پل صراط پر کہڑا کرینگے اور اوسکے اعمال اوسپر پیش کرینگے جسکے اچہے عمل ہونگے وہ
نجات پا دیگا جسکے بری ہونگی وہ ٹکڑے ہوکر جہنم میں گریگا پس جو حکمت کہ مکلف کے کہڑا کرنے میں ہے پل صراط پر یعنی تمیز خبیث کی طیب سے وہی حکمت سوال قبر
میں ہے **ف** ابن خلکان نے کہا ہے کہ حلیمی بفتح حاء مہملہ نسبت ہے طرف حلیم کے جو کہ انکے دادا تھے ابو عبداللہ حسین بن حسین بن محمد بن حلیم فقیہ شافعی معروف حلیمی
جرجانی ہیں انہوں نے طلب علم کی یہانتک کی کہ امام معظم ہوگئے ماوراء النہر میں لوگوں کے مرجع ٹہیرے انکے لیے مذہب میں وجوہ حسنہ ہیں **ف** ابرار جمع ہے بر کی
بر کہتے ہیں کثیر الخیر کو جیسا کہ قاموس میں ہے فجار جمع فاجر کی ہے فاجر ضد ہے بر کی فرمایا اللہ تعالی نے ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم **ف**
پل صراط جہنم کی پشت پر رکہا جاویگا بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز اعلی اوسکا طرف جنت کے ہوگا نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں کہ سلف
نے اوسکے اثبات پر اجماع کیا ہے وہ ایک پل ہے جہنم کی پشت پر ساری لوگ اوسپر سے گذرینگے پس مومن موافق اپنے اعمال کے نجات پاوینگے اور دوسرے لوگ
گر پڑینگے عافانا اللہ الکریم انتہی وشیخ صاحب مرحوم فرماتے ہیں کہ سیوطی رضی اللہ عنہ کے کلام میں اسپر تنبیہ ہے کہ پل صراط پر سے موحدین ہی گذرینگے مومن ہوں یا
منافق جیسے کہ قبر میں سوال بھی اونہیں سے ہوتا ہے اور یہ حلیمی ہے کہ اونہوں نے حکمت سوال قبر اور عبور پل صراط کی ایک چیز مقرر کی وہ یہ ہے کہ پاک ناپاک سے
متمیز ہو جاوی اور یہی احادیث صحیحہ کا مقتضا بھی ہے کیونکہ صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا آیا ہے اور جلال سیوطی رحمہ اللہ نے کتاب بدور سافرہ میں
اوسکو ذکر کیا ہے کہ اللہ دن قیامت کے لوگوں کو جمع کریگا پہر فرماویگا کہ جو شخص کسی چیز کو پوجتا تہا تو چاہیے کہ وہ اوسکے تابع ہو پس جو شخص سورج کو پوجتا تہا وہ
سورج کا اور جو چاند کو پوجتا تہا وہ چاند کا اور جو بتوں کو پوجتا تہا وہ بتوں کا تابع ہوگا اور یہ امت باقی رہجاویگی اور اسمیں اسکے منافق ہونگے پس آویگا اونکے پاس
اللہ تعالی اوس صورت کے غیر میں جسکو وہ پہچانتے ہیں پس کہیگا میں تمہارا رب ہوں وہ کہینگے ہم اللہ کے ساتھ تجہسے پناہ مانگتے ہیں یہ ہماری جگہ ہے یہانتک
کہ آوے ہمارے پاس رب ہمارا پس جبکہ ہماری پاس ہمارا رب آویگا تو ہم اوسے پہچان لینگے پہر آویگا اونکے پاس اوس صورت میں جسکو وہ پہچانتے ہیں کہیگا میں رب
تمہارا ہوں وہ کہیں گی تو ہمارا رب ہے پس اوسکی تابع ہو جاوینگی اور بچہایا جاویگا جہنم کا پل فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس میں ہونگا اول اون لوگوں کا
جو کہ گذرینگی اور دعا رسولوں کی قیامت کے دن اللہم سلم سلم ہوگی یعنی الٰہی سلامت رکھ اور پل صراط میں آنکڑے ہونگے مثل کانٹوں سعدان کی سوا اسکے کہ

اوسکی برائی کے اندازی کو نہین جانتا ہی مگر اللہ تعالی پس وہ آنکڑے جھپٹ لینگی لوگونکو بسبب اونکی اعمال کی اونمین سی بعض تو اپنے عمل کی ساتھ موثق ہونگے اور بعض مخردل یعنی ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوینگی پہر نجات پاوینگی الحدیث اسکی سوا اور چند حدیثین اس باب مین وارد ہوئی مین حدیثون سی یہ ثابت ہی کہ پل صراط بال سی زیادہ باریک تلوار سی زیادہ تیز ہوگا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے فتح الباری مین فرمایا ہی کہ سعید بن ہلال سی مروی ہی کہا ہم کو یہ بات پہونچی ہی کہ صراط بال سی زیادہ باریک ہی بعض لوگون کی لیے اور بعض کے لیے مثل وادی فراخ کے ہوگی اسکو ابن مبارک وابن ابی الدنیا نے اخراج کیا ہی مگر یہ مرسل یا معضل ہی صحیح نہین ہی ابو نعیم نے سہل بن عبد اللہ تستری رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا کہ جس شخص پر صراط دنیا مین باریک ہوئی اوسپر آخرت مین چوڑی ہوگی اور جسپر دنیا مین چوڑی ہوئی اوسپر آخرت مین باریک ہوگی اسکو سیوطی رحمہ اللہ نے بدور سافرہ مین ذکر کیا ہی مراد یہ ہی کہ جس شخص کو اتباع کی توفیق دیگئی اور وہ سالک مسالک ہدی وسنت ہوا اوسکے لیے صراط وسیع ہو جاویگی اور جسنے غیر رضی الہی مین وسعت کی اوسپر صراط آخرت مین باریک ہوگی **ف** علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے ایک حکمت سوال وجواب کی حلیمی سی نقل کی دوسری اور لوگون سی نقل کی کہ ایک اونمین سی حکیم ترمذی رحمہ اللہ مین وہ یہ ہی کہ اس امت سے پہلے جو امتین تہین اونکے پاس رسول آتی اگر اونہون نی رسول کا کہا مان لیا فبہا اور اگر انکار کیا تو رسول اونسی علیحدہ ہو جاتی اور اونپر جلد عذاب آجاتا جبکہ اللہ تعالی نے سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہیج کی رحمۃ للعالمین بنایا تو لوگونسے عذاب کو روکا جسنے اظہار اسلام کیا اوسنے اسلام کو قبول کیا خواہ اوسنے کفر کو پوشیدہ کیا ہو یا نہین پہر جبکہ وہ مری تو اللہ تعالی نے اونکی واسطے قبر مین امتحان لینے کا مقرر کیا تاکہ سوال کرکے اونکی دل کا بہید نکالی تاکہ اللہ سبحانہ خبیث کو طیب سی تمیز کری اور ثابت رکہی اللہ اون لوگون کو جو ایمان لائی ساتھ قول ثابت کی اور گمراہ کری اللہ ظالمون کو یہ تقریر پہلے بہی گذر چکی ہی سید صاحب مرحوم فرماتی ہین کہ یہ قول جب پورا ہو کہ پہلے دو امر ثابت ہو جائین اول یہ امر کہ آپ سی پہلے کوئی نبی انبیاء علیہم السلام سی قتال کی ساتھ مبعوث نہین ہوا دوسرا یہ کہ سوال قبر کا خاصہ امت محمدیہ کا ٹہیری اسکی بحث پہلے گذر چکی ہی امر اول کی ثبوت مین کلام ہی اسلیے کہ اللہ تعالی نی موسی علیہ السلام کو قتال جبارین کا حکم دیا تہا جیسا کہ قرآن پاک مین فرمایا ہی ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم الی قولہ اذہب انت وربک فقاتلا انا ہہنا قاعدون یہ آیت صریح ہی اس بات مین کہ اللہ تعالی نی اونکو قتال کا امر فرمایا اور یہ بات معلوم ہی کہ اگر وہ اسلام لاتی تو حضرت موسی علیہ السلام اونسی قتال نہ کرتی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ ایک نبی نے انبیاء سی ایک شہر والونسی قتال کیا یہانتک کہ جب قریب ہوئے اسکی کہ اوسکو فتح کرلین تو آفتاب کے غروب ہونے سے ڈری پس کہا ای سورج بیشک تو مامور ہے اور مین مامور ہون مین تجہی قسم دیتا ہون کہ تو گہڑی بہر ٹہیر جا اللہ تعالی نی اوسکو روک دیا یہانتک کہ اوس شہر کو فتح کرلیا الحدیث اسکو عبد الرزاق نی مصنف مین اور حاکم نے روایت کیا ہی اور حاکم نے صحیح کہا ہی یہ نبی یوشع بن نون علیہ الصلوۃ والسلام تہی جنہون نی جبارین سی قتال کیا اور ارض مقدسہ کو فتح کرلیا یہ قصہ کتب تفسیر وغیرہ مین موجود ہی اسی ردشمس کی طرف کسی شاعر نے اشارہ کیا ہی ؎

فردت علیہ الشمس واللیل راغم + بشمس لہا من جانب الخدر مطلع + فواللہ ما ادری الاحلام نائم + المت بنا ام کان فی الرکب یوشع +

پہر یہ بات ہی کہ حکمت سوال قبر مین بہی تمیز خبیث کی طیب سے ٹہیری تو یہ تمیز صرف ملائکہ کے لیے ہے کیونکہ اللہ تعالی تو ماضی ومستقبل کو برابر جانتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی عہد کی بعض منافقون کو جانتے تھے اور آپنے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو اسپر مطلع فرمایا تہا اور بعض منافقین کے علم کو اللہ تعالی نی آپ سی مستور رکہا تہا جیسا کہ قرآن پاک مین ارشاد فرمایا لا تعلمہم نحن نعلمہم سنعذبہم مرتین سے وہ منافق جو کہ آپکی وفات کے بعد باقی رہی سو آپکو اونکے علم کی کوئی ضرورت نہین ہی بلکہ آپکو نہین معلوم کہ آپکے بعد اصحاب نی کیا احداث کیا چنانچہ یہ بات ثابت ہی کہ قیامت کی دن کچہ لوگ آپکی حوض سی ہنکائے جاوینگی کہ آپ اونکو پہچانتے ہونگے آپ فرماوینگی اصحابی اصحابی پس کہا جاویگا کہ تم نہین جانتے ہو جو اونہون نی احداث کیا آپ فرماوینگی سحقا یعنی دور ہو الحدیث یہ حدیث صحیح بخاری وغیرہ مین موجود ہی پس فائدہ اس تمیز کا جسکے حکیم ترمذی مدعی ہین باقی نہین رہا مگر واسطے ملائکہ کے باوجود اسکے کہ ملائکہ علیہم السلام قبض روح کے وقت بندہ کو

سے شہید ہوئے ہیں کہ ان سے وہ فتنہ مٹ گیا جیسا کہ وہ مرنے کے ساتھ ہی شہید ہو کر آپ ہی ساتھ مٹ گئے اور فرشتے ان سے کہتے ہیں سلام علیکم ادخلوا الجنۃ

ندہ شخی سی جان چلے ہین کیونکہ وہ شخی سے یہ کہتے ہین اخرجوا انفسکم الیوم تجزون عذاب الھون الآیہ اور متقی سے کہتے ہین سلام علیکم ادخلوا الجنۃ بما کنتم تعملون اور کہتے ہین یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربك الآیۃ جبکہ معلوم ہوچکا کہ حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے جو حکمت بیان کی قائم نہین ہوسکتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کلام حکیم ملا علی قاری کلام حلیمی ہی ہے جنمین تو اولی یہ ہی کہ سوال وجواب کی حکمت بیان کرنے سے توقف کرین بلکہ یون کہین کہ سوال وجواب قبر کا واسطی کسی حکمت کی ہے کہ اللہ تعالی نے اور اوسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اوسکو متعین نہین کیا اور نہ ہماری عقول کو وہان تک رسائی ہے اور یہ ہم خوب جانتے ہین کہ اللہ سبحانہ وتعالی کے لیے اپنے ہر ایک فعل وامر ونہی مین حکمت بالغہ ہے اور ہم جبکہ اوسکو نہین جانتے تو کہین جیسا کہ فرشتون نے کہا لا علم لنا الا ما علمتنا یعنی ہمکو کسی طرح کا علم نہین مگر جو تونی ہمکو سکھایا

باب بیان مین اون لوگونکی جن سے سوال نہین ہوتا اور وہ فتنہ قبر سے محفوظ رہتے ہین

ابو القاسم مسعودی نے کتاب الروح مین کہا ہے اخبار صحاح مین وارد ہوا ہے کہ بعض مردون کو فتنہ قبر نہین پہونچتا اور نہ اونکے پاس فتان یعنی منکر ونکیر آتے ہین اور وہ ہونا فتنہ قبر کا تین طرح پر ہے ایک تو مضاف طرف عمل کے اور دوسرا مضاف طرف حال بلا کے جو کہ بسبب موت کے نازل ہوئی اور تیسرا مضاف طرف زمانہ کے انتہی جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین فرمایا ہے کہ یہ لوگ سات ہین اور قرطبی رحمہ اللہ نی تذکرہ مین کہا ہے کہ پانچ ہین

فصل شہید کے بیان مین

شہید یعنی جو شخص کہ اللہ کی راہ مین مارا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تصریح فرمائی ہے کہ قبر مین اوس سے سوال نہین ہوتا ہے راشد بن سعد ایک شخص سے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے روایت کرتے ہین کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا حال ہے مومنین کا کہ وہ اپنی قبور مین مفتون ہوتے ہین مگر شہید آپ نے فرمایا کافی ہے چمک تلوارون کی اوسکے سر پر از روی فتنہ کی اخرجہ النسائی ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص نے ملاقات کی دشمن کی پس صبر کیا یہان تک مارا جاوے یا غالب ہو وہ اپنی قبر مین مفتون نہوگا اخرجہ الطبرانی فی الاوسط **ف** قرطبی نے تذکرہ مین حدیث اول کے یہ معنے کہے ہین کہ اگر ان مقتولون مین نفاق ہوتا تو جسوقت دونون لشکر ملے اور تلوارین چمکین یہ لوگ بھاگ جاتے کیونکہ منافق کی شان سے بھاگنا چھپنا ہے اور مومن کی شان سے اللہ کے لیے جان کا صرف کرنا ہے اور تسلیم سوانے اپنے مافی الضمیر کے صدق کو ظاہر کر دیا جب تو حرب وقتال کے لیے ظاہر ہوا پھر کیون اوسے قبر مین سوال کا اعادہ ہو اسکو حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے کہا ہے مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شہید کے لیے نزدیک اللہ کے چھ خصلتین ہین بخشش کیجاتی ہے واسطے اوسکے اول دفعہ مین یعنی خون کے اول قطرہ گرنے مین اور دکھایا جاتا ہے اپنے ٹھکانے کو جنت سے اور پناہ دیا جاتا ہے عذاب قبر سے اور امن مین ہوتا ہے فزع اکبر یعنی نفخۂ اولی سے اور رکھا جاتا ہے اوسکے سر پر تاج وقار کا یعنی وہ تاج جو کہ عزت وعظمت کا سبب ہے ایک یاقوت اوس سے بہتر ہے دنیا وما فیہا سے اور بیاہا جاتا ہے بہتر بیبیون حورعین سے اور شفاعت قبول کیا جاتا ہے ستر آدمیون مین اوسکے اقارب سے اسکو ابن ماجہ نے اپنی سنن مین اور ترمذی نے اپنی جامع مین روایت کیا ہے یہ لفظ ترمذی کے ہین اور کہا کہ حدیث حسن غریب ہے اور ابن ماجہ نی کہا یغفر لہ من اول دفعۃ من دمہ ویحلی حلیۃ الایمان بعوض ابن قول کی ویوضع علی راسہ تاج الوقار **ف** قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ترمذی وابن ماجہ کے سارے نسخون مین چھ خصلتین ہین اور وہ متن حدیث مین سات ہین اور اس بنا پر کہ ابن ماجہ نے ویحلی حلیۃ الایمان ذکر کیا ہے آٹھ ہونگی اور اسی طرح ابو بکر احمد بن سلیمان نے بسند خود مقدام بن معدی کرب سے اسکو روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے واسطے شہید کے نزدیک اللہ کے آٹھ خصال ہین مرقات مین چھ سات کی یون تطبیق دی ہے لائق یہ ہے کہ جزی متعددہ کو عطف تفسیر بغیر کا شمار دین تاکہ خصال چھ سے زیادہ نہو جاوین **فائدہ** اس بات مین کسی کا خلاف نہین ہے کہ شہید سے سوال نہین ہوتا ہے کیونکہ صحیح دلیلین اس باب مین وارد ہوئی ہین لیکن امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین فرمایا ہے کہ جزولی نے خلاف نقل کیا ہے کہ شہید سے بھی سوال ہوتا ہے مگر نہ مخالف کا ذکر کیا نہ اوسکی دلیل بیان کی کہ وہ کون شخص ہے اور اوسکی کیا دلیل ہے نہ اونہون نے اس قول کو شرح الصدور مین ذکر فرمایا پس اس جگہ جمہور ہی کا

سلہ نہ کہ مجموعہ
بہلا اول دنیا مین
علامت ۱۲

قول معتبر ہے **فائدہ** امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے شہید کی یہ تفسیر کی ہے کہ راہ خدا مین مارا جاوے اس سے اشارۃً معلوم ہوتا ہے کہ فضیلت مذکورہ اوس شخص کی ساتھ
خاص ہے جو کہ راہ خدا مین مارا گیا ہو خواہ کوئی گو ایک ہی آدمی کیون نہو اور گو قتال جائز ہی کیون نہو جیسے باغیون کے ساتھ لڑنا اور یہ شخص جو مارا گیا مرد ہو
یا عورت آزاد ہو یا غلام مکلف ہو یا نہو اور طرف ثانی والے اہل حرب ہون یا مرتد یا ذمی وغیرہ اور اوس شخص کو کسی کافر نے قتل کیا ہو یا خود اوسی کے تیر نے
پھر کر اوسکو ہلاک کیا ہو یا کسی اور مسلمان کا ہتیار اوسپر دہوکے سے آلگا ہو یا کسی گڑھے مین گر پڑا ہو یا اوسکی سواری نے اوسے گرا دیا ہو یا کسی باغی مسلمان نے
اوسکو مار ڈالا ہو یا بعض اہل حرب بہاگنے کی حالت مین اوسکو مار ڈالین یا کوئی کافر روک کر اوسکو ہلاک کر دے یا معرکے مین پڑا ہوا ملے گو اوسپر خون کا کوئی اثر
نہو ان سب باتون مین کسی طرح کا فرق نہین ہے کیونکہ ظاہر یہی ہے کہ وہ بسبب قتال کے مقتول ہوا جیسا کہ رافعی و نووی رحمہما اللہ نے اسکی ساتھ جزم کیا ہے
ایسا شخص شرعاً شہید ہے اوسکو غسل نہ دین اوسپر نماز جنازہ نہ پڑہین اور وہ سب شہیدون سے اعلے ہے کیونکہ وہ دنیا و آخرت دونون کا شہید ہے اور جو شخص
کہ بعد تمام ہونے لڑائی کے بسبب زخم کے جو اوسکو پہونچا ہے مر جاوے اور اوسمین حیات مستقرہ موجود تہی وہ اظہر اقوال مین شہید نہین ہے خواہ اوسکی حیات کا
زمانہ طویل ہو یا قصیر بلکہ یہ ثبوت اوس موت کے مشابہ ہے جو اور کسی سبب سے ہو ہان اگر معرکہ قتال کا منقضے ہو گیا اور زخمی مین حرکت مذبوح ہے تو وہ بالجزم
شہید ہوگا اور اگر اوسکی حیات کی توقع ہے تو شہید ہوگا **فائدہ** نبی شہداء سے افضل ہین با اینہمہ اونکو غسل دینا اونپر نماز پڑہنا جائز ہے بخلاف شہید کے
کہ یہ دونون کام اسکے لیے جائز نہین ہین وجہ اسکی یہ ہے کہ نبوت کا رتبہ اعلی ہے اکتساب سے میسر نہین ہو سکتا ہے رہی شہادت سو یہ امر کسبی ہے اسی لیے
اسمین رغبت دلائی ہے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے کتاب امّ مین فرمایا ہے کہ وجوہ متواترہ سے اخبار آئے ہین گویا وہ عیان ہین کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے احد کے شہیدون پر نماز نہین پڑہی اور یہ جو روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے حضرت حمزہ اپنے چچا پر ستر تکبیرین کہین سو یہ روایت صحیح نہین ہے جو شخص کہ اس
روایت کے ساتھ ان حدیثون کا معارضہ کرتا ہے اوسے لایق ہے کہ اپنے نفس پر حیا کرے فرمایا کہ حدیث عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی سو خود نفس حدیث
مین واقع ہوا ہے کہ یہ نماز بعد آٹھ برس کے تہی یعنی مخالف یون کہتا ہے کہ قبر پر نماز نہ پڑہی جاوے جبکہ مدت دراز گذر گئی ہو فرمایا پس گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے اونکے لیے دعا فرمائی اور مغفرت چاہی جبکہ اپنی اجل کا قرب معلوم ہوا اس حال مین کہ آپ اونکو رخصت فرماتے تہے یہ بات حکم ثابت کے نسخ پر دلالت
نہین کرتی ہے احکام مختصہ شہداء کی تفصیل روضۂ ندیہ و مسک الختام وغیرہ مین خوب بسط سے لکہی ہے جو چاہے اونکی طرف مراجعت فرمائے **فائدہ** شہداء
تین قسم ہین ایک تو دنیا و آخرت کا شہید وہ یہ ہے کہ اوس نے اللہ تعالے کے کلمے کے بلند کرنے کے لیے قتال کیا ہے دوسرا فقط آخرت کا شہید اس قسم کی تیس
اور کئی آدمی ہین اونکی تفصیل آیندہ آویگی ان شاء اللہ تعالی تیسرا شہید دنیا کا ہے نہ آخرت کا وہ یہ ہے کہ اوسنے غنیمت کے لیے قتال کیا لا حول ولا قوۃ الا باللہ

فصل تعداد شہداء کے بیان مین سید محمد بن اسمعیل امیر رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ بعض آثار مین وارد ہوا ہے کہ تعداد اسباب شہادت کی
خصوصیت اس امت کی ہے اگلی امتون مین کوئی شہید نہ تہا مگر وہ جو کہ اللہ کی راہ مین مارا جاوے خاصۃً یہ اسی امت کا خاصہ ہے کہ اللہ سبحانہ نے اپنے فضل سے ایک
جماعت کو شامل شہداء کی فضیلت عنایت فرمائی مسلم نے اپنی صحیح مین امام مالک نے مؤطا مین اور ترمذی نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا شمار کرتے ہو تم شہید کو تم مین۔ کہا یعنی صحابہ نے یا رسول اللہ وہ شخص کہ راہ خدا مین مارا جاوے فرمایا بیشک
شہدا میری امت کے اب البتہ قلیل ہین عرض کیا پس وہ کون ہین یا رسول اللہ فرمایا جو مارا جاوے اللہ کی راہ مین پس وہ شہید ہے اور جو شخص مر جاوے اللہ کی راہ
مین پس وہ شہید ہے اور جو طاعون مین مر جاوے وہ شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری مین مرے پس وہ شہید ہے ابن نعیم نے کہا مین گواہی دیتا ہون تیرے باپ یعنی ابو صالح
پر کہ اوسنے کہا اور غریق شہید ہے یہ روایت مسلم کی ہے ۱ وہ شخص کہ راہ خدا مین مر جاوے ۲ غریق یعنی وہ شخص کہ پانی مین ڈوب کر مر جاوے ۳ وہ ہے کہ طاعون سے مرے ۴
وہ ہے کہ پیٹ کی بیماری مین مرے ۵ حریق یعنی وہ ہے کہ آگ مین جل کر مرے اسکی حدیث کو ابن اثیر نے جامع الاصول مین روایت کیا ہے لیکن اوسکی نسبت کسیکی طرف نہین کی

۶ وہ عورت ہی کہ نفاس مین مری اسکو نسائی نے عقبہ بن عامر اور صفوان بن امیہ کی حدیث سی روایت کیا ہی ۷ وہ ہے کہ مکان مین دب کر مری مؤطا و ترمذی
کی روایت مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا شہدا پانچ ہین مطعون یعنی جو طاعون مین مری اور مبطون یعنی جو پیٹ کی بیماری مین مری اور غریق
یعنی جو پانی مین ڈوب کر مری اور صاحب ہدم یعنی جو مکان مین دب کر مری اور شہید فی سبیل اللہ یعنی جو کہ اللہ کی راہ مین مارا جاوی ۸ وہ ہی جو کہ مرض ذات الجنب
مین مری اسکی اور صاحب ہدم کی حدیث کو ابن اثیر نے جامع الاصول مین روایت کیا ہی اور اسکے لیے بیاض چھوڑی ہی سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نی جامع صغیر مین
راوی حدیث کا نام جابر بن عتیک ذکر کیا ہے اور حدیث کو امام احمد ابو داود و نسائی ابن ماجہ ابن حبان و حاکم کی طرف منسوب کیا ہی ۹ وہ شخص ہی کہ سل کی
بیماری مین مری اسکی حدیث کو ابو الشیخ نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے باین لفظ روایت کیا ہی کہ سل شہادت ہی اور طبرانی نے سلمان رضی اللہ عنہ سے
اور امام احمد نے انس بن غنیس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی ۱۰ وہ ہی کہ بی جرم قید کیا جاوی اور قید ہی مین مر جاوی اسکی حدیث کو ابن مندہ نی حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سی روایت کیا ہے ۱۱ وہ ہے کہ اپنے اہل کے بچانے مین مارا جاوی ۱۲ وہ ہے کہ اپنا دین بچانے کے لیے مارا جاوے ۱۳ وہ ہی کہ اپنا مال بچانیکے
لیے قتل کیا جاوی ۱۴ وہ ہے کہ اپنا خون بچانے مین مارا جاوی ان چارون کو ابو داود و ترمذی نسائی نے حدیث سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے باین لفظ روایت
کیا ہی سعید کہتی ہین سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو شخص اپنا مال بچانیکے لیے مارا جاوی پس وہ شہید ہی اور جو اپنے خون کی حفاظت
مین مارا جاوی پس وہ شہید ہی اور جو اپنا دین بچانیکے لیے مارا جاوی پس وہ شہید ہی اور جو اپنے اہل کے بچانیکے لیے مارا جاوی پس وہ شہید ہی ۱۵ وہ ہی کہ اوسکو اوسکا اونٹ
یا گھوڑا مار ڈالے ۱۶ وہ ہی کہ سانپ بچھو وغیرہ کے کاٹنے سے مر جاوی ۱۷ وہ ہی کہ اوسکو کسی درندے نے پھاڑ کھایا ہو ۱۸ وہ ہی کہ جانور سے گر کر مر گیا ہو ۱۹
شریق ہے یعنی وہ شخص کہ حلق مین تھوک اٹکنے کے سبب سی مر گیا ہو ۲۰ وہ عاشق ہی کہ اپنی معشوق سی پرہیزگار رہو ان چھ شہیدون کو طبرانی نی ابن عباس اور عقبہ
بن عامر رضی اللہ عنہما کی حدیث سی روایت کیا ہی اور نیز عاشق عفیف کو دیلمی نی مسند فردوس مین اور خطیب نے اپنی تاریخ مین ابن عباس و عائشہ رضی اللہ عنہما سی
بسند ضعیف باین لفظ روایت کیا ہی کہ جو شخص عاشق ہوا اور پرہیزگار رہا پہر مر گیا وہ شہید مرا حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس حدیث کو سوید بن سعید
روایت کرتے ہین اور حفاظ اسلام نی اسکو اونپر انکار کیا ہے ابن عدی نے کامل مین کہا ہی کہ سوید پر جن حدیثون کا انکار کیا گیا ہی اونمین سی ایک یہ حدیث ہے
اسی طرح بیہقی و ابن طاہر نے ذخیرہ و تذکرہ مین اس حدیث کو ذکر کیا ہی اور ابن جوزی رحمہ اللہ نے اسکو موضوعات مین گنا ہی سید صاحب مرحوم فرماتی ہین کہ صواب
اس حدیث مین یہ ہی کہ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کلام سی ہے سوید نے اسکے مرفوع کرنے مین غلطی کی ہی انتہی حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد مین
بتفصیل و اطناب اس حدیث کے موضوع ہونیکا دعوی کیا ہی اسی طرح حدیث عائشہ مین کہا ہے کہ ہم اللہ کو گواہ کرتے ہین کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اس بات کے ساتھ کبھی حدیث نہین کی اسکے بعد حدیث کی مرفوع ہونیکا ضعف جمیع طرق سی ذکر کیا پہر کہا اگر یہ حدیث ابن عباس سی
صحیح ہو جاوے تو وہ عاشق اسکے تحت مین داخل ہوگا یہانتک کہ اللہ کے لیے صبر کرے اللہ کے لیے عفت کرے اللہ کے لیے چھپاوی اور اللہ کی محبت و اسکا خوف
اور اسکی رضا اختیار کری اور باوجود اس سبکے اپنے معشوق پر قدرت بھی رکھتا ہو ایسا شخص اون لوگون سی زیادہ ترحقدار ہی جو کہ اس آیت کی تحت مین داخل ہین
واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی اور اس آیت کی تحت مین ولمن خاف مقام ربہ جنتان ۲۱ وہ شخص ہی کہ کسی مظلمہ
مین قتل کیا جاوی اسکو نسائی و ضیا نے حدیث سوید بن مقرن سی اور امام احمد نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی ۲۲ وہ ہی کہ اپنے
پڑوسی کے بچانے مین مارا گیا ہو اسکو ابن عیاش نے حدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۲۳ وہ شخص ہے کہ حالت طلب علم مین مر گیا ہو اسکو ابو نعیم و
بزار نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی ۲۴ وہ ہے کہ اپنے گھر بار سی نکل کی حالت سفر مین مر گیا ہو اسکو ابن ماجہ نی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
اور دارقطنی نی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی اور دارقطنی نی صحیح کہا ہی اور ابو بکر خرائطی نے حدیث انس و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سی اور صابونی نے

حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے اور طبرانی نے حدیث عنترہ سے روایت کیا ہی ٢٥ وہ ہی کہ تپ مین مرجاوی اسکو دیلمی نے مسند الفردوس مین حدیث انس
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی ٢٦ وہ شخص ہی کہ کنوین وغیرہ مین گر کے مرجاوی اسکو طبرانی نے حدیث عنترہ سے روایت کیا ہی ٢٧ عورت غیرت دار ہے
اپنے خاوند پر کہ غیرت سی مرجاوی ٢٨ وہ شخص ہے کہ امر بمعروف ونہی عن المنکر کری اسکو ابن عساکر نے حدیث علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے ٢٩ جو
شخص کہ صدق کے ساتھ شہادت کا سوال کری اسکو مسلم نی حدیث انس رضی اللہ عنہ سے باین لفظ روایت کیا ہی کہ جو شخص اللہ سی صدق کی ساتھ شہادت کا
سوال کرتا ہی اللہ اوسکو منازل شہدا مین پہونچا دیتا ہی ٣٠ وہ شخص ہی کہ ہر مہینے مین تین روزے رکھتا ہے اور صلوۃ ضحی اور وتر پر محافظت کرتا ہی اسکو
طبرانی نی معجم کبیر مین بسند حسن حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے باین لفظ روایت کیا ہی کہ جو شخص ضحی پڑہتا ہی اور تین روزے مہینے مین رکھتا ہی اور وتر کو
حضر سفر مین نہین چھوڑتا ہی اوسکے لیے اجر شہید کا لکھا جاتا ہی ٣١ وہ شخص ہے کہ صبح وشام اللہ تعالی سی پناہ مانگتا ہی اور آخر سورۂ حشر کی تین آیتین پڑہا کرتا ہے
اسکو ترمذی نے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے باین لفظ روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کہی جبکہ صبح کری تین بار
اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور پڑھے تین آیتین آخر سورۂ حشر سی تو مقرر کرتا ہے اللہ ساتھ اوسکے ستر فرشتے وہ اوسپر درود بھیجتے ہین یہانتک
کہ شام کری اور اگر اوس دن مرگیا تو شہید مرا اور جو کوئی کہے اوسکو جبکہ شام کری تو ہوگا ساتھ اوسی منزلہ کے اور خرائطی نی انس رضی اللہ عنہ سے باین لفظ
روایت کیا ہی کہ جو شخص پڑھے آخر سورۂ حشر کو الحدیث ٣٢ وہ ہے کہ مرابطت کی حالت مین گھوڑے کی پیٹھ پر مرگیا اسکو مسلم نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ کی حدیث سی روایت کیا ہی ٣٣ وہ ہے کہ گھوڑے کی پیٹھ پر مرگیا اور وہ حالت موت مین راضی تہا اسکو آجری نے حدیث انس رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہی ٣٤ وہ ہے کہ مرض موت مین لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پڑہا کرتا ہی حاکم نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے
مرفوعا روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اسم اعظم دعای یونس ہے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین جو مسلمان کہ اپنی
مرض موت مین چالیس بار اسکو پڑہیگا اور اسی مرض مین مرجاویگا دیا جاویگا اجر شہید کا اور اگر شفا پاویگا تو اوسکی بخشش کیجاویگی ٣٥ وہ ہے کہ بہ نیت
طلب ثواب اذان کہا کرتا ہے اسکی حدیث کو طبرانی نے معجم کبیر مین حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی تمام ہوا بیان شہدا کا جسکو سید صاحب
مرحوم نے تتبع کر کے نظم فرمایا ہے علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے اس باب مین ایک مستقل رسالہ تالیف فرمایا ہی مگر وہ رسالہ سید صاحب مرحوم کو نہین ملا
اونہون نی خود اپنی تلاش سی ٣٥ شہید جمع کیے جناب توفیق مدمجدہ ثمار مین فرماتی ہین کہ مین اوس رسالہ پر مطلع ہوا اوسکا نام ابواب السعادۃ فی اسباب الشہادۃ
ہے سیوطی رحمہ اللہ نی اوس کتاب مین شہادت مبطون ومطعون وغریق وصاحب ہدم وشہید فی سبیل اللہ کو حدیث متفق علیہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان
کیا ہی اور شہادت صاحب ذات الجنب اور صاحب حریق اور صاحب نفاس کو اسپر حوالہ کیا کہ امام مالک نے مؤطا مین اور امام احمد وابو داؤد ونسائی وحاکم
نے مستدرک مین اور ابن حبان وبیہقی نے شعب الایمان مین حدیث جابر بن عتیک سی روایت کیا اور حدیث بطن مین جو کہ نزدیک طبرانی کی سلمان رضی اللہ عنہ
سے ہے یہ کہا کہ قرطبی نی کہا کہ اسمین اختلاف ہی کہ مراد بطن سی کیا ہی استسقا ہی یا اسہال علما کی دو قول ہین اور یہ کہا ہی کہ طبرانی نی معجم کبیر مین حدیث عقبہ بن
عبد اللہ سے مرفوعا روایت کیا ہی کہ آئینگی شہدا اور وہ لوگ جو کہ طاعون سے مرے ہین پس کہینگی طاعون والی ہم شہید ہین پس کہا جاویگا دیکہو اگر انکے زخم مثل
زخم شہدا کے ہین کہ اونسی خون بہتا ہے مثل خوشبو مشک کی تو وہ شہید ہین پس اونکو ایسا ہی پاوینگی اور ابو نعیم نی ابن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہ عورت اپنی
حمل مین جننے دودہ چھوڑانے تک مثل مرابط کی ہی اللہ کی راہ مین پس اگر وہ اسکے درمیان مین مرگئی تو اوسکے لیے اجر شہید کا ہی اور کہا مین گمان کرتا ہون کہ اسکو
مرفوع کیا ہو اور ابن ماجہ نی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعا روایت کیا ہی کہ موت غریب کی یعنی مسافر کی شہادت ہی جناب توفیق مدمجدہ فرماتی ہین
کہ بیہقی نی کہا بخاری نی اس طرف اشارہ کیا ہی کہ ہذیل بن حکم اس حدیث کے ساتھ متفرد ہے اور وہ منکر الحدیث ہی بیہقی نی کہا ایک اور وجہ سی روایت کی گئی ہے

کو وہ اس سی بہی زیادہ ضعیف ہی پہر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اخراج کیا اونہون نی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہی کہ آپ نی فرمایا جو شخص
غریب مرا وہ شہید مرا لیکن شہادت غربت کی حدیث کرم اللہ وجہہ مین نزدیک ابن عساکر کے اور حدیث عنترہ وغیرہا مین آئی ہی یہ اسپر دلیل ہی کہ حدیث کی کچہہ
اصل ہی صابونی نے مائتین مین حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ موت مسافر کی شہادت ہے اور دیلمی نی انس رضی اللہ عنہ سی مرفوعًا روایت
کیا ہی کہ تپ شہادت ہی امام احمد رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بسند صحیح مرفوعًا روایت کیا ہی کہ جو شخص اپنی مظلمہ کے سبب سے مارا جاوی وہ شہید ہے
طبرانی اور حاکم نے مستدرک مین اور کہا کہ صحیح ہے شرط شیخین پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ جس شخص نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کی حالانکہ وہ اوسکے ساتھ طیب النفس تہا ارادہ کرتا تہا ساتھ اوسکی وجہ اللہ تعالی کا اور دار آخرت کا تو غائب ہوگی
اوسپر کوئی چیز اوسکے مال سی پہر ظلم کیا گیا اوسپر حق مین پس وسنی اپنے ہتہیارون کو لیا اور لڑا پہر مارا گیا تو وہ شہید ہے بزار نے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہی کہا مینے عرض کیا یارسول اللہ کون شہید زیادہ تر آبرو اور عزت والا ہے اللہ پر فرمایا وہ آدمی ہے کہ کہڑا ہوا طرف امام ظالم کے پہر اوسکو نیک بات
کا حکم دیا اور بری بات سی روکا پس اوسنی اوسکو مار ڈالا بزار و طبرانی نے بسند حسن ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہی فرمایا بیشک اللہ نے لکہا ہے
غیرت کو عورتون پر اور لڑائی کو مردون پر پس جو عورت اونمین سی صبر کری ہوگا اوسکے لیے اجر شہید کا حمید بن میمونہ نی فضل اعمال مین مرفوعًا روایت کیا ہی کہ
جو شخص جمعے کے دن مرتا ہی اوسکے لیے اجر شہید کا لکہا جاتا ہی اور وہ قبر کے فتنے سے محفوظ رہتا ہی مسلم نے مرفوعًا روایت کیا ہی کہ جس شخص نے شہادت
کو طلب کیا حالانکہ وہ سچا تہا تو اوسکو دیا گیا اگرچہ اوسکو نہ پہونچا یعنی شہید نہ ہوا اسی کے مثل نزدیک امام احمد و نسائی و حاکم و طبرانی کے ہے معجم کبیر مین
طبرانی نی ابن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے موذن محتسب یعنی طالب اجر و ثواب مثل شہید کے ہے جو کہ
اپنے خون مین آلودہ ہے اور جبکہ وہ مریگا تو اپنی قبر مین معذب نہوگا حدیث طویل ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مین نزدیک بیہقی کی مرفوعًا آیا ہی کہ گرنی والا
اپنے جانور سی اللہ کی راہ مین شہید ہی یہ شہدا بعینہ وہی ہین جنکا ذکر سید صاحب مرحوم نے فرمایا ہے انکے سوا اور شہید بہی ہین کہ رسالہ حافظ سیوطی رحمہ اللہ مین ہین اور
سید صاحب نی اونکا ذکر نہین کیا وہ یہ ہین ۳۶ بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی مرفوعًا روایت کیا ہی کہ محبوب شہید ہے یعنی جسکا ذکر کاٹا گیا ہے ۳۷ ابوداؤد نے
ام حرام رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کرتے ہین کہ مائد فی البحر شہید ہی یعنی وہ شخص جسکو دریا مین قی ہوتی ہی اوسکا
سر پہرتا ہی اوسکے لیے شہید کا اجر ہے ۳۸ طبرانی نے اوسط مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعًا روایت کیا ہی کہ جو شخص ہر روز پچیس بار اللہم بارک لی
فی الموت وفیما بعد الموت کہی پہر وہ اپنے بچہونے پر مرجاوی دیگا اللہ وسکو اجر شہید کا ۳۹ طبرانی نی اوسط مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تمسک کرنیوالا میری سنت کے ساتھ نزدیک فساد میری امت کے اوسکے واسطے اجر شہید کا ہی ۴۰ ابن عمر رضی اللہ عنہما
کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تاجر سچا امانت دار شہیدون کی ساتھ ہی اخرجہ الحاکم ومثلہ عن ابی سعید ایضا ۴۱ دیلمی نی ابن مسعود
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جو کوئی طعام کہینچ لاوے کسی شہر کی طرف مسلمانون کی شہرون سی اوسکے لیے اجر شہید
کا ہوگا ۴۲ ابن ابی شیبہ نی اپنی مصنف مین حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اونسی ایک شخص کا حال پوچہا کہ اوسنی برف مین غسل کیا اور اوسکی سردی سی مرگیا
فرمایا کیا اچہی شہادت ہی ۴۳ عروہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ حلاق نی ابوسفیان بن حرب کا مسہ کاٹ ڈالا وہ اوسمین مرگئی پس لوگون نی گمان کیا کہ وہ شہید ہین جناب
توفیق مرحوم فرماتی ہین کہ معتبر اس مقام مین اخبار مرفوعہ ہین نہ آثار موقوفہ ورنہ ہر مومن کی موت کسی طرح کیون نہ مری شہادت ہی ابن مندہ نی حضرت امیر المومنین علی
ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سی روایت کیا ہی کہ بادشاہ کا محبوس و معذب و بلدہ پر مومن مرنے والا شہید ہی ۴۴ طبرانی نے اوسط و صغیر مین حدیث انس رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہی کہ جو شخص ایک بار مجہپر درود بہیجے تو حق تعالی اوسکے عوض مین اوسپر دس بار درود بہیجے اور جو کوئی مجہپر دس بار درود بہیجے حق تعالی اوسکی عوض مین

اوسپر سو مرتبہ درود بھیجے اور جو کوئی مجہپر سو بار درود بھیجے تو حق تعالی اوسکی دونون آنکھون کے درمیان مین ایک برات نفاق سے اور ایک برات دوزخ سے
لکھتا ہی اور قیامت کے دن ہم مسکن شہدا کا اوسکو کریگا ۴۵ حدیث حذیفہ بن یمان مین آیا ہی کہ جو شخص اول صبح و شام مین کہے اللہم انی اشہدک بانک انت اللہ
الذی لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک و رسولک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوء بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفرلی انہ لا یغفر الذنوب الا انت
اور اوس دن یا رات مین مری تو شہید مریگا اسکو اصبہانی نے ترغیب ترہیب مین روایت کیا ہی ۴۶ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما مین مرفوعا آیا ہی کہ برق
شہید ہی یعنی وہ شخص کہ بجلی سے مر جاوی اسکو طبرانی نے روایت کیا ہی حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نے رسالہ مذکور مین اسکی سوا اور بہی تفصیل فرمائی ہے حاصل یہ ہی کہ
حافظ صاحب وغیرہ نے شہدا امات مرحومہ بہت سی نقل کیے ہین اگرچہ افضل و اکمل ان سب سے وہی شخص ہی کہ راہ خدا مین مارا گیا ہی لیکن باقی شہیدون کو بہی ایک
حصہ ہے اجر سی کہ وہ عام مردون کو نہین ہی اللہ تعالی کا فضل واسع ہی اور اوسکی رحمت قریب ہی ف قصر الآمال مین لکہا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے جسکو آوی ملک الموت اور وہ باوضو ہی دیا جاویگا ثواب شہید کا **فصل مرابطہ کے بیان مین** یعنی جن لوگون سے قبر مین سوال نہین ہوتا ہے
اونمین سے مرابطہ بہی ہی قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ رباط راہ خدا مین ملازمت کرنیکو کہتے ہین یہ لفظ ربط الخیل یعنی گھوڑے باندہنے سے لیا گیا ہے پہر اوس
شخص کا نام مرابط رکہا گیا ہی جسنے اسلام کی سرحد و نمین سے کسی سرحد کی ملازمت اختیار کی سوار ہو یا پیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کہ منتظر نماز کی حق مین
یہ ارشاد فرمایا فذلکم الرباط یعنی نماز کا انتظار کرنا رباط ہے سو رباط فی سبیل اللہ کے ساتھ اسکی تشبیہ دی رباط کے لغوی معنی وہی اول ہین یعنی مرابطہ وہ شخص ہے
جو کہ اسلام کی سرحدون سے کسی سرحد کی حفاظت کے لیے ایک مدت وہان رہی۔ رہے وہ لوگ جو کہ سرحدون مین رہتے بستے ہین ہمیشہ مع اپنے اہل وعیال کے
سرحد اسلام مین مقیم ہین کھاتے کماتے ہین لڑتے بہڑتے نہین ہین سو یہ لوگ گو حمایت و حفاظت کرنیوالے ہین لیکن مرابط نہین ہین ہمارے علمانے یہی کہا ہے
انتہی رباط فی سبیل اللہ افضل اعمال ہی کہ اسکا ثواب موت کے بعد باقی رہتا ہی اور مرابط کا اجر روز قیامت تک مضاعف ہوتا جاتا ہی فتنہ قبر سی محفوظ رہتا ہے
اسکی دلیل یہ حدیثین ہین ۱ مسلم نے سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی سلمان کہتی ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تہے رباط ایک
دن رات کی بہتر ہے مہینے بہر کے صیام و قیام سی اور اگر مر جاوی تو جو عمل وہ کرتا تہا اوسپر جاری رہتا ہے اور جاری رکہا جاتا ہی اوسپر رزق اوسکا اور امن مین
رہتا ہے فتانین یعنی منکر نکیر سی ف شرح الصدور مین کہا ہے کہ حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے حدیث مرابط کی توجیہ مین یون کہا ہی کہ اوسنے اپنے نفس کو
باندہا اور اوسکو قید کیا اور اوسکو اللہ کے واسطے اوسکی راہ مین اوسکی دشمنون سے لڑنے کے لیے حبس کر دیا پس جبکہ وہ اسی حالت پر مر گیا تو بیشک اوسکے ما فی الضمیر
کا صدق ظاہر ہو گیا سو وہ فتنہ قبر سے محفوظ رہا ۲ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین
کہ آپ نے فرمایا ہر میت اپنے عمل پر ختم کیا جاتا ہے مگر وہ شخص جو کہ مرابط مرا اللہ کی راہ مین پس بیشک اوسکا عمل روز قیامت تک بڑہتا رہتا ہی اور فتنہ قبر سے
امن مین ہوتا ہی اسکو ترمذی نی روایت کیا اور صحیح کہا ہی ۳ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا جو
شخص اللہ کی راہ مین مرابط مرا اوسپر اوسکا عمل صالح جاری رکہا جاتا ہے جسکو وہ کیا کرتا تہا اور جاری رکہا جاتا ہی اوسپر رزق اوسکا اور امن مین رہتا ہے
فتان سی اور اوٹہایگا اللہ اوسکو بے خوف گہبراہٹ سی اسکو ابن ماجہ نے بسند صحیح روایت کیا ہی ف قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ اس حدیث مین اور اونمین
جو اس سی پہلے ہے ایک قید ہے وہ یہ ہے کہ موت حالت رباط مین ہو ۴ امام احمد و طبرانی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین مینے سنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تہی ہر میت ختم کیا جاتا ہے اپنے عمل پر مگر مرابط فی سبیل اللہ پس بیشک جاری رہتا ہے اجر اوسکے عمل کا یہانتک کہ
اوٹہاوی اوسکو اللہ اور امن مین رکہا جاتا ہے دو فتان قبر سی ۵ بزار نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے روایت کرتی ہین کہ آپ نی فرمایا جو شخص کہ اللہ کی راہ مین مرابط مرا جاری رکہا جاتا ہے اوسپر اجر اوسکے عمل صالح کا اور جاری رکہا جاتا ہی اوسپر رزق اوسکا

اور امن دیا جاتا ہی دو فتان قبر سے اور اوٹہایگا اوس کو اللہ بے خوف فزع اکبر سے ۵ طبرانی نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جسنے مرابطت کی اللہ کی راہ مین اللہ اوسکو قبر کے فتنے سے امن دیگا ۶ طبرانی نے اوسط مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص وفات دیا گیا حالت رباط مین وہ بچایا گیا فتنۂ قبر سے اور جاری رکہا گیا اوسپر رزق اوسکا ۷ طبرانی نے
کبیر مین سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تہے رباط ایک دن کی اللہ کی راہ مین مثل صیام وقیام مہینے بہر کے
ہے اور جو کوئی مر جاوے حالت رباط مین جاری رہتا ہے اوسپر عمل اوسکا جسکو وہ کیا کرتا تہا اور امن دیا جاتا ہے فتان سے اور اوٹہایا جاویگا دن قیامت
کے شہید ۸ ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے رباط کی ایک دن اللہ
کی راہ مین ہو گی مثل صیام وقیام ایک ماہ کے اور پناہ دیا جاویگا فتنۂ قبر سے اور جاری رکہا جاویگا اوسپر عمل اوسکا دن قیامت تک ۹ ابن ماجہ نے
اور بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی مریض مرا وہ شہید مرا اور بچایا گیا فتنۂ قبر سے اور
صبح وشام لایا جاتا ہی اوسپر رزق اوسکا جنت سے **ف** قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ یہ ساری بیماریون مین عام ہی لیکن دوسری حدیث کے ساتھ مقید ہے
وہ حدیث یہ ہی کہ جسکو قتل کرے اوسکا پیٹ وہ اپنی قبر مین معذب ہوگا اسکو نسائی وغیرہ نے روایت کیا ہی مراد اس سے مرض استسقا ہی بعض نے کہا مراد مرض
اسہال ہی حکمت اسمین یہ ہی کہ اس بیماری والا حاضر العقل اللہ تعالی کو جانتا پہچانتا ہوا مرتا ہے پس وہ اسکا محتاج نہین ہی کہ اوسپر سوال کا اعادہ ہو بخلاف اونکی
جو کہ اور بیماریون سے مرتا ہی کیونکہ اونکی عقل غائب ہو جاتی ہی انتہی حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اس قید کی طرف کچہ حاجت نہین ہی اس لیے کہ اس حدیث
مین باتفاق حفاظ کے راوی نے غلطی کی ہی وہ تو من مات مرابطا ہی من مات مریضا نہین ہی اسی وجہ سے ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو موضوعات
مین وارد کیا ہی انتہی سید محمد بن اسمعیل مرحوم فرماتے ہین کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے حدیث ابن ماجہ مین کہا ہی کہ یہ حدیث اونکی افراد سے ہے اور اونکے افراد مین غرائب
ومنکرات ہین اور ایسی حدیث اوس قسم سے ہے کہ اوسمین توقف کیا جاوے اور اوسکے ساتھ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شہادت نہ دیجاوے **ف** امام سیوطی
رضی اللہ عنہ نے ابیات مین فرمایا ہی کہ احادیث مرابطہ کے راوی ضابط ہین سید صاحب مرحوم نے کہا کہ مراد اونکی ضابط سے عادل ہین کیونکہ تنہا ضبط قبول روایت
مین کافی نہین ہی یہ بات علوم حدیث مین مشہور معروف ہے یعنی ان حدیثون کے راوی امام ثقہ ہین جنسے صحیح مین حجت لیجاتی ہی راوی کا عادل ہونا علم اصول
حدیث کی معروف اصطلاح ہے صواب اس مقام مین صدق وضبط راوی کا ہے نہ اوسکی عدالت اگرچہ ساری اہل اصول حدیث راوی کے عادل ہونے پر
متفق ہین منہج الوصول وغیرہ مین اونکی بہایت عمدہ تفصیل ہی **فائدہ** جبکہ آدمی مرجاتا ہی تو اوسکا عمل ہی ختم ہو جاتا ہی لیکن دس چیزین ایسی ہین کہ اونکا ثواب
مرنیکے بعد بہی پہونچتا رہتا ہی امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے اپنی بعض مؤلفات مین اونکو نظم فرمایا ہی ع اذا مات ابن آدم لیس یجری + علیہ من فعال غیر عشر
علوم بثہا ودعاء نجل + وغرس النخل والصدقات تجری + وراثۃ مصحف ورباط ثغر + وحفر البئر او اجراء نہر + وبیت للغریب بناہ یاوی +
الیہ او بناء محل ذکر + یعنی جبکہ آدمی مرجاتا ہی تو کوئی عمل اوسپر جاری نہین رہتا ہے سوای دس کامون کی کہ اونکا ثواب اوسکو پہونچتا رہتا ہی اونمین سے
ایک تو علوم ہین جنکو وہ شائع کر گیا ہی لوگ اونسے نفع پاتے ہین راہ حق اختیار کرتے ہین شرک وبدعت سے بچتے ہین خدا ورسول کی اطاعت حاصل کرتے ہین دوسرا
دعا ہے نیک لڑکے کی اپنے ماں باپ کے لیے کہ اسکا نفع بہی بخوبی اونکو پہونچتا رہتا ہے تیسرا کہجور وغیرہ کا درخت لگانا ہے کہ جب تک درخت باقی رہیگا لگانے
والے کو اوسکا اجر پہونچتا رہیگا چوتہا یہ ہے کہ کوئی صدقۂ جاریہ چہوڑ مرا ہے جس سے لوگ نفع پاتے ہین پانچوان یہ ہے کہ کوئی قرآن شریف میراث مین چہوڑ گیا
ہے چہٹا یہ ہے کہ کسی سرحد اسلام کی حفاظت کرتے کرتے مرگیا ہے ساتوان یہ ہی کہ کنوان کہدوا دیا ہی جس سے آدمی جانور پانی پیتے ہین آٹہوان یہ ہے کہ کسی
نہر کو جاری کر گیا ہے نوان یہ ہے کہ مسافرونکے لیے سرا بنوا گیا ہے دسوان یہ ہے کہ ذکر اللہ کے لیے کوئی مکان بنا گیا ہی جیسے مدرسہ خانقاہ جسمین لوگ اللہ کی

یاد کرتے ہین قرآن وحدیث پڑہے پڑہاتے ہین دینی علوم کا درس دیتے ہین ذکر فکر مین مشغول رہتے ہین انہین سی جابر کو حضرت سعدی رضی اللہ عنہ نے نظم فرمایا ہے ؎ نہ مرد است آنکہ ماند بیرازوی بجاے ✽ پل ومسجد وچاہ ومہمان سراے ✽ **فصل مطعون کی بیان مین** حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ تیسرا شخص مطعون ہے اسلیے کہ وہ حدیث مین شہید کے ساتھ ملحق ہی یعنی جن سی قبر مین سوال نہین ہوتا اونہین سے تیسرا مطعون ہے اور قرطبی رحمہ اللہ نے جو کچہ روایت کیا ہی اوسکا مقتضے یہ ہے کہ ہر صاحب شہادت کو یہ بات عنایت کی گئی ہے یعنی حدیث شریف مین جن لوگونکو شہید فرمایا ہے وہ سب اجر وثواب مین ملحق بہ شہید ہین وہ چالیس سی زیادہ ہین ذکر اونکا پہلے ہو چکا **ف** طاعون کے بیان مین کلام علما کا مختلف ہے۔ امام نووی نے تہذیب مین فرمایا ہے کہ وہ پہوڑا ہے اور ایک ورم دردناک ہے سوزش کے ساتھ نکلتا ہی اوسکا گرد سیاہ یا سبز یا سرخ بسرخی شدید بنفشجی گدر ہو جاتا ہے اور اس سی خفقان وقے ہوتی ہے اکثر حلد بغل کے نیچے کی جہلی مین اور بغلون مین نکلتا ہے کبہی ہاتہون انگلیون اور سارے جسم مین پیدا ہوتا ہی قاضی ابو بکر ابن العربی صاحب قبس رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ طاعون ایک درد شدید ہے روح کو بجہا دیتا ہے طاعون اسی لیے اسکا نام رکہا ہے کہ تمام بدن مین اثر کرجاتا ہے جلد مار ڈالتا ہے قاضی عیاض فرماتے ہین کہ طاعون قروح واورام ہین جو کہ جسم مین پیدا ہوتے ہین اسکی تشبیہ طعن رمح کے ساتھ دیگئی اسکے ہلاک کرنے مین حافظ ابن قیم مرحوم زاد المعاد مین کہتے ہین یہ قروح واورام وجراحات طاعون کا اثر ہین نفس طاعون نہین ہین لیکن اطبا نے جبکہ طاعون سی یہی اثر ظاہر ادراک کیا تو اسی کو طاعون ٹہیرا دیا طاعون تین چیزون سی تعبیر کیا جاتا ہے ایک تو یہی شر ظاہر اطبا رنے اسی سے تعرض کیا ہی دوسری موت جو کہ اس سی پیدا ہوتی ہی حدیث صحیح مین جو آیا ہی کہ طاعون ہر مسلم کے لیے شہادت ہی تو اس سی وہی موت مراد ہے تیسرے سبب فاعل اس بیماری کا یہ وہی ہے جو حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ طاعون بقیہ رجز یعنی عذاب ہی جو کہ بنی اسرائیل پر بہیجا گیا تہا اور اسمین وارد ہوا ہے کہ یہ وخز جن ہے اور آیا ہے کہ یہ دعوت نبی ہے انتہی یہ تو علما کا کلام ہی رہے حکیم طبیب سو شارح اسباب نے بتبعیت ابن سینا کہا ہے کہ طاعون معرب طیعون لغت یونانی ہے مجد الدین نے قاموس مین اسکی تفسیر وبا کے ساتھ اور وبا کی تفسیر طاعون اور ہر مرض عام کے ساتھ کی ہی ابن سینا نے کہا کہ حدوث طاعون کا ردی خون سی ہے کہ جو ہر سمی کی طرف مستحیل ہو جاتا ہے عضو کو فاسد کر دیتا ہے اور دل کی طرف ردی کیفیت پہونچا دیتا ہے پہر قے وغثی ہوتی ہے اور اسکی ردارت کی وجہ سی اسکو وہی عضو قبول کرتا ہی جو کہ بالطبع ضعیف ہے وقت وبا کے بلاد وبائیہ مین طواعین کثرت سے ہوتے ہین پہر طاعون پر وبا کا اطلاق کیا گیا اور وبا پر طاعون کا اور وبا فساد ہی جوہر ہوا کا جو کہ مادہ روح کا اور اوسکی مدد ہے انتہے اسکو قسطلانی رحمہ اللہ نے نقل فرمایا ہے راجح بات اس باب مین وہی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہوئی ہی جیسا کہ بخاری و نسائی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ اونہون نی آپ سے طاعون کا سوال کیا آپ نے اونکو خبر دی کہ وہ ایک عذاب تہا بہیجا اوسکو اللہ نے جسپر چاہا پہر اوسکو مسلمانونکے لیے رحمت ٹہیرایا سو نہین ہے کوئی بندہ کہ واقع ہوا اوسکو طاعون پہر وہ اپنے شہر مین صابر ٹہیرا رہے۔ یقین جانے یہ بات کہ ہرگز نہ پہونچیگی اوسکو مگر وہی چیز جو کہ اللہ نے اوسکے لیے لکہہ رکہی ہے مگر ہوگا واسطے اوسکے مثل اجر شہید کے **ف** حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین اس حدیث سی یہ بات سمجہی جاتی ہی کہ جو شخص ان صفتونکے ساتہ متصف نہین ہی وہ شہید نہوگا گو اوسکو طاعون واقع ہوا اور وہ اوس سی مر جاوے اور یہ بسبب شومی اعتراض کے ہے کہ جس سی گہبراہٹ اور ناخوشی اللہ تعالی کی قدر سی اور کراہت اوسکی ملاقات سے پیدا ہوتی ہی اس جگہہ فرمایا کہ شہید کے مثل اجر ہوگا باوجود اسکے کہ صراحۃً ثابت ہوچکا ہی کہ جو شخص طاعون سی مرا وہ شہید ہے احتمال ہی کہ جو کوئی اونمین سے بسبب طاعون کے نہ مرا اوسکے لیے مثل اجر شہید کے ہو گو اوسکو درجہ شہادت کا بعینہ حاصل نہو کیونکہ جو شخص شہید ہونیکے ساتہ متصف ہی وہ درجہ مین زیادہ تر بلند ہے اوس سی جسکو وعدہ دیا گیا ہے کہ اوسے مثل اجر شہید کے دیا جاویگا رہی یہ بات کہ اس مت سی جو کہ مرتکب کبیرہ ہے اوسکے لیے طاعون رحمت و شہادت ہوگی یا نہین سو اسکا جواب یہ ہے کہ ہوگی کیونکہ اس باب مین حدیثین عام ہین اور بلاشک وہ مؤمن ہی مگر اتنی بات ہے کہ وہ مرتکب کبیرہ تہا اور درمیان کامل وناقص کے درجہ مین مساوات لازم نہین آتی ہے کیونکہ درجات شہادت کے

شہادت ہین پس اوسکے لیے بہی ایک نوع کی شہادت حاصل ہوگی **ف** مطعون کے شہید ہونیکی دلیل یہ حدیثین ہین ۱ مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہی ۲ امام احمد و بخاری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ طاعون ایک عذاب تہا اللہ جسپر چاہتا اوسپر بہیجتا تہا اور بیشک اللہ نے مومنین کے لیے اوسکو رحمت کیا ہی پس نہین ہی کوئی شخص کہ طاعون مین واقع ہو وہ صبر اور طلب اجر کر کے اپنے شہر مین ٹہیرا رہے یہ جانکے کہ نہ پہونچیگی اوسکو مگر وہ چیز جو اللہ نے اوسکے لیے لکہہ رکہی ہی مگر یہ یعنی ٹہیرا رہنا اوسکے لیے مثل اجر شہید کے ہوگا یہ حدیث پہلی بہی گذر چکی ہی ۳ امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے طاعون ایک غدہ ہے مثل غدۂ بعیر کے اوسمین ٹہیرا رہنے والا مثل شہید کے ہی اور اوس سے بہاگنے والا ایسا ہے جیسے لڑائی سے بہاگنے والا ۴ ابو موسے رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ طاعون وخز یعنی چونکا ہی تمہاری دشمنون کا جن سے اور وہ تمہاری لیے شہادت ہے اس حدیث کو حاکم نے روایت کیا ہے ۵ حضرت عائشہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہین کہ طاعون شہادت ہے میری امت کے لیے اور چونکا ہے تمہاری دشمنون کا جن سے ایک غدہ ہے مثل غدۂ بعیر کے نکلتا ہی بغلون اور مراق مین جو شخص اسمین مرجاوے وہ شہید ہی اور جو اسمین ٹہیرا رہے وہ مثل مرابط فی سبیل اللہ کے ہی اور جو اس سے بہاگے وہ مثل بہاگنے والے کے ہے لڑائی سے یہ سب حدیثین حکم کرتی ہین کہ طاعون شہادت ہے **ف** حدیث شریف مین لفظ طعن و وخز کا واقع ہوا ہے طعن اوس قتل کو کہتے ہین جو کہ نیزے سے ہو اور وخز چونکا مارنے کو کہتی ہین جو کہ آرپار نہ ہو جاوے اور نیزہ چبہانے کو اور کسی چیز کے ملانے کو اور تہوڑی چیز کو بہی کہتے ہین **ف** حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے حدیث متقدم عائشہ رضی اللہ عنہا مین فرمایا ہی کہ مقتضا حدیث کا یہ ہی کہ یہ ثواب شہید کا اوس شخص کے لیے ہے جو کہ بلدۂ طاعون سے باہر نجاوے اور حالت اقامت مین ثواب الٰہی کا قصد اور صدق وعدہ کی امید رکہے اور یہ جانے کہ وقوع طاعون کا اوسپر اور اوسکا پہیرنا اوس سے دونون اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہین اور بصورت وقوع کے دل تنگ نہ ہووے بلکہ حالت صحت و بیماری دونون مین اپنے رب پر بہروسا کرے پس جو شخص کہ ان صفتون کے ساتہہ متصف ہی اور طاعون کے سوا اور بیماری مین مرا تو ظاہر حدیث یہ ہے کہ اوسکو شہید کا اجر حاصل ہوگا اور اوس شخص کی مثل ہوگا جو کہ بہ نیت غزو راہ خدا مین نکلا اور سوای قتل کی اور کسی سبب سی مرگیا کہ اوسکو شہید کا اجر ہوتا ہے اسکی مؤید یہ روایت ہے کہ جو شخص طاعون مین مرا وہ شہید ہی اس روایت مین یون فرمایا کہ طاعون مین مرا یہ نہین فرمایا کہ بسبب طاعون کے مرا جس شخص مین یہ صفتین پائی گئین اور وفات اوسکی بعد مرور زمانۂ طاعون کی ہوئی تو ظاہر حدیث یہ ہی کہ وہ شہید ہو گو وہ طاعون ہی سے کیون نہ مری انتہی جناب توفیق مرحمۂ فرماتے ہین کہ احادیث مذکورہ سے یہ بات بہی ثابت ہوئی کہ طاعون کی حقیقت شرعیہ وخزجات ہی کہ بسبب عداوت کے بنی آدم کو نیزے مارتے ہین اور اس جگہہ سے اطبا کا کہنا بگڑ گیا کہ طاعون ایک زہریلا مادہ ہی جو کہ ورم لاتا ہی اور فساد جوہر ہوا کا اوسکا سبب ہی طاعون و وبا مین فرق یہ ہی کہ طاعون وبا سے اخص ہے کیونکہ وبا مرض عام کو کہتے ہین وہ کبہی بسبب طاعون کے ہوتا ہے کبہی اور کسی سبب سے پس ہر طاعون وبا ہے اور ہر وبا طاعون نہین ہی عبرہ و دلیل الطالب مین اسکی تفصیل خوب بسط سے لکہی ہی **ف** حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ شرح الصدور مین فرماتے ہین کہ حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے جو کچہہ کہ توجیہ حدیث شہید مین نقل کیا ہی اوسکا اقتضا یہ ہی کہ اختصاص عدم سوال کا ساتہہ شہید معرکہ کے ہو لیکن رباط کی حدیثون کا قضیہ یعنی اقتضا تعمیم ہے ہر شہید مین اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کتاب بذل الماعون فی فضل الطاعون مین اس بات کے ساتہہ جزم کیا ہے کہ جو شخص طاعون سے مرتا ہے اوس سے سوال نہین ہوتا ہی اسلیے کہ وہ نظیر ہے اوسکا جو کہ معرکہ مین مارا جاتا ہی اور اس بات کی ساتہہ جزم کیا ہی کہ جو شخص طاعون مین ٹہیرا رہتا ہی صبر کرتا ہی حالانکہ وہ طالب ثواب ہی جانتا ہے کہ نہین پہونچیگی اوسکو مگر وہ چیز جو اوسکے لیے لکہی گئی ہی جبکہ وہ اوسمین بغیر طعن کے مرگیا تو بہی مفتون نہ ہوگا کیونکہ وہ نظیر ہے مرابط کا حافظ نے اسکو اسی طرح ذکر کیا ہی اور یہ نہایت متجہ ہے **فائدہ** شیخ رملی رحمہ اللہ نے بہ تبعیت اپنے باپ کے اور ایک جماعت اہل علم کے یہ کہا ہے کہ رفع وبا و طاعون کے لیے قنوت کا پڑہنا مستحب ہے کیونکہ یہ حوادث عظیمہ سے ہے اور ائمہ قائل ہین کہ نازلہ کی واسطے دعا مستحب ہی رافعی و نووی رحمہما اللہ

فرماتے ہین کہ قنوت ساری نوازل مین جیسے وبا وغیرہ مشروع ہی جبکہ قنوت واسطے ازالۂ عدو کے کہ شہادت عظمی کا سبب ہی مستحب ہی تو وبا کے لیے اوس کا مستحب ہونا اولی تر ہی اور دوئیہ مجربہ رافعۂ طاعون سی کثرت درود ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم

فصل صدیق کی بیان مین یعنی جن لوگونسی قبر مین سوال نہین ہوتا ہے اونہین سی ایک صدیق ہے لغت مین صدیق اوسکو کہتے ہین جو کہ تمام سچ بولے حضرت شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ تفسیر عزیزی مین فرماتے ہین کہ صدیق وہ ہے جسکی قوت نظریہ مثل قوت نظریہ انبیاء کے کامل ہو اور ابتداء عمر سے جھوٹ بولنا اور دورویہ بات کہنا اوسکی شایان نہو اور مقدمات دینی مین اخلاص تام ظاہر ہو کہ اوسمین حظ نفس کا شائبہ اصلا نہو صدیق کے علامات سے یہ ہے کہ اپنے عزم مین تردد نہ کری اور نماز مین ہر چند سخت حادثہ پیش آئی تو وہ داہین بائین التفات نہ کری اور ظاہر باطن برابر ہو کسی کو لعنت نہ کری علم تعبیر خوب جانتا ہو انتہی قرطبی رحمہ اللہ نے صدیق سے سوال نہ ہونے کی یہ وجہ لکھی ہی کہ جبکہ شہید کو فتنۂ قبر نہین ہوتا ہے تو صدیق تو اوس سی مرتبہ و اجر مین بڑھکر ہے وہ زیادہ تر اسکے لائق ہی کہ اوسکو فتنہ نہو کیونکہ قرآن شریف مین صدیق کو شہید پر مقدم کیا ہی فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین اور مرابط کی حق مین جو کہ شہید سے رتبے مین کم ہے یہ آیا ہے کہ وہ مفتون نہین ہوتا ہے تو پہر اوسکا کیا کہنا جو کہ مرابطہ سے اور شہید سے رتبے مین برتر ہے انتہی چونکہ اس قول کی بنا صرف قیاس پر تہی اس لیے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے بعد نقل اس قول کے فرمایا ہے کہ صحیح حدیثین اس قول کو رد کرتی ہین اور بیان کرتی ہین کہ صدیق سے قبر مین سوال ہوتا ہے جیسے غیر صدیق مسئول ہوتا ہی دیکھو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جو کہ صدیقون کی سردار ہین جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو خبر دی کہ فرشتے قبر مین سوال کرتے ہین تو اونہون نی عرض کیا کہ مین اپنی اس حالت پر ہونگا جیسا مین اب ہون آپ نے فرمایا ہان الحدیث اور یہ خاصیت جسکے ساتھ شہدا مخصوص ہین یعنی قبر مین سوال نہونا اس سی یہ بات لازم نہین آتی ہی کہ اوسکے حکم مین صدیق بہی اونکی شریک ہون گو صدیق اونسی رتبے مین اعلی ہی کیون نہ ہین کیونکہ شہید کے خواص کبہی اوس شخص سی منتفی ہوتے ہین جو کہ شہید سے افضل ہی اگرچہ وہ درجے مین شہید سے برتر ہی کیون نہو منجملہ اون علماء کے جو اسکے قائل ہین کہ صدیق سی سوال نہین ہوتا ہی حکیم ترمذی صاحب نوادر الاصول بہی ہین انکے لفظ یہ ہین کہ یفعل اللہ ما یشاء یعنی اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے اسکی تاویل واللہ اعلم ہمارے نزدیک یہ ہی کہ اوسکی تثبیت سی ایک بات یہ ہی کہ دو کہی تو مون کا مرتبہ سوال سی بلند کردی یعنی اونسی سوال نہو اور وہ صدیق و شہید ہین۔ سید محمد بن اسمعیل مرحوم فرماتے ہین کہ اسمین جو نقصان ہی وہ مخفی نہین ہے یعنی وہی جو حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے بیان فرمایا اسی لیے ثمار التنکیت مین فرمایا ہے کہ بحث ما نحن فیہ مین سمع ہی نہ قیاس کیونکہ عقل واجتہاد کو امور برزخ و آخرت مین دخل نہین ہی اور اس مدعا مین ورود سمع نہین ہوا ہے پس ما ورد پر اقتصار کرنا عین احتیاط ہے دین مین لیکن حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نی قرطبی و حکیم ترمذی کے قولون کو ابیات و شرح الصدور مین نقل فرمایا ہی اور کسی طرح کا کلام اوپر نہین کیا اس سی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسکے قائل ہین کہ صدیق سی سوال نہین ہوتا واللہ اعلم

فصل بیان مین سوال حضرات انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کتاب الروح مین فرماتے ہین کہ انبیاء علیہم السلام مین اختلاف کیا ہے کہ اونسی قبر مین سوال ہوتا ہے یا نہین دو قول ہین اور یہی دو وجہ ہین مذہب امام احمد وغیرہ مین امام سیوطی نے انبیاء علیہم السلام سے سوال نہونیکی بنا اسپر قائم کی ہی کہ جب صدیق سی سوال نہین ہوتا تو نبی سی بالاولی نہو کیونکہ نبی کا مرتبہ صدیق سی بڑھکر ہی پس وہ اس کرامت عظیمہ کے ساتھ زیادہ تر مستحق ہی اور اس جگہہ سی قطعًا معلوم ہوا کہ انبیاء ورسل سی سوال نہین ہوتا اس قول کو تنہا قرطبی نے نہین کہا ہی بلکہ بہت سی امام اور بہت سے لوگ اسکے قائل ہین نسفی نے اپنی کتاب یعنی بحر الکلام مین انبیاء سے سوال نہونے کے ساتھ جزم کیا ہی عبارت اونکی کتاب مذکور مین یہ ہی کہ انبیاء اور اطفال مومنین پر نہ حساب ہی نہ عذاب قبر و نہ سوال منکر نکیر انتہی نسفی رحمہ اللہ نے اس دعوے پر کوئی دلیل ذکر نہین فرمائی نہ سیوطی رحمہ اللہ نے شرح الصدور مین اس مسئلے سے تعرض فرمایا علامہ سعد الدین رحمہ اللہ نے اس مسئلے مین اختلاف نقل کیا اور فرمایا کہ بعض اہل علم اسکا اثبات کرتے ہین بعض نے نفی کی ہی سیوطی رحمہ اللہ نی ابیات

مین فرمایا ہی کہ یہ اختلاف مشکل ہے اس لیے کہ ہم یہ نہین کہہ سکتے ہین کہ انبیاء علیہم السلام سے سوال ہوتا ہی سید صاحب مرحوم شرح مین فرماتی ہین کہ سیوطی رحمہ اللہ کا یہ قول کہ رسل سی سوال نہ ہونے کے ساتھ قطع یعنی یقین حاصل ہو گیا عجیب ہے کیونکہ اونہون نی انبیاء سی سوال نہ ہونیکا قیاس اسپر کیا تہا کہ صدیقین سی سوال نہین ہوتا ہی اور یہ باب قیاس اولی ہی ہے اور مقیس علیہ پر کوئی دلیل ظنی بہی قائم نہین ہے پس کیونکر کہہ سکتی ہین کہ حکم مقیس علیہ کا قطعی ہی ہان یہ قطع بغیر تقدیم و برہان وہری و کتاب منیر کے ہے اگر یون کہتے کہ نفی سوال کا بہی قول ہی تو یہ قطعی کہنے سے سہل تہا اور یہ جو فرمایا کہ خلاف مشکل ہی سو ہمین کچہ اشکال نہین ہے کیونکہ اونکا استدلال صرف قیاس سے تہا اور اوسکا حال بہتین معلوم ہی ہو گیا اب کچہ اشکال خلاف مین نہین رہا بلکہ اشکال تو نفی سوال مین ہی اسلیے کہ انبیاء علیہم السلام کے لیے کوئی تخصیص نہین آئی ہی مگر قیاس اور وہ تمکو معلوم ہی ہو گیا تعجب تو یہ ہی کہ سیوطی رحمہ اللہ نے شرح الصدور مین یہ نہین ذکر کیا کہ انبیاء و رسل مسئول نہین ہوتے باوجود اسکی کہ جن لوگونسی سوال نہین ہوتا ہے اونکا ذکر کیا ہی شہید و مطعون و صدیق وغیرہم کا شمار کیا ہے مگر انبیاء کا ذکر نہین فرمایا انتہی نکیاری نی نبی سے سوال نہ ہونیکی یہ دلیل ذکر کی ہی کہ قبر مین میت سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سوال کرتے ہین اور یون کہتی ہین کہ تو اس شخص کے حق مین کیا کہتا ہی پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خود آپ کی نفس شریف کا کیا سوال کرین سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ یہ مجرد استبعاد ہی کیونکہ سوال تنہا اسی بات سے نہین ہوتا ہے بلکہ اول رب کا سوال کرتے ہین پہر دوبارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پوچہتے ہین اور آپ کے نفس شریف کے سوال کرنی سی کون مانع ہی حالانکہ اللہ تعالے نے رسل سی سوال کیا کہ تمکو تمہاری امتون نے کیا جواب دیا باوجود اسکے کہ وہ اوس جواب کو جانتا ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا ہی یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم الآیہ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی تشہد مین فرماتے تہے اشہد ان محمدا رسول اللہ غرضکہ نفی سوال پر دلائل غیر ظاہر ہین اور دخول انبیاء علیہم السلام کا عموم مین ظاہر ہے زیادہ تر قریب بحق میرے نزدیک یہ ہی کہ اس مسئلے مین توقف کرین

وصل سوال ملائکہ علیہم السلام کے بیان مین

فاکہانی رحمہ اللہ نے کہا کہ ملائکہ مین ظاہر یہ ہے کہ اونسی سوال نہین ہوتا ہی حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے ابیات مین فاکہانی کا قول صرف اسی قدر ذکر کیا ہی کوئی دلیل اونکی بیان نہین کی اور نہ شرح الصدور مین اونکا کلام ذکر کیا گویا اونکی دلیل فرشتون سی سوال نہونیکی یہی ہی کہ حدیثون کی اکثر الفاظ مین انسان و ابن آدم کا ذکر آیا ہی حالانکہ احادیث مین عبد مومن کا لفظ بہی وارد ہوا ہے اور یہ عام ہے آدمی و فرشتے اسمین داخل ہین اور خود سیوطی رحمہ اللہ ثابت کر چکی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملائکہ کی طرف بہی مبعوث ہین پس وہ بہی آپ کی امت سے ہوئے حلیمی و قونوی رحمہما اللہ نے کہا ہے کہ جن مثل انس کی ہین سوال و حساب مین اور دخول جنت و نار مین رہے فرشتے سو اشبہ یہ ہے کہ اون کے اعمال لکہی نہین جاتے ہین بلکہ کاتب اعمال تو خود بہی فرشتے ہین اگر انکے اعمال لکہی جاوین تو چاہیے کہ ہر فرشتہ دوسرے فرشتے کی طرف محتاج ہو وہی و ہلم جرا فرشتون سے حساب نہ ہونیکی یہ وجہ ہے کہ انکے واسطے گناہ نہین ہین اور رتبے مین بشر غیر مجاہد سے کمتر نہین ہین رہی یہ بات کہ انکو ثواب ہوتا ہے یا نہین سو علماء نے کہا ہی کہ انکا ثواب یہی ہی کہ تکلیف اونسی اوٹہائی گئی ہی اسلیے کہ یہ کہانے پینے جماع کرنیکی لیاقت نہین رکہتے ہین کہ جسطرح بنی آدم جنت مین وارد ہونگی اوس طرح یہ بہی وارد ہون اور یہ بہی احتمال ہے کہ سوای رفع تکلیف کے کسی اور نعمت کے ساتھ منعم ہون جسکو اللہ تعالی نے انکی لیے تیار کر رکہا ہو کہ ہماری عقلون کا وہان تک وصول نہو کیونکہ اللہ سبحانہ ارشاد فرماتا ہے کہ مینے اپنے نیک بندونکی لیے وہ چیز تیار رکہی ہی جسکو نہ کسی آنکہہ نے دیکہا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی بشر کے دل پر اوسکا خطرہ گذرا لیکن سید محمد بن اسمعیل رحمہ اللہ فرماتی ہین کہ اقرب اس مسئلے مین توقف ہی خصوصا جبکہ کسی حدیث مین یہ بات بہی نہ آئی ہو کہ فرشتے بعد موت کے مدفون ہوتے ہین نہ یہ آیا ہو کہ بعد فنا ہونیکے اونکے لیے کوئی مستقر ہے گو یہ بات سوال مین شرط نہو پہر مینے فتح الباری مین دیکہا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہین واما الملائکۃ سو مین نہین جانتا ہون کہ کسی نی اسکا ذکر کیا ہو اور جو بات کہ ظاہر ہے وہ یہ ہی کہ ان سے سوال نہین کیا جاتا ہی کیونکہ سوال اوس شخص کے ساتھ خاص ہی جسکی شان سے مدفون ہونا ہوا تہے سید صاحب مرحوم فرماتی ہین یعنی وہ شخص اون لوگو مین سے ہو جو کہ مقبور ہوتے ہین اور اون کی شان و عادت یہی ہو گو اتفاقا بعض اونمین سے مقبور نہ ہون جیسے وہ شخص جسکو درندے پرندے وغیرہ کہا جاوین

فصل سوال جن کی بیان مین حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ دلیلین سوال کی جنون کو شامل ہین سو اون سے سوال ہوتا ہے
یعنی اس لیے کہ لفظ عبد و میت کا اون پر صادق ہے اور یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی طرف بھی مبعوث ہین پس انکا حکم ساری احکام
مین آدمی کی امت کا حکم ہی اور جس طرح کہ آپ انس کی طرف مبعوث ہین اوسی طرح جنون کی طرف بھی بھیجے گئے ہین اسپر اجماع قائم ہو چکا ہی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ وحی
کیا گیا طرف میرے یہ قرآن تاکہ ڈراؤن مین تمکو ساتھ اوسکی اور اوسکو جسکو وہ پہونچا اور اسمین شک نہین ہی کہ جنون کو قرآن پہونچا جیسا کہ قرآن شریف مین وارد
ہوا ہی اور جبکہ پھیر دیا ہمنے تیری طرف ایک گروہ کو جن سی سنتے تھے وہ قرآن کو پس ساری جنون سی مثل انس کی سوال ہوتا ہی مومن ہون یا کافر خواہ منافق
جو لوگ جنون مین سی مطیع ہین اونکو ثواب ہوگا اور جو گنہگار ہین اونپر عذاب کیا جاویگا جیسا انس کا حال ہی اگر کوئی کہے جبکہ ساری احکام جنون کو لازم ہوئے
تو چاہیے تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین آمد و شد رکھتے علم سیکھتے حال آنکہ منقول نہین ہوا ہے کہ وہ سوای دو بار کے مکہ معظمہ
مین اور کبھی آپ کے پاس آئی ہون باوجود اسکے کہ ہجرت کے بعد کے سے اکثر شریعت نئی ہو گئی تو یہ کہنا ٹھیک نہین ہی کیونکہ منقول نہونے سے یہ نہین لازم آتا
ہے کہ وہ آپ کے ساتھ جمع نہ ہوئے ہین اور آپکی مجلس شریف مین حاضر نہ ہوے ہون اور بدون رؤیت مومنین حاضرین محفل برکت منزل کی آپکا کلام نہ سنا ہو
بعض معتزلہ سی جو کہ انکار وجود جن کا منقول ہوا ہے سو یہ کچھ چیز نہین ہے کیونکہ جو شخص قرآن شریف کی تصدیق کرتا ہی وہ جن کی وجود کا قائل ہی رہے احادیث
صحیحہ جو کہ وجود جن و شیاطین مین وارد ہوئی ہین سو وہ بیشمار ہین اسی طرح اشعار و اخبار عرب و عجم انکے وجود کی شہادت دیتی ہین پس انکی وجود مین نزاع کرنا ایسی
چیز مین مکابرہ کرنا ہی جو کہ بتواتر معلوم ہی دوسرے یہ ایک ایسا امر ہے کہ عقل کو اسکا جہل نہین ہی اور حس اسکی تکذیب نہین کرتی ہی مومنین جن مین کئی قول ہین ایک
قول یہ ہی کہ سوای نجات کی دوزخ سی اور کوئی ثواب انکی لیے نہین ہی اسکے بعد مثل چوپایون کی انسے کہا جاویگا کہ مٹی ہو جاوین یہ قول حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کا ہے
ابن حزم رحمہ اللہ نے اوسنی نقل کیا ہی ابن ابی الدنیا نی لیث رحمہ اللہ سی روایت کیا ہی اونہون نی کہا ثواب جن کا یہ ہی کہ وہ دوزخ سی پناہ دئے جاوینگے پھر اونسی کہا جاویگا
کہ تم مٹی ہو جاؤ مثل بہائم کے دوسرا قول یہ ہی کہ طاعت پر اونکو ثواب ملتا ہے اور معصیت پر اونکو عقاب ہوتا ہی یہ قول ابن ابی لیلی امام مالک امام شافعی امام احمد صاحبین
رضی اللہ عنہم کا ہی اور امام اعظم رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہی ابن حزم رحمہ اللہ نی ملل و نحل مین کہا ہی کہ جمہور ناس اسپر ہین کہ وہ جنت مین داخل ہونگے ابن ابی رحمہ اللہ نے کہا کہ
جن کی لیے ثواب ہی ہمنے اسکا مصداق کتاب اللہ مین پایا ہی و لکل درجات مما عملوا یعنی ہر ایک کے لیے درجے ہین واسطے جنکی جو اونہون نی عمل کیا واللہ اعلم بالصواب

فصل بیان مین سوال نا بالغ بچون کی جاننا چاہیے کہ مسلمانون کی بچے جو کہ بلوغ سے پہلے مرجاتے ہین انمین علماء کی دو قول ہین ایک یہ کہ انسی سوال
نہین ہوتا ہے سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ یہی قول ارجح ہی نسفی رضی اللہ عنہ نے جو کہ متقدمین حنفیہ سی ہین اسی قول کے ساتھ جزم کیا ہی چنانچہ انکا قول پیشتر گذر چکا
کہ اطفال مؤمنین اور انبیاء علیہم السلام سی سوال نہین ہوتا ہی یہ بات معلوم ہی کہ منجملہ عذاب قبر کے ایک سوال بھی ہی سو جب بچون پر عذاب ہی نہین ہوتا ہی تو اونسی
سوال بھی نہ ہونا چاہیے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح کے تیرہوین مسئلے مین لکھا ہی کہ اطفال مین لوگون نی اختلاف کیا ہی کہ آیا قبر مین اونکا امتحان ہوتا ہے
یا نہین دو قول پر اور یہی دو وجہ ہین اصحاب امام احمد رضی اللہ عنہ کے لیے جو لوگ سوال اطفال کی قائل ہین اونکی دلیلین یہ ہین ۱ اونپر نماز پڑھنا اونکی لیے دعا کرنا عذاب
و فتنۂ قبر کے بچاؤ کے واسطے اللہ تعالی سی سوال کرنا شروع ہے جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ نے مؤطا مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اونہون نی ایک
چھوٹے بچے پر نماز پڑھی پس اونکی دعا سی یہ سنا گیا کہ الٰہی تو اوسی عذاب قبر سی بچا ۲ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مین وارد ہوا ہی کہ کسی چھوٹے بچے کا جنازہ لیکے اونپر سے
گذری وہ روئین اونسی کہا گیا ای ام المومنین آپ کیون روتی ہین فرمایا مین اس بچے پر روئی خوف سی دباؤ قبر کے اخرجہ علی بن معبد ۳ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
مین وارد ہوا ہی کہ وہ منفوس پر نماز پڑھتے جسنے کبھی کوئی گناہ نہین کیا پھر کہتے ای اللہ تو اوسی عذاب قبر سے پناہ دے اسکو ہناد بن السری نے روایت کیا ہی کہتی ہین کہ اللہ تعالی
بچون کی عقلون کو کامل فرما دیتا ہی تاکہ وہ اپنی منازل کو پہچانین اور سوال کا جواب اونکو الہام کر دیتا ہی اور کہتی ہین کہ بہت سی حدیثین اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ

آخرت مین اونکا امتحان ہوتا ہی اشعری نے اہل سنت وحدیث سی حکایت کیا ہی کہ جب وہ آخرت مین ممتحن ہوتی ہین تو قبر مین اونکی امتحان سی کون مانع ہی دبعض نے جو کہ عدم سوال کی قائل ہین یہ جواب دیا ہی کہ سوال ایسے آدمی سی ہوتا ہی جو کہ رسول کو جانتا بھیجنے والی کو پہچانتا ہو اوس سی پوچھتی ہین کہ رسول کے ساتھ ایمان لایا اوسکی طاعت قبول کی یا نہین اور کہتی ہین تو اس شخص کے حق مین کیا کہتا تہا جو تم مین بھیجا گیا تہا رہا وہ بچہ جسے کسی طرح کا تمیز نہین ہی اوس سی کیونکر کہہ سکتی ہین کہ تو مبعوث کے بارے مین کیا کہتا ہی اور اگر یہ بات ہی کہ قبر مین اوسکی عقل پہیر لائی جاتی ہی تو جس چیز کی معرفت کی اوسکو قدرت نہین ہی نہ وہ اوسکو جانتا ہی ایسی چیز کا سوال اوس سے کرنا ہی بے فائدہ ہی بخلاف امتحان اطفال کے آخرت مین اسلیے کہ اللہ تعالی رسول کو اونکی طرف بھیجیگا اور اپنے حکم کی فرمانبرداری کا امر فرماویگا اور اونکی عقلین اونکے ہمراہ ہونگی جو رسول کا مطیع ہوگا اوسے نجات ہوگی اور جو اوسکی نافرمانی کریگا وہ آگ مین داخل ہوگا یہ امتحان ایسی چیز کے ساتھ ہوگا جسکو وہ اوسوقت کر سکینگی نہ یہ کہ اوس امر سی سوال ہوگا جو کہ دنیا مین طاعت وعصیان سے گذرچکا مثل سوال فرشتون کی قبر مین رہی حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی سو قطعا اوس سی یہ مراد نہین ہے کہ عقوبت بچے کی کسی نیک کام کے ترک کرنے پر یا کسی معصیت کے کرنے پر ہوگی کیونکہ اللہ تعالی کسی کو عذاب نہین کرتا ہی مگر عمل گناہ پر بلکہ عذاب قبر سی مراد کبھی الم ہوتا ہے جو کہ کسی سبب سے میت کو حاصل ہوجاتا ہی نہ اوسکی عقوبت ایسے عمل پر جو اوسنے نہین کیا ہی دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بیشک میت عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے گھر والون کی اوسپر یعنی وہ بسبب رونے اپنے لوگونکی رنجیدہ و دردناک ہوتا ہے نہ یہ کہ زندہ کے گناہ کے سبب سی اوسپر عذاب ہوتا ہی اللہ سبحانہ فرماتا ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی اور یہ ویسی بات ہی کہ آپ نی فرمایا سفر ایک ٹکڑا ہی عذاب سی پس عذاب عام ہے عقوبت سی یعنی عذاب عقوبت ورنج والم کو شامل ہی اسمین کوئی شک نہین ہی کہ قبر مین آلام وہموم وغموم وتکالیف ہوتی ہین کہ اونکا اثر بچے تک سرایت کرتا ہی اور وہ بسبب اوسکے متالم ہوتا ہی سو ہی لیے نماز پڑہنے والے کو واسطے شروع ہی کہ وہ اللہ تعالی سی سوال کری کہ وہ اوسکو اوس عذاب سی بچاوی امام نووی رضی اللہ عنہ اذکار مین فرماتی ہین کہ شیخ امام ابوعمرو بن صلاح رحمہ اللہ اس تلقین سی پوچھے گئے یعنی وہ تلقین جو بعد موت کے ہوتی ہی پس اونہون نی اپنے فتاوی مین فرمایا کہ ہم اوسکو اختیار کرتے ہین اور اوسکی ساتھ عمل کرتی ہین اور ایک جماعت نے ہمارے خراسانی اصحاب سی اوسکو ذکر کیا ہے کہا ہمین ہم کو ایک حدیث ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہی اور اوسکا اسناد قائم نہین ہی لیکن شواہد اور عمل اہل شام سے جو کہ قدیما اوسکو کرتی آئے ہین حدیث مذکور قوی ہوگئی ہی رہی تلقین شیرخوار بچے کی سو اوسکے لیے کوئی ایسا مستند نہین ہی جسپر اعتماد کیا جاوی اور نہ ہم اوسکو جائز کہتی ہین واللہ اعلم انتہی پس نووی وابن الصلاح کے کلام سی معلوم ہوا کہ صبی کو تلقین نہ کرین اور اسکا مقتضا یہی ہے کہ صبی سی سوال ہنو کیونکہ تلقین فرع ہی سوال کی پس اگر سوال کی قائل ہون تو تلقین کے بھی قائل ہونگی ورنہ خیر صواب یہ ہے کہ بچے کو مطلقاً تلقین نہ کرین شیرخوارہ ہو یا اس سی بڑا جبتک کہ بالغ ومکلف ہو جاوی فتح الباری مین کہا ہی کہ طفل غیر ممیز مین اختلاف کیا ہی قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ مین سوال کے ساتھ جزم کیا ہے اور یہ حنفیہ سی بھی منقول ہی اور بہت سے شافعیہ نے عدم سوال کے ساتھ جزم کیا ہی اور تلقین باقی کو مستحب کہا ہی سید صاحب مرحوم فرماتی ہین کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہین کہ مطلقاً تلقین مین کوئی دلیل نہین ہی زرکشی نے کہا ہے کہ بچے سے قبر مین ہرگز سوال نہین ہوتا ہی **وصل** بعض کہتی ہین کہ ہر ایک طفل سی سوال ہوتا ہی اونکے لیے عقل کامل حاصل ہوتی ہی جو عہد کہ زمانہ قدیم مین بعالم ذر لیا گیا تہا اللہ تعالی اوسکا جواب اطفال کو الہام فرماتا ہی ضحاک رحمہ اللہ امام تفسیر کا بھی یہی قول ہی **حکایت** حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور مین لکھا ہی کہ ابن جریر نے جویبر سی روایت کیا ہی کہ ضحاک کا ایک بیٹا چھ دن کی عمر کا مر گیا اونہون نی کہا جبکہ تو میرے بیٹے کو لحد مین رکھی تو اوسکا مونہ ظاہر کر دینا اور اوسکی گرہ کھول دینا وہ بٹھایا جاویگا اوس سی سوال ہوگا میں نے کہا اوس سی کس چیز کا سوال ہوگا کہا میثاق کا سوال ہوگا جسکا اقرار آدم کی پیٹھ مین کیا تہا انتہی اور بزاز رحمہ اللہ نے جو کہ ائمہ حنفیہ سے ہین اسی قول کے ساتھ فتوی دیا ہی قرطبی وفا کہا ہی اور ایک جماعت علماء کبار نی اسی کے ساتھ جزم کیا ہی شرح الصدور مین لکھا ہے کہ قرطبی کا جزم اس بات کے ساتھ ہے کہ اطفال کے لیے عقل کامل کیجاتی ہی تاکہ وہ اپنے منزلہ معاد کو پہچانین اور جس بات کا اونسی سوال ہوگا اوسکا جواب اونکو الہام کیا جاویگا ابیات مین یہ کہا ہی کہ یونس شافعی رحمہ اللہ نے تصریح کی ہی کہ طفل کی تلقین کرنا مستحب ہے اور اپنے تتمہ مین زبان تقدیم یہ کہا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو تلقین فرمائی سولہ مہینے کی عمر مین اونکا انتقال ہوا تہا اسی طرح قاضی حسین نے اپنے تعلیقہ مین اور ابن فورک نے نظامی مین حکایت کی ہی سبکی رحمہ اللہ نے اس اثر کو غریب کہا ہی یعنی کتب علم مین اس اثر بے خبر کا کچہہ اتا پتا نہین چلتا ہی سید صاحب مرحوم نے فرمایا کہ اس خبر کے لیے کوئی سند نہین پائی گئی یہ اثر صحت سے نہایت دور تر ہے **ف** ابن فورک بضم فا و سکون وا و محمد بن حسن بن فورک علامہ زاہد متکلم اصولی اصبہانی نزیل نیساپور ہین انہون نے مسند ابو داؤد کو ابی فارس وغیرہ سے سنا اور اونسے بیہقی وغیرہ نے اخذ کیا یہ فرقہ کرامیہ پر بہت سخت تھی انکی ایک تالیف بغایت عمدہ ہے سنہ چار سو چہ مین زہر سے انکی وفات ہوئی رضی اللہ عنہ **وصل** مسئلہ سوال صبی مین درمیان علماء کے خلاف منتشر ہے نقل کلام ابن قیم کی کتاب الروح مین اور نقل کلام نسفی کی بحر الکلام مین پیشتر گذر چکی کمال الدین ابن الہمام رحمہ اللہ جو کہ متاخرین حنفیہ سے ہین انہون نے جزم کیا ہی کہ سوال و حساب اطفال سے نہین ہوتا ہی اونپر عذاب ہی نووی رحمہ اللہ نے روضہ مین تلقین کو بالغ کی ساتھ خاص فرمایا ہی یہ اسپر دلیل ہی کہ اطفال سے سوال نہین ہوتا ہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بہی اسی کی ساتھ فتوی دیا ہی شیخ ابن نجاح رحمہ اللہ جو کہ سادہ حنفیہ سے ہین کہتی ہین کہ اطفال سے سوال ہوتا ہی اور اسی طرح انبیا علیہم السلام سے لیکن اگر یہ بات انبیاء کے حق مین صحیح ہو جاوے تو وہ تشریف و تنظیم و تکریم کا سوال ہوگا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا ظاہر یہ ہی کہ سوال طفل ممیز کے حق مین منع نہین ہے اور غیر ممیز مین منع ہی جب ہم یہ کہین کہ اطفال سے سوال ہوگا تو احتمال ہی کہ فائدہ آمین انکی تکریم ہے باین حیثیت کہ وہ اپنی رب سے سوال کیے جاوینگے وہ جواب دینگے جسطرح اونپر نماز پڑہی جاتی ہی باوجود اسکے کہ اونکے لیے کوئی گناہ نہین ہی ابن نجاح نے اپنی قول مین لفظ سوال کو نکرہ ذکر کیا ہی یہ تنکیر اسی طرف اشارہ کرتی ہی پس وہ سوال مثل سوال بالغون کے نہین ہی طفل سے سوال کرنے اور اوسپر نماز پڑہنے مین اوسکی درجے بلند ہوتے ہین اور یہ احتمال بہی ہی کہ فائدہ اونسے سوال کرنے مین یاد دہی ہی میثاق کی جسکا اقرار عالم ذر مین کیا تہا معتمد بات یہ ہی کہ مطلقا اونکے لیے کوئی سوال نہین ہی رہی تلقین حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی سو وہ ثابت نہین ہوئی جیسا کہ گذر چکا **وصل عہد و میثاق کے بیان مین** واحدی نے بسیط مین کہا ہے کہ صبی کو طفل کہتے ہین جب سے کہ وہ ماں کی پیٹ سے پیدا ہوا بالغ ہونے تک لڑکے لڑکی دونون کو طفل کہتے ہین چونکہ بیان ذکر عہد و میثاق کا آگیا اسلیے کچہہ ذکر اوسکا بہی کر دینا چاہیے تا کہ فائدہ تام ہو **ف** ترجمان القرآن مین تفسیر حافظ ابن کثیر سے نقل فرمایا ہی کہ باقی رہا اس جگہہ ایک مسئلہ جسمین ائمہ رحمہم اللہ تعالی کا اختلاف ہی قدیما و حدیثا وہ مسئلہ یہ ہے کہ جو لڑکے چہوٹی عمر مین مر گئے اور اونکے آبا کفار تہے اونکا حکم کیا ہے اسی طرح مجنون اور بہری اور بڈہے کا جو سٹہیا گیا ہی اور وہ شخص جو کہ فترت مین مر گیا ہے اور اوسکو رسول کی دعوت نہین پہونچی سو انکی شان مین احادیث آئی ہین ہم اونکا ذکر اس جگہہ کرتے ہین بعون اللہ و توفیقہ پہر ایک فصل تلخیص مین کلام ائمہ کے ذکر کرینگے واللہ المستعان **حدیث اول** اسود بن سریع رفعا کہتے ہین چار شخص دن قیامت کے حجت کرینگے ایک بہرا مرد جو کہ کچہہ نہین سنتا دوسرا مرد احمق تیسرا مرد ہرم یعنی بوڑہا چوتہا وہ مرد جو فترت مین مر گیا ہے بہرا کہیگا ای رب اسلام آیا مین کچہہ سنتا نہ تہا۔ احمق کہیگا ای رب اسلام آیا اور بچے مجہکو مینگنیان مارتے تہے بوڑہا کہیگا ای رب اسلام آیا اور مین کچہہ سمجہتا نہ تہا اور جو فترت مین مر گیا ہے وہ کہیگا ای رب تیرا کوئی رسول میری پاس نہین آیا اللہ اون سے عہد لیگا کہ وہ اوسکی اطاعت کرین پہر اونکو حکم بہیجے گا کہ دوزخ مین جاؤ سو قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین ہی جان محمد کی اگر وہ دوزخ مین جاتے تو وہ اونپر برد و سلام ہو جاتی رواہ احمد دوسری اسناد مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ لفظ آخر مین آیا ہے کہ جو کوئی اونمین سے داخل نار ہوگا آگ اوسپر برد و سلام ہو جائیگی اور جو داخل نہوگا وہ طرف آگ کے گہسیٹا جائیگا و کذا رواہ اسحاق بن راہویہ و رواہ البیہقی فی کتاب الاعتقاد بسندہ و قال ھذا اسناد صحیح و کذا رواہ حماد بن سلمۃ عنہ رفعا بلفظ کالھم یدلی علی اللہ بحجتہ فذکر نحوہ و رواہ ابن جریر و قال ثم قال ابو ھریرۃ اقرؤا ان شئتم و ما کنا معذبین حتی نبعث رسولا و کذا رواہ معمر عنہ موقوفا **حدیث دوم** یزید بن ابان کہتے ہین ہمنے انس بن مالک سے کہا ای ابا حمزہ تم حق مین اطفال مشرکین کے کیا کہتے ہو کہا حضرت نے فرمایا ہے اونکے لیے سیئات نہین کہ وہ معذب ہون اور اہل نار مین ہون اور نہ اونکے لیے حسنات ہین کہ اونکو بدلا ملے اور اہل جنت مین ہون رواہ ابو داؤد الطیالسی **حدیث سوم** انس رضی اللہ عنہ رفعا فرماتے ہین لائینگے چار شخصون کو دن قیامت کی مولود اور معتوہ یعنی مجنون اور وہ شخص جو مرا ہے فترت مین اور شیخ فانی

ہر ایک کلام کریگا اپنی حجت سے رب تبارک وتعالی آگ کی ایک گردن کو فرمائیگا کہ ظاہر ہو۔ اور اونسے فرمائیگا مین اپنے بندون کی طرف رسول بہیجا تہا اونہین مین سے اور اخود مین اپنا رسول ہون طرف تمہاری تم داخل ہو اس آگ مین پس جسپر بدبختی لکہی گئی ہے وہ کہیگا مین کیونکر داخل ہون مین تو اس سے بہاگتا تہا اور جسپر سعادت لکہی گئی ہے وہ جلد آگ مین جلد گہس جائیگا اللہ فرمائیگا تم میرے رسولون کی سخت تکذیب ومعصیت کرتے تہے پہر اونکو جنت مین اور انکو دوزخ مین داخل کریگا رواہ ابو یعلی وھکذا رواہ البزار باسنادہ مثلہ **حدیث چہارم** بزار رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال اطفال مسلمین کا کیا فرمایا ھم مع اباءھم پہر سوال اولاد مشرکین کا کیا فرمایا ھم مع اباءھم کہا اے رسول خدا وہ کیا کرتے تہے فرمایا اللہ اعلم بھم رواہ ابو یعلی ورواہ عمر بن ذر عن عائشۃ فذکرہ **حدیث پنجم** ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعظیم کی شان مسئلہ کی اور فرمایا جس دن قیامت کا دن ہوگا اہل جاہلیت آئینگے اپنی اوزار اپنی پشت پر اوٹہائے ہوے اونکا رب اونسے سوال کریگا وہ کہینگے اے رب تو نے ہماری پاس کوئی رسول نہین بہیجا اور نہ کوئی حکم ہماری پاس آیا اگر تو ہماری پاس رسول بہیجتا تو ہم سب بندون مین زیادہ تر مطیع تیرے ہوتے اللہ تعالی فرمائیگا بہلا اگر اب مین تمکو حکم دون تو تم میری اطاعت کروگے وہ کہینگے ہان اللہ تعالی اونکو حکم دیگا کہ تم جاکر جہنم مین داخل ہو وہ روانہ ہونگے جب قریب جہنم کے جائینگے اوسکا تغیظ اور چلانا سنینگے رب کی پاس واپس آکر کہینگے اے رب تو ہمکو اس سے نکال یا بچا دے اللہ تعالی کہیگا کیا تم نے یہ زعم نہین کیا تہا کہ اگر مین تمکو کوئی حکم دونگا تو تم میری اطاعت کروگے پہر اسپر اونسے عہد لیگا اور فرمائیگا جاؤ داخل ہو آگ مین وہ چلینگے یہانتک کہ جب اوسکو دیکہینگے تو ڈرینگے اور واپس آکر کہینگے اے رب ہم اوس سے ڈرے ہمکو اوسمین داخل ہونیکی طاقت نہین ہے تب اللہ فرمائیگا جاؤ اوسمین ذلیل ہوکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر پہلی بار داخل ہوجاتے تو دوزخ اونپر برد وسلام ہوجاتی رواہ البزار وقال متن ھذا الحدیث غیر معروف الا من ھذا الوجہ **حدیث ششم** ابو سعید رضی اللہ عنہ رفعا کہتے ہین ہالک فترت مین اور معتوہ اور مولود ہالک کہیگا میرے پاس کوئی کتاب نہین آئی معتوہ کہیگا اے رب تو نے مجہے عقل نہین دی تہی جس سے مین خیر وشر کو سمجہتا مولود کہیگا مینے ادراک عقل کا نہین کیا اونکو آگ دکہائی جائیگی اور کہا جائیگا اسمین جاؤ سو جو شخص اللہ کے علم مین سعید ہے اگر وہ عمل کرتا وہ اوسمین جائیگا اور جو شخص اللہ کے علم مین شقی ہے اگر عمل کرتا وہ رک جائیگا اللہ تعالی فرمائیگا تم نے میری نافرمانی کی اگر میرے رسول تمہارے پاس آتے تو تم کیا کرتے رواہ محمد بن یحیی الذھلی وکذا رواہ البزار ثم قال لا یعرف من حدیث ابی سعید الا من طریقہ عن عطیۃ عنہ اور آخر حدیث مین یون کہا ہے فیقول اللہ ایای عصیتم فکیف برسلی بالغیب **حدیث ہفتم** معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رفعا کہتے ہین دن قیامت کی ممسوخ العقل کو اور ہالک فی الفترت کو اور ہالک فی الصغر کو لائینگے ممسوخ کہیگا اے رب اگر تو مجہکو عقل دیتا تو جسکو تو نے عقل دی ہے وہ مجہسے زیادہ تر سعید نہ ہوتا اسی طرح دربارہ ہالک فترت اور صغیر کے کہا ہے اللہ تعالی فرمائیگا مین تمکو ایک حکم دیتا ہون تم میری اطاعت کرو وہ کہینگے ہان فرمائیگا جاؤ نار مین داخل ہو فرمایا اگر وہ داخل ہوتے تو آگ اونکو کچہ مضرت نہ کرتی پہر اونپر قوابص[۲] نکلینگے وہ گمان کرینگے کہ اونسے ہلاک کردی وہ چیز جو خدا نے پیدا کی ہے اور وہ جلد واپس آوینگے پہر دوبارہ اونکو یہی حکم ہوگا وہ اسی طرح پہر آوینگے تب رب عز وجل فرمائیگا قبل اسکے کہ مین تمکو پیدا کرون مینے جان لیا تہا کہ تم کیا عمل کروگے اور مینے اپنے علم پر تمکو پیدا کیا تہا اور اب تم طرف میرے علم کے پہروگی پہر نار اونکو پکڑ لیگی رواہ ہشام بن عمار ومحمد بن المبارک **حدیث ہشتم** یہ حدیث روایت اسود بن سریع مین مندرج ہے اور گذر چکی صحیحین مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رفعا آیا ہے ہر مولود پیدا ہوتا ہے فطرت پر پہر ماں باپ اوسکی اوسکو یہودی یا نصرانی یا مجوسی کر ڈالتے ہین جسطرح کہ بہیمہ بہیمہ جمعاء جنتا ہے یعنی پورا بچہ تم اوسمین کوئی جدعا یعنی گوش بریدہ دیکہتے ہو یعنی نہین دوسری روایت مین آیا ہے اے رسول خدا خبر دو کہ صغیر میت کا کیا حال ہے فرمایا اللہ اعلم بما کانوا یعملون ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رفعا کہتے ہین کہ ذراری مسلمین جنت مین ہین ابراہیم علیہ السلام اونکی کفالت کرتے ہین رواہ احمد صحیح مسلم مین عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے رفعا آیا ہے کہ اللہ نے فرمایا کہ انی خلقت عبادی حنفاء اور روایت غیر مین آیا ہے مسلمین **حدیث نہم** سمرہ رضی اللہ عنہ نے رفعا کہا ہے ہر مولود پیدا ہوتا ہے فطرت پر لوگون نے پکار کر کہا اے رسول خدا اور اولاد مشرکین فرمایا اولاد مشرکین بہی رواہ الحافظ ابو بکر البرقانی فی کتابہ المستخرج علی البخاری طبرانی کا لفظ سمرہ سے یہ ہے کہ ہمنے حضرت صلی اللہ علیہ

لہ لفظ صریث یعنی من النار ... قوابص ... ۱۲ ... اسماعیل ... رحمہ اللہ ... مجمع

آلہ وسلم سی سوال اطفال مشرکین کا کیا فرمایا ھم خدم اھل الجنۃ یعنی وہ بہشتیون کے خدمتگار ہونگی حدیث دہم خنسا بن معاویہ کہتی ہین کہ مجھسے میری عم نے کہا کہ مینے کہا اے رسول خدا جنت مین کون جائیگا فرمایا النبی فی الجنۃ والشھید فی الجنۃ والمولود فی الجنۃ والوئید رواہ احمد بعض علماء کا مذہب اس جگہہ توقف ہے بسبب اس حدیث کے اور بعض نے جزم کیا ہے ساتھ جنت کے بدلیل حدیث سمرہ بن جندب جو صحیح بخاری مین ہے کہ اوس منام مین یہ کہا ہے کہ مین ایک شخص پر گذرا نیچے درخت کے اوسکے گرد ولدان تھی جبرئیل نے کہا یہ ابراہیم علیہ السلام ہین اور یہ اولاد مسلمین ہے اور اولاد مشرکین کہا اے رسول خدا اور اولاد مشرکین فرمایا ہان ولاد مشرکین اور بعض نے جزم بالنار کیا ہے بدلیل حدیث ھم من ابائھم اور بعض کا یہ مذہب ہے کہ قیامت کے دن اونکا امتحان لیا جائیگا عرصات مین جو اطاعت کریگا وہ بہشت مین جائیگا اللہ کا علم اونکے بارے مین بسابق سعادت منکشف ہوگا اور جو نافرمانی کریگا وہ داخل نار ہوگا ذلیل ہوکر اللہ کا علم اوسکی حق مین بسابق شقاوت منکشف ہوگا ابن کثیر کہتے ہین وھذا القول یجمع بین الادلۃ کلھا وقد صرحت بہ الاحادیث المتقدمۃ المتعاضدۃ الشاھد بعضھا لبعض پیر کہا ہے کہ یہی قول کو شیخ ابو الحسن اشعری نے اہل سنت وجماعت سی حکایت کیا ہے اور اسی قول کی نصرت حافظ ابو بکر بیہقی نے کتاب الاعتقاد مین کی ہے اور محققین علماء اور حفاظ نقاد نے بہی یون ہی کہا ہے اور شیخ ابن عبد البر نے بعض احادیث امتحان کا ذکر کرکے کہا ہے واحادیث ھذا الباب لیست قویۃ ولا تقوم بھا حجۃ واھل العلم ینکرونھا لان الاخرۃ دار جزاء ولیست بدار عمل ولا ابتلاء فکیف یکلفون دخول النار ولیس ذلک فی وسع المخلوقین واللہ لا یکلف نفسا الا وسعھا سو جواب اس بات کا یہ ہے کہ احادیث باب مین بعض صحیح ہین بہت سے ائمہ علماء نے اونپر نص کی ہے اور بعض احادیث حسن ہین اور بعض ضعیف جو صحیح وحسن سی قوی ہو جاتی ہین اور جب احادیث باب واحد کی متصل متعاضد اس نمط پر ہوئین تو ناظر احادیث کے لیے افادہ حجت کا کرینگی رہی یہ بات کہ آخرت دار جزا ہے سو اسمین کچھ شک نہین ہے لکن ہونا تکالیف کا عرصات مین قبل دخول جنت یا نار کے اسکو کچھ منافی نہین ہے جس طرح کہ شیخ ابو الحسن اشعری نے امتحان اطفال کو مذہب اہل سنت وجماعت سے حکایت کیا ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود الایۃ اور صحاح وغیرہ مین ثابت ہو چکا ہے کہ مومنین قیامت کے دن اللہ پاک کو سجدہ کرینگی اور منافقین سجدہ نہ کرسکینگے اونکی پشت مثل صفیحۂ واحدہ کے طبق واحد ہو جاویگی جب سجدہ کرنے کا ارادہ کرینگی پشت کے بل گر پڑینگی صحیحین مین آیا ہے کہ سب سی پیچھے جو شخص اہل نار مین کا نار سے باہر نکلیگا اللہ تعالی اوس سے عہود ومواثیق لیگا کہ اب پھر اور کچھ سوا اسکے نہ مانگنا اور یہ امر بار بار متکرر ہوگا اور اللہ تعالی فرمائیگا یا ابن ادم ما اغدرک پھر اوسکو دخول جنت کا اذن دیگا اور یہ قول ابن عبد البر کا کہ دخول نار اونکی وسع مین نہین ہے پھر اوسکی تکلیف دینا یعنی جی سو کچھ مانع صحت حدیث سے نہین ہے اللہ تعالی قیامت کے دن اپنی بندون کو حکم پار ہونے کا صراط سے دیگا یہ ایک پل ہے پشت جہنم پر تلوار سی زیادہ تیز بال سی زیادہ باریک ایماندار لوگ اوس پل پر سی بحسب اعمال خود گذر کرینگے کوئی بجلی کی طرح کوئی ہوا کی طرح کوئی اسپ تیز رفتار کی طرح کوئی شتر سوار کی طرح کوئی دوڑتا کوئی چلتا اور کوئی سینے کے بل اور کسی کا چہرہ آگ مین جھلس جائیگا سو جو کچھ ان اطفال کے حق مین آیا ہے وہ کچھ اس حال سی بڑہکر نہین ہے بلکہ یہی ماجرا اطم واعظم ہے نیز سنت سے یہ بات ثابت ہے کہ دجال کے ہمراہ بہشت و دوزخ ہوگی اور شارع نے مومنین کو حکم دیا ہے کہ اونمین سے جو کوئی دجال کو پائے تو اوسمین سو پیے جسکو آگ دیکھتا ہے کہ وہ اوسپر برد وسلام ہو جائیگی سو یہ نظیر ہے اسکی نیز اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو حکم دیا تہا کہ وہ اپنے نفوس کو قتل کرین چنانچہ بعض نے بعض کو قتل کیا یہانتک کہ کہتے ہین کہ ایک صبح مین ستر ہزار کو مار ڈالا مرد نے اپنے بہائی کو قتل کیا اور وہ عمایہ مین ایک غمامہ کے تھے جسکو اللہ نے اونپر بہیجا تہا یہ اونکی عقوبت تہی عبادت گوسالہ پر اور نفوس پر یہ بات بہی بہت شاق ہے کچھ مضمون حدیث مذکور سی متقاصر وکم نہین ہے واللہ اعلم ف جب یہ بات مقرر ہو گئی تو لوگون کا اختلاف ہے مشرکون کی اولاد مین کئی قول پر ایک یہ کہ وہ جنت مین ہین بدلیل حدیث سمرہ رضی اللہ عنہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمراہ ابراہیم علیہ السلام کی اولاد مسلمین اور اولاد مشرکین کو دیکھا اور بدلیل حدیث عم خنسا کہ مولود جنت مین ہے اور یہ استدلال صحیح ہے لکن احادیث امتحان اخص ہین پس جو اللہ نے جسکو مطیع جان لیا ہے اوسکی روح برزخ مین ہمراہ ابراہیم علیہ السلام کے ہے اور اولاد مسلمین جو فطرت پر مری اور جسکو اللہ نے جان لیا ہے کہ وہ فطرت کو قبول نہ کریگا اوسکا اختیار اللہ کو ہے وہ قیامت کی دن آگ مین ہوگا

احادیث امتحان کی اسی پر دال ہین اشعری رضی اللہ عنہ اسکی ناقل ہین اہل سنت سی پہر جو لوگ انکے جنت مین ہونیکی قائل ہین ان مین کوئی انکو مستقل ذوی الجنۃ
کہتا ہی اور کوئی خدم اہل جنت بتاتا ہی جسطرح کہ حدیث انس مین نزدیک ابو داؤد طیالسی کے آیا ہے اور وہ حدیث ضعیف ہے واللہ اعلم دوسرا قول یہ ہی کہ وہ ہمراہ
اپنے آبا کے نار مین ہونگی اسپر دلیل روایت امام احمد ہے عبد اللہ بن ابی قیس کی کہ اونہون نی حضرت عائشہ سی سوال کیا فراری کفار کا کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے فرمایا ہے ہم تبع (آبائہم) مینے کہا ای رسول خدا بلا اعمال فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین اسکو ابو داؤد نے یحیی بن ابی قیس سی روایت کیا ہی اس لفظ
سے کہ مینے عائشہ کو سنا وہ کہتی تہین کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی سوال ذراری مومنین کا کیا فرمایا وہ اپنے آبا کے ساتھ ہونگی مینے کہا ذراری مشرکین
کہا ہم مع آبائہم مینے کہا بلا عمل فرمایا اللہ جانتا ہی کہ وہ کیا کرتے امام احمد کا لفظ حضرت عائشہ سی یہ ہی کہ اونہون نی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی اطفال مشرکین
کا ذکر کیا فرمایا ان شئت اسمعتک تضاغیہم فی النار اسکی سند مین یحیی بن متوکل متروک ہی حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ فرماتی ہین کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نی حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے دو بچون کا حال پوچہا جو جاہلیت مین مرگئے تھے فرمایا ہما فی النار جب اونکی چہرہ مین کراہت دیکھی فرمایا لو رأیت مکانہما
لابغضتہما کہا میری اولاد تم سی فرمایا ان المؤمنین واولادہم فی الجنۃ وان المشرکین واولادہم فی النار پہر یہ آیت پڑہی والذین آمنوا واتبعتہم ذریتہم
بایمان الحقنا بہم ذریتہم رواہ احمد وہذا حدیث غریب فان فی اسنادہ محمد بن عثمان مجہول الحال وشیخہ زاذان لم یدرک علیا واللہ اعلم
شعبی نے رفعا کہا ہے الوائدۃ والموؤدۃ فی النار پہر اسکو مسند کیا طرف ابن مسعود کے رواہ ابو داؤد دوسرا لفظ شعبی کا یہ ہی سلمہ بن قیس اشجعی سی کہ مین اور میرا بہائی
پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گئے مینے کہا ہماری ماں جاہلیت مین مرگئی وہ مہمان کو کھلاتی اور صلہ رحم کرتی تھی اوسنی ہماری ایک بہن کو جاہلیت مین
زندہ درگور کر دیا تہا وہ بلوغ کو نہین پہونچی تہی فرمایا وائدۃ وموؤدۃ نار مین ہین مگر یہ کہ وائدہ اسلام کو پا کر مسلمان ہو جاوے رواہ جماعۃ وہذا اسناد حسن تیسرا قول
توقف ہی اس قول کا اعتماد حدیث کے اس لفظ پر ہی اللہ اعلم بما کانوا عاملین اور یہ لفظ صحیحین مین آیا ہی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم سی سوال اطفال مشرکین کا کیا تہا فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین اسی طرح صحیحین مین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
سوال اطفال مشرکین کا کیا فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین اور بعض نی ان کو اہل اعراف ٹہیرایا ہے یہ قول راجع ہی طرف اوس شخص کے قول کی جو انکو اہل جنت کہتا
ہے کیونکہ اعراف دار قرار نہین ہی انجام کار اہل اعراف کا جنت ہی جسطرح کہ تقریر اس مسئلے کی سورۂ اعراف مین گذر چکی ہی **ف** معلوم رکہنا چاہیئے کہ یہ خلاف
مخصوص باطفال مشرکین ہی رہے ولدان مومنین سو درمیان علما کے کچہ خلاف نہین ہی جسطرح کہ قاضی ابو یعلی بن فرا حنبلی نے امام احمد سی حکایت کیا ہے کہ
اونہون نی کہا لا یختلف فیہم انہم من اہل الجنۃ حافظ ابن کثیر کہتے ہین وہذا ہو المشہور بین الناس وہو الذی نقطع بہ ان شاء اللہ عز وجل اور وہ جو
شیخ ابو عمر بن عبد البر نے بعض علما سی نقل کیا ہی کہ اونہون نی انمین توقف کیا ہی اور ساری ولدان زیر مشیت ہین پہر کہا ہی کہ ایک جماعت اہل فقہ وحدیث کی اسطرف گئی ہے
از انجملہ حمادین وابن مبارک وابن راہویہ وغیرہم رحمہم اللہ تعالی ہین پہر کہا وہو یشبہ ما رسم مالک فی موطائہ فی ابواب القدر وما اوردہ من الاحادیث فی ذلک
وعلی ذلک اکثر الصحابۃ ولیس عن مالک فیہ شیء منصوص الا ان المتاخرین من اصحابہ ذہبوا الی ان اطفال المسلمین فی الجنۃ واطفال المشرکین خاصۃ فی المشیئۃ
انتہی کلامہ سو یہ کلام انکا سخت غریب ہی اور قرطبی نی بہی اپنے تذکرے مین سی کی لگ بہگ ذکر کیا ہی واللہ اعلم اور اس باب مین حدیث حضرت عائشہ ذکر کی ہی کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک بچے کے جنازے مین بلا گئے عائشہ نے کہا ای رسول خدا طوبی لہ عصفور من عصافیر الجنۃ لم یعمل السوء ولم یدرکہ فرمایا او غیر ذلک
یا عائشۃ ان اللہ خلق الجنۃ وخلق لہا اہلا وہم فی اصلاب آبائہم وخلق النار وخلق لہا اہلا وہم فی اصلاب آبائہم رواہ مسلم واحمد وابو داؤد والنسائی
وابن ماجۃ جو کہ کلام کرنا اس مسئلے مین محتاج ہی دلائل صحیحہ جیدہ کا اور کبہی ایسا شخص اوسمین گفتگو کرنی لگتا ہی جسکے پاس علم شارع نہین ہی اسلئے ایک جماعت علما نی کلام
کرنا اس مسئلے مین مکروہ رکہا ہی حضرت ابن عباس وقاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق ومحمد بن حنفیہ وغیرہم رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہی حضرت ابن عباس نی منبر پر کہا تہا کہ

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی لا یزال امر ہذہ الامۃ مواتیا او مقاربا مالم یتکلموا فی الولدان والقدر رواہ ابن حبان وقال یعنی اطفال المشرکین و
ہکذا رواہ البزار وقال وقد رواہ جماعۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما موقوفا تمام ہوا کلام ترجمان کا **فصل عہد و میثاق کے بیان مین** فرمایا
اللہ پاک نے واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم واشہدہم علی انفسہم الست بربکم قالوا بلی۔ الآیۃ عبد بن حمید نے حسن بن حرام نے اسحاق
مین ابن جریر و ابن منذر و ابن ابی حاتم و ابو الشیخ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ پیدا کیا اللہ نے آدم کو اور اونسے عہد لیا اس بات کا کہ بیشک وہ انکا
رب ہی اور اونکی اجل و رزق و مصیبت کو لکھا پھر اونکی اولاد کو اونکی پیٹھ سے مثل ہیئت ذرے کے نکالا اور اونسے اس بات کا عہد لیا کہ وہ بیشک انکا رب ہی اور اونکی آجال و
ارزاق و معاصی کو لکھا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے تفسیر آیۂ مذکورہ مین روایت کی گئی ہی کہ اللہ تعالی نے اونکو جمع کیا پس سب کو اونکی صورتوں مین جوڑا جوڑا کر دیا پھر
اونسے نطق چاہا اونہون نے کلام کیا پھر اونسے عہد و میثاق لیا پھر اونکو اپنے نفوس پر گواہ کیا کیا نہین ہون مین رب تمہارا وہ بولی ہان یعنی تو ہمارا رب ہی فرمایا پس
مین گواہ کرتا ہون تم پر ساتون آسمانون کو اور گواہ کرتا ہون تپر تمہاری باپ آدم کو اس خوف سے کہ تم قیامت کی دن یہ کہو کہ ہم اسکو نہین جانتے تھی اور جان رکھو
نہین ہی کوئی معبود میرے سوا اور نہ کوئی رب ہے سوا میری اور شریک نکرو میری ساتھ کسی چیز کو بیشک مین شتاب بھیجونگا تمہاری طرف اپنی رسولون کو وہ میری عہد و
میثاق کو تمہین یاد دلاوینگی اور اپنی کتابین تپر نازل کرونگا وہ سب بولی ہم گواہی دیتے ہین اس بات کی کہ بیشک تو ہمارا رب ہی اور ہمارا معبود ہی نہین ہی کوئی رب
ہماری لیے سوا تیری اور نہین ہی کوئی معبود ہماری واسطے تیرے سوا پس اونہون نے اقرار کیا اور اوٹھالائے گئے آدم طرف اونکی وہ اونکی طرف دیکھنے لگے پس آدم علیہ السلام
نے غنی فقیر خوبصورت بدصورت کو دیکھا عرض کیا یا رب تو نے اپنی بندون کی درمیان مین برابری کیون نہین فرمائی فرمایا مینے دوست رکہا کہ مین شکر کیا جاؤن
اور انبیاء کو اونمین مثل چراغون کی دیکھا اونپر نور تہا یہ ایک اور میثاق کی ساتھ خاص کیے گئے رسالت و نبوت مین کہ اوسکو پہونچاوین وہ عہد یہ ہی واذ اخذنا من
النبیین الآیۃ اور یہ قول فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا اور اسی باب مین فرمایا وما وجدنا لاکثرہم من عہد وان وجدنا اکثرہم لفاسقین اور اسی
باب مین فرمایا ہی فما کانوا لیؤمنوا بما کذبوا بہ من قبل ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا پس اللہ تعالی کے علم مین وہ شخص تہا جو اوسکی تکذیب کریگا اور وہ شخص جو اوسکی
تصدیق کریگا سو روح عیسی علیہ السلام کی اون روحون سے تھی جنسے زمانۂ آدم مین عہد و میثاق لیا گیا تہا پھر اللہ نے اوسکو طرف مریم علیہا السلام کے صورت بشر مین
بھیجا پس وہ اونکے لیے بشر سوی بنگئی کہا کہ وہ آئی اور اونمین داخل ہوگئی روایت کیا اسکو عبد بن حمید نے اور عبد اللہ بن احمد نے زوائد مسند مین اور ابن جریر و ابن ابی
حاتم نے اور ابن مندہ نے رد جہمیہ مین اور ابن مردویہ نے اور بیہقی نے اسماء و صفات مین اور ضیاء نے مختارہ مین اور ابن عساکر نے تاریخ مین حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نے چند روایتین
اس باب کی تفسیر در منثور مین ذکر فرمائی ہین **فصل بیان مین سوال ابلہ و مجنون کی اور اوس شخص کے جو کہ زمانۂ فترت مین مرا**
ابلہ صفت مقتصدین کی ہی کہ طلب و حب آخرت کی اونپر غالب ہوگئی دنیا کے وسائل و اسباب سے غفلت اختیار کی دنیا کے کامون سے بے خبر پڑے رہے امور آخرت
مین ہوشیار و دانشمند بنے رہے سید محمد بن اسمعیل امیر رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین ابلہ غافل و احمق ہی جسکو کسی طرح کی تدبیر نہین ہوتی ہی یا امور مین قلیل الفطنت یا
وہ ہی جسپر سلامت صدر غالب ہوگئی ہی یعنی سینہ صاف سادہ لوح جیسا کہ قاموس سے معلوم ہوتا ہی انتہی اہل فترت وہ لوگ ہین جنہون نے نبوت کا زمانہ نہین پایا
اور اونکو پایا انکی شرع بہی نہ تھی کہ اوسکو جانتے پہچانتے زمانہ فترت کا درمیان عیسی علیہ السلام اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب چہ سو برس کا تہا ساری
زمین شرقا غربا جہل سے بہرگئی تہی شرائع کا جاننے والا دعوت کا پہونچانیوالا روی زمین پر مفقود تہا مگر تہوڑے سے لوگ احبار اہل کتاب سے اطراف زمین مین جیسے
شام وغیرہ متفرق موجود تھے **ف** بعض اہل علم نے فرمایا ہی کہ اہل فترت تین قسم ہین (۱) پہلی قسم وہ لوگ ہین جنہون نے اپنی بصر بصیرت سے توحید کو دریافت کیا لیکن
سے وہ ہی کہ کسی شریعت مین شرائع سے داخل نہین ہوا جیسے قیس بن ساعدہ اور زید بن نفیل اور بعض وہ لوگ ہین کہ شریعت حقہ مین داخل ہوگئے جسکی رسم قائم تہی
جیسے تبع اور اوسکی قوم (۲) دوسری قسم وہ لوگ ہین کہ اونہون نے تبدیل و تغییر و تشریک کی۔ توحید نہ کی اپنے نفس کے لیے عبادت نکالی حلال حرام مقرر کیا یہ لوگ بہت ہین

جیسے عمرو بن لحی پہلے پہل اسی نے عرب کے لیے بتون کی پوجا نکالی احکام کی تشریع کی بحیرہ سائبہ وصیلہ حامی مقرر کیا یہ کفر کی رسمین تھین کہ مواشی مین کوئی بچہ نیاز رکھتے بت کی تو اوسکا کان پھاڑ دیتے نشان کو اور اوسکو بحیرہ کہتے اور کوئی جانور بت کے نام پر آزاد کرتی اوسکو اوسکی اختیار پر چھوڑ دیتے وہ سائبہ تھا اور بعض شخص نے ٹھیرایا کہ جو بچہ نر ہو وہ بت کی نیاز ذبح کرون اور جو مادہ ہو مین رکھون پھر اگر نر و مادہ ملے ہوتی تو نر بھی آپ رکھتا مادہ کی ساتھ یہ وصیلہ تھا اور جس اونٹ کی پشت سے دس بچے پورے ہوتے لایق سواری کی اور بوجھ کے اوس باپ کو لادنا موقوف کرتی اور چارے پانی پینے سے نہ ہانکتی وہ حامی تہا یہ سب غلط رسمین ڈالی تھے اوسکو حکم شرعی سمجھتے تھے۔ یہ فائدہ موضح قرآن کا ہی عرب کا ایک اور گروہ آیا اونے عمرو کی شرع پر جن و ملائکہ کی عبادت بڑہائی گہر اور دیر بنا کی اونکی خادم و دربان بن بیٹھے کعبہ مکرمہ کی مشابہت چاہی جیسے لات عزی مناۃ اور جس طرح یہود عزیر کو اللہ کا بیٹا اور نصاری مسیح علیہ السلام کو ابن اللہ کہتے ہین اسی طرح عرب نے فرشتون کو خدا کی بیٹیان قرار دیا (۳) تیسری قسم وہ لوگ ہین کہ اونہون نے نہ شرک کیا نہ توحید کی نہ کسی پیغمبر کی شریعت مین داخل ہوی نہ کوئی نئی شریعت نکالی بلکہ اپنی ساری عمر حالت غفلت و ذہول پر بسر کی نہ جانا کہ کون ہی کہان سے ہے انجام کیا ہی اس قسم کے لوگ جاہلیت مین بہت تھے حقیقۃ اہل فترت یہی لوگ ہین یہ معذب نہونگے اسلیے کہ اللہ پاک نے یون فرمایا ہی وماکنا معذبین حتی نبعث رسولا یعنی ہم عذاب کرنیوالے نہین ہین یہانتک کہ بھیجین کسی رسول کو رہے پہلی قسم کے لوگ سو بعض روایتون مین دربارہ زید و قس آیا ہی کہ وہ تنہا ایک امت مبعوث ہوگا تبع اور جو اوسکے مثل ہی پس اوسکا حکم اوس دین والونکا ہی جسمین وہ داخل ہوا جبتک کہ ایک کو اونمین سے اسلام ناسخ لاحق نہوا ہو۔ رہی اون حدیثون کی صحت جو کہ تعذیب اہل فترت مثل صاحب محجن وغیرہ مین آئی ہین سو عقیل بن ابیطالب نے اسکی تین جواب دیے ہین ایک یہ ہے کہ یہ اخبار آحاد ہین قطعی کی معارض نہین ہوسکتی دوسرا یہ ہی کہ تعذیب کا قصر اونہین پر ہی اور اوسکا سبب اللہ ہی کو معلوم ہی تیسرا یہ ہی کہ ان احادیث مین تعذیب مذکور کا قصر اون لوگون پر ہی جنہون نی تبدیل کی تغییر کیا شرائع کو بگاڑ ڈالا ایسی گراہی نکالی جسکے سبب سے معذور نہین ہوسکتی اسلیے کہ اہل فترت تین قسم مین جیسا کہ پیشتر گذر چکا اور یہ سب جو مذکور ہوا اسکی بنا اسپر ہی کہ سوال اس امت کے ساتھ خاص نہو اس باب مین جو اختلاف ہی وہ سابقًا مذکور ہو چکا **ف** غرضکہ ابلہ و مجنون واہل فترت مین اختلاف ہی کہ انسے سوال ہوتا ہے یا نہین پس فاکہی نے اس مسئلہ مین توقف کیا ہی اور مقتضای روضہ یہ ہی کہ سوای مکلف کی اور جو اوسکی مثل ہی اور کسی سے سوال نہین ہوتا ہی سید محمد بن اسمعیل رحمہ اللہ تعالی فرماتی ہین کہ بہتر یہ ہی کہ یون کہین کہ ابلہ اگر بلاہت مین تکلیف سے خارج ہوگیا ہی تو وہ مثل مجنون کی ہی اور جو خارج نہین ہوا ہے تو جیسے اور مکلف ہین وہ بھی اونکی مثل ہی دیوانے کے حق مین وہی حکم ہے جو کہ اطفال کی حق مین گذر چکا ہے اہل فترت جنہون نے نبوت کا وقت نہین پایا ہی نہ اونکی پاس شرع من قبلہم کی تہی کہ وہ اوسکو جانتے سو اسمین اختلاف ہی اسکا ذکر بھی پہلے ہو چکا

فصل اوس شخص کی بیان مین جو کہ جمعے کی دن یا جمعے کی رات مین وفات پاے

جاننا چاہیے کہ روز جمعہ عجب مبارک دن ہی اسکی فضائل و خصائص حدیثون مین بکثرت آئے ہین اسی لیے یہ بابرکت دن مسلمانونکی عید کا دن قرار پایا ہی جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے اس باب مین ایک عمدہ رسالہ نور اللمعہ نام تالیف فرمایا ہی ساری خصائص کو بتفصیل تمام بیان فرمایا ہی[1] یہی وجہ ہی کہ جو شخص روز جمعہ یا شب جمعہ مین انتقال کرتا ہی تو قبر مین اوس سے پوچھ پاچھ نہین ہوتی ہی حکیم ترمذی رحمہ اللہ فرماتی ہین کہ جو شخص جمعے کے دن مرا اوس پر پردہ کھل گیا اوس چیز سے جو کہ واسطے اوسکی ہے نزدیک اللہ کے کیونکہ جمعے کے دن دوزخ دہکائی نہین جاتی ہی اوسکی دروازی بند کردی جاتی ہین عمل سلطان نار جو کہ اور دنون ہوتا ہی وہ اس روز مبارک مین نہین ہوتا پس اللہ سبحانہ جبکہ کسی بندی کو اپنے بندون سے قبض فرماتا ہی پھر اوسکا قبض جمعے کے دن مین موافق پڑتا ہی تو یہ دلیل ہی اوسکی سعادتمندی اور اوسکی حسن انجام کی اور اس روز عظیم مین اوسی شخص کو قبض فرماتا ہی جسکے لیے اپنی نزدیک سعادت لکھ دی ہی سو اسی لیے اوسکو فتنہ قبر سے بچاتا ہی کیونکہ سبب فتنہ کا تو یہی تمیز منافق کی مومن سے ہے انتہی جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور مین بعد نقل اس قول کی یون فرمایا ہی کہ اسکی تتمہ سے یہ بات ہی کہ جو شخص جمعے کی دن مرتا ہی اوسکی لیے اجر شہید ہی سو ایسا شخص قاعدہ شہدا پر ہوگیا سوال نہ ہونے مین جیسا کہ ابونعیم نے حلیہ مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جو شخص روز جمعہ یا شب جمعہ مین مرا وہ عذاب قبر سے پناہ دیا جاویگا اور آویگا دن قیامت کی اور اوسپر طابع یعنی علامت شہدا کی ہوگی اور حمید نے اپنی ترغیب مین

[1] اور امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ مرآۃ الجنان مین ۴۴ خصائص روز جمعہ کے ذکر فرمائے ہین ۱۲

ایاس بن بکیر سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین مرتا ہے لکھا جاتا ہے واسطے اوسکے اجر شہید کا اور بچایا جاتا ہے فتنہ قبر سے اور طریق ابن جریج عن عطا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کہ مرے شب جمعہ یا روز جمعہ مین مگر وہ بچایا جاتا ہے عذاب قبر اور فتنہ قبر سے اور ملاقات کرتا ہے اللہ کی حال آنکہ اوسپر کسی طرح کا حساب نہین ہے اور آئیگا قیامت کے دن اور اوسکی ہمراہ گواہ ہونگے کہ وہ اوسکے لیے گواہی دینگے یا طابع[1] شہدا ہوگی یہ حدیث شریف لطیف ہے اسمین نفی فتنہ وعذاب کی مع تصریح کی گئی ہے اور ہمنے جو کچھ ذکر کیا اوس سے ایک ایسی جماعت جمع ہوگئی کہ اونسے سوال نہین ہوتا ہے اور اگر ہم ہر شہید کو عام کردین تو یہ امر وسیع ہو جائے کیونکہ شہدا تیس نفر سے اکثر ہین جنکو مینے علیحدہ ایک جزو مین جمع کیا ہے انتہی یہ وہی رسالہ ہے جسکا ذکر بحث شہدا مین گذر چکا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی مسلمان کہ مرے جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین مگر پناہ دیتا ہے اوسکو اللہ فتنہ قبر سے اور اسمین گھڑی ہے دعا قبول ہونیکی اور گناہ مٹتے ہین اور بڑھتا ہے اجر جانیوالے کا طرف نماز کے ہر قدم کے ساتھ برس بھر کا اجر اور بیشک یہ خیر ایام ہفتہ ہے اور اسمین وہین جمع ہوتی ہین اس حدیث کو امام احمد و ترمذی و بیہقی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے حسن کہا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے باین لفظ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی مسلمان مرد کہ مرے جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین مگر بچاتا ہے اوسکو اللہ فتنہ قبر سے اخرجہ احمد والترمذی وحسنہ وابن ابی الدنیا والبیہقی واخرج ابن وہب فی جامعہ والبیہقی ایضاً عن طریق اخر عنہ بلفظ الا برأ من فتنۃ القبر واخرجہ البیہقی ایضاً من طریق ثالثۃ عنہ موقوفاً بلفظ وقی الفتان قرطبی فرماتے ہین یہ حدیثین سوال کی احادیث سابقہ کو معارض نہین ہین بلکہ اونکو خاص کرتی ہین اور جس سے قبر مین سوال نہین ہوتا ہے اور اوسمین مفتون نہین ہوتا ہے اوسکو بیان کرتی ہین اون لوگونسے جنپر سوال جاری ہوتا ہے اور اون احوال کی مقاسات کرتی ہین اور اس سب مین قیاس کا کچھ دخل نہین ہے نہ اسمین کچھ نظر کی مجال اسمین تو صرف صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کا انقیاد و تسلیم ہے ابو یعلی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جمعے کے دن مرتا ہے وہ عذاب قبر سے بچایا جاتا ہے بیہقی نے عکرمہ بن خالد مخزومی سے روایت کیا ہے کہا کہ جو شخص جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین مرتا ہے تو ختم کیا جاتا ہے اوسکے لیے ساتھ خاتم ایمان کی اور بچایا جاتا ہے عذاب قبر سے جناب سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ چھٹا آدمی اون مین سے جن سے سوال نہین ہوتا وہ شخص ہے جو کہ روز جمعہ یا شب جمعہ مین مرے بسبب ورود سنت مرفوعہ کے جسکو ترمذی و بیہقی نے حسن کہا ہے اور کتنے ایک اوسکے لیے شاہد مصدق ہین لیکن مشکل طحاوی مین اوسکی ایک راوی کو ضعیف بتایا ہے سید صاحب مرحوم شرح مین کہتے ہین کہ مین طحاوی کی کلام پر واقف نہین ہوا اور نہ خود ناظم نے شرح الصدور مین اوسکا ذکر فرمایا مگر اتنی بات ہے کہ ترمذی نے بعد اخراج حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کے یہ کہا ہے کہ حدیث حسن غریب ہے اور اسکی اسناد متصل نہین ہے اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ مین ابو موسی رحیمی منی ضعیف ہے

ف شرح برزخ مین بعد ذکر حدیث ابو یعلی کے کہا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جمعے کو اور دنون پر فضیلت ہے اور اللہ تعالی اس مبارک دن مین عذاب نہین کرتا ہے روح آنحضرت کیا گیا ہے کہ جو شخص برس کی اوقات فاضلہ مین مرتا ہے وہ قبر مین معذب نہین ہوتا ہے اور یہ چند وقت ہین (۱) ماہ رجب[2] خصوصاً لیلۃ الرغائب (۲) یوم استفتاح (۳) ماہ شعبان خاصکر لیلۃ البرات (۴) رمضان شریف خاصکر لیلۃ القدر (۵) دس دن ذی حجہ کی خصوصاً یوم ترویہ یعنی آٹھوین تاریخ جس دن منی کو جاتے ہین اور عرفہ کا دن (۶) روز عید الفطر (۷) روز عید اضحی (۸) روز عاشورا یہ ایسے عمدہ وقت ہین کہ جو شخص انمین مریگا وہ قبر مین معذب نہوگا واللہ اعلم شرح الصدور مین کہا ہے کہ ابو نعیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کی موت نزدیک تمام ہونے رمضان کی موافق ہوئی وہ جنت مین داخل ہوا اور جسکی موت وقت پورے ہونے عرفہ کی موافق ہوئی وہ جنت مین داخل ہوا اور جسکی موت وقت انقضاء صدقہ کے موافق ہوئی وہ جنت مین داخل ہوا غرضکہ جو لوگ ایک دنون مین وفات پاتے ہین وہ بڑے سعادتمند نجات ہین اللہ سبحانہ و تعالی مجھ سے گنہگار نابکار کو اور ساری مسلمانون کو اپنے فضل و کرم سے بجاہ عرض لجاہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے ان دنون مین سے کسی مبارک دن مین مرنا نصیب فرماوے آمین ثم آمین دختر نیک اختر مولانا سید اولاد حسن صاحب قنوجی رحمہ اللہ نے روز عید الفطر کو انتقال کیا

[1] طالع یعنی علامت شہدا ۱۲ منہ
[2] ۱۲ امام یافعی وغیرہ نے شرح فتاوی ابن حجر مین کہا ہے بیالکید یا بصلوۃ الرغائب و صلوۃ نصف شعبان و صلوۃ نصف رجب و صلوۃ الایمان و صلوۃ لیلۃ المعراج و صلوۃ لیلۃ القدر و صلوۃ کل لیلۃ من رجب و شعبان و رمضان ہذہ الابواب مرجع فیہا شی اصلا و باب صیام رجب و فضلہ لم یثبت فیہ شی بل قد ورد کراہتہ ... ان احادیث کی باب بیمن ... وصیتین روایت کیہان بین وہ صحیح نہین ہین بلکہ اکثر ان مین اصل بھی ثابت نہین ... صالحین ... نہین ... مرفوع اسباب مین ... شیخ عمر ... اعلم ۱۲

غفر اللہ لہا منشی عبد الکریم صاحب سلیمانی نے نہم جمادی الآخرہ سنہ ۱۳۱۱ ہجری روز جمعہ کو وفات پائی۔ مولوی سید عبد الباری صاحب نقوی سہسوانی نے یوم ترویہ ہشتم ذیحجہ سنہ ۱۳۱۳ ہجری کو وفات پائی روز عرفہ کو قلندر شاہ کی تکیہ مین مدفون ہوئی اللھم اغفر لھم وارحمھم واسکنھم الجنۃ جمعے کے دن مرنی کی فضیلت جو کچھ کہ ہی وہ تو حد تو نسی ظاہر ہوہی گئی مگر یہو یان مین اس مبارک دن کا مرنا اور بہی لطف رکہتا ہی یعنی ایک تو جمعہ کا دن دوسری جامع مسجد کی نماز جسمین ہزار ہا آدمی جمع ہوتی ہین کہ اور جگہہ عید کے دن بہی شاید اسقدر مجمع نہ ہوتا ہوگا جنازہ کی کیفیت قابل دید ہی کہ کس طرح ہاتہون ہاتہ جاتا ہی اکثر اللہ کے بندی بہ نیت حصول ثواب و برکت تا لب گور اوسکی مشایعت کرتی ہین اللہ سبحانہ و تعالی بطفیل پاک جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حسن خاتمہ روزی کری اور ایسی سیارک موت مبارک دن مین نصیب فرماوی آمین ثم آمین اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلك واجعل موتی ببلد رسولك یوم الجمعۃ آمین ثم آمین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارك وسلم وشرف وکرم

فصل بیان مین سورۂ تبارک الذی پڑہنے والے کے جاننا چاہیے کہ جو شخص ہر شب سورۂ ملک پڑہتا ہی اوس سی بہی قبر مین سوال نہین ہوتا ہی اس باب مین چند حدیثین وارد ہوئی ہین (۱) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہے بیشک ایک سورت ہی کتاب اللہ سے نہین ہی وہ مگر تیس آیتین اوسنی ایک آدمی کی لیی شفاعت کی یہانتک کہ اوسکی مغفرت کی گئی وہ تبارک الذی بیدہ الملک ہی اخرجہ الامام احمد وابوداود والنسائی وابن ماجۃ والترمذی وابن حبان والحاکم وابن مردویہ والبیھقی فی شعب الایمان وحسنہ الترمذی وصححہ الحاکم واللفظ للترمذی (۲) انس رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی ایک سورت ہی قرآن مین اوسنی اپنے صاحب کی طرف سی جہگڑا کیا یہانتک کہ اوسکو جنت مین داخل کر چہوڑا وہ تبارک الذی بیدہ الملک ہی اخرجہ الطبرانی فی الاوسط وابن مردویہ والضیاء فی المختارۃ (۳) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتی ہین کہ بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اپنا خیمہ کسی قبر پر نصب کیا اونکو یہ گمان نہ تہا کہ وہ قبر ہی ناگاہ وہ ایک آدمی کی قبر تہی سورۂ ملک پڑہتا تہا یہانتک کہ اوسنی سورت کو تمام کیا پہر وہ صحابی پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئے آپ سی یہ قصہ بیان کیا آپ نی فرمایا وہ منع کرنیوالی ہی وہ نجات دینے والی ہی اوسکو عذاب قبر سی نجات دیگی اخرجہ الترمذی والحاکم وابن مردویہ وابن نصر والبیھقی فی الدلائل وقال الترمذی حدیث حسن غریب (۴) ابن مردویہ نی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ تبارک الذی منع کرنیوالی ہی عذاب قبر سی (۵) ابن مردویہ نی رافع بن خدیج وابوہریرہ رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہ اونہون نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتی تہی اوتارگئی مجہپر سورۂ تبارک پوری اور وہ تیس آیتین ہین اور وہ منع کرنیوالی ہی قبر وہین (۶) ابن عباس رضی اللہ عنہما سی روایت ہے کہ اونہون نی ایک آدمی سی فرمایا کیا مین تجہی ایک حدیث کا تحفہ نہ دون جس سی تو خوش ہو اوسنی کہا ہان فرمایا تو تبارک الذی بیدہ الملک کو پڑہ اور اپنی گہر والون کو سکہا اور اپنے سارے بچون کو اور اپنے گہر اور اپنے پڑوسیون کی بچون کو اسلیے کہ وہ نجات دینی والی ہی اور جہگڑنیوالی ہی جہگڑیگی قیامت کے دن نزدیک اپنی رب کے اپنے پڑہنے والے کے لیے اور چاہیگی اوسکی واسطے کہ نجات دی اوسکو عذاب نار سی اور نجات پاتا ہی بسبب اوسکی صاحب اوسکا عذاب قبر سی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مین دوست رکہتا ہون کہ وہ ہر آدمی کی دل مین ہو میری امت سی اخرجہ الطبرانی والحاکم وابن مردویہ والامام احمد فی مسندہ واللفظ لاحمد (۷) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ آدمی کی قبر مین آتی ہین یعنی فرشتے پس وسکے دونون پانون کی طرف سی آتی ہین اوسکی پانون کہتی ہین تمہاری لیی میری طرف کوئی راہ نہین ہی وہ تو مجہپر سورۂ تبارک الملک کی ساتہ کہڑا ہوتا تہا پہر وہ اوسکے سر کی طرف سی آتی ہین سر کہتا ہے تمہاری لیے میری طرف کوئی راہ نہین ہی وہ تو مجہ مین سورۂ ملک پڑہا کرتا تہا پس وہ منع کرنیوالی ہی عذاب قبر سی منع کرتی ہی اور وہ توراۃ مین ہی سورۃ الملک جسنی اوسکو ایک رات مین پڑہا پس اوسنی بہت کیا اور اچہا کیا اخرجہ ابن الضریس والطبرانی والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان وصححہ الحاکم انکی سوا اور احادیث وآثار اس باب مین آئی ہین امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے تفسیر درمنثور مین اونکو ذکر فرمایا ہی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سی جو اس باب مین آثار وارد ہوئے ہین اونمین سی بعض یہ ہین (۱) ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتی ہین جس شخص نی سورۃ الملک کو ہر رات پڑہا وہ فتنۂ قبر سی بچایا گیا بعض ائمۂ اہل بیت علیہم السلام اس سورت کو دو رکعت مین بعد وتر کے پڑہا کرتے تہے۔

وصل بعض آثار مین سورۂ تبارک کے ساتھ سورۂ سجدہ کا ملانا بھی آیا ہے (۲) دارمی نے اپنی سند مین خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے [1]
کہتے ہین مجھی یہ بات پہونچی ہے کہ سورۂ الم تنزیل اپنے صاحب کی طرف سے قبر مین جھگڑتی ہے کہتی ہے اگر مین تیری کتاب سے ہون تو اوسکے حق مین میری شفاعت قبول کر
اور اگر مین تیری کتاب سے نہین ہون تو مجھ کو اوس سے مٹا دے اور یہ سورت مثل پرندے کے ہوتی ہے اپنے پر اوسکے اوپر رکھتی ہے پھر اوسکی شفاعت کرتی ہے اور عذاب قبر
سے اوسکو منع کرتی ہے اور تبارک مین مثل اسکی کہا ہے خالد ہمیشہ ان دونون سورتون کو پڑھا کرتے تھے (۳) دارمی و ترمذی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین سوتے تھے یہانتک کہ تنزیل سجدہ اور تبارک کو پڑھ لیتے تھے (۴) بزار رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا آیا ہے کہ جس شخص نے الم تنزیل سجدہ اور تبارک
کو نیند سے پہلے پڑھ لیا اوسنے عذاب قبر سے نجات پائی اور فتان قبر سے بچایا گیا جناب توفیق مجددہ فرماتے ہین کہ یہ روایت سوار بن مصعب کے طریق سے آئی ہے اور وہ
سخت ضعیف ہے **ف** علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ کے ابیات مین سات آدمیون کو شمار کیا ہے کہ اونسے سوال نہین ہوتا ہے ایک شہید دوسرا مرابط تیسرا مطعون چوتھا
صدیق پانچوان طفل نابالغ چھٹا وہ شخص جو کہ روز جمعہ یا شب جمعہ مین وفات پائے ساتوان قاری سورۂ ملک و الم تنزیل سجدہ اور انہین کو شرح الصدور مین بھی
ذکر فرمایا ہے اس سے معلوم ہوا کہ سوال منکر و نکیر کا عذاب قبر سے ہے اسلیے کہ ان لوگون کو مستثنےٰ کیا اور انکے واسطے ایسی دلیلون سے استدلال کیا جو کہ عدم عذاب قبر پر دلالت
کرتی ہین **لطیفہ** شرح الصدور مین بعنوان فائدہ ذکر فرمایا ہے کہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے موضوعات مین حدیث انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا وارد کیا ہے کہ نہین مرا
کوئی مخضوب اور نہ قبر مین داخل ہوا مگر حال یہ ہے کہ منکر و نکیر اوس سے سوال نہین کرتے منکر نکیر سے کہتا ہے تو اوس سے سوال کر نکیر کہتا ہے مین کیونکر اوس سے سوال کرون
حالانکہ نور اسلام کا اوسپر ہے اور کہا کہ اسکی اسناد مین داود بن صغیر منکر الحدیث ہے جناب سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین قولہ نور الاسلام اسکی تفسیر وہ بات کرتی
ہے جو کہ صحیح حدیث مین ثابت ہوئی ہے کہ یہود و نصاریٰ خضاب نہین کرتے سو تم اونکی مخالفت کرو پس اگر حدیث مذکور کے لیے کوئی اصل ہے تو وہ اوس شخص پر محمول ہوگی
جسکی نیت خضاب سے محافظت ہے سنت پر واللہ اعلم **باب ۳ بیان مین فظاعت قبر کے اور اوسکی سہولت و فراخی کے مومن پر**

(۱) حاکم و ابن ماجہ و بیہقی و ہناد نے زہد مین ہانی مولیٰ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو روتے یہانتک
کہ انکی داڑھی تر ہو جاتی اونسے کہا گیا کہ آپ جنت و نار کا ذکر کرتے ہو تو نہین روتے اور اس سے روتے ہو وہ فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک
قبر اول منازل آخرت ہے سو اگر اوس سے نجات پائی تو جو کچھ اوسکے بعد ہے وہ اوس سے زیادہ سہل ہے اور اگر اوس سے نجات نہ پائے تو جو کچھ اوسکے بعد ہے وہ اوس سے
زیادہ سخت ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین دیکھا مین نے کسی منظر فظیع کو مگر حال یہ ہے کہ قبر افظع تر ہے اوس سے (۲) ابن ماجہ نے براء رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہا تھے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک جنازے مین پس آپ کنارہ قبر پر بیٹھ گئے پھر آپ روئے اور رلایا یہانتک کہ زمین تر ہو گئی پھر
فرمایا اے میرے بھائیو اس جیسی کی لیے تیاری کرو (۳) امام احمد و نسائی و ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہ ایک آدمی نے مدینے مین وفات
پائی اوسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی پس فرمایا کاش وہ اپنے غیر مولد مین مرتا ایک آدمی نے لوگون مین سے عرض کیا کس لیے یا رسول اللہ فرمایا بیشک
آدمی جبکہ وفات دیا جاتا ہے اپنے غیر مولد مین تو پیمایش کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکے مولد سے اوسکے منقطع نقش قدم تک جنت مین (۴) ابوالقاسم بن مندہ نے
ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فراخی کی جاتی ہے واسطے غریب یعنی مسافر کے اوسکی قبر مین مثل اوسکی دوری
کے اوسکے گھر والون سے (۵) ابن مندہ نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہین کہ قبر ایک چمن ہے
جنت کے چمنون سے یا ایک گڑھا ہے آگ کے گڑھون سے (۶) بیہقی نے عذاب قبر مین اور ابن ابی الدنیا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قبر ایک گڑھا ہے جہنم کے گڑھون سے یا ایک چمن ہے جنت کے چمنون سے (۷) ابن ابی شیبہ نے مصنف مین اور صابونی نے مائتین مین اور ابن مندہ نے
حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے خطبہ پڑھا پس فرمایا کہ قبر ایک گڑھا ہے آگ کے گڑھون سے یا ایک چمن ہے جنت کے چمنون سے سنتے ہو اور

[1] قال فی شرح الصدور لنخرج جویبر فی تفسیرہ عن عاصم بن ابی النجود عن زر بن حبیش عن ابن مسعود قال من قرأ سورۃ الملک کل لیلۃ عصم من فتنۃ القبر و اخرج عن کعب قال انا لنجدھا فی التوراۃ من قرأ سورۃ الملک کل لیلۃ وقی من فتنۃ القبر و روی من طریق سوار بن مصعب و ھو ضعیف جدا عن ابی اسحق عن البراء مرفوعہ ۱۲ منہ

بیشک وہ کلام کرتی ہی ہر دن مین تین بار کہتی ہے مین گہر ہون کیڑون کا مین گہر ہون اندہیری کا مین گہر ہون وحشت کا (۷) ابن مندہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی مومن اپنی قبر مین ایک چمن سبز مین ہی فراخ کیجاتی ہے اوسکی قبر ستر گز اور روشنی کیجاتی ہی واسطے
اوسکے مثل چاند کے چودہوین رات مین (۹) علی بن معبد نے معاذہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ مینے حضرت عائشہ سے عرض کیا کیا آپ ہمکو خبر نہین دیتین ہمارے
مقبور سے کہ وہ کس چیز سے ملاقات کرتا ہی اور اوسکے ساتھ کیا کیا جاتا ہے پس فرمایا کہ اگر وہ مومن ہی تو فراخی کیجاتی ہی واسطے اوسکے اوسکی قبر مین چالیس گز قرطبی
رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہ فراخی نہین ہوتی ہی مگر بعد تنگی قبر کے اور سوال کی ہا کافر سو اوسکی قبر اوسپر ہمیشہ تنگ رہتی ہی فرمایا کہ یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
قبر مین کہ وہ ایک چمن ہی جنت کے چمنون سے یا ایک گڑھا ہے آگ کے گڑھون سے ہمارے نزدیک محمول ہی حقیقت پر نہ مجاز پر اور مومن کے لیے قبر سبزی سے بھر دیجاتی ہے
اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث مین معین فرمادیا ہے کہ وہ ریحان ہی بعض علما اس طرف گئے ہین کہ وہ محمول ہی مجاز پر اور مراد جنت سوال ہی مومن پر اور
اوسکی سہولت ہی اوسپر اور اوسکا امن وطیب عیش و راحت وسعت ہی اوسپر اس طرح کہ وہ اپنی مدفن تک کہہ رہا ہی جیسے کہتے ہین کہ فلان جنت مین ہی جبکہ وہ عمدہ
عیش و سلامتی مین ہوتا ہے اور اسی طرح اسکی ضد مین ہی قرطبی فرماتے ہین کہ اول زیادہ تر صحیح ہی یعنی حقیقت نہ مجاز (۱۰) ابن ابی الدنیا نے کتاب قبور مین اور امام احمد نے
زہد مین وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ عیسے علیہ السلام ایک قبر پر کہڑے ہوئے تھے اور اونکے ہمراہ حواری تھے اونہون نے قبر کا اور اوسکی وحشت و تاریکی
و تنگی کا ذکر کیا حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا تم اس سے زیادہ تر تنگی مین تھے اپنی ماؤن کی رحمون مین سو جبکہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی کہ کشادہ کرے تو کشادہ فرما دیتا
ہے **۱۱ حکایت** ابن ابی الدنیا نے کتاب المحتضرین مین ابی خالب صاحب ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایک جوان آدمی کو شام مین موت آئی اوسنے
اپنی چچا سے کہا کہ تمہین بتاؤ کہ اگر اللہ تعالی مجھے میری مان کی طرف بہیجدے تو وہ میرے ساتھ کیا کرے کہا واللہ وہ تو ابھی تجھے جنت مین داخل کردے کہا تو واللہ البتہ اللہ
زیادہ تر رحیم ہی میرے ساتھ میری مان سے پہر اوسکا انتقال ہوگیا مین اوسکی چچا کے ساتھ قبر مین داخل ہوا پس مینے اینٹین لگادین اور قبر کو اوسپر برابر کردیا اونمین سے ایک
اینٹ گر پڑی اوسکا چچا کو دا پیچھے ہٹ گیا مینے کہا تجھے کیا ہوا کہا اوسکی قبر نور سے بہر دیگئی اور فراخی کی گئی اوسکے لیے اوسکی مدفن تک **۱۲ حکایت** ابن ابی الدنیا نے
بطریق محمد بن ابان حمید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میرا ایک بہانجا تہا پہر شاید اس حکایت کی بیان کیا مگر یہ کہا کہ مینے لحد مین جہانکا پس ناگاہ وہ میرے
مدفن تک تھی مینے اپنے ہمراہی سے کہا کہ تو نے دیکھا جو مینے دیکھا کہا ہان تجھے یہ مبارک ہو کہا پس مینے گمان کیا کہ یہ بسبب اوس کلمہ کے تہا جو اوسنے کہا تہا **۱۳ حکایت**
ابن ابی الدنیا نے ذکر موت مین ابوبکر بن ابی مریم سے روایت کیا ہی وہ اشیاخ سے روایت کرتے ہین کہا ایک شیخ تھے بنی الحضرمی سے بصری مین اور وہ شیخ صالح تھے
اونکا ایک بھتیجا تہا لوعمرون کی ساتھ رہا کرتا تہا شیخ اوسکو وعظ و نصیحت کیا کرتے پہر اوسکا انتقال ہوگیا جبکہ اوسکے چچا نے اوسی قبر مین اوتارا اور اوسپر اینٹون کو برابر کردیا
تو اوسکی بعض امر مین شک کیا بعض اینٹون کو کھینچا اور اوسکی قبر مین نظر کی تو ناگاہ اوسکی قبر بصرے کے قبرستان سے بہی زیادہ فراخ تھی اور ناگاہ وہ اوسکی وسط
مین تہا پہر اینٹون کو اوسپر برابر کردیا اسکے بعد اوسکی بی بی سے اوسکا عمل پوچھا اوسنے کہا کہ وہ جب مؤذن کو یہ کہتے سنتا کا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً
رسول اللہ تو وہ کہتا وانا اشہد بما شہد بہ والقنہا من تولی عنہا یعنی مین گواہی دیتا ہون ساتھ اوس چیز کے جسکے ساتھ تو نے گواہی دی اور تلقین کرونگا
مین اوسکی اوس شخص کو جسنے اوس سے اعراض کیا **۱۴ حکایت** شریک بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے کوفے مین ایک میت پر نماز پڑھی پہر مین اوسکی قبر مین
داخل ہوا مین اوسپر اینٹون کو درست کررہا تہا کہ ایک اینٹ قبر سے گر پڑی ناگاہ مین ساتھ کعبے کے تہا اور طواف کی صورت بنائی گئی واسطے میری قبر مین قال ابو الحسن
ابن البراء حدثنی عبد الرحمن بن احمد الجعفی حدثنی علی بن محمد حدثنا یزید بن نوح النخعی قرأتہ لشریک بن عبد اللہ الخ **رویت فسحت و ضیق قبر**
۱۵ حکایت ایک گورکن نے کہا کہ مینے دو قبرین کہودین اور مین تیسری مین تہا کہ گرمی مجھپر سخت ہوئی مینے اپنے کمل کو ڈالا اوسپر جسکو مینے کہودا تہا اور اوسکی
سایہ مین بیٹھا مین اس حالت مین تہا کہ دو شخصون کو دیکھا دو فرس اشہب پر سوار وہ دونون پہلے قبر پر کہڑے رہے ایک نے دوسرے سے کہا لکھو اوسنے کہا کیا لکھون کہا فرسخ

لہ اصل نسخہ مین لفظ اہڑ یعنی اینٹ ہی ... ہم نے غلط ... ۱۲
... نسخہ ... ۱۲

فرسخ

فرسخ مین پہر وہ دوسری قبر کی طرف گئی کہا کہ اوسنی کہا کیا لکہون کہا مدبصر یعنی درازی نظر پہر وہ تیسری قبر کی طرف گئی جسکے اندر مین تہا کہا کہ دوسرے نے کہا
کیا لکہون کہا فتر بیچ فتر کے پس مین بیٹہا جنازون کا انتظار کرنے لگا ایک آدمی کو لائے اوسکے ساتہ تہوڑے لوگ تھی وہ پہلے قبر پر پہرے مینے کہا یہ کون آدمی ہے
لوگون نی کہا ایک غُراب یعنی بہشتی سقا ہی عیالدار ہی اسکے پاس کچہ نہ تہا ہمنے جمع کر دیا یعنی تجہیز تکفین کا سامان مینے کہا یہ درہم اسکی گہروالون کو پہیردو مینی لوگون کے
ساتھ اوسکو دفن کر دیا پہر ایک اور جنازہ لائی اوسکی ساتہ سوا اوٹہانیوالون کی اور کوئی نہ تہا اونہون نی قبر کا پوچہا مین وہ اوس قبر کی طرف آئی جسکو دونون سوار ونے
مدبصر کہا تہا مینے کہا یہ کون آدمی ہے لوگون نی کہا کہ ایک مسافر آدمی ہے گہوڑے پر مرگیا تہا اسکے پاس کچہ نہ تہا مینے اوس سی کچہ نہ لیا اور اوسکو دفن کر دیا مین بیٹہ گیا تیسرے
جنازی کا انتظار کرنی لگا عشا تک اوسکا انتظار کرتا رہا پس ایک جنازہ لائے وہ کسی قوّادکی عورت تھی مینے اوسنی قبر کی قیمت مانگی اونہون نی سیری سر کو مارا اور اوسکو قبر
مین دفن کر دیا ذکرہ فی کتاب الدیباج لابی اسحق ابراھیم بن سفیان الختلی سمعت عبد الله بن محمد العبسی یقول حدثنی عمرو بن مسلم عن رجل حفار القبور الخ
شرح الصدور مین یہ حکایت اسی طرح لکہی ہی قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ مین یون کہا ہی کہ مینے ہماری بعض علما سی سنا ہے کہ وہ کہتی تہے کہ قرافہ مصر مین ایک گورکن
تہا قبرین کہودا کرتا تہا پس تین قبرین کہودین جب وہ اونسے فارغ ہو چکا تو اوسے اونگہ آئی اوسنے خواب مین دیکہا کہ دو فرشتے اوترے پہر وہ ایک قبر پر کہڑے ہوے
ایک نی دوسرے سے کہا لکہہ فرسخ بیچ فرسخ کی پہر دوسری قبر پر کہڑے ہوے ایک نی دوسرے سے کہا لکہہ میل بیچ میل کی پہر تیسرے پر کہڑے ہوے کہا لکہہ فتر بیچ فتر کے
پہر وہ جاگ اوٹہا پس ایک مسافر آدمی کو لائی اول قبر مین اوسکو دفن کر دیا پہر ایک اور آدمی کو لائے اوسکو دوسری مین دفن کیا پہر ایک مالدار عورت کو لائے
جوکہ شہر کے معتبر لوگون سی تہی اوسکے گرد بہت لوگ تہے وہ اوس تنگ قبر مین دفن کیگئی جسکی گنجائش فتر فی فتر تہی **ف** فتر بکسر فا و سکون فوقانی اوس مسافت
کو کہتی ہین جوکہ درمیان انگوٹھے اور کلمے کی اونگلی کے ہے نعوذ باللہ من ضیق القبر وعذابہ **۱۶** ابن ابی الدنیا نے جعفر بن سلیمان سی روایت کیا ہی کہا کہ ایک شخص
کسی میت کے پاس حاضر ہوا اوسی اوسکی قبر مین اوتارنے لگا پس کہا بیشک وہ ذات جسنے جنین پیدا وسکی مان کے پیٹ مین آسانی کی وہ قادر ہے کہ تجہپر آسانی
کر دے **۱۷** ابن ابی الدنیا نے طریق ابو غطفان مری سی روایت کیا ہی کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ کبہی کبہی ہمکو ڈراتے تو البتہ ہم
ڈرتی پس کیونکر ہے تاریکی قبر کی اور اوسکی تنگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہین کہ وفات دیا جاتا ہی بندہ اوس چیز پر جسپر وہ قبض کیا گیا
موت غربت - ۱۸ حکایت آجری نے کتاب الغربا مین صلت بن حکیم سی روایت کیا ہی کہا مجہے حدیث کی ابو زید نی یہ ایک آدمی تہا اہل بحرین سے
کہا مینے بحرین مین ایک میت کو غسل دیا پس ناگاہ اوسکی گوشت پر لکہا ہوا تہا طوبی للغریب یعنی خوشی ہو تجہکو ای مسافر مین دیکہنے لگا تو ناگاہ وہ درمیان کہال
اور گوشت کے لکہا ہوا تہا **روئیت فسحت قبر - ۱۹ حکایت** - ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین عبد الرحمن بن عمارہ بن عقبہ بن ابی معیط سی روایت کیا
ہے کہا مین احنف بن قیس کے جنازی مین حاضر ہوا مین اون لوگون مین تہا جو اونکی قبر مین اوتری پس جبکہ مین قبر کو برابر کر چکا تو مینے اونکو دیکہا کہ اونکے لیے میری
مدبصر تک فراخی کی گئی مینے اسکی خبر اپنے اصحاب کو دی تو اونہون نی نہ دیکہا جو مینے کہا **روئیت نور بر قبر (۲۰)** ابن ابی شیبہ نی مصنف مین اور ابو الحسین بن بشری
نے کتاب کرامات اولیا مین ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سی روایت کیا ہی کہا کہ حجاج نی ماہان حنفی رضی اللہ عنہ کو اونکے دروازے پر سولی دی اور وہ قراء کو لونہین کی دروازہ پر
سولی دیا کرتا تہا پس ہم رات کو اونکی پاس روشنی دیکہتی تہے **۲۱** ابن ابی شیبہ نی مصنف مین اور ابو داؤد نے اپنی سنن مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے
فرمایا جبکہ نجاشی کا انتقال ہو گیا تو ہم حدیث کیے جاتی تہے کہ ہمیشہ اوسکی قبر پر نور دیکہا جاتا ہے **خوشبوی مشک از قبر - ۲۲ - حکایت** ابو نعیم نے
مغیرہ بن حبیب سی روایت کیا ہی کہ عبد اللہ بن غالب حدانی معرکہ مین شہید ہوے جبکہ وہ دفن کیے گئے تو لوگون نی اونکی قبر سی مشک کی خوشبو پائی اونکے اخوان سے
ایک آدمی نی اونکو خواب مین دیکہا اوسنے کہا تم نے کیا کیا اونہون نی کہا خیر الصنیع یعنی اچہا کام اوسنے کہا تم کدہر گئے کہا طرف جنت کی اوسنے کہا کس سبب سی کہا حسن یقین
طول تہجد دوپہر کی پیاس سی کہا یہ کیا خوشبو ہے جو تمہاری قبر سے پائی جاتی ہی کہا یہ خوشبو تلاوت و پیاس کی ہی **۲۳ حکایت** امام احمد نی زہد مین مالک بن دینار

لہ فتر بالکسر زہ میان انگشت سبابہ و ابہام یعنی اس قدر تنگ کہ جسقدر کلمے کی انگلی اور انگوٹہے کے درمیان فاصلہ ہوتا ہی ۱۲
لہ یعنی ایک آدمی ۱۲
لہ نسخہ موجودہ مین اسی طرح ہی لیکن معنی غیر ظاہر ہین واللہ اعلم منہ سلمہ اللہ

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مین عبد اللہ بن غالب کی قبر مین اترا اور مینے اوسکی مٹی سے لیا ناگاہ وہ مشک تھی اور لوگ اوسکے ساتھ مفتون ہو گئی کہ
اوسکی قبر کی طرف بیجاوہ برابر کر دی گئی ٢٤ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہی کہ اول عدل آخرت کا قبور ہین کہ شریف غیر شریف سے پہچانا نہین جاتا ہے
اخرجہ الدیلمی فی الفردوس ولم یسندہ ولدہ **باب ٣١ رحمت الٰہی در قبر** (١) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہی زیادہ تر رحیم ہوتا ہی اللہ اپنے بندے کے ساتھ جبکہ وہ اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہی اور لوگ وس سے متفرق ہو جاتی ہین اور اوسکے گھر والے اخرجہ البزار
وعبد فی مسندیہما والبیہقی فی شعب الایمان (٢) انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی بیشک زیادہ تر رحیم اوس چیز کا کہ
ہوتا ہی اللہ ساتھ بندی کے جبکہ وہ رکھا جاتا ہے اپنے گڑھے مین اخرجہ الدیلمی **باب ٣٢ تحفۂ مومن در قبر** (١) ابو عاصم حبلی مرفوعاً کہتی ہین کہ اول
اوس چیز کا جسکی ساتھ تحفہ دیا جاتا ہی مومن اپنی قبر مین یہ ہی کہ اوس سے کہا جاتا ہی تو خوش ہو جا بس مقرر مغفرت کی اللہ نے اوسکے لیے جو تیرے جنازے کے ساتھ
آئے اخرجہ ابن ابی الدنیا ٢ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اول تحفہ مومن کا یہ ہی کہ مغفرت کیجاتی
ہے اوسکے لیے جو اوسکے جنازے مین نکلی اخرجہ ابن ابی الدنیا ٣ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی بیشک اول اوس چیز کا
جسکے ساتھ جزا دیا جاتا ہی مومن بعد اپنی موت کے یہ ہی کہ مغفرت کی جاتی ہے واسطے تمام لوگونکی جو اوسکی ساتھ چلی اخرجہ ابن ابی الدنیا والبزار وعبد فی مسندیہما
والبیہقی فی شعب الایمان وفی الباب عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ اخرجہ ابو الشیخ فی الثواب وابی ہریرۃ اخرجہ الحاکم فی التاریخ والبیہقی فی الشعب والدیلمی
والخطیب فی الرواۃ عن مالک وابو نعیم وانس اخرجہ الحکیم الترمذی **باب ٣٣ بیان مین ظلمت قبر کے اور جو اوسکو روشن کر دی**
(١) مسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ ابو سلمہ جبکہ مری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا الٰہی کشادگی کر واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور
روشنی کر اوسکے لیے اوسمین ٢ مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی بیشک یہ قبرین بھری ہوئی ہین اپنے اہل پر
ظلمت سے اور بیشک اللہ روشنی کرتا ہی اونکے لیے بسبب میری صلوٰۃ کی اونپر ٣ دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہی کہ ضحک یعنی ہنسنا مسجد مین تاریکی ہی قبر مین ٤ ابن ابی الدنیا نے کتاب التہجد مین سری بن مخلد سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر
رضی اللہ عنہ سے فرمایا اگر تو سفر کا ارادہ کرتا تو اوسکے لیے کچھ سامان تیار کرتا پس کیونکر ہی سفر طریق قیامت کا کیا خبر نہ دون مین تجھے اے ابوذر اوس چیز کی جو تجھے اوس
دن نفع دے اونھون نے کہا ہان قربان ہون میرے مان باپ آپ پر سے فرمایا روزہ رکھ سخت گرمی کے دن مین واسطے یوم نشور کی اور نماز پڑھ دو رکعت رات کی تاریکی
مین واسطے وحشت قبر کی ٥ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ نے کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جس شخص نے
ہر روز سو بار کہا لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین تو وہ ہوگا اوسکے لیے امان فقر سے اور انس وحشت قبر سے اور کھولے جاوینگی واسطے اوسکے دروازے جنت کے اخرجہ
الدیلمی فی التاریخ والخطیب فی الرواۃ عن مالک وابو نعیم وابن عبد البر فی التمہید واخرجہ الخطیب ایضاً من حدیث عمر رضی اللہ عنہما
عالم کا علم قبر مین مونس ہوتا ہی (٦) دیلمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جبکہ مرتا ہے
عالم تو مصور کرتا ہے اللہ اوسکے علم کو اوسکی قبر مین انس دیتا ہی اوسکو تا روز قیامت اور دفع کرتا ہی اوس سے زمین کے کیڑون کو ٧ کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ اللہ تعالیٰ
نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ تو خیر سیکھ اور اوسے لوگونکو سکھا پس بیشک مین روشن کرنیوالا ہون واسطے سکھانیوالے سیکھنے والے علم کے اونکی قبرون کو تاکہ
اونکو وحشت نہو لکا نہم اخرجہ الامام احمد فی الزہد وابن عبد البر فی کتاب العلم بسندہ عن کعب **سنت مطہرہ نور وانس ہی قبر مین ٨ حکایت**
لالکائی نے سنت مین حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی فرمایا کہ مینے ایک جنازے کو اوٹھایا پس مینے کہا بارک اللہ لی فی الموت
یعنی برکت دے اللہ میرے لیے موت مین ایک قائل نے جنازے سے کہو وما بعد الموت مجھپر اوس سے رعب داخل ہوا پھر جب میت دفن ہو چکا تو مین قبر کے نزدیک

متفکر بیٹھا ناگاہ ایک شخص قبر سی نکلا سب سی زیادہ خوش رو اور نہایت خوشبو اور بغایت پاک صاف لباس اور وہ کہتا ہی ای ابراہیم مثنی کہا لبیک تو کون ہی اللہ تجپر رحم کری کہا مین ہون کہنے والا تیرے واسطے کہاٹ سی وما بعد الموت مینے کہا پس تو کون ہی کہا مین سنتہ ہون مین اونکی صاحب کے لیے دنیا مین حافظ ہوتی ہون اور اوسپر رقیب اور قبور مین نور و مونس اور قیامت مین سائق و قائد طرف جنت کے **ثواب ادخال سرور بر مومن ۹** محمد بن لال نی اور ابو الشیخ نے ثواب مین اور ابن ابی الدنیا نی جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی نہین داخل کیا کسی آدمی نی کسی مومن پر سرور کو مگر پیدا کرتا ہی اللہ اوس سرور سی ایک فرشتہ کہ وہ اللہ کی عبادت کرتا ہی اور اللہ کی توحید کرتا ہی پہر جبکہ بندہ اپنی قبر مین جاتا ہی تو وہ سرور اوسکی پاس آتا ہی پس اوس سی کہتا ہے کیا تو مجہی پہچانتا ہی وہ اوس سی کہتا ہے تو کون ہی وہ کہتا ہی مین وہ سرور ہون کہ داخل کیا تونی مجہکو فلان پر مین آج کے دن تیری وحشت کو انس ہونگا اور تلقین کرونگا تجہے تیری حجت اور ثابت رکہونگا تجہکو ساتھ قول ثابت کے اور حاضر ہونگا تیرے پاس مشاہد روز قیامت مین اور تیری لیے شفاعت کرونگا اور دکہاؤنگا تجہی تیری منزل جنت سی **مسجد مین چراغ روشن کرنا موجب نور قبر ہے ۱۰** ابو الفضل طوسی نی عیون الاخبار مین باسند خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ جو شخص روشن کری اللہ کی مساجد مین نور کو تو روشنی کری اللہ واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور جو شخص اونمین خوشبو کری تو داخل کریگا اللہ اوسپر اوسکی قبر مین خوشبو جنت سی **ثواب اپنی ایذا روکنے کا لوگون سی (۱۱)** ابن مندہ نی ابو کاہل سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی تو خوب جان رکہ ای ابو کاہل کہ بیشک جس شخص نی اپنی ایذا کو لوگون سی روکا تو حق ہے اللہ پر کہ وہ اوس سی قبر کی ایذا کو روکے **ثواب عیادت مریض ۱۲** دیلمی نی حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ موسی علیہ السلام نے کہا یا رب کیا ہے اوسکے لیے جو کسی مریض کی عیادت کری فرمایا کہ اوسکے ساتھ دو فرشتے مقرر کیے جاتے ہین کہ وہ اوسکی عیادت کرتے ہین اوسکی قبر مین یہانتک کہ وہ مبعوث ہوگا واخرج سعید بن منصور فی سننہ عن الحسن قال قال موسی فذکر نحوہ وقال ملائکۃ یعودونہ **حساب قبر مین ۱۳** الحکیم ترمذی نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ قبر مین حساب ہی اور آخرت مین حساب ہی پس جو کہ حساب لیا گیا قبر مین اوسنی نجات پائی اور جو شخص حساب لیا گیا قیامت مین وہ معذب ہوا حکیم ترمذی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ قبر مین مومن کا حساب اسی سی لیا جاتا ہی تاکہ اوسپر سہل تر ہو کل کو موقف مین سو اوسکو پاک صاف کرتا ہے برزخ مین تاکہ وہ قبر سے نکلے اور اوس ہی قصاص ہو چکا ہو **رویت عمل قبر مین ۱۴** امام مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی نہین محاسب ہوگا کوئی قیامت کی دن پہر اوسکے لیی مغفرت کیجاوے مسلم تو اپنے عمل اپنی قبر مین دیکہتا ہے **ادنے سی حب قتل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی موجب ہی پیروی دجال کا ۱۵** ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی نہین مریگا کوئی آدمی اور اوسکے دل مین برابر رائی کے دانہ کے حب قتل عثمان رضی اللہ عنہ کی ہوگی تو البتہ وہ تابع ہوگا دجال کا اگر وہ اوسکو پائیگا اور اگر وہ اوسکو نہ پائیگا تو ایمان لائیگا اوسکے ساتھ اپنی قبر مین =

باب ۳۴ بیانمین عذاب قبر کے نعوذ باللہ منہ فصل اثبات عذاب قبر کے بیان مین (۱) جناب سیوطی رضی اللہ عنہ شرح الصدور مین فرماتی ہین کہ عذاب قبر کا ذکر قرآن شریف مین متعدد جگہ واقع ہوا ہے جیسا کہ مینے **اکلیل فی استنباط التنزیل** مین اوسکو بیان کیا ہی اور ابیات مین یون کہا ہی کہ بیشک دو فرشتون کا سوال کرنا مُردے سے حق ہی اسکے ساتھ ایمان لانا فرض ہی **۲** ابو عبد اللہ رحمہ اللہ کہتی ہین کہ قبر کا عذاب حق ہی سوای گمراہ اور گمراہ کرنیوالے کے اور کوئی اوسکا انکار نہین کرتا ہی **۳** حنبل رحمہ اللہ کہتی ہین مینے ابن عبد اللہ سے عذاب قبر کا حال پوچہا اونہون نی کہا اسکی سب حدیثین صحیح ہین ہم اسکے ساتھ ایمان لاتی ہین اور اقرار کرتے ہین اور جو کچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باسناد جید آیا ہی ہم اوسکی مقر ہین اور جو اوسکی مقر نہون اور اوسکو رد کرین تو ہمنے امر خدا کو رد کیا خدا پر کیونکہ وہ تو یہ ارشاد فرماتا ہی وما اتاکم الرسول فخذوہ یعنی جو لے آوے تمہاری پاس رسول تو تم اوسکو لیلو عذاب قبر کا حق ہی مُردے

سلہ صور بیشم نیف کا لفظ ... سے الروح بالفتح نسیم الروح والریح ... منہ

قبر مین عذاب کیے جاتے ہین ہم حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ عذاب قبر کا جیسا کہ سنت صحیحہ کا تقاضا ہے ویسا ہی اہل سنت کی درمیان مین متفق علیہ بھی ہے

وصل بیان مین اون آیتون کی جن سے عذاب قبر معلوم ہوتا ہے (۱) فرمایا اللہ پاک نی ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیامۃ اعمی ابو سعید خدری وابن مسعود رضی اللہ عنہما نی فرمایا ہے کہ ضنک عذاب قبر ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ تنگ کیجاتی ہے کافر پر قبر اوسکی یہانتک کہ مختلف ہو جاتی ہین اوسین پسلیان اوسکی معیشت ضنک یہی ہے یہ بھی دونون نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کون لوگون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی ہے کیا تم جانتے ہو کیا ہے معیشت ضنک صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اوسکی رسول خوب جانتے ہین فرمایا عذاب کافر کا ہے قبر مین قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے میری جان بیشک البتہ مسلط کیئے جاتے ہین اوسپر ننانوے تنین کیا تم جانتے ہو کیا ہے تنین ننانوے سانپ ہین ہر سانپ کے نو سر وہ اوسکے جسم مین پہونچتے ہین اور اوسے کاٹتے اور نوچتے ہین روز قیامت تک اور حشر کیا جاویگا اپنی قبر سے طرف موقف کے اندھا یہ لفظ قرطبی کے ہین بزار وابن ابی حاتم نے کچہ اختصار کے ساتھا سکو روایت کیا ہے ابو بکر بن ابی شیبہ نی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ مسلط کیے جاتے ہین کافر پر اوسکی قبر مین ننانوے تنین وہ اوسے نوچتے کاٹتے ہین یہانتک کہ قیامت قائم ہو اور اگر ایک اون تنین سے پہونک مارے زمین مین تو وہ سبزہ نہ اگاوے حدیث عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ مین آیا ہے ہر حکم کیا جاتا ہے اوسکو یعنی کافر کو پس تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی اور بہیجے جاتے ہین اوسپر سانپ مثل گردنون بختی اونٹون کی سو وہ اوسکا گوشت کہاتی ہین یہانتک کہ نہین چھوڑتے اوسکی ہڈی پر گوشت اور بہیجے جاتے ہین اوسپر فرشتے بہرے گونگے کہ وہ اوسکو مارتے ہین الحدیث ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسکی تفسیر مرفوعا مروی ہے فرمایا کہ معیشت ضنک عذاب قبر ہے اسکو سعید بن منصور نی اور مسدد نے اپنی مسند مین اور عبد بن حمید وابن جریر وابن منذر وابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے اور بیہقی نے اسکو عذاب قبر مین روایت کیا ہے اسکے مثل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا بھی مروی ہے عبد الرزاق کا لفظ یہ ہے کہ اوسکی قبر اوسپر تنگ کر دیجاتی ہے یہانتک کہ ادہر کی پسلیان اودہر نکل آتی ہین ابن ابی حاتم کا لفظ یہ ہے کہ قبر کا دباؤ ہے انسے یہ بھی مروی ہے کہ معیشت ضنک یہی ہے کہ اوسپر ننانوے سانپ مسلط کیے جاتے ہین وہ اوسکے گوشت کو کاٹتے ہین یہانتک کہ قیامت قائم ہو اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے ۲ وان للذین ظلموا عذابا دون ذلک قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہا گیا ہے کہ یہ عذاب قبر ہے اسلیے کہ اللہ تعالی نے اسکا ذکر اس قول کے پیچھے کیا ہے فذرھم حتی یلاقوا یومھم الذی فیہ یصعقون اور یہ دن وہی آخر دن ہے ایام دنیا سے پس اسنی اسپر دلالت کی کہ وہ عذاب جسمین وہ ہین وہ عذاب قبر ہے اسی لیے یہ فرمایا ولکن اکثرھم لا یعلمون کیونکہ وہ غیب ہے ۳ زر بن حبیش نے حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا ہم شک کرتے تھے عذاب قبر مین یہانتک کہ یہ سورت اوتری الھکم التکاثر حتی زرتم المقابر کلا سوف تعلمون یعنی قبور مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسکی تفسیر مین فرمایا ہے ہرگز یون نہین قریب ہے کہ تم جان لوگے یعنی آخرت مین جبکہ تمپر عذاب نازل ہوگا پس اول قبر مین اور دوسرا آخرت مین تکرار واسطے دو حالتون کے ہے ۴ فرمایا اللہ پاک نی ولو تری اذ الظالمون فی غمرات الموت والملائکۃ باسطوا ایدیھم اخرجوا انفسکم الیوم تجزون عذاب الھون بما کنتم تقولون علی اللہ غیر الحق وکنتم عن آیاتہ تستکبرون یہ خطاب ہے ظالمون کو وقت موت کے اور فرشتون نی کہ راست گو ہین اس بات کی خبر دی کہ وہ اوس وقت ذلت کی مار کے ساتھ جزا دیے جاوینگی سو اگر یہ عذاب تا انقضاء دنیا اونسی تاخیر کیا جاوی تو یہ صحیح نہ ہوگا کہ اونسی الیوم تجزون کہین یعنی تم آج کی دن جزا دیے جاؤگے ۵ فرمایا اللہ تعالی نی فوقاہ اللہ سیئات ما مکروا وحاق بآل فرعون سوء العذاب النار یعرضون علیھا غدوا وعشیا ویوم تقوم الساعۃ ادخلوا آل فرعون اشد العذاب نزول اس آیت کا اگرچہ آل فرعون کی حق مین ہے مگر جو لوگ کہ کافر ہین اونکا حکم بھی مثل انہین کی ہے کیونکہ اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا قرطبی رحمہ اللہ نی فرمایا ہے کہ یہ عذاب قبر کا ہی برزخ مین سید امیر صاحب فرماتے ہین کہ یہ عذاب ہی دنیا و آخرت کا جسکا ذکر صریحا فرمایا ہے اسمین سوا اسکے اور کوئی احتمال نہین ہے زمخشری نے کہا ہے کہ اس آیت کے ساتھ عذاب قبر پر استدلال

کیا جاتا ہی ہذیل بن شرحبیل نے کہا ہے کہ آل فرعون کی روحین کالے پرندون کے پیٹون مین آگ پر صبح و شام پیش کرتی ہین غرض یہی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بجای نار کے لفظ جہنم فرمایا ہے شعبہ نے یعلی بن عطا سے روایت کیا ہے کہا مینے میمون بن میسرہ کو سنا وہ کہتے تھے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب صبح کرتے تو ندا کرتے کہ ہمنے صبح کی اور حمد ہے اللہ کے لیے اور پیش کی گئی آل فرعون نار پر اور جب شام کرتے تو ندا کرتے کہ ہمنے شام کی اور حمد ہے اللہ کے لیے اور پیش کی گئی آل فرعون کی آگ پر پس نہین سنتا تہا اونکی چیخ کو کوئی مگر وہ پناہ مانگتا تہا اللہ کے ساتھ آگ سی **حکایت** ایک شخص نے اوزاعی رضی اللہ عنہ سی کہا اے ابو عمرو ہم دیکھتے ہین کہ سیاہ پرندے جوق جوق دریا سے نکلتے ہین اونکا شمار سوای اللہ تعالے کے اور کوئی نہین جانتا ہے جب شام کا وقت آتا ہی تو اونکی طرح سفید پرندے واپس آتے ہین اوزاعی نے کہا تمنے اسکو دریافت کیا اونہون نے کہا ہان فرمایا ان پرندون کی پوٹون مین آل فرعون ہی کہ یہ صبح و شام آگ پر پیش کیے جاتے ہین یہ پرندے اپنے گھونسلون کی طرف لوٹ آتے ہین حال آنکہ انکے پر جل بھن کے سیاہ ہو گئے اور اونپر سفید پر اوگ آئے سیاہی دور ہو گئی پہر آگ پر پیش کیے جاتے ہین اور اپنے آشیانون کی طرف لوٹ آتے ہین دنیا مین انکا یہی طریقہ ہے جب قیامت ہوگی تو اللہ تعالی فرماویگا ادخلوا آل فرعون اشد العذاب یعنی داخل کرو آل فرعون کو سخت عذاب مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے آیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک ایک تمہارا جبکہ مرجاتا ہے تو پیش کیا جاتا ہی اوسپر ٹہکانا اوسکا صبح و شام اگر وہ اہل جنت سی ہے تو جنت سے اور جو وہ اہل نار سے ہے تو نار سی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹہکانا ہی یہانتک کہ اوٹہاوی تجہکو اللہ طرف وسکے قیامت کے دن اسکو ابن ابی شیبہ و بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے ابن مردویہ نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ پہر یہ آیت پڑہی النار یعرضون علیہا غدوا و عشیا (۶)

یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا و فی الآخرۃ یعنی اللہ تعالی ثابت رکہتا ہے اون لوگون کو جو ایمان لائی ساتھ قول ثابت کی زندگی دنیا مین و آخرت مین مسلم نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا یہ آیت عذاب قبر مین اوتری ہے اوس سی کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے اللہ ہے رب میرا اور نبی میرے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس یہ قول ہی اللہ تعالی کا یثبت اللہ الخ ایک روایت مین ہی کہ یہ قول ہی براء کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر نہین کیا ہے **ف** قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین یہ طریق اگرچہ موقوف ہی لیکن یہ بات رائے سے نہین کہی جاتی ہی پس محمول ہی اسپر کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جیسا کہ پہلی روایت مین فرمایا تہا **وصل** کسی نے کہا اسمین کیا حکمت ہی کہ عذاب قبر کا ذکر قرآن شریف مین نہین آیا ہی باوجود اسکے کہ اسکی طرف بہت حاجت ہی اور اسپر ایمان لانا اور اس سی بچاؤ کرنا واجب ہی سو علماء رحمہم اللہ نے اس کے دو جواب دیے ہین ایک اجمالی دوسرا تفصیلی **جواب اجمالی** یہ ہی کہ اللہ سبحانہ نے اپنے رسول رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دو قسم کی وحی نازل فرمائی اور دونون کے ساتھ ایمان لانا واجب کیا ایک کتاب دوسری حکمت فرمایا اللہ پاک نے ۱ وانزلنا علیک الکتاب والحکمۃ ۲ ہو الذی بعث فی الامیین رسولا منہم یتلو علیہم آیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ ۳ واذکرن مایتلی فی بیوتکن من آیات اللہ والحکمۃ ان تینون مین باتفاق سلف امت وائمہ ملت حکمت سی مراد سنت ہی جسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک پر دی اوسپر ایمان اور اوسکی تصدیق جیسے کہ وہ وارد ہوئی واجب ہی اس اصل اصیل پر اہل سلام کا اتفاق ہی اونمین سی کوئی بہی اوسکا منکر نہین ہے خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ خبردار ہو بیشک مین دیا گیا ہون کتاب اور مثل اوسکی ساتھ اوسکی الحدیث پس کتاب و سنت ایک دوسرے کے بہائی بہن ہین حجت پکڑنے مین برابر ہین منہج الوصول وغیرہ مین اسکی تفصیل خوب بسط سے لکہی ہی **جواب تفصیلی** یہ ہی کہ ہرچند قرآن شریف مین عذاب قبر کی تصریح نہین ہی لیکن باشارۃ النص خوب ثابت ہے یہ بات نہین ہی کہ مطلقا اسکا ذکر ہی نہو دیکہو اللہ سبحانہ نے اپنے کلام پاک مین فرمایا ہے یثبت اللہ الخ اسمین اشارہ ہے طرف سوال کی اور جو کچہ مترتب ہوتا ہی اوسپر نعیم و عذاب سی دلائل سنت مطہرہ اسکی دلیل ہین ستر حدیثین ستائیس راویون سی اس باب مین وارد ہوئی ہین جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور اور درمنثور مین اونکو ذکر فرمایا ہے چنانچہ شرح الصدور کی حدیثون کا ترجمہ بحث سوال مین گذر چکا ہے بیان مکرر لانے کی ضرورت نہین ہی **ف** دنیا مین ثابت رکہنے سے یہ مراد ہے

کہ مومنین کلمہ توحید پر جمے رہتے ہین فتنۂ دین کی وقت کسی طرح کا تزلزل اونکو نہین ہوتا ہے گو وہ آگ ہی مین کیون نہ ڈالدیے جاوین اور کفار و مبتدعین کے شبہون سی کسی طرح کا شک دلون مین نہین آتا ہے اگرچہ جان و مال کی آفت ہی مین کیون نہ مبتلا ہو جاوین آخرت مین ثابت رکہنی کا یہ مطلب ہی کہ قبر مین منکر و نکیر کے سوال کی وقت بتائید الٰہی و برکت رسالت پناہی جھٹ پٹ بے دھڑک جواب باصواب دیدیتے ہین ذرا بھی توقف نہین کرتے نہ اونکی زبان لڑکھڑاتی ہی نہ اونکے دلونمین کسی طرح کی دہشت سماتی ہی اسی طرح موافق حشر و نشر مین بھی ہوال قیامت سی نہ گھبرائینگے **نکتہ** ہر شخص کا ثبات قبر مین ہو یا مابعد قبر اوسنا ہی ہوگا جتنا کہ وہ دنیا مین توحید پر ثابت رہیگا جو شخص بیان حق پر ہے حق کہتا ہے حق کو جلدی سے مان لیتا ہے گو اوسکا دشمن جانی ہی کیون نہ کہی وہ شخص قبر وغیرہ مین بھی بہت جلد جواب دیگا اور قیامت کے ہولون سی محفوظ رہیگا اللهم وفقنا و ثبتنا بجاه النبی الکریم صلی الله علیه و آله وسلم امین **فائدہ** طیبی رحمہ اللہ نے شرح مشکات شریف مین لکھا ہی کہ اس آیت میں یا سبر دلیل نہین ہی کہ مومن پر قبر مین عذاب ہوتا ہی پہر کیون کہتی ہین کہ یہ آیت شریف مقدمۂ عذاب قبر مین نازل ہوئی ہی اسکا یہ جواب دیا ہے کہ فتنۂ مومن چونکہ ترغیب و ترہیب کے واسطے ہوتا ہے اور قبر ہول و وحشت کی جگہ ہے اور عادۃً فرشتون کی ملاقات انسان کو پریشان کر دیتی ہے شاید اس لیے جو احوال کہ بندے پر قبر مین گذرتے ہین اون کا نام تغلیباً عذاب قبر رکھدیا ہو کرمانی رحمہ اللہ نے بھی اسی طرح جواب دیا ہے

وصل منکرین عذاب قبر کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ زندیق ملحد قبر کے عذاب اور اوسکی فراخی تنگی کا انکار کرتے ہین چند اعتراض پڑھے جاتے ہین یون کہتے ہین کہ جب ہم قبر کو کھول کی دیکھتے ہین تو ہم نہین پاتے کہ فرشتے مردے کو لوہے کے گرز دن سی مارتے ہین نہ اوسمین سانپ اور اژدہا ہین نہ آگ شعلہ مارتی ہوئی نظر آتی ہی بلکہ اگر مردے کی آنکھون پر پارہ سینے پر رائی کا دانہ رکھتے ہین تو اوسے جون کا تون رکھا ہوا پاتے ہین ہرگز کوئی حرکت و تغیر اوسمین محسوس نہین ہوتا ہے قبر کی مسافت کو مساحت کرتے ہین تو وہ حالت سابقہ پر ہوتی ہی جیسی کھودی تھی ویسی ہی ہوتی ہی کیونکر اوسکے حد بصر تک فراخ ہو جاتی ہے اور کس طرح تنگ ہوتی ہی ہم تو زیادہ کم ہرگز نہین پاتے ہین یہ تنگ لحد کیونکر گنجایش رکھتی ہی کہ اسمین مردہ اور فرشتے اور موحش صورتین یا مونس صورتین سما سکین یہ تو زندیقون ملحدون کی تحقیق ہی۔ رہے انکے بھائی بندگراہ بدعتی سو وہ یون کہتی ہین کہ جو حدیث مقتضای حس و عقل کی مخالف ہی وہ یقینی خطا ہی اوس حدیث کے ناقل سی خطا واقع ہوئی ہے کہتے ہین ہم دیکھتے ہین کہ جس شخص کو سولی دیجاتی ہی وہ لکڑی پر لٹکا ہوا ہی نہ وہ کسی طرح کی حرکت کرتا ہی نہ کوئی اوس سی سوال کرتا ہے نہ وہ کسی طرح کا جواب دیتا ہی نہ اوسکا جسم آگ مین شعلہ مارتے نظر آتا ہے یا جس کسی کو شیر وغیرہ نی پھاڑ کہایا یا پرندون نی اوسی نوچ کھسوٹ ڈالا یا سانپ وغیرہ نے کہا لیا اور اوسکی بدن کی اجزا درندون کی پیٹ مین اور طیور کی پوٹون مین پہنچ گئے اور وہ ہوا مین متفرق ہو گئی ایسے شخص کے اجزا کیونکر مسئول ہو سکتی ہین فرشتون کا سوال ایسی آدمی سی کیونکر تصور مین آسکتا ہی باوجود اسکے پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہی کہ قبر اوسکے لیے ایک روضہ ریاض جنت سی یا ایک گڑہا آگ کی گڑھون سی ہو جائی اور قبر اس قدر تنگ کس طرح ہو سکتی ہی کہ پسلیان آپس مین ملجائین بلکہ یہ سب کچھ اون حالات کی طرف اشارہ ہی جو کہ روح پر عذاب روحانی سی وارد ہوتی ہین اور ان باتونکی لیے موضوع لغت عرب پر کوئی حقیقت نہین ہی یہ تقریر منکرون کی قرطبی و حافظ ابن قیم رحمہما اللہ تعالیٰ نی ذکر کی ہی علما اہل سنت رضی اللہ عنہم نے اس انکار کا یون جواب دیا ہے کہ جو لوگ دفن کیے جاتے ہین یا اونکو سولی دیجاتی ہی اللہ تعالیٰ نی اونکی ماجرا کو مکلفین کی آنکھون سی چھپا دیا ہی جسطرح فرشتون کی دیکھنے کو اونسی چھپایا ہی باوجود اسکے کہ انبیاء علیہم السلام اونکو دیکھتی ہین اونسے بات چیت کرتے ہین دیکھو جبریل علیہ السلام حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت شریف مین آتے جاتے تھی القاء وحی کرتے آپ اونسی وحی لیتی اور حاضرین مجلس شریف نہ اونکو دیکھتی نہ اونکی بات سنتے تھے باوجود اسکے کہ وہ سب ایک ہی جگہ بیٹھے ہوتی اس سی معلوم ہوا کہ بصر کا ادراک ایک ایسی چیز ہے کہ اوسکا پیدا کرنیوالا خاص حق تعالیٰ ہی ہی آدمی کو اوسمین کسی طرح کا دخل و اختیار نہین ہی جب کبھی چاہتا ہے تو اوس ادراک کو زید کے لیے پیدا کر دیتا ہے عمرو کے لیے نہین کرتا مثلاً کبھی بہت لوگون کو تھوڑا کر دکھاتا ہی اور تھوڑون کو بہت جیسا کہ خود کلام پاک مین ارشاد فرمایا ہے واذ یریکموهم اذ التقیتم فی اعینکم قلیلا و یقللکم فی اعینهم لیقضی الله امرا کان مفعولا والی الله ترجع الامور ابن ابی شیبہ ابن جریر ابن ابی حاتم ابو الشیخ ابن مردویہ نی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے

روایت کیا ہی کہ کفار بدر کے دن ہماری آنکھون مین تھوڑے کردیے گئے یہانتک کہ ایک آدمی میری بغل مین تہا مینے اوس سی کہا کہ ہم تو انکو ستر آدمی دیکھتے
ہین اوسنے کہا نہین بلکہ وہ سو ہین یہانتک کہ ہمنے ایک ایک آدمی کو اونمین سے پکڑا اوس سی پوچہا اوسنے کہا کہ ہم ہزار تھے انتہی بلکہ بدر کے دن تو شیطان نے
فرشتون کو اوترتے ہوی دیکہا اور مشرکون نے اونکو نہ دیکہا جیسا کہ اللہ پاک نی خود ارشاد فرمایا ہی واذ زین لهم الشیطان اعمالهم الی قوله انی اری ما لا ترون ابن جریر
وابن منذر وابن ابی حاتم وابن مردویہ وبیہقی نے دلائل مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ ابلیس ایک لشکر مین شیاطین کے بصورت ایک
آدمی کے بنی مدلج سی آیا اور اوسکی ساتھ نشان تہا اور شیطان سراقہ بن مالک بن جعشم کی صورت مین پس شیطان نی کہا نہین ہی کوئی غالب واسطی تمہاری آج
لوگون سی اور مین تمہاری لیی پشت پناہ ہون اور جبریل علیہ السلام ابلیس پر متوجہ ہوی جبکہ اوسنی اونکو دیکہا تو اوسکا ہاتھ ایک مشرک کے ہاتھ مین تہا اوسنی اپنا ہاتھ
چہوڑ لیا اور پیٹھ دیکے بہاگا اور اوسکا گروہ بھی بہاگا اوس آدمی نے کہا اے سراقہ تو تو ہماری پناہ ہی اوسنی کہا بیشک مین وہ دیکھتا ہون جو تم نہین دیکھتے اور یہ
جب کہا کہ اوسنی ملائکہ کو دیکہا انی اخاف اللہ واللہ شدید العقاب اور جبکہ لوگ بعض بعض سی قریب ہوگئی تو اللہ تعالی نی مسلمانون کو مشرکون کی آنکھون مین تھوڑا کر دیا
اور مشرکون کو مسلمانون کی آنکھون مین تھوڑا کر دکہایا تو مشرکون نی کہا یہ کون لوگ ہین دہوکا دیا انکو انکے دین نی یہ اسلیی کہا تہا کہ وہ مسلمانونکی آنکھون مین قلیل تہے
اور یہ گمان کیا کہ وہ اب اونکو شکست دینگی اسمین اونکو شک نہ تہا انتہی دیکھو اللہ پاک نی شیطانون کی صفت مین فرمایا ہی کہ انہ یراکم ہو وقبیلہ من حیث لا ترونهم
یعنی بیشک شیطان تمکو دیکھتا ہے وہ اور اوسکا گروہ اوس جگہہ سے کہ تم اونکو نہین دیکھتے ہو اس سب سی معلوم ہوا کہ بصر کا ادراک مخلوق خدا تعالی ہی جسکو چاہتا
ہے دیتا ہی جس سی چاہتا ہی روک لیتا ہی امام ابو بکر بن العربی رحمہ اللہ نے اس انکار کا یہی جواب دیا ہی اور امام الحرمین جوینی نے بہی اسی کی مثل کہا ہی امام حجۃ الاسلام
محمد بن محمد غزالی رضی اللہ عنہ نے احیاء علوم الدین مین بعد ذکر عذاب قبر وغیرہ کے یون فرمایا ہی کہ جب تو کہے کہ ہم کافر کو اوسکی قبر مین ایک مدت مشاہدہ کرتی ہین اور
اوسکو قبر مین دیکھتی ہین اور ان چیزون سی کسی چیز کا مشاہدہ نہین کرتے ہین سو بخلاف مشاہدے کے تصدیق کی کیا وجہ ہی پس تو جان لی کہ تیری لیی ان چیزونکی
تصدیق مین تین مقام ہین (۱) پہلا مقام اور یہی اظہر واصح واسلم ہے یہ ہی کہ تو تصدیق کری ساتھ اسکے کہ سانپ موجود ہین اور وہ میت کو کاٹتی ہین لیکن ہم اسکا
مشاہدہ نہین کرتی اسلیے کہ یہ آنکھ مشاہدہ امور ملکوتیہ کی لیاقت نہین رکھتی اور جو چیز آخرت سی تعلق رکھتی ہے وہ عالم ملکوت سی ہے کیا تو نہین دیکھتا ہی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم
کس طرح نزول جبریل علیہ السلام کے ساتھ ایمان لاتی تھے حال آنکہ وہ اونکا مشاہدہ نہین کرتے تھے اور اس بات کے ساتھ ایمان لاتی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم اونکا مشاہدہ کرتی ہین پس اگر تو اسکے ساتھ ایمان نہین لاتا ہے تو ملائکہ و وحی مین ایمان کا صحیح کرنا تجہپر زیادہ اہم ہی اور اگر تو اسکے ساتھ ایمان لی آیا ہی اور اس
بات کو جائز رکھتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس چیز کا مشاہدہ فرماتی ہین جسکا امت مشاہدہ نہین کرتی ہی تو پہر تو اسکو میت مین کیون نہین جائز رکھتا ہے
اور جسطرح کہ فرشتے آدمیون اور حیوانون کی مشابہ نہین ہین اسی طرح وہ سانپ بچہو جو میت کو قبر مین کاٹتے ہین ہماری عالم کے سانپ بچہو کی جنس سی نہین ہین بلکہ وہ
اور ہی جنس ہین جسکا ادراک دوسرے حاسہ سی ہوتا ہی (۲) دوسرا مقام یہ ہے کہ تو سوتے کے احوال کو یاد کری اور اس بات کو کہ وہ اپنی خواب مین دیکھتا ہی کہ اوسی ایک
سانپ کاٹ رہا ہی اور وہ اوس سی ایذا پاتا ہی یہانتک کہ خود کو اپنی خواب مین دیکھتا ہی کہ وہ چیختا چلاتا ہی اور اوسکی پیشانی عرقناک ہوتی ہی اور کبہی اپنی جگہہ سی حرکت کرتا ہے
وہان سب باتون کا ادراک اپنی جان سی کرتا ہی اور ایذا پاتا ہی جیسے جاگتا ایذا پاتا ہے اور وہ اوسکا مشاہدہ کر رہا ہے حال آنکہ تو اوسکے ظاہر کو ساکن دیکھتا ہی اور
جو سانپ کہ اوسکی حق مین موجود ہی اور وہ عذاب جو اوسکی حق مین حاصل ہی تو اوسے اوسکے گرد نہین پاتا ہی کیونکہ وہ تیری حق مین مشاہد نہین ہی اور جبکہ عذاب کاٹنے کی
ایذا مین ہوا تو درمیان خیالی سانپ کی اور اوس سانپ کے جو کہ مشاہد ہی کسی طرح کا فرق نہین ہی (۳) تیسرا مقام یہ ہے کہ تو خوب جانتا ہی کہ سانپ بنفسہ ایذا نہین دیتا
ہے بلکہ وہ چیز ایذا دیتی ہی جو اوس سی تجہکو ملاقی ہوتی ہی اور وہ زہر ہے پہر زہر بہی موذی نہین ہی بلکہ موذی الم ہی بلکہ عذاب تیرا اوس اثر مین ہی جو کہ تجہہ مین زہر سی حاصل ہوتا
ہی سو اگر مثل اس اثر کا بغیر سم کے حاصل ہو جاوی تو متقرر عذاب وافر ہوگا اور تعریف اس نوع کی عذاب سی ممکن نہوگی مگر باین طور کہ نسبت کیا جاوی طرف سبب کے جسکی طرف

وہ عادت مین منسوب ہوتا ہی اسلیے کہ مثلاً اگر انسان مین ایک لذت پیدا کیجاوی بغیر مباشرت صورت جماع کی تو اوس لذت کی تعریف نہوگی مگر ساتھ اضافت کے طرف جماع کے پس اضافت تعریف بالسبب ہوگی اور فقط سبب کا حاصل ہو جاویگا گو صورت مسبب کی حاصل نہو اور سبب کا ارادہ اوسکے ثمرے کی وجہ سی کیا جاتا ہے نہ اوسکی ذات کی وجہ سی اور یہ سانپ بچھو وغیرہ مہلک صفتین ہین کہ موت کے وقت ایذا دینے الم دینے والی نفس مین منقلب ہو جاتی ہین پس اونکا الم مثل الم کاٹنی سانپون کی ہوتا ہی بغیر وجود سانپون کی اور صفت کا موذی منقلب ہو جانا مثل انقلاب عشق کی ہی کہ وہ معشوق کے مرتے وقت موذی بنجاتا ہی کیونکہ عشق تو لذیذ تھا پھر ایک ایسی حالت طاری ہوئی کہ وہ لذیذ بعینہ مولم ہو گیا یہانتک کہ عاشق کے دل مین انواع عذاب سی وہ چیز نازل ہوئی کہ اوسکے ہوتے ہوئے اسکی تمنا کرتا ہی کہ کاش عشق و وصال سی مزہ نہ اوٹھاتا بلکہ یہی بعینہ ایک نوع ہے انواع عذاب میت سے اسلیے کہ اوسکے نفس پر عشق دنیا مین مسلط ہو گیا سو یہی اہل زمین جاہ اولاد خویش اقارب جان پہچان کے لوگ اوسکے معشوق ہو گئے جس شخص کو کہ ان چیزون کے استرداد کی امید نہین ہی اگر اوسکی حالت حیات مین یہ سب اوس سی لے لیا جاوے تو تو دیکہتا ہی کہ اوسکا کیا حال ہوگا کیا اوسکی شقاوت عظیم نہ ہوگی اور اوسکا عذاب سخت نہ ہوگا اور وہ تمنا نہ کریگا اور نہ کہیگا کہ کاش میرے لیے کبھی مال نہوتا نہ کبھی جاہ ہوتی کہ مین اوسکے فراق سی ایذا نہ پاتا پس موت عبارت ہی دنیا کی ساری چیزون سی یکبارگی مفارقت کرنا اور مقصود یہ ہی کہ آدمی کبھی اپنی گھوڑی کو کس طرح دوست رکھتا ہے کہ اگر اوسکو اختیار دیا جاوی ان دو باتون مین کہ اوس سی گھوڑا لیا جاوے یا اوسکو بچھو کاٹے تو وہ بچھو کے کاٹنے پر صبر کرنیکو اختیار کریگا تو اب اوسکی نزدیک الم گھوڑے کی جدائی کا زیادہ تر عظیم ہے بچھو کے کاٹنے سے اور اوسکی محبت گھوڑے کے لیے وہی اوسکو کاٹیگی جبکہ اوس سی اوسکا گھوڑا لیا جاویگا پس چاہیے کہ اس کاٹنے کی واسطے تیاری کرے کیونکہ موت ہی اوس سی اوسکے گھوڑے گھر زمین کو اہل وعیال و اولاد کو دوست آشنا جان پہچان والون کو لیگی اوس سی اوسکی جاہ و قبول کو چھین لیگی بلکہ کان آنکھ اعضا کو اوس سی لیجاویگی اور وہ اس سب کے رجوع سی مایوس ہوگا سو یہ اوسپر سانپ بچھوون سی بڑھکر ہے جیسے اگر یہ اوس سی لیلیا جاوی اور وہ زندہ ہو تب ایسے ہی جبکہ وہ مریگا کیونکہ ہم بیان کر چکے ہین کہ جو شخص معنی آلام و لذات کا ادراک کرتا ہی وہ نہین مرتا بلکہ اوسکا عذاب موت کے بعد زیادہ تر سخت ہوتا ہی اسلیے کہ وہ زندگی مین تو کئی اسباب سے متسلی ہو جاتا تہا جو کہ اوسکے حواس کو مشغول کر دیتے تھے اور اس سی تسلی ہو جاتی تھی کہ وہ شی اوسکی طرف رجوع کر آوی یا اوسکا عوض عود کری موت کے بعد تو کوئی شی تسلی کی باقی نہین رہی اس واسطے کہ تسلی کی رگ بند کر دی گئی اور یاس حاصل ہو گیا ؎ سیر ہا در ہوس آباد تمنا کردیم ٭ منزل یاس زہر راہگذر نزدیک ست ٭ پس اگر وہ دنیا سے ہلکا پھلکا تہا تو سلامت رہیگا جیسا کہ وارد ہوا ہی نجا المخففون یعنی ہلکے پھلکون نی نجات پائی اور اگر بھاری بوجھل ہے تو اوسکا عذاب عظیم ہوگا ؎ تو رہ از کثرت اسباب بر خود تنگ میداری ٭ سبک روحان چو بوی گل فرو بستند محملہا انتہی حضرت حجۃ الاسلام رحمہ اللہ نی نہایت نفیس کلام اس نوع کا بیان فرمایا ہے مثالین بیان کر کے خوب سمجھایا ہے ایک جماعت ائمہ نی جواب قاضی ابوبکر بن العربی رحمہ اللہ پر کفایت کی ہی اور حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین بسط کیا ہی اور جواب قاضی صاحب مرحوم پر بڑہایا ہے بیان اوسکا استیفا کر دینا چاہیے گو طول ہو کیونکہ مسئلہ مہم ہی اور ایمان اوسکی ساتھ متعین ہی حافظ صاحب بسط کلام ابن العربی مین فرماتے ہین اگرچہ اونہون نی اسکے ذکر کے ساتھ تعرض نہین کیا لیکن وہ اوسکا بسط ہو سکتا ہے کہتے ہین کہ اللہ تعالی اس دار یعنی دنیا مین وہ چیز پیدا کرتا ہے جو کہ اس سی یعنی عذاب قبر سے بھی زیادہ تر عجیب ہی جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نازل ہوا کرتے تھے اور کبھی آپ اونکو نہ دیکہتے نہ سنتے اور آپ کے لیے مرد کی شکل بنکر آتے آپ سی ایسا کلام کرتے جسکو وہ سنتا جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوتا اور کبھی اونکو نہ دیکہتا نہ سنتا اور اسی طرح آپ کے سوا اور انبیاء علیہم السلام اور کبھی آپ کو وحی آتی مثل آواز جرس کے اور اوسکو آپ کے سوا اور حاضرین نہ سنتے جن ہماری درمیان مین بلند آواز سے بات چیت کرتے ہین اور ہم اونکو نہین سنتے فرشتے کفار کو کوڑون سی مارتے اور اونکی گردنین مارتے تھے اور اونپر چیخیتے چلاتے تھے حال آنکہ مسلمان اونکی ساتھ تھے نہ اونکو دیکہتے نہ اونکی باتین سنتے تھے اللہ تعالی نی بنی آدم کو بہت سی چیزون سی جو کہ زمین مین حادث ہوتی ہین حجاب مین رکھا ہے حال آنکہ وہ چیزین اونہین کی درمیان مین ہین جبریل علیہ السلام حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پڑھاتے آپ سی قرآن شریف کا دور کرتی اور حاضرین محفل

فیض منزل نہین سنتے تھے جو شخص اللہ سبحانہ کو جانتا پہچانتا ہے اوسکی قدرت کا اقرار کرتا ہی وہ کیونکر اس بات کو اوپرا سمجھتا ہی کہ اللہ تعالی ایسی حوادث احداث فرماوے جس سی بعض ابصار خلق کو مصروف و ممنوع کر دی اپنی کسی حکمت اور اونکی رحمت کی لیے کیونکہ وہ اوسکے دیکھنے سننے کی طاقت نہین رکھتی ہین بندے کی سماعت ضعیفات زیادہ تر حقیر ہی اس سی کہ وہ مشاہدۂ عذاب قبر کے واسطے ثابت رہ سکے جن لوگون نی اوسکو سنا اونمین سی بہت سے بیہوش ہو گئے اور بعضون پر غشی طاری ہو گئی تھوڑی دیر کے بہی زندگی سی متمتع نہوی بعض کا پردۂ قلب منکشف ہوا پہر مر گئے پس حکمت الٰہی مین کسطرح اسکا انکار کرتا ہی کہ اوسنی ایک پردہ چھوڑا ہے کہ وہ درمیان فرشتون کے اور درمیان اسکی رویت کے حائل ہوتا ہے یہانتک کہ جب وہ پردہ کہولدیا جاویگا تو اوسکو دیکھ لینگے عیانًا مشاہدہ کر لینگے پہر یہ بات ہی کہ ہم مین سی بندہ اوسپر قادر ہے کہ وہ میت کی آنکھ اور سینے سی پارے کو اور رائی کے دانے کو زائل کر سکتا ہی پہر اوسکو جلدی سی رد کر سکتا ہی تو پہر فرشتہ کیونکر اس سی عاجز ہو سکتا ہی اور اللہ تعالی کس طرح اوسکو اسپر قدرت نہین دیسکتا ہے حالانکہ وہ تو ہر شی پر قادر ہے اور کس طرح قدرت اوسکی اس سی عاجز ہو سکتی ہے کہ پارے کو اوسکی آنکھون پر اور دانۂ خردل کو اوسکے سینے پر باقی رکہی کہ اون سی گر نہ پڑی۔ امر برزخ کا اوس چیز پر قیاس کرنا جسکا لوگ مشاہدہ کرتے ہین یہ نہین ہی مگر صرف جہل و ضلال اور تکذیب اصدق الصادقین اور تعجیز رب العالمین حالانکہ یہ غایت جہل و ضلال ہی اور جبکہ ہم مین سی ایک اسپر قادر ہے کہ قبر کو دس گز یا زیادہ طول و عرض مین وسیع کر دی اور اسکی وسعت کو لوگون سی مستور رکہے اور جسکو چاہے اوسپر مطلع کر دی تو پہر رب العالمین کیونکر اس سی عاجز ہو سکتا ہی کہ اوسکو جتنا چاہے جسپر چاہے کشادہ فرما اور بنی آدم کی آنکھون سی اوسکو مستور رکہی کہ وہ تو اوسکو تنگ دیکھین حالانکہ وہ بہت وسیع اور نہایت خوشبو اور بغایت امن و نور ہو اور وہ اوسکو نہ دیکھین سر مسئلہ کا یعنی بھید و گر اوسکا یہ ہی کہ یہ فراخی و تنگی اور روشنی و سبزی اور آگ اوس جنس سی نہین ہے جو کہ اس عالم مین معہود و معروف ہی اور اللہ سبحانہ نی بنی آدم کو اس گھر مین اوسی چیز کا مشاہدہ کرایا ہی جو کہ اوس سی ہے اور اوسمین ہی۔ رہی وہ چیز جو کہ امر آخرت سے ہے سو اوسپر پردہ چھوڑ دیا ہی تاکہ اوسکا اقرار اور اوسکا ایمان اونکی سعادت کا سبب ہو پہر جب وہ پردہ اوٹھایا جاویگا تو عیانًا مشاہدہ ہوگا میت اگر لوگون کی درمیان مین رکہا ہوا ہو تو بہی یہ بات ممتنع نہین ہی کہ اوسکے پاس دو فرشتی آوین اوس سی سوال کرین بغیر اسکے کہ حاضرین کو اسکا شعور ہو اور میت اونکو جواب دے بدون اسکی کہ وہ اوسکے کلام کو سنین اور فرشتے اوسکو مارین بغیر اسکے کہ حاضرین اوسکی ضرب کو مشاہدہ کرین دیکہو یہ ایک ہم مین سی اپنے صاحب کے برابر سوتا ہی پہر وہ نیند مین عذاب کیا جاتا ہی مارا جاتا ہی دردناک ہوتا ہے اور جاگتے کو اسکی کچہ بہی خبر نہین ہوتی ہی اور کبھی الم ضرب کا سوتے کے جسم کی طرف سرایت کرتا ہی ایک یہ اعظم استبعاد ہے کہ فرشتہ پتہر کو شق کر دی حالانکہ اللہ سبحانہ نی پتہر کو ملک کی لیے ایسا کر دیا ہے جیسے ہوا طیور کے واسطے پتہر اجسام کثیف کے واسطے حاجب ہوتی ہین اس سی یہ نہین لازم آتا ہی کہ ارواح لطیف اونمین داخل ہو سکین یہ نہین ہی مگر افسد قیاس۔ اسی قیاس اور اسکی مثل اور قیاسات فاسدہ سی رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کی گئی پہر وہ آگ و سبزہ جو کہ قبر مین ہی دنیا کی آگ سی نہین ہے نہ دنیا کی نبات سی کہ جو دنیا کی آگ اور اوسکی سبزہ کا مشاہدہ کرتا ہی وہ اوسکا بہی مشاہدہ فرماوی وہ تو آخرت کی نار اور اوسکے سبزہ سی ہے وہ آگ دنیا کی آگ سی سخت تر ہے اہل دنیا کو اوسکا احساس نہین ہوتا ہی کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی میت پر اوس مٹی کو اور اون پتہرون کو جو اوسکے اوپر نیچے ہین گرم کر دیتا ہی یہانتک کہ وہ دنیا کے انگارون سی بہی زیادہ تر گرم ہو جاتی ہین اہل دنیا اگر اونکو چھوئین تو اونکو اوسکا احساس نہو بلکہ اس سی بہی زیادہ تعجب کی یہ بات ہی کہ دو آدمی دفن کیے جاتے ہین ایک دوسرے کے برابر ہوتا ہی اور یہ آگ کے گڑھے مین ہی کہ اوسکی گرمی اوسکے پڑوسی تک نہین پہونچتی ہی اور وہ جنت کے چمن مین ہی کہ اوسکی راحت و نعیم اوسکی جار تک نہین پہونچتی پروردگار جل شانہ کی قدرت اس سی بہی وسیع تر اور عجیب تر ہے اللہ تعالی نی تو ہمکو اپنی قدرت کی نشانیون سی اسی دنیا مین وہ نشانیان دکہائی ہین کہ وہ اس سی بہی بہت بڑہکر ہین لیکن نفوس اوس چیز کی تکذیب کے عاشق ہین جسکو اونکے علم نے احاطہ نہین کیا ہی مگر وہ جسکو اللہ تعالی توفیق دی اور اوسکو بچالی کافر کے لیے دو تختیان آگ کی بچہائی جاتی ہین کہ جنکی وجہ سی اوسپر قبر شعلہ مارتی ہی جیسے تنور شعلہ مارتا ہی اللہ سبحانہ جب چاہتا ہے تو اپنے بعض بندونکو اوسپر مطلع کر دیتا ہی اور اونکے غیر سے اوسکو چہپاتا ہی کیونکہ اگر سارے بندے مطلع ہو جاوین تو تکلیف کی حکمت اور ایمان بالغیب جاتا رہی اور لوگ دفن کرنا چھوڑ دین جیسا کہ

صحیح مین وارد ہوا ہی کہ اگر یہ بات نہوتی کہ تم دفن نہ کرو تو مین اللہ سے سوال کرتا کہ وہ تمکو سنادے عذاب قبر سی جو مین سنتا ہون چونکہ یہ حکمت بہائم کی جو مین نزع ہو
منتفی تہی اسلیے وہ اوسکو سنتے اور اوسکا ادراک کرتی مین جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خچر بدکا تہا اور قریب تہا کہ آپکو گرادی جبکہ آپکا گذر اوس شخص پر
ہوا جو اپنی قبر مین معذب ہو رہا تہا **حکایت** حافظ صاحب فرماتی ہین مجہے حدیث کی میری صاحب ابو عبد اللہ محمد بن وزیر حرانی نی کہ وہ اپنے گہر سی بعد عصر کے
باغ کی طرف نکل گئے ہین کہ ذرا پہلے سورج ڈوبنے سے مین قبرون کی درمیان مین پہونچا پس ناگاہ اونمین سی ایک قبر تہی اور وہ انگارا تہی جیسے شیشہ گر کی بہٹی اور
میت اوسکی وسط مین تہا مین اپنی آنکہون کو ملنے لگا اور کہتا تہا کہ مین سوتا ہون یا جاگتا ہون پہر مینے شہر کی فصیل کی طرف التفات کیا تو مینے کہا واللہ مین سوتا
نہین ہون پہر مین اپنی گہر کی طرف گیا حال آنکہ مین مدہوش تہا گہر والے میرے سامنے کہانا لائے مین نہ کہا سکا پہر مین شہر مین گیا قبر والے کا حال پوچہا ناگاہ
وہ مکاس تہا کہ اوسی دن مرا تہا پس اس آگ کا قبر مین دیکہنا ایسا ہے جیسے فرشتے جن کبہی دکہائی پڑجاتی ہین جسکو اللہ چاہتا ہے دکہا دیتا ہی **حکایت**
ہمکو حدیث کی ہماری صاحب ابو عبد اللہ محمد بن جان سلالی نی یہ اللہ کے نیک بندون مین سی تہی اور سچے آدمی تہی کہتے ہین کہ بغداد مین ایک آدمی لوہارون کے
بازار کی طرف آیا اوسنے چہوٹی میخین بیچین ہر میخ کے دو سر تہے ایک لوہار نے اونکو لیلیا اوسنی اونکو تپانا شروع کیا وہ نرم نہین پڑتی تہین یہانتک کہ اوسکو
شو کنے پیٹنے سے عاجز ہوا بائع کو تلاش کیا پہر اوسی پایا اوس سی کہا یہ میخین تیری پاس کہان سی آئین اوسنے کہا مجہے مل گئین وہ اوس سی پوچہتا رہا یہانتک کہ اوسنی
بتادیا کہ اوسنی ایک قبر کہلی پائی اوسمین میت کی ہڈیان تہین ان میخون سی جکڑی ہوئی تہین مینے بہت تدبیر کی کہ اونکو نکالون مگر نہ نکال سکا پہر مینے ایک پتہر لیا
اوسکی ہڈیون کو توڑا اور میخون کو جمع کیا راوی کہتا ہے کہ مینے اون میخون کو بچشم خود دیکہا حافظ صاحب کہتے ہین مینے کہا کہ اونکی صفت کیا تہی راوی نے کہا ہر
میخ کی دو سر تہی حافظ صاحب مرحوم نی بعد اسکی بہت سی حکایتین اس باب مین ذکر فرمائین پہر کہا کہ یہ اخبار اور اونکے اضعاف اور اضعاف کی اضعاف اس قدر ہین کہ
یہ کتاب اونکی گنجایش نہین رکہتی ہی اللہ سبحانہ نے اپنے بعض بندونکو قبر کا عذاب اور اوسکی نعیم ظاہر طور دکہادی ہی یا خواب مین دکہنا سو اگر ہم اوسکو ذکر کرین
تو متعدد کتابین بنجائین جو کوئی اوسپر واقف ہونا چاہے اوسے چاہیے کہ کتاب منامات ابن ابی الدنیا کتاب البیان قیروانی وغیرہ کو ملاحظہ فرمالی چند حکایات اسی
باب کی آیندہ مذکور ہونگی حافظ صاحب مرحوم فرماتی ہین کہ اللہ تعالی نی امر آخرت کو اور جو اوس سی متصل ہی محجوب کر دیا ہی ادراک مکلفین سی اس گہر مین اوسکو چہپا دیا ہے
اور یہ اوسکی کمال حکمت سی ہے اور اسلیے کہ مومنین بالغیب اپنی غیر سی ممتاز ہوجاوین پس اول امر آخرت کا یہ ہی کہ فرشتے محتضر پر نازل ہوتی ہین اور اوسکے قریب
بیٹہتے ہین اور وہ اونکو ظاہر طور پر مشاہدہ کرتا ہے اونکے ساتہ کفن و حنوط ہوتا ہے جنت سے یا نار سی حاضرین کی دعای خیر یا شر پر آمین کہتی ہین اور کبہی محتضر
کو سلام کرتی ہین وہ اونکو جواب دیتا ہی کبہی لفظ سے کبہی اشارے سی کبہی دل سی جبکہ اوسکو نطق و اشارے کی قدرت نہین ہوتی ہی پہر کبہی بعض حاضرین اوسکو سنتی
ہین محتضر کہتا ہی مرحبا اہلاً و سہلاً و مرحبا بہذہ الوجوہ **حکایت** مجہی میری شیخ یعنی ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بعض محتضرین سی خبر دی مجہی معلوم نہین کہ خود
اونہون نی مشاہدہ فرمایا یا کسی نے اونکو خبر دی کہ اونہون نی اوس محتضر کو یہ کہتے سنا علیک السلام ہہنا اجلس یعنی محتضر نے فرشتے سے کہا تجپر سلام ہو یہان بیٹہ
حکایت خیرنساج رضی اللہ عنہ کا قصہ مشہور ہی کہ اونہون نی موت کے وقت فرمایا تو صبر کر اللہ تجہے عافیت مین رکہی کیونکہ جس خیر کے ساتہ تو مامور ہے وہ فوت نہوگی
اور مین جسکی ساتہ مامور ہون وہ فوت ہوگی پہر پانی منگایا وضو کیا نماز پڑہی پہر کہا جاری کر جسکا تو حکم کیا گیا ہے اور انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی اور حکایت عمر بن
عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی پہلے گذر چکی ہی اور اس سی یہ قول اللہ پاک کا کفایت کرتا ہی فلولا اذا بلغت الحلقوم وانتم حینئذ تنظرون ونحن اقرب الیہ منکم
ولکن لا تبصرون یعنی ہم زیادہ تر قریب ہین طرف اوسکی تم سی ساتہ ہمارے فرشتون اور قاصدون کی لیکن تم اونکو نہین دیکہتی ہو سو یہ تو اول ہی امر ہی حالانکہ
وہ نہ ہمکو دکہائی دیتا ہی نہ ہم اوسکا مشاہدہ کرتی ہین اور وہ اسی گہر مین ہی پہر کتاب الروح مین یہ فرمایا ہی کہ اللہ تعالی نی تین گہر بنائی ہین ایک گہر دنیا دوسرا گہر برزخ
تیسرا دار القرار اور ہر گہر کے لیے احکام قرار دیے ہین کہ وہ اوسی کی ساتہ خاص ہین اور اس انسان کو بدن و نفس سی مرکب فرمایا ہی دار دنیا کے احکام کو بدنون پر جاری کیا ہے

اور روحین اونکی تابع ہین اور اسی لیے انبی احکام شرعیہ کو اوس چیز پر مرتب کیا ہی جو کہ زبان اور اعضا کے حرکات سی ظاہر ہوتی ہے گو نفوس مین اوسکی خلاف ہی مضمر کیون نہو اور برزخ کے احکام کو روحون پر رکہا ہی اور بدنون کو اوسمین اونکا تابع کیا ہی سو جس طرح احکام دنیا مین روحین بدنون کی تابع ہین اور بدنونکی ایذا سی ایذا پاتی اور اونکی راحت سی لذت لیتی ہین اور بدن ہی مباشر اسباب نعیم و عذاب کے ہوتے ہین اسی طرح برزخ مین بدن روحون کی نعیم و عذاب مین تابع ہین اور ارواح ہی اوس وقت مباشر عذاب و نعیم کی ہوتی ہین پس یہان بدن ظاہر اور روحین پوشیدہ ہین اور بدن ارواح کی لیے مثل قبور کے ہین اور وہان روحین ظاہر اور بدن اپنی قبور مین پوشیدہ ہین احکام برزخ کے ارواح پر جاری ہوتی ہین پہر نعیماً و عذاباً اونکے بدنون کی طرف سرایت کرتی ہین جیسے کہ احکام دنیا بدنون پر جاری ہوتی ہین پہر نعیماً و عذاباً اپنی روحون کی طرف سرایت کرتی ہین پس تو اس مقام کو اپنے علم سی احاطہ کرلی اور جیسا چاہیی اسکو ویسا سمجہ تو جہلی جو کوئی اشکال داخل خارج سی تجہپر وارد کرینگی اوسکو یہ تجہسی زائل کردیگا **فائدہ** حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نی ابیات مین فرمایا ہی کہ تو عذاب قبر کے ساتھ جازم اعتقاد ہو کہ اسکے سبب سی ہدایت کی راہ مین چلی یعنی تو وجوباً اعتقاد عذاب قبر کے ساتھ جزم کر اور منکر سوال کی ہی بدعتی اور معتزلہ ہین اس سی معلوم ہوتا ہی کہ فقط سوال کی منکر ہین حال آنکہ وہ تو سوال اور مابعد سوال سب کے منکر ہین حافظ نے ابیات مین صرف سوال کا انکار ذکر کیا غرض اونکی یہ ہی کہ سوال تو اول ہی امر ہے جب اسکا انکار کیا تو جو اوسکے بعد ہے بطریق اولی اوسکی منکر ہونگی اس لیے اونہون نی صرف اسی کے ذکر پر کفایت کی دوسری یہ بات بہی معلوم ہوتی ہے کہ ساری معتزلہ عذاب قبر کے منکر ہین حال آنکہ تفسیر النار یعرضون علیہا مین اس سی پہلے گذر چکا ہی کہ زمخشری نی کہا ہی کہ اس آیت سی عذاب قبر پر استدلال کیا ہے اور اس بات کو برقرار رکہا رد نہ کیا سورۂ طہٰ مین معیشت ضنک کی تفسیر مین ابو سعید خدری سی نقل کیا ہے کہ یہ عذاب قبر ہے اس قول کو بہی رد نہ کیا اس سی معلوم ہوا کہ وہ عذاب قبر کا قائل ہی حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتی ہین اما قول اہل البدع پس ابو ہذیل اور مریسی نے کہا ہی کہ جو شخص سمت ایمان سی نکل گیا ہی وہ درمیان دو نفخون کی معذب ہوتا ہی اور سوال تو قبر ہی مین واقع ہوتا ہی اور جبائی اور اوسکے بیٹے اور بلخی نی عذاب قبر کو ثابت کیا ہی لیکن مؤمنین سی اسکی نفی کی ہے اور کفار و فساق اصحاب تخلید کے لیے اپنی اصول پر ثابت کیا ہی صالحی نی کہا ہے کہ فتنہ عذاب قبر کا مومنین پر جاری ہوتا ہی بغیر اسکے کہ روحین جسمون کی طرف رد کی جائین اور یہ ہو سکتا ہی کہ میت کو الم حس و علم بدون روح کے ہو اور یہ ایک جماعت کا قول ہی کرامیہ سی بعض معتزلہ نی یہ کہا ہی کہ اللہ تعالی مردونکو اونکی قبرون مین عذاب کرتا ہی اور اونمین الم کو پیدا فرماتا ہے اور اونکو اسکا شعور نہین ہوتا ہے پہر جبکہ وہ محشور ہونگی تو اون آلام کو پاوینگی اور اونکا احساس کرینگی اور یہ کہا ہی کہ جن مردون کو عذاب ہوتا ہی اونکا طریقہ ایسا ہے جیسے طریقہ مست و بیہوش کا کہ اگر اونکو مار پڑے تو وہ الم کو نہین پاتی اور جب اونکی عقل عود کر آتی ہی تو اونکو ضرب کے درد کا احساس ہوتا ہی اور اونمین سی ایک گروہ نی عذاب قبر کا بالکل انکار کیا ہی انمین سی ہین ضرار بن عمرو اور یحیی بن کامل انتہی اس سی معلوم ہوتا ہی کہ سارے معتزلہ سی مطلقاً نفی عذاب قبر کی کرنا ٹہیک نہین ہی واللہ اعلم

وصل اس امر کی بیان مین کہ عذاب قبر جان پر ہی یا تن پر یا دونون پر

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتی ہین کہ یہ قول قائل کا کہ آیا عذاب قبر کا جان و تن دونون پر ہی یا نفس پر بدون بدن کے یا بدن پر بغیر نفس کی اور آیا بدن نفس کا مشارک ہوتا ہے نعیم و عذاب مین یا نہین پس شیخ الاسلام یعنی ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے کسی نے یہ مسئلہ پوچہا ہم اونکی جواب کے لفظ ذکر کرتی ہین فرمایا بلکہ عذاب و نعیم بدن و نفس دونون پر ایک ساتھ ہی باتفاق اہل سنت و جماعت کی نفس متنعم و معذب ہوتا ہی اس حال مین کہ وہ بدن سی جدا ہی اور متنعم و معذب ہوتا ہی اس حال مین کہ وہ بدن کی ساتھ متصل ہی پس عذاب و نعیم اس حال مین دونون پر مجتمع ہین جس طرح کہ روح بدن سی منفرد ہوتی ہی اور آیا عذاب و نعیم بدن کے لیے بدون روح کی ہوتا ہے اسمین اہل حدیث و سنت و اہل کلام کی دو قول مشہور ہین اور اس مسئلے مین اقوال شاذہ بہی ہین کہ وہ اہل سنت و حدیث کے اقوال سی نہین ہین جو شخص کہتا ہے کہ عذاب و نعیم نہین ہوتی ہین مگر ارواح پر اور ابدان متنعم و معذب نہین ہوتی ہین سو اس قول کی فلاسفہ قائل ہین جو کہ معاد ابدان کی منکر ہین یہ لوگ باجماع مسلمین کافر ہین اور اس قول کو بہت سی اہل کلام معتزلہ و غیرہم سی بہی کہتی ہین جو کہ معاد ابدان کا اقرار کرتے ہین لیکن کہتی ہین کہ یہ برزخ مین نہین ہی اور یہ اوسی وقت ہوگا کہ جب

قبرون سی اوٹھینگے لیکن یہ لوگ فقط برزخ ہی مین انکار عذاب بدن کا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ برزخ مین یہی ارواح منعم و معذب ہین پہر جبکہ قیامت کا دن ہوگا تو روح و بدن دونون معذب ہونگی اور اس قول کے قائل کئی گروہ مسلمانون کی اہل کلام و حدیث وغیرہم سی بہی ہین اور یہی مختار ابن حزم و ابن مرہ کا ہی پس یہ قول تین قول شاذ مین سی نہین ہی بلکہ منسوب ہی طرف قول اوس شخص کے جو کہ عذاب قبر و قیامت کا اقرار کرتا ہی اور معاد ابدان و ارواح کا مثبت ہی لیکن ان لوگون کے عذاب قبر مین تین قول ہین ایک یہ کہ وہ فقط روح پر ہے دوسرا یہ ہے کہ روح پر ہی اور بدن پر بواسطہ روح ہی تیسرا یہ ہی کہ فقط بدن پر ہی اور اس قول کی ساتھ اوس شخص کا قول منضم ہے جو کہ عذاب قبر کو ثابت کرتا ہی اور روح کو بہی حیات ٹہیراتا ہی اور دوسری قول کو قول اوس شخص کا کرتا ہے جو کہ مطلقاً عذاب ابدان کا منکر ہی پس جبکہ اقوال شاذہ تین ٹہیرائی جائین تو دوسرا قول شاذ اوس شخص کا قول ہوگا جو یہ کہتا ہے کہ روح تنہا منعم و معذب نہین ہوتی ہی اور روح تو بہی حیات ہی اور اس قول کو کئی گروہ اہل کلام کے معتزلہ و اشعریہ سی کہتی ہین جیسے قاضی ابوبکر وغیرہ اور اس بات کا انکار کرتے ہین کہ روح بعد مفارقت بدن کی باقی رہتی ہی یہ قول باطل ہے قاضی کے اصحاب ابوالمعالی جوینی وغیرہ نے مخالفت کی ہی بلکہ کتاب و سنت دونون سی ثابت ہو چکا ہے کہ روح بعد مفارقت بدن کی باقی رہتی ہی اور وہ منعم یا معذب ہوتی ہی جب یہ سب قول جان چکی تو اب یہ سمجھو کہ مذہب سلف و ائمہ امت کا یہ ہی کہ میت جب مرجاتا ہی تو وہ نعیم مین ہوتا ہے یا عذاب مین اور یہ نعیم و عذاب وسکی روح و بدن دونون کو حاصل ہوتا ہے اور روح بعد مفارقت بدن کے باقی رہتی ہی منعم ہو یا معذب اور وہ کبہی عذاب بدن کی ساتھ متصل ہوتی ہی اور بدن کی لیی ہمراہ روح کی نعیم و عذاب حاصل ہوتا ہی پہر جبکہ قیامت کبری کا دن ہوگا تو روحین جسمون کی طرف عود کیجاوینگی اور اپنی قبرون سی رب العالمین کے لیی کہڑی ہو جاوینگی اور معاد ابدان کا درمیان یہود و نصاری و مسلمین کے متفق علیہ ہی جمع الشتیت مین عبارت حافظ صاحب کو اسی طرح نقل کیا ہی واللہ اعلم **وصل** شرح برزخ مین لکہا ہے صحیح یہی بات ہی کہ عذاب و ثواب ارواح و ابدان دونو کی لیے ہی گو بدن مٹی ہی کیون نہ ہو جاوین جیسا کہ مروی ہی **حکایت** ایک مجوسی حضرت امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت شریف مین حاضر ہوا اور اوسکے ساتھ تین سر تھے پہر عرض کیا ای عمر تمہارے صاحب یعنی سید المرسلین شفیع المذنبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتی ہین کہ جو شخص دنیا سے غیر اسلام پر نکلا وہ بیشک آگ مین جلایا جاویگا اور جہنم مین ہوگا اور یہ آیت شریف پڑہی النار یعرضون علیہا غدوا و عشیا حضرت امیرالمومنین نی فرمایا سچ ہی اوسنے تین سر نکالی اور کہا کہ یہ سر اوسکے باپ کا اور یہ اوسکی مان کا اور یہ اوسکی بہن کا ہی یہ سب دنیا سی دین مجوس پر نکلے ہین مین اپنا ہاتھ ان سرون پر رکہتا ہون تو انمین گرمی کا اثر نہین پاتا امیرالمومنین نے خادم سی فرمایا کہ ابوالحسن یعنی امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ و رضی اللہ عنہ کو بلا لاوہ تشریف لائے حضرت عمر نے مجوسی سے فرمایا کہ تو اپنے سوال کو دوہرا اوسنے دوہرایا حضرت امیر نے فرمایا ایک پتہر اور لوہا میری پاس لاؤ وہ حاضر کیا گیا پہر مجوسی سی فرمایا تو اپنا ہاتھ انپر رکھ تو کیا گرمی کا اثر پاتا ہے اوسنے ہاتھ رکہا کہا مین نہین پاتا بلکہ یہ دونون سرد ہین آپ نے فرمایا تو لوہے کو پتہر پر مار اوسکی مار اونکی درمیان سی آگ نکلی مجوسی سے فرمایا تو کیا اسکا انکار کرتا ہی کہ ان سرون مین آگ ہو اور تجہے اوسکی گرمی معلوم نہ ہوتی ہو اللہ تعالی پہر قادر ہے کہ میت کے اعضا اور اوسکی مٹی کے درمیان مین آگ پیدا کردی جیسے اوسنے اپنی قدرت سی پتہر و لوہے کے درمیان مین آگ پیدا کردی پس اگر ابدان درمیان مین نہ ہوتے تو حضرت امیر صرف عذاب روح کا اوسکو جواب دیدیتے نہ حضرت عمر کو یہ ضرورت ہوتی کہ حضرت امیر کو طلب فرمائین احادیث و آثار و اخبار بیشمار اسپر دال ہین کہ موت کے بعد قبر مین اور قیامت کے دن سقر مین روح بدن دونون کو عذاب ہوتا ہی اس سی یہ بہی معلوم ہوا کہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ سنت و کتاب مین بدرجہ کمال تفقہ و ذکاوت کے ساتھ متصف تہی آپکی فہم و ذکا کے اخبار بے حساب ہین کہ اوسکے ذکر کے لیے ایک دفتر چاہیے یہی وجہ ہی کہ آپ سرخیل اولیای کرام ہین اور سارے سلاسل اصفیای عظام آپ ہی تک منتہی ہوتی ہین رضی اللہ عنہ و ارضاہ و نفعنا بحبہ فی الدنیا و الآخرۃ

۵ نیاز اسیا ولی ہو برحق کہ پیرو مرشد ہوا اولیا کا ÷ بتا دے امت مین ان نبی کی کوئی بہی جز بوتراب دکہا

صلے اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و بارک وسلم

فصل عذاب قبر سے پناہ مانگنے کے بیان مین

(۱) بخاری نی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دعا فرمایا کرتے تہے اللھم انی اعوذبک من عذاب القبر یعنی الہی اللہ مین پناہ

مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب قبر سے ۲ بخاری نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عذاب قبر کا حق ہے
۳ امام احمد و بزار نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی نجار کی کھجورون مین داخل ہوئے آپ نے کئی آدمیون کی آوازین
بنی نجار سے سنین کہ وہ جاہلیت مین مرے تھے اپنی قبرون مین معذب ہو رہے تھے آپ گھبراتے ہوئے نکلے صحابہ کو حکم کیا کہ عذاب قبر سے پناہ مانگین ۴ صحیح مسلم
وسنن مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ ایک تمھارا تشہد اخیر سے فارغ ہو تو اوسے چاہیے کہ چار چیزون سے پناہ مانگے عذاب جہنم
عذاب قبر فتنہ موت وحیات اور فتنہ مسیح دجال سے ۵ صحیح مسلم وغیرہ مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کو
یہ دعا سکھاتے جسطرح کہ اونکو قرآن کی سورت سکھاتے تھے اللھم انی اعوذبک من عذاب جہنم واعوذبک من عذاب القبر واعوذبک من فتنۃ المحیا
والممات واعوذبک من فتنۃ المسیح الدجال ۶ نسائی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھپر داخل ہوئے
اور میرے پاس ایک عورت یہود کی کہہ رہی تھی کہ تم قبرون مین مفتون ہوتے ہو پس آپ گھبرائے اور فرمایا کہ مفتون تو یہودی ہوتے ہین بی بی عائشہ فرماتی ہین
کہ ہم چند رات ٹھیرے پھر آپ نے فرمایا کیا تو نے جانا کہ میری طرف وحی کی گئی کہ تم قبرون مین مفتون ہوتے ہو بی بی عائشہ فرماتی ہین پس مینے آپکو سنا کہ عذاب
قبر سے پناہ مانگتے تھے اس باب مین بہت سی حدیثین وارد ہوئی ہین اثبات ثقات نے اونکو روایت کیا ہے **فصل اس امر کے بیان مین کہ عذاب قبر**
کو بہائم سنتے ہین (۱) ابن ابی شیبہ و مسلم نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک وقت بنی نجار کے کسی باغ مین
تھے اپنے خچر پر سوار تھے اور ہم آپ کے ہمراہ تھے کہ وہ بدکا قریب تھا کہ آپ کو گرادے ناگاہ کئی قبرین تھین چھ یا چار یا پانچ آپ نے فرمایا کون پہچانتا ہے ان قبر والونکو
ایک آدمی نے عرض کیا کہ مین فرمایا یہ کب مرے ہین اوسنے کہا کہ شرک مین مرے ہین فرمایا بیشک یہ امت اپنی قبور مین مبتلا کیجاتی ہے پس اگر یہ نہ ہوتا کہ تم دفن کرو
تو مین اسسے دعا کرتا کہ تمکو سنا دے عذاب قبر سے جو مین سنتا ہون ۲ مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ دو بڑھیان مجھپر داخل ہوئین یہود مدینہ کی
بڑھیون سے اونھون نے کہا کہ اہل قبور اپنی قبرون مین عذاب کیے جاتے ہین بی بی عائشہ فرماتی ہین کہ مینے اونکی تکذیب کی اور مجھے اچھا نہ لگا کہ مین اونکی تصدیق کرون
وہ چلی گئین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھپر داخل ہوئے مینے عرض کیا یا رسول اللہ دو بڑھیون نے یہود مدینہ کی بڑھیون سے کہا کہ اہل قبور اپنی قبرون مین عذاب
کیے جاتے ہین آپ نے فرمایا اونھون نے سچ کہا بیشک وہ ایسا عذاب کیے جاتے ہین کہ اوسکو بہائم سنتے ہین فرماتی ہین پس نہ دیکھا مینے آپکو بعد اسکے کسی نماز مین
مگر پناہ مانگتے تھے عذاب قبر سے اسکو بخاری نے بھی روایت کیا ہے اور کہا کہ اوسکو سارے بہائم سنتے ہین ۳ ہناد بن سری نے اپنے زہد مین عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت کیا ہے کہ ایک یہودیہ مجھپر داخل ہوئی اوسنے عذاب قبر کا ذکر کیا مینے اوسکی تکذیب کی پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھپر داخل ہوئے مینے آپ سے اسکا ذکر کیا
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے بیشک وہ البتہ عذاب کیے جاتے ہین اپنی قبرون مین یہانتک کہ بہائم اونکی آوازون کو
سنتے ہین **ف** قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ مین فرمایا ہے کہ ہمارے علماء رحمۃ اللہ علیہم نے کہا ہے کہ بغلہ یعنی خچر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسی لیے بدکا کہ اوسنے معذبین
کی آواز کو سنا اور ذوی العقول جن وانس کی اوسکو اسلیے نہین سنتے ہین کہ آپ نے فرمایا کہ اگر یہ نہ ہوتا کہ تم دفن نہ کرو الخ سو اللہ سبحانہ نے اوسکو ہم سے چھپایا ہے تاکہ ہم ایک
دوسرے کو دفن کرین بسبب اپنی حکمت الٰہیہ اور لطائف ربانیہ کے واسطے غلبہ خوف کے وقت سننے عذاب قبر کے اگر اوسکو سنتے تو دفن کے لیے قبر سے قریب ہونے پہ
قدرت نہوتی یا زندہ اوسکی سننے کے وقت ہلاک ہو جاتا کیونکہ اس دار مین اللہ تعالے کے عذاب سے کسی شے کے سننے کی طاقت نہین ہے بوجہ ضعف ان قوی کے
کیا نہین دیکھتے کہ لوگ جب سخت کڑک بادل کو یا زلازل ہائلہ کو سنتے ہین تو بہت سے لوگ ہلاک ہو جاتے ہین اور کہان بادل کی کڑک اوس شخص کی چیخ سے جس کو
فرشتے لوہے کے گرزون سے مارتے ہین جبے اوسکے اردگرد کی خلق سنتی ہے حالانکہ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر اوسکو کوئی انسان سن لے تو بیہوش
ہو جاوے ۴ ابن ابی شیبہ واحمد وابن حبان وآجری نے ام مبشر رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم پناہ مانگو ساتھ اللہ کے

عذاب قبر سی مینے کہا یا رسول اللہ اور بیشک وہ البتہ عذاب کیے جاتے ہین اپنی قبرون مین فرمایا ہان ایسا عذاب کہ اوسکو بہائم سنتے ہین ۵ طبرانی نی کبیر مین
ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مردے البتہ عذاب کیے جاتے ہین اپنی قبرون مین یہانتک کہ بہائم البتہ
اونکی آوازون کو سنتے ہین ۶ طبرانی نے اوسط مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر مین تہا
اور آپ اپنی سواری پر چلے جاتے تھے کہ وہ بھڑکی مین نی کہا یا رسول اللہ کیا حال ہی آپکی سواری کا کہ وہ بھڑکی فرمایا بیشک اوسنے ایک آدمی کی آواز سنی کہ وہ اپنی
قبر مین عذاب کیا جاتا ہے سو وہ اسلیے بھڑکی **ف** چونکہ عذاب قبر کو بہائم سنتے ہین اسی لیے بعض اہل علم نے کہا ہی کہ لوگ اپنی جانورون کو جبکے پیٹ مین چارے
کے ساتھ مٹی کھالینے سے درد ہوتا ہی تو یہود و نصاری قرامطہ وغیرہم کی قبرون کی طرف لیجاتی ہین جبکہ وہ جانور قبر کا عذاب سنتے ہین اور اس سی اونمین ڈر اور گھبراہٹ
پیدا ہوتی ہی تو اسکی حرارت سی اونکا درد جاتا رہتا ہے حاصل یہ ہی کہ جن چوپایون کے پیٹ مین مٹی اور چارہ کھانے سے درد ہو جاتا ہی اونکا علاج ان لوگون کی
قبرون کے عذاب سنوانے سے کرتے ہین نعوذ باللہ منہ **حکایت** ابو محمد عبد الحق رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ابو الحکم بن مرجان نی مجھے حدیث کی اور یہ اہل علم وعمل
مین سی تھے کہ لوگون نی ایک میت کو دفن کیا انکے قرب مین جانب شرق اشبیلیہ کی جبکہ اوسکے دفن سی فارغ ہوئے تو ایک گوشے مین بیٹھے باتین کرنے لگے ایک جانور
اونکے قریب چر رہا تہا ناگاہ وہ جانور جلدی سی قبر کی طرف آیا اور اپنا کان اوسپر رکہا گویا سنتا ہے پھر بھاگتا چلا گیا پھر قبر کی طرف آیا اور اپنا کان اوسپر رکہا
گویا وہ سنتا ہے پھر چلا گیا اوسنی کئی بار اسی طرح کیا ابو الحکم رحمہ اللہ فرماتے ہین مینے عذاب قبر کو اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کو یاد کیا کہ بیشک وہ البتہ
ایسا عذاب کیے جاتے ہین کہ اوسکو بہائم سنتے ہین اللہ عز وجل ہی خوب جانتا ہے کہ جو کچھ اوس میت کا حال تہا اس حکایت کو جب ذکر کیا کہ قاری نی اس
حدیث کو عذاب قبر مین پڑہا اور ہم اوس وقت کتاب مسلم بن حجاج کو اونپر سماع کر رہے تھے رضی اللہ عنہ یہ حکایت تذکرہ قرطبی رحمہ اللہ مین اسی طرح لکھی ہے

فصل بیان مین اسباب عذاب قبر کے نعوذ باللہ منہ جاننا چاہیے کہ یہ اسباب بہت ہین بیان ان کا دو طرح پر ہی ایک مجمل
دوسرا مفصل **مجمل** یہ ہی کہ عذاب قبر کے تین سبب ہین ۱ اللہ تعالے کے ساتھ جہل یعنی اوسکو نہ پہچاننا اس جہل مین کفر و شرک داخل ہی کیونکہ جو شخص اللہ سبحانہ
وتعالی کو نہین پہچانتا ہے وہی شرک و کفر مین مبتلا ہوتا ہے ۲ اللہ تعالے کے حکم کو ضائع کرنا اسمین سارے اوامر و فرائض داخل ہین ۳ اوسکی معاصی کا
مرتکب ہونا اسمین سب نواہی کبائر ظاہرہ و باطنہ آگئے پس جس روح نے اللہ سبحانہ کو جانا پہچانا اور اسکے ساتھ محبت رکھی کسی چیز کو اوسکی ذات و صفات مین
شریک نہ کیا اوسکے احکام کو مانا اوسکے اوامر کو بجا لائے اوسکے معاصی سے بچے اوسکے نواہی سے پرہیز کیا تو اللہ سبحانہ ایسی روح کو ہرگز عذاب نہ کریگا اوس مین کچھ
حسبین وہ تہی ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وامنتم کیونکہ عذاب قبر اور عذاب آخرت اللہ تعالی کے غضب و سخط کا اثر ہے بندے پر سو جسنے اللہ سبحانہ کو
دنیا مین خفا کیا پھر توبہ و انابت نہ کی اور اوسکو راضی نہ کیا اور اسی حال پر مر گیا تو اوسکو عذاب برزخ میں اوتنا ہوگا کہ جتنا اوسنے اللہ تعالی کو اپنے اوپر خفا کیا پھر کسی نے
تہوڑا کسی نے بہت پس بقدر اوسکے جرم کے سزا جزا ملیگی نہ زیادہ نہ کم کیونکہ ہمارا رب عادل ہی ظالم نہین ہی اعدل العادلین احکم الحاکمین ہے نہ ذرہ برابر نیکی سے
گھٹا وی نہ بدی مین بڑہا وی ملکہ وہ تو رحمن رحیم ارحم الراحمین ہے جسکے چاہے سارے گناہ مٹا دی اور بے حساب ثواب دیدے لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون
الہی ہم تو تیرے گنہگار خطا کار بندے ہین تجہسی تیرا فضل مانگتے ہین تو اپنے فضل و کرم سی ہمکو اعمال خیر کی توفیق دی اعمال شر سے بچا حسن خاتمہ روزی فرما ہمارے
گناہ بخشدے عذاب قبر و عذاب آخرت سی ہمکو بچالی تیرے نزدیک اسکی کچھ ہستی نہین ہے تیرا فضل بہت بڑا ہی تو ہمکو اپنی رحمت سی ڈہانک لی دنیا و آخرت کی فتنون سے
محفوظ رکھ امین امین امین بجاہ النبی الامین سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وعلے الہ وصحبہ وبارک وسلم بعدد معلوماتہ ومداد
کلماتہ **تفصیلی** بیان یہ ہی ۱ کفر و شرک ہی امام احمد و ابو یعلی و آجری نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی
فرمایا ہے مسلط کیے جاتے ہین کافر پر اوسکی قبر مین ننانوے تنین[1] وہ اوسکو کاٹتی ہین یہان تک کہ قیامت قائم ہو ۲ ابو یعلی و آجری و ابن مندہ نی ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مومن اپنی قبر مین ایک چمن مین ہی اور کشادہ کیجاتی ہی واسطے اوسکے قبر اوس کی ستر گز اور روشنی کی جاتی ہے واسطے اوسکے جیسے چاند چودہوین رات مین کیا تم جانتے ہو یہ آیت کس بات مین نازل ہوئی فان لہ معیشۃ ضنکا صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتی ہین فرمایا عذاب کافر کا ہی اوسکی قبر مین قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی بیشک البتہ مسلط کیجاتی ہین اوسپر ننانوی تنین وہ اوسکی جسم مین پہونکتی ہین اور اوسکو کاٹتے اور نوچتے ہین روز قیامت تک ۳ امام احمد نی عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی بہیجے جاتے ہین کافر پر دو سانپ ایک تو اوسکی سر کی طرف سی اور دوسرا اوسکی پانون کی جانب سی وہ اوسے ایسا کترتی ہین کہ جب فارغ ہوتی ہین تو پہر عود کرتی ہین اسی طرح قیامت تک کرتے رہینگی ۴ - **عذاب ابوجہل** طبرانی نے اوسط مین ابن مندہ نے اور ابن ابی الدنیا نے عذاب قبور مین لالکائی نے سنت مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی وہ کہتے ہین کہ مین ایک وقت اطراف بدر مین جارہا تہا کہ ایک آدمی گڑھے سے نکلا اوسکی گردن مین ایک زنجیر تہی اوسنے مجھے پکارا اے عبداللہ تو مجھے پانی پلا نہین معلوم کہ اوسنے میرا نام پہچانا یا جیسے عرب کے پکارنے کے ساتھ پکارا اور ایک آدمی اوس گڑھے سی نکلا اوسکے ہاتھ مین کوڑا تہا اوسنے مجھے پکارا ای عبداللہ تو اوسکو پانی نہ پلا پس بیشک وہ کافر ہی پہر اوسکو کوڑے سے مارا یہانتک کہ وہ طرف اپنے گڑھے کے لوٹ گیا پہر مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا آپکو اسکی خبر دی آپ نی مجھسے فرمایا کیا تو نے اوسکو دیکھا ہی مینے کہا ہان فرمایا وہ اللہ کا دشمن ابوجہل ہی اور یہ اوسکا عذاب ہی روز قیامت تک ۵ ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین خلال نی حجۃ مین ابن البراء نے روضہ مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت کیا ہی کہا مین ایک بار سفر کے لئے نکلا پہر گذرا ایک قبر پر قبور جاہلیت سی ہوا ناگاہ ایک آدمی قبر سی نکلا آگ مین شعلہ مار رہا تہا اوسکی گردن مین ایک زنجیر آگ کی تہی میرے ساتھ پانی کی چہاگل تہی جب اوسنی مجہی دیکہا تو کہا اے عبداللہ تو مجہی پانی پلا اتنے مین ایک اور آدمی اوسکے پیچھے قبر سے نکلا اوسنی کہا ای عبداللہ تو اوسکو نہ پلا وہ تو کافر ہے پہر اوسنے زنجیر کو پکڑا اور اوسی کہینچا قبر مین اوسکو داخل کردیا کہا پہر مجھے رات نے ایک بڑہیا کے گہر کی طرف پہونچایا یعنی رات ہوگئی تو مین اوسکی گہر مین اوترا اوسکے گہر کی جانب مین ایک قبر تہی مینی قبر سے ایک آواز سنی کہ کہتا ہی بول وما بول وشن وماشن مینے بڑہیا سے کہا یہ کیا ہی اوسنی کہا یہ میرا خاوند تہا جب موتتا تو پیشاب سی نہین بچتا تہا اور مین اوس سی کہا کرتی تہی خرابی ہو تیری اونٹ تو جب پیشاب کرتا ہے تو اپنے پانون پہیلا لیتا ہے یعنی وہ باوجود اسکے کہ جانور ہے پیشاب سی بچتا ہے تو اوس سی بہی بڑا ہے کہ تو اوس سی احتیاط نہین کرتا وہ میرا کہنا نہین مانتا تہا وہ جب سی مرا ہی بول وما بول چلایا کرتا ہی یعنی پیشاب اور کون پیشاب یعنی اوس سی احتیاط نہ کرنا موجب عذاب ہی مینے کہا شن وماشن کیا ہی اوسنی کہا کہ ایک پیاسا آدمی اوسکی پاس آیا اور کہا کہ مجہی پانی پلا اوسنے کہا مشک کو لیلے ناگاہ اوسمین کچھ نہ تہا وہ آدمی مرکے گر پڑا سو وہ جب سی مرا ہے شن وماشن پکارا کرتا ہی یعنی مشک اور کون مشک کہ میرے عذاب کی باعث ہوئی پہر جب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو مینے آپکو اسکی خبر دی آپ نی منع فرمایا اس سی کہ آدمی تنہا سفر کری زواجر مین تنہا سفر کرنے کو کبیرہ کہا ہی اسلیئے کہ شرع مین اس سی نہی آئی ہے ۶ ابن ابی الدنیا نی کتاب قبور مین حویرث بن رباب سی روایت کیا ہی کہا مین ایک بار اثایہ مین تہا کہ پہر ایک آدمی قبر سی نکلا اوسکا موبہہ اور سر آگ سی شعلہ مار رہا تہا اوسکے کاندہے مین لوہے کی ایک زنجیر تہی اوسنے کہا تو مجھے پانی پلا اور اسکے پیچھے ایک اور آدمی کہتا نکلا کہ کافر کو پانی نہ پلا پس نہ اوسکو آلیا اور زنجیر کا سرا پکڑا اور اوسکو اوندہا ٹیک مارا پہر اوسکو کہینچا یہانتک کہ دونون کے دونون قبر مین داخل ہوگئے حویرث کہتے ہین کہ اونٹنی ایسی ہوگئی کہ مین اوس سی کسی چیز پر قدرت نہین رکہتا تہا حتی الموت بعرق الظبیۃ پہر وہ بیٹھ گئی مین اوترا مغرب وعشا کی نماز پڑہی پہر سوار ہوا یہانتک کہ صبح کو مدینہ مین پہونچا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اونکو اسکی خبر دی اونہون نی فرمایا ای حویرث واللہ مین تجہی متہم نہین کرتا ہون مقرر تو نے مجہی سخت خبر دی پہر اونہون نی صفرا کے آس پاس کے معمر لوگون کی طرف آدمی بہیجا جنہون نی جاہلیت کو پایا تہا پہر حویرث کو بلایا پس فرمایا بیشک اسنی مجہی ایک بات کی خبر دی ہی اور مین اوسکو متہم نہین کرتا ہون ای حویرث تو اسنے بیان کر جو تو نے مجہی بیان کیا ہے حویرث نی اوسنی بیان کیا اونہون نے کہا

سلہ اثایہ بفتح [illegible] ایک گاؤن ہے جحفہ کی راہ مین [illegible] صحاح ۱۲ سلہ یعنی [illegible] اونٹنی عرق ظبیہ مین [illegible] عرق ظبیہ ایک جگہ ہے [illegible] میل پر روحا سے اور اسمین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد ہے سلہ صفرا ایک وادی ہے درمیان حرمین [illegible] اور اب اوس جگہ ایک بڑا گاؤن ہے مشہور بصفرا وادی ہے

امیر المومنین ہم نے اسکو پہچان لیا ہے یہ ایک آدمی تہا بنی غفار سے جاہلیت مین مرا ہے اور مہمان کا کوئی حق نہین سمجہتا تہا ۷ **حکایت** ابن ابی الدنیا نے ہشام ابن عروہ سے روایت کیا ہے ہشام عروہ سے روایت کرتے ہین عروہ نے کہا کہ ایک سوار مکے مدینے کے درمیان مین جا رہا تہا ناگاہ ایک قبرستان پر اوسکا گذر ہوا دیکہا کہ ایک آدمی اپنی قبر سے نکلا آگ مین شعلہ مار رہا تہا لوہے مین جکڑا ہوا تہا کہا اے اللہ کے بندے پانی چہڑک ایک اور آدمی اوسکے پیچھے کہتا ہوا نکلا ای اللہ کے بندے پانی مت چہڑک سوار بیہوش ہو گیا صبح ہوئی تو اوسکے بال سفید ہو گئے تہے حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کو اسکی خبر دی اونہون نی منع فرمایا کہ آدمی تنہا سفر کرے

عذاب یہود - ۸ - امام احمد نی انس رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے کہ ایک وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو طلحہ کی کہجورون مین تہی اور بلال آپ کے پیچھے چل رہے تہی آپکا گذر ایک قبر پر ہوا بس فرمایا ای بلال کیا تو سنتا ہے جو مین سنتا ہون صاحب اس قبر کا عذاب کیا جاتا ہی اوس کا پوچہا تو اوسے یہودی پایا

مایوسی کفار کی رحمت الہی سے بعد موت کی - ۹ - ابن ابی شیبہ نے عکرمہ سے کریمہ کما یئس الکفار من اصحاب القبور کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہ کفار جس وقت کہ قبور مین داخل ہوی اور جو کچہہ ذلت وخواری کہ اللہ تعالی نی اونکے واسطے تیار کر رکہی ہے اوسکا معاینہ کر لیا تو وہ اللہ تعالی کی رحمت سی ناامید ہو گئے

۱۰ - **عذاب زندیق** - **حکایت** اشعث اخی حازم کہتی ہین مجہسے عبد اللہ بن ہشام یا ہاشم نے کہا کہ مین ایک میت کی طرف گیا تاکہ اوسی نہلاؤن جبکہ مینے اوسکے موہنہ سے کپڑا سرکایا تو ناگاہ اوسکی حلق مین ایک کالا سانپ تہا مینے سانپ سی کہا کہ تو مامور ہی اور ہمارا طریقہ یہ ہی کہ ہم اپنی مردون کو غسل دین اگر تیری رای ہو تو کسی کونے مین چلا جا یہانتک کہ ہم اوسکو غسل دیدین پہر تو اپنی جگہہ آجانا کہتے ہین کہ وہ اوسکے حلق سی علیحدہ ہوا اور گہر کے کونے مین چلا گیا جب ہم اوسکو غسل سی فارغ ہوی تو وہ اپنی جگہہ آگیا کہتے ہین کہ یہ میت متہم بزندقت تہا اخرجہ الحافظ ابو محمد الخلال فی کتاب کرامات الاولیاء بسندہ ۔ دوسرا سبب نفس کا مار ڈالنا ہے جسکے مار ڈالنے کو اللہ تعالی نی حرام فرمایا ہے

۱ - **عذاب ابن آدم اول** ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین ایک آدمی سے جسکا نام عبد اللہ ہے روایت کیا ہے کہ وہ اور ایک گروہ اوسکی قوم کا دریا پر سوار ہوا اور کئی دن تک دریا اونپر تاریک رہا پہر وہ تاریکی اونسی دور ہو گئی اور وہ ایک گانون کے قریب تہی عبد اللہ نے کہا کہ مین نکلا پانی تلاش کرنے لگا ناگاہ کئی دروازے بند تہے کہ اونمین ہوا آتی جاتی تہی مینے آواز دی کسی نی مجہی جواب نہ دیا مین اسی حال مین تہا کہ دو سوار مجہپر آئے ہر ایک کے نیچے اونمین سی ایک ایک سفید کملی تہی اون دونون نی مجہسے کہا ای عبد اللہ تو اس راہ مین چل تو اسی ایک برکہ (حوض) کی طرف پہونچیگا اوسمین پانی ہے سو تو اوسمین سی پانی بہر لینا اور نہ ڈر اوسے جو تجہے اوسمین دکہی مینے اونسی اون بند گہرون کا حال پوچہا جنمین ہوا آتی جاتی تہی اونہون نی کہا ان گہرون مین مردونکی روحین ہین پہر مین نکلا یہانتک کہ برکہ کی طرف پہونچا ناگاہ اوسمین ایک آدمی موہنہ کی بل لٹکا ہوا تہا چاہتا تہا کہ اپنے ہاتہ سے پانی لیوی اور وہ اوسکو نہین پہونچتا تہا جب اوسنے مجہے دیکہا تو آواز دی اور کہا ای عبد اللہ تو مجہی پانی پلادے مینے پیالے سی پانی بہرا تاکہ اوسکو دیدون میرا ہاتہ قبض کیا گیا اوسنے مجہسے کہا کہ تو عمامہ کو تر کر پہر اوسکو میری طرف پہینک دی مینے عمامہ کو تر کیا تاکہ اوسکو طرف اوسکی پہینکون پہر میرا ہاتہ قبض کیا گیا مینے کہا ای اللہ کے بندے تو نے دیکہا جو مینے کیا میرا ہاتہ قبض کیا گیا تو مجہے بتا تو کون ہی اوسنے کہا مین آدم کا بیٹا ہون مین اول اوسکا ہون جسنی زمین مین خون بہایا اخرجہ ابن ابی الدنیا من طریق عبد اللہ بن دینار عن ابی ایوب الیمانی عن رجل من قومہ یقال لہ عبد اللہ

۲ لالکائی نے صدقہ بن خالد سی اوسنے بعض مشائخ اہل دمشق سی روایت کیا ہے کہا کہ ہم حج کو گئے ہمارا ایک ہمراہی راہ مین مرگیا ہمنے ایک قوم سی کدال عاریت لی پہر ہمنے اوسکو دفن کر دیا اور فاس یعنی تبر کو قبر مین بہول گئی ہمنے قبر کو کہولا تاکہ اوسکو لین ناگاہ اوس آدمی کی گردن اور دونون ہاتہ اور دونون پاؤن جمع کیے گئے تہے کدال کے حلقے مین ہمنے مٹی کو اوسپر برابر کر دیا اور قوم کو اوسکی حقیقت دیکہے رہنی دیا جب ہم لوٹ کے آئے تو اوسکی بی بی سی اوسکا حال پوچہا اوسنے کہا کہ یہ ایک آدمی کے ہمراہ ہوا تہا اوسکے پاس مال تہا تو اسنے اوسکو مار ڈالا اور مال لیلیا اسی مال مین حج وغزو کیا کرتا تہا

۳ - **عذاب عبید اللہ بن زیاد** - **حکایت** ابن عساکر نی یزید بن ابی زیاد اور عمارہ بن عمیر سے روایت کیا ہی ان دونون نی کہا جبکہ عبید اللہ بن زیاد مارا گیا تو اوسکا سر اور اوسکی اصحاب کے سر لائے گئی پہر میدان مین ڈالے گئے

ایک بڑا سانپ آیا لوگ اوسکے ڈر سے متفرق ہوگئے وہ سرون مین گھسا یہان تک کہ عبید اللہ بن زیاد کی دونون نتھنون مین داخل ہوا پھر اوسکی منھ سی نکلا پھر اوسکی موںھ مین داخل ہوا اور اوسکی ناک سی نکلا اوسنے کئی بار اوسکے ساتھ یہی کیا پھر چلا گیا پھر لوٹ کے آیا اوسکے ساتھ اسی طرح کئی بار درمیان سرون کے کیا اور یہ معلوم نہین ہوا کہ وہ کہان سی آیا اور کدھر گیا واخرجہ الترمذی فی جامعہ من طریق عمارۃ وحدہ وقال ہذا حدیث حسن صحیح **۴ عذاب مسلم بن عقبہ**

حکایت ابن عساکر نے محمد بن سعید سی روایت کیا ہی کہ مسلم بن عقبہ مُرّی مدینہ منورہ مین وارد ہوا بیعت یزید کی طرف لوگون کو بلایا اسپر کہ وہ غلام ہیون اوسکی طاعت ومعصیت مین لوگون نی اوسکی دعوت قبول کی مگر ایک آدمی نے قریش سی جسکی ماں ام ولد یعنی لونڈی تھی کہا بلکہ اللہ کی طاعت پر عبید اللہ نی اس بات کو اوس سی قبول نہ کیا اور اوسکو مار ڈالا اوسکی ماں نی قسم کھائی کہ اگر اللہ اوسکو مسلم سی قدرت دیگا خواہ وہ زندہ ہو یا مرا تو وہ اوسکو جلا دیگی جبکہ مسلم مدینے سی نکلا تو اوسکی بیماری سخت ہوئی پھر مرگیا قریشی کی ماں اپنے کئی غلام لیکر اوسکی قبر کی طرف گئی اوسنی حکم دیا قبر اوکھیڑی گئی پس جب اوسکی طرف پہونچی تو ناگاہ ایک سانپ اوسکی گردن مین لپٹا ہوا تھا اوسکی ناک کی نوک کو پکڑے ہوئی چوس رہا تھا پھر لوگ اوس سے جدا ہوگئے **۵ عذاب ابن ملجم**

حکایت عصمہ عبادانی سے مروی ہے کہا کہ مین کسی جنگل مین گشت کر رہا تھا کہ مینے ایک دیر دیکھا دیر مین ایک صومعہ یعنی عبادت خانہ تھا اوسمین ایک راہب تھا مینے اوس سی کہا تو مجھسے بیان کر عجیب سے عجیب بات جو تونے اس جگہہ مین دیکھی ہو اوسنے کہا ہان مین ایک دن بیٹھا تھا کہ مینے ایک پرندہ سفید دیکھا مثل نعامہ یعنی شتر مرغ کی وہ اس پتھر پر گر پڑا اوسنی ایک سر کو تے کیا پھر ایک پانون کو پھر ایک پنڈلی کو اور ناگاہ جبکہ وہ کسی عضو کو ان اعضا سی قے کرتا تو وہ بجلی سی بھی زیادہ تر جلد بعض بعض کے ساتھ جوڑ جاتے تھے یہانتک کہ ایک آدمی بیٹھا ہوا درست ہوگیا پھر جب اوسنی اوٹھنے کا قصد کیا تو اوس پرندے نے اوسکو ایک بار چونچ ماری اوسکے اعضا کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا پھر اوسکو نگلنے لگا اسی طرح کئی دن کرتا رہا پس میرا تعجب اوس سی بکثرت ہوا اور اللہ تعالی کی عظمت کا اور زیادہ یقین ہوا اور مینے جان لیا کہ ان جسمون کی لیے بعد موت کے ایک حیات ہی پھر ایک دن مین نی اوسکی طرف التفات کیا اور کہا کہ ای طائر مین تجھسے اوس ذات کے حق کی ساتھ سوال کرتا ہون جسنے تجھے پیدا کیا کہ تو اوس سی باز رہ یہانتک کہ مین اوس سی پوچھون اور وہ مجھے اپنے قصے کی خبر دی پس اوس طائر نے صاف عربی آواز سی جواب دیا کہ میرے رب کے لیے ملک ہی اور اوسی کے واسطے بقا ہے فنا کرتا ہے ہر چیز کو اور وہ باقی ہی مین ایک فرشتہ ہون اللہ کے فرشتون سی مین اس جسم پر مقرر کیا گیا ہون جسوقت کہ اسنے جرم کیا ہے پھر مین اوس شخص کی طرف ملتفت ہوا مینے کہا ای آدمی اپنی جان کی طرف برائی کرنیوالے تیرا کیا قصہ ہے اور تو کون ہی اوسنی کہا مین عبد الرحمن بن ملجم ہون قاتل علی رضی اللہ تعالی عنہ کا مینے جبکہ اون کو قتل کیا اور میری روح اللہ تعالے کے سامنے گئی تو اوسنے مجھے ایک صحیفہ دیا اوسمین لکھا ہوا تھا جو کچھہ کہ مینے عمل خیر و شر کیا اوسوقت سی کہ مجھے میری ماں نی جنا اوسوقت تک کہ مینے علی رضی اللہ عنہ کو قتل کیا سو اللہ تعالی نی اس فرشتے کو میری عذاب کا حکم دیا ہی قیامت تک پس وہ میرے ساتھ کرتا ہی جو تونی دیکھا پھر وہ خاموش ہو رہا پھر اوسی طائر نے ایک چونچ ماری جس سی اوسکی اعضا کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا پھر وہ ایک ایک عضو کو نگلنے لگا پھر وہ چلا گیا

اخرجہ تمام بن محمد الرازی فی کتاب الرہبان لہ وابن عساکر بیامن طریقہ عن ابی علی محمد بن ہارون الانصاری عن عصمۃ بن ابی عصمۃ البخاری عن احمد بن عمارۃ بن خالد التمار عن عصمۃ العبادانی جناب سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اس اسناد مین سوا ابو علی شیخ تمام کے اور کوئی متکلم فیہ نہین ہی ذہبی نی میزان مین کہا ہی کہ وہ متہم کیا جاتا تھا وقال ابن رجب رحمہ اللہ تعالی قد رویت ہذہ الحکایۃ من وجہ آخر اخرجہا ابن النجار فی تاریخہ من طریق السلفی باسنادہ الی الحسن بن محمد بن عبید العسکری حدثنا اسمعیل بن احمد بن علی بن احمد بن یحیی ابن المنجم سنۃ ۳۱۳ انہ حضر مع یوسف بن ابی الساج فاحضر راہب فحدث بشی شبیہا بالحکایۃ وقد رویت من وجہ آخر من طریق ابی عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراہیم الرازی صاحب السداسیات المشہورۃ عن علی بن بقاء بن محمد بن الوراق حدثنا ابو محمد عبد الرحمن بن عمر البزار سمعت ابا بکر محمد بن احمد بن ابی الاصبغ قال قدم علینا شیخ فذکر انہ کان نصرانیا سنین وانہ تعبد فی صومعتہ فبینما ہو ذات یوم جالس اذ جاء طائر کالنسر فذکر شبیہا بالحکایۃ مختصرا **۳** تیسرا سبب پیشاب سی احتیاط نہ کرنا **۴** چوتھا سبب غیبت کرنا **۵** چغلخوری **۱** ابن ابی شیبہ وابن ابی الدنیا نے اور

آجری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی پاکی کرو تم پیشاب سے اسلیے کہ عام عذاب قبر کا اسی سے ہی ۲ ابن
ابی شیبہ وبخاری ومسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبرون پر گذرے آپ نے فرمایا بیشک وہ دونون البتہ
عذاب کیے جاتے ہین اور عذاب نہین کیے جاتے ہین بڑی چیز مین ایک تو اون مین کا پرہیز نہین کرتا تھا اپنی پیشاب سے اور دوسرا چغلخوری کرتا پہرتا تھا پہر آپ نے ایک
شاخ تر لی اوسکو چیر کر دو کین پس ہر قبر پر ایک ایک رکہدی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے یہ کیون کیا فرمایا شاید اونسے تخفیف کیجائی جبتک کہ وہ خشک
ہون ۳ ابن ابی الدنیا وبیہقی نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی اے میمونہ تو پناہ مانگ ساتھ اللہ کے عذاب قبر سے
اور بیشک سخت تر عذاب قبر سے غیبت وپیشاب سے ہی ۴ امام احمد واصبہانی نے یعلی بن سیابہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر پر تشریف لائے کہ اوسکا
مردہ معذب ہو رہا تہا پس فرمایا بیشک یہ لوگون کا گوشت کہایا کرتا تہا پہر آپ نے ایک تر شاخ منگائی اور اوسکی قبر پر رکہدی اور فرمایا شاید اوس سے تخفیف کیجائے
جبتک کہ یہ تر رہے ۵ بیہقی نے دلائل النبوت مین یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبرستان پر گذرا مینے ایک قبر مین
ضغطہ یعنی دباؤ سنا مینے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک مینے ایک قبر مین ضغطہ سنا فرمایا کیا تو نے سنا اے یعلی مینے عرض کیا ہان فرمایا وہ تو ایک تہوڑی سی بات مین عذاب
کیا جاتا ہی مینے کہا وہ کیا ہے فرمایا وہ درمیان لوگون کی چغلخوری کرتا پہرتا تہا اور پیشاب سے پاکی نہین کرتا تہا پہر شاخ کا قصہ ذکر کیا۔ یعلی بن مرہ وہی یعلی بن
سیابہ ہین سیابہ انکی مان تہین ۶ بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی بیشک عذاب قبر کا تین چیزون سے
ہوتا ہی غیبت وچغلخوری وپیشاب سے سو تم بچو اس سے ۷ بیہقی نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ عذاب قبر کا تین حصے ہی تہائی غیبت سے اور تہائی چغلخوری
سے اور تہائی پیشاب سے ۸ ابوداؤد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جبکہ مجھے معراج ہوئی تو مین کئی قومون پر
گذرا اونکے ناخن تانبے کے تھے وہ اپنے مونہہ اور سینون کو نوچتے تھے مینے کہا یہ کون لوگ ہین اے جبرئیل کہا وہ لوگ ہین کہ لوگون کی گوشت کہاتے ہین اور اونکی
آبروریزی کرتے ہین **ف** شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب زواجر مین پیشاب سے نہ بچنے کو بدن یا کپڑے مین بذیل کبائر ظاہرہ ذکر کیا ہی اسکے بعد چند
احادیث صحاح وسنن کو جو اس باب مین وارد ہوئی ہین بیان فرمایا ہی پہر ایک تنبیہ لکھی ہی اوسمین یہ کہا ہی کہ تو نے ان حدیثون سے یہ بات جان لی کہ وہ تصریح کرتی ہین
اسپر کہ پیشاب سے پرہیز نہ کرنا کبیرہ ہی اور اسکے ساتھ ایک جماعت نے ہمارے ائمہ سے تصریح کی ہی اور بخاری نے اس طرف اونسے سبقت کی ہی کیونکہ اونہون نے اپنی روایت
سابقہ پر یہ ترجمہ منعقد کیا ہے باب من الکبائر ان لا یستتر من البول پہر شیخ مرحوم نے یہ کہا ہی کہ ان حدیثون مین ظاہر دلالت ہی واسطے قول ایک جماعت کے
ہمارے اصحاب سے کہ پاکی کرنا واجب ہے بایں طور کہ چند قدم چلے یا ذکر کو نتر کرے یا کہنکہارے پاکی کرنے مین ہر آدمی کی ایک عادت ہوتی ہی کہ فضلات اوسکی پیشاب کے
بدون اوس عادت کے نہین نکلتی مین اسلیے ہر آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنی عادت کے موافق کرے لیکن غایت درجے کی کرید اس باب مین اوسی نہ چاہیے کیونکہ یہ وسواس
پیدا کرتی ہی اور اونکو مضر ہوتی ہی خصوصا ذکر کو بہکا اوسکی اینچ کہینچ بہت کرے اور اسی طرح پاخانے مین آدمی پر یہ بات متعین ہے کہ پاخانے کی جگہہ دہونے مین مبالغہ
کرے اور تہوڑی دیر بہت زور کرنے تاکہ حلقۂ دبر کی شکنون مین جو کچہہ رہا سہا ہو اوسکو دہو ڈالے کیونکہ جو لوگ استنجا نہین کرتے ہین اور اوس جگہہ کے دہونے مین مبالغہ
نہین کرتے ہین اونمین سے اکثر مع نجاست کے نماز پڑہتے ہین پس اونکو یہی وعید سخت حاصل ہوتی ہی جو کہ اون حدیثون مین مذکور ہوئی اسلیے کہ جب وہ وعید پیشاب پر
مترتب ہوئی تو اوسکا مترتب ہونا پاخانے پر بطریق اولی ہوگا کیونکہ وہ پلید تر اور فاحش تر ہی **حکایت** ائمہ نے نقل کیا ہے کہ ابن ابی زید مالکی رحمۃ اللہ کو کسی نے
خواب مین دیکہا اوس سے پوچہا کہ اللہ تعالی نے تمہارے ساتھ کیا کیا اونہون نے کہا کہ مجھے بخشدیا پوچہا کس سبب سے کہا بسبب میرے قول کی رسالہ مین باب استنجا مین کہ تہوڑی
دیر استنجا کرے اس بات کو اونہون نے پہلے لکہی تہی یعنی یہ بات ثابت ہی کہ انسان جبکہ اپنی مقعد کو تہوڑی دیر ڈہیلی چھوڑدیگا تو فم دبر مین جو کچہہ کہ شکن اوسکے بیچ
ہین سب ظاہر ہو جاوینگی اونکو پانی پہونچ جاویگا اور جو کچہہ اوسمین ہی وہ صاف پاک ہو جاویگا بخلاف اسکے کہ جب اوسکو بدون اسکی ڈہیلی چہوڑدی **ف** شیخ ابن حجر رحمۃ اللہ نے

ب چغلخوری

غیبت کو اور رضا اور تقریر کو اوسپر سکوت کرنیکو کبیرہ گناہ ہی اور قرآن وحدیث سی اوسکی حرام ہونیکو ثابت کیا ہی تو دس ورق مین اس باب کی حدیثین اور اقوال علماء کے لکہی ہین نہایت بسط کیا ہی اسکی تعریف اوسکے اقسام و اسباب خوب بیان کیے ہین اسی طرح نمیمہ کو بھی کبائر مین شمار کیا ہی **حکایت** ایک آدمی حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت شریف مین حاضر ہوا اور ایک شخص کی طرف سی نمامی کی حضرت امام نی فرمایا تو ہمکو اوسکی طرف لیچل وہ آپکی ہمراہ ہوا اوسی یہ گمان ہوا کہ وہ اپنی نفس کی نصرت کرینگی یا بدلا لیوینگی جب آپ اوس شخص کے پاس پہونچی تو فرمایا ای میرے بہائی جو تونے میری حق مین کہا ہے اگر وہ سچ ہی تو اللہ میری لیے بخشے اور اگر وہ باطل ہی تو اللہ تیرے لیے بخشے حافظ منذری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ امت نی اجماع کیا ہی تحریم نمیمہ پر اور اسپر کہ وہ اعظم ذنوب سی ہے نزدیک اللہ عزوجل کی **رباعی** غیبت نہ کبہی حاضر و غائب کرنا ✤ ہے جرم بیان حال فاجر کرنا ✤ ہے سنگ محک کو رو سیاہی حاصل ✤ ہرگز نہ کسی کا عیب ظاہر کرنا ✤

۶ سبب بے وضو نماز پڑہنا - ۷ - مظلوم کی مدد نہ کرنا - یعنی بشرط قدرت **۱ حکایت** عمرو بن شرحبیل رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین ایک شخص مر گیا لوگ اوسکو پرہیزگار گمان کرتے تہے اوسکی قبر مین فرشتے آئے کہا ہم تجہے سو کوڑے اللہ تعالی کے عذاب کے مارینگی اوسنی کہا تم مجہی کس لیے مارو گی مین تو تقوی و تورع کرتا تہا کہا تو پچاس مارینگی پہر کم کرتے رہے یہانتک کہ ایک کوڑے کی ٹہیری پہر اوسے ایک کوڑا لگایا قبر اوسپر شعلہ مارنے لگی اور وہ ہلاک ہوگیا پہر زندہ کیا گیا کہا تم نے مجہے کیون مارا فرشتون نے کہا تو نے ایک دن نماز پڑہی اور تو بے وضو تہا اور تیرا گذر ایک مظلوم پر ہوا وہ تجہسی استغاثہ کرتا تہا تو نے اوسکی فریاد رسی نہ کی اخرجہ ابن ابی شیبۃ وہناد وابن ابی الدنیا عن عمرو **۲ حکایت** ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی راوی ہین کہ آپ نی فرمایا ایک بندی کو اللہ کے بندون مین سی حکم ہوا کہ قبر مین اوسکو سو کوڑے مارین وہ اللہ سے سوال و دعا کرتا رہا یہانتک کہ ایک کوڑا ٹہیرا اوسپر قبر آگ سی بہر گئی جبکہ یہ حالت اوس سی دور ہوئی تو اوسی افاقہ ہوا کہا تم نے مجہے کس بات پر مارا کہا تو نے ایک نماز بغیر وضو کے پڑہی اور ایک مظلوم پر تیرا گذر ہوا تو اوسکی مدد نہ کی اخرجہ الطحاوی وابو الشیخ فی کتاب التوبیخ **۸ سبب نماز کو دیر کرکے پڑہنا اور کسی کی بات کو چہپکے سنکر افشا کرنا** -

۱ حکایت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص اہل مدینہ سے تہا اوسکی ایک بہن تہی وہ مر گئی یہ اوسکی تجہیز تکفین کرکے قبر کی طرف لیگیا وہ جب دفن ہو چکی اور یہ اپنے گہر آیا تو یاد کیا کہ ایک کیسہ جو اسکے ساتہ تہا اوسکو قبر مین بہول آیا اپنے ایک دوست سی استعانت کی یہ اور وہ دونون قبر پر آئی اوسکو کہودا کیسہ ملگیا اسنے اپنے دوست سی کہا کہ علیحدہ ہو جا تا کہ مین دیکہون میری بہن کس حال پر ہی اسنے لحد پر سے کچہ ہٹایا دیکہا تو قبر شعلہ مار رہی ہی اسنے لحد پر سی جو ہٹایا تہا اوسکو ویسا ہی کر دیا اور قبر برابر کردی لوٹ کے اپنی مان کی پاس آیا اوس سی بہن کا حال پوچہا کہا وہ نماز کو دیر کر کے پڑہا کرتی تہی اور مین گمان کرتی ہون کہ وضو نہ پڑہتی تہی اور پڑوسی جب سو جاتی تو اونکے دروازون پر جاتی اپنا کان اونپر لگاتی پہر اونکی بات نکالتی اخرجہ ابن ابی الدنیا **۹ سبب غسل جنابت نہ کرنا**

حکایت ابان بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتی ہین ہمارا ایک پڑوسی مر گیا ہم اوسکے غسل و کفن اور اوٹہانے مین حاضر ہوئی ناگاہ اوسکی قبر مین ایک جانور مشابہ بلی کے تہا ہمنے اوسکو بہگایا وہ نہ بہاگا گورکن نے اوسکی پیشانی مین بیرم مارا تو بہی وہ نہ ہٹا پہر دوسری قبر کی طرف گئی جبکہ لحد بنائی تو بہی اوسمین وہی جانور تہا اوسکے ساتہ جیسے اول کیا تہا ویسا ہی اب بہی کیا اوسنے کچہ التفات نہ کیا پہر تیسری قبر کی طرف گئی جب لحد بنائی تو ناگاہ وہی جانور اوسمین تہا اب بہی لوگ ساتہ وہی کیا جو پہلی بار کیا تہا اوسنے کچہ التفات نہ کیا قوم نے کہا ای لوگو یہ ایک ایسا امر ہے کہ اسکے مثل ہمکو اتفاق نہین پڑا تم تو اپنے مردے کو دفن کر دو پہر اوسکو دفن کر دیا جبکہ اوسپر اینٹین برابر کر دی گئین تو ہمنے اوسکی ہڈیون کی آواز سنی لوگ اوسکی عورت کے پاس گئی کہا ای عورت تیری خاوند کا کیا عمل تہا اور جو کچہ دیکہا تہا وہ اوس سی بیان کیا اوسنی کہا کہ وہ غسل جنابت نہین کرتا تہا قال الحافظ ابن رجب رحمۃ اللہ تعالی وروی الہیثم بن عدی حدثنا ابان

۱۰ سبب زنا - ۱۱ سبب چوری کرنا - ۱۲ سبب شراب پینا مسروق رضی اللہ عنہ فرماتی ہین نہین ہے کوئی میت کہ وہ مری اور وہ چوری کرتا ہے یا زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہی یا کسی چیز کو انمین سی کرتا ہے مگر مقرر کیے جاوینگے اوسپر دو سانپ کہ وہ اوسکو اوسکی قبر مین کاٹین گی اخرجہ ابن ابی الدنیا

۱۳ اسبب لواطت کرنا (۱) انس رضی اللہ عنہ مرفوعا کہتی ہین کہ جو کوئی مرا میری امت سی کہ وہ کرتا ہی عمل قوم لوط کا تو اللہ اوسکو نقل کریگا طرف اونکی یہانتک کہ وہ محشور ہوگا ہمراہ اونکی اخرجہ الدیلمی فی الفردوس **۲ حکایت** عمرو بن اسلم دمشقی رحمہ اللہ کہتی ہین کہ ایک شخص ثغر مین ہماری نزدیک مرگیا اوسکو دفن کردیا تیسری دن اوسکو کھودا تو ہمنےاوسکو اپنی حال پر نصب کی ہوئی تہین اور لحد مین کچہہ نہ تہا وکیع بن جراح سی اسکا سبب پوچہا تو اونہون نی کہا کہ ہمنی ایک حدیث مین سنا کہ جو شخص مرا اور وہ کرتا ہی عمل قوم لوط کا تو اوسے اوسکی قبر سی لیجاتی ہین یہانتک کہ وہ اونکی ساتھ رہتا ہی اور اونہین کی ہمراہ قیامت کے دن محشور ہوگا اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ بسندہ **۱۴ اسبب - مان سی بی ادبی کرنا حکایت** عوام بن حوشب رحمہ اللہ تعالی کہتی ہین کہ مین ایک بار ایک قبیلہ مین اوترا اوسکی قریب ایک قبرستان تہا جبکہ بعد عصر کا ہوا تو اوسمین سی ایک قبر شق ہوئی اوسمین سی ایک آدمی نکلا اوسکا سر تو گدھے کا سر تہا اور اوسکا بدن آدمی کا بدن وہ تین بار رینکا پہر اوسپر قبر منطبق ہوگئی مینے اوسکا حال پوچہا تو کہا کہ وہ شراب پیا کرتا تہا جب وہ جاتا تو اوس سی اوسکی مان کہتی کہ تو اللہ سی ڈر وہ اوس سے کہتا کہ تو تو رینکتی ہی جیسے گدھا رینکتا ہے پہر وہ بعد عصر کے مرگیا سو وہ رینکتا ہی جیسے گدھا رینکتا ہی ہر دن بعد عصر کے قبر شق ہوتی ہی اور وہ تین بار رینکتا ہے پہر قبر اوسپر منطبق ہوجاتی ہی اخرجہ الاصبہانی فی الترغیب وقد رواہ المنذری فی ترغیبہ ایضا **۱۵ اسبب تکبر سے چلنا - حکایت** مرثد بن حوشب رحمہ اللہ کہتی ہین کہ مین یوسف بن عمر کے پاس بیٹہا ہوا تہا اور اونکے پہلو مین ایک آدمی بیٹہا تہا ایک جانب اوسکے چہرے کی ایسی تہی جیسے لوہے کی تختی یوسف نے اوس سی کہا کہ جو کچہہ تونے دیکہا ہی وہ مرثد سی بیان کر اوسنے کہا مینے ایک آدمی کی قبر کو رات کی وقت کہودا جب وہ دفن ہوچکا اور قبر برابر کردیگئی تو دو سفید پرندے آئی جیسے دو اونٹ یہانتک کہ ایک تو اوسکی سر کے نزدیک گرا اور دوسرا اوسکی پاؤن کی قریب پہر اونہون نی اوسکو اکہاڑا پہر ایک تو قبر مین اوترا اور دوسرا قبر کے کنارے پر رہا مین آیا یہانتک کہ قبر کے کنارے پر بیٹھ گیا مین نی اوس سی سنا کہ وہ میت سی یون کہتا تہا کیا تو وہ نہین ہی کہ تو مین مصرین مین اپنی مسالے والونکی ملاقات کو جاتا تہا تکبر سی اونکو کھینچتا اتراتا چلتا تہا اوسنی کہا مین تو اس سی ضعیف تر ہون پہر اوسکو ایک ضرب لگائی جس سی قبر بہر گئی یہان تک کہ پانی اوسمین نکلا پہر وہ درست ہوگیا اور اوسی بات کا اوسپر اعادہ کیا یہانتک کہ تین بار اوسکو مارا پہر اوسنے اپنا سر اوٹہایا میری طرف نظر کی پہر کہا دیکہو وہ کہان بیٹہا ہے نکسہ اللہ یعنی اللہ اوسکو اوندہا کری پہر اوسنی میرے چہری کی جانب پر ضرب لگائی مین رات بہر گرا پڑا رہا پہر صبح کو ایسا ہوگیا جیسا کہ تو دیکھ رہا ہی اخرجہ ابن ابی الدنیا ف مصروہ کہ گرا ہے جسمین خفیف زردی ہو قالہ ابن الاثیر **۱۶ اسبب - قبر پر پاخانہ پہرنا - حکایت** اعمش رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ ایک شخص نی امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی قبر پر پاخانہ پہر دیا تہا وہ مجنون ہوگیا اور پہونکنے لگا جس طرح کتا بہونکتا ہے پہر وہ مرگیا تو اوسکی قبر سی سنا جاتا تہا کہ وہ عوعو کرتا چیختا چلاتا تہا اخرجہ ابن عساکر **۱۷ اسبب - غلہ مین جو کے تنکے ملا کر بیچنا - حکایت** عبد الحمید بن محمود مغربی رحمہ اللہ کہتی ہین کہ مین ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹہا ہوا تہا اونکے نزدیک کچہہ لوگ آئے کہا ہم حج کرنیکے لیے نکلے اور ہماری ساتھ ہمارا ایک ہمراہی تہا یہانتک کہ ہم ذوالصفاح مین پہونچے اوسکا انتقال ہوگیا ہمنی اوسکی تجہیز تکفین کی پہر چلے اوسکے واسطے قبر کہودی اور لحد بنائی جب ہم لحد سی فارغ ہوئی تو ناگاہ اوسمین ایک سانپ کالا تہا کہ اوسنی لحد کو بہر دیا ہمنی اوس قبر کو چہوڑ دیا اور جگہہ اوسکے واسطی قبر کہودی جب اوسکی لحد سی فارغ ہوئی تو ناگاہ ایک کالی سانپ نی لحد کو بہر دیا ہمنے اوس قبر کو بہی چہوڑ دیا اور ہم آپکی پاس آئی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ طوق ہی جو کہ اوسکی ڈالی جائیگی اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان لفظ بیہقی کا یہ ہی کہ وہ اوسکا عمل ہی جسکو کیا کرتا تہا سو تم اوسکو بعض قبور مین دفن کردو قسم ہی اوسکی جسکی ہاتھ مین میری جان ہی اگر تم ساری زمین کو کھود دوگے تو بہی تم اوسکو پاؤگے پہر ہم چلی اور اوسکو اونمین سے کسی مین دفن کردیا جب ہم لوٹ کی آئے تو اوسکی بی بی سی پوچہا کہ تیرا خاوند کیا عمل کرتا تہا اوسنے کہا کہ وہ طعام یعنی غلہ بیچا کرتا تہا ہر دن اوسمین سی اپنی گھر والون کا قوت لیتا اور اوسی قدر جو کے تنکے اوسمین ملا دیتا پہر اوسکو بیچا کرتا تہا سو وہ اس سبب سی معذب ہوا **۱۸ اسبب - صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا کہنا حکایت** ابو اسحاق رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مین طرف ایک میت کے بلایا گیا تاکہ اوسکو نہلاؤن جبکہ مینی اوسکی موہنہ پرسے کپڑا اوٹہایا تو ناگاہ ایک سانپ اوسکی حلق پر طوق ہوگیا

تہا لوگون نے ذکر کیا کہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا کہا کرتا تہا اخرجہ ابن ابی الدنیا ۴ حسن رضی اللہ عنہ مرفوعًا کہتے ہین کہ جو کوئی دنیا سے نکلا اس حال مین کہ وہ کسی
ایک کو میرے اصحاب سے گالی دیتا تہا مسلط کریگا اللہ اوسپر ایک دابہ کو وہ اوسکا گوشت کتریگا جسکا درد قیامت کے دن تک پایگا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی القبور

۱۹ سبب غلول وخیانت ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بقیع پر میرا گذر ہوا آپ نے اُف اُف کہا مینے گمان
کیا کہ آپ نے میرا ارادہ فرمایا ہے مینے عرض کیا یا رسول اللہ مینے کوئی نئی بات کی فرمایا یہ کیا ہے مینے کہا آپ نے مجہسے اُف اُف کہا فرمایا نہین ولیکن اس قبر
والے کو کہ فلان ہے مینے بہی فلان پر ساعی کیا تہا اوسنے ایک زرہ کی خیانت کی سو اب وہ اوسی کی مثل آگ کی زرہ پہنایا گیا ہے اخرجہ احمد والنسائی وابن خزیمۃ والبیہقی

۲۰ سبب زینت حرام ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مینے کئی آدمیونکو دیکھا کہ اونکے چمڑے آگ کی
مقراضون سے کترے جاتے ہین مینے کہا انکا کیا حال ہے کہا یہ وہ لوگ ہین کہ حرام چیز سے زینت کرتے تھے اور ایک کنوان دیکھا بدبو اوسمین چیخنا چلانا تہا مینے کہا
یہ کیا ہے کہا وہ عورتین ہین کہ حرام چیز سے زینت کرتی تہین اور کچہ لوگون کو دیکھا کہ اونہون نے آب حیات مین غسل کیا مینے کہا یہ کون لوگ ہین کہا وہ لوگ ہین جنہون نے
خلط کیا ایک عمل صالح کو اور دوسرا بد اخرجہ الخطیب وابن عساکر من حدیث ابی موسی رضی اللہ عنہ **۲۱ سبب مکس حکایت** حافظ ابن قیم رحمہ اللہ
فرماتے ہین کہ مجہے حدیث کی ابو عبد اللہ محمد حرانی نے کہ وہ اپنے گہر سے نکلے جو کہ آمد مین تہا بعد عصر کے طرف باغ کے جبکہ قبل غروب آفتاب کا وقت آیا تو وہ درمیان
قبرونکے پہونچے ناگاہ اونمین ایک قبر تہی اور وہ مثل بہٹی شیشہ گر کے ایک انگارا ہو رہی تہی اور مردہ اوسکے وسط مین تہا وہ کہتے ہین کہ مینے صاحب قبر کا حال پوچہا تو
وہ مکاس تہا کہ اوسنے اوسی دن وفات پائی تہی **۲۲ بغیر ما انزل اللہ کے حکم کرنا ۔ ۲۳ بغیر ما شرعہ اللہ کے فتوی دینا حکایت**
حافظ شرف الدین دمیاطی اپنے معجم مین فرماتے ہین کہ مینے محمد بن اسمعیل بن ہبۃ اللہ دمیاطی سے سنا وہ کہتے ہین مینے ابو اسحق ابراہیم بن عبد اللہ ثعلبی صاحب سلفی
سے سنا وہ کہتے ہین ہماری یہان ایک نباش یعنی کفن چور رہا کرتا تہا لوگون سے بہیک مانگا کرتا تہا اور کہا کرتا تہا کون ہے جو مجہے کچہ دے کہ مین اوسے انکی خبر دون جو
کہا کرتا کون ہے جو مجہے زیادہ دے کہ مین اوسے انکی خبر کہاؤن ابو اسحق کہتے ہین کہ اوسکو کچہ دیا گیا اور مین اوسکے قریب تہا اوسکو دیکھ رہا تہا اوسنے اپنی آنکھون سے پردہ
اوٹہایا دیکھا تو وہ اوسکی گدی تک آ رہا تہین جیسے دو ٹکلیان اور اوسکے موٹھ کی طرف سے باورا اوسکی گدی کا نظر آتا تہا پہر کہا مین تمکو خبر دیتا ہون کہ مین اپنی شہر مین
کفن چور رہا یہانتک کہ لوگون مین میرا امر مشہور ہو گیا تو مینے لوگون کو خوفناک کر دیا یہانتک کہ مین اونکی کچہ پروا نہین رکہتا ہون شہر کا قاضی بیمار ہوا کہ اوسکو اوس
بیماری سے موت کا خوف ہوا اوسنے میری طرف آدمی بہیجا اور کہا کہ مین اپنا ہتک میری قبر مین تجہسے خریدتا ہون یہ سو اشرفیان عمدہ ہین مینے اونکو لیلیا وہ اوس مرض
سے اچہا ہو گیا اسکے بعد پہر وہ بیمار پڑا اور مر گیا مجہے یہ گمان ہوا کہ اوسنے جو کچہ دیا تہا وہ پہلی بیماری کا تہا مین آیا اور اوسکی قبر کو کہود ا ناگاہ قبر مین آہٹ عذاب کی
تہی اور قاضی پریشان بال کہلی ہوئی بیٹہا تہا دونون آنکھین اوسکی سرخ تہین جیسی دو تشتریان مینے اپنے دونون گہٹنون مین دفع یعنی دہکا پایا اور ناگاہ ایک ضرب دونون
آنکھون مین دو اونگلیون سے اور ایک قائل کہتا ہے ای اللہ کے دشمن کیا تو مطلع ہوتا ہے اللہ عزوجل کی اسرار پر **۲۴** جہوٹ بولنا **۲۵** قرآن شریف پڑہنا پہر اوس سے
رات کو سو رہنا اور دن کو اوسپر عمل نکرنا یعنی با وجود قرآن شریف یاد ہونیکے رات کو نہ پڑہنا ؎ بنومیدی مدہ از دست خود داماں شہ ابرار + کہ از خاک سیہ گلہائی نمی بیند بدیدار
۲۶ سود کہانا **۲۷** نماز سے سر بہاری ہونا یعنی سستی سے اوسکو ضائع کر دینا **۲۸** زکوۃ نہ دینا **۲۹** فتنے مین بولنا **۳۰** یتیم کا مال کہانا **۳۱** لوگونکی آبرو ریزی
کرنا **۳۲** غنیمت کے مال مین خیانت کرنا **۳۳** جہوٹی گواہی دینا **۳۴** پارسا کو تہمت زنا کی لگانا **۳۵** بدعت کی طرف بلانا **۳۶** اللہ تعالی اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر ایسی بات کہنا جسکا علم نہین ہے **۳۷** رشوت کہانا **۳۸** مسلمان بہائی یا ذمی کا مال بغیر حق کے کہانا **۳۹** نشے والی چیز پینا ؎
ہمید انند اہل غفلت انجام شراب آخر + باتش میروند این البہان از راہ آب آخر ؎ فسادِ روی زمین از شراب می زاید + کدام دیو کہ در شیشۂ خبیث صہبا رائے
۴۰ شجرۂ ملعونہ کا لقمہ کہانا یعنی بہنگ **۴۱** بدعہدی کرنا **۴۲** مکر و فریب کرنا **۴۳** سود دینا سود کا لکہنا اوسکے گواہ ہونا **۴۴** حلالہ کرنا **۴۵** اسقاط فرائض اللہ

اور ارتکاب محارم پر اترانا ۴۶ مسلمانون کو ایذا دینا اور انکے عیوب کی جستجو کرنا صائب نے کیا خوب کہا ہی ؎ کدام جامہ بازیرپردہ پوشی خلق ست + بپوش چشم خود از عیب خلق و عریان باش + غنی ؎ رسوا کسی شود کہ سخن چین بود غنی + ہر جا کہ خانہ ایست دریا نش بریدن ست + ۴۷ اثم و عدوان پر مدد کرنا ۴۸ اللہ تعالے کے حرم مین الحاد کرنا ۴۹ حقائق و اسماء الٰہی کی تعطیل اور اونمین الحاد کرنا ۵۰ اپنی رای و ذوق و سیاست کو سنت حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر مقدم کرنا ۵۱ نوحہ کرنا اور اوسکا سننا ۵۲ جس راگ کو کہ اللہ تعالی نے اور اوسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حرام کیا ہے اوسکا سننا اور گانا ۵۳ قبرون پر مسجدین بنانا اور اونپر قندیلین اور چراغ روشن کرنا ۵۴ اپنی حق کو پورا لینا دوسرے کے حق کو کم کرنا یعنی ماپ تول مین آپ پورا لے اور دوسرے کو کم دے ۵۵ تجبر و تکبر ریا کرنا ؎ حباب از سر بلندی پائمال موج می گردد + غبار از خاکساری سر باوج آسمان دارد ؎ ز سیاست خوی آتش اولاد بولہب را + تو ابن بوترابی باید کہ خاک باشی + ۵۶ سلف رضی اللہ عنہم پر طعن کرنا ۵۷ کاہن نجومی عراف کے پاس جانا اونسے سوال کرنا اونکے قول کو سچا جاننا ۵۸ ظالمون کی مدد کرنا خیر کی دنیا کے ساتھ اپنی آخرت کو بیچنا ۵۹ جب کوئی اللہ تعالی سے ڈراوے اوسکی یاد دلاوے تو اپنے کام سے باز نہ رہنا منہ چڑھنا اور جب کسی مخلوق سے ڈراوے تو ڈر جانا اپنے کام سے باز رہنا ۶۰ جبکہ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کلام کے ساتھ ہدایت کیجائے تو اوس سے ہدایت نہ پانا نہ اوسکی طرف سر اوٹھانا اور جب اوس شخص سے کوئی بات پہونچے جسکے ساتھ حسن ظن ہی اور وہ اونمین سے ہے کہ جنسے صواب و خطا ہوتا ہے تو اوسکو دانتون سے پکڑ لینا اور اوسکی مخالفت نہ کرنا ۶۱ قراءت قرآن شریف سے متاثر ہونا اور اوسکو کم سمجھنا اور قرآن شیطان اور منتر زنا اور رادہ نفاق کے سننے سے وجد و طرب کرنا ۶۲ اللہ تعالی کی جھوٹی قسم کھا جانا اور جسکے ساتھ محبت ہی یا دل مین اوسکی تعظیم ہی اوسکی ہرگز جھوٹی قسم نہ کھانا گو کتنی ہی تہدید و تعذیب کیجائے ۶۳ کسی کی مال و حرمت مین خیانت کرنا ۶۴ فحش بکنا یعنی ایسا شخص جسکے شر و فحش کی سبب سے لوگ اوسکو چھوڑ دین ۶۵ نماز کو آخر وقت تک تاخیر کرنا اوسمین ٹھونگین لگانا اللہ تعالی کا ذکر اوسمین نہ کرنا مگر تھوڑا سا ؎ سرمایۂ زندگی عبادت باشد + خوش آنکہ دلش مائل طاعت باشد + آواز موذن چو شنیدی بشتاب + کاین بانگ صلای خوان راحت باشد + ۶۶ اپنے مال کی زکاۃ خوشی سے نہ دینا ۶۷ باوجود قدرت کے حج نہ کرنا ۶۸ قدرت ہوتے ہوے جو حقوق اپنے ذمے پر ہین اونکو ادا نہ کرنا ۶۹ دیکھنے بولنے کھانے قدم اوٹھانی مین احتیاط نہ کرنا بے پروائی کے ساتھ مال حاصل کرنا حلال ہو یا حرام ۷۰ صلۂ رحم نہ کرنا ۷۱ مسکین رانڈ بیوہ یتیم حیوان پر رحم نہ کرنا بلکہ یتیم کو دھکے دینا مسکین کے کھانے پر تقیید نہ کرنا لوگونکی سامنے ریا کرنا برتنے کی چیز نہ دینا ۷۲ اپنے عیب چھوڑ کر لوگونکے عیوب مین مشغول ہونا اپنے گناہ کو نہ دیکھنا دوسرون کے گناہو نمین مصروف ہونا ؎ آئینہ خود باش صفائی باز بین غیبت + عیب ہر کس پوش قبائے باز بین غیبت + یہ بہتر معاصی ہوئی ہوویا اور اکی سوا اور معاصی ہین جنکی سبب سے مردون کو قبرون مین عذاب کیا جاتا ہے لیکن قلت کثرت صغیرہ و کبیرہ کا تفاوت ہی کبائر ظاہرہ و باطنہ کا بیان رسالہ زواجر قواطع مین نہایت بسط سے لکھا ہی چونکہ اکثر لوگ اسی قسم کے جرائم مین مبتلا ہوتے ہین اسی لیے اکثر اصحاب قبور معذب ہوتے ہین اونمین نجات پانیوالے کم ہین اللہ سبحانہ اپنی رحمت عامہ اور طفیل حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہم گناہگارون کو عذاب قبر سے محفوظ و مامون رکھی آمین ثم آمین

فصل بیان مین انواع عذاب قبر کے (۱)

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بکثرت اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کیا دیکھا کسی نے تم مین سے کوئی خواب آپ نے ایکدن صبح کو ہمسے فرمایا کہ آج کی رات میری پاس دو شخص آئے اور مجھسے کہا چل مین اونکے ہمراہ چلا مجھے زمین مقدس کی طرف لیگئے ہم ایک لیٹے ہوئے آدمی پر آئے اور ایک اور آدمی پتھر لیے ہوے اوسپر کھڑا ہوا ہی اور وہ پتھر کو اوسکے سر کی طرف جھکاتا ہی پھر اوسکے سر کو کچلتا ہے پتھر ہیان لڑھکتا ہے وہ پتھر کے پیچھے جاتا ہے اوسکو لیتا ہی وہ لوٹکر اوسکی طرف نہین آتا ہی یہانتک کہ اوسکا سر صحیح سالم ہو جاتا ہی جیسا کہ تہا پھر وہ اوسپر رد کرتا ہے پس کرتا ہی اوسکے ساتھ جیسا کہ پہلی بار مین کیا تہا مینے اونسے کہا سبحان اللہ یہ دونون کون ہین کہا چل ہم چلے ایک آدمی پر آئے وہ اپنے گدے پر لیٹا ہوا تہا ناگاہ ایک اور آدمی لوہے کا آنکڑا لیے اوسپر کھڑا ہے ناگاہ وہ اوسکے مونہہ کے ایک جانب پر آتا ہی پھر اوسکی باچھ کو گدی تک چیرتا ہے اور اوسکے نتھنے کو گدی تک اور اوسکی آنکھ کو گدی تک پھر اوسکے دوسرے جانب پر آتا ہے اوسکے ساتھ کرتا ہی مثل

جو کہ پہلی جانب کے ساتھ کیا تھا وہ اس جانب سے فارغ نہیں ہوتا ہے یہانتک کہ وہ جانب صحیح ہو جاتی ہے جیسے کہ تھی پھر اوسپر لوٹ کر آتا ہے پس کرتا ہے جیسا کہ پہلی بار میں کیا تھا مینے کہا سبحان اللہ یہ دونوں کون ہیں مجھسے کہا چل ہم چلے ایک جگہ پر آئے جیسے تنور ناگاہ اوسمیں شور غل اور آوازیں تھیں ہمنے اوسمیں جھانکا تو اوسمیں ننگے مرد عورت تھے ناگاہ اونکو اونکے نیچے سے لپٹ آتی ہے جبکہ اونکو لپٹ آتی ہے تو وہ شور غل مچاتے ہیں مینے کہا یہ کون لوگ ہیں مجھسے کہا چل ہم چلے ایک سرخ نہر پر آئے جیسے خون ناگاہ نہر میں ایک آدمی شناور تیر رہا ہے اور ایک آدمی نہر کے کنارے پر ہے اوسکے پاس بہت سے پتھر ہیں ناگاہ وہ تیرنے والا تیرتا ہے جتنا تیرتا ہے پھر وہ اوسکے پاس آتا ہے جسنے اپنے نزدیک پتھر جمع کر رکھے ہیں وہ اوسکے واسطے اپنا مونہہ کھولدیتا ہے وہ اوسکو ایک پتھر کا لقمہ دیتا ہے وہ چلا جاتا ہے تیرنے لگتا ہے پھر اوسکی طرف لوٹ آتا ہے جسوقت وہ اوسکی طرف لوٹ آتا ہے تو وہ اوسکے لیے اپنا مونھ کھولدیتا ہے وہ اوسے ایک پتھر کا لقمہ دیتا ہے مینے اونسے کہا یہ دونوں کون ہیں مجھسے کہا چل ہم چلے پس آئے ایک آدمی کریہ المنظر پر مثل کریہ تر اوس چیز کے کہ تو دیکھنے والا ہے ناگاہ اوسکے نزدیک آگ ہے وہ اوسکو سلگا رہا ہے اور اوسکے گرد دوڑتا ہے مینے اونسے کہا یہ کیا ہے کہا چل ہم چلے ایک نہایت سبز باغ پر آئے اوسمیں ہر قسم کے شگوفہ ربیع تھے ناگاہ درمیان باغ کے ایک شخص دراز قد تھا مجھے نہیں لگتا تھا کہ میں اوسکے سر کو درازی کے مارے دیکھوں ناگاہ اوس شخص کے گرداگرد بہت سے بچے تھے کہ مینے اونکو کبھی نہیں دیکھا تھا مینے کہا یہ کیا ہے اور یہ کون لوگ ہیں مجھسے کہا چل ہم چلے ایک بڑے مرغزار میں پہونچے کہ اوس سے زیادہ بڑا اور زیادہ خوبصورت روضہ مینے کہیں نہیں دیکھا مجھسے کہا تو اسمیں چڑھ ہم اوسمیں چڑھے ایک شہر میں پہونچے جو کہ سونے چاندی کی اینٹوں سے بنا ہوا تھا ہم شہر کے دروازے پر آئے کھلوانا چاہا وہ ہمارے واسطے کھولدیا گیا ہم اوسمیں داخل ہوئے اوسکے اندر ہمارے سامنے چند شخص آئے آدہا جسم اونکا مثل زیادہ خوبصورت اوس چیز کے کہ تو دیکھنے والا ہے اور آدہا مثل بدتر صورت اوس چیز کے کہ تو دیکھنے والا ہے میرے ساتھ والوں نے اونسے کہا کہ تم اوس نہر میں جا پڑو ناگاہ ایک نہر عرض میں بہ رہی تھی گویا پانی اوسکا سفیدی میں دودھ خالص تھا وہ گئے اوس نہر میں جا پڑے پھر لوٹ کے ہماری طرف آئے تو اونکی وہ برائی اونسے جاتی رہی تھی نہایت اچھی صورت میں ہو گئے مجھسے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہ تیری منزل ہے میری نگاہ بہت بلند ہوئی تو ناگاہ ایک محل تھا مثل سفید بادل کے مجھسے کہا یہ تیری منزل ہے مینے اونسے کہا اللہ تم میں برکت دے مجھے چھوڑو کہ میں اوسمیں داخل ہوں اونہوں نے کہا ابھی تو نہیں لیکن تم اوسمیں داخل ہو جاؤگے مینے کہا کہ ابتدای شب سے مینے عجیب دیکھا سو یہ کیا ہے جو مینے دیکھا اونہوں نے مجھسے کہا وہ پہلا آدمی جسپر تو آیا جسکا سر پتھر سے کچلا جاتا تھا وہ شخص ہے کہ قرآن کو سیکھتا ہے پھر اوسکو چھوڑتا ہے اور صلوۃ فرض سے سو رہتا ہے روز قیامت تک اوسکے ساتھ یہ کیا جائیگا اور جس آدمی پر تو آیا جسکا جبڑا اوسکی گدی تک اور اوسکا نتھنا اور اوسکی آنکھ کو گدی تک چیرا جاتا تھا وہ آدمی ہے کہ صبح کو اپنے گھر سے چلتا ہے پھر جھوٹ بات بولتا ہے وہ آفاق میں پہونچ جاتی ہے اوسکے ساتھ قیامت تک یہ کیا جائیگا اور مرد عورت ننگے جو کہ مثل تنور میں تھے وہ زانی مرد اور زانی عورتیں ہیں اور جس آدمی پر تو آیا جو کہ نہر میں تیرتا تھا اور پتھر کا لقمہ اوسکو کھلایا جاتا تھا وہ سود کھانیوالا ہے اور جو آدمی کہ اوسکے پاس آگ تھی جسکو وہ سلگاتا تھا وہ مالک داروغہ جہنم ہے اور لنبا آدمی جو کہ باغ میں تھا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں اور لڑکے جو اونکے گرداگرد تھے وہ ہر ایک بچہ ہے جو کہ فطرت پر مرا صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اور اولاد مشرکین کی فرمایا اور اولاد مشرکین کی اور وہ لوگ جن کا آدہا جسم اچھا اور آدھا برا تھا وہ لوگ ہیں جنہوں نے عمل صالح و سوء کو خلط کیا اللہ نے اونسے درگذر فرمائی اور میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل اخرجہ البخاری والبیہقی

ف علماء رحمہم اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث نص ہے عذاب برزخ میں کیونکہ رؤیا انبیاء کا وحی مطابق نفس الامر کے ہوتا ہے حال آنکہ آپ نے فرمایا کہ اوسکے ساتھ قیامت تک کیا جائیگا بعض طرق میں اس حدیث کے نزدیک دارقطنی کے یہ ہے مینے کہا خبر دے مجھے باغ سے کہا وہ اطفال ہیں اوپر ابراہیم علیہ السلام مقرر کیے گئے ہیں روز قیامت تک وہ اونکی پرورش کرتے رہیں گے مینے کہا وہ شخص کہ خون میں تیرتا تھا کہا وہ سود خوار ہے یہ اوسکا طعام ہے قبر میں روز قیامت تک مینے کہا وہ شخص جسکا سر کچلا جاتا تھا کہا یہ وہ آدمی ہے کہ قرآن سیکھا پھر اوس سے سو رہا یہانتک کہ اوسکو بھول گیا کچھ بھی اوس سے نہیں پڑھتا جسوقت وہ سوتا ہے تو اوسکے سر کو کوٹتے ہیں قبر میں روز قیامت تک نہیں چھوڑتے اوسکو کہ سووے

٢ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز فجر ہمکو پڑھائی جب

نماز پڑھ چکی تو ہماری طرف التفات فرمایا اور کہا کہ مینے دو فرشتون کو دیکہا کہ آج کی رات وہ میرے پاس آئی میرے دونون جانب کو پکڑا سامنے دنیا کی طرف مجہی لیگئی
سیر کرتے ایک فرشتہ پر ہوا اور اوسکے آگے ایک آدمی تہا اور اوسکے ہاتھ مین ایک پتھر جس سی وہ اوس آدمی کے سر کو مارتا ہے تو ایک طرف کو اوسکا دماغ گر پڑتا ہی اور ایک
طرف کو پتھر جا گرتا ہی مینے کہا یہ کیا ہے مجہے کہا چل مین چلا ناگاہ ایک فرشتہ ہے اور اوسکے آگے ایک آدمی ہی فرشتے کے ہاتھ مین لوہے کا ایک آنکڑا ہی وہ اوسکو اوس
آدمی کے سیدہے جبڑے مین رکہتا ہے پہر اوسکو چیرتا ہے یہانتک کہ اوسکی کان تک پہونچ جاتا ہے پہر بائین جبڑے مین شروع کرتا ہی سیدہا اچہا ہو جاتا ہی مینے کہا یہ
کیا ہی مجہسے کہا چل مین چلدیا ناگاہ ایک نہر ہے خون کی وہ جوش مار رہی ہی جیسے دیگ آگ پر جوش مارتی ہی اوسمین ایک ننگی قوم ہی کنارہ نہر پر ملائکہ ہین اونکی ہاتہون مین
کلوخ ہین جسوقت کوئی سر اوٹہانیوالا سر اوٹہاتا ہی تو اوسکو ایک ڈہیلا مارتے ہین وہ اوسکی موہنہ مین جا پڑتا ہی اور وہ اوس نہر کے نیچے چلا جاتا ہی مینے کہا یہ کیا ہے
اونہون نی مجہسے کہا چل مین چلدیا ناگاہ ایک گہر ہے جسکا اسفل اعلی سی زیادہ تر تنگ ہی اوسمین ایک قوم برہنہ ہی اونکے نیچے آگ جلائی جاتی ہی مینے اپنی ناک پکڑی بسبب
اوس بدبو کے جو کہ اونکی بو سے مین پاتا تہا مینے کہا یہ کون لوگ ہین مجہسی کہا چل مین چلدیا ناگاہ ایک گہر ہی جسکا اسفل اعلی سی زیادہ تر تنگ ہی اوسمین ایک قوم برہنہ ہے
اونکے نیچے آگ جلائی جاتی ہے مینے اپنی ناک پکڑی بسبب اوس بدبو کے جو کہ اونکی بو سے مین پاتا تہا مینے کہا یہ کون لوگ ہین مجہسے کہا چل مین چلدیا ناگاہ ایک سیاہ ٹیلا ہے
اوسپر ایک قوم ہے مخبل یعنی بڑے پیٹ والی آگ اونکی دبرون مین پہونکی جاتی ہی وہ اونکے موہنہ نتہنے کانون آنکہون سی نکلتی ہی مینے کہا یہ کیا ہی مجہسی کہا چل مین چلدیا ناگاہ
ایک آگ مطبق ہی اوسپر ایک فرشتہ موکل ہی کوئی چیز اوس سی نہین نکلتی ہے مگر وہ فرشتہ اوسکے پیچہے جاتا ہی یہانتک کہ اوسکو اوسی آگ مین پہیر دیتا ہی مینے کہا یہ کیا ہے
مجہسے کہا چل مین چلدیا ناگاہ ایک مرغزار ہے اوسمین ایک بوڑہا آدمی خوبصورت ہے کہ اوس سے بڑہکر خوبصورت کوئی نہین ہی اور آس پاس اوسکے بچے ہین اور
ایک درخت ہے جسکے پتے مثل گوش فیل کی ہین مین اوس درخت سے چڑہا جسقدر کہ اللہ نی چاہا ناگاہ کئی منازل تہی کہ اونسی زیادہ تر خوبصورت کوئی نہین یہ منازل
سفید موتی اور زبرجد سبز اور یاقوت سرخ کے تہے مینے کہا یہ کیا ہے مجہسے کہا چل مین چلدیا ناگاہ ایک نہر تہی اوسپر دو پل سونے چاندی کے تہی نہر کے کنارون پر
منازل تہی اونسی زیادہ تر خوبصورت اور کوئی منازل نہین یہ منازل جوف دار موتی اور زبرجد سبز اور یاقوت سرخ کے تہی اور اوسمین پیالے و اباریق تہے مینے کہا یہ کیا ہے
مجہسے کہا اوتر مین اوترا مینے اپنا ہاتھ ایک برتن کی طرف اون برتنون مین سی قریب کیا اور اوسکو بہرا پہر پیا ناگاہ وہ شیرین تر شہد سی اور زیادہ تر سفید دودہ سی اور
نرم تر مسکہ سے تہا اون دونون نی مجہسے کہا کہ صاحب پتھر کا جسکو تونے دیکہا کہ وہ اوس سی اوس آدمی کے سر کو مارتا تہا پہر اوسکا دماغ ایک جانب کو اور پتھر ایک جانب
کو گر پڑتا تہا یہ وہ لوگ ہین کہ عشاء آخر کی نماز سے سو رہتے اور نماز ونکو اونکے غیر وقتون مین پڑہتے تہے وہ اوس پتھر سے ماری جاوینگی یہانتک کہ نار کی طرف جاوین
اور صاحب آنکڑے کا جسکو تونے دیکہا یہ وہ لوگ ہین کہ درمیان مومنین کے چغلخوری کرتے پہرتے تہے اونمین فساد ڈالتے سو وہ اوسکی ساتھ عذاب کیے جاوینگی یہانتک کہ
نار کی طرف جاوین اور وہ لوگ جو کہ ڈہیلے سے مارے جاتے تہے یہ سود کہانیوالے ہین معذب ہوتے رہینگے یہانتک کہ آگ کی طرف جاوین اور جن لوگونکے پیٹ بڑے
تہے یہ وہ لوگ ہین کہ قوم لوط کا عمل کرتے تہے فاعل و مفعول پہ سو یہ معذب ہوتے رہینگی یہانتک کہ آگ کی طرف جاوین اور برہنہ لوگ زانی ہین اور وہ بدبو اون کی
فروج کی ہی وہ معذب ہوتی رہینگی یہان تک کہ آگ کی طرف جاوین اور نار مطبقہ جہنم ہے اور روضہ جنت الماوی ہے اور بوڑہا آدمی جسکو تونے دیکہا وہ ابراہیم علیہ السلام
ہین اور گردا گرد اونکے مسلمانون کے بچے ہین اور درخت سو وہ سدرۃ المنتہی ہی اور منازل جو اوسمین ہین وہ منازل اہل علیین کے ہین نبیین و صدیقین و شہداء و
صالحین سی اور نہر سو وہ کوثر ہے جو اللہ نے تجہے دیا ہے اور یہ منازل تیرے اور منازل تیرے اہل بیت کے ہین اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ ۲۲ ابو سعید خدری رضی اللہ
عنہ حدیث اسراء مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ آپ نی فرمایا پہر مین تہوڑی دیر چلا ناگاہ کئی خوان تہی اونپر لحم مشرح تہا اوسکے قریب کوئی نہ تہا اور ناگاہ
کئی خوان اور تہی اونپر بدبودار گوشت تہا اونکے پاس کچہ لوگ تہی کہ وہ اونمین سے کہا رہے تہے مینے کہا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہین کہا یہ لوگ ایک قوم ہے تیری امت سے
جو کہ حلال کو ترک کرتے اور حرام کو اختیار کرتے ہین پہر مین تہوڑی دیر چلا ناگاہ کئی قومین تہین اونکے پیٹ جیسے گہر جسوقت اونمین سی کوئی اوٹہتا ہے تو گر پڑتا ہی کہتا ہے

له حدیث کا لفظ یہ ہے ... [illegible]
... قرآن مین ...
... بیان کیا ہے ...
... ۱۲
عله حدیث کا لفظ ...
... ۱۲
عله یعنی گوشت ...
... ۱۲

الٰہی تو قیامت کو قائم نہ کر اور وہ سابلہ آل فرعون پر تھے سابلہ آتا ہے اور اونکو پائمال کرتا ہی مینے اونکو سنا کہ وہ اللہ کی طرف زاری کرتی ہین مینے کہا ای جبرئیل یہ
کون لوگ ہین کہا یہ تیری امت سے وہ ہین جو سود کھاتی ہین پہر مین تہوڑی دیر چلا ناگاہ کئی قومین تہین اونکی ہونٹھ جیسے اونٹون کی ہونٹھ اونکی موتھ کہلجاتے ہین
اونکو اون پتھرون سی لقمہ دیا جاتا پہر وہ پتھر اونکی دبرون سی نکلجاتا مینے کہا یہ کون لوگ ہین کہا یہ تیری امت سی وہ لوگ ہین کہ مال تیمون کی براہ ظلم کہاتے ہین پہر مین
تہوڑی دیر چلا ناگاہ کئی عورتین اپنی چہاتیون سی لٹکی ہوئی تہین مینے کہا یہ کون لوگ ہین کہا زانی ہین پہر مین تہوڑی دیر چلا ناگاہ کئی قومین تہین کہ اونکی پسلیون
سے گوشت کاٹا جاتا پہر اونکو لقمہ دیا جاتا ہے اوس سی کہا جاتا ہی کہ کہا جیسا کرتا ہے بھائی کے گوشت سے کہایا کرتا تھا مینے کہا یہ لوگ کون ہین کہا یہ ہمّازون
یعنی غیبت کرنیوالی اور لمّازون یعنی عیب کرنیوالی ہین اخرجہ البیہقی فی دلائل النبوۃ ۴ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی حدیث اسرا مین مروی ہی کہ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ایک قوم پر آئے کہ اونکے سر پتہر سے کچلے جاتے تہی جبکہ وہ کچل دی جاتی تو پہر جیسے تھے ویسے ہی ہوجاتے تہی اس سی اونکا کچھ فتور نہین ہوتا تہا آپ نے
فرمایا ای جبرئیل یہ کون لوگ ہین کہا یہ وہ ہین جنکی سر نماز سے بوجہل ہو جاتی تھے پہر ایک اور قوم پر آئے اونکی قبل و دبر پر لتے تہے چرتے تھے جیسے اونٹ بکریان
چرتی ہین اور ضریع و زقوم اور گرم پتہر جہنم کے اور اوسکے پتہر کہاتے تہی پوچہا یہ کون لوگ ہین کہا وہ ہین جو کہ اپنے مالون کی صدقات ادا نہین کرتی تھے پہر کئی قوم پر
آئی کہ اونکی سامنے گوشت پکا ہوا دیگ مین رکہا ہے اور گوشت دوسرا کچا بُرا بہی ہے وہ کچے برے گوشت سی کہانی لگے اور پکا عمدہ گوشت چہوڑ دیا فرمایا یہ کون لوگ
ہین کہا آدمی اپنی حلال بی بی کے پاس سی اوٹہتا ہے عورت خبیثہ کے پاس آتا ہے اوسکے ساتھ رات بسر کرتا ہے اور عورت اپنے حلال خاوند کے نزدیک سی اوٹہتی
ہے مرد خبیث کے پاس آتی ہی اوسکے نزدیک صبح تک رہتی ہی پہر ایک آدمی پر آئے کہ اوسنے لکڑیکا بڑا گٹھا جمع کیا تہا اوسی اوٹہا نہین سکتا تہا اور وہ اوسپر اور زیادہ کرتا
ہے پوچہا یہ کون ہی کہا یہ وہ آدمی ہین کہ اسکے پاس لوگون کی امانتین ہین اونکے ادا کرنے پر قدرت نہین رکہتا ہے وہو یحمل علیہا پہر ایک قوم پر آئی کہ اون کی
زبانین اور ہونٹھ لوہے کی مقراضون سی کترے جاتے ہین جسوقت وہ کتر چکین تو پہر وہ ویسے ہی ہو جاتے ہین جیسی کہ تہین اس سی اونکا کچھ فتور نہین ہوتا ہے
فرمایا یہ کون لوگ ہین کہا خطبا فتنہ ہین اخرجہ ابن عدی والبیہقی ۵ ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد نماز صبح کی پہر نکلی
فرمایا مینے ایک خواب دیکہا ہی اور وہ حق ہی تم اوسکو سمجھ لو میرے پاس ایک آدمی آیا میرا ہاتھ پکڑا مجھے اپنے ساتھ لیا یہانتک کہ ایک دشوار گذار طویل پہاڑ پر آیا
مجھے کہا تو اسپر چڑھ مینے کہا مین نہین چڑھ سکتا کہا مین اوسکو تیرے لیے سہل کیے دیتا ہون پس مین جبکہ اپنا قدم اوٹہاتا تو اوسکو ایک پایہ پر رکھتا یہانتک کہ ہم
برابر پہاڑ پر چڑھ گئے پہر ہم چلے ناگاہ کئی مرد عورت تھے کہ اونکے کنجے ہین یعنی باچہین چری ہوئی تہین مینے کہا یہ کون لوگ ہین کہا یہ وہ ہین جو کہتے تھے وہ نہ کرتے
تھے پہر ہم چلے ناگاہ کئی مرد عورت تھے کہ اونکی کانون اور آنکھون مین میخین ٹھکی ہوئی تہین مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ وہ ہین جو کہ اپنی آنکھون کو دکھاتے تھے
جو اونہون نے نہین دیکہا اور اپنے کانون کو سناتے تھے جو اونہون نی نہین سنا پہر ہم چلے ناگاہ کئی عورتین تہین کہ وہ اپنی عراقیب یعنی کونچون سی لٹکی ہوئی تہین سر
اونکی نیچے تھے سانپ اونکی چہاتیون کو کاٹتے تھے مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ وہ عورات ہین کہ اپنی اولاد کو دودہ سی روکتی تہین پہر ہم چلے ناگاہ کئی مرد عورت تھی کہ اپنی کونچون
سے لٹکے ہوئے سر اونکے نیچے تھے تہوڑے پانی اور کیچ سی چاٹتے تھے مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ وہ لوگ ہین کہ روزہ رکہتی پہر قبل وقت روزے کے افطار کر لیتی تھے پہر ہم چلے ناگاہ
کئی مرد عورت نہایت بدصورت اور نہایت بدلباس اور نہایت بدبو تھی گویا بو اونکی پاخانو کی بو تہی مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ زانی مرد عورت ہین پہر ہم چلے ناگاہ کئی
مردی تہی بہت پہولی ہوئی اور نہایت بدبو مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ کافر مردے ہین پہر ہم چلے ناگاہ کئی آدمی زیر سایہ درخت تہی مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ مسلمان مردے ہین
پہر ہم چلے ناگاہ کئی لڑکے اور لڑکیان دو نہرونکی درمیان کہیل رہی تہین مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ ذریت مومنین ہی پہر ہم چلے ناگاہ کئی آدمی تھے اونکے نہایت خوبصورت لباس
بہت اچھی بو نہایت پاکیزہ گویا موتھ اونکی کاغذ مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ صدیقین و شہدا و صالحین ہین پہر ہم چلے ناگاہ تین آدمی تھی شراب پی رہے تھے گاتے تھی مینے
کہا یہ کون ہین کہا زید بن حارثہ و جعفر بن ابی طالب و عبداللہ بن رواحہ ہین اخرجہ ابن خزیمہ وابن حبان والحاکم والطبرانی وابن مردویہ فی تفسیرہ والبیہقی

جو کوئی غیر سنت پر مرتا ہے اوسکا موںھ قبلے سے پہیر دیا جاتا ہے اعاذنا اللہ منہ بمنہ وکرمہ وبجاہ نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۱) واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر کوئی قدری یا مرجی مرجاوے پہر تین دن کے بعد اوکہیڑا جاوی تو اوسکا
موںھ غیر قبلہ کی طرف پایا جاویگا اخرجہ ابن عساکر ۲ ابو اسحق فزاری رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ اونکے پاس ایک آدمی آیا اوسنی کہا کہ مین قبرون کو اوکہیڑا کرتا اور ایک
قوم کو پاتا تہا کہ اونکے موںھ غیر قبلے کی طرف تہی ابو اسحاق نے اوزاعی سے لکھکر پوچھا تو اونہون نی کہا کہ یہ ایک قوم ہے کہ غیر سنت پر مری اخرجہ ابن ابی الدنیا ۳ فضل
بن یونس رضی اللہ عنہ کہتی ہین ہمکو یہ بات پہنچی ہی کہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے مسلمہ بن عبد الملک سی کہا اے مسلمہ تیرے باپ کو کس نے دفن کیا کہا میرے فلان مولی نے کہا ولید کو کس نے دفن کیا کہا میرے غلام فلان نے
نے کہا مین تجہ حدیث کرتا ہون جسکی اوسنے مجہے حدیث کی وہ یہ ہی کہ اوسنی جب تیرے باپ کو اور ولید کو دفن کیا اور اونکی قبر وکمین اونکو رکہا اور اونکے بند کہولنے لگا تو
اونکے موںھ کو پایا کہ وہ اونکی گدیونکی طرف پہر گئے تہے اخرجہ ابن ابی الدنیا **رویت عذاب قبر** (۱) محمد بن یوسف فریابی کہتے ہین مینے ابو سنان سی سنا
اور وہ نیک آدمی تہی کہا کہ ایک شخص کا بہائی مرگیا مینے اوسکی تعزیت کی اوسکو رنجیدہ پایا اوسنی کہا مین اسلیے رنج کرتا ہون کہ مینے دیکہا جبکہ اوسکو دفن کیا اور اوسپر
مٹی برابر کر دی ناگاہ ایک آواز قبر سے آئی کہتا ہے اوہ مینی کہا اخی والد یعنی والد میرے بہائی مینے مٹی ہٹائی مجہسے کہا گیا مگر مینے مٹی برابر کر دی جبکہ مین قبر سی کہڑا
ہونے لگا تو ناگاہ قبر سے آواز آئی کہتا ہے اوہ مینی کہا اخی والد پہر مینے مٹی ہٹائی مجہسے کہا گیا اے اللہ کے بندی تو اسکو مت کہود پہر مینے مٹی ویسی ہی کر دی جبکہ
مین کہڑا ہونے لگا تو اوسنی کہا آہ مینے کہا اخی والد پہر مینے مٹی ہٹائی مجہسے کہا گیا تو مینے مٹی ویسی کر دی جب مین اوٹہنے لگا تو ناگاہ وہ کہتا ہے اوہ مینی کہا واللہ
مین ہرگز اوسکے کہودنے کو نہ چہوڑونگا پہر مینے اوسکو اوکہیڑا ناگاہ اوسکے آگ کے طوق پڑے تہے قبر کی آگ اوسپر چمک رہی تہی مینے طمع کی کہ اوس طوق کو قطع کرڈالون
مینے اپنا ہاتہ اوسپر مارا تاکہ اوسکو قطع کر دون میری اونگلیان جاتی رہین ابو سنان کہتی ہین اوسنے اپنا ہاتہ ہماری طرف نکالا تو اوسکی چارون انگلیان جاتی رہی
تہین کہتے ہین کہ مین اوزاعی کے پاس آیا اوسنی بیان کیا مینے کہا ای ابو عمرو یہودی نصرانی کافر مرتے ہین اور ہم ایسا نہین دیکہتی کہا ہان یہ لوگ بلا شک آگ مین
ہین اور اللہ تمکو اہل توحید مین دکہاتا ہی تاکہ تم عبرت پکڑو اخرجہ ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات بسندہ ۲ ابن فارس کہتی صاحب ابو الفرج ابن الجوزی
نے اپنی تاریخ مین ذکر کیا ہے کہ سنہ پانسو نوّے مین بغداد مین ایک مردہ پایا گیا کہ بوسیدہ ہوگیا سوای ہڈیون کے اور کچہہ باقی نہ رہا تہا اوسکے دونون ہاتہون
دونون پانون مین لوہے کے پتر تہے اوسمین دو میخین ٹہونکی گئی تہین ایک تو اوسکی ناف مین اور دوسری اوسکی پیشانی مین اوسکی صورت خوفناک اور ہڈیان
موٹی تہین اوسکے ظاہر ہونیکا یہ سبب ہوا کہ پانی زیادہ ہوگیا اوسنے ٹیلے کی جانب کو کہول دیا یہ ٹیلہ معروف بہ تل الخمر تہا ۳ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح انتظم
مین کہا ہی کہ ہمکو ابو عبد اللہ محمد بن شنان سلامی تاجر نے حدیث کی اور یہ اللہ کے نیک بندون مین سی تہا کہا ایک آدمی بغداد مین لوہارون کی بازار کی طرف آیا اوسنے
چہوٹی چہوٹی میخین فروخت کین ہر میخ کے دو سر تہے لوہار نے اونکو لیلیا اور گرم کرنے لگا وہ نرم نہین پڑتی تہین یہانتک کہ وہ اونکے ٹہونکنے پیٹنے سی عاجز ہوگیا
تو اوسنے بائع کو تلاش کیا وہ مل گیا اوس سی کہا کہ یہ میخین تجہے کہان سی ملین اوسنے کہا مینے انکو پایا ہے لوہار اوس سی پوچہتا رہا یہانتک کہ اوسنی بتا دیا کہ ایک کہلی
قبر پائی اور اوسمین ایک مردے کی ہڈیان تہین ان میخون سے جکڑی تہین کہا مینے بہت کوشش کی کہ اونکو نکال لون تو مجہسے نہ ہوسکا مینے ایک پتہر لیا پہر اوس کی
ہڈیون کو توڑ ڈالا اور میخون کو جمع کر لیا ۴ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اوسکی نصف داڑہی اور نصف سر سفید ہوگیا تہا حضرت عمر رض نے اوس سی کہا
تیرا کیا حال ہی اوسنی کہا میرا گذر بنی فلان کے قبرستان پر ہوا رات کا وقت تہا ایک آدمی آگ کا کوڑا لیے ہوی ایک دوسرے آدمی کی طلب مین تہا جب وہ اوس سی ملتا
تو اوسکو مارتا اوسکی مابین سر سے قدم تک آگ مشتعل ہوجاتی جب وہ آدمی قریب ہوا تو کہا اے اللہ کے بندے تو میری فریاد رسی کر طالب نے کہا ای اللہ کے بندے
تو اسکی فریاد رسی نہ کر یہ برا اللہ کا بندہ ہے حضرت عمر نے کہا اسی لیے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکروہ رکہا ہی کہ ایک تمہارا تنہا سفر کری اخرجہ ہشام
بن عمار فی کتاب البعث عن یحیی بن حمزة حدثنی النعمان عن مکحول ۵ ابو حریش اپنے باپ سی روایت کرتے ہین کہ جب ابو جعفر نے کوفے کی خندق کہودی تو لوگون نے

اپنی مردون کو نقل کیا ایک جوان کو دیکھا کہ اپنے دونون ہاتھون کو کاٹ رہا تہا اخرجہ ابن ابی الدنیا ۶ یزید بن مہلب کہتے ہین کہ مجہسے عمر بن عبد العزیز نے کہا اے یزید مینے جس جگہ ولید کو اوسکی قبر مین رکہا تو ناگاہ وہ اپنے کفن مین پانون ہلاتا تہا اخرجہ ابن ابی الدنیا ۷ تاریخ مقریزی مین بذیل حوادث ۷۹۶ھ لکہا ہے کہ قاصد آیا کہ ایک آدمی ساحل کا تہا اوسکی عورت مرگئی اوسکو دفن کرکے لوٹ آیا پہر یاد کیا کہ قبر مین رومال بہول آیا اوسمین درہم تہے اوسنے گانون کے فقیہ کو لیا اور قبر کو کہودا تاکہ مال لیوے اور فقیہ کنارہ قبر پر تہے ناگاہ عورت بیٹہی ہوئی تہی اوسکے بالون سے مشکین بندہی تہین اور دونون پانون بہی بالون سے بندہے ہوئے تہے اسنے اوسکی مشکین کہولنا چاہا قدرت نہوئی تو اسمین جہد کرنا شروع کیا وہ اور عورت دونون لیے دہنسا دیے گئے کہ اونکا اتا پتا نہ لگا فقیہ قریہ ایکدن رات بیہوش رہے سلطان نے اس حادثہ کی خبر بہیجی اور شام سے شیخ تقی الدین بن دقیق العید رحمہ اللہ کی طرف لکہا وہ اوسپر واقف ہوئے اور لوگون کو دکہایا گیا کہ اس سے عبرت پکڑین ۸ **حکایت** عبد المومن بن عبد اللہ بن عیسی ضبی کہتے ہین کہ ایک نباش سے پوچہا اور وہ تائب ہوچکا تہا زیادہ تر عجیب تونے کیا دیکہا اوسنے کہا کہ مینے ایک آدمی کو اوکہاڑا ناگاہ اوسکے سارے جسم مین میخین ٹہکی ہوئی تہین اور ایک بڑی میخ اوسکے سر مین اور دوسری اوس کے پاؤن مین اخرجہ ابن ابی الدنیا

رویت عمل بد میت ۔ **حکایت** عبد العزیز بن عبد المنعم بن الصیقل الحرانی رحمہ اللہ تعالے کہتے ہین مجہسے عبد الکافی نے حکایت کی کہ وہ ایک بار ایک جنازے مین حاضر ہوئے کہتے ہین کہ ناگاہ ہمارے ہمراہ ایک غلام سیہ فام ہوا جبکہ لوگون نے نماز پڑہی تو اوسنے نہ پڑہی پہر جب ہم دفن مین حاضر ہوئے تو اوسنے میری طرف نظر کی پہر کہا کہ مین اوسکا عمل ہون پہر اوسنے اپنے آپکو قبر مین ڈالدیا کہتے ہین کہ مینے نظر کی تو کچہہ نہ دیکہا اعاذنا اللہ منہ آمین ذکرہ الحافظ ابو محمد القاسم البرزالی فی تاریخہ

سماعت عذاب قبر ۔ **حکایت** (۱) یزید بن عبد اللہ بن الشخیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص کسی زمین مین جارہا تہا کہ ایک قبر کے قریب پہر صاحب قبر کو سنا کہ وہ کہتا ہے آہ آہ اوسکی قبر پر کہڑا ہوا اور کہا کہ تجہے تیرے عمل نے فضیحت کیا اور تو فضیحت ہوا اخرجہ البیہقی فی کتاب القبر ۲ عبد اللہ ابن محمد مدنی اپنے ایک دوست سے روایت کرتے ہین کہ وہ اپنی زمین کی طرف گیا کہا کہ مجہے نماز مغرب نے قریب ایک قبرستان کی آلیا مینے اوسکے قریب نماز مغرب پڑہی مین بیٹہا ہوا تہا کہ ناحیہ قبور سے آواز انین سنی مینے جس قبر سے آواز سنی تہی اوسکے قریب گیا وہ کہہ رہا تہا اوہ مین تو نماز پڑہتا تہا مین تو روزہ رکہتا تہا میرے بدن پر رونگٹے کہڑے ہوگئے پس میرے ساتہہ جو شخص حاضر تہا مین اوس سے قریب ہوا اوسنے بہی سنا جیسے مین نے سنا مین اپنی زمین کی طرف چلا گیا دوسرے دن لوٹا پہر پہلی جگہہ مین نماز پڑہی اور ٹہیرا رہا یہانتک کہ سورج ڈوبا مغرب کی نماز پڑہی پہر مینے اوس قبر کی طرف کان لگایا ناگاہ وہ انین کرتا اور کہتا تہا اوہ مین تو نماز پڑہتا تہا مین تو روزہ رکہتا تہا پہر مین اپنے گہر آیا بخار چڑہا دو مہینے تک بیمار پڑا رہا اخرجہ ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات بسندہ

قبر کا عذاب وہی برزخ کا باعث ہی علمار رحمہم اللہ فرماتے ہین کہ عذاب قبر وہی عذاب برزخ ہی نسبت قبر کی طرف اسلیے کی گئی ہے کہ اکثر یہی ہی ورنہ ہر میت جسکی تعذیب کا اللہ تعالے نے ارادہ کیا وہ اوسکو پہونچیگی مقبور ہوا ہو اور گو اوسکو سولی پر چڑہایا ہو یا دریا مین ڈوب گیا ہو یا جانورون نے کہالیا ہو یا جل کے راکہہ ہوگیا ہو یا ہوا مین اوڑا دیا گیا ہو اور محل عذاب کا روح و بدن دونون ہین باتفاق اہل سنت کی اور اسی طرح کا قول نعیم مین ہی

عذاب قبر دو قسم ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ عذاب قبر کا دو قسم ہے ایک تو دائم وہ کفار و بعض عصاۃ کا ہے دوسرا منقطع یہ اون گناہگارون کا عذاب ہی جنکے جرم خفیف ہین سو وہ موافق اپنی جرم کی معذب ہونگے پہر اونسے عذاب دور ہوجاویگا اور کبہی عذاب دعا یا صدقہ وغیرہ سے رفع کردیا جاتا ہے

مسئلہ عجیب بدائع حافظ ابن قیم رحمہ اللہ مین لکہا ہی کہ ایک جماعت مردم نے کہا جبکہ نصرانی عورت مرجاوے اور اوسکے پیٹ مین مسلمان کا بچہ ہو تو اوس قبر مین نعیم و عذاب دونون نازل ہونگے نعیم تو لڑکے کے لیے اور عذاب ماں کے واسطے کہا کہ اسمین کسی طرح کا بعد نہین ہے جیسے اگر ایک قبر مین مومن و فاجر دونون دفن کیے جاوین تو قبر مین نعیم و عذاب دونون مجتمع ہونگے ۔

مردے شب جمعہ کو معذب نہین ہوتے امام یافعی رضی اللہ عنہ روض الریاحین مین فرماتے ہین ہمکو پہونچا ہے کہ شب جمعہ کو مردے معذب نہین ہوتے بسبب بزرگی اس وقت کی فرمایا احتمال ہی کہ اختصاص اسکا گنہگار مسلمانون کے ساتہہ ہو نہ ساتہہ کفار کے نسفی رحمہ اللہ نے بحر الکلام مین اسکو عام کہا ہی کہا کہ کافر جمعہ

اور شب جمعہ کو اور ساری ماہ رمضان مین کافر سی عذاب دور ہوجاتا ہی رہا مسلمان گنہگار سو وہ اپنی قبر مین معذب ہوتا ہی لیکن روز جمعہ اور شب جمعہ کو عذاب
اوس سی منقطع ہوجاتا ہی پہر قیامت تک عذاب کا عود اوسکی طرف نہین ہوتا ہے اور اگر جمعہ کے دن یا شب جمعہ مین مرا تو گہڑی بہر اوسکو عذاب ہوتا ہی اور اسی طرح
ضغطہ قبر کا پہر اوس سی عذاب منقطع ہوجاتا ہے قیامت تک عود نہ کریگا انتہی یہ اسپر دال ہی کہ عصاۃ مسلمین سوای ایک جمعہ یا اس سی کم کی معذب نہین ہوتے اور جب
جمعہ کو پہونچ جاتی ہین تو عذاب منقطع ہوجاتا ہی پہر عود نہین کرتا اور یہ محتاج دلیل ہی حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی بدائع مین فرماتی ہین کہ مینے قاضی ابو یعلی کے خط سے اونکی
تعلیق مین نقل کیا ہی کہ عذاب قبر کا منقطع ہونا ضروری ہی کیونکہ یہ دنیا کے عذاب سی ہے اور دنیا و ما فیہا منقطع ہی تو ضروری ہی کہ اونکو فنا و بلی لاحق ہو اور مقدار اوسکی
مدت کا معلوم نہین ہو سکتا انتہی حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ اسکی تائید وہ اثر کرتا ہی جسکو ہناد بن سری نی زہد مین مجاہد سی روایت کیا ہی کہا کہ کفار
کے لیے ایک ہجعہ یعنی خفیف نیند ہے وہ اوسمین قیامت تک نیند کا مزہ پاوینگے جب اہل قبور پکاری جاوینگی تو کافر کہیگا یا ویلنا من بعثنا من مرقدنا تو مومن جو
اوسکی قریب ہوگا کہیگا ہذا ما وعد الرحمن وصدق المرسلون **وصل** شرح برزخ مین انواع عذاب قبر کے بیان مین کہا ہے کہ اسکی کئی قسمین ہین (۱) آپنے
فرمایا کہ سات آدمیون کے مونہہ قبلے کی طرف سی پہیر دیے جاتے ہین اور یہ اللہ تعالے کے عذاب سی ہے عرض کیا گیا وہ کون ہین فرمایا شراب کا پینے والا شراب کا
بیچنے والا یعنی آزاد کا بیچنے والا اور وہ شخص کہ لونڈی غلام بیچنے کو اپنا پیشہ ٹہیرا دے جہوٹی گواہی دینے والا سود خوار نوحہ کرنیوالی عورت غلہ روکنے والا تارک جماعت
(۲) میت کے واسطے آگ کے دروازے کہلنا روایت ہی کہ معاذ بن جبل جبکہ مری تو انکے جنازے پر فرشتے اوتری یہانتک کہ آفتاب کی شعاع کو چہپا دیا پہر جب
دفن کیے گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی قبر پر بیٹہے اور آپ کے چہرے کا رنگ زرد ہوگیا کسی نی اسکا سبب پوچہا فرمایا مینے دیکہا کہ اوسکی لیے ستر دروازے
آگ کے کہولے گئے پہر جب میرا دل غمگین ہوا اور میرا چہرہ زرد ہوگیا تو میرے رب کا حکم آیا کہ مینے تیری لیے بخشدیا ای محمد مین تیرے چہرے کی زردی کو نہین چاہتا
ہون عرض کیا گیا انکی تعذیب کا کیا سبب تہا فرمایا بد خلقی اوسکی ساتہ اپنی اہل کی اس سی معلوم ہوا کہ بی بی سی بدخلقی کرنا موجب عذاب قبر ہی **ف** اصل کتاب مین
معاذ بن جبل ہی مگر یہ ٹہیک نہین ہی شاید سعد بن معاذ ہون یا اور کوئی صحابی واللہ اعلم کیونکہ تقریب مین لکہا ہی کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بعد وفات حضور پرنور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ۱۸ھ ہجری مین انتقال ہوا تو پہر حضور کا اونکی قبر پر تشریف لانا کیونکر ہو سکتا ہی مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر بقیع پر ہوا
آپ نی ایک قبر کو دیکہا فرمایا لبیک یعنی مین حاضر ہون اللہ نے مجہسے وعدہ کیا ہے یعنی شفاعت کا پہر جب قریب ہوئی تو اللہ کے لیے سجدہ کیا اور روئے پہر اپنا سر اوٹہایا
اور خوش ہوئے کسی نے اسکا سبب پوچہا تو فرمایا کہ وہ عذاب کیا جاتا تہا جبکہ اوسنی مجہے دیکہا تو پکارا ای محمد شفیع امت کے تو مینے لبیک کہا اوسنے کہا میرے اوپر نار ہے
اور میرے نیچے نار اور میرے بائین طرف نار ہی یا رسول اللہ آپ میری فریادرسی فرمائین سو اللہ نے میری شفاعت اوسکے لیے قبول فرمائی پس مین خوش ہوا عرض کیا گیا
یا رسول اللہ اس بندے نے کیا کیا تہا فرمایا اسکی زبان فحاش تہی یعنی زبان سی بہت فحش بکتا تہا (۳) کیڑے مکوڑے آپ نی فرمایا ہے کہ قبر کیڑون کا گہر ہی ایک گڑہا ہے آگ
کے گڑہون سی فرمایا اگر ایک کیڑا قبر کے کیڑون سی اپنا ڈنک ماری کسی پہاڑ پر مثل بو قبیس کے تو وہ راکہ ہوجاوے پس خرابی ہی اوسکی بچہوون اور سانپون سی **حکایت**
مروی ہی کہ ایک عورت مالدار اونکی بیٹیون سی بغداد مین مرگئی اوسکے غسل کے لیے پردہ اوٹہایا ناگاہ ایک سانپ بمقدار اوسکی جسم اور اوسکے طول کی اپنا مونہہ اوسکے مونہہ پر
رکہی ہوئے پہرا اوسکے سوتا تہا لوگ اس امر مین متحیر ہوئے اوسکی باپ نی کہا ای سانپ ہم بیشک جانتے ہین کہ تو اللہ کے حکم سی آیا ہی لیکن ہمکو ضروری ہی کہ ہم سنت قائم کرین
سو تو ہماری لڑکی سی گہڑی بہر الگ ہوجا یہانتک کہ ہم اوسکو نہلا دین پہر تو کر جسکا تجہے حکم ہے پہر وہ گہر کے کونے کی طرف چلا گیا اوسکی طرف دیکہتا رہا جب ہم غسل سے
فارغ ہوچکے تو وہ آیا اور اوسکے ساتہ کفن مین سو گیا اور وہ اوسکے ساتہ دفن کردیا گیا نہلانے والی نے اوسکے باپ سی پوچہا کہ تیری بیٹی نی کیا کیا تہا جس سی وہ قبر مین اس
بلا کے ساتہ مبتلا ہوئی اوسنی کہا مجہو نہین معلوم مگر ہان اتنی بات ہی کہ وہ نماز کو وقت سی تاخیر کرتی تہی (۴) میت کا مثل سور کے ہوجانا اعاذنا اللہ منہ آپ نی فرمایا کہ جو شخص اپنا
سر رکوع و سجود مین امام سی پہلے اوٹہاتا ہی اوسکا مونہہ مثل خنزیر کے کردیا جاتا ہی **ف** اصل مین یون ہی ہی مگر حدیث کی کتابون مین ذکر گدہے کا آیا ہی یعنی جو شخص امام سے پہلے

منقول ہو کرم **حکایت** ۵ کا نشان کتاب نہ معلوم نہ راوی کی پتہ نہ روایت کہان کی ہے واللہ اعلم یہ جابی یا سر کردہ کا سر گروہ ہے کہ اوسکا خوف ہی کہ رکہتا تہا اور سر اوسکا سجدی مین رکوع
ایک جوان آدمی غمگین عبد الملک بن مروان کے پاس آیا عبد الملک نی اسکا سبب پوچہا اوسنی کہا بسبب گناہ کے عبد الملک نے کہا کیا تیرا گناہ زیادہ بڑا ہی یا آسمان و
زمین اوسنی کہا بلکہ میرا گناہ اعظم ہے پہر عبد الملک نے کہا کیا تیرا گناہ اعظم ہے یا عرش اوسنی کہا میرا گناہ عبد الملک نے کہا کیا تیرا گناہ اعظم ہے یا اللہ کی رحمت جوان نے
سکوت کیا پہر عبد الملک نی کہا تیرا گناہ کیا ہے اوسنے کہا مین کفن چور تہا مین پانچ آدمیون نی جو کہ قبرون مین تہی اونہون نی مجہے توبہ پر مستعد کیا مینے ایک قبر کو کہودا تو مین
ایک آدمی کو دیکہا کہ اوسکا مونہ قبلہ کی طرف سے پہیر دیا گیا تہا اور اوسپر عذاب کیا جاتا تہا مین ڈر گیا اور لوٹا ایک ہاتف نے آواز دی کہ تو اس سی کیون نہین پوچہتا
کہ وہ کس سبب سی مبتلا ہوا مینے کہا مین نہین پوچہ سکتا اوسنی کہا کہ یہ نماز کے ساتہ استخفاف کرتا تہا سو اس سی ایمان سلب کیا گیا اعاذنا اللہ منہ اس سی معلوم ہوا
کہ نماز کو ہلکا سمجہنا موجب ہی سلب ایمان کا وقت موت کے نماز کا استخفاف یہی ہے کہ اول وقت مین نہ پڑہے جب وقت جانے لگی تو مرغے کی طرح ٹہونگین لگاوے
پورا پورا رکوع و سجود ادا نہ کری نماز کو جماعت سی نہ پڑہے نہ اوسکا اہتمام کرے ایک قبر کو مینے کہودا میت کو دیکہا کہ وہ سور ہو گیا تہا اور طوق و بیڑیون سی جکڑ بند تہا مین
ڈر گیا اور لوٹا ہاتف نے آواز دی کہ تو کیون نہین پوچہتا کہ کس سبب سی مبتلا ہوا مینے کہا مجہے قدرت سوال کی نہین ہی اوسنی کہا کہ یہ شراب پیتا تہا جس چیز کو اللہ نے
حرام کیا تہا اسنے اوسکو حرام سمجہا اس سی معلوم ہوا کہ شارب خمر اگر بدون توبہ کے مرجاویگا تو وہ قبر مین معذب ہوگا اور اوسکا مونہ سور کا ہو جاویگا تیسرے ایک قبر کو کہودا
میت کو دیکہا کہ وہ آگ کی میخون سی بندہا ہوا تہا اور اوسکی زبان گدی کی طرف نکلی ہوئی تہی اور عذاب کیا جاتا تہا مین ڈر گیا اور لوٹا ہاتف نے آواز دی کہ تو میت
اکا حال کیون نہین پوچہتا مینے کہا مجہے سوال کی قدرت نہین ہی اوسنی کہا یہ ساعی تہا لوگون کے مالون کے ساتہ سعی کرتا تہا چوتہے ایک قبر کو کہودا میت کو دیکہا کہ اوسمین
آگ مشتعل تہی اور وہ جل رہا تہا فرشتے اوسکو مار رہے تہے اور وہ چیختا تہا مین ڈر گیا اور لوٹا ہاتف نے آواز دی کہ تو میت کا حال کیون نہین پوچہتا کہ وہ کس سبب سے
مبتلا ہوا مینے کہا مجہی قدرت سوال کی نہین ہی اوسنی کہا جہوٹا تہا اللہ کی جہوٹی قسم کہایا کرتا تہا اس سی معلوم ہوا کہ جہوٹی قسم موجب ہی عذاب قبر کی پانچوین مینے ایک قبر کو کہودا
میت کو دیکہا کہ فرشتے اوسکو آگ کے ستون سی مارتے ہین اور وہ باواز بلند چلاتا ہی مین ڈرا اور لوٹا ہاتف نے آواز دی کہ تو میت کے حال سی کیون نہین پوچہتا کہ
وہ کس سبب سی مبتلا ہوا مینے کہا مجہی اوس سی سوال کرنیکی طاقت نہین ہی اوسنی کہا یہ کہلنڈرا تہا نرد کے ساتہ کہیلتا تہا جس خبر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع
فرمایا تہا یہ اوس سی باز نہ رہا اس سی معلوم ہوا کہ نرد و شطرنج وغیرہ کہیلنا موجب اثم اور عذاب قبر کا باعث ہی نعوذ باللہ من عذاب القبر واہوالہ انتہی غرضکہ قبر کا عذاب
معاصی دل آنکہہ کان زبان مونہہ پیٹ شرمگاہ ہاتہہ پاؤن اور ساری بدن سی ہوتا ہے اور جو نیک کام انہین اعضا سے صادر ہوتے ہین اونپر اجر و ثواب ملتا ہی قبر و
برزخ مین ہر طرح کی راحت نصیب ہوتی ہی اگر اچہے کام ہین تو یہی قبر ایک چمن ہو جاتی ہی بہشت کے چمنون سی اور جو برے کرتوت ہین تو پہر ایک گڑہا ہے جہنم کے
گڑہون سی اللہم انا نعوذ بک من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا و نعوذ بک من عذاب البرزخ و فتنۃ القبر و فتنۃ المحیا و الممات و فتنۃ المسیح الدجال
و نسألک ان توفقنا لصالح الاعمال و نستعینک علی ذکرک و شکرک و حسن عبادتک فی البکور والاصال و صلی اللہ علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین
آمین ثم آمین یا رب العالمین یا ارحم الراحمین **وصل** ایک رسالہ مختصر دو جزو کا امام ابو اسحاق یحیی بن حسین بن امیر المؤمنین منصور باللہ قاسم بن محمد یمنی رحمہ اللہ
نے بیان مین عذاب قبر کے تالیف کیا اور الزواجر فیما جری من عذاب المقابر اوسکا نام رکہا باعث تالیف دو امر ذکر کیے ایک یہ کہ مینے باب یمن صنعاء یمن کے
قبرستان سی ایک معذب کو سنا کہ وہ قریب سال بہر کے اپنی قبر مین عذاب کیا جاتا تہا اوسکی آواز اور رونا نالہ اول رات سی آخر تک موقوف نہین ہوتا تہا دوسرا امر یہ کہ
اکثر لوگون مین وعظ اثر نہین کرتا ہی علما نی ذکر کیا ہی اللہ تعالی مسلمانون مین سی بعض اہل معاصی کا عذاب ظاہر کر دیتا ہے اور کافر کا عذاب ظاہر نہین کرتا اسلیے کہ عصاۃ
مین سی جسکو اللہ تعالی چاہے زجر و تخویف کا فائدہ حاصل ہو جاوے پہر شرح الصدور سی احادیث و حکایات ذکر کیے ہین بعض حکایتین جو بدا ہین سی ذکر کیجاتی ہین جنکا
ذکر اس کتاب مین نہین ہوا **حکایت** صاحب رسالہ کہتی ہین مجہے ایک جماعت ثقہ نے خبر دی کہ ایک گورکن نے شہر صنعا مین اتفاقا ایک قبر کہودی اوسمین کوئی چیز

بھول گیا اور مردہ اوسمین دفن ہو چکا تھا وہ لوٹ آیا اور قبر کو کھودا جب مردی کو کھولا تو اوسمین ایک ہولناک چیز دیکھی وہ یہ تھی کہ اوس میت پر ایک بڑا سانپ تھا اوسنی میت کو گھیر لیا تھا یہ اوس سی ڈر گیا اور اوسپر غشی طاری ہوئی اور اوسکی عقل بگڑ گئی وہ اب تک بقید حیات ہی قبرین کھودنا اوسنی چھوڑ دیا ہی اور عقل اوسکی جاتی رہی

حکایت مجھی ایک جماعت ثقات نی خبر دی کہ سید ہادی بن حسن ہجری ہجرہ والونمین سی تھی اونکو یہ اتفاق ہوا کہ وہ راہ مین جا رہے تھی کہ ایک کھوپڑی دیکھی و راوسمین لگام تھی انہون نے اوسکو لیا اور دفن کر دیا زمین نی اوسکو اپنی پیٹ سی پھینک دیا انکو اوسکی شان و حال سی تعجب ہوا یہ اوسمین فکر کرتے رہی پھر اوس سی ایک آواز ظاہر ہوئی سید بیہوش ہو گئے پھر انکو ہوش آیا

حکایت امام مہدی رحمہ اللہ نے اپنی غایات مین نقل کیا ہی کہ ایک کھوپڑی پائی گئی اوسمین ایک سوئی تھی وہ اوس سی کھینچی گئی پھر وہ اوسمین لوٹ گئی

حکایت ۲۵ - رمضان ۱۲۴۲ سنہ ہجری مین بنو سنیاد ربنو معین دونون ملے یعنی انمین لڑائی ہوئی قبیلہ بنی معین مین سی ایک شخص کو تیر لگا اونکا نام مسعود بن علی تھا اوسکو اوٹھا لائے وہ راہ مین مر گیا پھر اوسکو اوسکے گھر مین ایک بڑی کھاٹ پر چھوڑ دیا کھاٹ کا عرض چار گز کا تھا جسوقت میت کے گھر والی بہت ہو گئی تو بعد تعزیت کے گھر کی چھتون پر چڑھ گئی ناگاہ میت کا بھائی کہتا ہے جلد آؤ تاکہ اس حالت کو دیکھو جسکی طرف میت ہو گیا ہے عورت مرد سب آگئی اوسپر کھڑے ہوے ناگاہ اوسکا جسم کھاٹ سی بھی زیادہ تر چوڑا ہو گیا اسی طرح اوسکی لنبان بھی بڑھ گئی اور اوسکا جوف بلند ہو گیا یہانتک کہ مثل ایک ٹکڑے پہاڑ کے ہو گیا اور اوسکی سارے اعضا بڑھے یہانتک کہ مثل ستونون کی ہو گئی اور اوسکی ہر اونگلی ایسی ہو گئی جیسے بڑے سے بڑا ہو بچا آدمی کے پہونچون سی موٹا ہی اور سر اوسکا مثل تہر کے اور کان جیسے گدہے کے کان اور دانت جیسے لوہے کے ٹکڑے ہو گئے اور زبان اوسکی سینے پر اوتر آئی یہانتک کہ قریب تھا کہ اوسکی ناف تک پہونچ جاوی اور لوگ اوسکی نزدیک تھے اور موہنہ اوسکا کالا ہو گیا لوگ اوسکو دیکھ رہے تھے اور اوسکے حال مین فکر کر رہے تھے کہ اوسنی ایک ایسی چیخ ماری جس سی زمین کانپ اوٹھی اونہون نی اوسکی چیخے کا حلطہ سنا پھر اوسکا جسم آبلہ دار ہو گیا اور آبلے مثل لوہے کے خودون کے ظاہر ہو گئے جب گھڑی بھر رات گزر چکی تو اپنے چیخنے سے چپ رہا اور میت کی بوجھ کی مارے سر پر ٹوٹ گیا جب صبح ہوئی تو ایک بڑا گڑہا کھودا اور ساٹھ آدمی جمع ہوے انکو اوسکے اوٹھانے پر قدرت نہ ہوئی پھر اونہون نی گھر توڑا دروازے توڑے بعد اسکی لکڑیون سی اوسی نکالا جیسے بڑے پتھرون کو نکالتے ہین لکڑیون سی اوسکو لوٹتے پوٹتے رہے یہانتک کہ اوسکو گڑھے تک پہونچایا اسکے بعد اور بہت کچھ لکھا ہی عذاب قبور مین یہ زیادہ تر عظیم ماجرا ہے اس قصہ ہائلہ عظیمہ مفجعہ کو قاضی عبد اللہ بن زید عنسی نے فقیہ محمد بن سلیمان منبہی سی روایت کیا ہی جو کہ اس قصے کے مشاہدہ کرنے والے تھے یہ قصہ معروف مشہور و مستفیض ہی فقیہ مذکور کہتے ہین کہ یہ قضیہ بلد شغنان مین بلاد راز بلاد خولان غربی صعدہ سی واقع ہوا حدیث صحیح مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وارد ہوا ہی کہ جسوقت دو مسلمان اپنی دو تلوارون کے ساتھ ملتے ہین پھر ایک اونکا اپنے صاحب کو قتل کرتا ہی تو قاتل و مقتول نار مین ہین عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو قاتل ہی پھر مقتول کا کیا حال ہی فرمایا اوسنے اپنے صاحب کے قتل کا ارادہ کیا انتہی

حکایت اسی طرح ایک قصہ مشہور عبد اللہ بن مصعب بن زبیر کا ہی یحیی بن عبد اللہ نے ہارون رشید سے کہا کہ عبد اللہ کا ایک قصیدہ ہی اوسکو پڑھا عبد اللہ نے اوسکا انکار کیا جسوقت وہ قصیدہ پورا کیا تو ہارون کا چہرہ متغیر ہوا عبد اللہ نے قسم کھائی کہ وہ شعر اوسکے نہین ہین یحیی بن عبد اللہ نے کہا یا امیر المومنین واللہ یہ شعر سوا اسکے اور کسی کے نہین ہین مینے اس سے پہلے کبھی جھوٹی سچی قسم اللہ کی نہین کھائی ہے تم مجھے چھوڑ دو مین اس سے ایسی قسم لونگا کہ جو کوئی اوسکو جھوٹی کھائیگا تو جلد اوسکو عقاب ہوگا ہارون نی کہا اوس سی قسم لی یحیی نے ایک سخت مغلظ قسم لی عبد اللہ نے انکار کیا ہارون خفا ہوا اور فضل بن ربیع سی کہا کہ اگر یہ سچا ہے تو اسے کیا ہوا ہے کہ قسم نہین کھاتا ہے یہ میری چادر جو مجھپر ہی اور یہ میرے کپڑے اگر کوئی مجھسے قسم لے کہ وہ میری نہین تو مین ضرور قسم کھالون فضل نے عبد اللہ کو لات ماری اور چلایا کہ قسم کھا تیری خرابی ہو پھر عبد اللہ نے قسم کھائی اور چہرہ اوسکا متغیر تھا اور وہ کانپتا تھا یحیی نے عبد اللہ کے دونون شانونکے درمیان مین مارا پھر کہا ای ابن مصعب واللہ تو نے اپنی عمر کو کاٹ ڈالا واللہ تو ہرگز اسکے بعد فلاح نہ پائیگا عبد اللہ اپنی جگہہ سی ٹلا تھا کہ اوسکو جذام ہو گیا ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تیسری دن مر گیا فضل بن ربیع اوسکی جنازے پر حاضر ہوا جب لوگ اوسکو قبر پر لائے اور لحد مین رکھا اور اوسپر اینٹین رکھی گئین تو قبر دھنس گئی وہ نیچے چلا گیا یہانتک کہ لوگون کی آنکھون سی غائب ہو گیا قرار قبر کا نظر نہ آیا اور اوس سی ایک غبار عظیم نکلا فضل چلایا مٹی لاؤ مٹی لاؤ پھر ڈالنا شروع کیا اور وہ

نیچی چلی جاتی تہی کانٹون کے گچھے لگائے گئے اونکو ڈالا وہ نیچے چلے جاتے تھے اوسوقت حکم دیا تو قبر پر لکڑی کا سقف بنا دیا گیا اور اوسکو درست کر دیا اور حاکم گہر لوٹ آیا **حکایت** علامہ ابن حجر ہیتمی مکی صاحب زواجر عن اقتراف الکبائر رحمہ اللہ تعالے فرماتے ہین کہ مین کم سن تہا اپنے والد مرحوم کی قبر کی خبر گیری قرات کے لیے کرتا تہا ایک دن بعد نماز صبح کی تاریکی مین نکلا مہینا رمضان کا تہا مین گمان کرتا ہون کہ عشرۂ اخیرہ بلکہ شب قدر تہی جب مین قبر پر بیٹہا اور کچہہ قرآن پڑہا اور قبرستان مین سوا میرے اور کوئی نہ تہا تو ناگاہ مینے ایک نالۂ عظیم یعنی آہ آہ کرنا اور انین آہ آہ آہ سنا ایسی کہ اوسنے مجھے ہلا دیا یہ آواز ایک قبر سی آتی تہی کہ وہ چونہ و گچ سی بنی ہوئی تہی نہایت سفید تہی مینے قرات کو قطع کر دیا اور کان لگایا تو اوس آواز کو قبر کے اندر سے سنا اور یہ معذب آدمی ایسا نالۂ عظیم کرتا تہا جس سے سننے والے کا دل بیقرار ہو جائے گہبرا جائے مینے تہوڑی دیر اوسکی طرف کان لگایا جب روشنی ہوئی تو اوسکی آہٹ مجہسے مخفی ہو گئی اتنے مین ایک آدمی کا گذر ہوا مینے اوس سی کہا یہ کس کی قبر ہے کہا یہ فلان کی قبر ہے مینے اوسکو کم سنی مین پایا تہا وہ بنہایت مسجد اور نمازون کا ملازم تہا اونکی اوقات مین اور بات چیت کرنے سے ساکت رہتا تہا اور ان سب باتون کا مینے خود اوس سی مشاہدہ کیا تہا کہتے ہین کہ یہ بات مجہپر بہت گران گذری کیونکہ ظاہر مین جن احوال خیر کے ساتھ وہ متلبس تہا مین اونکو جانتا ہون مینے اوسکا سبب پوچہا اور جن لوگونکو اوسکی حقیقت احوال پر اطلاع تہی اونسے خوب دریافت کیا تو اونہون نی مجہے خبر دی کہ وہ سود کہاتا تہا اور وہ تاجر تہا اوسکا نفس خبیث اسیر رہتی تہوا کہ وہ حلال کہاوے یہانتک کہ اوسے موت آئی بلکہ اوسکو شیطان نی معاملہ بالربا کی صحت کی زینت دی تا کہ اوسکا مال کم نہو جسوقت مینی یہ حکایت شہر والون سی بیان کی تو اونہون نی مجہسے کہا کہ اس سی بہی زیادہ تر عجیب عبد الباسط رسول قاضی فلان ہی اس آدمی کو بہی مین پہچانتا تہا یہ شخص ابتدای امر مین قاضیون کا رسول تہا پہر صاحب ثروت ہو گیا مینے کہا اوسکا کیا حال ہی کہا جبکہ اوسکی قبر کے پہلو مین کہودا گیا تاکہ اوسمین اور میت کو رکہین تو دیکہے اوسکی قبر مین ایک زنجیر دیکہی اور اوس زنجیر مین ایک بڑا سانپ اوسکے ساتھ بندہا ہوا تہا ہم بہت ڈرے اور جلدی سی زمین پر مٹی ڈال دی **حکایت** ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہین ہمنے ایک اور آدمی کو دیکہا جبکہ اوسکی قبر کہودی اوس سی سوا ایک کہوپڑی کے اور کچہہ باقی نہین رہا تہا ناگاہ اوسمین بڑی بڑی میخین جوڑے سر کی لگی ہوئی تہین گویا وہ ایک بڑا دروازہ ہی **حکایت** یہی کہا ہی کہ ہمنی فلان شخص کی قبر کہودی تو اوسکی قبر سی ایک بڑا سانپ نکلا ہمنے اوسے دیکہا کہ وہ اوسکی گردن مین کونڈلی ماری ہوئی تہا ہمنے اوسکا دفع کرنا چاہا تو اوسنی ہمپر ایک پہنکار ماری یہانتک کہ قریب تہا کہ ہم سب کو ہلاک کر دی نعوذ باللہ من عذاب القبر **حکایت** ابن جوزی رحمہ اللہ نے مختصر مدہش مین کہا ہی مروی ہی کہ عیسے علیہ السلام ایک گروہ مین اپنی اصحاب سی ایک کہوپڑی ہولناک کہوکہلی پر گذرے اونکے اصحاب نی اونسی کہا یا روح اللہ اگر آپ اللہ سبحانہ سی دعا کرین کہ وہ ہماری لیے اس کہوپڑی کو نطق دے تا کہ وہ ہمکو اون عجائب کی خبر دے جو اوسنے دیکہے ہین تو البتہ اللہ تعالی سی ہم امید رکہتی ہین کہ اس سے ہمکو نفع ہو عیسی علیہ السلام نے دو رکعت نماز پڑہی اور اللہ تعالی سے دعا کی اللہ تعالی نے اوسکو نطق دیا کہا ای روح اللہ پوچہو جو چاہو اللہ عزوجل نے مجہے حکم دیا ہے کہ مین تمکو جواب دون عیسی علیہ السلام نے اوس سی کہا تو اس دنیا مین کون تہا کہا ای روح اللہ مین اس زمین کا بادشاہ تہا اور ہزار برس اسمین زندہ رہا ہزار ایسے جنگی ہزار شہر فتح کیے ہزار لشکرون کو ہزیمت دی اور ہزار سرکش بادشاہون کو قتل کیا پہر بعد اسکے موت ہوئی اور مقر مینے اس دہر کو فتح کیا اور اوسکو آزمایا سو مینے دنیا مین کوئی چیز زہد سی زیادہ تر نافع نہین دیکہی اور نہین دیکہی ہلاکت لوگون کی مگر حرص و طمع مین اور نہین پائی مینے عزت مگر رضا مین ساتھ اوس چیز کے جو کہ اللہ عزوجل نی قسمت کی ہے

لا ترقدن لعینك السہر + وانظر الی ما تصنع العبر + وانظر الی عین مصرعہ + ما دام یمکن طرفك النظر + فاذا جثت ولم تجد احدا + فسل الزمان فعنده الخبر

حکایت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ حواری عیسی علیہ السلام کے پاس آئے عرض کیا یا روح اللہ وکلمۃ اللہ آپ ہمکو ہمارے دادا سام بن نوح کو دکہا دو تا کہ اللہ اس سی ہماری یقین کو زیادہ کری عیسی علیہ السلام سام بن نوح علیہ السلام کی قبر پر اونکو لیگئے کہا زندہ ہو جا اللہ کے اذن سی ای سام بن نوح وہ اللہ تعالی کی قدرت سے کہڑے ہو گئے مثل کہجور کے عیسے علیہ السلام نے اونسی کہا ای سام تم کس قدر زندہ رہے کہا مین چار ہزار برس زندہ رہا دو ہزار برس بنا کی اور دو ہزار برس آبادی کی عیسی علیہ السلام نے کہا تو دنیا آپ کے نزدیک کس طرح تہی سام نے اونسی کہا جیسے ایک گہر ہے کہ اوسکے دو دروازے ہین اس سی داخل ہوا اور اوس سی نکل گیا **حکایت** ایکدن

اپنی تاریخ مین ترجمہ بکر بن عمر بن یحیی سجاد کے نزدیک لکہا ہے منقول ہی کہ ایک شخص فقیہ کی کہیتی کی حفاظت کیا کرتا تہا اور ہمیشہ اپنے سر کو کپڑے کے پارچون سے لپیٹے رکہتا تہا فقیہ ایک دن کہیتی کی طرف نکلا اوس شخص کو سوتا پایا عمامہ اوسکے سر سے اوتر گیا تہا اور ناگاہ سر اوسکا ایک ہڈی تہا اوسپر جلد نہتی فقیہ نے اوسکے سر کی ہڈی کہلنے سے تعجب کیا پہر اوسکو جگایا وہ ڈرتا ہوا اوٹہ بیٹہا اور اون چیتہڑون سے اپنے سر کو چہپا لیا فقیہ نے اوس سے کہا کچہہ ڈر نہین ہی اور حال کو اوسپر سہل کیا اور اوس سے اسکا سبب پوچہا کہا مین اولاد زبید سے تہا جو کہ اپنی جانون پر اسراف کرتے ہین یعنی معاصی مین گرفتار ہین اور مین قبرون کو اوکہاڑ کر مُردون کا کفن بیچا کرتا تہا کسی تاجر کی بیٹی مرگئی مینے سنا کہ وہ نفیس کفن مین کفنائی گئی ہی مینے رات کو اوسکی قبر کہود دی جسوقت مینے لحد کو کہولا ناگاہ ایک ہاتہ اوس سے نکلا اور سے میرے سر کا چمڑا اوتار لیا جسکو کہ تو نے دیکہا اوس عورت نے کہا ای قلیل التوفیق کیا تو اللہ سے نہین ڈرتا اور اپنے فعل سے باز نہین رہتا مینے جواب دیا کہ مین اللہ کی طرف توبہ کرنیوالا ہون اوسنے کہا اگر تیری توبہ سچی ہوئی تو تجہے کوئی شی ضرر نہ دیگی تو چلا جا اور اللہ تعالی کی طرف توبہ کر مین اپنی گہر چلا آیا اور اپنے حال کو گہر والون وغیرہم سے چہپایا اللہ تعالی نے مجہپر عافیت کے ساتہ احسان فرمایا پہر مین زبید سے نکل آیا انتہی

باب ۳۵ بیان مین اون اعمال کی جو کہ عذاب قبر سے نجات دیتے ہین

شہادت (۱) مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شہید کے لیے اللہ کے نزدیک چہہ خصال ہین مغفرت کیجاتی ہی واسطے اوسکے اول دفعہ مین اوسکے خون سے اور دیکہتا ہے اپنا ٹہکانا جنت سے اور پناہ دیا جاتا ہے عذاب قبر سے اور امن مین ہوتا ہی فزع اکبر سے اور رکہا جاتا ہے اوسکے سر پر تاج وقار کا اور یاقوت اوس تاج کا بہتر ہے دنیا وما فیہا سے اور بیاہ کیا جاتا ہے بہتر بیبیون حور عین سے اور شفاعت قبول کیا جاتا ہی ستر آدمیون مین اوسکے اقارب سے اخرجہ الترمذی وابن ماجہ (۲) **شکم کی بیماری سے مرنا** سلیمان بن صرد وخالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کو کہ اوسکے پیٹ نے قتل کیا وہ اپنی قبر مین معذب نہوگا اخرجہ الترمذی وحسنہ وابن حبان والبیہقی (۳) **طول سجود** سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ اونکو بعض اہل کتاب نے خبر دی کہ عیسے علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ طول قنوت یعنی قیام امان ہی پل صراط پر اور طول سجود امان ہے عذاب قبر سے اخرجہ ابو نعیم (۴) **سورۂ تبارک الذی پڑہنا** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ اونہون نے ایک آدمی سے کہا کیا مین تجہے ایک حدیث کا تحفہ نہ دون کہ تو اوس سے خوش ہو اوسنے کہا ہان فرمایا تو تبارک الذی بیدہ الملک کو پڑہ اور اپنے گہر والون کو اور ساری اولاد کو اور گہر کے اور پڑوسیون کے بچون کو سکہا اسلیے کہ وہ نجات دینے والی اور جدال کرنیوالی ہی مجادلہ یا مخاصمہ کریگی دن قیامت کے نزدیک اپنے رب کے واسطے پڑہنے والے کے اور چاہیگی اوسکے لیے کہ اوسکو نجات دے اور اوسکے سبب سے صاحب اوسکا نجات پائیگا عذاب قبر سے اخرجہ عبد فی مسندہ ۲ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ سورۂ ملک مانعہ ہی عذاب قبر سے منع کرتی ہی لایا جاتا ہے صاحب اوسکا قبر مین سر کی طرف سے یعنی ملک عذاب آتا ہے تو اوسکا سر کہتا ہے تیرے لیے مجہپر رستہ نہین ہی اوسنے تو مجہہ مین سورۂ ملک کو یاد رکہا ہی پہر دونون پاؤن کی طرف سے آتا ہی تو اوسکے پاؤن کہتے ہین تیرے لیے مجہپر راہ نہین ہی وہ تو مجہپر کہڑا رہتا تہا ساتہ سورۂ ملک کی اخرجہ خلف ابن ہشام فی فضائل القرآن والحاکم وصححہ والبیہقی ۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین جس کسی نے تبارک الذی بیدہ الملک کو ہر رات پڑہا تو اللہ اوس کو بسبب اوسکی عذاب قبر سے منع کریگا اور ہم زمانۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اوسکا نام مانعہ رکہتے تہے اخرجہ النسائی ۴ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک شخص مرگیا اور اوسکے ساتہ کتاب اللہ سے سوای تبارک کے اور کچہہ نہ تہا جب وہ اپنے حفرہ یعنی قبر مین رکہا گیا تو اوسکے پاس فرشتہ آیا سورۂ ملک اوسکی رو برو کہڑی ہوگئی فرشتے نے اوس سے کہا کہ تو اللہ کی کتاب سے ہے اور مین تیری ناخوشی کو برا جانتا ہون اور مین مالک نہین ہون تیرے لیے اور اوسکے لیے اپنی جان کے نفع وضرر کا اگر یہ اوسکے ساتہ تیرا ارادہ ہی تو تو رب کی طرف جا اوسکے واسطے شفاعت کر پس وہ رب کی طرف جاویگی کہیگی یا رب فلان نے تیری کتاب کے درمیان سے میرا قصد کیا مجہے سیکہا پڑہا سو کیا تو اوسکو آگ سے جلانیوالا ہی اور اوس سے عذاب کرنیوالا حال آنکہ مین اوسکی پیٹ مین ہون سو اگر تو اوسکی ساتہہ کرنیوالا ہے تو مجہے اپنی کتاب سے محو کر دے تب فرماتا ہے کیا مین تجہے نہین دیکہتا ہون کہ تو خفا ہوگئی وہ کہتی ہے مجہے لائق ہی کہ مین خفا ہون رب فرماتا ہی تو جا مینے اوسکو بخشا

اور تیری شفاعت اوسکے حق مین قبول کی وہ آتی ہے فرشتے کو پھیر دیتی ہے وہ بدحال ناکام نکلا آتا ہی پھر آتی ہی اپنا موخہ اوسکے موخہ پر رکھتی ہی اور کہتی ہی مرحبا ہے
اوس موخہ کو کہ بہت بار اوسنے مجھے پڑہا مرحبا ہے اس سینے کو کہ اوسنے مجھے بہت بار یاد رکہا مرحبا ہے ان دونون پاؤن کو کہ بہت بار میرے ساتھ کھڑے رہے پھر قبر مین
اوسکو انس دیتی ہی واسطے خوف وحشت کے اوسپر انس کہتی مین جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث بیان فرمائی تو چہوٹا بڑا آزاد غلام کوئی باقی نہین
رہا مگر اوسنی سورۂ ملک کو سیکہ لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکا نام منجیہ کہا ہی اخرجہ ابن عساکر بسند ضعیف **۵ ابن مسعود** رضی اللہ عنہ فرماتے
ہین کہ میت جس وقت مرتا ہے تو اوسکے گرداگرد کئی آگین جلائی جاتی ہین ہر آگ اپنے پاس کی چیز کو کہاتی ہی اگر کوئی ایسا عمل اوسکے لیے نہین ہی جو کہ اوسکی اور آگ
کے درمیان مین حائل ہو اور ایک آدمی مرگیا سوائے سورۂ تبارک کے اوسکو قرآن سی نہین پڑہتا تہا پس آگ اوسکے سر کی طرف سی آئی سورت نے کہا کہ وہ تو مجھے پڑہتا
تہا پھر وہ اوسکے دونون پاؤن کی طرف سی آئی تو سورت نے کہا کہ وہ تو میرے ساتھ کھڑا ہوتا تہا پھر وہ اوسکے پیٹ کی طرف سی آئی تو سورت نی کہا کہ اوسنے تو مجھے یاد
رکہا پس سورت نے اوسکو نجات دی اخرجہ ابو عبید فی فضائلہ والبیہقی فی الدلائل **۵ سورۂ الم تنزیل سجدہ** خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کہتے
ہین مجھے پہونچا ہے کہ الم تنزیل اپنی صاحب کی طرف سی قبر مین جھگڑتی ہی کہتی ہے الٰہی اگر مین تیری کتاب سے ہون تو تو میری شفاعت اوسکے حق مین قبول کر اور
اگر مین تیری کتاب سی نہین ہون تو تو مجھے اوس سی محو کر دی اور وہ مثل پرندے کے ہوتی ہی اپنے دونون بازو اوسپر رکہتی ہے اوسکے لیے شفاعت کرتی ہی عذاب قبر کی
اوسی منع کرتی ہے اور تبارک مین بھی مثل اسکے ہے۔ خالد رات کو نہین سوتے یہانتک کہ اسکو پڑہ لیتے اخرجہ الدارمی فی مسندہ **۲ جابر** رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین سوتے یہانتک کہ تنزیل سجدہ اور تبارک کو پڑہ لیتے اخرجہ الترمذی والدارمی **۶ سورۂ یٰس** امام یافعی رضی اللہ عنہ نے روض الریاحین
مین بعض صالحین اہل یمن سی نقل کیا ہے کہ اونہون نی کسی مردے کو دفن کیا جب لوگ چلے گئے تو قبر مین مار اور سخت ٹہونکنا سنا پھر قبر سے ایک کالا کتا نکلا شیخ
نے اوس سی کہا تیری خرابی ہو تو کون ہی اوسنے کہا مین میت کا عمل ہون کہا پھر یہ مار تجہ مین تہی یا میت مین کہا بلکہ مجہہ مین تہی مینی اوسکی پاس سورۂ یٰس اور اوسکی
اخوات کو پایا وہ میری اور اوسکے درمیان مین حائل ہو گئین اور مین مارا گیا اور نکال دیا گیا **۷ صلوٰۃ دفع عذاب قبر** ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے
ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی جو شخص بعد مغرب کے دو رکعت شب جمعہ مین پڑہے اور ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ ایک بار اور اذا زلزلت پندرہ
بار پڑہے تو اللہ اوسپر سکرات موت کو آسان کرتا ہی اور عذاب قبر سی اوسکو پناہ دیتا ہے اور آسان کرتا ہی واسطے اوسکے گذرنا پل صراط پر دن قیامت کی اخرجہ الاصبہانی
فی الترغیب **ف** اسمین پندرہ بار ہی اور ایک اور نسخہ مین پچاس بار ہے واللہ اعلم **۸ موت روز جمعہ یا شب جمعہ** (۱) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جمعے کے دن مرا وہ عذاب قبر سے بچایا گیا اخرجہ ابو یعلی ۲ عکرمہ بن خالد مخزومی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ
جو شخص روز جمعہ یا شب جمعہ مین مرا وہ مختوم بخاتم ایمان ہوا اور عذاب قبر سے بچایا گیا اخرجہ البیہقی **۹ رمضان شریف مین مرنا** انس بن مالک
رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ عذاب قبر کا اوس شخص سی اوٹہایا جاتا ہی جو کہ شہر رمضان مین مرتا ہے قال ابن رجب رحمہ اللہ روی باسناد ضعیف

حدیث جامع منجیات عذاب قبر عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے فرمایا مینے آج کی رات
عجب دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سی دیکہا کہ اوسکے پاس ملک الموت آیا تاکہ اوسکی روح قبض کرے پس آیا اوسکا احسان کرنا اپنے والدین کے ساتھ اوسنے ملک الموت
کو اوسکے پاس سی پھیر دیا اور دیکہا ایک آدمی کو میری امت سی کہ اوسپر عذاب قبر کا بسط کیا گیا تہا اوسکی وضو آئی اوسنے عذاب سی اوسکو نجات دی اور ایک آدمی کو دیکہا میری امت
سی کہ شیاطین نے اوسکو گہیر لیا تہا ذکر اللہ آیا اوسنے اوسکو اونکے درمیان سی خلاصی بخشی اور دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ عذاب کے فرشتون نے اوسکو گہیر لیا تہا
اوسکی نماز آئی اوسنی اوسکو اونکے ہاتہون سی چہڑایا اور ایک آدمی کو دیکہا میری امت سی کہ وہ پیاس کے مارے زبان نکالے ہوئے تہا جس حوض پر جاتا اوس سی روکدیا
جاتا اوسکا روزہ آیا اوسنی اوسکو پانی پلایا اور اوسی سیراب کر دیا اور دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سی اور انبیا حلقہ حلقہ بیٹھے ہوئے ہین جسوقت وہ حلقے کے قریب

ہوتا ہی تو اوسی نکال دیتی ہین اور اوسکا غسل جنابت آیا اوسنی اوسکا ہاتھ پکڑا اور میری قریب بٹھا دیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ آگی اوسکی ظلمت پیچھی ظلمت داہنی ظلمت بائین ظلمت اوسکے اوپر ظلمت اور نیچے ظلمت اور وہ اوسمین متحیر تھا اوسکا حج وعمرہ آیا اوہنون نی اوسی تاریکی سی نکالا اور نور مین داخل کیا اور ایک آدمی کو دیکھا میری امت سی کہ وہ مومنین سی بات کرتا ہی اور وہ اوس سی بات نہین کرتی صلہ رحم آیا اوسنی کہا ای گروہ مومنین کی اوس سی کلام کرو پھر اوہنون نی اوس سے باتین کین اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ بچاتا تہا آگ کی لپٹ کو اور اوسکی شرر کو ہاتھ کے ساتھ اپنے موہنہ سی آیا پاس اوسکی صدقہ اوسکا وہ پردہ ہوگیا اوسکی موہنہ پر اور سایہ اوسکی سر پر اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ ہر جگہہ سی زبانیہ نے اوسکو پکڑا تو آیا اوسکی پاس امر معروف ونہی عن المنکر انہون نی اوسکو اونکی ہاتھون سے چھوڑایا اور ملائکہ رحمت کے ساتھ اوسکو داخل کیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ وہ اپنی گھٹنون کے بل بیٹھا ہی درمیان اوسکی اور درمیان اللہ کے پردہ ہے اوسکے پاس اوسکا حسن خلق آیا اوسکا ہاتھ پکڑا پھر اوسکو اللہ پر داخل کیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ جھکایا اوسکو اوسکے نامہ اعمال نی بائین جانب کو آیا اوسکی پاس اوسکا اللہ سی ڈرنا اوسنی اوسکے نامہ اعمال کو لیا پھر اوسکو داہنی جانب مین کر دیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ اوسکی ترازو ہلکی ہوگئی آئے اوسکے پاس افراط اوسکے یعنی چھوٹے بچے جو مر گئے تھے اوہنون نی اوسکی ترازو کو بھاری کر دیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ وہ جہنم کے کنارے پر کھڑا ہوا ہے آیا اوسکی پاس ڈرنا اوسکا اللہ سی پس اوسکو اوس سی نجات دی اور چلدیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ آگ مین گر پڑا آئے اوسکے پاس آنسو اوسکی جو اوسکے خوف سی دنیا مین رویا تہا انہون نی اوسکو آگ سی نکالا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ پل صراط پر کھڑا ہوا ہے اور کانپتا ہے جیسے کھجور کا پتا کانپتا ہی آیا اوسکے پاس اوسکا حسن ظن ساتھ اللہ کے اوسنے اوسکے کانپنے کو ہٹا دیا اور چلدیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ پل صراط پر کھڑا ہوا ہی کبھی چوتڑون کی بل چلتا ہی اور کبھی گھٹنون کی بل آیا اوسکے پاس درود بھیجنا اوسکا مجھپر اوسنے اوسکا ہاتھ پکڑا پھر اوسے کھڑا کر دیا اور پل صراط پر چلا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سی کہ جنت کے دروازون کی طرف پہونچا پس اوسکے اوپر دروازے بند کر دیے گئے آئی اوسکے پاس گواہی لا الہ الا اللہ کی پس اوسکی لیے دروازون کو کھول دیا اور جنت مین اوسکو داخل کر دیا اور دیکھا مینے کئی آدمیون کو کہ اونکے ہونٹ کترے جاتے ہین مینے کہا یہ کون لوگ ہین کہا چغلخوری کرنیوالے ہین درمیان لوگونکے اور دیکھا مینے کئی آدمیونکو کہ اپنی زبانون سی لٹکی ہوئے ہین مینے کہا یہ کون لوگ ہین ای جبریل کہا یہ وہ لوگ ہین کہ تہمت لگاتے ہین مومنین ومومنات کو بغیر اوس چیز کے کہ کیا اخرجہ الطبرانی فی الکبیر والحکیم الترمذی فی نوادر الاصول والاصبہانی فی الترغیب **ف** قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ یہ حدیث عظیم ہی اسمین اعمال خاصہ کا ذکر کیا ہی جو کہ اہوال خاصہ سے نجات دیتے ہین **مقامات اہل مقابر** امام یافعی رضی اللہ عنہ نے بعض اولیاء کرام سی روض الریاحین مین نقل کیا ہے کہا مینے اللہ سی سوال کیا کہ مجھے مقامات اہل مقابر کے دکہادی پس ایک رات کو مینے دیکھا کہ قبرین شق ہوگئین ناگاہ بعض اونمین سی سندس پر اور بعض حریر پر اور بعض دیباج پر اور بعض ریحان پر اور بعض تختون پر سوتے تھے اور بعض روتے اور بعض ہنستے تھی مینے کہا یا رب اگر تو چاہتا تو کرامت مین درمیان اونکے برابری کرتا اہل قبور مین سی ایک منادی نے ندا کی کہ ای فلان یہ منازل اعمال کے ہین سندس والے تو اہل خلق حسن ہین اور حریر و دیباج والے شہدا ہین اور اصحاب ریحان روزہ رکہنے والے ہین اور اصحاب مراتب یعنی تختون والے متحابون فی اللہ ہین یعنی وہ لوگ جو کہ اللہ کے واسطے آپس مین محبت رکہتے تھے اور رونے والے گنہگار ہین اور ہنسنے والے توبہ والے ہین **وصل** حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین فرمایا ہی کہ جو اسباب عذاب قبر کے مقتضی ہین اونسے بچے جنکا ذکر حدیثون مین آچکا ہے اور زیادہ تر نافع سب چیزونسے جسکے سبب سی عذاب قبر سے نجات ملتی ہی یہ ہی کہ جسوقت آدمی سونے کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ گہڑی بہر پہلے سونے سے اللہ تعالے کے واسطے بیٹھے اوسمین اپنی نفس سی حساب لی کہ دن بھر مین کیا ٹوٹا ہوا کیا نفع ہوا پھر گناہ ہونکے لیے اپنے اور اللہ تعالے کے درمیان مین توبہ نصوح کی تجدید کری پھر اس توبہ پر سو رہے اور عزم کرے کہ پھر گناہ کی طرف عود نہ کرونگا اور جب بیدار ہو تو عمل کے لیے استقبال کرتا ہوا بیدار ہو اور تاخیر اجل کی وجہ سی مسرور ہو تا کہ رب درگذر فرماوی اور مافات کا تدارک کری بندے کے واسطے اس نیند سی زیادہ تر نافع اور کوئی نیند نہین ہی خصوصا جبکہ اسکے بعد اللہ تعالی کا ذکر کرے اور اون سنتون کا استعمال فرماوے جو کہ سونے کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی وارد ہوئی ہین یہانتک کہ

نیند غلبہ کرے اللہ سبحانہ و تعالی جسکے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے اوسی کو اسکی توفیق عنایت فرماتا ہے ولا قوۃ الا باللہ الٰہی تو مجھ گنہگار بندے کو اور ساری مومنین و مومنات
کو اسکی توفیق عطا فرما اور ہمکو دنیا و آخرت کی رسوائی سے بچا اور عذاب قبر و برزخ سے محفوظ رکھ اور ہمارے گناہ ہمکو بخشدے اور دنیا سے ساتھ امن وامان و ایمان کے اوٹھا آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین **ف** امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین سات آدمیونکا ذکر کیا ہی کہ اونسے سوال نہین
ہوتا اور وہ عذاب قبر سے محفوظ رہتے ہین اور نو عمل عذاب قبر سے نجات دینے والے شرح الصدور مین ذکر فرمائے چنانچہ انکا ذکر بالتفصیل ہو چکا یہان پر منظور ہے
کہ اجمالاً اسباب و اعمال منجیۂ عذاب قبر کا شمار کر دیا جاوے تا گنتی مین آسانی ہو (۱) اللہ تعالی کی راہ مین شہید ہونا ۲ مرابطت یعنی سرحد اسلام کی حفاظت کرنا (۳)
طاعون و وبا مین مرنا (۴) ہمیشہ سچ بولنا (۵) قبل بلوغ کے مرجانا (۶) جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین وفات پانا (۷) ہر رات سورۂ ملک یعنی تبارک الذی
پڑھنا (۸) ہر رات سورۂ سجدہ کو تلاوت کرنا ۹ مان باپ کے ساتھ احسان کرنا (۱۰) وضو (۱۱) ذکر اللہ (۱۲) صدقہ (۱۳) امر بمعروف و نہی عن المنکر ۱۴ اللہ تعالی
کے خوف سے رونا ۱۵ قل ہو اللہ احد مرض موت مین پڑھنا ۱۶ جمعے کی شب مین مغرب کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا ہر رکعت مین الحمد اور اذا زلزلت پچاس بار پڑھنا
۱۷ ہر روز لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین سو بار پڑھنا ۱۸ شکم کی بیماری سے مرنا ۱۹ طول سجود ۲۰ سورۂ یٰس ۲۱ رمضان شریف مین مرنا انکے سوا
اور اسباب ہین جو حدیث منجیات مین مذکور ہین حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کتاب الروح مین فرماتے ہین کہ منجیات عذاب قبر مین ایک حدیث آئی ہی اوسمین شفاے ابو موسی
مدینی نے اوسکو روایت کیا ہے اور اپنی کتاب ترغیب و ترہیب مین اوسپر بنا کی ہی اور اوس کتاب کو حدیث مذکور کی شرح ٹھیرایا ہی اور حدیث ابو الفرج بن فضالہ
سے اوسکو روایت کیا ہی کہا حدیث کی ہمکو ہلال بن جبلہ نے سعید بن مسیب سے یہ عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت کرتے ہین انہین سے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
سے سنا وہ اس حدیث کی تعظیم کرتے تھے اور کہتے کہ سنت کے اصول اس کے لیے شہادت دیتے ہین اور یہ احسن احادیث سے ہے یہ وہی حدیث ہی جو پہلے گذر چکی

باب ۳۲ بیان مین احوال مردون کے قبور مین۔ فصل لا الٰہ الا اللہ والون کو وحشت نہین ہوتی (۱) ابن عمر رضی اللہ عنہما
کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے اہل لا الٰہ الا اللہ پر وحشت وقت موت کے نہ اونکی قبور مین نہ اونکے قبر سے نکلنے مین اخرجہ الطبرانی
والاصبہانی فی الترغیب ۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مجھے جبرئیل نے خبر دی کہ لا الٰہ الا اللہ انس ہی واسطے
مسلمان کو وقت اوسکی موت کے اور اوسکی قبر مین اور جسوقت اپنی قبر سے نکلیگا اخرجہ ابو القاسم الختلی فی الدیباج **رباعی** گور دل لا الٰہ الا اللہ ہست ÷ بی یاد ملیک
کے بہشت آہ ست ÷ صد ران زر قلب کجا بستاند ÷ ہر چند بر و سکہ نام شاہ ست ÷ **انبیاء اپنی قبور مین زندہ ہین** (۱) انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیاء زندہ ہین اپنی قبور مین نماز پڑھتے ہین اخرجہ ابو یعلی والبیہقی وابن مندہ ۲ انس رضی اللہ عنہ کہتے
ہین کہ شب معراج مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر موسی علیہ السلام پر ہوا اور وہ کھڑے ہوے اپنی قبر مین نماز پڑھتے تھے اخرجہ مسلم قال ابن مندہ رواہ جماعۃ
ابن منہال و یونس بن محمد وابو نصر التمار و حبان و غیرہم عن حماد عن سلیمان التیمی و ثابت عن انس ورواہ سفیان و یحیی بن سعید و عمرو بن حبیب
و جریر بن عبد الحمید و معتمر بن سلیمان و یزید بن ہارون و عیسی و غیرہم عن سلیمان التیمی ورواہ ابو ہریرۃ و عبد اللہ بن حراد و غیرہما عن النبی صلی اللہ جواد
علیہ وسلم واخرج ابو نعیم فی الحلیۃ والامام احمد فی الزہد عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مر بقبر موسی علیہ السلام وھو قائم یصلی فیہ
صلوۃ ثابت بنانی رضی اللہ عنہ در قبر (۱) ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ اونہون نے دعا کی کہ الٰہی اگر تو نے کسی کو اوسکی قبر مین نماز
عطا کی ہے تو مجھے نماز کو عطا کر میری قبر مین قال ابن سعد فی الطبقات وابن ابی شیبۃ فی المصنف والامام احمد فی الزہد معا اخبرنا عفان بن
مسلم قال حدثنا حماد بن سلمۃ عن ثابت (۲) ابو نعیم نے یوسف بن عطیہ سے روایت کیا ہی کہا مینے ثابت کو کہتے سنا کہ وہ حمید طویل سے کہتے تھے کیا تمکو یہ بات
پہونچی ہی کہ سواے انبیا کے اور کوئی اپنی قبر مین نماز نہین پڑھتا ہے حمید نے کہا نہین تو ثابت نے کہا الٰہی اگر تو نے کسی کو اذن دیا ہو کہ وہ اپنی قبر مین نماز پڑھے ۳ ابو نعیم

نے جریر سے روایت کیا ہے کہا قسم ہے اوسکی کہ سوا اوسکے اور کوئی معبود نہین ہی مینے ثابت بنانی کو اوسکی لحد مین رکھا اور میرے ساتھ حمید طویل بھی تھی جب ہمنی اوسپر
اینٹونکو برابر کیا تو ایک اینٹ گر پڑی ناگاہ وہ اپنی قبر مین نماز پڑھ رہے تھے وہ اپنی دعا مین کہا کرتے تھے کہ الٰہی اگر تو نے کسی کو اپنی خلق سی نماز اوسکی قبر مین عطا
کی ہو تو مجھے اوسکو عطا کر سو اللہ ایسا نہین ہی کہ اونکی دعا کو رد فرمادی **۴** ابراہیم بن صمہ مہلبی کہتے ہین مجھی اون لوگون نے حدیث کی جو کہ سحر کے وقت حظیرہ پر گذرتے حسن
تے وہ کہتے ہین کہ جب ہم اطراف قبر ثابت بنانی پر گذرے تو ہم نے قراءت قرآن کو سنا اخرجہ ابن جریر فی تھذیب الآثار وابو نعیم **قراءت قرآن شریف در قبر**
مسلمہ بن شبیب رضی اللہ عنہ کہتی ہین مینے ابو محمد یا ابو حماد گورکن کو سنا اور وہ معتبر پرہیزگار آدمی تھا کہا مین جمعے کے دن دوپہر کے وقت قبرستان مین داخل ہوا
جس قبر پر میرا گذر ہوتا مین اوس سی قراءت قرآن سنتا قال ابن مندہ اخبرنا احمد بن محمد المستملی حدثنا ابو احمد یوسف الخفاف حدثنا القاضی ابو احمد
حدثنا محمد بن جعفر بن محمد الاشعری سمعت سلمۃ **۲** ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قبر پر اپنا خیمہ نصب کیا اور
اونکو گمان نہ تھا کہ وہ قبر ہے ناگاہ اوسمین ایک آدمی سورۂ ملک پڑھ رہا تھا یہانتک کہ اوسکو ختم کیا پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے آپکو اسکی خبر دی تو
آپ نے فرمایا کہ وہ مانعہ ہی وہ منجیہ ہے عذاب قبر سے اوسکو نجات دیتی ہی اخرجہ الترمذی وحسنہ والحاکم والبیہقی **ف** ابو القاسم سعدی رحمہ اللہ نے
کتاب الروح مین کہا ہی کہ یہ تصدیق ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کہ میت اپنی قبر مین پڑھتا ہے اسلیے کہ عبد اللہ نے آپکو اسکی خبر دی اور آپ نے اوسکی تصدیق فرمائی
امام کمال الدین زملکانی رحمہ اللہ نے کتاب العمل المقبول فی زیارۃ الرسول مین کہا ہے کہ یہ حدیث واضح الدلالۃ ہے اسپر کہ میت اپنی قبر مین سورۂ ملک پڑھتا ہی اور اس
امت مین یہ ذکر واقع ہو چکا ہے کہ اللہ سبحانہ نے اپنے بعض اولیاء کا اسکے ساتھ اکرام کیا ہے اور بعض کا اکرام نماز سے فرمایا ہے اور وہ حالت حیات مین اسکی دعا کیا
کرتے تھے پس جبکہ کرامت آئی اولیاء کے لیے یہ ہوئی کہ وہ قبر مین طاعت وعبادت پر قادر ہوتی ہین تو انبیاء علیہم السلام بطریق اولی قادر ہونگی **۳** حافظ ابن رجب
رحمہ اللہ کہتی ہین کہ حدیث کی مجھکو ابو الحجاج یوسف بن محمد سرمری محدث نے کہا مجھے حدیث کی ہمارے شیخ ابو الحسن علی بن حسین سامری خطیب سامرہ نے اور وہ نیک آدمی
تھے اور مجھے ایک جگہہ قبور سامرا سے دکھائی کہا یہ جگہہ ہے کہ ہم ہمیشہ اس سی سورۂ ملک کو سنا کرتے ہین **۴** عیسی بن محمد طوماری کہتے ہین کہ مینے ابوبکر بن مجاہد مقری
کو خواب مین دیکھا کہ گویا وہ پڑھتے ہین اور گویا مین اونسی کہتا ہون کہ تم تو میت ہو اور پڑھتے ہو سو گویا وہ مجھسے کہتے ہین کہ مین ہر نماز کے پیچھے اور وقت ختم قرآن
کے اللہ سی یہ دعا کیا کرتا تھا کہ مجھی اون لوگون مین سی کرے جو کہ قبر مین پڑھتے ہین سو مین اپنی قبر مین پڑھتا ہون اخرجہ الحافظ ابوبکر الخطیب بسندہ **۵** ابن عباس
رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ مومن کو ایک مصحف دیا جاتا ہی اپنی قبر مین وہ اوسمین پڑھتا ہی اخرجہ الخلال فی کتاب السنۃ من طریق ابراہیم بن الحکم بن ابان وفیہ
ضعف عن ابیہ عن عکرمۃ واخرجہ ابن مندہ ایضا عنہ **۶** طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے اپنے مال کا ارادہ کیا جو کہ موضع غابہ مین تھا رات نے
مجھے پالیا مین عبد اللہ بن عمرو بن حزم کی قبر کے پاس پہنچا مینے قبر سے ایسی قراءت سنی کہ اوس سی زیادہ بہتر نہ سنی تھی پھر مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین
حاضر ہوا آپ سی اسکا ذکر کیا فرمایا وہ عبد اللہ ہے کیا تو نے نہین جانا کہ اللہ نے اونکی روحون کو قبض فرمایا اونکو زبرجد و یاقوت کی قندیلون مین رکھا پھر اونکو وسط جنت
مین لٹکایا جب رات ہوتی ہی تو اونکی روحین طرف اونکے پھیری جاتی ہین سو وہ اسی طرح رہتی ہین یہانتک کہ جسوقت فجر طلوع ہوتی ہی تو روحین اونکی اپنی مکان کی
طرف پھیری جاتی ہین جسمین رہ تہین اخرجہ ابن مندہ وابو احمد الحاکم فی الکنی بسند ضعیف **۷** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہی کہ مین سویا مینے اپنے آپ کو جنت مین دیکھا ایک قاری کی آواز سنی کہ وہ پڑھتا ہے مینے کہا یہ کون ہی کہا حارثہ بن نعمان ہی اخرجہ النسائی والحاکم
والبیہقی فی شعب الایمان لفظ نسائی کا یہ ہے کہ مین جنت مین داخل ہوا مینے ایک قاری کی آواز سنی کہ پڑھتا ہے مینے کہا یہ کون ہی کہا حارثہ بن نعمان ہی پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کذلک البر کذلک البر یعنی ماں کی ساتھ احسان کرنا ایسا ہی ہوتا ہی اور حارثہ سب لوگون سی زیادہ اپنی ماں کی ساتھ احسان کرتی تھی **۸**
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین اپنی آپ کو جنت مین دیکھتا ہون مین جنت مین تھا کہ ایک آدمی کی آواز قرآن کے ساتھ سنی

مینے کہا یہ کون ہی کہا حارثہ بن نعمان ہی کذلک البر کذلک البر اخرجہ البیہقی ۹ عاصم سقطی رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مینے بلخ مین ایک قبر کھودی وہ ایک اور
قبر مین نفوذ کر گئی مینے نظر کی تو ایک بوڑہا آدمی قبر مین قبلے کی طرف منہ کیے ہوے ہے اور اوسپر سبز تہمد ہے اور اوسکے گرداگرد سبزہ ہی اوسکی گود مین ایک مصحف ہے
اور وہ پڑہ رہا ہے اخرجہ ابن مندہ ۱۰ حکایت ابن مندہ نی ابو النضر نیسابوری گورکن سی روایت کیا ہی اور وہ نیک آدمی تہا کہا مینے ایک قبر کھودی تو قبر
مین ایک اور قبر کہل گئی مینے دیکہا تو اوسمین ایک جوان آدمی خوبصورت خوش لباس خوشبو چار زانو بیٹہا ہوا ہے اور اوسکی گود مین ایک کتاب سبزی سی لکہی
ہوئی نہایت خوشخطی اور وہ قرآن پڑہ رہا ہے اوسنی میری طرف دیکہا اور کہا کیا قیامت قائم ہو گئی مینے کہا نہین کہا تو پہر ڈہیلے کو اوسکی جگہہ مین رکہدے
مینے اوسکو اوسکی جگہہ مین رکہدیا علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ اسکو ابن نجار نے تاریخ بغداد مین وارد کیا ہی قال قرات فی کتاب بخط بعض الاصحابنا نہین
من طلاب العلم لا اعرف اسمہ قال سمعت مفلح بن عبداللہ مولی الراشد باللہ یقول یعنی مفلح کہتی ہین کہ مینے مصعب بن عبداللہ حفار سی کہا کیا تو نی قبر کہودنی مین
کچہہ دیکہا کہا نہین لاکن مینے اپنے باپ سی سنا کہ وہ کہتی تہی کہ مینے ایک قبر کہودی جب مین لحد تک پہونچا اور اینٹ کو لیا تو اوسکے نیچے ایک آدمی کو دیکہا کہ وہ بیٹہا ہو
ہے اور اوسکی ہاتہہ مین مصحف ہی اوسمین پڑہ رہا ہی مجہسے کہا کیا قیامت قائم ہو گئی مینے کہا نہین پہر مینے اوسکو ڈہانک دیا ۱۱ حکایت امام یافعی رضی اللہ عنہ
کفایۃ المعتقد مین فرماتی ہین ومن المشہور ان الفقیہ الکبیر الولی الشہیر احمد بن موسی بن عجیل سمعہ بعض الفقہاء الصالحین من قرابتہ یقرأ سورۃ النور فی قبرہ
۱۲ حکایت ابو الحسن بن براء رحمہ اللہ نی کتاب الروضہ مین عبداللہ بن محمد بن منصور سی روایت کیا ہی کہا مجہی ابراہیم حفار نے حدیث کی کہا مینی ایک قبر کہودی ایک
اینٹ ظاہر ہوئی مینے مشک کی خوشبو سونگہی جسوقت کہ وہ اینٹ کہل گئی ناگاہ ایک بوڑہا آدمی اپنی قبر مین بیٹہا ہوا قرآن پڑہ رہا ہے **تعلیم قرآن و باقی قرآن در قبر**
(۱) یزید رقاشی رضی اللہ عنہ کہتی ہین مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ مومن جس وقت مرتا ہے اور قرآن سی اوسپر کچہہ باقی رہجاتا ہی جسکو اوسنی نہین سیکہا ہی تو اللہ فرشتون کو
اوسکی طرف بہیجتا ہے وہ اوسکو یاد کرادیتے ہین جو اوسپر قرآن سی باقی رہا ہی یہانتک کہ اللہ اوسکو قبر سے مبعوث فرماوی اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲ حسن رضی اللہ عنہ فرماتی
ہین مجہی یہ بات پہونچی ہے کہ مومن جس وقت مرتا ہی اور اوسنے قرآن کو یاد نہین کیا ہے تو اوسکے ملائکہ حافظین کو حکم ہوتا ہی کہ وہ اوسکو قرآن کی تعلیم کرین اوسکی
قبر مین یہانتک کہ اللہ اوسکو مبعوث کری دن قیامت کی ہمراہ اہل قرآن کی اخرجہ ابن ابی الدنیا ۳ عطیہ عوفی رضی اللہ عنہ کہتی ہین مجہی یہ بات پہونچی ہی کہ بندہ جسوقت
اللہ سی ملیگا اور اوسنی اللہ کی کتاب کو نہ سیکہا ہو گا تو اللہ اوسکو قبر مین تعلیم کریگا تاکہ اللہ اوسکو قیامت کے دن اوسپر ثواب دی اخرجہ ابن ابی الدنیا و ابن مندہ (۴)
فی الفردوس للدیلمی ولم یسندہ والدہ من حدیث ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ مرفوعا مثلہ ثم وقفت علیہ مسندا فی الجزء الاول من فوائد ابی الحسن
بن بشران فاخرجہ من طریق عطیۃ العوفی عنہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جس شخص نے قرآن پڑہا پہر مرگیا پہلے اس سی کہ اوسکو حفظ کرے تو
آتا ہی اوسکی پاس ایک فرشتہ وہ اوسکو قبر مین تعلیم کرتا ہی اور وہ اللہ سی ملیگا اور اوسنی قرآن کو حفظ کر لیا ہو گا واخرجہ ایضا ابو القاسم لالازہری فی کتاب فضائل القرآن
والسلفی فی انتخابہ لحدیث القراء ف حافظ زین الدین بن رجب رحمہ اللہ تعالی نے کتاب احوال القبور مین فرمایا ہے کہ کبہی اللہ تعالی بعض اہل برزخ کا برزخ
مین اعمال صالحہ کے ساتہہ اکرام فرماتا ہے اگرچہ اس سی اونکو ثواب حاصل نہین ہوتا ہی کیونکہ موت کی وجہ سی عمل اونکا منقطع ہو گیا لیکن عمل اونپر اسلیے باقی رکہا ہی کہ اہل
کے ذکر و طاعت سی متنعم ہون جیسے کہ اس سی ملائکہ و اہل جنت جنت مین متنعم ہوتے ہین گو اسپر کچہہ ثواب نہو کیونکہ نفس ذکر و طاعت زیادہ تر نعیم عظیم ہے نزدیک اوسکے
اہل کی ساری نعیم و لذات دنیا سے پس متنعم کیا متنعم کرنیوالون نی مثل ذکر و طاعت آلہی کے **شغل علم در برزخ حکایت** حافظ ابو العلاء ہمدانی رحمہ اللہ کو مرنے
کے بعد خواب مین دیکہا کہ وہ ایک شہر مین ہین جسکے جدران و حیطان یعنی دیوارین سب کی سب کتابین تہین اونسی پوچہا تو کہا کہ مینے اللہ تعالی سی سوال کیا تہا کہ وہ
مجہے علم مین مشغول رکہی جیسا کہ مین اوسکے ساتہہ مشغول تہا سو مین علم کے ساتہہ مشغول ہون اپنی قبر مین اور دہ الزملکانی ف ابو نعیم و بیہقی نی مجاہد رضی اللہ عنہ سی اس قول
الہی کی تفسیر مین فلا نفسہم یمہدون روایت کیا ہی کہا ہے کہ قبر مین اور ابن ابی الدنیا نے قبور مین بشر بن حارث رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا کہ قبر اچہی منزل ہی اوسکی لیے

جنسی اسکی فرمانبرداری کی **فصل اہل قبور ایک دوسرے کی زیارت وملاقات کرتے ہین (۱)** جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم اچھا کفن دو اپنے مردون کو کیونکہ وہ آپس مین فخر کرتے ہین اور ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہین اپنی قبرونمین اخرجہ الحارث ابن ابی اسامۃ فی مسندہ والوائلی فی الابانۃ والعقیلی ۲ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جبکہ والی ہو ایک تمہارا اپنے بہائی کا تو چاہیے کہ اوسکو اچھا کفن دی اخرجہ مسلم وابو یعلی **ف** علماء رحمہم اللہ نی فرمایا ہی کہ مراد اچھا کفن دینے سے بیاض ونظافت وسبوغ وکثافت کفن ہی نہ یہ کہ وہ قیمتی ہو کیونکہ حدیث شریف مین گران قیمتی کفن دینے سے نہی آئی ہی ۳ ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ وہ اچھے کفن کو محبوب رکھتے تھے اور کہتے ہین کہ وہ ایک دوسرے کی اپنے کفنون مین زیارت کرتے ہین اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف ۴ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جبکہ والی ہو ایک تمہارا اپنے بہائی کا تو چاہیے کہ اوسکو اچھا کفن دی کیونکہ وہ ایک دوسرے کی اپنی کفنون مین زیارت کرتے ہین اخرجہ العقیلی والخطیب فی التاریخ ۵ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ والی ہو ایک تمہارا اپنے بہائی کا تو چاہیے کہ اوسکو اچھا کفن دی کیونکہ وہ ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہین اپنی قبرون مین اخرجہ الترمذی وابن ماجۃ ومحمد بن یحیی الہمدانی فی صحیحہ وابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان **ف** بیہقی رحمہ اللہ تعالی نی بعد تخریج اس حدیث کے کہا ہی کہ یہ قول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مخالف نہین ہی اونکا قول یہ ہی کہ کفن تو پیپ کے لیے ہی مخالف اس واسطے نہین ہی کہ یہ اسی طرح ہمارے دیکھنے مین ہے اور وہ ہوتا ہے جیسے اللہ چاہتا ہے اوسکی علم مین جسطرح شہداء کے حق مین فرمایا ہی احیاء عند ربہم یرزقون یعنی وہ زندہ ہین اپنی رب کے نزدیک رزق دی جاتی ہین حال آنکہ تو اونکو دیکھتا ہے کہ وہ خون مین آلودہ ہین پہر ریزہ ریزہ ہو جاتے ہین اور وہ ہمارے دیکھنے مین اسی طرح ہین اور غیب مین ویسے ہوتے ہین جیسے اللہ تعالی نے اونسی خبر دی ہی اور اگر وہ ہمارے دیکھنے مین ایسے ہوتے جیسے اللہ تعالی نی اونسی خبر دی ہی تو ایمان بالغیب مرتفع ہو جاتا ۶ راشد بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص کی بی بی مرگئی اوسنے کئی عورتون کو خواب مین دیکھا اور اپنی بی بی کو اونکے ساتھ نہ دیکھا تو اونسی پوچھا اونہون نے کہا کہ تم نی اوسکے کفن مین قصور کیا اسلیے وہ شرماتی ہے کہ ہمارے ساتھ نکلے وہ آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپکو اسکی خبر دی آپ نی فرمایا انظر ہل الی ثقۃ من سبیل پہر وہ ایک انصاری کے پاس آیا اوسکو وفات حاضر ہوئی تھی اوس سی یہ کہا انصاری نے کہا اگر کوئی مردونکو پہونچاتا ہوگا تو مین پہونچا دونگا پہر وہ انصاری مرگیا یہ شخص دو کپڑے زعفران کے رنگے ہوے لایا اور اونکو انصاری کے کفن مین رکہدیا جب رات ہوئی تو اوسنے اون عورتونکو دیکھا اور اونکے ساتھ اسکی عورت بہی تہی اوسپر دو زرد کپڑے تھے اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب المنامات قال حدثنا القاسم بن ہشام قال حدثنا یحیی بن صالح الوحاظی حدثنا محمد بن سلیمان بن ابی حمزۃ القاص حدثنی راشد بن سعد قال السیوطی رحمہ اللہ ہذا مرسل لاباس باسنادہ فان ابن ابی حمزۃ مقبول وراشد بن سعد ثقۃ کثیر الارسال ۷ **حکایت** محمد بن یوسف رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ قیساریہ مین ایک عورت تہی وہ مرگئی اوسے اوسکی بیٹی نے خواب مین دیکھا اوسنے کہا ای بیٹا تونے مجھے تنگ کفن مین کفنایا اور مین درمیان اپنی ساتھ والی عورتونکے اونسے شرماتی ہون فلان عورت فلان فلان دن ہمارے پاس آئیگی اور فلان جگہہ مین میری چار اشرفیان رکھی ہین سو تم اونکا کفن خرید و اور اوس عورت کے ساتھ مجھے بہیجدو لڑکی کہتی ہے مین نہین جانتی تہی کہ اوس جگہہ مین جو اوسنے ذکر کی اوسکی اشرفیان ہین کہتی ہے کہ مینے دیکھا تو اشرفیان تہین جیسا کہ اوسنی ذکر کیا اور جس عورت کا اوسنے ذکر کیا تہا وہ اچھی خاصی تندرست تہی اسکے بعد وہ بیمار ہو گئی محمد کہتے ہین کہ میرے پاس لوگ آئے اور کہا اے بندے اللہ کے تو کیا کہتا ہی اور مجھسے قصہ بیان کیا مینے وہ حدیث یاد کی جسمین وارد ہوا ہے کہ مردی اپنے کفنون مین ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہین مینی کہا تم اوسکی لیے کفن خرید و لڑکی اوس عورت کے پاس گئی اور کہا کہ اگر موت کا حادثہ ہو تو مین اپنی ماں کی طرف کچہ بہیجونگی تو اوسکو پہونچا دینا پہر وہ عورت اوس دن مرگئی جو کہ اوسنے بتایا تہا اور کفن کر اوسکے ساتھ اوسکے کفن مین رکہدیا پہر بیٹی نی اپنی ماں کو خواب مین دیکھا تو کہا بیٹی فلان عورت ہماری پاس آگئی اور کفن مجھکو پہونچ گیا کیا اچھا کفن ہی اللہ تجھکو جزائے خیر دی اخرجہ ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات بسندہ عن محمد بن یوسف الفریابی ۸ ابن سیرین رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ مستحب جانتے تھے کہ کفن ملفوف مزرر وہ مقوم

کہا کہ مردے ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہین اپنی قبرون مین اخرجہ السلفی فی المشیخۃ البغدادیۃ ۹ عمیر بن اسود سکونی سی مروی ہی کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ
نے اپنی عورت کو وصیت کی اور چلے گئے اوسکا انتقال ہوگیا تو پہنے اوسے اوسکے پرانے کپڑون مین دفنا دیا اتنے مین معاذ آگئے اور پہنے اوسی دم اوسکی قبر سی ہاتھ
اوٹھائے تھے معاذ نے کہا تم نے اسکو کتنے کپڑون مین کفنایا پہنے کہا اوسکے پرانے کپڑون مین اونہون نے اوسکو اوکھاڑا اور نئے کپڑون مین کفنایا اور کہا تم اپنی مردونکو
اچھا کفن دو اسلیے کہ وہ اوسی مین محشور ہونگے اخرجہ ابن ابی شیبۃ **فصل میت کے پاس اوسکے گھر والے آتے ہین** شعبی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ
میت جبوقت اپنی لحد مین رکھا جاتا ہی تو اوسکے پاس اہل و ولد اوسکی آتی ہین جنکو اپنے پیچھے چھوڑا یا ہی اونکا حال پوچھتی ہین فلان نے کیا کیا اور فلان نی کیا کیا اخرجہ ابن ابی الدنیا
میت قبر مین صلاح ولد سی خوش ہوتا ہے ابن ابی الدنیا نے مجاہد رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ آدمی اپنی لڑکے کی صلاح کی قبر مین خوشخبری دیا جاتا ہے
شہید اپنی اخوان کے آنے سے خوش ہوتا ہے اللہ سبحانہ نی فرمایا ہی ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بہم الآیۃ سدی نی اسکی تفسیر مین کہا ہی کہ شہید کی پاس ایک
کتاب لاتے ہین اوسمین اون لوگونکا ذکر ہوتا ہے جو کہ اوسپر اوسکے اخوان سی آوینگے اوسے اسکی خوشخبری دیتے ہین سو وہ اس سی خوش ہوتا ہی جیسے کہ غائب کے گھر والے اوسکے
آنے سے دنیا مین خوش ہوتے ہین **اُرْقُدْ رَقْدَۃَ الْمُتَّقِیْن** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مومن سی کہا جاتا ہی اوسکی قبر مین کہ تو سو رہ سونا متقین کا اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی
موت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما (۱) سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے طائف مین وفات پائی مین اونکی جنازے
مین حاضر ہوا ایک سفید پرندہ آیا کہ اوسکے مثل نہین دیکھا گیا تھا وہ اونکی نعش مین داخل ہوا پہر اوسے نعش سے نکلتے نہین دیکھا جبوقت وہ دفن کر دیے گئے تو کنارہ قبر
پر یہ آیت پڑہی گئی معلوم نہین کس نے پڑہی یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی اخرجہ ابن عساکر و
اخرج نحوہ عن عکرمۃ وابن الزبیر لفظ اوسکا یہ ہی کہ ایک پرندہ سفید آسمان سی آیا اونکے کفن کے کپڑون مین داخل ہوا پہر اسکے بعد اوسکو نہ دیکھا لوگونکا یہ گمان تھا
کہ وہ اونکا عمل تھا اور مجاہد و عبداللہ بن یامین و بحیر بن ابی عبید سی روایت کیا ہی لفظ اوسکا یہ ہی کہ ایک پرندہ سفید بڑا جانب وج سی آیا اور عیلان بن عمرو و میمون بن مہران
سلہ طائف مین ابن عباس کی وفات ۱۲/۷۰
سی روایت کیا ہی لفظ اوسکا یہ ہی کہ پہر اوسی ڈہونڈہا تو وہ نہ ملا جب اونپر قبر برابر کر دی گئی تو ہمنے ایک آواز سنی اور اوسکی جسم کو نہین دیکھا یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الآیۃ
رد بصر وقت موت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتی ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ مینے آپکو دیکھا کہ آپ دحیہ کلبی سی سرگوشی فرماتے ہین مینے
مکروہ جانا کہ آپ کی سرگوشی کو قطع کرون آپ نے فرمایا کہ تو نے اوسکو دیکھ لیا مینے کہا کہ ہان فرمایا وہ جبرئیل تھے خبردار قریب ہے کہ تیری بینائی جاتی رہیگی اور اللہ اوسکو تجہپر
رد کریگا تیری موت مین جب ابن عباس رضی اللہ عنہما مقبوض ہوی اور اپنے جنازے پر رکھے گئے تو ایک پرندہ نہایت سفید آیا اونکی اکفان مین داخل ہوا لوگون نے
اوسکو ڈھونڈا عکرمہ نے کہا تم کیا کرتے ہو یہ تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بُشرٰے یعنی خوشخبری ہی جب وہ لحد مین رکھے گئے تو ایک کلمہ سے اوسکا استقبال ہوا جو لوگ کنارہ قبر پر تھے
اونہون نی اوسکو سنا یا ایتہا النفس المطمئنۃ الآیۃ اخرجہ ابن عساکر ایضا من طریق میمون بن مہران واخرج نحوہ من طریق المہدی امیر المومنین حدثنی ابی عن ابیہ عن
جدہ ابن عباس وفی اخرہ کنا نتحدث انہ رد علی عبداللہ بصرہ حین مات **میت صالح کو عمدہ کفن پہنایا جاتا ہے** (۱) حذیفہ رضی اللہ عنہ سی مروی ہے
کہ اونہون نی مرنیکے وقت کہا تم میرے لیے دو کپڑے خرید و تمپر کچھ ضرر نہین ہی کہ گران قیمت نہ لو اگر تمہارا صاحب خیر کو پہونچا تو اون دو نو سی بہتر پہنایا جاونگا ورنہ وہ دونون
اوس سی جلد کھینچ لیے جاوینگے اخرجہ سعید بن منصور وابن ابی شیبۃ وابن ابی الدنیا والحاکم ۲ حذیفہ رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ اونہون نی مرتے وقت کہا کہ تم میرے لیے
دو کپڑے سفید خرید و اسلیے کہ وہ مجھپر نہین چھوڑے جاوینگے مگر تھوڑی دیر یہانتک کہ اونکے بدلے مین مجھی اونسی بہتر ملینگے یا اونسی بدتر اخرجہ ابن سعد والبیہقی من طرق عنہ
۳ یحیی بن راشد سے مروی ہی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی وصیت مین فرمایا کہ تم میرے کفن مین توسط کرو کیونکہ اگر میرے لیے نزدیک اللہ کے خیر ہے تو وہ اس سے
بہتر مجھے بدل دیگا اور اگر مین ایسا نہین ہون تو وہ مجھسی چھین لیگا اور جلد چھینے گا اور توسط کرو میری قبر مین کیونکہ اگر میرے لیے اللہ کے نزدیک خیر ہی تو میرے واسطے میری
قبر کو مد بصر تک کشادہ کر دیگا اور اگر مین ایسا نہین ہون تو وہ اوسکو مجھپر تنگ کر دیگا یہانتک کہ میری پسلیان ادہر کی اودہر ہو جاوینگی اخرجہ ابن ابی الدنیا لہم عباد بن نسی

کہتی ہین جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ مرنے لگے تو عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تو میرے ان دونون کپڑون کو دہو لینا اور مجھے اونہین کفنا دینا کیونکہ تیرا باپ ایک ہی دو وادہ مین
مین سی ایک پہنایا جاویگا اچہا لباس یا بری طرح سی اوتار لیا جاویگا اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد الزہد **رد کفن بعد موت** (۱) عائشہ بنت طہبان بن صیفی
غفاری صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتی ہین کہ مجھے میرے باپ نے وصیت کی کہ مین اونکو قمیص مین نہ کفناؤن سو جس ہن ہمنی اونکو دفن کیا اوسکی کل کی صبح کو
ناگاہ وہ قمیص جسمین اونکو دفن کیا تہا تپائی پر رکہا ہوا ہی اخرجہ سعید بن منصور ۲ ابو عمرو اہبان کے بیٹے سے روایت کرتے ہین جبکہ اہبان پر گرانی ہوئی یعنی مرنے لگے
تو اپنے گہر والون کو حکم دیا کہ اونکو کفناوین اور قمیص نہ پہناوین اونکی اہل کہتے ہین کہ ہمنے اونکو قمیص پہنایا پس ہمنی صبح کی اور قمیص تپائی پر رکہا ہوا تہا اخرجہ الطبرانی و
ابو بکر البرقی فی معرفۃ الصحابۃ عن ابی عمرو القسملی عن ابنۃ اہبان قالت ۳ عائشہ بنت اہبان کہتی ہین جبکہ میری باپ کی مرنے کا وقت آیا تو اونہون نی کہا مجھے
سے ہوے کپڑے مین نہ کفنانا پس جب اونکا انتقال ہوگیا او غسل دیے گئے تو میرے پاس آدمی بہیجا کہ کفن بہیجدو مینے کفن بہیجدیا کہا قمیص مینے کہا کہ میرے باپ نی مجہی منع
کیا ہی کہ اونکو سے ہوئے قمیص مین کفناؤن کہتی ہین کہ مینے دہوبی کی طرف آدمی بہیجا دہوبی کے پاس میرے باپ کا قمیص تہا اوسکو لائے اور اونکو پہنا دیا اور اونکو لیگئے
مینے اپنا در والدہ بند کر دیا اور اونکے پیچہے چلی لوٹ کر آئی تو قمیص گہر مین تہا مینے نہلانے والون کی طرف آدمی بہیجا مینے کہا تم نی اونکو قمیص مین کفنایا تہا کہا ہان مینی کہا وہ
یہی ہی کہا ہان اخرجہ الطبرانی ہم خلف بردانی سی مروی ہی کہ ایک آدمی مرگیا اوسکے لیے کفن خانہ سی ایک کفن نکالا گیا کہتے ہین کہ وہ اوسکی مقدار سے زیادہ نکلا مینے
زیادہ کو قطع کر دیا جب رات ہوئی تو میری پاس ایک شخص آیا یعنی خواب مین کہا کہ تونے اللہ کے ولی سے طول کفن کے ساتہہ بخل کیا ہمنے تجہے تیرا کفن پہیر دیا اور ہمنی اوسے
جنت کے کفن مین کفنا دیا پس مین ڈرتا ہوا کفن خانہ کی طرف کہڑا ہوا ناگاہ اوسمین کفن پڑا ہوا تہا اخرجہ ابن النجار فی تاریخہ **نقل میت از قبر** (۱) ابو نعیم نے
مسلم جندی سی روایت کیا ہے کہا کہ طاؤس رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ جسوقت تو مجھے قبر مین رکہدے تو تو مجھے قبر مین دیکہنا اگر تو مجہکو نہ پائے تو تو اللہ کی حمد کرنا
اور اگر تو مجھے پائے تو انا للہ وانا الیہ راجعون اونکے بیٹے نے خبر دی کہ اونسے دیکہا تو کچہہ نہ پایا اور اوسکے چہرے پر خوشی معلوم ہوئی ۲ ابن ابی الدنیا نی قبور مین اور ابوبکر
ابن المقری نے اپنے فوائد مین حماد بن زید سے روایت کیا ہی کہا مجھے حدیث کی ایک آدمی نے طفاوہ کی اوسکا نام لیا تہا کہا کہ ہمنی ایک میت کو دفن کیا اور ابن مقری کا
لفظ یہ ہی کہ سندل بن علی کو مین اوسکی قبر کی کسی چیز کو درست کرنے لگا تو مین نی اوسکو قبر مین نہ پایا ۳ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نی ایک لشکر تیار
کیا اور اوسپر علا ابن الحضرمی کو حاکم کیا اور مین بہی اس غزوے مین تہا جب ہم لوٹے تو راہ مین علا کا انتقال ہوگیا ہمنے اونکو دفن کر دیا بعد فارغ ہونیکے دفن سی ایک آدمی آیا
کہا یہ کون ہی ہمنے کہا یہ خیر البشر ہے یعنی ابن الحضرمی ہی اوس آدمی نی کہا کہ یہ زمین مردونکو پہینک دیتی ہے کاش تم اوسکو ایک یا دو میل اوس زمین کی طرف نقل کرتے جو کہ مردونکو
قبول کرتی ہی ہمنے قبر کو اوکہاڑا جب ہم لحد تک پہونچے تو ہمارا میت اوسمین نہ تہا اور ناگاہ لحد مد بصر تک ہتی ایک نور چمک رہا تہا تو ہمنی مٹی کو قبر کی طرف عود کر دیا پہر ہمنی کوچ
کر دیا اخرجہ البیہقی فی الدلائل یہ قصہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی بہی مروی ہی ابو نعیم نے دلائل مین اوسکی تخریج کی ہی لفظ اوسکا یہ ہی کہ علا کا انتقال ہوگیا ہمنے اونکو ریت
مین دفن کر دیا پہر ہمنے کہا کہ کوئی درندہ آئیگا اونکو کہا جائیگا ہمنے ریت کہودی تو اونکو قبر مین نہ پایا **شرف تسبیح یعنی سبحان اللہ** **حکایت** عبد العزیز بن ابی رواد
رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مکے مین ایک عورت تہی ہر روز بارہ ہزار تسبیح کہا کرتی تہی وہ مرگئی جب اوسکو قبر تک لیکے پہونچے تو وہ لوگون کے درمیان سی لیلیگئی فی الجزء
الاول من فوائد ابی الحسین بن بشران بسند ہم عبد العزیز **زینت اہل قبور برای میت صالح** **حکایت** ایک آدمی جرجان و الومن کا کہتا ہی
اگر ترکہ کو تہ پہر جاتی جب مر تو ایک آدمی نی خواب مین دیکہا کہ گویا اہل قبور اپنی قبرون پر بیٹہے ہین اور اونپر نیا لباس ہے اونسے کہا گیا یہ کیا ہے کہا اہل قبور مین کہ ہر کے
آنیکے سبب سی اونکو نیا لباس پہنایا گیا ہے اخرجہ ابو نعیم **قبر رواد عجلی مفروش بہ ریحان** **حکایت** مسکین بن بکیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رواد عجلی جب
مری تو اونکو قبر کی طرف اوٹہا لیگئے لوگ قبر مین اوترے تا کہ اونکو اوتارین ناگاہ لحد مین ریحان بچہا ہوا تہا بعض نی اوس ریحان مین سی کچہہ لیلیا ستر دن تک وہ تر و تازہ رہا
لوگ صبح و شام آتے اوسکو دیکہتے پہر لوگون کی کثرت ہوئی تو امیر نے اوسکو لیلیا اور بخوف فتنہ لوگونکی جمعیت توڑدی پہر وہ امیر کی گہر سے گم ہوگیا نہین معلوم کیونکر گیا اخرجہ

ابن ابی الدنیا فی کتاب الرقة والبکاء **دستہ یاسمین در قبر حکایت** محمد بن مخلد دوری حافظ کہتے ہین کہ میری ماں مرگئین مین اونکی لحد مین اترا
تو جو قبر کہ اوس سے ملحق تہی اوسمین سے ایک درار کہل گئی ناگاہ ایک آدمی نیا کفن پہنے تہا اور اوسکے سینے پر چنبیلی تر و تازہ کا ایک دستہ تہا مینے اوسکو سونگہا تو وہ مشک سے
بہی زیادہ خوشبو تہا جو لوگ میرے ساتھ تہے اونہون نے بہی سونگہا پہر مینے اوسے اپنی جگہہ پر رکہدیا اور درار کو بند کر دیا اخرجہ الحافظ ابو بکر الخطیب
ریحان در قبر حکایت جعفر سراج نے اپنی بعض شیوخ سی نقل کیا ہی کہ ایک قبر امام احمد رضی اللہ عنہ کے قریب کہدگئی ہوئی میت کے سینے پر ایک ریحانہ لہرا رہا
تہا رواہ الحافظ ابو الفرج ابن الجوزی من طریق جعفر **خوشبوی مشک از قبر حکایت** ابن جوزی رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ مین ذکر کیا ہی کہ سنہ دو سو چوبیس
یا تینتیس مین ایک ٹیلا بصرے مین کہل گیا سات قبرین ایک جگہہ مین مثل حوض کے نکلین اونمین سات آدمی تہے اونکے بدن صحیح و سالم تہے اونکے کفنون مین سی مشک
کی خوشبو مہک رہی تہی اونمین سے ایک آدمی جوان تہا اوسکے سر پر بال تہے ہونٹہون پر تری تہی گویا پانی پیا ہے اور گویا آنکہین سرمگین ہوئی ہین اوسکی کوکہ مین ایک
ضرب تہی بعض حاضرین نے چاہا کہ اوسکے بالون مین سی کچہہ لین ناگاہ وہ مثل ہوے زندہ کے قوی تہی **حکایت** ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین منجملہ
ان لوگون کی تہا جنہون نی سعد بن معاذ کے لیے قبر کہودی اور قبر اونکی بقیع مین تہی جسوقت ہم اونکی قبر سے مٹی کہودتے تو ہمپر مشک کی خوشبو مہکتی یہان تک کہ ہم
لحد تک پہونچے اخرجہ ابن سعد فی الطبقات **حکایت** محمد بن شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی نے مٹہی بہر مٹی سعد کی قبر کی مٹی سے لی
اور اوسکو لیگیا پہر اسکے بعد اوسکو دیکہا تو وہ مشک تہی اخرجہ ابن سعد **تلاوت و صوم موجب خوشبوی مشک در قبر حکایت** مغیرہ بن
حبیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ ایک آدمی کو خواب مین دیکہا اوس سے کہا گیا کہ یہ کیا مشک کی خوشبو ہے جو کہ تیری قبر مین پائی جاتی ہی کہا یہ خوشبو تلاوت و پیاس
کی ہی اخرجہ ابن ابی الدنیا **حور اپنے خاوند کے موںہ مین جنت کا میوہ دیتی ہی** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک بدوی آیا اور
ہم ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہے ایک سفر مین اوس نے کہا مجہپر اسلام پیش کرو الحدیث اور اوسمین یہ ہی کہ بینا نحن کذلک اذ وقع من بعیرہ حلہا متہ یعنی
وہ اپنے اونٹ سے سر کے بل گر پڑا پہر مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ وہ شخص ہی کہ محنت تہوڑی کی اور نعمت طویل دیا گیا مین گمان
کرتا ہون کہ وہ بہوکہا مرا مین نے اوس کی دو بیبیون کو دیکہا جو کہ حور عین مین کی ہین اور وہ اوسکے موںہ مین جنت کے میوے ٹہونس رہی تہین اخرجہ احمد
جعفر رضی اللہ عنہ فرشتون کے ساتھ جنت مین اوڑتے پہرتے ہین (۱) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہے
مینے جعفر کو دیکہا کہ فرشتون کے ساتھ جنت مین اوڑتا پہرتا ہے اخرجہ الترمذی والحاکم **۲** ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے مین آج کی رات جنت مین داخل ہوا مینے اوسمین نظر کی تو ناگاہ جعفر فرشتون کے ساتھ اوڑتا پہرتا ہے اور ناگاہ حمزہ ایک تخت پر تکیہ لگائے ہوئے ہین
اور کئی آدمیون کا اونکے اصحاب مین سی ذکر کیا اخرجہ الحاکم **بدن مٹی سی ضرر نہین پاتے** - (۱) **حکایت** ابن عمر رضی اللہ عنہما سی مروی ہی کہ وہ
جانب قبور مین اوترے وہ پرانی بوسیدہ ہوگئی تہین ناگاہ ایک کہوپڑی کہلی پڑی تہی اونہون نی ایک آدمی کو حکم دیا اونہون اوسکو چہپا دیا پہر فرمایا کہ ان بدنون کو
یہ تری یعنی خاک نمناک کچہہ ضرر نہین پہونچاتی ہے ارواح ہی معاقب و مثاب ہوتے ہین قیامت تک اخرجہ ابن ابی الدنیا **۲ حکایت** صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا
کہتی ہین کہ مین نزدیک اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے تہی جبکہ حجاج نے اونکے بیٹے عبد اللہ ابن زبیر کو سولی دی ابن عمر اونکے پاس تعزیت کو آئے کہا ای عورت
تو اللہ سے ڈر اور صبر کر اسلیے کہ یہ بدن کچہہ چیز نہین ہین رہی ارواح سو وہ نزدیک اللہ کے ہین اونہون نے کہا مجہے صبر سی کون مانع ہی حالانکہ یحیی بن زکریا علیہما السلام
کا سر طرف ایک زندی کی زندیون بنی اسرائیل سے ہدیہ بہیجا گیا اخرجہ ابن ابی شیبة وابن ابی الدنیا فی کتاب العزاء **۳ حکایت** خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کہتے
ہین جبکہ دن اجنادین کے روم نے ہزیمت پائی تو وہ ایک ایسی جگہہ پہونچے جس سی سوا ایک ایک آدمی کے گذر نہین کر سکتا تہا روم اوسپر لڑنے لگے ہشام بن عاص آگے
بڑہے اونسے لڑنے یہانتک کہ شہید ہوگئے اور اوس رخنے پر گر پڑے اوسکو بند کر دیا جب مسلمان اوس طرف پہونچے تو ڈری کہ اونکو گہوڑون سی روندواوین عمرو بن عاص نے

کہا کہ بیشک اللہ نے اوسکو شہادت دی اور اوسکی روح کو اوٹھا لیا وہ تو صرف جثہ ہے تو تم اوسکو چھوڑ دو پس وہ دو پہر خود نے اونکو روند ڈالا اونکے بعد اور لوگون نے
روندا یہانتک کہ اوسکو قطع کیا اخرجہ ابن سعد **ف** ابن رجب رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ یہ آثار اسپر دال نہین ہین کہ ارواح ابدان سے بعد موت کے متصل نہین
ہوتے وہ تو اسپر دال ہین کہ جو کچہ عذاب و تکلیف لوگونکی اجساد کو پہونچتا ہے اور مٹی اجساد کو کہاتی ہے اس سے اونکو کچہ ضرر نہین پہونچتا کیونکہ عذاب قبر کا دنیا کے عذاب
کی جنس سے نہین ہے وہ ایک اور ہی نوع ہے جو کہ میت کی طرف پہونچتا ہے اللہ تعالی کی مشیت و قدرت سے **بیان شہید اللہم حققنا بذلک آمین (۱)**
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں خشک ہوتی ہے زمین خون سے شہید کے یہانتک کہ جلد لیلیتی ہین اوسکو اوسکی دو
بیبیان گویا وہ دونون دودہ پلانیوالیان ہین کہ اونہون نے اپنے بچے کو زمین کشادہ وبے کشت درخت مین گم کردیا تہا اور ہر ایک کے ہاتھ مین ایک حلہ ہوتا ہے
جو کہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اخرجہ ابن ماجۃ **۲** یزید بن شجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین اول قطرہ اوسکے خون کا یعنی شہید کے ٹپکتا ہے اوس سے ہر چیز کو جو اوسکی اور
اوتری ہین طرف اوسکے دو بیبیان اوسکی حور عین سے پونچہتی ہین اوسکے موتہ سے مٹی کو پہر وہ پہنایا جاتا ہے سو حلّے کہ بنی آدم کے بُنے ہوئے نہین ہین ولیکن
جنت کی روئیدگی سے ہین اگر وہ دو انگلیون کی درمیان مین رکہے جاوین تو سما سکین اخرجہ الطبرانی والبزار والبیہقی فی البعث **۳** انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین
کہ ایک کالا آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا کہا اگر مین لڑون یہانتک کہ مارا جاؤن تو مین کہان ہونگا فرمایا جنت مین پہر وہ لڑا یہانتک کہ مارا گیا نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اوسکے پاس آئے فرمایا اللہ نے تیرا موتہ سفید کیا تیری بو کو خوشبو کیا اور آپ نے اسکے لیے یا اور کسی کے لیے فرمایا کہ مینے اوسکی بی بی کو دیکہا جو کہ حور عین مین
کی تہی کہ اوسنے اوسکا جبہ صوف کہینچا اوسکے اور اوسکے جبے کے درمیان مین داخل ہوئی ہے اخرجہ الحاکم وصححہ **۴** ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ ایک اعرابی نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہ شہید ہوا آپ اوسکے سر کے پاس خوش بیٹہے ہوئے ہنستے تہے پہر آپ نے اوسکی طرف سے موتہ پہیر لیا۔ اسکا پوچہا تو فرمایا کہ میں سرور تو اسلیے تہا
کہ مینے اوسکی روح کی کرامت کو دیکہا اللہ پر اور میرا موتہ پہیرنا اوس سے اسواسطے تہا کہ اوسکی بی بی حور عین سے اب اوسکے سر کے نزدیک ہے اخرجہ البیہقی بسند حسن **۵ حکایت**
قاسم بن عثمان جوعی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے طواف مین گرد کعبے کے ایک آدمی کو دیکہا مین اوسکے قریب ہوا تو ناگاہ وہ اس قول سے اور زیادہ کچہ نہین کہتا تہا
کہ الٰہی محتاجون کی حاجت پوری کردی گئی اور میری حاجت پوری نہین ہوئی مینے کہا تجہے کیا ہوا ہے کہ تو اس کلام پر زیادہ نہین کرتا ہے کہا مین عجب قصہ بیان کرتا
ہون ہم سات رفیق تہے متفرق شہرون کے مینے دشمن کی زمین کا غزوہ کیا ہم سارے قید ہوگئے پہر ہم علیحدہ کردیے گئے تاکہ ہماری گردنین ماری جاوین مینے آسمان کی
طرف دیکہا تو ناگاہ سات دروازے کشادہ تہے اونپر سات عورتین تہین حور عین سے تہین ہر دروازے پر ایک تہی ایک آدمی کو ہم مین سے آگے کیا گئی اوسکی گردن ماری گئی
مینے دیکہا کہ ایک عورت ہاتہ مین رومال لیے ہوئے زمین کی طرف اوتری یہانتک کہ چہہ آدمیونکی گردنین ماری گئین مین اور ایک دروازہ اور ایک جاریہ باقی رہگئی جب
مین پیش کیا گیا کہ میری گردن ماری جاوے تو دشمن کی بعض آدمیون نے مجہکو مانگا اوسنے مجہے اوس شخص کو ہبہ کردیا مینے اوس جاریہ کو سنا کہ وہ کہتی تہی ای شئ فاتک
یا محروم یعنی ای بدنصیب تجہسے کیا چیز فوت ہوگئی اور دروازہ بند کردیا گیا ای بہائی مین مافات پر حسرت کرتا ہون قاسم بن عثمان نے کہا مین اوسکو اونسے افضل
گمان کرتا ہون کیونکہ جو اوسنے دیکہا وہ اونہون نے نہ دیکہا اور چہوڑ دیا گیا کہ شوق پر عمل کرے اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی بکر محمد بن احمد بن حمدویہ التمیمی
قال سمعت قاسم بن عثمان الخ **فصل بیان مین زیارت قبور کی اور اس بیان مین کہ مردے اپنی زیارت کرنیوالون کو جانتے اور اونکو دیکہتے**
ہین اور اونکو انس ہوتا ہے اور سلام کا جواب دیتے ہین (۱) عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین
ہے کوئی آدمی کہ زیارت کرے اپنے بہائی کی قبر کی اور اوسکے پاس بیٹہے مگر وہ انس پاتا ہے اور اوسپر رد کرتا ہے یعنی سلام کا جواب دیتا ہے یہانتک کہ کہڑا ہو اخرجہ
ابن ابی الدنیا فی کتاب القبور **۲** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جسوقت آدمی کسی قبر پر گذرتا ہے جسکو پہچانتا ہے پہر اوسپر سلام کرتا ہے تو وہ اوسکو سلام کا جواب دیتا ہے
اور اوسے پہچانتا ہے اور جب کسی قبر پر گذرتا ہے جسکو نہین پہچانتا ہے پہر اوسپر سلام کرتا ہے تو وہ اوسکو سلام کا جواب دیتا ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی الشعب

۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی شخص کہ اپنے مومن بھائی کی قبر پر گذر کرے جسکو وہ دنیا مین پہچانتا تھا پھر اوسپر سلام کرتا ہے مگر وہ اوسکو پہچانتا ہے اور اوسکے سلام کا جواب دیتا ہے اخرجہ ابن عبد البر فی الاستذکار والتمہید وصححہ عبد الحق ۴ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی بندہ کہ اوسنے گذر کیا کسی شخص کی قبر پر جسکو وہ دنیا مین پہچانتا ہے پھر اوسنے اوسپر سلام کیا مگر اوس اوسکو پہچانا اور اوسکے سلام کا جواب دیا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی القبور والصابونی فی المائتین ۵ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ابو رزین نے کہا یا رسول اللہ میرا رستہ مردون پر ہے پس کیا کوئی کلام ہے جسکو مین کہون جبکہ میرا گذر اونپر ہو فرمایا کہہ السلام علیکم یا اہل القبور من المسلمین والمومنین انتم لنا سلف ونحن لکم تبع وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون ابو رزین نے کہا یا رسول اللہ وہ سنتے ہین فرمایا سنتے ہین ولیکن جواب دینے کی طاقت نہین رکھتے فرمایا اے ابو رزین کیا تو اس سے راضی نہین ہے کہ برابر اونکی گنتی کے فرشتے تجھپر رد سلام کرین یعنی سلام کا جواب دین اخرجہ العقیلی ف اس سے معلوم ہوا کہ مردے زندون کا سلام سنتے ہین جواب کی طاقت نہین رکھتے اور پہلی حدیثون سے ثابت ہو چکا کہ وہ جواب دیتے ہین سو اس حدیث کے یہ معنی ہین کہ وہ ایسے جواب کی طاقت نہین رکھتے ہین جسکو زندے سن لے ورنہ وہ سلام کا جواب اس طرح دیتے ہین کہ ہم نہین سنتے **زیارت کرنا عورت کا باپ اور خاوند کی قبر کو بغیر حجاب کے**

حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ مین گھر مین داخل ہوتی اپنا کپڑا رکھ دیتی اور کہتی کہ وہ تو میرے باپ اور خاوند ہین یعنی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اونکے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ مدفون ہوئے تو مین اوس گھر مین داخل نہ ہوئی مگر میرے کپڑے مجھپر کسے بندھے ہوتے بسبب حیا کے عمر رضی اللہ عنہ سے اخرجہ احمد والحاکم **زیارت وسلام بر شہید** ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصعب بن عمیر پر گذر فرمایا جبکہ احد سے لوٹے تو اونپر اور اونکے اصحاب پر توقف فرمایا اور کہا مین گواہی دیتا ہون کہ تم زندہ ہو نزدیک اللہ کے پس تم اونکی زیارت کرو اونپر سلام کرو قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے نہین سلام کرتا ہے اونپر کوئی مگر وہ اوسپر رد کرتے ہین قیامت تک اخرجہ الطبرانی فی الاوسط **دوست کی زیارت سے میت کو زیادہ تر انس ہوتا ہے** فی الاربعین الطائیۃ روی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال انس ما یکون المیت فی قبرہ اذا زارہ من کان یحبہ فی دار الدنیا یعنی میت دنیا مین جس شخص سے محبت رکھتا تھا جب وہ اوسکی زیارت کرتا ہے تو اوسی سے زیادہ تر انس ہوتا ہے **علم موتی بزائرین روز جمعہ و روز شنبہ**

۱ محمد بن واسع رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ مردے اپنی زیارت کرنیوالون کو جانتے ہین جمعہ کے دن اور ایک دن اوس سے پہلے اور ایک دن اوسکے بعد اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی الشعب ۲ ضحاک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جس شخص نے زیارت کی کسی قبر کی روز شنبہ کو قبل طلوع آفتاب تو میت کو اوسکی زیارت کا علم ہوتا ہے کسی نے اونسے کہا یہ کیونکر ہے فرمایا کہ بسبب شرف روز جمعہ کے اخرجہ ایضا **تنبیہ بیان مین عود روح کی طرف جسم کے اندر قبر کے** سبکی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ عود روح طرف جسم کی اندر قبر کے صحیح مین ثابت ہے سب مردون کے لیے فضلا عن الشہداء نظر صرف دوام مین ہے ایک تو روح کے استمرار مین اندر بدن کی دوسرے اسمین کہ بدن روح سے زندہ ہو جاتا ہے جیسے کہ دنیا مین تھا یا بدن بدون روح کی زندہ ہو جاتا ہے اور روح وہان رہتی ہے جہان اللہ چاہے کہا کہ ملازمت حیات کی روح کو امر عادی ہے عقلی نہین ہے سو یہ بات کہ بدن بسبب روح کے زندہ ہو جاتا ہے مثل اوسکی حالت کے دنیا مین اوس قسم سے ہے جسکو عقل جائز رکھتی ہے پس اگر اسکے ساتھ سمع صحت کو پہونچی تو اوسکا اتباع کیا جائیگا اور ایک جماعت علما نے اسکا ذکر کیا ہے اور نماز موسی علیہ السلام کی قبر مین اسکی شہادت دیتی ہے کیونکہ نماز ایک زندہ جسم کو چاہتی ہے اور اسی طرح وصفات جو کہ بعض انبیاء علیہم السلام شب معراج مین ذکر کیے گئے ہین وہ سب اجسام کی صفات ہین اور اوسکی حیات حقیقی ہونے سے یہ بات نہین لازم آتی ہے کہ اونکے ہوتے ہوئے بدن ایسے ہو جاوین جیسے کہ دنیا مین تھے یعنے کھانے پینے وغیرہ صفات اجسام کی طرف محتاج ہون جنکو ہم مشاہدہ کرتے ہین بلکہ اونکے لیے ایک اور حکم ہے رہے ادراکات جیسے علم وسماع یعنی جاننا سننا سو بلاشک یہ شہدا کے لیے اور سب مردون کے واسطے ثابت ہے وقال غیرہ یعنی سبکی کے سوا اور لوگون نے کہا ہے کہ حیات شہدا مین اختلاف ہے کہ آیا حیات فقط روح کو ہے یا جسم کو مع روح کے باین معنی کہ اوسکو بوسیدگی نہین ہوتی یہ دو قول ہوئے اور پہلی

رحمہ اللہ نے کتاب الاعتقاد مین فرمایا ہی کہ انبیاء علیہم السلام بعد اسکے کہ اونکی روحین مقبوض ہوگئین اونکی روحین طرف اونکے پھیر دیجاتی ہین سو وہ مثل شہداء کے اپنے
رب کے نزدیک زندہ ہین اور حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے مسئلہ تزاور وتلاقی ارواح مین ذکر فرمایا ہے کہ ارواح دو قسم ہین ایک منعم دوسری معذب سو معذب تو زیارت
و ملاقات سے مشغول ہین یعنی وہ اپنے حال مین گرفتار ہین اونکو اتنی فرصت کہان کہ کسی کی ملاقات و زیارت کرین اور جو روحین منعم عیش و آرام مین ہین جنکی پھرتی
ہین قید نہین ہین وہ ملتی جلتی ہین اور جو کچھ اونسے دنیا مین ہوا ہے یا اہل دنیا سے ہوتا ہے اوسکا مذاکرہ کرتی ہین پس ہر روح اپنے رفیق کے ساتھ ہی جو کہ اوس جیسے
عمل پر ہے اور روح پر فتوح ہمارے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفیق اعلی مین ہی اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین
انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا اور یہ معیت ثابت ہی دار دنیا و دار برزخ مین اور دار جزا مین ہر آدمی
ان تینون گہرون مین اوسی کے ہمراہ ہوگا جس سی وہ محبت رکہتا تہا انتہی شیذلہ نے کتاب البرہان فی علوم القرآن مین کہا ہے کہ اگر کوئی کہی کہ اللہ تعالی کا قول ولا تحسبن
الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء سو مردے زندے کیونکر ہوتے ہین تو ہم کہینگے جائز ہے کہ اللہ اونکو اونکی قبرون مین زندہ کر دی اور اونکی روحین ایک جز
مین اونکی اجزاء بدن سی ہون کہ اوس جز کی وجہ سے سارا بدن نعیم و لذت کا احساس کری جیسے کہ دار دنیا مین زندے کا بدن برودت یا حرارت کا احساس کرتا ہے
جو کہ ایک جز مین اوسکے اجزای بدن سی ہوتی ہی اور یہ بہی کہا ہے کہ مراد حیات سے یہ ہے کہ اونکے جسم قبور مین بوسیدہ نہین ہوتے نہ اونکے جوڑ بند جدا جدا ہوتے ہین تو
وہ مثل زندون کے ہین اپنی قبور مین اور ابو حیان نی اپنی تفسیر مین کہا ہے کہ لوگون نے اس حیات مین اختلاف کیا ہے ایک قوم نے کہا کہ معنی حیات کے یہ ہین کہ اونکی روحین
باقی رہتی ہین نہ جسم اونکی کیونکہ ہم فساد و فناء اجسام کو مشاہدہ کرتے ہین دوسرے اس طرف گئے ہین کہ شہید حی الجسد والروح ہی یعنی اوسکی روح و جسم دونون زندہ ہین اور ہمارا
عدم شعور اسمین قادح نہین ہی پس ہم اونکو صفت اموات پر دیکہتے ہین اور وہ زندے ہین جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے وتری الجبال تحسبہا جامدۃ
وہی تمر مر السحاب یعنی تم تو پہاڑون کو ٹہیرا ہوا دیکہتی ہو اور وہ بادل کی طرح چلے جاتے ہین اور جیسے تو سوتے ہوئے کو دیکہتا ہی کہ وہ اپنی ہیئت پہ سوتا ہی حالانکہ
وہ خواب مین ایسی چیز دیکہ رہا ہے جس سی اوسکو لذت ملتی ہے یا ایذا پاتا ہی مین کہتا ہون اور اسی لیے اللہ تعالی نے فرمایا ہے احیاء ولکن لا تشعرون سو اس قول
سے مومنین کو مخاطب کر کے اسپر آگاہ کیا کہ وہ اس حیات کو مشاہدہ و حس سی ادراک نہین کر سکتے ہین اور اسی وجہ سی شہید اپنے غیر سے متمیز ہوتا ہے اور اگر فقط روح ہی
کی حیات مراد ہو تو شہید کو غیر شہید سے تمیز حاصل نہوگا اسلیے کہ اور مردے بہی اس بات مین شہید کے شریک ہین اور اسلیے کہ ساری مومنین کو ہر روح کی حیات کا علم ہی سو
ولکن لا تشعرون کے کچھ معنی نہونگی اللہ سبحانہ کبہی اپنی بعض اولیاء کو اسکا کشف کر دیتا ہی وہ اسکا مشاہدہ کرتی ہین **کشف حال شہید برای بعض اولیا** سہیلی نے
دلائل النبوۃ مین بعض صحابہ سی نقل کیا ہے کہ اونہون نی کسی جگہہ مین کہودا ایک طاق کہل گیا ناگاہ ایک شخص تخت پر بیٹہا ہوا ہے اور اوسکے آگے ایک قرآن شریف ہے
اوسمین پڑہ رہا ہی اور آگے اوسکے ایک سبز چمن ہی یہ واقعہ احد مین تہا اور اونہون نی جان لیا کہ وہ شخص شہداء سے ہی اسلیے کہ اونہون نی اوسکے چہرے کے ایک جانب مین
زخم دیکہا اس قصے کو ابو حیان نی بہی ذکر کیا ہی اسکے مثل امام یافعی رضی اللہ عنہ نے بہی چند حکایتین روض الریاحین مین ذکر فرمائی ہین **حکایت** بعض صالحین نے
کہا کہ مینے ایک عابد آدمی کے لیے قبر کہودی اور اوسکی لحد بنائی مین لحد کو برابر کر رہا تہا کہ اتنے مین اوسکے پاس والی قبر کی لحد سی ایک اینٹ گر پڑی مینے دیکہا تو ناگاہ
ایک بوڑہا آدمی قبر مین بیٹہا ہوا ہے اوسپر سفید کپڑے ہین وہ کہڑکہڑاتے ہین اور اوسکی گود مین ایک مصحف ہی سونے کا سونے سے لکہا ہوا اور وہ اوسمین پڑہ رہا ہے
اوسنے میری طرف اپنا سر اوٹہایا اور کہا کیا قیامت قائم ہو گئی اللہ تعالے تجہپر رحم کری مینے کہا نہین کہا تو پہر اینٹ کو اوسکی جگہہ مین رکہدی اللہ تجہی عافیت مین رکہی پہر
مینے اوسکو رکہدیا **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مجہے ایک ثقہ گورکن سی روایت پہونچی ہی کہ اوسنی ایک قبر کہودی اوسمین ایک آدمی پر مطلع ہوا کہ وہ
اپنی تخت پر بیٹہا ہوا ہی اور اوسکے ہاتہ مین ایک مصحف ہی اوسمین پڑہ رہا ہے اور اوسکی نیچے ایک نہر جاری ہی اوسکو غش آگیا پہر وہ قبر سے نکالا گیا لوگونکو نہین معلوم ہوا کہ اوسکو
کیا ہوگیا اوسکو تیسرے دن ہوش آیا **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ نے شیخ نجم الدین اصبہانی سی نقل کیا ہی کہ وہ ایک آدمی کے دفن مین حاضر ہوئے تلقین کہنے والا بیٹہا

تلقین کرنے لگا اونہون نے میت کو کہتے سنا کیا تم تعجب نہین کرتے مردے سے کہ وہ زندے کو تلقین کرتا ہی **حکایت** ابن رجب رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ ہمکو طریق مراد ابن جمیل سے روایت پہنچی ہے مراد کہتے ہین کہ ابو المغیرہ نے کہا کہ مینے مثل معافی بن عمران کے نہین دیکھا اور اونکا فضل ذکر کیا کہا کہ مجھے میرے بعض اخوان نے حدیث کی کہ غانم معافی بن عمران کے پاس گیا تلقین کرنیکو بعد اسکے کہ وہ دفن ہو چکے تھے سو مینے اوسکو سنا کہ اونکی قبر مین تلقین کرتا تہا اور کہتا تہا لا الہ الا اللہ تو معافی کہتے تھے لا الہ الا اللہ **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ محب طبری سے حکایت کرتے ہین کہ وہ مقبرہ زبید مین ہمراہ شیخ اسمعیل حضرمی رضی اللہ عنہ کے تھے محب کہتے ہین کہ شیخ نے مجھسے کہا ای محب الدین تو کلام موتے کے ساتھ ایمان رکھتا ہی مینے کہا کہ ہان کہا صاحب اس قبر کا مجھسے کہتا ہے کہ مین جنت کے حشو سے ہون **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ شیخ اسمعیل مذکور سے حکایت کرتے ہین کہ بعض مقابر مین پر اونکا گذر ہوا تو وہ بہت روئے اور اونپر حزن طاری ہوا پہر بہت ہنسے اور اونپر سرور طاری ہوا کسی نے اسکا سوال کیا تو فرمایا کہ میرے لیے اس قبرستان کا حال کشف ہوا مینے اونکو دیکہا تو وہ عذاب کیے جاتے تھے مین رو دیا پہر مینے اللہ تعالی سے زاری کی اونکے حق مین تو مجھسے کہا گیا کہ مینے تیری شفاعت اونکے حق مین قبول کی اس قبر والے نے کہا کہ مین بھی اونکے ساتھ ہون ای فقیہ اسمعیل مین فلان ڈومنی ہون مینے کہا تو بھی اونکے ساتھ ہے سو مین اس لیے ہنسا **حکایت** شیخ عبد الغفار حکایت کرتے ہین وحید مین کہ مجھے قاضی بہاء الدین بن صاحب شرف الدین فائزی نے خبر دی کہ شیخ معین الدین جبرئیل راہ مین اونکے ساتھ مرے پہلے اسکے کہ قاہرہ مین داخل ہون کہتے ہین کہ جسوقت ہم دروازے کے نزدیک پہنچے اور وہ لوگ شہر مین میت کی داخل ہونیکو منع کرتے تھے تو شیخ نے اپنی انگلی اور اپنا ہاتھ اوٹھایا ہم داخل ہوگئے **حکایت** شیخ عبد الغفار حکایت کرتے ہین کہ مجھے ایک فقیہ نے ایک شخص سے حدیث کی کہ اوسنے ایک جوان کے واسطے فاتحہ کرنا چاہا ایک تربت عین مین اندر قرافہ کے تو اس جوان نے اوس سے کہا واللہ مین کبھی اس جگہ اللہ کی نافرمانی نہ کرونگا اسلیے کہ مینے ایک بار یہ فعل کیا تو ترش ہوگئی اور میت نے کہا کیا تم اللہ تعالے سے نہین شرماتے **حکایت** شیخ عبد الغفار حکایت کرتے ہین کہ مجھسے زین الدین تونسی نے فقیہ عبد الرحمن نوری سے حکایت کی کہ وہ جسوقت منصورہ مین تھے اور مسلمانون کو قید کر لیا تہا اور فقیہ عبد الرحمن قرآن پڑھ رہے تھے پس یہ آیت پڑھی ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون جب فقیہ عبد الرحمن مارے گئے تو اونکے پاس ایک فرنگی حاضر ہوا اور اوسکے ہاتھ مین برچھی تہی اوسنے برچھی سے اونکو مارا اور کہا نیس مسلمین تو ہی کہتا تہا کہ تمہارے رب نے کہا ہے کہ تم رزق دیے جاتے ہو کہان ہے وہ تو فقیہ نے اپنا سر اوٹھایا اور کہا زندہ ہی قسم ہی رب کعبہ کی اس نکلے کو دو بار کہا فرنگی اپنے گھوڑے سے اوتر پڑا اور اونکے موہنہ کا بوسہ لینے لگا اور اپنے غلام کو حکم دیا کہ اونکو اوسکے ساتھ شہر کی طرف اوٹھا لیجاے **حکایت** شیخ ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین مکہ مین تہا مینے باب بنی شیبہ مین ایک جوان کو مرا ہوا دیکہا جب مینے اوسکی طرف نظر کی تو اوسنے میرے روبرو تبسم کیا اور مجھسے کہا ای ابو سعید کیا تو نے نہ جانا کہ احبا احیا مین گو وہ مرگئے وہ تو ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف نقل کرتے ہین ذکرہ القشیری فی رسالتہ بسندہ **حکایت** قشیری رحمہ اللہ نے شیخ ابو علی روذباری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے ایک فقیر کو لحد مین رکہا جب اوسکے کفن کا سر کہولا اور اوسکو مٹی پر رکہا تاکہ اللہ اوسکی غربت پر رحم کرے تو اوسنے میرے لیے اپنی دونون آنکھین کہولدین اور مجھسے کہا تذللنی بین یدی المنی تو شیخ نے کہا یا سیدی احیاۃ بعد الموت کہا ہان مین زندہ ہون اور ہر محب اللہ کا زندہ ہے لانصرنک بجاہی غدًا یا روذباری یعنی قیامت کو مین ضرور اپنی جاہ سے تیری مدد کرونگا **حکایت** قشیری رحمہ اللہ نے بعض صالحین سے نقل کیا ہے کہ وہ کفن چور تہا ایک عورت مری لوگون نے اوسپر نماز پڑہی اور اس نباش نے بھی نماز پڑہی تاکہ قبر کو پہچان لے جب رات ہوئی تو اوسکی قبر کو کہودا عورت نے کہا سبحان اللہ رجل مغفور یاخذ کفن مغفورۃ یعنی تعجب ہے کہ مرد مغفور عورت مغفورہ کا کفن لیتا ہے وہ شخص کہتا ہے مینے کہا ہان کہ تیری مغفرت کی گئی مین کیونکر مغفور ہوا اوسنے کہا کہ اللہ نے میری مغفرت فرمائی اور اون سب کی جنہون نے مجھپر نماز پڑہی سو تو نے مجھپر نماز پڑہی پہر اوس عورت کو چہوڑ دیا اور مٹی ویسی ہی کر دی پہر توبہ کی اور اوسکی توبہ اچھی ہوئی **حکایت** قشیری رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ابراہیم بن شیبان نے کہا کہ ایک جوان حسن الارادہ میری ہمراہ ہوا وہ مرگیا میرا دل اوسکے ساتھ مشغول ہوا اور مین خود اوسکے غسل کا متولی ہوا مینے خوف کے مارے اوسکے بائین ہاتھ سے شروع کیا اوسنے مجھسے بایان لیلیا اور داہنا ہاتھ دیا مین نے کہا

امین

تونسی

صدقت یا بنی یعنی بیٹا تونے سچ کہا مینے ہی غلطی کی ذکرہ فی الرسالۃ بسندہ عن ابراھیم **حکایت** ابو یعقوب سوسی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین مینی ایک مرید کو نہلایا
اوسنی میرا انگوٹھا پکڑ لیا اور وہ تختہ پر تھا مینے کہا بیٹا میرا ہاتھ چھوڑ دے مین جانتا ہون کہ تو مردہ نہین ہی وہ تو ایک نقل ہی پھر اوسنے میرا ہاتھ چھوڑ دیا ذکرہ القشیری بسندہ
حکایت ابو یعقوب سوسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مکے مین ایک مرید میرے پاس آیا کہا اے استاد مین کل ظہر کے وقت مرونگا سو تم یہ دینار لو آدھے مین قبر کھدانا
اور آدھے مین کفنا دینا جب کل کا دن ہوا اور ظہر کا وقت آیا تو وہ شخص آیا اور طواف کیا پھر دور چلا گیا اور مر گیا جبکہ مینے اوسکو لحد مین رکھا تو اوسنے اپنی دونون آنکھین
کھولین مینے کہا کیا موت کے بعد زندگی ہی کہا مین زندہ ہون اور ہر محب اللہ کا زندہ ہے ذکرہ القشیری **حکایت** قشیری رحمہ اللہ فرماتی ہین مینی استاذ ابو علی دقاق
کو کہتے سنا کہ ایک دن ابو عمرو بیکندی کا گذر ایک کوچے پر ہوا دیکھا کہ کچھ لوگ ایک جوان کے نکالنے کا ارادہ کرتے ہین بسبب اوسکے فساد کی اور اوسکی ماں رو رہی ہے
ابو عمرو نے لوگون سے شفاعت کی اور کہا کہ تم اس بار تو اوسے میرے سبب سے بخش دو کئی دن بعد اونھون نے اوسکی ماں کو دیکھا اوسکا حال پوچھا تو اوسنے کہا کہ وہ مر گیا
اور مجھے وصیت کر گیا کہ تو میرے مرنے کی پڑوسیون کو خبر نہ کرنا تاکہ وہ شماتت نہ کرین اور جب تو مجھے دفن کر دے تو میری شفاعت میرے رب سے کرنا اوسکی ماں کہتی ہے کہ
مینے ایسا ہی کیا جب مین اوسکے سر قبر سے چلی تو مینے اوسکی آواز سنی کہ وہ کہتا ہے اماں تو چلی جا مینے رب کریم پر قدوم کیا **حکایت** ابو محمد بن نجار کہتے ہین کہ مینے
ایک میت کو نہلایا مین اوسے نہلا رہا تھا کہ اوسنے دونون آنکھین کھول دین پھر اوسنے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا یا ابا محمد احسن الاستعداد لہذا المضجع یعنی ابو محمد تو اس بچھونے
کے لیے اچھی طرح سے تیاری کر ذکرہ ابن النجار فی تاریخہ عن ابن محمد وکان من اصحاب المروزی وکان الخلال یقدمہ ویفضلہ **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ
کفایۃ المعتقد مین فرماتے ہین کہ ہمکو بعض اخیار نے بعض صالحین سے خبر دی کہ وہ بعض اوقات اپنے والد کی قبر پر آتے اور اونکے ساتھ بات چیت کرتے **حکایت** حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کا گذر بقیع پر ہوا کہا السلام علیکم یا اھل القبور ہمارے ہیان کا اخبار یہ ہے کہ تمہاری عورتون کے نکاح ہو گئے اور تمہاری گھر بس گئی اور تمہارے
مال متفرق ہو گئی تو ایک ہاتف نے اونکو جواب دیا اے عمر بن خطاب ہماری ہیان کا اخبار یہ ہے کہ جو ہمنے آگے بھیجا وہ ہمنے پالیا اور جو ہمنے خرچ کیا اوسکا ہمنے نفع پایا اور جو
ہمنے پیچھے چھوڑا اوسکا ہم نے نقصان کیا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب القبور بسند فیہ مبہم **حکایت** سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ ہم مقابر مدینہ مین منہم
داخل ہوئی ہمراہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اونھون نی ندا کی یا اہل القبور السلام علیکم ورحمۃ اللہ تم ہمکو اپنے اخبار بتاتے ہو یا یہ چاہتے ہو کہ ہم تمکو خبر دین سعید
کہتے ہین ہمنی ایک آواز سنی وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا امیر المومنین تم ہمکو خبر دو جو کچھ ہمارے بعد ہوا حضرت امیر نے فرمایا کہ تمہاری بیبیون کا تو نکاح ہو گیا اور
تمہاری مال بٹ گئی اور اولاد تمہاری زمرۂ یتامی مین حاشر ہوئی اور مکان جسکو تمنے مضبوط بنایا تھا اوسمین تمہاری دشمن بس گئی یہ تو ہماری ہیان کا اخبار ہے اب تم
اپنے ہیان کا اخبار بتاؤ ایک میت نے اونکو جواب دیا کہ کفن پارہ پارہ ہو گئے اور بال بکھر گئے چمڑے ریزہ ریزہ ہو گئے آنکھین بہ کر گالون پر آگئین نتھنون مین سے
پیپ بہ رہی ہی اور جو ہمنے آگے بھیجا اوسکو پایا اور جو پیچھے چھوڑا اوسکا نقصان کیا اور ہم اپنے عمال مین گرو ہین اخرجہ الحاکم فی تاریخ نیسابور والبیہقی وابن عساکر
فی تاریخ دمشق بسند فیہ من یجہل **حکایت** یونس بن ابی الفرات کہتے ہین کہ ایک آدمی نے قبر کھودی دھوپ سے بچنے کے لیے اوسمین بیٹھ گیا ایک سرد ہوا آئی اوسکی
پیٹھ کو لگی اوسنے نظر کی تو ناگاہ ایک چھوٹا سوراخ تھا اوسکو اپنی انگلی سے کشادہ کیا ناگاہ ایک قبر تھی اوسمین مد بصر تک دیکھا اور ناگاہ ایک بوڑھا آدمی خضاب کیے ہوئے
تھا گویا شاطاؤن نی ابھی درست کیا اپنی ہاتھون کو اوٹھایا ہی اخرجہ ابن ابی الدنیا فی القبور سماع رد سلام از قبر شہید **حکایت** عطاف بن خالد رضی اللہ عنہ
کہتے ہین کہ مجھسے میری خالہ نے حدیث کی کہ مین ایک دن قبور شہدا کی طرف سوار ہوئی اور وہ ہمیشہ اونکے پاس جایا کرتی تھین کہتی ہین کہ مین قبر حمزہ رضی اللہ عنہ کے
پاس اوتری مینے اوسکے نزدیک نماز پڑھی اور وادی مین کوئی پکارنے والا نہ تھا نہ کوئی جواب دینے والا جب مین نماز سے فارغ ہوئی تو مینے کہا السلام علیکم پھر رد سلام
یعنی جواب سلام کو مینے سنا کہ وہ زمین سے نکلتا ہے مین اوسے پہچانتی ہون جیسے یہ پہچانتی ہون کہ اللہ نے مجھے پیدا کیا اور جیسے رات دن کو پہچانتی ہون میرا ہر ایک
رونگٹا کھڑا ہو گیا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب من عاش بعد الموت والبیہقی فی الدلائل ۲ عطاف بن خالد مخزومی کہتی ہین کہ عبد الاعلی بن عبد اللہ بن ابی فروہ

نے اپنے باپ سے بھی یہ حدیث کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبور شہدا کی احد مین زیارت کی فرمایا الٰہی بیشک تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی دیتا ہی کہ یہ شہید ہین اور
جو کوئی انکی زیارت کریگا اور انپر سلام کریگا تو وہ اوسپر رد کرینگے قیامت تک **۳ حکایت** عطاف کہتے ہین اور مجھ سے میری خالہ نے حدیث کی کہ اونہون نے قبور شہدا
کی زیارت کی کہا کہ نہین تہی میری ساتھہ مگر دو غلام کہ میری سواری کی حفاظت کرین مینے اونپر سلام کیا تو رد سلام کو سنا اور کہا کہ قسم ہم کو پہچانتے ہین جیسے بعض ہمارا
بعض کو پہچانتا ہی کہا کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور مینے کہا ای غلام میرے خچر کو مجھسے قریب کردی پہر مین سوار ہو گئی اخرجہ الحاکم وصححہ والبیہقی فی الدلائل
من طریق العطاف **۴** واقدی کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال شہدا احد کی زیارت فرماتے تھے اور جب گہاٹی پر پہونچتے تو اپنی آواز کو بلند کرتے فرماتے
سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار پہر ابو بکر رضی اللہ عنہ اسی طرح ہر سال کرتے پہر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پہر عثمان رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا
بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے پاس آتین اور دعا کرتین اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اونپر سلام کرتے پہر اپنے اصحاب پر متوجہ ہوتے کہتے تم کیون
نہین سلام کرتے ایسی قوم پر جو کہ تم پر رد سلام کرتے ہین اور فاطمہ خزاعیہ کہتی ہین کہ مینے اپنے آپ کو دیکھا اور آفتاب قبور شہدا مین غروب ہو چکا تہا اور میری ساتھ
میری بہن تہی مینے اوس سے کہا آ قبر حمزہ رضی اللہ عنہ پر سلام کرین اوسنے کہا ہان پہر ہم اونکی قبر پر ٹہیری ہمنے کہا السلام علیک یا عم رسول اللہ ہمنے ایک کلام سنا کہ ہم پر
رد کیا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہا کہ ہمارے قریب کوئی آدمی نہ تہا اخرجہ البیہقی **۵ حکایت** ہاشم بن محمد عمری کہتے ہین کہ مدینے مین دن جمعے کے درمیان
طلوع فجر و آفتاب کے مجھے میرے باپ نے طرف زیارت قبور شہداء کے لیا مین اونکے پیچھے چلتا تہا جب وہ قبرون تک پونچے تو اپنی آواز بلند کی پہر کہا سلام علیکم
بما صبرتم فنعم عقبی الدار کہتے ہین کہ اونکو جواب دیا گیا وعلیک السلام یا ابا عبد اللہ میرے باپ نے میری طرف التفات کیا کہا بیٹا تونے جواب دینے والا مینے
کہا نہین تو اونہون نے میرا ہاتھ پکڑا مجھے اپنی داہنی طرف کیا پہر دوبارہ اونپر سلام کیا پہر جب وہ اونپر سلام کرتے تو جواب پاتے یہانتک کہ یہ تین بار کیا پس میرے
باپ سجدے مین گرے شکر اللہ عز وجل قال البیہقی اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ قال سمعت ابا یعلی حمزۃ بن محمد العلوی سمعت ہاشم الخ

ضرب دف بر شہید

حکایت عبد الواحد بن زیاد رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم ایک غزوے مین تہے جب ہم متفرق ہوئے تو ہمنے ایک آدمی کو ہماری اصحاب سے
گم پایا ہمنے اوسکی تلاش کیا تو اوسے ایک بیستان مین مقتول پایا اوسکے گرد کئی لڑکیان اوسکے سر پر دف بجا رہی تہین جب ہم قریب گئے تو وہ متفرق ہو گئین پہر ہمنے اونکو نہ دیکہا اخرجہ ابن ابی الدنیا

سماع اذان از قبر مطہر و منور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۱) ابن سعد نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ وہ زمانہ جنگ حرہ مین ملازم
مسجد نبوی تہے اور لوگ لڑ رہے تہے کہتے ہین کہ جب نماز کا وقت آتا تو مین اذان سنتا تہا کہ طرف سے قبر نبوی کے نکلتی تہی **۲** بکر بن محمد رحمہ اللہ کہتے ہین کہ جب بانہ جنگ حرہ
کا ہوا تو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تین دن اذان موقوف رہی اور لوگ حرہ کی طرف نکلے اور سعید بن مسیب مسجد مین بیٹھ رہے سعید نے کہا کہ مجھ کو وحشت
ہوئی اور مین قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہو گیا جب ظہر کا وقت آیا تو مینے قبر شریف سے اذان سنی مینے دو رکعتین پڑہین پہر اقامت سنی تو ظہر کی نماز پڑہی
پہر مین بیٹھ گیا یہانتک کہ عصر کی نماز پڑہی جبکہ قبر شریف مین اذان سنی پہر اقامت سنی پہر مین اذان و اقامت قبر شریف مین سنتا رہا یہانتک کہ تین دن گذر گئے اور لوگ
مارے گئے اور لوگ مسجد مین داخل ہوئے اذان کہنے والے لوٹ آئے پہر اذان دی پہر مینے اذان سننے کو قبر شریف پر کان رکہا تو مینے اذان نہ سنی قال الزبیر بن بکار
فی اخبار المدینۃ حدثنی محمد بن عبد العزیز بن محمد وغیرہ عن بکر بن محمد الخ **۳** سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے اپنے آپ کو دیکہا کہ حرہ کی راتون مین
سوا میری مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کوئی نہ تہا وقت نماز کا نہین آتا تہا مگر مین اذان کو قبر شریف سے سنتا پہر آگے بڑہتا اقامت کہتا اور نماز پڑہتا اور اہل شام
گروہ گروہ داخل ہوتے تو کہتے کہ اس شیخ مجنون کو دیکھو اخرجہ ابو نعیم فی دلائل النبوۃ من وجہ آخر عن سعید

سماع جواب اذان از قبر و سماع آئین مردہ

یحیی بن معین رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مجھسے ایک گورکن نے کہا کہ ان قبرون مین سے جو کچھ مینے سنا اوسمین سے زیادہ تر عجیب یہ بات ہی کہ مینے ایک قبر سے آئین سنی مثل
آئین مریض کی اور ایک قبر سے سنا کہ موذن اذان دیتا ہی اور میت قبر سے اوسکا جواب دیتا ہے اخرجہ اللالکائی فی السنۃ **۲** لالکائی نے حارث بن اسد محاسبی رضی اللہ عنہ سے

روایت کیا ہی کہا کہ مین قبرستان مین تہا مینے ایک قبر سی دو بار اعوذ من عذاب اللہ سنا **کلام سر مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام** منہال بن عمرو
رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ واللہ مینے امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر دیکہا جو وقت کہ وہ اوٹہایا گیا اور مین دمشق مین تہا اور آگی سر مبارک کے ایک شخص سورہ کہف
پڑہتا جاتا تہا یہانتک کہ اس قول پر پونہچا ام حسبت ان اصحاب الکہف والرقیم کانوا من آیاتنا عجبا کہتے ہین کہ اللہ تعالی نی سر کو تیز زبان کی ساتھ ناطق کیا کہا
اعجب من اصحاب الکہف قتلی وحملی یعنی میرا قتل اور میرا اوٹہانا اصحاب کہف سی بہی زیادہ تر عجیب ہے اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ بسندہ من طریق الاعمش
شہید کا سورہ یٰس پڑہنا تاریخ حافظ ذہبی رحمہ اللہ مین لکہا ہے کہ امام حدیث احمد بن نصر خزاعی رضی اللہ عنہ کو واثق نی طرف مخلوق ہونے قرآن کی بلایا
اونہون نی انکار کیا تو اونکی گردن ماری اور اونکے سر کو بغداد مین سولی پر چڑہایا اور سر پر ایک شخص مقرر کیا کہ اوسکی حفاظت کری اور اوسے قبلے سے پہیر دے ساتہہ نیزے
کے موکل نی ذکر کیا کہ اوسنی رات مین سر کو دیکہا کہ اوسکا مونہہ قبلے کی طرف پہر جاتا ہے اور تیز زبان سی سورہ یٰس پڑہتا ہی ذہبی رحمہ اللہ تعالی کہتی ہین کہ یہ حکایت کئی
وجہ سی روایت کی گئی ہی اسکے طرق مین سی ایک وہ طریق ہی جسکو خطیب نے ابراہیم بن اسمعیل بن خلف سی روایت کیا ہی **حکایت** ابراہیم کہتی ہین کہ میرے ماموں احمد بن
نصر جبکہ محنت مین مارے گئے اور سولی دیے گئے تو مجہے خبر دیگئی کہ اونکا سر قرآن پڑہتا ہے مین گیا اور اونکی قریب شب باش ہوا جب آنکہون نی آرام کیا تو مینے سنا کہ سر
آیت پڑہ رہا ہے الم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وہم لا یفتنون میرے بدن پر رونگٹے کہڑے ہوگئی **قبر سے بات کا جواب دینا حکایت**
یحیی بن ایوب خزاعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے ایک شخص سی سنا وہ ذکر کرتا تہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین ایک جوان عابد تہا اوسنی مسجد کو لازم پکڑا تہا حضرت
عمر کو وہ بہت پسند تہا اوسکا ایک بوڑہا باپ تہا وہ جوان جبکہ عشا کی نماز پڑہ چکتا تو اپنے باپ کی طرف جاتا اوسکا رستہ ایک عورت کے دروازے پر سی تہا وہ
عورت اوسپر مفتون ہوگئی اوسکی راہ پر کہڑی ہوتی ایک رات جوان کا گذر اوسپر ہوا وہ اوسکو بہکاتی رہی یہانتک کہ وہ اوسکی پیچہے ہولیا جب دروازے پر پونہچا تو وہ عورت
داخل ہوگئی اور یہ بہی داخل ہونے لگا کہ اسنے اللہ کو یاد کیا اور یہ آیت اوسکی زبان پر متمثل ہوگئی ان الذین اتقوا اذا مسہم طائف من الشیطان تذکروا فاذا
ہم مبصرون جوان غش کہا کر گر پڑا اوس عورت نی اپنی لونڈی کو بلایا دونون نی ایک دوسری کی مدد کی اوسکو اوٹہا کر اوسکے دروازے پر ڈالدیا اودہر تو یہ ہوا اودہر
باپ کے پاس آنے مین دیر ہوئی تو باپ اسکی طلب مین نکلا ناگاہ وہ دروازے پر بیہوش پڑا تہا باپ نی اپنی بعض گہر والون کو بلایا اوسکو اوٹہا کر گہر کے اندر لیگئی اوسے
ہوش نہ آیا یہانتک کہ رات گئی جتنی کہ اللہ نے چاہی اوسکے باپ نے کہا بیٹا تجہی کیا ہوا کہا خیر ہے کہا مین تجہسی پوچہتا ہون پہر اوسنی قصہ بیان کردیا کہا بیٹا کون سی
آیت تہی جسکو تونے پڑہا اوسنے وہی آیت پڑہی جو پہلے پڑہی تہی پہر غش کہا کر گر پڑا اوسی ہلایا تو وہ مردہ تہا پہر اوسکو نہلایا نکالا رات کو دفن کردیا جب صبح ہوئی تو
یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پونہچائی گئی عمر اوسکے باپ کی پاس تشریف لائی اوسکی تعزیت کی اور فرمایا تونی مجہے خبر کیون نہین کی کہا امیر المومنین رات کا وقت تہا
حضرت عمر نے فرمایا ہمکو اوسکی قبر پر لیچلو وہ اور اونکے ہمراہی قبر پر آئے فرمایا ای فلان ولمن خاف مقام ربہ جنتان جوان نی قبر کے اندر سی اونکو جواب دیا یا عمر قد
اعطانیہما ربی فی الجنۃ مرتین اخرجہ ابن عساکر من طریق ابی صالح کاتب اللیث عن یحیی **کلام میت وحسرت بر عمل صالح - حکایت** ابن مینا
رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مین قبرستان مین گیا ہلکی دو رکعتین پڑہین پہر طرف ایک قبر کے لیٹ گیا واللہ بیشک مین بیدار تہا کہ مینے ایک قائل کو قبر مین کہتی سنا
کہ تو اوٹہ تونے مجہی ایذا دی کیونکہ تم عمل کرتے ہو اور جانتے نہین اور ہم جانتے ہین اور عمل نہین کرسکتے واللہ یہ بات کہ مین مثل تیری دو رکعتون کی پڑہون مجہو دنیا و مافیہا سے
محبوب تر ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی دلائل النبوۃ من طریق المعتمر بن سلیمان عن ابیہ عن ابی عثمان النہدی عن ابن مینا **حکایت** یونس بن
جلیس دمشق مین مقابر پر سے گذر کیا کرتے تہے جمعے کے دن سویرے چلے ایک قائل کو سنا کہ کہتا ہی یہ یونس بن جلیس سویری چلا لوگ ہر مہینے حج و عمرہ کرتے ہین ہر دن
پانچ نمازین پڑہتے ہین تم عمل کرتی ہو اور جانتے نہین ہو اور ہم جانتے ہین اور عمل نہین کرسکتے یونس نی پہر کر دیکہا سلام کیا اونہون نی رد سلام نہ کیا انہون نی کہا سبحان اللہ
مین تمہارا کلام سنتا ہون اور تمہین سلام کرتا ہون تم رد سلام نہین کرتے اونہون نی کہا ہان ہمنے تیرا کلام سنا لیکن رد سلام ایک حسنہ ہے اور ہمارے درمیان اور درمیان حسنہ و

حکایت اوزاعی رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ میرے ابن جلس مقابر باب الصغیر پر گذرے اور ایک شخص اونکو کھینچتا جاتا تہا وہ نابینا ہوگئے تہا دہونون نے کہا السلام علیکم اہل القبور انتم لنا سلف ونحن لکم تبع رحمنا اللہ وایاکم وغفر لنا ولکم وکان قد صرنا الی ما صرتم الیہ سلام ہی تمپر ای اہل قبور تم ہمارے سلف ہو اور ہم تمہاری تابع ہین اللہ ہمپر تمپر رحم کری اور ہمکو تمکو بخشے اور گویا ہم اوس طرف جا چکی جسطرف تم گئے ہو اللہ نے اونمین سے ایک آدمی کی روح کو رد کیا اوسنے اونکو جواب دیا کہا خوشی ہو تمکو ای اہل دنیا جسوقت کہ تم مہینے مین چار بار حج کرتی ہو میرے نے کہا کہ ہم اللہ تمپر رحم کری اوسنے کہا طرف جمعہ کی کیا تم نہین جانتے ہو کہ وہ ایک حج مبرور متقبل ہی میرے نے کہا تمنے جو آگے بہیجا اوسکا بہتر کیا ہی کہا استغفار اور ہماری رہون بند ہوگئی سو کسی حسنہ مین بڑہے نہ کسی سیئہ مین کمی ہو اخرجہ ابن عساکر **حاضر ہونا شہدا کا جنازہ عمر بن عبد العزیز مین اور پونہچا دینا اپنی زندہ دوست کا اوسکی وطن مین** **حکایت** عمیر بن حباب سلمی رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ بزمانۂ بنی امیہ مین اور آٹھ آدمی اور میری ساتھ قید کیے گئے ہمکو بادشاہ روم کی حضوری مین لیگئے اوسنے میرے ہمراہیون کو حکم دیا اونکی گردنین ماری گئین پہر مین پیش کیا گیا تا کہ میری گردن ماری جاوی ایک بطریق بادشاہ کی طرف کہڑا ہوا اوسکا سر اور پاؤن چومتا رہا اور اوس سے طلب کرتا رہا یہانتک کہ بادشاہ نے مجہکو اوسی بخشدیا وہ مجھے اپنی گہر کی طرف لیگیا اوسنے ایک اپنی بیٹی خوبصورت کو بلایا پہر مجھے کہا یہ میری بیٹی ہی مین اس سے تیرا نکاح کردونگا اور اپنا مال تجہی بانٹ دونگا اور میرا رتبہ جو کہ بادشاہ سے ہے وہ تو دیکھ ہی چکا ہی تو میرے دین مین داخل ہوجا تا کہ مین تیرے ساتھ یہ کرون مینے کہا کہ مین جورو کے اور دنیا کے لیے اپنا دین نہ چہوڑونگا پہر وہ کئی دن تک ٹہیرا رہا مجہپر یہ بات پیش کرتا تہا ایک رات اوسکی بیٹی نے مجہکو اپنی باغ مین بلایا کہا میرے باپ نے جو بات تجہپر پیش کی ہی تجہی اوس سے کون چیز مانع ہے مینے کہا کہ مین اپنا دین عورت کے لیے نہین چہوڑتا ہون نہ اور کسی چیز کے لیے اوسنی کہا تجہے ہماری نزدیک ٹہیرنا محبوب ہے یا اپنے بلاد کی طرف جانا مینے کہا اپنے بلاد کی طرف جانا عمیر کہتے ہین کہ اوسنی مجھے ایک تارا دکہایا آسمان مین اور کہا تو رات کو اس تارے پر چل اور دن کو چہپ جایا کر وہ تجہے تیرے وطن کی طرف پونہچادیگا پہر اوسنے مجھے زاد راہ دیا اور مین چلا بس مین تین رات چلا رات کو چلتا دن کو چہپ جاتا تہا جب سے کہ مین چہپا تہا اوس سے چوتہا دن ہوا کہ ناگاہ کئی سوار نظر آئے مینے کہا کہ میری طلب ہوئی وہ مجہپر آ کہڑے ہوئے ناگاہ مین اپنی اصحاب مقتولین کے ساتھ تہا وہ سواریون پر تہی اور اونکی ساتھ اور لوگ دواب شہب پر تہے اونہون نی کہا عمیر مینے کہا عمیر پہر مینے کہا کیا تم مارے نہین گئی کہا ہان ولیکن اللہ نے شہدا کو نشر کیا یعنی زندہ کیا اور اونکو اجازت دی کہ عمر بن عبد العزیز کے جنازے مین حاضر ہون جو لوگ میرے اصحاب کے ساتھ تہے اونمین سے کسی نے مجھے کہا ای عمیر تو اپنا ہاتھ مجھے دے مینے اوسکو ہاتھ دیا مجھے اپنے پیچہے سوار کرلیا پہر ہم تہوڑی دیر چلے پہر مجھے یکبارگی پہینک دیا مین اپنی مکان کے قریب گر پڑا جو کہ جزیرہ مین تہا بدون اسکی کہ کوئی شی لاحق ہو یعنی مجھے کسی طرح کا صدمہ نہ پونہچا اخرجہ ابن عساکر من طریق محمد بن اسحق بن الحریص عن ابن المسیب بن واضح عن عیسی بن کیسان عمن حدثہ عن حمید **حاضر ہونا شہدا کا اپنے بہائی کے نکاح مین** **حکایت** ابو علی بربری رضی اللہ عنہ سے مروی ہی پہلے بہل طرسوس مین ہی سبی جسکہ اوسکو ابو سلیم نے بنایا کہتے ہین کہ تین بہائی ملک شام کے تہے غزا کرتے اور شہسوار و بہادر تہے ایک بار روم نے اونکو قید کرلیا بادشاہ نے اونسے کہا کہ مین ملک کو تم مین کیے دیتا ہون اور اپنی بیٹیون کا تم سے نکاح کیے دیتا ہون اور تم نصرانیت مین داخل ہوجاؤ اونہون نے نہ مانا اور کہا یا محمداہ بادشاہ نے تین دیگون کا حکم دیا اونمین تیل ڈالا گیا پہر تین دن تک اونکی نیچے آگ جلائی ہر دن اونکو اون دیگون پر پیش کرتے اور نصرانیت کی طرف بلاتے وہ انکار کرتے اول بڑے بہائی کو دیگ مین ڈالا پہر دوسرے کو پہر چہوٹے بہائی کو قریب کیا اوسکو اوسکی دین سے ہر طرحکی بات سے مفتون کرنے لگا ایک علج اوسپر کہڑا ہوا کہا ای بادشاہ مین اوسی اوسکی دین سے پہیر دونگا کہا کس چیز کے ساتھ کہا مجھے معلوم ہی کہ عرب سب سے زیادہ جلد عورتون کی طرف مائل ہوتے ہین اور روم مین میری بیٹی سے زیادہ خوبصورت کوئی نہین ہی سو تو اوسکو مجھے دیدے یہانتک کہ اوسکو بیٹی کے ساتھ چہوڑدون وہ اپنی دین سے پہیر دیگی بادشاہ نے اوسکی لیے چالیس دن کی مدت مقرر کی اور اوسکو دیدیا وہ اوسکو لایا اور اوسے اپنی بیٹی کے ساتھ داخل کیا اور اوس سے قصہ کہدیا بیٹی نے باپ سے کہا تو اوسے چہوڑدی مین اوسکے کام سے

جاب

سلہ نعم منادا و تمانی دسکون و لو دیم موردہ ردی در دمشق ۱۲

سلہ آخر شعبان سہ تمام ۱۲

سلہ علج بالکسر کافر رومی زبان وارد جمع علوج باپسپے ورقی از لغات ۱۲

تیری کفایت کرونگی وہ شخص اوسکے پاس رہا دن بہر روزہ رکہتا رات بہر کہڑا رہتا یہانتک کہ اکثر مدت گذر گئی علج نے اپنی بیٹی سی کہا تونے کیا کیا اوسنی کہا میںنے کچھ نہین کیا یہ ایک آدمی ہے کہ اسنے اس شہر مین اپنی دو بہائیون کو گم کیا ہے مین ڈرتی ہون کہ اسکا باز رہنا اونہین دونون کے سبب سی ہے جبوقت کہ وہ اونکی آثار دیکہتا ہے لیکن تو بادشاہ سی مدت مین زیادتی مانگ اور اس شہر کے سوا اور کسی شہر مین بہیجدے اسکو لیجا بادشاہ نے اور دن بڑہا دیے اور اونکو دوسری گانون کی طرف نکال دیا وہ شخص کئی دن صائم النہار قائم اللیل رہا یہانتک کہ مدت سی جبکہ کچھ دن باقی رہے تو ایک رات لڑکی نے اوس سی کہا ای شخص مین تجہی دیکہتی ہون کہ تو رب عظیم کی تقدیس کرتا ہی اور مین تیری ساتھ تیری دین مین داخل ہوئی اور اپنے آبار کا دین چہوڑ دیا اوسنے کہا بہر بہاگنے کا حیلہ کیونکر ہے کہا مین تیرے لیے حیلہ کرتی ہون اور اوسکی پاس سواریان لے آئی بہر دونون سوار ہو گئے رات کو چلتے دن کو چہپ رہتے ایک رات دونون جا رہے تہے کہ آواز گہوڑونکی سنی ناگاہ وہ اپنے دونون بہائیون کے ساتھ تہا اور اونکی ہمراہ فرشتے اللہ کے بہیجے ہوئی تہی اسنے اپنے بہائیون کو سلام کیا اور اونکا حال پوچہا کہا کچھ نہین تہا مگر وہی غوطہ جو تونے دیکہا تہا یہانتک کہ ہم فردوس مین جا نکلے اور اللہ نی ہمکو تیری طرف بہیجا ہے تاکہ ہم تیری نکاح مین اس عورت کے ساتھ حاضر ہون بہر اونہون نی اوسکا نکاح اوس عورت سی کر دیا اور لوٹ گئی اور یہ بلد شام مین چلا گیا اور اوس عورت کی ساتھ رہا یہ دونون اس بات کی ساتھ شام مین مشہور و معروف ہتی زمانۂ اول مین انکے باب مین شعرانے کئی ابیات کہی ہین اونمین سی ایک یہ ہے

؎ سیعطی الصادقین بفضل صدق + نجاۃ فی الحیوۃ وفی المماۃ + یعنی اللہ سبحانہ بسبب فضل صدق کے سچون کو جینے مرنے مین نجات دیتا ہی اخرجہ ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات بسندہ عن ابی علی

موتی کا خبر موت دینا

حکایت ابو مطیع معاویہ بن یحیی سی مروی ہے کہ ایک شخص حمص کا بارادہ مسجد نکلا اوسی گمان تہا کہ صبح ہو گئی ناگاہ رات ہتی جب وہ قبہ کے نیچے پہونچا تو بلاط پر جرس خیل کی آواز سنی ناگاہ کئی سوار تہے کہ بعض نے بعض کی ملاقات کی کہا کہ بعض نے بعض سی کہا تم کہان سی آئے کیا تم ہمارے ساتھ نہ تہی کہا نہین کہا ہم تو بدیل خالد بن معدان کے جنازے سی آئے ہین کہا کیا وہ مر گیا ہم کو اوسکی موت کا علم نہین جب صبح ہوئی تو شیخ نے اپنے اصحاب سی یہ قصہ کہا جب دوپہر ہوئی تو قاصد اونکی موت کی خبر لایا اخرجہ ابن عساکر

حکایت شعبی رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ صفوان بن امیہ صحابی بعض مقابر مین تہی کہ ایک جنازہ آیا اور قبر سی ایک آواز حزین دردناک سنی کہ کہتی ہی عینا + و بشرالک یا امین الینا + جزعا ما جزعت من ظلمۃ القبر + و من مس التراب لمینا + کہتی ہین کہ صفوان نی لوگون سی اسکی خبر دی جو سنا تہا وہ لوگ روئی یہانتک کہ اپنی داڑہیون کو تر کر دیا بہر کہا تو جانتا ہے کہ امینہ کون ہتی میںنے کہا نہین کہا یہ جنازے والی کی بہن ہے کہ جو پہلے برس ہی صفوان نی کہا میںنے جانا تہا کہ میت کلام نہین کرتا ہی تو بہر یہ آواز کہان سی ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا فی القبور و ابن عساکر عن الشعبی

حکایت سعد بن ہاشم سلمی رحمہ اللہ کہتی ہین کہ ایک آدمی نے قبیلے مین سی اپنے بیٹے یا بیٹی کا عرس کیا یعنی شادی کی اور اسکے لیے لہو کیا یعنی گانا بجانا جیسے کہ شادی مین لوگ کیا کرتے ہین اور اونکے گہر قبرستان کی طرف تہی سعد کہتے ہین قسم ہے اللہ کی کہ وہ لوگ رات کو اپنے لہو مین تہی کہ ایک آواز منکر سنی جسنے اونکو گہبرا دیا سر نیچا کر کے کان رکہا ناگاہ ایک ہاتف درمیان سی قبرونکی یہ ندا کرتا ہی

؎ یا اہل لذۃ لہو لا یدوم لہم + ان المنایا تبید اللہو واللعبا + کم قد رأیناہ مسرورا بلذتہ + امسی فریدا من الاہلین مغتربا + سعد کہتی ہین قسم ہی اللہ کی نہ ٹہیرا بعد اسکے مگر کچھ دن یہانتک کہ جوان جسکی شادی ہوئی ہتی مر گیا اخرجہ ابن ابی الدنیا

حکایت صالح مُرّی رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مین ایک دن سخت گرمی مین قبرستان مین داخل ہوا میںنے قبرون کی طرف نظر کی وہ دبی پڑی تہین میںنے کہا سبحان اللہ کون جمع کریگا درمیان تمہاری ارواح و اجساد کے بعد اونکے جدا ہونیکے بہر تمکو زندہ کریگا بہر تمکو حشر و نشر کریگا بعد طول بوسیدگی کی صالح کہتے ہین کہ اون قبرونکے درمیان سی ایک منادی نے ندا کی ای صالح ومن آیاتہ ان تقوم السماء والارض بامرہ ثم اذا دعاکم دعوۃ من الارض اذا انتم تخرجون صالح کہتی ہین کہ واللہ مین اس آواز سے ڈرتا ہوا اپنے مونہہ کے بل گر پڑا اخرجہ ابن ابی الدنیا ایضا

حکایت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ وہ ایک قبرستان مین تہے اونہون نے آہستہ جی مین کچھ بات کی کہ ایک ہاتف نی آواز دی کہ ای ثابت اگرچہ تو انکو ساکن دیکہتا ہی تو بہت سی اونمین مغموم ہین کہتی ہین کہ مینے التفات کیا تو کسی کو نہ دیکہا اخرجہ ابن ابی الدنیا ایضا

حکایت بشیر بن منصور رضی اللہ عنہ

کہتی ہین کہ عطار اور ق نے مجھے کہا جب تو قبرستان مین حاضر ہو تو چاہیے کہ دل تیرا اوس شخص مین ہو جسکے تو روبرو ہی کیونکہ مین قبرستان مین تہا کہ مین نے
اپنے جی مین فکر کی ناگاہ ایک آواز آئی الیک یا غافل انما انت بین ناعم فی نعیم مندل او معذب فی سکرات مقلب اخرجہ ابن ابی الدنیا ایضا **حکایت**
سوار بن مصعب اپنے باپ سے روایت کرتی ہین کہ دو بھائی اونکے پڑوسی تھے ہر ایک دوسرے کو ایسا چاہتا تھا کہ اوسکی مثل نہین دیکھا گیا بڑا بھائی اصفہان کی طرف
نکل گیا چھوٹا بھائی مرگیا وہ اوسکی قبر کی طرف سات مہینے تک آتا جاتا رہا ایک دن ہاتف کو سنا کہ وہ اوسکے پیچھے سے ندا کرتا ہی ؎ یا ایہا الباکی علی غیرہ +
نفسک ابکیہا ولا تبکہ + ان الذی تبکی علی اثرہ + یوشک ان تسلک فی سلکہ + مصعب کہتی ہین کہ اوسنے پھر کے دیکھا تو اپنے پیچھے کسی کو نہ دیکھا رونگٹے
کھڑے ہو گئے بخار چڑھ آیا گھر کو لوٹ آیا پھر نہ ٹھیرا مگر تین دن یہانتک کہ مرگیا اپنے بھائی کی برابر دفن ہوا اخرجہ ابن ابی الدنیا **حکایت** یزید بن شریح سیسی سے
مروی ہی کہ اونہوں نے ایک آواز ایک قبر سے سنی ؎ ان تزوروا الیوم امثالنا فقد کنا + نزور امثالکم وکنا فی الحیوۃ کشکلکم + قلت البید الشعی
ریاحہا + ونحن فی مقصورۃ لا تنالکم + فمن یلث منا فلیس براجع + قلت دیارنا وہی مصیرکم + اخرجہ احمد فی الزہد وابن ابی الدنیا من طریق عبد الرحمن
بن جبیر بن نفیر عن یزید **حکایت** سلیمان بن یسار حضرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک دن کچھ لوگ قبرستان مین چلے جاتے تھے کہ ایک قبر سے ایک قائل کو
کہتے سنا ؎ ایہا الراکب سیروا من قبل ان لا تسیروا + فکما کنتم کنا فغیرنا ریب المنون + وسوف کما کنا تکونون اخرجہ ابن ابی الدنیا **حکایت**
محمد بن عباس وراق رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ ایک آدمی اپنے باپ کے ساتھ چلا یہانتک کہ جب بعض راہ مین پہونچا تو باپ مرگیا شجر دوم مین اوسکو دفن کردیا
اور چلا پھر رات کو اوسی جگہہ گذرا تو اپنے باپ کی قبر کی طرف نہ اوترا ناگاہ ایک ہاتف اوسکو پکارتا ہی اور کہتا ہی ؎ احدک تطوی الدوم لیلا ولا +
تری علیک لاہل الدوم ان تتکلما + وبالدوم ثاو لو ثویت مکانہ + فمر باہل الدوم عاج فسلما + اخرجہ ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات بسندہ
انگلی ہلانا میت کا ساتھ تسبیح کی حکایت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ خالد بن معدان ہر روز چالیس ہزار تسبیح کہتے تھے سوائے اوسکے کہ جو کچھ قرآن سے پڑھتے تھے جب اونکا انتقال ہوا اور غسل کیلیے
تخت پر رکھے گئے تو وہ اپنی انگلی کو اسطرح ہلاتی لگی یعنی ساتھ تسبیح کے اخرجہ ابن عساکر وابو نعیم **ضحک میت حکایت** ابو عبد اللہ بن جلاد رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ میری باپ گذر گئے ہمنے اونکو
غسل پر رکھا تو ہمنے اونکا منہہ کھولا ناگاہ وہ ہنس رہی تھی لوگونپر اونکا حال مشتبہ ہوا اور کہا کہ وہ زندہ ہین طبیب کو لائی اور ہمنے اونکا منہہ ڈہانک دیا اور کہا کہ اونکی نبض ہلاو ہمنے اونکی نبض لی تو کہا کہ یہ میت ہین پہر ہمنے
اونکا منہہ کہولا تو ہنستے ہوئی طبیب کی طرف دیکھا طبیبنے کہا واللہ مین نہین جانتا کہ وہ مردہ ہین یا زندہ ہین جو آدمی اونکی نہلانے کو آتا اوس سے ڈرتا اور اونکی غسل پر قادر نہوتا فضل بن حسین کہڑی ہوئی اور وہ ایک
عارفین سے تھی انہون نے اونکو نہلایا اور اونپر نماز پڑھی اور دفن کردیا اخرجہ ابن عساکر **کلام زید بن خارجہ انصاری رضی اللہ عنہ بعد از موت حکایت** سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہی
کہ زمانہ عثمان رضی اللہ عنہ مین زید بن خارجہ انصاری رضی اللہ عنہ نے وفات پائی یہ بنی حارث بن خزرج کے قبیلے سے تھے وہ کپڑے سے ڈہانک دیے گئے پھر
لوگون نے اونکے سینے مین ایک جلجلہ سنا پھر کلام کیا اور کہا احمد احمد فی الکتاب الاول صدق صدق ابوبکر الصدیق الضعیف فی نفسہ القوی فی امر اللہ فی الکتاب
الاول صدق صدق عمر بن الخطاب القوی الامین فی الکتاب الاول صدق صدق عثمان بن عفان علی منہاجہم مضت اربع وبقیت ثنتان اتت الفتن واکل
الشدید الضعیف وقامت الساعۃ وسیاتیکم من جیشکم خبر بئر اریس وما بئر اریس سعید کہتی ہین کہ پھر ایک آدمی خطمہ کا مرگیا وہ بھی کپڑے سے ڈہانکدیا
گیا ایک جلجلہ اوسکے سینے مین سنا گیا پھر کلام کیا کہا ان اخا بنی الحارث بن الخزرج صدق صدق اخرجہ البیہقی فی دلائل النبوۃ بیہقی نے کہا یہ اسناد صحیح ہی اور
اسکے لیے شواہد ہین پھر بیہقی نے اور ابن ابی الدنیا وابو نعیم نے دلائل مین اور ابن بخاری نے اپنی تاریخ مین اسمٰعیل بن ابی خالد سے روایت کیا ہی کہا کہ یزید بن نعمان بن
بشیر ہماری پاس آئے طرف حلقہ قاسم بن عبد الرحمن کے اپنے باپ نعمان بن بشیر کی کتاب لیکے وہ خط یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم من النعمان بن بشیر الی ام
عبد اللہ بنت ابی ہاشم سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو فانک کتبت الی لاکتب الیک بشان زید بن خارجۃ وانہ کان من شانہ انہ اخذہ
وجع فی حلقہ فتوفی بین صلوۃ الاولی وصلوۃ العصر فاضجعناہ وغشیناہ فاتانی آت فی مقامی وانا اسبح بعد العصر فقال ان زیدا قد تکلم بعد وفاتہ

فانصرفت الیه مسرعا وقد حضره قوم من الانصار وهو یقول الاوسط اجلد القوم الذی کان لا یبالی فی الله لومة لائم کان لا یامر الناس ان یاکل قویهم ضعیفهم عبد الله امیر المومنین صدق صدق کان ذلک فی الکتاب الاول ثم قال عثمان امیر المومنین وهو یعافی الناس من ذنوب کثیرة خلت لیلتان وبقی اربع ثم اختلف الناس واکل بعضهم بعضا فلا نظام وابیحت الاحماء ثم ارعوی المومنون وقالوا کتاب الله وقدره یا ایها الناس اقبلوا علی امیرکم واسمعوا واطیعوا فمن تولی فلا یعهدن دما وکان امر الله قدرا مقدورا الله اکبر هذه الجنة وهذه النار وهذه النبیون والصدیقون سلام علیک یا عبد الله بن رواحة هل احسست لی خارجة لابیه وسعد الذین قتلا یوم احد کلا انها لظی نزاعة للشوی تدعو من ادبر وتولی وجمع فاوعی ثم خفت صوته فسألت الرهط عما سبقنی من کلامه فقالوا سمعناه یقول انصتوا انصتوا فنظر بعضنا الی بعض فاذا الصوت من تحت الثیاب فکشفنا عن وجهه فقال هذا رسول الله سلام علیک یا رسول الله ورحمة الله وبرکاته ثم قال ابو بکر الصدیق الامین خلیفة رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم کان ضعیفا فی جسمه قویا فی امر الله صدق صدق وکان فی الکتاب الاول ثم اخرجه البیهقی من وجه آخر عن اسماعیل بن ابی خالد وزاد فیه وکان ذلک علی تمام سنتین خلتا من امارة عثمان فهما اللیلتان قال ولم یزل احفظ العدة للاربع الباقی واتوقع ما هو کائن فیهن فکان فیهن افتراء اهل العراق وخلافهم وارجاف المرجفین وطعنهم علی امیرهم الولید بن عقبة وقال البیهقی هذا ایضا اسناد صحیح وروی ذلک ایضا حبیب بن سالم عن النعمان بن بشیر وذکر فیه بئر اریس کما رواه ابن المسیب والامر فیها ان خاتم النبی صلی الله علیه وآله وسلم کان فی ید عثمان فوقع فیها لست سنین مضت من خلافته فعند ذلک تغیرت عماله وظهرت اسباب الفتن کما سمع من زید بن خارجة ثم قال البیهقی وقد روی فی التکلم بعد الموت عن جماعة باسانید صحیحة ۱ھ بیہقی وابن ابی الدنیا وابن عساکر نے عبد اللہ بن عبید اللہ انصاری سے روایت کیا ہے کہ مسیلمہ کے مقتولین میں سے ایک آدمی نے کلام کیا کہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر الصدیق عثمان اللین الرحیم مجھے نہیں معلوم کہ عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے کیا کہا بیہقی وابن عساکر نے بوجہ دیگر عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہ صفین یا جمل کے دن لوگ مقتولوں کو لاتے تھے کہ اونمیں سے ایک انصاری نے کلام کیا کہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر الصدیق عمر الشہید عثمان الرحیم پھر چپ ہو رہا عمیر بن ہانی کہتے ہیں کہ نعمان بن بشیر رض نے اونکو حدیث کی کہ ایک آدمی ہم میں کا مرگیا اوسکو خارجہ بن زید کہتے تھے ہمنے اوسے کپڑے سے ڈھانک دیا اور میں نماز پڑھنے کو کھڑا ہوا کہ میں نے ایک شور سنا میں چلا ناگاہ وہ حرکت کرتا تھا پس کہا اجلد القوم اوسطهم عبد الله عمر امیر المومنین القوی فی جسمه القوی فی امر الله عثمان امیر المومنین العفیف المتعفف الذی یعفو عن ذنوب کثیرة خلت لیلتان وبقیت اربع واختلف الناس فلا نظام لها یا ایها الناس اقبلوا علی امامکم واسمعوا له واطیعوا هذا رسول الله وابن رواحة ثم قال وما فعل زید بن خارجة یعنی اباه ثم قال اخذت بئر اریس ظلما ثم خفت الصوت قال الطبرانی فی الکبیر حدثنا احمد بن المعلی الدمشقی حدثنا هشام بن عمار حدثنا الولید بن مسلم عن عبد الرحمن بن یزید بن جابر عن عمیر الخ واخرجه ابن عساکر انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب زید بن خارجہ مرے تو ہم اونپر داخل ہوئے کہ اونکو غسل دیں جسوقت ہم نے اونپر پانی ڈالنا شروع کیا تو وہ بولے کہا کہ دو گذر گئیں اور چار باقی ہیں غنی نے فقیر کو کھایا سو وہ متفرق ہوگئی اونکے لیے کوئی بندوبست نہیں ہے ابو بکر لین رحیم ہیں ساتھ مومنین کے سخت ہیں کفار پر نہیں ڈرتے اللہ میں ملامت ملامت گر سے اور عمر لین رحیم ہیں کفار پر سخت ہیں نہیں ڈرتے اللہ میں ملامت ملامت گر سے اور عثمان لین رحیم ہیں ساتھ مومنین کی اور تم عثمان کے طریقے پر ہو سو سنو اور اطاعت کرو پھر اونکی آواز پست ہوگئی ناگاہ زبان ہلتی تھی اور جسم مردہ تھا

کلام ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ بعد از موت **حکایت** عبد اللہ بن عبید اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اون لوگوں میں تھا جنہوں نے ثابت بن قیس بن شماس کو دفن کیا وہ بروز یمامہ شہید ہوئے تھے جب ہمنے اونکو قبر میں اوتارا تو ہمنے سنا کہ وہ کہتے تھے محمد رسول اللہ ابو بکر الصدیق عمر الشہید عثمان اللین الرحیم ہمنے اونکی طرف نظر کی تو ناگاہ وہ میت تھے اخرجه البخاری فی تاریخه وابن عساکر

امداد شہید کی اپنی دوست کو **حکایت** ابو عبد اللہ شامی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمنے روم کا غزوہ کیا ہم میں سے کئی لوگ نکلے دشمن کا اثر تلاش کرتے تھے

اونمین سی دو آدمی تنہا ہوگئے اونمین سے ایک نے کہا کہ ہم اس حال پر تہے کہ ایک شیخ روم کا ہمکو ملا اوسنے کہا میدان مین آؤ مینے اوسپر حملہ کیا پہر ہم گھڑی بہر لڑتے
رہے اوسنے میرے ہمراہی کو مار ڈالا مین اپنے اصحاب کی طرف لوٹا ہوا جاتا تہا کہ مینے اپنے جی سے کہا تجہے تیری مان روے میرا ہمراہی تو مجہسے جنت کی طرف سبقت کرگیا
اور مین بہاگتا ہوا اپنے اصحاب کی طرف لوٹون پہر مین اوس شیخ کی طرف آیا اوسکو ضرب لگائی وہ اوس سے چوک گئی اوسنے مجہپر حملہ کیا مجہکو زمین پر دے مارا اور میرے
سینے پر بیٹہ گیا اور کوئی چیز لی جو اوسکے پاس تہی تاکہ مجہے مار ڈالے میرا ہمراہی مقتول آیا شیخ کی گدی کے بال پکڑ لیے اور مجہپر سے اوسکو گرادیا اور اوسکے قتل پر میری مدد کی
ہمنے ملکر اوسکو مار ڈالا اور میرا ہمراہی چلنے اور باتین کرنے لگا یہانتک کہ ہم ایک درخت تک پہنچے پہر وہ لیٹ گیا درحالیکہ وہ مقتول تہا جیسا کہ تہا مین اپنے اصحاب کی
طرف آیا اونکو اسکی خبر دی اخرجہ ابن ابی الدنیا من طریق یزید بن سعید القرشی **کلام سر شہید - حکایت** عبدالرحمن بن زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کہتے
ہین کہ زمانۂ ماضی کئی جوان آدمی تہے کہ وہ ارض روم کی طرف نکلتے لڑتے پہرتے غنیمت لاتے قضائے الٰہی سے وہ سب گرفتار ہوے پکڑے گئے اونکو ملک روم کے
پاس لیگئے اوسنے اپنا دین اونپر پیش کیا اونہون نے انکار کیا نہر کی جانب مین ایک ٹیلا تہا بادشاہ اوسپر بیٹہا اور اونکو بلایا اونمین سے ایک آدمی کی گردن ماری وہ نہر مین
جا پڑی ناگاہ اوسکا سر اونکے روبرو کہڑا ہوگیا اور اونکے مقابل اپنا موںہہ کیا اور یہ کہتا تہا یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی
وادخلی جنتی اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲ سعید عمی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک قوم غازی دریا مین چلی ایک جوان آدمی آیا اوسکے رمق باقی تہی تاکہ اونکے ساتہہ سوار ہو
اونہون نے انکار کیا پہر اونہون نے اپنے ساتہہ اوسکو سوار کرلیا دشمن سے ملاقات ہوئی تو جوان نے اون سب سے اچہا کام دیا پہر وہ مارا گیا اوسکا سر کہڑا ہوا اور جہاز والونکی
طرف موںہہ کیا اور وہ یہ آیت پڑہتا تہا تلک الدار الاخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین پہر غوطہ مارا اور چلا گیا اخرجہ ابن ابی الدنیا
حیات بعد از موت حکایت ابو یوسف غسولی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ شام مین ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے مجہسے کہا کہ مینے آج عجب دیکہا
مینے کہا وہ کیا ہے کہا کہ مین ان مقابر سے ایک قبر پر ٹہیرا وہ میرے لیے شق ہوگئی اوسمین ایک بڈہا آدمی خضاب لگائے ہوئے تہا مجہسے کہا ای ابراہیم سوال کر اسلیے کہ
اللہ نے تیرے واسطے مجہے زندہ کیا ہے مینے کہا اللہ نے تیرے ساتہہ کیا کیا کہا مینے بُرے عمل کے ساتہہ اللہ کی ملاقات کی تو اوسنے مجہسے کہا مینے بسبب تین باتون کے
تجہے بخشدیا تو نے میری ملاقات کی حال آنکہ تو دوست رکہتا تہا جسکو مین دوست رکہتا ہون اور ملاقات کی تو نے میری حال آنکہ ذرہ برابر تیرے سینے مین شراب
حرام نہ تہی اور تو نے میری ملاقات کی حال آنکہ تو خضیب یعنی خضاب کیے ہوے ہے اور مین شرماتا ہون شیبۂ خضیب سے کہ اوسکو آگ کے ساتہہ عذاب کرون فرماتے ہین
کہ قبر اوس شیخ پر مل گئی پہر ابراہیم نے فرمایا ویحک یعنی خرابی ہو تیری ای غسولی تو اللہ سے معاملہ رکہہ وہ تجہے عجائب دکہائیگا اخرجہ الحافظ ابو محمد الخلال فی کرامات الاولیاء بسند
مغفرت نماز گزار بسبب مغفرت میت - حکایت ابو ابراہیم قاضی نیشاپور سے مروی ہے کہ اونکے پاس ایک آدمی آیا کسی نے اوسنے کہا کہ اس شخص
کے پاس ایک عجیب قصہ ہے اونہون نے کہا ای شخص وہ کیا ہے اوسنے کہا تم جانتے ہو کہ مین کفن چور تہا قبرین کہودا کرتا تہا ایک عورت مرگئی مین گیا تاکہ اوسکی قبر کو پہچان
رکہون پہر مینے اوسپر نماز پڑہی جب رات ہوئی تو مین گیا تاکہ کہودون مینے اپنا ہاتہہ اوسکے کفن کی طرف مارا تاکہ اوسے کہینچون اوسنے کہا سبحان اللہ ایک آدمی ہے اہل جنت
سے کہ وہ کپڑا چہینتا ہے ایک عورت اہل جنت سے پہر اوسنے کہا کیا تو نہین جانتا کہ تو اون لوگون مین سے ہے جنہون نے مجہپر نماز پڑہی ہے اور اللہ عزوجل نے اونکی مغفرت فرمائی
جنہون نے مجہپر نماز پڑہی قال البیہقی فی شعب الایمان اخبرنا ابو عبداللہ الحافظ حدثنا ابو اسحٰق ابراہیم بن محبب بن ابراہیم حدثنا اسمٰعیل بن یحییٰ بن
حازم السلمی حدثنا ختنام القناباذی عن ابیہ عن جدہ ابی ابراہیم **شہید کا آنا ماں باپ کی ملاقات کو - حکایت** عبدالعزیز بن عبداللہ
بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ملک شام مین ایک شخص اپنی کہلیان مین تہا اور اوسکے ساتہہ اوسکی بی بی تہی اس سے پہلے جتنا کہ اللہ نے چاہا اوسکا ایک بیٹا
شہید ہوچکا تہا اوس شخص نے دیکہا کہ ایک سوار آرہا ہے اوسنے اپنی بی بی سے کہا ای فلانہ میرا اور تیرا بیٹا ہے عورت نے کہا تو شیطان کو اپنے پاس سے دور کر تیرا بیٹا تو
ایک مدت سے شہید ہوچکا ہے اور تو اوسکے ساتہہ مفتون ہے تو تو اپنے کام پر متوجہ ہو اور اللہ سے استغفار کر اوسنے پہر نظر کی اور سوار قریب آیا تو کہا واللہ ای فلانہ تیرا بیٹا ہے

سلہ منسوب ہے طرف غیر ودر کو خود ایک معاون ہے (رشتہ مع جامعہ غوطی کا فتح بعد منم ہلاکت شدہ (۴۲)

بنہ ختنام

عورت نے کہا واللہ وہ تو دیکھی ہی وہ اون دونون پر آکھڑا ہوا باپ نے اوس سی کہا بیٹا کیا تو شہید نہین ہوا اوسنے کہا ہان مین شہید ہوا ولیکن عمر بن عبد العزیز نے
اس گہڑی وفات پائی سو شہدا نے اپنے رب سی اوسکے جنازے مین حاضر ہونیکی اجازت چاہی پس مین اونہین سی ہون اور میننے پہر سلام کرنیکی اوس سی اجازت
مانگی پہر مان باپ کے لیے دعا کی اور چلدیا اور وفات عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی اوسی گہڑی ہوئی اخرجہ المحاملی فی امالیہ جناب سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتی
ہین کہ یہ آثار مسندہ ہین ائمہ حدیث نی باسانید خود اپنی کتب مین انکی تخریج کی ہی امام یافعی رضی اللہ عنہ نے جو کچھ حکایت کیا ہی اوسکی تقویت و تصدیق کی لیے مین انکو
لایا ہون پہر یافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ خیر و شر مین مردون کا دیکھنا ایک نوع ہے کشف کی اللہ تعالی واسطے تبشیر و موعظت کی یا واسطے مصلحت میت کے اسکو
ظاہر کرتا ہی کہ اوسکو خیر پہونچاوین اور اوسکا قرض ادا کرین اور اسکے سوا اور مصالح ہین پہر یہ دیکھنا کبھی تو خواب مین ہوتا ہی اور یہی غالب ہی اور کبھی بیداری مین اور یہ
اولیا و اصحاب احوال کی کرامت سی ہے پہر اور جگہہ فرمایا ہے کہ مذہب اہل سنت و جماعت کا یہ ہی کہ مردون کی روحین بعض اوقات مین علیین یا سجین سی طرف اونکی جسمون کے
جو کہ قبور مین ہین بارادۂ الٰہی پہیری جاتی ہین خصوصا شب جمعہ مین اور بیٹہتی ہین بات چیت کرتی ہین اور اہل نعیم کو نعیم اور اہل عذاب کو عذاب کیا جاتا ہی کہا اور جب تک
ارواح علیین یا سجین مین ہین تب تک نعیم یا عذاب کے ساتھ ارواح خاص ہین نہ اجساد اور قبر مین روح و جسد دونون شریک ہوتے ہین انتہی **ف**
کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ میرے اوستاد و شیخ حضرت مولانا مولوی عبد القیوم رضی اللہ عنہ داماد حضرت مولانا مولوی اسحق رضی اللہ عنہ نی ایکدن
خاکسار سی بیان فرمایا کہ ایک شخص توکل نام ایک بڑہیا کا بیٹا تہا وہ حضرت مولانا اسمعیل رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوگیا لڑکی مان کو نہایت درجہ رنج ہوا ہمیشہ اوسکو یاد
کرکے رویا کرتی تہی ایک رات وہ چکی پیس رہی تہی کہ ایک نور معلوم ہوا جس سی سارا گہر روشن ہوگیا دیکہا کہ ایک شخص خنجر لیے گہوڑے پر سوار ہے پوچہا تو کہا کہ مین
تیرا بیٹا توکل ہون مین مولوی صاحب کے ساتھ شہید ہوگیا مین نہایت عیش و آرام مین ہون مجکو کسی طرح کی تکلیف نہین ہی مان جب تو روتی ہی تو مجھے ایذا ہوتی ہی سو تو رو یا نہ کر پہر چلا گیا
وصل حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ احادیث و آثار اسپر دلالت کرتے ہین کہ زیارت کرنیوالا جب آتا ہی تو مردہ کو اوسکا علم ہوتا ہی اور اوسکا سلام سنتا ہی اور
اوس سی اوسکو انس ہوتا ہی اور اوسکے سلام کا جواب دیتا ہے اور یہ شہدا و غیر شہدا دونون کی حق مین عام ہی اور اسپر دال ہین کہ اوسمین توقیت نہین ہی کہا یہ صحیح تر ہے
اثر ضحاک سی جو کہ توقیت پر دلالت کرتا ہی کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی امت کے لیے مشروع فرمایا ہی کہ اہل قبور پر سلام کرین سلام مین بخطاب من یسمع و
یعقل (۱) مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قبرستان کی طرف نکلے فرمایا السلام علیکم دار قوم مومنین انا ان شاء اللہ
بکم لاحقون (۲) نسائی و ابن ماجہ نی بریدہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اونکو یعنی صحابہ کو سکہاتے تہی جس وقت کہ وہ طرف قبرستان
کے نکلین السلام علیکم اہل الدیار من المسلمین و انا ان شاء اللہ بکم لاحقون انتم لنا فرط و نحن لکم تبع اسأل اللہ لنا و لکم العافیۃ (۳) مسلم نے
عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کیا ہی کہتی ہین میننے کہا کیونکر کہون اونکے لیے یا رسول اللہ فرمایا کہہ السلام علیکم اہل الدیار من المسلمین و یرحم اللہ المستقدمین منا
والمستاخرین و انا ان شاء اللہ بکم لاحقون (۴) ترمذی نی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قبور مدینہ پر گذری اپنے
چہرۂ مبارک سی اونپر متوجہ ہوے پہر فرمایا السلام علیکم یا اہل القبور یغفر اللہ لنا و لکم و انتم سلفنا و نحن بالاثر (۵) طبرانی نی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سی روایت
کیا ہی کہ وہ قبرون سی قریب ہوے پہر فرمایا السلام علیکم یا اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین انتم لنا سلف فارط و نحن لکم تبع عما قلیل لاحقون اللہم نسخ
اغفر لنا و لہم و تجاوز بعفوک عنا و عنہم (۶) ابن ابی شیبہ نی سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ وہ اپنی زمین کو جاتے قبور شہدا پر سے گذرتے پہر
کہتے تہے السلام علیکم و انا بکم لاحقون پہر اپنے اصحاب سی کہتے کیا تم شہدا پر سلام نہین کرتے کہ وہ تمپر رد سلام کرین (۷) ابن ابی شیبہ نی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت کیا ہی کہ وہ رات دن مین کسی قبر پر نہین گذرتے مگر اوسپر سلام کرتی (۸) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے کہا جب تو قبور پر گذرے جنکو تو پہچانتا ہے
تو کہہ السلام علیکم اصحاب القبور اور جب تو قبرون پر گذرے جنکو تو پہچانتا نہین ہی تو کہہ السلام علی المسلمین (۹) حسن رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا جو شخص قبرستان

مین داخل ہو پہر کہے اللہم رب الاجساد البالیۃ والعظام النخرۃ التی خرجت من الدنیا وہی بک مؤمنۃ ادخل علیہا روحا من عندک وسلاما منی
تو اوسکی واسطے استغفار کرتا ہی ہر مومن کہ مرا جب سی کہ اللہ نی آدم کو پیدا کیا اور ابن ابی الدنیا نے اس لفظ سے اخراج کیا ہی کہ لکہتا ہی اللہ واسطے اوسکی نیکیان عدد ان
لوگون کی جو ہو چکی ہین آدم کے وقت سی یہان تک کہ قیامت قائم ہو ۱۰ ابن ابی الدنیا نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ جو شخص قبرستان مین داخل ہوا اور
اہل قبور کے لیے استغفار کی اور مردون پر رحمت بہیجی تو گویا وہ انکی جنازون اور انکی نماز مین حاضر ہوا ۱۱ ازہر بن مروان سی روایت کیا ہی کہ بشر بن منصور کا ایک باغ
تہا جب وہ عصر کی نماز پڑہ چکتے تو اوسکی اندر جاتی اور اوسکا دروازہ قبرستان کی طرف کہولدیتے قبرون کو دیکہا کرتے تہے ۱۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما سی مروی ہی کہ جب وہ کسی
جنازے مین حاضر ہوتے تو اپنے گہر والون پر گذرتے جو کہ قبرستان مین ہین پہر اونکے واسطے دعا و استغفار کرتے اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان ۱۳ ابن
ابی الدنیا و بیہقی نے ایک آدمی سی آل عاصم جحدری کی روایت کیا ہی کہا مینے عاصم جحدری کو خواب مین دیکہا کئی برس بعد اونکے مرنے سی مینے کہا کیا تم مرے نہین ہو کہا
ہان مین مرگیا مینے کہا تم کہان ہو کہا واللہ مین ایک چمن مین ہون جنت کے چمنون سی مین اور ایک گروہ میری اصحاب کا ہم ہر شب جمعہ اور اوسکی صبح کو بکر بن عبد اللہ
مزنی کی طرف جمع ہوتی ہین پہر تمہاری اخبار لیتی ہین مینے کہا تمہارے اجسام یا تمہاری روحین کہا ہیہات اجسام تو بوسیدہ ہو گئی ملتی جو ہین سو روحین ہین مینے کہا ہم
تمہاری زیارت کو آتی ہین سو کیا تم جانتے ہو کہا ہم اوسے جانتے ہین عشیہ جمعہ اور سارا روز جمعہ اور شب شنبہ کو طلوع آفتاب تک مینے کہا یہ کیونکر ہی اور ساری ایام مین
کیون نہین ہی کہا بسبب فضل و عظمت دن جمعہ کی ۱۴ ابن ابی الدنیا و بیہقی نے بشر بن منصور سی روایت کیا ہی کہا ایک شخص قبرستان کی طرف آمد و رفت رکہتا تہا
جنازون کی نماز مین حاضر ہوتا تہا جب شام ہوتی تو قبرستان کے دروازے پر کہڑا ہوتا پہر کہتا انس اللہ وحشتکم ورحم اللہ غربتکم وتجاوز اللہ سیئاتکم
وقبل اللہ حسناتکم ان کلمون پر اور کچہ زیادہ نہین کرتا تہا یہ شخص کہتا تہا کہ ایک رات مینے شام کی اپنے گہر کی طرف چلا قبرون پر نہین آیا مین سو رہا تہا کہ ناگاہ
ایک خلق میری پاس آئی مینے کہا تم کون ہو اور تمہاری کیا حاجت ہی کہا ہم قبرستان والے ہین مینے کہا تم کو کون بات لائی کہا تو نی ہمکو عادی کر دیا ہی تیری طرف سے
ہدیہ کا وقت تیرے جانے کے طرف اپنے گہر کے مینے کہا وہ کیا ہدیہ ہی کہا وہ دعائین جو تو مانگا کرتا تہا مینے کہا مین اسکا عود کرونگا کہتے ہین کہ پہر مینی اسکی بعد اون کو
نہ چہوڑا ۱۵ ابو التیاح رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مطرف بدوی ہو گئے تہے جنگل مین رہا کرتے جب دن جمعہ کا آتا تو رات سی چلتے بسبب نور کے جو کہ اونکی کوڑی مین تہا
ایک رات چلی یہانتک کہ جسوقت قبرستان کے نزدیک پہونچی تو نیند کے مارے سر نیچا کر دیا یعنی اونگہ گئے اور وہ اپنی گہوڑے پر تہی دیکہا کہ اہل قبور مین ہر ایک قبر والا
اپنی قبر پر بیٹہا ہوا ہی اونہون نی کہا یہ مطرف ہی جمعے کے دن آتا ہے مینے کہا تم جانتے ہو تمہاری نزدیک یوم الجمعہ ہی کہا ہان اور ہم تو وہ جانتی ہین جو اسمین پرندے
کہا کرتے ہین مینے کہا وہ کیا کہتے ہین کہا کہتی ہین سلام علیکم یوم صالح اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی ۱۶ فضل بن موفق سفیان بن عیینہ کے ماموں کے سلام
بیٹے کہتے ہین کہ جب میرے باپ مری تو مجہے سخت جزع ہوا مین ہر روز اونکی قبر پر آتا پہر مین اس سی قاصر ہو گیا اونکو مینے خواب مین دیکہا مجہے کہا بیٹا کس خبر نے ہمکو مجہسے
موخر کر دیا مینے کہا آپ میری آنے کو جانتے ہین کہا نہین آیا تو کسی بار مگر مینے اوسکو جانا اور تو میری پاس آیا کرتا تہا مین خوش ہوتا اور میری آس پاس والی تیری
دعا کے سبب سی خوش ہوتی تہے کہتے ہین پہر مین اسکے بعد اونکی پاس بکثرت آیا کرتا تہا اخرجہ ۱۷ ابو الدرداء ہاشم بن محمد کہتی ہین مینی ایک آدمی کو اہل علم مین سے
کہتے سنا کہ وہ اپنے باپ کی قبر کی زیارت کرتا تہا فقال علیہ ذلک مینے کہا کہ مین ہٹی کی زیارت کرون پہر مینے اونکو خواب مین دیکہا تو کہا بیٹا تجہے کیا ہوا ہی کہ تو نہین
کرتا جیسا کہ تو کیا کرتا تہا مینے کہا کہ مین ہٹی کی زیارت کرون کہا ایسا نہ کر قسم ہے اللہ کی کہ تو جب اشراف کرتا تہ میرے پڑوسی مجہو خوشخبری دیتے اور تو لوٹتا تو مین تجہے دیکہا
کرتا یہانتک کہ تو کوفے مین داخل ہو جاتا اخرجہ البیہقی ۱۸ عثمان بن سودہ رضی اللہ عنہ سی مروی ہی سودہ اونکی ماں عابدات سی تہین اور اونکو راہبہ کہتی تہے عثمان
کہتے ہین جب وہ مرین تو مین ہر جمعے کو اونکے پاس آتا اور اونکے واسطے اور اہل قبور کی لیے دعا و استغفار کیا کرتا تہا کہتے ہین کہ ایک رات مینی اونکو خواب مین دیکہا مینے کہا امان
تم کیسی ہو کہا بیٹا بیشک موت کی سختیان بہت سخت ہین اور مین بحمد اللہ ایک برزخ محمود مین ہون اوسمین ریحان بچہاتی ہون اور سندس و استبرق کی تکیے لگاتی ہون مینے کہا

تمہاری کوئی حاجت ہی کہا ہان میری کہا وہ کیا ہی کہا تو جو ہماری زیارت اور ہماری واسطے دعا کیا کرتا ہے اسکو نہ چہوڑنا کیونکہ مجہی تیری آنے سی دن جمعہ کی انس ہوتا ہی جسوقت تو اپنے گہر سی چلتا ہی تو مجہسے کہتی ہین ای ماں یہ تیرے گہر والون سی زائر آیا سو مین خوش ہوتی ہون اور اس سی میرے اردگرد کے مردی خوش ہوتے ہین۔

اخرجہ ابن ابی الدنیا و البیہقی ۱۹ بیہقی رحمہ اللہ کہتی ہین کہ مینے ابوالبرکات عبدالواحد بن عبدالرحمن بن غلاب سوسی سی اسکندریہ مین سنا وہ کہتی ہین مینی اپنی والدہ سے سنا وہ کہتی ہین مینی اپنی ماں کو بعد موت کے خواب مین دیکہا کہ وہ کہتی ہین کہ بیٹی جسوقت تو میری زیارت کو آئی تو میری قبر کے پاس گہڑی بہر بیٹھ کہ مین نظر بہر کے تیری طرف دیکہ لون پہر تو مجہپر رحمت بہیج کیونکہ جس وقت تو مجہپر رحمت بہیجے گی تو رحمت میرے اور تیرے درمیان مین مثل حجاب کے ہو جائیگی پہر وہ مجہکو تجہسی مشغول کردیگی ۲۰ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ فرماتی ہین مجہی علی بن عبدالصمد بن احمد بغدادی نے اپنے باپ سی خبر دی کہا مجہے قسطنطین بن عبداللہ رومی نے خبر دی کہ مینی احمد ابن موسی سے سنا وہ کہتے تہے کہ میرا ایک دوست تہا وہ مرگیا مینے اوسی خواب مین دیکہا کہ وہ مجہسی کہتا ہی سبحان اللہ تو فلان دوست کی قبر کی طرف گیا اور اسکی نزدیک تونے پڑہا اور اوسپر رحمت بہیجی اور میری پاس نہ تو آیا نہ مجہسی نزدیک ہوا مینے کہا تجہی کیونکر معلوم ہوا کہا جسوقت تو اپنے فلان دوست کی قبر کی طرف آیا تو مینے تجہی دیکہا مینے کہا تونے مجہے کس طرح دیکہا حال آنکہ مٹی بیچ مین ہے کہا کیا تونے پانی کو نہین دیکہا ہی جبکہ وہ کانچ مین ہو کیا ظاہر ہوتا ہی مینے کہا ہان کہا تو بیشک اسی طرح ہم دیکہتی ہین اوسکو جو ہماری زیارت کرتا ہی **تنبیہ** ابوجری ہجیمی یعنی جابر بن سلیم یعنی سلیم بن جابر ہجیمی کہتی ہین کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا مینے کہا علیک السلام یارسول اللہ فرمایا علیک السلام مت کہہ کیونکہ علیک السلام تحیت موتی ہی رواہ ابوداود والترمذی پس یہ مشعر ہی اس بات کو کہ سنت مردون کی سلام مین یہ ہی کہ علیکم السلام تقدیم صلہ کے ساتہ کہا جائی اور صحیح حدیث مین آچکا ہی جیسا کہ گذرا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مردون سی کہا السلام علیکم دار قوم مومنین تو اب احتیاط جمع کی طرف ہوگا حتی کہ بعض نی کہا یہ صحیح تر ہی حدیث نہی سی اور لوگ اس طرف گئی ہین کہ سنت دہی ہی جسپر حدیث نہی دال ہی ابن قیم رحمہ اللہ نی بدائع مین یہ جواب دیا ہے کہ ہر ایک فریق کو عدم فہم مقصود حدیث سی نقصان پہونچا کیونکہ یہ قول آپکا کہ علیک السلام تحیت الموتی ہی کچہہ آپ کی طرف سی تشریع اور اخبار امر شرعی سی نہین ہی بلکہ وہ صرف واقع معتاد سی اخبار ہی جو کہ جاہلیت مین لوگون کی زبان پر جاری تہا اسلیے کہ وہ میت کے نام کو دعا پر مقدم کرتے تہی جیسا کہ شاعر نی کہا ہی ؎ علیك سلام الله قیس ابن عاصم ÷ ید الله فی ذاك الادیم الممزق ÷ اور جیسے قول اوس شخص کا جسنے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا مرثیہ کہا ہی ع علیك السلام من امیر و بارکت ÷ اور سوا انکی اشعار مین بہت ہی واقع سی خبر دینا کچہہ جواز پر دلالت نہین کرتا ہی استحباب کا کیا ذکر ہے تو متعین یہی بات ہوئی کہ پہر پہرا کر ادہر ہی جانا چاہیے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہوا ہی کہ جب مردون پر سلام کرین تو لفظ سلام کو مقدم کرین کہا کہ اگر کوئی متخیل فرق مین خیال کری کہ جو سلام زندون پر ہوتا ہی اوسکے جواب کی توقع ہوتی ہی اسلیے دعا کو مدعو لہ پر مقدم کیا بخلاف میت کی تو ہم کہینگے کہ میت پر جو سلام ہوتا ہی اوسکی جواب کی بہی توقع ہی جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہا کہ نکتہ بدیعہ سی یہ ہی کہ بہتر دعای خیر مین یہ ہی کہ اوسمین دعا مدعو لہ پر مقدم ہو جیسے سلام علی ابراهیم سلام علی نوح سلام علیکم بما صبرتم اور دعای شر مین بہتر یہ ہی کہ اوسمین تقدیم مدعو لہ کی مدعو بہ پر ہو جیسے یہ قول اللہ پاک کا وان علیك لعنتی علیهم دائرة السوء وعلیهم غضب پہر اسکے لیی ایک سر ذکر کیا مینے اوسکو اسرار التنزیل مین ذکر کیا ہی **وصل** کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہی کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رضی اللہ عنہ نی بعض منامات و احوال برزخ انفاس العارفین مین اپنی والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب رضی اللہ عنہ سی نقل فرمائی ہین چونکہ وہ اس باب کے مناسب تہی اسلیے اس جگہہ اونکا ذکر کرنا انسب معلوم ہوا **خواب** فرماتی ہین کہ میری والد شاہ عبدالرحیم قدس سرہ فرماتے تہی کہ مینے ایک بار شیخ نصیرالدین چراغ دہلی قدس سرہ کو خواب مین دیکہا کہ وضو کرتی ہین اور نماز کی تیاری مین ہین مینے کہا کہ یہ عالم تکلیف کا نہین ہی وضو و نماز کے کیا معنی ہین فرمایا چونکہ ہم دنیا مین انکو بہت کیا کرتے اور انسے لذت لیتی تہے سو ان کامون کا ادا کرنا بوجہ لذت کے ہے نہ بطور تکلیف کی بعد فراغ کی نماز سی دو رکعتین جمع ہو ہین اور مجلس کی مجہسے فرمایا تم بہی بیٹہو مینے کہا مین مجلس مین نہین بیٹہتا فرمایا ہماری مجلس اور مجلسون کی سی نہین ہے مین اوس مجلس مین حاضر ہوا وہان وجد بہی تہا **حکایت ملاقات حضرت سعدی قدس سرہ** فرماتے تہی کہ اکبرآباد مین میرزا محمد زاہد ہروی کے

درس سی لوٹ کی چلا آتا تہا اس اثنا مین ایک تنگ گلی پیش آئی مین اوس حالت مین شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے ابیات پڑہتا تہا اور لذت لیتا تہا ع
جز یاد دوست ہر چہ کنی عمر ضائع ست * جز سر عشق ہر چہ بخوانی بطالت ست * سعدی بشوی لوح دل از نقش غیر حق * چوتھا مصرع میرے دل سی جاتا رہا
اور اوسکی سبب سی مجہ مین ایک اضطراب و قلق پیدا ہوا ناگاہ ایک مرد دو موی فقیر وضع ملیح رو سے میری داہنی طرف سی نکلا اور کہا ع علمی کہ رہ بحق ننماید جہالت ست
مینے کہا جزاک اللہ خیر الجزا تمنی کس قدر قلق و اضطراب میری دل سی دور کیا اوسوقت مین دو دستے پان کے نکال کی اونکے آگے لیگیا اونہون نی تبسم کیا اور کہا تم
یاد دلانیکی اجرت ہی مینے کہا نہین لیکن شکرانہ ہی کہا مین نہین کہاتا ہون مینے کہا آپ شرع کی جہت سی احتراز کرتے ہو یا طریقت کی جہت سی کچہہ بہی ہو آپ بیان فرمائین
تاکہ مین بہی احتراز کرون کہا ان باتون مین سی کوئی بہی نہین ہی لیکن مین نہین کہاتا ہون اوسوقت کہا کہ مجہے جلد جانا چاہیے مینے کہا مین بہی جلد چلتا ہون کہا
مین زیادہ تر جلد چاہتا ہون پس اونہون نی قدم اوٹہایا اور آخر کوچے پر رکہا مین سمجہ گیا کہ روح مجسم ہی مینے آواز دی کہ آپ مجہے اپنے نام پر اطلاع دین تاکہ فاتحہ
پڑہتا رہون کہا سعدی ہمین فقیر ست **حکایت** فرماتے تہے کہ مین ایک بار رات کی وقت سیر کرتا تہا ایک نہایت مصفا قبرستان مین پونہچا قدری وہان توقف کیا
اوسوقت میرے دل مین آیا کہ اس جگہہ سوا میری کوئی بہی خدا کا ذکر نہین کرتا ہے اس خطرے کے بعد ہی ایک مرد دو موی کوزہ پشت ظاہر ہوا اور پنجابی زبان مین
گاتا تہا اوسکا حاصل معنی یہ ہے کہ دیدار یار کی آرزو مجہپر غالب آئی اوسکی آواز سی مین متاثر ہوا اور اوسکی طرف دوڑا ہر چند مین اوس سی نزدیک ہوتا تہا وہ اور بہی
دور جاتا تھا اوسوقت اوسنی کہا کہ تمہاری دل مین یہی کہ اس جگہہ سوا تمہارے اور کوئی ذاکر نہین ہی مینے کہا مراد میری حصر تہا بنسبت زندونکی کہا تمنی اوس وقت مطلق
تصور کیا تہا اور اب تخصیص کرتے ہو اوسوقت غائب ہو گیا **حکایت** فرماتی تہی کہ مین حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ کے مرقد منور کی زیارت کے لیے گیا تہا اونکے
مزار کے نزدیک ایک چبوترہ ہی مین وہان ٹہیر گیا مینے اپنا قصور دیکہا اور اس امر کا لحاظ کیا کہ اس وجود ملوث کو اوس پاک مقام مین لیجانا نہ چاہیے اوس جگہہ اونکی روح
ظاہر ہوئی فرمایا آگے آؤ مین دو تین قدم آگے گیا اوسوقت مینے دیکہا کہ چار فرشتے آسمان سی ایک تخت اونکی قبر کے نزدیک اوتار لائے معلوم ہوا کہ اوس تخت پر خواجہ
نقشبند رضی اللہ عنہ ہیں دونون شیخون نی آپس مین راز کی باتین کین کہ مجہے سنائی نہ دین اسکے بعد تخت کو فرشتے اوٹہا لیگئے حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ
میری طرف متوجہ ہوئے کہ آگے آؤ مین اور دو تین قدم آگے گیا وہ اسی طرح فرماتے تہی اور مین ذرا ذرا آگے بڑہتا تہا یہانتک کہ نہایت قرب حاصل ہوا اوسوقت فرمایا
شعر کے حق مین تم کیا کہتے ہو مینے کہا کلام حسنہ حسن و قبیحہ قبیح فرمایا بارک اللہ خوش آواز کے حق مین کیا کہتے ہو مینے کہا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء فرمایا بارک اللہ
جسجگہ دونون جمع ہو جاوین اسمین کیا کہتے ہو مینے کہا نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء فرمایا بارک اللہ جو کچہہ ہم کرتے تہے وہ اس سی زیادہ نہ تہا تم بہی کبہی کبہی ایک
دو بیت سنتے رہو مینے کہا کہ خواجہ نقشبند کے حضور مین حضرت نی اسکو کیون نہ فرمایا تو ان دو لفظ سی ایک لفظ فرمایا کہ ادب نہ تہا یا مصلحت نہ تہی - فرماتے تہے کہ اس واقعہ
کو ایک مدت گذری تعیین لفظ کا دل سی جاتا رہا **حکایت** فرماتے تہی کہ دوسری بار اونکے مرقد منور کی زیارت کے لیے گیا اونکی روح ظاہر ہوئی فرمایا تیری ایک
لڑکا پیدا ہوگا اوسکا نام قطب الدین احمد رکہنا چونکہ بی بی سن یاس کو پونہچ چکی تہین مینے گمان کیا کہ گمان پوتے کا ہے اس خطرے پر مطلع ہوگئی فرمایا میری مراد یہ نہین
ہے یہ لڑکا تیری صلب سی ہوگا بعد ایک زمانے کے دوسرے نکاح کا قصد پیدا ہوا اور کاتب الحروف فقیر ولی اللہ تولد ہوا اسوقت اول مین ہو گئی ولی اللہ نام رکہدیا بعد
ایک مدت کے یاد آیا دوسرا نام قطب الدین احمد مقرر فرمایا **حکایت** فرماتے تہے کہ میرے والد علیہ الرحمۃ یعنی شاہ وجیہ الدین رضی اللہ عنہ شہید ہو گئی احیانا میرے
لیے متجسد ہو جاتے تہی اور اخبار حال و استقبال کی خبر دیتے تہے ایک بار کریمہ دختر مخدومی اخوی قدس سرہ کی بیمار ہو گئی اور اوسکی بیماری بڑہ گئی اون دنون مین دوپہر
کے وقت حجرے مین تنہا سوتا تہا ناگاہ وہ متمثل ہو گئے اور فرمایا مین چاہتا ہون کہ کریمہ کو دیکہون لیکن اس جگہہ بیگانہ عورتین بیٹہی ہیں وہان جانا میری دل پر گران
گذرا فرمایا اون مستورات کو اوس جگہہ سی اوٹہا دو چونکہ اونکا اوٹہانا ممکن نہ تہا مینے پردہ کھینچ دیا پس کریمہ پر ظاہر ہوئی اس طرح کہ مین دیکہتا تہا اور کریمہ دیکہتی تہی اور
کوئی نہین دیکہتا تہا کریمہ متنبہ ہو گئی اور کہا ای تعجب لوگ تو اونکو شہید کہتے ہین وہ تو خود زندہ ہین فرمایا اسکو چہوڑ ای فرزند تونے بیماری بہت کہینچی ان شاء اللہ علی الصباح

وقت اذان فجر کی شغاسی کلی بالکل یہ کہا اور اونہ کھڑی ہوئی اور دروازی کی راہ سی مین سجادگی پیچھے ہو گیا فرمایا تم ہوا سوقت غائب ہوگئی جبکہ فجر کی اذان ہوئی کرمیکی روح مفارقت کرگئی

قصہ شہادت حضرت شاہ وجیہ الدین رضی اللہ عنہ والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم رضی اللہ عنہ فرماتی تھی کہ میری والد علیہ الرحمہ ایک رات نماز تہجد پڑھتے تہی ایک سجدے مین اون سجدون سی بہت دیر واقع ہوئی اتنی کہ مینے گمان کیا کہ اونکی روح جسم سے مفارقت کرگئی جبکہ ہوش مین آئے تو مینے اوس دیر کا استفسار کیا فرمایا کہ ایک غیبت واقع ہوئی اور اوس جگہ اپنے احوال پر کہ شہید ہو گئے تھے مطلع ہوا اور درجات و مثوبات شہدا کے مجھی پسند آئے مینے جناب حضرت سبحانہ سی شہادت طلب کی اور حد سی زیادہ الحاح کیا یہان تک کہ قبولیت مجہپر منکشف ہوگئی اور دکن کی طرف اشارہ ہوا کہ شہادت کی جگہ وہان ہی بعد اس واقعے کے باوجود اسکی کہ نوکری ترک کردی تہی اور اوس شغل سی نفرت پیدا کر چکے تہی پھر از سر نو سفر کا اسباب جمع کیا اور گھوڑا خرید ا دکن کی طرف متوجہ ہوئی۔ و ظن ایشان آن بود کہ سوا را کہ دران وقت ملک کفار بود از وی بہ نسبت قاضی مسلمین بے حرمتیہا بوجود آمدہ بود خواہد گشت جبکہ برہان پور مین پونہچی تو اونپر منکشف ہوا کہ موضع شہادت کو پیچھے چہوڑ آئے وہان سی لوٹے اثنای راہ مین بعض تاجرون سی کہ بصفت صلاح و تقوی متصف تہی عقد موافقت باندہا اور چاہا کہ قصبہ ہنڈیا کی راہ سی ہندوستان جائین ایک دن اسی اثنا مین ایک پیر کہن سال آگے آیا گرتا پڑتا جارہا تہا اوسکی حال پر رحم فرمایا اور اوسکا مقصد پوچہا اوسنی کہا مین چاہتا ہون کہ دہلی جاؤن آپ نی فرمایا کہ تو ہر روز تین پیسے ہماری ملازمون سی لیا کر وہ پیر بوڑہا کفار کا جاسوس تہا جبکہ سرای نوربر یا مین پونہچی کہ نربدا ندی سی دو تین منزل ہندوستان کی طرف ہی جاسوس نی اپنی بہائی بندون کو خبر کی ایک جماعت راہزنون کی سرای مین آئی اور وہ اوسوقت تلاوت مین مشغول تہی دو تین آدمی اوس جماعت سی آگے آئے کہ وجیہ الدین کون ہی جب پہچانا تو کہا کہ ہمکو تجہ سی کچہ کام نہین ہی اور ہم جانتے ہین کہ تمہاری ساتھ کچہ مال نہین ہی اور ہماری جماعت سی ایک آدمی پر تمہارا حق نمک ہی لیکن یہ سوداگر فلان فلان متاع اپنی ساتھ رکھتے ہین ہم اونکو نہین چہوڑینگی چونکہ آپ کو علت غائی اس سفر کی نظر مین تہی ترک رفاقت پر راضی نہ ہوئی اور درپے مقاتلہ کے ہوئی اور اس درمیان مین بائیس زخم آپکو پونہچی اخیر زخم مین آپکا سر جسم سی جدا ہو گیا باوجود اسکی تکبیر کہتے ہوئی قریب ایک زونیر کے تعاقب کفار کا کیا بعد ازان ایک عورت نے یہ حال دیکہ کے تعجب کیا اوسوقت گر پڑے اور اوسی جگہ مدفون ہوئی رضی اللہ عنہ اور اوسی دن کے آخر کو متمثل ہوئی اور زخمون کی جگہون کو دکہایا۔ اونکے ثواب کے لیے مینے کچہ صدقہ دیا اور یہ بہی فرماتے تھے کہ مین چاہتا تہا کہ اونکی جبہ کو نقل کرون ایک دن متمثل ہوئی اور اس سی منع کیا اونکے قتل کی خبرین حد احصاسی زیادہ ہین۔ کاتب حروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہی کہ مرقد منور حضرت شاہ وجیہ الدین رحمۃ اللہ علیہ کا قصبہ دوراہہ علاقہ بھوپال مین ہی بھوپال سی سات کوس بر جانب مغرب مین واقع ہی سر شریف ایک جگہہ اور جسد شریف دوسری جگہہ مدفون ہی یہ قبر متصل سرائی دوراہہ ہی لوگون مین مشہور و معروف ہی

حکایت فرماتی تہی کہ شیخ بایزید اللہ گو نے حرمین شریفین کا قصد کیا اور اونکے ہمراہ بہت سے ضعیف اور بچے عورتین نکلی اور کچہ زاد و راحلہ نہ تہا مخدومی خوی اور یہ فقیر جمع ہو کے ہم نے چاہا کہ اونکو پہیر لادین جبکہ ہم تغلق آباد کے نزدیک پونہچی آفتاب بہت گرم ہو گیا ایک درخت کے سایے مین اوتر پڑی اور سب دوست سو رہے مین اونکی کپڑون کی حفاظت کے لیے جاگتا رہا اس اثنا مین مینے چند سورتین قرآن شریف کی تلاوت کین وہان چند قبرین تہین ایک قبر والے نے بات کی کہا ایک عمر ہوئی کہ مینے قرآن نہین سنا ہی اور مین اوسکی سننے کا بہت مشتاق ہون اگر تم کچہ اور پڑہو تو احسان کلی ہوگا مینے کچہ اور پڑہا جب مین چپ ہوا تو بار دیگر استدعا کی مینے تیسری بار بہی پڑہا بعد اسکے مخدومی کے خواب مین ظاہر ہوا اور کہا کہ مینے اس عزیز سی قرات کا التماس کیا اوس قبول کیا یہانتک کہ مین شرما گیا اور شوق ہنوز باقی ہی تم اوسی کہو کہ قدر کثیر پڑہین وہ بیدار ہوی اور مجہسے کہا مینے بہت پڑہا یہانتک کہ نہایت بہجت و سرور اوس شخص مین مینے مشاہدہ کیا اور اوسنی کہا جزاک اللہ عنی خیر الجزا اوسوقت مینے وقائع عالم برزخ سی سوال کیا اوسنی کہا مجہکو اہل قبور سی کسی کے حال کی اطلاع نہین ہی لیکن مین اپنا حال کہونگا اوس زمانے سے کہ مین نے دنیا سی انتقال کیا کوئی عتاب و عذاب نہین دیکہا اگرچہ نہایت متنعم بہی نہین ہی مینے کہا تم کچہ جانتے ہو کہ کون سے عمل کی برکت سے تمنے نجات پائی کہا بسبب اس امر کی برکت کے کہ مین ہمیشہ نیت رکہتا تہا کہ تعلقات سی مجرد ہو جاؤن اور موانع طاعات و اذکار سی ہاتھ روک لون اگرچہ تمام عمر یہ نیت حاصل نہ ہوئی لیکن حق سبحانہ تعالی نے محض عنایت سی اسی نیت کو قبول فرمایا بعد فارغ ہونیکی تیلواسی شیخ بایزید سی ملاقات ہوئی اور اونکو پہیر لائے انتہی من انفاس العارفین

وصل مولوی رفیع الدین خان مرحوم مرادآبادی نے قصرالآمال مین چند حکایتین مناسب مقام لکھی ہین اونکا نقل کردینا بھی مناسب معلوم ہوا **حکایت**
سید جعفر برزنجی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کہ متاخرین علمای مدینہ سکینہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام سے تھے اونہون نے ایک رسالہ فضائل اہل بدر وشہدا احد اور اونکی ضبط
اسما مین تالیف کیا اور سید زین العابدین بن سید جعفر مذکور نے مدینہ منورہ مین اوسکی اجازت اس فقیر کو عنایت فرمائی اوس جگہ شیخ احمد بن محمد دمیاطی سے
کہ مشاہیر علما سے تھے اور سنہ ایک ہزار سولہ مین وفات پائی نقل کیا شیخ احمد کہتے ہین کہ مین اپنی والدہ کے ساتھ ایک برس بقصد حج نکلا اور وہ سال قحط کے تھے میرے
ساتھ دو اونٹ تھے مینے اونکو مصر سے خریدا تھا جبکہ بعد ادای حج مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوا تو وہ دونون اونٹ مرگئے ہماری پاس مال نہ تھا کہ اوس سے اونٹ خریدتے
یا بکرایہ لیتے اس وجہ سے مین بہت تنگدل تھا اور مین نزدیک صفی الدین احمد قشاشی اپنے شیخ کے گیا اپنا حال اونسے بیان کیا اونہون نے گھڑی بھر سکوت کیا بعد ازان
فرمایا تو اسی وقت حمزہ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی زیارت کے لیے جا اور جسقدر تجھسے ہوسکے قرآن پڑھ اور اپنے حال کی اونکو خبر دے پس مین بامتثال
اونکے حکم کے گیا اور جو کچھ اونہون نے فرمایا تھا اوسپر عمل کیا نماز ظہر سے پہلے مدینہ مین آگیا اور مطہرہ باب رحمت مین وضو کیا اور مسجد شریف مین آیا مینے اپنی مان کو دیکھا
کہ اونہون نے کہا یہان ایک شخص ہے کہ تیری خبر مجھسے پوچھتا تھا اور اوسکے نزدیک جا مینے کہا مین اوسے کہان پاؤن والدہ نے کہا مسجد کے پیچھے دیکھ مین گیا دیکھا
کہ ایک مرد سفید ریش باہیبت ہے کہا مرحبا یا شیخ احمد مینے اونکا بوسہ لیا اونہون نے کہا تو مصر کی طرف سفر کرنا چاہتا ہے مینے کہا یا سیدی مین کس کے ساتھ سفر کرون کہا
تو میرے ساتھ آ تیرے لیے کسی سے کرایہ کردون مین اونکے ساتھ چلا اور مناخہ مین پونہچا وہان فرودگاہ قافلہ حجاج مصر کی تھی شیخ ایک شخص کے خیمے مین اہل مصر سے
گئے مین بھی اونکے ہمراہ اندر گیا جبکہ شیخ نے صاحب خیمہ کو سلام کیا تو وہ اوٹھ کھڑا ہوا اور شیخ کے دونون ہاتھ چومے اور اونکا اکرام مین مبالغہ کیا شیخ نے صاحب
خیمہ سے کہا میری مراد یہ ہے کہ تو شیخ احمد اور اوسکی مان کو اپنے ہمراہ مصر لیجا اوس سال اونٹ اور کرایہ بہت گران تھا صاحب خیمہ نے قبول کیا شیخ نے کہا تو اس سے
کسقدر کرایہ لیگا اوسنے کہا یا سیدی جو آپ چاہین شیخ نے کہا اس قدر دراہم کرایہ اپنے پاس سے دیا اور کہا تو جا اور اپنی مان کو اور سامان کو لے آ مین نکلا اور وہ بیٹھے رہے
یہانتک کہ مین والدہ کو اور اسباب کو لے آیا صاحب خیمہ کے ساتھ شرط کی کہ باقی کرایہ مصر مین لیوے اوسنے قبول کیا اور اوسکو میرے ساتھ نیکی کرنیکی وصیت کی بعد ازان
وہ اوٹھے اور مین بھی اونکے ساتھ اوٹھا جبکہ ہم مسجد شریف پر پونہچے تو مجھسے کہا تو اول داخل ہو مین مسجد مین آیا اور اونکا انتظار کیا پھر اونکو نہ پایا مین صاحب خیمہ کے پاس
گیا اوس سے پوچھا اوسنے کہا مین اونکو نہین پہچانتا ہون اس سے پہلے مینے اونکو نہین دیکھا ہے اور اس بار کہ میرے پاس آئے مجھے ایسا خوف وہیبت حاصل ہوا کہ ویسا
تمام عمر کبھی نہین ہوا تھا پھر مین مسجد مین آیا اور مکرر اونکو ڈھونڈھا میری آنکھ اونپر نہ پڑی مین شیخ صفی الدین احمد کے نزدیک گیا اور تمام قصہ اونسے بیان کیا اونہون
نے کہا یہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی روح تھی کہ تیرے لیے صورت پکڑی **حکایت** یہ بھی سید جعفر رضی اللہ عنہ نے اوس رسالے مین شیخ محمد بن عبد اللطیف سے
نقل کیا ہے کہ شیخ محمد نے مجھسے کہا کہ مین ہمراہ شیخ محمد سعید بن عارف ربانی ابراہیم کردی رحمۃ اللہ علیہ کے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لیے گیا اور چند شب وہان
رہا ایک رات یار دوست سوتے تھے اور مین بیدار تھا پاسبانی کرتا تھا ناگاہ مینے دیکھا کہ ایک سوار گرد اوس مکان کے جسمین ہم تھے گشت کر رہا ہے مینے کہا تو کون ہے
کہا تجھکو مجھسے کیا کام تو میری پناہ مین اور تا ہے اور اپنے بیدار رہنے سے مجھ ایذا دیتا ہے مین ہمیشہ تمہاری حراست کرتا ہون مین حمزہ بن عبد المطلب ہون پھر میری نظر سے غائب
ہوگئے **حکایت** ایک شخص محمد عباس نام مرد صالح ساکن کرہ میری دوستون مین سے تھے اونہون نے حرمین شریفین کا سفر کیا اور مدینہ منورہ مین سکونت اختیار کی اور
ہر سال موسم حج مین مکہ کو آتے تھے بعد چند سال کے کہ قائد توفیق الٰہی نے اس ضعیف کو وہان پونہچایا مینے اونسے ملاقات کی اور اونکی سرگذشت پوچھی کہا پہلے پہل کہ مین
مدینہ مین وارد ہوا اپنے ساتھ کوئی چیز نہین رکھتا تھا کہ خرچ کرون ناچار باجرت کتابت کرتا تھا اور اوس سے گذر کیا کرتا بہا تنگی مین بسر ہوا کرتی تھی ایک رات سیدنا
حمزہ رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا کہ اونہون نے ایک کاغذ پر کچھ لکھا اور کسی کو دیا اور کہا کہ یہ وجہ کفاف روزمرہ محمد عباس کی ہے مودی خانہ مین لیجا اور کہ کہ اوسکو
پونہچا دین اوس دن سے شغل کتابت موقوف ہے چند سال گذرے کہ بغیر سعی و کد کے وجہ معاش غیب سے پونہچتی ہے اور خوش گذرتی ہے رحمہ اللہ تعالی انتہی من قصر الآمال

باب۳۳ بیان مین مقر ارواح کے فرمایا اللہ تعالی نے وھو الذی انشاکم من نفس واحدة فمستقر ومستودع یعنی اور اوسنے تمکو نکالا ایک جان سے پہر کہین تمکو ٹہیراؤ ہے اور کہین سپرد رہنا **ف** اول سپرد ہوتا ہی مان کی پیٹ مین کہ آہستہ آہستہ دنیا کے کار پیدا کری پہر اگر ٹہیرتا ہی دنیا مین پہر سپرد ہوگا قبر مین کہ آہستہ آہستہ اثر آخرت کے پیدا کری پہر جا ٹہیریگا جنت مین یا دوزخ مین اور فرمایا اللہ سبحانہ ویعلم مستقرہا ومستودعہا اور جانتا ہے جہان ٹہیرتا ہی اور جہان سونپا جاتا ہے **ف** جہان ٹہیرتا ہی بہشت و دوزخ جہان سونپا جاتا ہی اوسکی قبر اور روح اوسکی سو دنیا مین ۱ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی شہداء کی روحین نزدیک اللہ کے ہین سبز پرندون کے پوٹون مین چرتی ہین جنت کی نہرون مین جہان چاہتی ہین پہر بسیرا لیتی ہین طرف قندیلون کی نیچے عرش کی اخرجہ مسلم ۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبکہ مصیبت پہنچائی گئی یعنی شہید ہوے تمہاری اصحاب احد مین تو رکہا اللہ تعالی نے اونکی روحون کو پیٹون مین سبز پرندون کی وارد ہوتی ہین جنت کی نہرون پر اور کہاتی ہین اوسکی میوون سے اور بسیرا لیتی ہین طرف سونے کی قندیلون کے جو کہ عرش کے سایے مین لٹکتی ہین اخرجہ احمد وابو داؤد والحاکم والبیہقی ۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتی ہین کہ شہیدون کی روحین سبز پرندون کے اجواف مین جولان کرتی ہین چرتی ہین جنت کے میوون مین اخرجہ سعید بن منصور ۴ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہداء صبح وشام جاتی ہین پہر اونکا بسیرا ہوتا ہی طرف قندیلون کی جو کہ عرش سے لٹکتی ہین رب تعالی اونسے فرماتا ہی کیا تم جانتی ہو کوئی کرامت افضل اوس کرامت سے جسکے ساتھ تمہارا اکرام ہوا وہ کہتی ہین نہین سوا اسکے کہ ہم دوست رکہتی ہین کہ تو ہماری روحونکو ہماری جسمون کی طرف پہیر دی تاکہ دوبارہ ہم لڑین پہر تیری راہ مین مارے جاوین اخرجہ بقی بن مخلد ۵ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ آپ نے فرمایا شہداء کی روحین سبز پرندون مین ہین جنت کے چمنون مین چرتی ہین پہر اونکا بسیرا ہوتا ہی طرف قندیلون کے جو عرش سے لٹکتی ہین رب جل جلالہ فرماتا ہی اور مثل اول ذکر کیا اخرجہ هناد بن السری فی کتاب الزهد وابن منده ۶ انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہین کہ آپ نے فرمایا اوٹہادیگا اللہ شہیدون کو پوٹون مین سفید پرندونکی جو کہ قنادیل معلقة بالعرش مین ہین اخرجہ ابو الشیخ ۷ سعید بن سوید سے مروی ہی کہ اونہون نے ابن شہاب سے ارواح مومنین کا پوچہا کہا مجہے یہ بات پہنچی ہی کہ روحین شہیدونکی مثل سبز پرندون کی ہین عرش سے لٹکتی ہین صبح جاتی ہین پہر شام کو جاتی ہین طرف ریاض جنت کی پہرن اپنے رب سبحانہ کے پاس آتی ہین اوسکو سلام کرتی ہین اخرجہ ابن منده ۸ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ شہداء کی روحین پیٹون مین سبز پرندون کی قندیلون مین عرش کے نیچے ہین جنت مین چرتی ہین جہان چاہتی ہین پہر اپنی قندیلون کی طرف لوٹ آتی ہین اور مومنین کے بچون کی روحین چڑیونکے پیٹون مین ہین چرتی ہین جنت مین جہان چاہتی ہین اخرجہ ابن ابی حاتم ۹ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ اونسے ارواح شہداء کا پوچہا فرمایا وہ سبز پرندے ہین قندیلون مین جو کہ عرش کے نیچے لٹکے ہوے ہین ریاض جنت مین چرتی ہین جہان چاہتے ہین اخرجہ ابن ابی حاتم ۱۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ شہداء بارق نہر پر ہین جو کہ دروازہ جنت پر ہی سبز قبے مین نکلتا ہی طرف اونکی رزق اونکا جنت سے صبح وشام اخرجہ احمد وعبد وابن ابی شیبة والطبرانی والبیہقی بسند حسن ۱۱ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ شہداء قبون مین ریاض مین میدان جنت مین ہین پہیجا جاتا ہی طرف اونکی ایک مچہلی اور ایک بیل وہ دونون لڑتی ہین یہ اونکا تماشا دیکہتی ہین جب وقت کسی چیز کی طرف حاجتمند ہوتی ہین تو ایک دوسرے کو مار ڈالتا ہی یہ اوس سے کہاتی ہین پس پاتی ہین اوسمین مزہ ہر چیز کا جو کہ جنت مین ہی اخرجہ هناد بن السری فی کتاب الزهد وابن ابی شیبة ۱۲ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ حارثہ جب مارے گئے تو اونکی مان نے کہا یا رسول اللہ آپ نے جان لیا ہے مرتبہ حارثہ کا مجہسے سو اگر وہ جنت مین ہی تو مین صبر کرون اور اگر اسکے سوا اور ہے تو آپ دیکہتے ہو جو مین کرتی ہون آپ نے فرمایا وہ تو بہت جنتین ہین اور وہ فردوس اعلی مین ہی اخرجہ البخاری ۱۳ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سوا اسکے نہین کہ نسمہ یعنی روح مومن کی ایک پرندہ ہے کہ جنت کے درختون مین چرتا ہی یہانتک کہ پہیری اوسکو اللہ طرف اوسکی جسم کے جسدن کہ اوسکو اوٹہاوی اخرجہ مالک فی الموطا واحمد والنسائی بسند صحیح **ف** حدیث شریف کا لفظ تعلق بضم لام ہی ای تاکل العلقة بالضم وھی

الدنیا
الدنیا
الدنیا

ما يتبلغ بہ من العيش ١٤ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کیا ہم ایک دوسرے کی زیارت کرینگے جبکہ ہم مرجائینگے اور بعض ہمارا بعض کو دیکھیگا آپ نے فرمایا کہ روحین پرندے ہوتی ہین درختون کو چرتی ہین یہانتک کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر نفس اپنے جسم مین داخل ہوجائیگا اخرجہ احمد والطبرانی بسند حسن ١٥ ام بشر بن براء رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ کیا مردے آپس مین ایک دوسرے کو پہچانتے ہین فرمایا خاک مین آلودہ ہون تیرے دونون ہاتھ نفس پاک سبز پرندے ہین جنت مین سو اگر پرندے آپس مین پہچان رکھتے ہین درخت کے سرون پر تو وہ بھی ایک دوسرے کو پہچانتے ہین اخرجہ ابن سعد من طریق محمود بن لبید ١٦ ام بشر ابو معروف کی بی بی کہتی ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کیا ہم آپس مین ایک دوسرے کی زیارت کرینگے جبکہ ہم مرجاوینگے بعض ہمارا بعض کی زیارت کریگا فرمایا روحین پرندے ہوتی ہین درخت چرتی ہین یہانتک کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اپنے جسمون مین داخل ہوجاوینگی اخرجہ ابن عساکر من طریق ابن لہیعۃ عن ابی الاسود عن ام فروۃ ابنۃ معاذ السلمیۃ ١٧ عبد الرحمن بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب کعب مرنے لگے تو اونکے پاس ام بشر بنت براء آئین کہا ای ابو عبد الرحمن اگر تو فلان سے ملے تو میری طرف سے سلام کہنا کعب نے کہا ای ام بشر اللہ تیری مغفرت کرے ہم تو اس سے زیادہ مشغول ہین ام بشر نے کہا کیا تونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہین سنا کہ فرماتے تھے روح مومن کی جنت مین چرتی ہے جہان چاہتی ہے اور روح کافر کی سجین مین ہے کعب نے کہا ہان مینے سنا ہے کہا تو پھر وہ یہی ہے اخرجہ ابن ماجۃ والطبرانی والبیہقی فی البعث بسند حسن ١٨ ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ مرسلاً کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے ارواح مومنین کا پوچھا فرمایا سبز پرندون مین ہین جنت مین چرتی ہین جہان چاہتی ہین صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اور کافرون کی روحین فرمایا سجین مین قید ہین اخرجہ ابن مندہ والطبرانی وابو الشیخ ١٩ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ سلمان فارسی اور عبد اللہ بن سلام دونون ملے ایک نے دوسرے سے کہا اگر تو اپنے رب سے مجھسے پہلے ملے تو مجھے خبر دینا جس چیز کی کہ تو ملاقات کرے کہا کیا زندے مردون سے ملتے ہین کہا ہان مومنین کی روحین تو جنت مین ہین جاتی ہین جہان چاہتی ہین اخرجہ البیہقی فی البعث وابن ابی الدنیا فی کتاب المنامات ٢٠ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جنت لپٹی ہوئی ہے قرون آفتاب مین ہر برس دو بار پھیلائی جاتی ہے اور مومنین کی روحین پرندون مین ہین مثل زرازیر[ع] کی کہاتی ہین جنت کے میوون سے اخرجہ الطبرانی والبیہقی فی البعث واخرجہ ابن مندہ عنہ مرفوعا واخرجہ الخلال عنہ موقوفا بلفظ کہ ارواح مومنین کی سبز پرندون کے پیٹون مین ہین مثل زرازیر کے اوسمین ایک دوسرے کو پہچانتی ہین اور اوسکی میوون سے رزق دیے جاتے ہین ٢١ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اولاد مومنین کی ایک پہاڑ مین ہے جو کہ جنت مین ہے پرورش کرتے ہین اونکی ابراہیم وسارہ یہانتک کہ پھیری اونکو طرف اونکی باپون کی دن قیامت مین اخرجہ احمد والحاکم وصححہ والبیہقی وابن ابی داود فی البعث وابن ابی الدنیا فی العزاء من طرق وتقدم شاہدہ فی الصحیح من حدیث سمرۃ فی باب عذاب القبر ٢٢ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہر بچہ پیدا کیا جاتا ہے اسلام مین وہ جنت مین سیر کرتا ہے کہتا ہے ای رب تو مجھ سے میری مان باپ کو وارد کردے اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب العزاء ٢٣ خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جنت مین ایک درخت ہے اوسکو طوبی کہتے ہین وہ سب پستان ہے جو دودھ پینے بچون مین سے مرتا ہے وہ طوبی سے دودھ پیتا ہے اور اونکی پرورش کرنیوالے ابراہیم خلیل الرحمن ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا فیہ ٢٤ عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جنت مین ایک درخت ہے اوسکے پستان ہین مثل پستان گائے کے اہل جنت کی بچون کو اوس سے غذا دیجاتی ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا ٢٥ مکحول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمانون کے بچونکی روحین سبز چڑیون مین ہین ایک درخت مین جنت کے پرورش کرتے ہین اونکی اونکے باپ ابراہیم علیہ السلام اخرجہ سعید بن منصور ٢٦ خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جنت مین ایک درخت ہے اوسکو طوبی کہتے ہین وہ سب پستان ہے اہل جنت کے بچون کو دودھ پلاتا ہے اور ادھورا بچہ عورت کا رہتا ہے ایک نہر مین انہار جنت سے اوسمین لوٹتا ہے یہانتک کہ قیامت قائم ہو پھر اوٹھا دیگا اوسکو اللہ چالیس برس کی عمر کا اخرجہ ابن ابی حاتم ٢٧ کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنت الماوی مین سبز پرندے ہین

[ع] ع جمع زرزور نوعی از زاغان

اولاد مومنین

کرتی ہین اور روحین شہدا کی چرتی رہتی ہین جنت مین اور ارواح آل فرعون کی سیاہ پرندون مین ہین صبح کو جاتی ہین نار پر اور شام کو جاتی ہین اور مسلمانون کے
بچے یعنی اونکی روحین چڑیون مین ہین اندر جنت کے اخرجہ ابن ابی شیبۃ والبیہقی من طریق ابن عباس عن کعب ۲۸ ہذیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آل
فرعون کی روحین سیاہ پرندون کی پیٹون مین ہین شام و صبح جاتی ہین آگ پر سو یہی اونکا عرض ہی اور شہدا کی روحین سبز پرندون کی پیٹون مین ہین اور مسلمانون
کے بچے جو بلوغ کو نہین پہونچے چڑیون مین ہین جنت کی چڑیون سے ترعی و تسرح یعنی چرتی پہرتی ہین اخرجہ ہناد بن السری فی الزہد ۲۹ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے اس
آیت کی تفسیر مین ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات الآیۃ مروی ہی کہ روحین شہدا کی سفید پرندے ہین نقاقیع ہین جنت مین اخرجہ ابن ابی شیبۃ ف
قاموس مین کہا ہے نقیع کسکین الابیض من الحمام یعنی سفید کبوتر ۳۰ قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ ہم کو یہ بات پہونچی ہے کہ روحین شہدا کی سفید پرندون کی
صورتون مین ہین بسیرا لیتی ہین طرف قندیلون کی جو کہ عرش کے نیچے لٹکی ہین اخرجہ عبد الرزاق ۳۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ روحین مسلمانون کی سفید پرندون
کی صورتون مین عرش کے سایہ مین ہین اور کافرون کی روحین ساتوین زمین مین ہین اخرجہ ابن المبارک ۳۲ ام کبشہ بنت معرور رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم پر داخل ہوے پوچھا آپ سے اس روح کا سوال کیا آپ نے اونکی ایسی صفت بیان کی کہ گہر والون کو رلا دیا فرمایا کہ مومنین کی روحین سبز پرندون کے
پوٹون مین ہین جنت مین چرتی ہین اور اوسکی میوون سے کہاتی ہین اور اوسکے پانی سے پیتی ہین اور بسیرا لیتی ہین طرف قندیلون کے سونے سے عرش کے نیچے کہتی
ہین ای رب ہمارے ملا دی تو ہمارے ساتھ ہماری بہائیون کو اور دی ہمکو جسکا تونے ہم سے وعدہ کیا ہی اور کفار کی روحین سیاہ پرندون کے پوٹون مین ہین کہاتی ہین
آگ سے اور پیتی ہین آگ سے اور بسیرا لیتی ہین طرف ایک سوراخ کے نار مین کہتی ہین ای رب ہمارے نہ ملا ہمارے ساتھ ہماری بہائیون کو اور نہ دی ہمکو جسکا تونے ہم سے وعدہ
کیا ہی اخرجہ ابن مندہ ۳۳ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس معراج لائے یعنی نردبان سیڑہی جسپر بنی آدم
کی روحین چڑہتی ہین سو نہ دیکہا خلائق نے زیادہ تر خوبصورت اوس معراج سے وہ جو دیکہا مینے میت کو جس وقت پہٹتی ہی بینائی اوسکی بلند دیکہتی ہی طرف آسمان کے
سو وہ اوسکا تعجب ہے ساتھ معراج کے پس مین اور جبریل چڑہے اوسپر تو اونہون نے آسمان کا دروازہ کہلوایا ناگاہ مجھے آدم ملے کہ پیش کیجاتی ہین اونپر روحین اونکی اولاد
مومنین کی وہ کہتی ہین روح طیبہ ہی اور نفس طیبہ ہی اسکو علیین مین رکہو پہر پیش کیجاتی ہین اونپر روحین اونکی ذریت فجار کی تو کہتی ہین روح خبیثہ ہی اور نفس خبیثہ ہی
اسکو سجین مین رکہو اخرجہ البیہقی فی الدلائل وابن ابی حاتم وابن مردویہ فی تفسیرہما ۳۴ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے فرمایا ہی روحین مومنین کی ساتوین آسمان مین ہین دیکہتی ہین طرف اپنے منازل کے جنت مین اخرجہ ابو نعیم بسند ضعیف ۳۵ وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ
سے مروی ہی کہ اللہ کا ساتوین آسمان مین ایک گہر ہے اوسکو بیضا کہتے ہین جمع ہوتی ہین اوسمین روحین مومنین کی سو جب مرتا ہی میت اہل دنیا سے تو ملتی ہین
اوس سے روحین پوچہتی ہین اوس سے احوال دنیا کا جیسے پوچہتے ہین غائب سے گہر والے اوسکی جگہ وہ اونپر آتا ہی اخرجہ ابو نعیم ایضا فی الحلیۃ ۳۶ ابن عمر
رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ اونہون نے تعزیت کی اسما کو اونکے بیٹے عبد اللہ ابن زبیر کی اور جسم اونکا سولی پر لٹکا ہوا تہا کہا تو رنج مت کر کیونکہ روحین نزدیک اللہ
کے ہین آسمان مین اور یہ تو صرف اوسکا جسم ہی اخرجہ سعید بن منصور فی سننہ ۳۷ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ روحین مومنین کی مرفوع
ہوتی ہین طرف جبریل کے پس کہا جاتا ہی کہ تو ولی انکا ہی روز قیامت تک اخرجہ المروزی فی الجنائز ۳۸ مغیرہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ سلمان
فارسی عبد اللہ بن سلام سے ملے اونسے کہا اگر تو مجھسے پہلے مرے تو مجھے خبر دینا جسکی تو ملاقات کرے اور جو مین مرا تو مین تجہی خبر دونگا عبد اللہ نے کہا کیونکر حال ہے کہ
مین تو مر جاونگا سلمان نے کہا جب روح جسم سے نکلتی ہی تو درمیان آسمان و زمین کے ہوتی ہی جہانتک کہ اپنے جسم کی طرف رجوع کرے قضاے الہی سے سلمان مر گئے
تو اونکو عبد اللہ بن سلام نے خواب مین دیکہا کہا تونے کون چیز افضل پائی کہا مینے توکل کو عجب چیز دیکہا اخرجہ سعید بن منصور فی سننہ وابن جریر والطبرانی فی کتاب
۳۹ سعید بن مسیب سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہا کہ روحین مومنین کی ایک برزخ مین ہین زمین سے جاتی ہین جہان چاہتی ہین اور نفس کافر کا

جگہین مین ہی اخرجہ ابن المبارک فی الزہد والحکیم الترمذی فی نوادر الاصول وابن ابی الدنیا وابن منده **ف** حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین برزخ ایک
حاجز یعنی آڑ امر ہے بعد درمیان دو شی کی تو گویا مراد یہ ہی کہ ایک زمین مین ہین درمیان دنیا و آخرت کی ۴۰ سلمان رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ روحین مومنین کی
جاتی ہین ایک برزخ مین زمین کی جہان چاہتی ہین درمیان آسمان و زمین کی یہانتک کہ پہیری انکو اللہ طرف اونکے جسم کی اخرجہ الحکیم الترمذی ۴۱ مالک بن
انس رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہا مجھے یہ بات پہونچی ہی کہ روحین مومنین کی چھٹی ہوئی ہین جاتی ہین جہان چاہتی ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا ۴۲ عبد اللہ بن عمرو بن
عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ اونسی کسی نے ارواح مومنین کا پوچھا جبکہ وہ مرجاتی ہین تو وہ کہان ہین کہا سفید پرندون کی صورتین ہین عرش کی سایے مین اور
روحین کفار کی ساتوین زمین مین ہین پس جب مومن مرتا ہی تو اوسے لیکر مومنین پر سی گذرتے ہین اور وہ محفل کیے ہوتے ہین وہ اوس سی اپنی بعض اصحاب کا
پوچھتی ہین اگر اونسی کہا کہ وہ مرگیا تو کہتے ہین کہ اوسے نیچے لیگئے اور جبکہ کافر ہوتا ہی یعنی میت تو اوسکو نیچے لیجاتی ہین طرف ساتوین زمین کی تو اوس سی پوچھتے ہین یعنی
وہان کی کفار آدمی کا یعنی جسکو وہ جانتے پہچانتے ہین سو اگر اسنی کہا کہ وہ مرگیا تو کہتی ہین کہ اوسی اوپر لیگئی اخرجہ ابن ابی الدنیا ۴۳ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے
مروی ہی کہا کہ روحین کفار کی جمع کیجاتی ہین برہوت مین یہ ایک کہاری زمین ہی حضرموت مین اور روحین مومنین کی جمع کیجاتی ہین جابیہ مین برہوت یمن
مین ہی اور جابیہ شام مین اخرجہ المروزی فی الجنائز وابن منده وابن عساکر ۴۴ عروہ بن رویم رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ جابیہ کی طرف ہر روح پاک آتی ہے
اخرجہ ابن عساکر ۴۵ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہی فرمایا کہ بہتر وادی لوگون کی وادی مکہ ہی اور بدتر وادی لوگونکی وادی احقاف ہی ایک
وادی ہی حضرموت مین اوسکو برہوت کہا جاتا ہی اور اوسمین کفار کی روحین ہین اخرجہ ابو بکر النجار فی جزء من الشہد ۴۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ مبغوض تر
بقعہ یعنی قطعہ زمین مین طرف اللہ کے ایک وادی ہی حضرموت مین اوسکو برہوت کہتی ہین اوسمین کفار کی روحین ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا وابن منده ۴۷ حضرت علی
رضی اللہ عنہ کی مروی ہی کہ روحین مومنین کی چاہ زمزم مین ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا ۴۸ اخنس بن خلیفہ ضبی سی مروی ہی کہ کعب احبار نے عبد اللہ بن عمرو کی طرف
آدمی بہیجا ارواح مسلمین کا اونسی پوچھتے تھے کہ وہ کہان جمع ہوتی ہین اور ارواح اہل شرک کی کہان جمع کیجاتی ہین عبد اللہ بن عمرو نے فرمایا کہ مومنین کی روحین تو
اریحا مین جمع کیجاتی ہین اور روحین اہل شرک کی صنعا مین جمع کیجاتی ہین قاصد کعب کا لوٹ کے اونکے پاس گیا جو اونہون نی کہا تہا اوسکی خبر کعب کو دی اخنس کہتی ہین
کہ کعب نی کہا عبد اللہ نی سچ کہا اخرجہ الحاکم فی المستدرک ۴۹ صفوان کہتی ہین یعنی عامر بن عبد اللہ ابو الیمان سی پوچھا گیا واسطے ارواح مومنین کی کوئی جگہہ جمع ہونے
کی ہی کہا طرف زمین کے اللہ تعالی فرماتا ہی ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثها عبادی الصالحون کہا یہ وہ زمین ہی جسکی طرف مومنین کی
روحین جمع ہوتی ہین یہانتک کہ بعث ہو قال ابن جریر فی تفسیرہ حدثنا محمد بن عوف الطائی حدثنا ابو المغیرۃ حدثنا صفوان ۵۰ وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ
کہتی ہین کہ روحین مومنین کی جسوقت قبض کیجاتی ہین تو وہ ایک فرشتے کی طرف مرفوع ہوتی ہین اوسکو رمائیل کہتی ہین اور وہ خازن ہی ارواح مومنین کا اخرجہ ابن
ابی الدنیا ۵۱ ابان بن تغلب ایک آدمی سی اہل کتاب کے روایت کرتی ہین کہ اونسی کہا جو فرشتہ کہ ارواح کفار پر ہی اوسکو دومہ کہتی ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا ۵۲
خالد بن معدان کعب سی روایت کرتی ہین کہا کہ خضر ایک منبر پر ہین نور کے درمیان بحر اعلی اور بحر اسفل کی اور دریا کے جانور مامور ہین کہ اونکی بات سنین اور اونکا کہنا
مانین یعنی وہ سبکے سب اون کے فرمان بردار ہین اور پیش کی جاتی ہین اون پر روحین صبح و شام اخرجہ العقیلی بسند ضعیف من طریق خالد **وصل** حافظ ابن قیم
رحمہ اللہ تعالی فرماتی ہین کہ مسئلہ مقر ارواح کا بعد موت کے عظیم ہی اسکی تحقیق سمع یعنی نقل ہی سے ہوتی ہی کہتی ہین کہ ساری مومنین کی روحین شہدا و غیر شہدا کی جنت
مین ہین جبکہ کوئی کبیرہ اونکو نہ روکی بسبب ظاہر حدیث کعب و ام ہانی و ام بشر و ابو سعید وغیرہ وغیرہ کے اور واسطے اس آیت کی فاما ان کان من المقربین فروح وریحان و
جنۃ نعیم ارواح کو بعد اونکی خروج کی بدن سی تین قسم ٹہرایا ہی ایک تو مقربین اور خبر دی کہ وہ جنت نعیم مین ہین دوسری اصحاب یمین یعنی داہنے ہاتہہ والی اور اونکے لیے حکم
سلام یعنی سلامتی کا کیا اور یہ حکم اونکی سلامتی کو عذاب سی متضمن ہی تیسری مکذبین ضالین یعنی جہٹلانے والے گمراہ ہین اور خبر دی کہ اونکی واسطے گرم پانی کی مہمانی اور جہنم مین پہنچنا ہے

اور فرمایا اللہ تعالی نے یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی ایک جماعت صحابہ و تابعین نے کہا ہے
کہ اوسکے نکلنے کے وقت دنیا سے فرشتے کی زبان پر بطور بشارت یہ قول اوس سے کہا جاتا ہے اور اسکی تائید وہ قول اللہ سبحانہ کا جو کہ مومن آل یسین کے حق میں کہا
ہے کرتا ہے قیل ادخل الجنۃ قال یالیت قومی یعلمون بما غفرلی ربی بعض نے کہا کہ وہ حدیثیں شہداء کے ساتھ خاص ہیں جیسے کہ اسکی تصریح دوسری روایت میں
آئی ہے اور اسلیے کہ غیر شہدا میں یون آیا ہے کہ ایک تہارا جب مرجاتا ہے تو اوسپر اوسکا ٹھکانا صبح و شام پیش کیا جاتا ہے الحدیث اور اسلیے کہ حدیث سابق ابو ہریرہ
میں یہ آیا ہے کہ وہ ساتوین آسمان میں ہیں دیکھتی ہیں طرف اپنی منازل کی جنت میں اور حدیث وہب کی بھی اسی کی مثل ہے بعض نے کہا کہ مستقر ارواح کا اوسی
جگہ ہے کہ جس جگہہ وہ قبل خلق اپنے اجساد کے تہین یعنی داہنے بائین طرف آدم علیہ السلام کی قالہ ابن حزم فی طائفۃ ابن حزم نے کہا یہ وہ ہے جسپر کتاب و سنت
دلالت کرتی ہے فرمایا اللہ تعالی نے (۱) واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم الآیۃ (۲) ولقد خلقناکم ثم صورناکم الآیۃ اس سے یہ بات صحیح
و درست ہوتی ہے کہ اللہ تعالی نے ارواح کو جملۃً پیدا فرمایا اور اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے کہ ارواح جنود مجندہ ہیں سو جسکی آپس میں تعارف
نکلا الفت ہوئی اور جسمین تناکر نکلا اختلاف ہوا اور اللہ تعالی نے ارواح سے عہد لیا اور ربوبیت کا گواہ ٹہرایا اور وہ مخلوق مصور عاقل تہین پہلے اسکے کہ ملائکہ کو
سجود آدم کا حکم ہوا اور قبل اسکے کہ اونکو اجساد میں داخل کرے اور اجساد اوس وقت مٹی و پانی تھے پہر اونکو ٹہیرلیا جہان چاہا اور وہ برزخ ہے جسکی طرف موت کے وقت
لوٹ کے جاتے ہیں پہر اونمیں سے ایک جملہ کو بعد ایک جملہ کے بہیجا رہتا ہے پہر اونکو جسمون میں پہونکتا ہے جو کہ منی سے متولد ہوتی ہیں کہا یعنی ابن حزم نے کہ یہ بات صحیح ہوگئی
کہ ارواح اجسام حاملہ ہیں اپنے عراض یعنی تعارف و تناکر کے اور وہ عارف و ممیز ہیں سو اللہ تعالی اونکو دنیا میں آزماتا ہے جیسا چاہتا ہے پہر اونکو وفات دیتا ہے
تو وہ طرف برزخ کے رجوع کرتی ہیں جسمین اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تھا جس رات کہ آپ سماء دنیا کی طرف تشریف لیگئے تو ارواح اہل سعادت کی
آدم علیہ السلام کے داہنی طرف تھی اور ارواح اہل شقاوت کی اونکے بائین طرف نزدیک منقطع ہونے عناصر کے پانی جو ہمنی آگ نیچے آسمان کی یہ بات کچہ اونکے
تعادل پر دلالت نہین کرتی ہے بلکہ یہ لوگ اونکے داہنی طرف ہین بلندی و کشادگی میں اور یہ لوگ اونکے بائین طرف ہین سفل و تنگی میں اور روحین انبیاء و
شہداء کی جنت کی طرف جلد بہیجدیجاتی ہین ابن حزم نے کہا ہے کہ محمد بن نصر مروزی نے اسحق بن راہویہ سے ذکر کیا ہے کہ اونہون نے بھی بعینہ وہی ذکر کیا ہے جو ہمنے کہا اور کہا کہ
اسپر اہل علم کا اجماع ہے ابن حزم کہتے ہین کہ جمیع اہل اسلام کا یہی قول ہے اور یہ قول ہے اللہ تعالی کا فاصحاب المیمنۃ ما اصحاب المیمنۃ واصحاب المشأمۃ ما اصحاب المشأمۃ
والسابقون السابقون اولئک المقربون فی جنات النعیم اور یہ قول اللہ تعالی کا واما ان کان من المقربین الی آخرہا سو روحین ہمیشہ اوسی جگہ رہتی ہین یہانتک کہ اونکی گنتی پوری ہو
ساتھ اونکی پہونکنے کے جسمون میں پہر ساتھ اونکی رجوع کی طرف برزخ کی پس قیامت قائم ہوگی پہر اونکو اللہ عزوجل اجساد کی طرف عود کریگا اور یہی دوسری زندگی ہے یہ سب
کلام ابن حزم کا تہا بعض نے کہا کہ روحین اپنی قبرون کی میدانون پر ہین قال ابن عبد البر وہذا اصح ما قیل کہا کہ احادیث سوال و عرض مقعد و عذاب قبر
و نعیم قبر و زیارت قبور و سلام بر قبور و خطاب موتی کا مثل مخاطبہ حاضر عاقل کی اسپر دلالت کرتی ہین حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہین کہ اگر اس قول سے یہ مراد ہے
کہ روحین ملازم قبور رہتی ہین اونسے مفارقت نہین کرتین تو یہ خطا ہے کتاب و سنت انکار کرتی ہے اور عرض مقعد اسپر دلالت نہین کرتا ہے کہ روحین قبرون میں ہین
نہ اسپر دلالت کرتا ہے کہ اونکی میدان پر ہین بلکہ اسپر دلالت کرتا ہے کہ روحون کو قبور سے ایک ایسا اتصال ہے جس سے یہ بات درست ہوسکتی ہے کہ اونپر اونکا ٹھکانا پیش کیا جاے
کیونکہ روح کی لیے ایک اور ہی شان ہے کہ وہ رفیق اعلی میں ہوتی ہے اور وہ بدن کے ساتھ بھی اس طرح متصل ہے کہ جسوقت مسلم اپنے صاحب پر سلام کرتا ہے تو وہ اسکی سلام کا
جواب دیتا ہے حالانکہ وہ اوسی جگہ اپنے مکان میں ہے دیکھو جبریل علیہ السلام کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا اور اونکے چہ سو پر تھے اونمین سے دو پرون نے کنارہ آسمان
کو بند کردیا تہا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریب ہوتے یہانتک کہ اپنے دونون گھٹنے اور دونون ہاتھ آپکی زانو پر رکھدیتے مخلص لوگون کے دل کشادہ ہوجاتے ہین واسطے
ایمان کے اس بات کے ساتھ کہ ممکن ہے کہ جبریل علیہ السلام اس قدر قریب ہوتے حالانکہ وہ اپنی مستقر میں ہوتے تھے جو آسمانون میں ہے اور حدیث رویت جبریل علیہ السلام میں

یہ آیا ہی کہ مینے اپنا سر اوٹھایا تو ناگاہ جبریل اپنی دونون بازون کو درمیان آسمان و زمین کے صف کیے ہوئے کہتے تہی ای محمد تو رسول ہی اللہ کا اور مین جبریل ہون پس مین اپنی نگاہ کسی طرف نہین پہیرتا مگر اون کو اوسی طرح دیکہتا تہا اور اوترنا اللہ تعالی کا طرف سماء دنیا کی اور قریب ہونا اوسکا عشیہ عرفہ کو اور مثل اسکے بہی اسی پر محمول ہی کیونکہ اللہ پاک حرکت و انتقال سی منزہ ہے غلطی جو اس جگہہ آئی ہی وہ یہی سی آئی ہی کہ قیاس غائب کا شاہد پر کیا ہی یہی اعتقاد کرتا ہی کہ روح جنس اجسام معہودہ سی ہے کہ جسوقت وہ کسی مکان کو مشغول کرتی ہی تو ممکن نہین ہی کہ وہ اوسکی غیر مین ہون اور یہ غلط محض ہی خود نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے شب معراج مین موسی علیہ السلام کو انکی قبر مین کہڑے ہوئے نماز پڑہتے دیکہا اور انکو چہٹے آسمان مین بہی دیکہا سو روح اوس جگہہ تہی مثال بدن مین اور اوسکو ایک اتصال تہا بدن سے اس طرح پر کہ وہ اپنی قبر مین نماز پڑہتے اور جواب سلام کرتا اوسکا جواب دیتی حالانکہ وہ رفیق اعلی مین ہین ان دونون امر مین کچہہ تنافی نہین ہی کیونکہ شان ارواح کی غیر شان ابدان ہی بعض نی اسکی مثال آفتاب سی دی ہی کہ وہ آسمان مین ہی اور شعاع اوسکی زمین مین ہی اگرچہ یہ مثال تام المطابقت نہین ہی اسلیے کہ شعاع تو صرف عرض ہے آفتاب کا اور روح سو وہ فی نفسہ نزول کرتی ہی اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا دیکہنا ہے انبیاء کو شب معراج مین آسمانون مین صحیح یہی کہ آپنے آسمانون مین ارواح کو دیکہا مثال اجساد مین باوجود اسکی کہ وارد ہوا ہے کہ وہ زندہ مین اپنی قبور مین نماز پڑہتے ہین اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو شخص مجہپر درود بہیجتا ہے نزدیک میری قبر کے تو مین اوسکو سنتا ہون اور جو شخص مجہپر درود بہیجتا ہے دراں حال کہ وہ دور ہے تو مین اوسکو پہنچایا جاتا ہون اخرجہ البیہقی فی الشعب من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ اور فرمایا ہی کہ اللہ نی مقرر کیا ہے میری قبر پر ایک فرشتے کو اوسکو اسماء خلائق عطا کیے ہین سو نہین درود بہیجتا ہی مجہپر کوئی روز قیامت تک مگر وہ مجہی پہنچا دیتا ہے ساتہ اوسکی نام اور اوسکی باپ کے نام کے اخرجہ البزار والطبرانی من حدیث عمار بن یاسر یہ باوجود قطعی ہونی اس امر کی ہی کہ روح آپکی اعلی علیین مین ہی ہمراہ ارواح انبیاء کے اور وہ رفیق اعلی مین ہی پس اس سی یہ بات ثابت ہوئی کہ منافات نہین ہی درمیان ہونی روح کی علیین مین یا جنت مین یا آسمان مین اور درمیان اسکی کہ اوسکی لیے بدن کی ساتہ ایک اتصال ہی اس طرح پر کہ وہ ادراک کرتی ہی اور سنتی ہی اور نماز پڑہتی ہی اور قراءت کرتی ہی یہ امر جو عجب سمجہا جاتا ہی صرف اسی لیے ہے کہ شاہد دنیوی مین وہ چیز نہین ہی جو اسکی مشابہ ہو اور امور برزخ و آخرت کے ایسے طرز پر ہین کہ وہ دنیا مین مالوف نہین ہی یہ سب کلام حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کا تہا اور دوسری جگہہ یہ فرمایا ہے کہ روح کے واسطے بدن کی ساتہ پانچ طرح کے تعلق متغائر ہین اول تو ماں کے پیٹ مین دوسرے بعد ولادت کے تیسرے حالت خواب مین سو روح کو ساتہ بدن کی ایک طرح کا تعلق ہی اور ایک طرح کی مفارقت ہی چوتہا برزخ مین سو اگرچہ روح بدن سی بسبب موت کے جدا ہو گئی مگر بالکل ایسی جدا نہین ہوئی ہی کہ اوسکو بدن کی طرف کسی طرح کا التفات نہ رہی پانچوان تعلق روح کا ہی بدن کے ساتہ بعث کے دن یہ تعلق ساری انواع تعلق سی زیادہ تر کامل ہی اس تعلق کو ماقبل کی تعلقات سی کوئی نسبت نہین ہی اسواسطے کہ اس تعلق کے ہوتے ہوئی بدن نہ موت کو قبول کرتا ہی نہ نیند کو نہ فساد کو حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے اور جگہہ مین یون فرمایا ہی کہ روح کی لیے سرعت حرکت اور انتقال سی جو کہ مثل پلک مارنے کے ہے وہ چیز ہے جو اوسکی عروج کی مقتضی ہوتی ہی قبر سی طرف آسمان کی ادنی لحظہ مین اور شاہد اسکا روح سوتے کی ہی یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ روح نائم کی چڑہتی ہی یہانتک کہ ساتون طبق کو پہاڑتی ہی اور اللہ کے لیے روبرو عرش کے سجدہ کرتی ہی پہر اوسکی جسم کی طرف ذرا سی زمانہ مین پہیر دیجاتی ہی پہر ابن قیم نے بعد اسکی بقیہ اقوال کو نقل کیا ہی اور یہی نقل کیا ہی کہ روحین جابیہ مین یا چاہ زمزم مین ہین اور کفار برہوت مین ہین اور یہ حکایت لائے ہین جسکو ابن مندہ نی بسند خود طریق سفیان عن ابان بن تغلب سی روایت کیا ہی ابان کہتی ہین کہ ایک آدمی نے کہا کہ مین ایک رات وادی برہوت مین شب باش ہوا تو گویا اوسمین لوگون کی آوازین جمع کی گئی تہین اور وہ کہتے تہی یا دومہ یا دومہ اور ہم سی کسی آدمی نے اہل کتاب کی بیان کیا تہا کہ دومہ ایک فرشتہ ہی جو کہ کفار کی روحون پر مقرر ہی ابو سفیان نے کہا کہ ہمنے حضرمیون سی پوچہا تو اونہون نے کہا کہ کوئی اوسمین رات کو شب باشی نہین کر سکتا ہی **حکایت** ابن ابی الدنیا نے کتاب قبور مین عمرو بن سلیمان سی روایت کیا ہے کہا کہ ایک آدمی یہود کا مر گیا اور اوسکی پاس مسلم کی ایک امانت تہی اور یہودی کا ایک بیٹا مسلمان تہا اوسکو امانت کی جگہہ معلوم نہ تہی اوسنی شعیب جبائی کو اسکی خبر کی اونہون نے کہا تو برہوت مین جا اوسمین ایک چشمہ ہی جسکو سبوت

استماع

تو شنبہ کے دن جاوی تو اوسیر چل یہان تک کہ تو وہان ایک چشمے پر پایگا تو اپنی باپ کو پکار وہ تجھی جلد جواب دیگا پھر جو تو چاہتا ہے اوس سی پوچھ وہ آدمی گیا اوسنی ایسا ہی کیا اور چلا یہانتک کہ چشمے پر آیا اپنے باپ کو دو بار یا تین بار پکارا اوسنی اوسکو جواب دیا اوسنی کہا فلان کی امانت کہان ہے کہا دروازہ کی چوکہٹ کے نیچے ہے تو اوس امانت کو اوسی دیدی اور جسپر تو ہے اوسکو لازم پکڑ یعنی دین اسلام پھر حافظ ابن قیم نے فرمایا ہی ان قولون مین سی کسی قول پر بعینہٖ حکم صحت کا اور اوسکی غیر پر حکم بطلان کا نہین کیا جاتا ہی بلکہ صحیح یہ ہی کہ ارواح اپنی مستقر مین اندر برزخ کی باعظم تفاوت متفاوت ہین اور درمیان دلیلون کی کسی طرح کا تعارض نہین ہی کیونکہ اونمین سی ہر ایک دلیل وارد ہی ایک فریق پر لوگونسی بحسب اونکی درجات کی سعادت یا شقاوت مین سو منجملہ ارواح کی ۱ کئی روحین اعلی علیین ملاء اعلی مین ہین اور وہ انبیاء ہین اور وہ اپنی منازل مین متفاوت ہین جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اونکو شب معراج مین دیکہا تہا ۲ بعض ارواح سبز پرندون کے پوٹون مین ہین جنت مین چرتی ہین جہان چاہتی ہین یہ روحین بعض شہداء کی ہین نہ سب شہداء کی اسلیے کہ بعض اونمین سی وہ ہین جو بسبب دین وغیرہ کی دخول جنت سی روکی جاتی ہین جیسا کہ مسند مین محمد بن عبد اللہ بن جحش سی مروی ہی کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آیا عرض کیا یا رسول اللہ اگر مین اللہ کی راہ مین مارا جاؤن تو میرے لیے کیا ہے فرمایا جنت جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا تو فرمایا مگر قرض۔ ابہی جبرئیل نے آہستہ مجھسی اسکا کہا ۳ بعض اونمین سی وہ ہین کہ جنت کے دروازے پر ہین جیسا کہ حدیث ابن عباس مین آیا ہی ۴ بعض اونمین سی وہ ہین کہ اپنی قبر مین محبوس ہین مسبب حدیث صاحب شملہ کے کہ وہ اوسپر آگ کا شعلہ مار رہی ہی اوسکی قبر مین ۵ بعض زمین مین محبوس ہین اونکی روح ملاء اعلی مین نہین پہونچی اسلیے کہ وہ سفلی ارضی تہی کیونکہ زمینی نفس آسمانی نفس کے ساتھ جمع نہین ہوتی جیسے کہ دنیا مین جمع نہین ہوتے تہے سو روح بعد مفارقت کے اپنے اشکال و اصحاب عمل کی ساتھ جا ملتی ہی آدمی اوسی کی ساتھ ہوتا ہے جس سی محبت رکہتا ہی ۶ اونمین سی کئی روحین زانیون کی تنور مین رہتی ہین ۷ اور چند روحین ہین کہ وہ خون کی نہر مین ہین الی غیر ذالک پس ارواح سعید و شقی کی واسطی ایک مستقر نہین ہی اور سب کے واسطی باوجود اختلاف محل و تباین مقر کے ایک اتصال ہی جسمونکی ساتھ قبور مین تا کہ جو تنعیم و عذاب کہ اونکی لیے لکہا گیا ہے وہ اونکو حاصل ہو تمام ہوا کلام حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کا امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے جو ذکر کیا ہی کہ ارواح کو اجساد کے ساتھ ایک اتصال ہی اور تنعیم و عذاب مین روح و جسم مشترک ہین سو اسکی تائید وہ اثر کرتا ہے جسکو امام احمد نے زہد مین وہب بن منبہ سی روایت کیا ہی کہ حزقیل علیہ السلام نے کہا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اوسنے مجھے اوٹھا لیا یہان تک کہ مجھے ایک چٹیل میدان مین رکھدیا وہ لڑائی کی جگہ تھی ناگاہ اوسمین دس ہزار مقتول تھے کہ اونکی گوشت متفرق اور اونکی جوڑ بند جدا جدا ہو چکے تھے کہتے ہین کہ مین نے اونکو پکارا ناگاہ ہر ہڈی اپنی جوڑ کی طرف آ گئی پھر اوسپر گوشت اگا پھر چمڑا پھیلا اور مین دیکھ رہا ہون مجھسی کہا گیا کہ تو اونکی روحون کو پکار مین نے اونکو پکارا ناگاہ ہر روح اپنے جسم کی طرف آ گئی جب وہ بیٹھ گئی تو مینے اونسی پوچھا تم کہان تھے کہا جسوقت ہم مری اور حیات دنیا سی مفارقت کی تو ہمکو ایک فرشتہ ملا اوسکو میکائیل کہتی ہین کہا آؤ تمہاری اعمال کو اور لو تمہاری اجر اسی طرح ہمارا طریقہ ہی تم مین اور اونمین جو تم سی پہلے تہی اور اونمین جو تمہاری بعد آنیوالے ہین پھر اوسنی ہمارے اعمال مین نظر کی تو ہمکو پایا کہ ہم بتون کو پوجتے تھے اوسنی کیڑون کو ہمارے جسمون پر مسلط کیا اور روحین الم پانی لگین اور غم کو ہماری روحون پر مسلط کیا اور ہماری جسم الم پانے لگے ہم اسی طرح معذب ہوتے رہی یہانتک کہ تو نی ہم کو پکارا قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ حدیثین اسپر دلالت کرتی ہین کہ شہداء کی روحین خاصۃً جنت مین ہین نہ غیر شہداء کی اور حدیث کعب وغیرہ کی شہداء پر محمول ہے رہے غیر شہدا سو کبھی تو اونکی روحین آسمان مین ہوتی ہین نہ جنت مین اور کبھی فنائے قبور پر ہوتی ہین اور کہا گیا ہی کہ وہ علی الدوام ہر جمعہ کو اپنی قبرون کی زیارت کرتی ہین اور ابن العربی رحمہ اللہ نے کہا ہی کہ حدیث جریدہ کے ساتھ اسپر استدلال کیا جاتا ہے کہ ارواح قبرون مین ہین منعم ہون یا معذب پھر قرطبی نے کہا ہی کہ بعض شہدا کی روحین جنت سی خارج بھی ہوتی ہین جیسا کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما مین آیا ہی کہ بارق نہر پر باب جنت مین اور یہ اوس وقت ہے کہ جنت سے اونکو دین یا آدمیونکی حقوق مین سی کسی چیز نے روکا ہو اور ابو موسی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے

میکائیل

یعنی بجلی نہر

ان اعظم الذنوب عند الله ان یلقی الله عبد بعد الکبائر التی نهی الله عنها ان یموت رجل و علیه دین لا یدع له قضاء اخرجہ ابو داؤد بعض علماء اس طرف
گئے ہین کہ ساری مومنین کی روحین جنۃ الماوی مین ہین اور اسی لیے اوسکا نام جنۃ الماوی رکہا گیا ہے کیونکہ روحین طرف اوسکی ٹہکانا پکڑتی ہین اور وہ
زیر عرش ہے سو وہ اوسکی نعیم سے مزہ اوٹہاتی ہین اور اوسکی ہوا ای طیب کہاتی ہین قول اول صحیح تر ہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اپنی فتاوی مین فرماتے ہین کہ ارواح
مومنین کی علیین مین اور ارواح کفار کی سجین مین ہین اور ہر روح کو اپنے جسم کے ساتھ ایک ایسا اتصال معنوی ہے کہ اوس اتصال کے ساتھ مشابہ نہین ہے
جو کہ حیات دنیا مین تہا بلکہ وہ چیز کہ اوسکے ساتھ زیادہ تر مشابہ ہے حال سونے والے کا ہے اگرچہ وہ براہ اتصال سونے والے کے حال سے بہی زیادہ تر شدید ہے
فرمایا اور اسی کے ساتھ جمع کیجاتی ہے درمیان اوسکی جو وارد ہوا ہے کہ مقر ارواح کا علیین مین ہے یا سجین مین اور درمیان اوسکی جو کہ ابن عبد البر نے جمہور سے نقل کیا
ہے کہ ارواح نزدیک افنیہ قبور کے ہین فرمایا اور باوجود اسکے وہ تصرف مین ماذون ہین اور ٹہکانا پکڑتی ہین طرف اپنے محل کی علیین یا سجین سے فرمایا او
جسوقت نقل کیا جاتا ہے میت ایک قبر سے دوسری قبر کی طرف تو اتصال مذکور مستمر رہتا ہے اور اسی طرح جبکہ اجزاء متفرق ہوجاوین انتہی امام سیوطی رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین کہ یہ جو حافظ نے ذکر کیا کہ باوجود ہونے مقر کے علیین مین اونکو تصرف مین اذن ہے سو اسکی تائید وہ اثر کرتا ہے جسکو ابن عساکر نے طریق ابن اسحق
سے روایت کیا ہے کہا مجہو حسین بن عبد اللہ بن عباس نے حدیث کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بعد اسکی کہ جعفر مقتول ہوچکی تہی مقر گذرا مجہپر آج کی
رات جعفر ایک گروہ ملائکہ کے پیچہے جاتا تہا اور اوسکے دو جناح تہے اونکے قوادم خون سے رنگین تہے ارادہ بیشہ کا رکہتے تہی یہ ایک شہر ہے یمن مین اور ابن عدی نے
حدیث علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اخراج کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مینے دیکہا جعفر کو ایک گروہ مین فرشتون کی کہ وہ خوشخبری
دیتے تہے بیشہ والون کو باران کی اور حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اخراج کیا ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹہے ہوئے تہے اور اسماء بنت عمیس آپ سے
قریب تہین کہ آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا ای اسماء یہ جعفر ہے ہمراہ جبریل و میکائیل کے اونہون نے گذر کیا پہر ہمپر سلام کیا اور مجہے خبر دی کہ اوس نے مشرکین کی
ملاقات کی فلان فلان دن کہا پس پونہچا مین میرے جسم مین میرے مقادیم سے تہتر طعنہ و ضربہ کو پہر مینے نشان کو اپنے داہنے ہاتہہ مین لیا وہ کاٹا گیا پہر مینے اوسکو
بائین ہاتہہ مین لیا وہ کاٹا گیا پس اللہ نے میری دونون ہاتہون کی عوض دو بازو دیے کہ مین اونکے ساتھ جبریل و میکائیل کے ہمراہ اوڑتا پہرتا ہون اور اوترتا ہون جنت
سے جہان چاہتا ہون اور کہاتا ہون اوسکے پہلون سے جو چاہتا ہون اسماء نے کہا مبارک ہو جعفر کو جو کچہہ اللہ نے اوسے خیر دی لیکن مین اس سے ڈرتی ہون کہ لوگ
تصدیق نہ کرین سو آپ منبر پر چڑہین لوگونکو اسکی خبر دین آپ چڑہے پہر اللہ کی حمد و ثنا کی پہر فرمایا کہ جعفر بن ابی طالب مجہپر گذرا ہمراہ جبریل و میکائیل کی اور
اوسکی دو بازو تہی کہ اللہ نے اوسکی دونون ہاتہون کے عوض اوسے دیے اوسنے مجہپر سلام کیا پہر لوگون کو اوسکی خبر دی جو جعفر نے آپکو خبر دی تہی قرطبی رحمہ اللہ تعالی
فرماتے ہین کہ حدیث کعب مین آیا ہے کہ نسمہ یعنی روح مومن کی ایک پرندہ ہے یہ اسپر دلالت کرتی ہے کہ نفس روح طائر ہوجاتی ہے یعنی طائر کی صورت پر نہ یہ کہ وہ
طائر مین ہوتی ہے اور طائر اوسکے لیے ظرف ہوتا ہے اور اسی طرح ایک روایت مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نزدیک ابن ماجہ کے ہے کہ روحین شہداء کی نزدیک اللہ
کی شکل سبز پرندونکی ہین اور ایک لفظ مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ ہے کہ روحین پرندونمین جولان کرتی ہین اور لفظ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ہے کہ سفید
پرندون کی صورتون مین ہین اور ایک لفظ مین کعب سے یہ ہے کہ روحین شہداء کی سبز پرندے ہین تو قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہ سب صحیح تر ہے اس روایت سے
کہ وہ پرندون کی جوف مین ہین قابسی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ علماء نے اس روایت کا انکار کیا ہے کہ وہ سبز پرندون کی پوٹون مین ہین کیونکہ اس وقت وہ محصور و مضیق علیہم
ہوجاوینگی اس قول کا رد یون کیا گیا ہے کہ روایت ثابت ہے اور تاویل کا احتمال ہے با این طور کہ فی بمعنی علی لیا جاوے اور معنی یہ ہون کہ اونکی روحین سبز پرندون کے
جوف پر ہین مثل اس قول اللہ سبحانہ کی ولاصلبنکم فی جذوع النخل ای علی جذوع النخل اور یہہ بہی جائز ہے کہ طیر کا نام جوف رکہا جاوے کیونکہ وہ اوسکو محیط اور اوسپر
مشتمل ہے قالہ عبد الحق رحمہ اللہ تعالی غیر عبد الحق نے یون کہا ہے کہ اس سے کوئی مانع نہین ہے کہ وہ حقیقۃ اجواف مین ہون اور اللہ تعالی اجواف کو ارواح کے لیے

له جناح یعنی بال یعنی بازو ۱۲ قوادم یعنی پر ہای دراز بال ۱۲ غرائب صراح

کشادہ کردی یہانتک کہ وہ میدان سی بہی زیادہ فراخ ہوجاوین اور ابن دحیہ رحمہ اللہ نے تنویر مین کہا ہی کہ ایک قوم نے متکلمین کی یہ کہا ہی کہ یہ روایت منکرہ ہے
اور کہا کہ دو روحین ایک جسد مین نہین ہوسکتی ہین اور یہ محال ہی آنکا یہ قول جہل ہی ساتھ حقائق کے اور اعتراض ہی سنت ثابتہ پر ملیکی کہ معنی کلام ظاہر ہین
کیونکہ روح شہید کی جو کہ اوسکے جسد کے جوف مین دنیا مین تہی وہ اور جسد کے جوف مین رکہی جاتی ہے گویا وہ ایک صورت ہے طائر کی سو وہ اس دوسرے
جسد مین ہوتی ہے جیسے اول جسد مین تہی اور یہ مدت برزخ کی ہے یہانتک کہ اللہ اوسکو قیامت کے دن عود کری جیسا کہ اوسکو پیدا کیا تہا اور جوبات کہ عقل
مین متخیل ہی وہ قیام ہے دو حیات کا ایک جوہر سے پہر جوہر اون دونون سی جمیعاً زندہ ہو۔ رہین دو روحین ایک جسد کے جوف مین سو یہ محال نہین ہے
اسلیے کہ ہم کچہہ تداخل اجسام کے تو قائل ہوئے نہین ہین یہ جنین جو اپنی مان کے پیٹ مین ہوتا ہے اور اوسکی روح مان کی روح کی غیر ہی حال آنکہ اون دونون پر
ایک جسد مشتمل ہی اور یہ عجب ہے کہ اونسے یون کہا جاوے کہ طائر کے لیے ایک روح غیر روح شہدا کی ہی اور وہ دونون ایک جسد مین ہین پہر کس طرح ہوگا
حال آنکہ کہا بہی گیا ہی کہ وہ سبز پرندون کے اجواف مین ہین یعنی صورت مین پرندون کی جیسے تو یہ کہتا ہے کہ مینے فرشتے کو صورت انسان مین دیکہا
اور یہ غایت بیان یعنی وضوح مین ہی انتہی عز الدین بن عبد السلام رحمہ اللہ تعالے اپنی امالی مین اس آیت کی تفسیر مین فرماتے ہین ولا تحسبن الذین قتلوا فی
سبیل اللہ امواتا بل احیاء اگر کوئی کہے کہ مردے سب کے سب اسی طرح ہین پہر کیون تخصیص کی گئی ان لوگونکی تو جواب یہ ہی کہ سب اسطرح نہین ہین کیونکہ موت
اس سی عبارت ہی کہ روح اجساد سے کہینچی جاوی اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اللہ یتوفی الانفس حین موتہا ای یاخذھا وافیۃ من الاجساد یعنی پہر پور لیتا ہے
نفوس کو اجسادسی اور مجاہد کی روح سبز پرندے کی طرف نقل کیجاتی ہی تو وہ ایک جسد سے دوسرے کی طرف منتقل ہوگئی بخلاف غیر مجاہد کے کہ اونکی روحین اجساد مین
باقی رہتی ہین اور کہا کہ رہی حدیث کعب کی کہ نسمۃ المؤمن الخ ہے سو یہ عموم محمول ہی مجاہدین پر اسلیے کہ یہ وارد ہوچکا ہے کہ روح قبر مین ہی او پہر اوسکا ٹہکانا
جنت و نار سے پیش کیا جاتا ہے اور اسلیے کہ ہم مامور ہین ساتھہ سلام کے قبور پر اور اگر ارواح ادراک نہین کرتین تو اسمین کچہہ فائدہ نہو انتہی عز الدین نے ارواح
شہدا مین یہ اختیار کیا کہ وہ پرندون مین ہین نہ یہ کہ نفس روحین پرندے ہین اور اسی کی تائید وہ اثر کرتا ہی جو کہ ابن عمرو سی گذر چکا کہ روحین ایک اور جسد مین مرکب
ہوتی ہین یہ اگرچہ موقوف ہے تو بہی اسکو حکم مرفوع کا ہے کیونکہ ایسی بات رای سی نہین کہی جاتی ہے حال آنکہ مینے اسکے لیے ایک شاہد مرفوع دیکہا ہی اور ہناد
ابن سری نے کتاب زہد مین بطریق ابن اسحق اسحق بن عبد اللہ بن ابی فروہ سی روایت کیا ہے کہا ہمکو بعض اہل علم نے حدیث کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہی کہ شہدا تین ہین ۔ ہوا دنی شہدا کا نزدیک اللہ کے براہ منزلت رجل خرج منبوذا بنفسہ ومالہ لا یرید ان یَقتُل او یُقتَل آیا اوسکو سہم غرب یعنی
ہوائی تیر جسکا مارنے والا معلوم نہین سو وہ اوسی لگا پس اول قطرہ جو اوسکی خون سی ٹپکتا ہے تو اللہ بخشدیتا ہے واسطے اوسکے جو گذرا اوسکے گناہ سی پہر اوتارتا ہے
اللہ ایک جسد کو آسمان سی رکہتا ہے اوسمین اوسکی روح کو پہر چڑہا لیجاتے ہین اوسکو طرف اللہ کے سو نہین گذرتا ہے کسی آسمان پر آسمانون سی مگر مشایعت
کرتے ہین اوسکی فرشتے یہانتک کہ اللہ کی طرف پہونچاتے ہین جب وہ پہونچ گیا تو سجدے مین گر پڑتا ہے پہر اوسکو حکم ہوتا ہے تو اوسے ستر حلے استبرق کے
پہناتے ہین پہر کہا جاتا ہے لیجاؤ اوسکو اوسکے شہید بہائیون کی طرف پس کرو اوسکو اونکی ہمراہ پہر اوسے اونکی طرف لاتے ہین اور وہ ایک سبز قبے مین ہین
نزدیک دروازے جنت کے نکلتا ہے طرف اونکی صبح کا کہانا اونکا جنت سی جسوقت وہ اپنے اخوان کی طرف پہونچ جاتا ہے تو وہ اوس سی پوچہتے ہین جیسے تم
پوچہتے ہو سوار سی جو بہتر آتا ہے تمہارے بلاد سی کہتے ہین کیا کیا فلان بن فلان نے کہتا ہے فلان مفلس ہوگیا کہتے ہین اوسکا مال کیا ہوا واللہ وہ بڑا زیرک
بہت جمع کرنیوالا تاجر تہا ہم اوسکو مفلس شمار نہین کرتے جسکو تم شمار کرتے ہو مفلس تو اعمال ہی سے ہوتے ہین فلان نے اور اوسکی فلان عورت نے کیا کیا کہتا ہے
اوسکو طلاق دیدی کہتے ہین اونکے درمیان کیا ماجرا ہوا یہانتک کہ اوسنے طلاق دیدی واللہ وہ تو اوسپر نہایت فریفتہ تہا کہتے ہین فلان نے کیا کیا کہتا ہے
وہ مجہسے کچہہ پہلے مرگیا کہتے ہین وہ ہلاک ہوا واللہ ہمنے اوسکا کچہہ ذکر نہین سنا اللہ کے دو رستے ہین ایک تو ہمپر ہے اور دوسرا ہم سی مخالف ہی سو جب سد کسی جنگ سے

کے ساتھ ارادہ خیر کا کرتا ہے تو اوسکا گذر بہہ ہوتا ہے ہم پہچان لیتی ہین کہ وہ کسب ہے اور جب اللہ ارادہ کرتا ہے کسی بندے کے ساتھ شر کا تو اوسکو ہم سی مخالف
بچاتے ہین سوم اوسکا کچہہ ذکر نہین ستی الحدیث اور ابن مندہ نے طریق سے عبد الرحمن بن زیاد بن انعم کے حبان بن جبلہ سے اخراج کیا ہی کہا مجھے پہنچا ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہید جسوقت شہید ہوتا ہے تو اللہ تعالی اوتارتا ہے ایک جسد کو مثل خوبصورت جسد کے پہر اوسکی روح سی کہا جاتا
ہے کہ تو اوسمین داخل ہو جا وہ اپنے جسد اول کی طرف دیکھتا ہی جو اوسکے ساتھ کیا جاتا ہے اور بات کرتا ہے تو گمان کرتا ہی کہ لوگ اوسکی کلام کو سنتے ہین
پس اونکی طرف دیکھتا ہے تو گمان کرتا ہے کہ وہ اوسی دیکھتی ہین یہانتک کہ آتی ہین اوسکے پاس بیبیان اوسکی یعنی حورعین سی تو وہ اوسکو لیجاتی ہین ف
صاحب افصاح رحمہ اللہ نی فرمایا ہی کہ منعم جہات مختلف پر ہی ۱ اونمین سی وہ ہی کہ طائر ہے شجر جنت مین ۲ بعض وہ ہین کہ سبز پرندونکی پوٹون مین ہین ۳
اونمین سی بعض وہ ہین کہ قندیلون مین زیر عرش بسیرا لیتی ہین ۴ بعض وہ ہین کہ سفید پرندون کی پوٹون مین ہین ۵ بعض وہ ہین کہ پرندون کی پوٹون
مین ہین مثل زرازیر کی ۶ بعض وہ ہین جو کہ اشخاص صور مین ہین صور جنت سی ۷ بعض ایک صورت مین ہین جو اونکی واسطی اونکی ثواب اعمال سی پیدا کیجاتی ہی
۸ بعض چرتی ہین اور اپنے جثون کی طرف آمد و رفت رکہتی ہین اونکی زیارت کرتی ہین ۹ بعض وہ ہین جو ملتی ہین اونکی روحون سی جو کہ قبض کیجاتی
ہین اور جو اونکے سوا ہین اونمین سی ۱ بعض تو کفالت میکائیل علیہ السلام مین ہین ۲ اور بعض کفالت آدم علیہ السلام مین ۳ اور بعض کفالت ابراہیم
علیہ السلام مین قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہ قول حسن ہی اخبار کو جمع کرتا ہے تاکہ اونکی آپس مین تدافع نہو امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اسکی تائید وہ
بات کرتی ہی جو کہ حدیث اسرا مین نزدیک بیہقی کی دلائل مین اور نزدیک ابن مردویہ کے روایت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سی ہے کہ پہر مین چڑہا طرف
دوسرے آسمان کی تو ناگاہ مین ساتھ یحیی وعیسی علیہما السلام کے تہا اور اونکے ساتھ ایک گروہ تہا اونکی قوم سی پہر مین تیسرے آسمان کی طرف چڑہا تو ناگاہ
مین ساتھ یوسف علیہ السلام کے تہا اور اونکے ساتھ ایک گروہ تہا اونکی قوم سے پہر مین چڑہا طرف چوتھے آسمان کی تو ناگاہ مین ساتھ ادریس علیہ السلام کی تہا
اور اونکی ساتھ ایک گروہ تہا اونکی قوم سی پہر مین چڑہا طرف پانچوین آسمان کی تو ناگاہ مین ساتھ داؤد علیہ السلام کے تہا اور اونکی ساتھ ایک گروہ تہا اونکی قوم سے
پہر مین چڑہا طرف چھٹے آسمان کی تو ناگاہ مین ساتھ موسی علیہ السلام کی تہا اور اونکے ساتھ ایک گروہ تہا اونکی قوم سی پہر مین چڑہا طرف ساتوین آسمان کے
تو ناگاہ مین ساتھ ابراہیم علیہ السلام کی تہا اور اونکے ساتھ ایک گروہ تہا اونکی قوم سی مجھے کہا گیا یہ تیرا مکان اور تیری امت کا مکان ہے پہر آپ نی یہ آیت
پڑھی ان اولی الناس بابراهیم للذین اتبعوه وهذا النبی والذین آمنوا اور ناگاہ مین میری امت کی ساتھ تہا وہ دو شطر تہے ایک شطر یعنی نصف پر تو سفید
کپڑے تہی گویا کاغذ اور ایک شطر پر سبز کپڑے تہی الحدیث پس یہ حدیث دلالت کرتی ہی تفاوت ارواح پر مراتب مین اور اسپر کہ ہر آسمان مین ایک قوم ہی ف
حکیم ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ روحین برزخ مین جولان کرتی ہین تو دیکھتی ہین احوال دنیا کو اور فرشتون کو کہ وہ آسمان مین آدمیون کی احوال سے
بات چیت کرتے ہین اور کئی روحین عرش کے نیچے ہین اور کئی روحین جنتون کی طرف اوڑتی پہرتی ہین جدہر چاہتی ہین اپنے اقدار پر عملی کی طرف اللہ کے
ایام حیات مین اور بیہقی نے کتاب عذاب قبر مین مثل اسکے ذکر کیا ہی جیسکہ حدیث ابن مسعود کی ارواح شہدا مین اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ذکر کی ہے
پہر حدیث بخاری کی برا رضی اللہ عنہ سی وارد کی ہی کہا کہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادی ابراہیم کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ
اوسکی لیی ایک دودہ پلانیوالی ہی جنت مین پہر کہا یعنی بیہقی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم علیہ السلام پر اس بات کا حکم لگایا کہ
وہ جنت ہین دودہ پلائے جاتے ہین حالانکہ وہ بقیع قبرستان مدینہ منورہ مین مدفون ہین اور حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ درمیان اس حدیث کے
کہ روح ایک طائر ہے شجر جنت مین چرتا ہی اور درمیان حدیث عرض مقعد کے کچہہ منافات نہین ہی بلکہ اوسکی روح جنت کی نہرون پر وارد ہوتی ہی اور اوسکی پہلون
سے کہاتی ہی اور اوسکا ٹہکانا اوسپر عرض کیا جاتا ہی اسلیے کہ وہ اوسمین داخل نہو گی مگر جزا کے دن اس دلیل سی کہ منازل شہدا کی اوس دن وہ نہین ہین جسکی طرف

اونکی روحین برزخ مین ٹھکانا پکڑتی ہین سو پورا دخول جنت کا نہین ہوگا مگر اوسی انسان کو جبکہ روح و بدن سے پورا ہوا اور دخول روح کا فقط ایک امر ہے اس سے کم درجہ کا **ف** امام نسفی رحمہ اللہ تعالی بحر الکلام مین فرماتے ہین کہ ارواح چار طرح پر ہین ۱ ارواح انبیاء علیہم السلام کی اپنے جسد سے نکلتی ہین اور مثل اپنی صورت کے ہو جاتی ہین مثل مشک کافور کے اور جنت مین ہوتی ہین کہاتی پیتی عیش و آرام کرتی ہین اور رات کو طرف قندیلون کی ٹھکانا پکڑتی ہین جو کہ زیر عرش لٹکی ہوئی ہین ۲ اور شہیدون کی روحین اپنے جسد سے نکلتی ہین اور سبز پرندون کی اجواف مین جنت کی اندر ہوتی ہین اور تنعم کرتی ہین اور رات کو طرف قندیلون کے بسیرا لیتی ہین جو کہ زیر عرش لٹکی ہوئی ہین ۳ اور مطیع و فرمانبردار مومنون کی روحین ربض جنت مین ہین نہ کہاتی نہ تمتع کرتی ہین ولیکن جنت کی طرف دیکھتی ہین **ف** ربض بالتحریک دیوار گرد شہر و کرانہای ہر چیز صراح ۴ اور روحین عاصی گنہگار مومنون کی درمیان آسمان و زمین کی ہوا مین ہوتی ہین ۵ رہین کفار کی روحین سو وہ سیاہ پرندون کے جوف مین اندر سجین کی ساتوین زمین کے نیچے ہین اور وہ اپنے جسدون کے ساتھ متصل ہین سو روحین تو عذاب کیجاتی ہین اور جسد اوس سے الم و درد پاتے ہین جیسے آفتاب آسمان مین ہے اور نور اوسکا زمین مین انتہی **ف** حافظ ابن رجب رحمہ اللہ تعالی احوال قبور مین فرماتے ہین کہ باب نوان ذکر مین محل ارواح موتے کے برزخ مین ۱ بلاشک ارواح انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی نزدیک اللہ کے ہین علیین مین اور صحیح مین ثابت ہو چکا ہے کہ آخر کلمہ جسکے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت کلام کیا یہ تہا فرمایا اللھم بالرفیق الاعلی اور ایک آدمی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبض کیے گئے وہ کہان ہین کہا جنت مین ۲ رہے شہدا سو اکثر علما اسپر ہین کہ وہ جنت مین ہین اور اس مضمون کی حدیثین کثرت سے آئی ہین جیسے حدیث مسلم کی ابن مسعود سے اور حدیث امام احمد کی اور ابو داؤد کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور ان دو کے سوا اور ہین جو گذر چکین اور جو نہین گذری ہین اونہین سے ایک یہ ہے انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اچھا خواب پسند آتا تہا تو آپ اپنی گفتگو مین فرماتے تہے کیا دیکھا ہے تم مین سے کسی نے خواب فاذا رأی الرجل الذی لا یعرفہ الرؤیا سأل عنہ فان اخبر عنہ بمعروف کان اعجب لرؤیاہ انس کہتے ہین ایک عورت آئی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مینے خواب مین دیکھا گویا مین نکلی جنت مین داخل ہو گئی مینے ایک وجبہ سنا جس سے جنت گونج گئی ناگاہ مین ساتھ فلان فلان کے تہی یہانتک کہ بارہ آدمی گن ڈالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پہلے ایک چھوٹا سا لشکر بھیجا تہا پس اونکو لائے اونپر اونکے کپڑے تہے اونکی گردنون کی رگون سے خون بہتا تہا کہا گیا کہ اونکو نہر بیدخ کی طرف لیجاؤ وہ اوسمین غوطہ دیے گئے پہر نکالے گئے اور موہنہ اونکے جیسے چودہوین رات کا چاند اور اونکے لیے سونے کی کرسیان لائے اونپر وہ بٹھائے گئے اور ایک سونے کی رکابی لائی اوسمین ایک بسر یعنی گدر کھجور تہی اوہنون نے بسر سے کھایا جس قدر چاہا وہ اوسکو ایک طرف سے دوسری طرف نہین لوٹتے تہے مگر وہ کہاتے میوے سے جو چاہتے تہے وہ عورت کہتی ہے کہ مینے بہی اونکے ساتھ کہایا پہر اوس لشکر سے بشیر یعنی خوشخبری دینے والا آیا کہا یا رسول اللہ ایسا ایسا ہوا اور فلان فلان مارے گئے یہانتک کہ بارہ آدمی گن ڈالے آپ نے فرمایا عورت کو میری پاس لاؤ فرمایا تو اپنا خواب اس شخص سے بیان کر اوس آدمی نے کہا جو ایسا ہی ہے جیسا کہ اس عورت نے کہا فلان فلان مارے گئے اخرجہ احمد و ابن ابی الدنیا و ابو یعلی عن انس اور مجاہد سے مروی ہے کہ شہدا جنت مین نہین ہین ولیکن جنت سے اونکو رزق دیا جاتا ہے آدم بن ابی ایاس نے مجاہد سے اس آیت کی تفسیر مین ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء الآیۃ روایت کیا ہے کہ وہ زندہ ہین نزدیک اپنے رب کے رزق دیے جاتے ہین جنت کے پہلون سے اور اوسکی ہوا پاتے ہین اور اوسمین نہین ہین اور کبہی اسکی لیے حدیث ابن عباس سے استدلال کیا جاتا ہے کہ شہدا اوپر نہر بارق پر ہین باب جنت مین کیونکہ یہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ نہر خارج جنت مین ہے اس استدلال کا یون جواب دیا ہے کہ ابن اسحق اسکا راوی مدلس ہے اوسنے تحدیث کی تصریح نہین کی ہے اور شاید یہ عموم شہدا مین ہو اور وہ جو قندیلون مین زیر عرش ہین خواص شہدا ہون یا شاید مراد شہدا سے اس جگہ وہ شہید ہون جو کہ اللہ کی راہ مین مارے نہین گئے ہین جیسے مطعون مبطون غریق وغیرہ اونہین سے جنپر نص وارد ہوئی ہے کہ وہ شہید ہین

ت الرفیق

لہ یکبار از شادن یعنی دھماکا ۱۲

لہ حدیث کا لفظ یا بارطلس ای دیکہ یعنی [illegible] ۱۲

یا مر دسا ئر مومنین ہین اسلیے کبھی شہید کا اطلاق اوسپر بہی ہوتا ہے جبنے اپنے ایمان کو محقق کیا اور اوسکی صحت کی شہادت دی جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہ ہر مومن صدیق و شہید ہے کہا گیا ای ابوہریرہ تم کیا کہتے ہو کہا پڑہو والذین امنوا باللہ ورسلہ اولئک ہم الصدیقون والشہداء عند
ربہم براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ آپ نے فرمایا مومن میری امت کے شہدا ہین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے یہ آیت پڑہی رہے بقیہ مومنین سوا شہدا کے سو وہ اہل تکلیف ہین اور انکے غیر پس اطفال مومنین کی جمہور اسپر ہین کہ وہ جنت مین ہین امام احمد
رحمہ اللہ نے اسپر اجماع نقل کیا ہے بروایت جعفر بن محمد مین ہے لیس فیہم اختلاف انہم فی الجنۃ اور روایت میمونی مین کہا ہے و احد یشک انہم فی الجنۃ
اور اسی طرح شافعی رحمہ اللہ نے اسپر نص کی ہے کہ وہ جنت مین ہین اور سلف سے صریحا آیا ہے کہ اونکی روحین جنت مین ہین اور ایک گروہ اس طرف گیا ہے
کہ اطفال مومنین کی واسطے عموما اسکی گواہی نہین دیجاتی ہے کہ وہ جنت مین ہین اور نہ اونکے آحاد کی لیے شہادت دیجاتی ہے اور شاید یہ اس طرف رجوع کرتا ہے
کہ طفل معین کی باپ کے واسطے ایمان کی شہادت نہین دیجاتی ہے تو اس وقت اوس طفل کی لیے اوسکی شہادت نہین دیجایگی کہ وہ اطفال مومنین سے ہے
پس اونکی آحاد مین وقف ہوگا بسبب وقف کی ایمان مین اونکے باپون کی اور یہ قول کسی ایک امام سے صریحا ثابت نہین ہوا ہے صرف اونکی عمومات کلام سے لیا گیا ہے
اور سوا اسکے نہین ہے کہ اس سے ارادہ اطفال مشرکین کا کیا ہے اور امام احمد رحمہ اللہ نے حدیث صغارہم دعامیص الجنۃ الحدیث و نحوہ کے ساتھ استدلال کیا ہے
اور امام احمد نے کہا کہ جب اوسکی مان باپ کی لیے اوسکی سبب سے دخول جنت کی امید کیجاتی ہے تو پہر اوسمین کیون شک کیا جاتا ہے رہے مکلف مومنین سو سوای شہدا
کے سو اوسمین علماء نے قدیما و حدیثا اختلاف کیا ہے پس امام احمد رحمہ اللہ نے اسپر نص کی ہے کہ مومنون کی روحین جنت مین ہین اور کفار کی روحین آگ مین
اور حدیث کعب بن مالک و ام ہانی و ابوہریرہ و ام مبشر و عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم و نحوہا سے استدلال کیا ہے اور ہلال بن یساف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کعب سے علیین و سجین کا پوچہا تو کعب نے کہا کہ علیین تو ساتوان آسمان ہے اوسمین ارواح مومنین ہین رہا سجین سو وہ ساتوین
زمین ہے اوسمین ارواح کفار ہین نیچے حد ابلیس کے اور یہ بات دلیلون سے ثابت ہو چکی ہے کہ جنت ساتوین آسمان کے اوپر ہے اور دوزخ ساتوین زمین کے
نیچے ہے جن حدیثون سے اسکی لیے استدلال کیا گیا ہے اونمین سے یہ حدیثین ہین ۱ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خدیجہ کا
پوچہا فرمایا مینے اوسکو دیکہا ہے ایک نہر پر جنت کی نہرون سے ایک گہر مین قصب سے کہ اوسمین نہ بیہودہ بکنا ہے اور نہ رنج اخرجہ البزار والطبرانی ۲ حضرت فاطمہ
علیہا السلام سے مروی ہے کہ اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ہماری مان خدیجہ کہان ہین فرمایا ایک گہر مین قصب سے کہ اوسمین نہ بیہودہ بکنا ہے اور
نہ رنج درمیان مریم اور آسیہ زن فرعون کے مینے کہا اس قصب یعنی نے سے فرمایا نہین بلکہ قصب سے جو کہ موتی و یاقوت سے پرویا ہوا ہے اخرجہ الطبرانی بسند
منقطع ۳ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ اسلمی کو رجم کیا جنے آپکے روبرو زنا کا اقرار کیا تہا تو فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے
ہاتہ مین میری جان ہے وہ اب جنت کی نہرون مین ہے اوسمین غوطہ مار رہا ہے اخرجہ احمد والترمذی و ابن ماجۃ و ابو داؤد ۴ ثوبان رضی اللہ عنہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ آپ نے فرمایا جسکی روح نے جسم سے مفارقت کی اور وہ تین باتون سے بری ہے تو وہ جنت مین داخل ہوا کبر و غلول و دین حات
اور دین سے اخرجہ احمد والترمذی و ابن ماجہ **ف** ایک گروہ نے کہا کہ روحین زمین مین ہین پہر اختلاف کیا سو ایک فرقے نے کہا کہ روحین افنیہ
قبور پر مستقر رہتی ہین یہ ابن وضاح کا قول ہے اور ابن حزم نے اسکی حکایت عامہ اصحاب حدیث سے کی ہے اور ابن عبدالبر نے اسکو ترجیح دی ہے کہ روحین شہدا
کی جنت مین ہین اور غیر شہدا کی روحین افنیہ قبور پر ہین چرتی ہین جہان چاہتی ہین اور مردون پر سلام عرض کرنے اور عرض مقعد کی حدیثون کی ساتہ
استدلال کیا ہے حالانکہ اسمین اسپر دلیل نہین ہے کہ روحین جنت مین نہین ہین کیونکہ عرض تو جسم پر ہے اور روح کی لیے اوسکی ساتہ اتصال ہے اور نیز روح جنت
مین ہے اور اسی طرح اہل قبور پر سلام کرنا اسپر دلالت نہین کرتا ہے کہ اونکی روحین افنیہ قبور پر مستقر رہتی ہین اسلیے کہ قبور انبیاء و شہداء پر سلام کیا جاتا ہے حالانکہ

لے اصل لفظ اسکا لا اطفال المومنین ہے اور دو نسخون مین لفظ لا کا نہین ہے ... ع۱ جمع دعموص ... دویبۃ تکون فی مستنقع الماء ... والیضا الاطفال فی الجنۃ ... من موضع ... الدخول علی ... ع۲ جمع ... ع۳ ... اللغو ... ع۴ ... الغلول ... [illegible]

اونکی روحین علیین مین ہین لکن اونکے لیے باوجود اسکے ایک اتصال سریع ہی ساتھ جسم کے اور اسکی کنہ وکیفیت کو حقیقۃً نہین جانتا ہی مگر اللہ عزوجل اور جو
حدیثین کہ اس بات مین مروی ہین کہ سونے والے کی روح عرش کی طرف چڑہائی جاتی ہی۔ باوجود تعلق روح کی ساتھ بدن کہ اور سرعت عود روح کی طرف بدن
کے وقت اوسکی بیداری کی اسکی شہادت دیتی ہین پس ارواح مردون کی جو کہ اپنے ابدان سی متجرد ہین اوسلے زہین ساتھ عروج کی طرف آسمان کی اور ساتھ
عود کے طرف قبر کے ایسی سرعت مین اور ایک فرقے نے کہا کہ روحین زمین کی ایک موضع مین جمع کیجاتی ہین سو ارواح مومنین کی جابیہ مین جمع کیجاتی ہین اور
نزدیک بعض کی چاہ زمزم مین اور روحین کفار کی چاہ برہوت مین جمع کیجاتی ہین ورجحہ القاضی ابو یعلی من الحنابلۃ فی کتاب المعتمد اور یہ مخالف ہے
نص امام احمد رحمہ اللہ کے کہ ارواح کفار کی نار مین ہین اور شاید چاہ برہوت کو جہنم کے ساتھ ایک اتصال ہو اوسکی تہ مین جیسا کہ بحر مین مروی ہی کہ اوسکے نیچے
جہنم ہے اور ابو عمر احمد بن محمد نیشاپوری کی کتاب حکایات مین حامد بن یحیی بن سلیم سے مروی ہے کہا کہ مکے مین ہمارے پاس ایک آدمی اہل خراسان سی تہا
امانتین رکہا کرتا تہا پہر اونکو ادا کیا کرتا ایک آدمی نے اوسکے پاس دس ہزار دینار امانت رکہی اور غائب ہو گیا اور خراسانی کو موت آئی اوسنی اپنی اولاد سی کسی کو وصیت
امین نہ سمجہا تو اونکو اپنے کسی گہر مین دفن کر دیا اور مر گیا پہر امانت والا آدمی آیا اور اوسکی بیٹون سی پوچہا اونہون نی کہا ہم کو اوسکا کچہ علم نہین ہی تو اوسنی علماء سی پوچہا
جو کہ مکے مین تہی اور وہ اوس زمانے مین بہت تہی علماء نے کہا ہم اوسکو گمان نہین کرتے مگر اہل جنت سی اور تمکو یہ بات پہنچی ہی کہ روحین اہل جنت کی زمزم مین ہین
جسوقت تہائی یا آدہی رات گذر جاوی تو تو زمزم پر جا اور اوسکے کنارے پر کہڑا رہ پہر اوسکو پکار ہم امید کرتے ہین کہ وہ تجہی جواب دیگا اگر وہ تجہے جواب دی تو تو اوس سے
اپنے مال کا پوچہنا وہ گیا جیسا کہ اونہون نی کہا تہا پہر اوسنی ایک بار وہ بارہ بار پکارا اوسنے جواب نہ دیا تو وہ علماء کی طرف لوٹ کے آیا کہا مینے تین بار پکارا مجہی جواب
نہ ملا علماء نی انا للہ وانا الیہ راجعون کہا ہم تیرے صاحب کو گمان نہین کرتے مگر اہل نار سی سو تو یمن کی طرف جا اوسمین ایک وادی ہی اوسکو برہوت کہتی ہین اوسمین ایک
کنواں ہی اوسکو باہوت کہتی ہین اوسمین اہل نار کی روحین ہین تو اوسکے کنارے پر کہڑا رہ پہر اوسکو اوس وقت پکار جسوقت کہ تونی زمزم مین پکارا تہا وہ گیا جیسا کہ
اوس سی کہا گیا تہا رات کو پہر پکارا ای فلان بن فلان مین فلان ہون اوسنی اول آواز مین اوسکو جواب دیا۔ اور باقی حکایت کتاب سی ساقط ہو گئی قال ابو عمر
حدثنا ابو بکر بن محمد بن عیسی الطرطوسی حدثنا حامد بن یحیی بن سلیم الخ صفوان بن عمرو کہتے ہین مینے عامر بن عبد اللہ ابو الیمان سی سوال کیا کہ کیا
نفوس مومنین کی لیے کوئی جگہ جمع ہونیکی ہی کہا کہتے ہین کہ وہ زمین جسکی حق مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے ان الارض یرثہا عبادی الصالحون وہی زمین ہے
جسمین مومنین کی روحین جمع کیجاتی ہین یہانتک کہ بعث ہو اخرجہ ابن مندہ * وھذا غریب جدا و تفسیر الآیۃ بذلک اغرب اور ابن مندہ نی شہر بن حوشب
سے روایت کیا ہی کہ عبد اللہ بن عمرو نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف لکہا اوسنی تلقی ارواح اہل جنت اور ارواح اہل نار کا سوال کرتی تہی ابی نی کہا کہ
ارواح اہل جنت کی تو جابیہ مین ہین اور ارواح کفار کی حضرموت مین ایک گروہ صحابہ نی کہا کہ روحین نزدیک اللہ کے ہین یہ بات ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
صحیح ہوئی ہی ابن مندہ نے بطریق شعبی حذیفہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا کہ ارواح موقوف ہین نزدیک رحمن کی اپنے موعد کا انتظار کرتی ہین یہانتک
کہ اونمین نفخ کیا جاوی وھذا لا ینافی ما وردت بہ الاخبار من محل الارواح علی ما سبق اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ روحین بنی آدم کی نزدیک اونکے باپ
آدم علیہ السلام کے اونکے داہنی بائین طرف ہین اسلیے کہ حدیث صحیحین مین قصۂ اسراء مین آیا ہے کہ جب دروازہ کہولا گیا تو ہم آسمان پر چڑہے تو ناگاہ ایک مرد بیٹہا
ہوا ہی اوسکے داہنی طرف اسودہ ہے اور اوسکی بائین طرف اسودہ ہین جسوقت وہ اپنی داہنی طرف دیکہتا ہے تو ہنستا ہے اور جب بائین طرف نظر کرتا ہی تو روتا ہے
مینے جبرئیل علیہ السلام سی کہا کون ہی کہا آدم اور یہ اسودہ انکے داہین بائین طرف انکی اولاد کی روحین ہین سو اوسمین سی داہنی طرف والے اہل جنت ہین اور جو
اسودہ کہ انکے بائین طرف ہین اہل نار ہین سو جب وہ اپنی داہنی طرف دیکہتے ہین تو ہنستے ہین اور جسوقت اپنی بائین طرف دیکہتی ہین تو روتی ہین الحدیث
اور ظاہر اس لفظ کا اسکو مقتضی ہی کہ روحین کفار کی آسمان مین ہین اور یہ قرآن وحدیث دونونکے مخالف ہے کیونکہ آسمان روح کافر کے لیے نہین کہولا جاتا ہے

اور بعض طرق حدیث مین وہ چیز وارد ہوئی ہی کہ اشکال کو دور کرتی ہے لفظ اسکا یہ ہی کہ ناگاہ اوپر اونکی ذریت کی روحین پیش کیجاتی ہین سو جبکہ روح مومن کی ہوتی ہی تو وہ کہتے ہین روح طیب ہی اسکو علیین مین رکھو اور جب روح کافر کی ہوتی ہی تو کہتے ہین روح خبیث ہی اسکو سجین مین رکھو الحدیث سو اسمین یہ ہی کہ سماء دنیا مین ارواح اونکی ذریت کی اونپر عرض کیجاتی ہین اور وہ امر کرتے ہین ارواح کی رکھنے کا اونکے مستقر مین پس اس سے یہ دلالت نکلی کہ محل استقرار ارواح کا آسمان مین نہین ہی **ف** ابن حزم رحمہ اللہ نے یہ زعم کیا ہی کہ اللہ تعالی نے ارواح کو جملۃً قبل اجساد کی پیدا کر دیا ہے اور اونکو ایک برزخ مین رکھدیا ہی اور وہ برزخ نزدیک منقطع عناصر کے ہے جہان نہ پانی ہے نہ مٹی نہ ہوا نہ آگ اور جس وقت وہ اجساد کو پیدا کرتا ہی تو اون روحون کو اونمین داخل کر دیتا ہے پھر اونکا اعادہ کرتا ہی نزدیک اونکے قبض کے طرف اوسی برزخ کی اور انبیاء و شہداء کی روحین جلدی سی طرف جنت کی بھیجدی جاتی ہین اور یہ ایک ایسا قول ہی کہ مسلمانون مین سی کسی نے اوسکو نہین کہا اور نہ یہ اونکی کلام کی جنس سی ہے یہ تو جنس کلام متفلسفہ سی ہے **ف** متکلمین کی ایک گروہ سی یہ قول منقول ہی کہ ارواح اجسام کے مرنے سے مرجاتی ہین اور اس قول کی نسبت معتزلہ کی طرف کی گئی ہی ایک جماعت فقہاء اندلس قدیماً اس قول کی قائل ہوگئی اونمین سی عبد الاعلی بن وہب بن محمد بن عمر بن لبابہ ہین اور اونکی متاخرین مین سی جیسے سہیلی اور ابوبکر بن العربی علماء نے اس قول کا سخت انکار کیا ہی یہانتک کہ سحنون بن سعید وغیرہ نے کہا کہ یہ قول اہل بدع کا ہی نصوص کثیرہ جو کہ بقاء ارواح پر بعد مفارقت ابدان کی دلالت کرتے ہین وہ اس قول کا رد و ابطال کرتی ہین **ف** فرق درمیان حیات شہداء اور مومنین غیر شہداء کے جنکی روحین جنت مین ہین دو وجہ سی ہی **ایک وجہ** یہ ہی کہ ارواح شہداء کے لیے اجساد پیدا کیے جاتے ہین اور وہ طیور ہین جنکے پوٹون مین وہ روحین ہوتی ہین تا کہ اونکی نعیم کامل ہو اور اون روحون کی نعیم سی زیادہ تر کامل ہو جو کہ اجساد سی مجرد ہین اسلیے کہ شہداء نے اپنی اجساد کو قتل فی سبیل اللہ کے واسطے صرف کر دیا سو اونکی عوض یہ اجساد برزخ مین دی گئی **دوسری وجہ** یہ ہی کہ شہداء کو جنت سی رزق ملتا ہی اور اسکی مثل غیر شہداء کے حق مین ثابت نہین ہوا گو یہ آیا ہی کہ انھم یعلقون فی شجر الجنۃ یعنی جنت کے درختون مین چرتی ہین کسی نے کہا اسکے معنے تعلق ہین بعض نے کہا کھانا ہے درخت سی بہر حال مساوات غیر شہداء کی شہداء سی اونکی کمال تنعم اکل مین لازم نہین آتی ہی واللہ اعلم رہی وہ حدیث جسکو ابن سنی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت قبرستان مین داخل ہوتی تو فرماتے السلام علیکم ایتھا الارواح الفانیۃ والابدان البالیۃ والعظام النخرۃ التی خرجت من الدنیا وھی باللہ تعالی مؤمنۃ اللھم ادخل علیھم روحا منک وسلاما منا سو باوجود اسکی ضعف سند کے یون تاویل کی گئی ہی کہ مراد فناء ارواح سی جانا اونکا ہی اجساد مشاہد محسوس سی **ف** حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ نفس کے لیے چار گھر ہین ہر گھر پہلے گھر سے زیادہ تر بڑا ہے ۱ ماں کا پیٹ یہ جگہ حصر و تنگی و غم اور تین تاریکیون کی ہی ۲ یہ گھر جسمین نشو و نما پایا اوس سی مالوف ہوا اوسمین خیر و شر کمایا ۳ برزخ یہ اون گھرون سی زیادہ تر بڑا اور کشادہ و فراخ ہی اس گھر کی نسبت اوسکے لیے ایسی ہی جیسی کہ پہلے گھر کو اسکی ساتھ نسبت ہی ۴ وہ گھر ہے جسکے بعد اور کوئی گھر نہین ہی دار القرار جنت یا نار اور نفس کے لیے ہر گھر مین ان گھرون سی ایک حکم و شان ہے کہ غیر ہے دوسرے گھر کی امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ حافظ ابن قیم نے جو بات تیسرے گھر مین ذکر کی ہی اوسکی تائید وہ اثر کرتا ہے جسکو ابن ابی الدنیا نے مرسل سلیم بن عامر جنابری سی روایت کیا ہی کہ مثل مومن کی دنیا مین جیسے بچہ اوسکی ماں کی پیٹ مین جس وقت وہ اوسکے پیٹ سی نکلتا ہی تو اپنی نکلنے پر روتا ہی یہانتک کہ جب اوسنے روشنی کو دیکھا اور دودھ پیا تو وہ دوست نہین رکھتا ہے کہ اپنے مکان کی طرف رجوع کرے اور اسی طرح مومن موت سی گھبراتا ہی پھر جبکہ وہ اپنے رب کی طرف پونہچتا ہے تو دوست نہین رکھتا ہے کہ دنیا کی طرف رجوع کرے جیسے جنین دوست نہین رکھتا ہے کہ اپنے ماں کے پیٹ کی طرف رجوع کرے ۲ ابن ابی الدنیا نے مرسل عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے کہ ایک آدمی مرگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دنیا سی کوچ کر گیا سو اگر وہ راضی ہوا تو اوسی خوش نہین کرتا ہی یہ کہ دنیا کی طرف رجوع کرے جیسے خوش نہین کرتا ہے ایک تمہاری کو یہ کہ اپنے ماں کے پیٹ کی طرف رجوع کرے ۳ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول

مین انس رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین تشبیہ دی مینی مومن کے نکلنے کو دنیا سی مگر مثل نکلنی بچی کے
اوسکی مان کے پیٹ سی اوس غم و تاریکی سی طرف راحت دنیا کے **ف** امام یافعی رضی اللہ عنہ نے کفایۃ المعتقد مین شیخ عمر بن الفارض رضی اللہ عنہ سے
حکایت کیا ہے کہ وہ ایک مرد کے جنازے مین حاضر ہوئے یہ شخص اولیاء اللہ مین سے تھے کہتے ہین جب ہم اوسپر نماز پڑھ چکی ناگاہ جو یعنی مابین زمین و آسمان
سبز پرندون سی بھر گیا اونمین سی ایک بڑا پرندہ آیا اوسنی اونکو نگل لیا پھر اوڑ گیا کہتے ہین کہ مینے اس سی تعجب کیا تو ایک آدمی نی مجھسے کہا یہ آدمی ہوا سے اوترا
اور نماز مین حاضر ہوا تھا تو تعجب نہ کر اسلیے کہ شہیدون کی روحین سبز پرندون کے پوٹون مین ہین جنت مین چرتی ہین یہ تو تلوارون کی شہید مین رہی محبت
کے شہید سو اونکے اجساد و ارواح ہین امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اسی کے مشابہ وہ حکایت ہی جسکو ابن ابی الدنیا نے ذکر موت مین زید بن اسلم
رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہتے ہین کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص پہاڑ کے غار مین لوگون سی کنارہ کش ہو گیا تھا اوسکی وقت کے لوگ جب قحط مین مبتلا ہوتے
تو اوس سی استغاثہ کرتے وہ اللہ سے دعا کرتا اللہ اونکو پانی دیتا تھا وہ مرگیا لوگ اوسکی تجہیز و تکفین مین لگی وہ اس حال مین تھی کہ ناگاہ ایک سریر یعنی تخت ابر آسمان
مین حرکت کرتا ہی یہانتک کہ اوسکی طرف پونہچا ایک شخص کھڑا ہو گیا اوسنے اوسکو لیا اور اوس تخت پر رکھدیا وہ تخت بلند ہو گیا اور لوگ اوسکی طرف دیکھ رہی مین
ہوا مین یہانتک کہ اونسی غائب ہو گیا **۲** اور اسی کی تائید وہ حکایت بھی کرتی ہی جسکو بیہقی و ابو نعیم دونون نی دلائل نبوت مین عروہ سی نقل کیا ہی کہ عامر بن فہیرہ
بیر معونہ کے دن مارے گئے اون لوگون مین جو کہ مقتول ہوے اور عمرو بن امیہ ضمری قید ہو گئے تو عامر بن طفیل نی عمرو سی کہا کیا تو اپنی اصحاب کو پہچانتا ہی عمرو نے کہا
ہان پھر اونمین یعنی مقتولون مین گشت کیا اور عامر نے عمرو سے اونکے نسب پوچھنے شروع کیے کہا تو اونمین سی کسیکو گم پاتا ہی کہا ایک مولی کو ابو بکر کے گم پاتا ہون
جسکو عامر بن فہیرہ کہتی ہین عامر نے کہا وہ تم مین کیسا تھا کہا وہ ہماری افضل لوگون مین سے تھا عامر نے کہا کیا مین تجھی اوسکی خبر نہ دون اسنی یعنی ایک شخص کی طرف اشارہ
کیا اوسکو نیزہ مارا پھر اپنے نیزے کو کھینچا پس اوس آدمی یعنی عامر بن فہیرہ کو اوپر کی جانب آسمان مین لیگئی یہانتک کہ واللہ مین اوسی نہین دیکھتا تھا اور اوسکا
قاتل ایک مرد تھا کلاب سی اوسکو جبار بن سلمی کہتے تھے وہ ضحاک بن سفیان کلابی کے پاس آیا پھر مسلمان ہو گیا اور کہا مجھی اسلام کی طرف اوس چیز نے بلایا
جو کہ مینے مقتل عامر بن فہیرہ سی دیکھی کہ اوسکو آسمان کی طرف بلند اوٹھا لیگئے ضحاک نے اوسکے اسلام کا اور جو مقتل عامر سی دیکھا تھا اوسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی طرف لکھا آپ نے فرمایا کہ ملائکہ نے اوسکے جثے کو چھپا دیا اور وہ علیین مین اوتارا گیا **۳** بیہقی نی بوجہ دیگر اس لفظ سی روایت کیا ہی کہ عامر بن طفیل نی کہا
مقرر مینے اوسکو دیکھا بعد اسکے کہ وہ مارا گیا آسمان کی طرف اوٹھایا گیا یہانتک کہ البتہ مین دیکھتا ہون طرف آسمان کی درمیان اوسکی اور درمیان زمین کے پھر
بیہقی نے کہا کہ اس حدیث کو بخاری نے صحیح مین اخراج کیا ہی اور اوسکی آخر مین کہاہے کہ پھر وہ رکھا گیا کہا پس احتمال ہی کہ وہ اوٹھایا گیا پھر رکھا گیا پھر اسکے بعد
گم ہو گیا جسکو مغازی موسی بن عقبہ مین اندر اس قصہ کے روایت کیگئی ہی کہ عروہ بن زبیر نے کہا کہ عامر کا جسد نہین ملا لوگ گمان کرتے ہین کہ فرشتون نی اوسکو
چھپا دیا انتہے **۴** ابن سعد نے اور حاکم نی کبیر مین بطریق عروہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہا کہ عامر بن فہیرہ آسمان کی طرف اوٹھا لیا گیا سو اوسکا
جثہ نہ ملا گمان کرتے ہین کہ فرشتون نی اوسکو چھپا دیا امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ظاہر یہ ہے کہ مراد فرشتون کی چھپانے سی غائب کرنا عامر کا ہی آسمان مین
جیسا کہ پہلی روایت مین آیا ہی وارت جثتہ وانزل علیین یعنی اوسکے جثے کو چھپا دیا اور وہ علیین مین اوتارا گیا اور اسی کی نظیر وہ حکایت ہی جسکو احمد و ابو نعیم و
بیہقی نے عمرو بن امیہ ضمری سی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اونکو جاسوس کرکے تنہا بھیجا کہا مین خبیب کی لکڑی کی طرف آیا اوسپر چڑھا اور مین
جاسوسون سی ڈرتا جاتا تھا پھر مینے اوسکو کھولا وہ زمین پر گر پڑا پھر مین[لہ] بے دھڑک گر پڑا تھوڑی دور علیحدہ ہو گیا پھر مینے التفات کیا تو خبیب کو نہ دیکھا گویا اوسکو زمین
نگل گئی پھر اب تک خبیب کا کوئی اثر دکھایا نہ گیا سو یہ خبیب بن عدی بھی اونمین سی ہین جنکو فرشتون نی چھپا دیا یا تو آسمان کی طرف اوٹھا لیگئی اور یہی ظاہر ہے یا زمین
مین دفن کر دیا ابو نعیم نے بھی خبیب کی رفع کا جزم کیا ہی جس جگہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کی موازات و مساوات اور انبیاء کے معجزات کی ساتھ ذکر کی ہی وہان

حکایت

حکایت

حکایت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ

جبار

لہ اصل میں ... کا لفظ ... نعمت ہی ۱۲

یہ کہا ہے کہ اگر کوئی کہے کہ عیسےٰ علیہ السلام تو آسمان کی طرف اوٹھا لیے گئے تو ہم کہینگے کہ ایک قوم ہماری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سی اوٹھا لیگئی جیسے عیسےٰ علیہ السلام اوٹھا لیے گئے اور یہ زیادہ تر عجب ہی پہر قصہ عامر بن فہیرہ اور خبیب بن عدی کا اور قصہ علا حضرمی کا جو کہ آخر باب احوال موتی مین گذر چکا ہی ذکر کیا ہی جو حدیثین کہ قصۂ رفع الی السماء کو قوت دیتی ہین اونمین سی ایک وہ حدیث ہی جو کہ جابر رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کی انامل یعنی پور دن احد کاٹی گئی تو کہا حس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو بسم اللہ کہتا تو تجہے فرشتے اوٹھا لیتے اور لوگ تیری طرف دیکھتے رہتے یہانتک کہ تجہو جو آسمان مین داخل کردیتے اخرجہ النسائی والبیہقی والطبرانی وغیرہم اور جو قصے کہ فی الجملہ مناسق ومناسب قصہ التغیب کی ہین اونمین سی قصۂ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہی عطا خراسانی کہتی ہین کہ اویس قرنی کو سفر مین پیٹ کی بیماری ہوئی یعنی دست ہونے لگے اونکا انتقال ہوگیا لوگون نی اونکی جراب یعنی تہیلی مین دو کپڑے پائے کہ وہ دنیا کے کپڑون سی نہ تہی اور ایک روایت یہ ہی کہ وہ اون کپڑون سی نہ تہی جنکو بنی آدم بنتے ہین اور دو آدمی گئی تاکہ اونکے لیے قبر کھودین وہ آئے اور کہا کہ ہمنی اونکے لیے ایک پتھر مین کہدی کہدائی قبر پائی گویا ابہی اوس سی ہاتھ اوٹہائے گئے ہین پہر اونکو کفنایا اور دفن کردیا پہر التفات کیا تو کچہہ نہ دیکہا اخرجہ ابن عساکر من طرق عن عطاء اس قصے کو امام احمد نے زہد مین بطریق دیگر عبد اللہ بن سلمہ سی روایت کیا ہے اوسکے آخر مین یون ہی کہ بعض ہمارے نی بعض سی کہا اگر ہم لوٹی تو اونکی قبر کو جان لینگی پہر ہم لوٹے تو ناگاہ نہ قبر تہی اور نہ کچہہ اثر تہا اور وہ قصے جو مشابہ ومناظر قصۂ پرندہای سبز ہین اونمین سی ایک وہ قصہ ہی جسکو ابن عساکر نے ابو بکر بن ریان سی روایت کیا ہے کہا مین حمام بقلہ مین کہڑا ہوا جو کہ مصر مین ہے اور لوگ ذو النون رضی اللہ عنہ کا جنازہ لائے مینے سبز پرندونکو دیکہا کہ وہ اوپر مترفرف تہے یعنی مثل ایک چادر سبز کے سایہ کیے ہوئے تہے یہانتک کہ اونکی قبر تک پونہچے جب وہ دفن کردیے گئے تو وہ غائب ہوگئے **حکایت** ایک مرد صالح نے اپنی موت کے سال مین خبر دی کہ وہ فلان دن فلان وقت مرینگی پہر اوسی وقت انتقال کیا اور سفید پرندی جو کہ صالحین کی جنازون پر دکہائی دیتے ہین وہ اونکے جنازے پر سایہ کرتے تہی یہانتک کہ وہ اونکے ساتھ اونکی قبر مین اترے ذکرہ فی کتاب السر المصون فیما اکرم بہ المخلصون لطاہر ابن محمد الصدفی فی ترجمۃ سلامۃ الکنانی احد الصالحین اس حکایت کی عبارت مشعر ہی کہ یہ بات صالحین کی جنازونمین معروف ومعہود تہی کوئی غریب نادر بات نہین تہی **حکایت** اسی کتاب مین ترجمہ مالک بن علی قلانسی رضی اللہ عنہ مین ذکر کیا ہی کہ وہ جب مری اور نماز کے لیے سریر پر رکہی گئی تو لوگون نی دیکہا کہ جنگل وپہاڑ اور جہانتک نظر جاتی تہی آدمیونسی بہرا ہوا تہا اونپر نہایت سفید کپڑے تہی اونہون نی لوگونکے ساتھ اونپر نماز پڑہی **حکایت** ابن سعد نی ابو خالد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہی کہ جب عمرو بن قیس ملائی کا انتقال ہوا تو جنگل کو آدمیونسی بہرا ہوا دیکہا اونپر سفید کپڑے تہی جسوقت ونپر نماز ہوچکی اور دفن کردی گئی تو جنگل مین کسی کو نہ دیکہا **حکایت** عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہتے ہین کہ ایک رات مین قبرستان مین تہا کہ مینے ایک غمگین آدمی کو سنا کہ وہ اپنی مولی سی مناجات کر رہا ہے کہتا ہی میری سید تیرا قصد ایک بندی نے کیا ہی جسکی روح تیری نزدیک ہی اور قیاد یعنی رسی اوسکی تیری ہاتھ مین ہی اور اشتیاق اوسکا تیری طرف ہی اور اوسکی حسرتین بہت ہین رات اوسکی بیخوابی ہی اور دن اوسکا بیتابی ہی اور احشا اوسکے یعنی آنتین جلی ہوئی ہین اور آنسو اوسکے سبقت کرتی ہین تیری دیدار کی شوق سے اور واسطی حنین کی تیری ملاقات کی طرف نہین ہی اوسکو کوئی راحت سوا تیری اور نہ کوئی آرزو ہی تیری سوا پہر وہ رویا اور آسمان کی طرف اپنا سر اوٹہایا اور ایک چیخ ماری مینی اوسکو ہلایا تو وہ مردہ تہا مین اوسکی مراعات کر رہا تہا کہ ایک قوم کو دیکہا کہ اونہون نی اوسکا قصد کیا اوسکو نہلایا اوسکو حنوط لگایا کفنایا اوسپر نماز پڑہی اور دفن کردیا اور آسمان کی طرف چڑہ گئی اخرجہ ابن الجوزی فی عیون الحکایات بسندہ **حکایت** حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ مین صحرا مین گیا ناگاہ ایک جنگل تہا اوسمین ایک جوان آدمی کہڑا ہوا نماز پڑہتا تہا اور ناگاہ ایک درندہ جنگل کے دروازی پر بیٹہا ہوا تہا مینے کہا ای جوان کیا تو اس درندی کو نہین دیکہتا ہی کہا اگر تو اوس سی ڈرتا جسنے درندے کو پیدا کیا ہی تو تجہے بہتر تہا پہر درندے پر متوجہ ہوا کہا تو ایک کتا ہے اللہ کی کتون سی سو اگر تجہی کسی چیز مین اذن دیا گیا ہے تو مجہی قدرت نہین ہی کہ مین تجہکو منع کرون ورنہ تو چلا جا وہ درندہ پیٹھ پہیر کر بہاگتا ہوا چلا گیا پہر مینے ندا کی یا سیدی ای سالک بمعلق العزمین

عوشان کان لی عند لہ خیر فاقبضنی الیک وہ اس کلمہ کو پورا نہ کرنے پایا تہا یہانتک کہ دنیا سی مفارقت کر گیا مین لوٹ کی آیا اپنی اصحاب کو زہاد میں
سے جمع کیا تاکہ اوسکی تجہیز و تکفین مین مصروف ہون جب ہم لوٹ کی جنگل مین آئے تو اوسمین کسی کو نہ دیکہا اور ایک ہاتف مجہکو پکارتا ہی کہ مین اوسکی آواز سنتا ہون
اور جسم نہین دیکہتا ای ابو سعید تو لوگون کو پہیر لیجا کیونکہ وہ جوان تو اوٹہا لیا گیا اخرجہ ابن الجوزی بسندہ **فائدہ بیان مین مستقر شہداء بحر کی حکایت**
عبید بن سعید اپنے باپ سی روایت کرتی ہین کہ ایک وقت حسن رضی اللہ عنہ بیٹہے ہوی تہی اور لوگ اونکے آس پاس تہی کہ ایک آدمی آیا اوسکی آنکہین سبز تہین حسن
نے فرمایا کیا تجہی تیری مان نی ایسا ہی جنا ہی یا یہ بیماری سی ہین کہا ای ابو سعید کیا آپ مجہکو پہچانتے نہین ہین کہا تو کون ہی اوسنی اپنا نسب بتایا تو مجلس مین کوئی ایک
ایسا باقی نہ رہا جو اوسکو پہچانتا نہو کہا تیرا کیا قصہ ہی کہا مینے اپنے سارے مال کا قصد کیا پہر اوسکو جہاز مین ڈالا مین کی ارادی سے چلا پہر ایک سخت ہوا چلی مین
غرق ہو گیا ایک تختے پر کسی کنارے کی طرف جا نکلا وہان ٹہیر قریب چار مہینے کے متردد رہا درخت و گہاس سی جو پاتا کہاتا اور چشمون کا پانی پیتا تہا پہر مینے
اپنی جی مین کہا کہ مین ضرور اپنے موںہہ پر چلا جاؤن یعنی کسی طرف موںہہ کر کے چلدون سو یا تو ہلاک ہو جاؤنگا یا نجات پاؤنگا پہر مین چلا مجہی ایک محل دکہائی دیا
اوسکی بنا چاندی کی تہی مینے اوسکے کواڑ کو دہکا دیا تا گاہ اوسکی اندر کئی رواقین تہین اونکے ہر طاق مین ایک ایک صندوق تہا موتی کا اونپر قفل تہی کنجیان
اونکے روبرو رکہی تہین مینے بعض کو کہولا اوسکی جوف مین سی عمدہ خوشبو نکلی ناگاہ اوسمین کئی مردے تہی حریر کے کپڑون مین لپٹے ہوے مینے بعض کو ہلایا تو وہ مردہ
تہے صفت زندہ مین پہر مینے صندوق کو بند کر دیا اور مین نکل آیا اور محل کا دروازہ بند کر دیا اور چلا ناگاہ مجہی دو سوار ملے مینے اونکی مثل خوبصورتی مین نہین دیکہا
دو ابلق گہوڑون پر سوار تہی مجہسے میرا قصہ پوچہا مینے کہدیا کہا تو آگے بڑہ تو ایک درخت کی طرف پہونچیگا اوسکی نیچے ایک باغ ہی وہان ایک شیخ خوبصورت ہے
وہ نماز پڑہ رہا ہے تو اوس سی اپنی خبر کہہ وہ ابہی تجہے راہ پر لگا دیگا مین چلا ناگاہ ایک شیخ ملے مینے اونپر سلام کیا اونہون نی سلام کا جواب دیا پہر مجہسے میرا قصہ
پوچہا مینے اونسے سب کہدیا جسوقت مینے محل کی خبر اونسی کہی تو وہ گہبرائے پہر کہا تو نے کیا کیا مینے کہا کہ صندوقونکو اور دروازونکو بند کر دیا تو چپ ہو رہے اور مجہسے کہا
بیٹہ جا ایک بادل اونپر سے گذرا کہا السلام علیک یا ولی اللہ کہا تو کہان کا ارادہ رکہتا ہی کہا فلان فلان جگہہ کا ارادہ رکہتا ہون پس ایک بادل کی بعد دوسرا
بادل اونپر سی گذرتا رہا یہانتک کہ ایک بادل آیا کہا تیرا کہان کا ارادہ ہے کہا بصرے کا کہا تو اتر آ وہ اوتر آیا وہ اونکی آگے ہو گیا کہا تو اس شخص کو اوٹہا لے
یہانتک کہ اسے اسکے گہر تک صحیح سالم پہونچا دے جسوقت مین بادل کی پیٹہ پر ہو گیا تو مینے کہا مین تم سی اوس ذات کے ساتہ سوال کرتا ہون جسنے تمہارا اکرام کیا کہ تم مجہی
خبر دو محل کی اور سوارونکی اور تمہاری کہا محل تو یہی کہ اللہ نے دریا کے شہیدونکا اکرام کیا ہی اور اونپر فرشتونکو مقرر کیا ہی کہ وہ اونکو دریا سی اوٹہا لین اور اونکو اون
صندوقونمین حریر کے کفنونمین لپیٹے ہوے رکہین اور دو سوار وہ دو فرشتے ہین کہ صبح و شام اللہ کی طرف سی اونپر سلام لاتی ہین اور مین خضر ہون اور مینی میرے
رب سی سوال کیا ہی کہ مجہی تمہاری نبی کی امت کے ساتہ حشر کری وہ آدمی کہتا ہے کہ جب مین بادل پر ہو گیا تو مجہی خوف سی ایک ہول عظیم پہونچی یہانتک کہ میری
یہ حالت ہو گئی جو تم دیکہتے ہو اخرجہ ابو سعید فی شرف المصطفی من طریق احمد بن محمد بن ابی بزۃ حدثنا محمد بن الوزان عن عبید بن سعید عن ابیہ واورد ہذہ
القصۃ شیخ الاسلام ابن حجر فی کتاب الاصابۃ فی معرفۃ الصحابۃ فی ترجمۃ خضر علیہ السلام **وصل** جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نی مستقر ارواح کی باب مین جس قدر
احادیث و آثار وارد ہوئی ہین اون سب کا ذکر شرح الصدور مین کر دیا ہی چنانچہ اونکا ترجمہ بیان ہو چکا اب مناسب معلوم ہوا کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے
کتاب الروح مین جو کچہ اس باب کے متعلق بیان فرمایا ہے اوسکا ذکر بہی ہو لیکن وہ بیان بہت طول طویل ہی کیونکہ اونہون نی ہر قول کو مع اوسکی دلیل کی بیان
کر کے مالہ و ما علیہ پر خوب بحث کی ہی اون سب کا ترجمہ کامل طور پر اس خاکسار نی حدیث برزخ مین کیا ہی یہان اسی قدر کافی ہی کہ ہر قول کو جدا جدا بغیر ذکر دلیل و
رد و قدح کے بیان کر دیا جاتی تاکہ ضبط اقوال ذہن مین رہے وباللہ التوفیق **قول اول** ایک قوم نے کہا کہ روحین مومنین کی اللہ تعالی کے نزدیک جنت
مین ہین شہید ہون یا غیر شہید بشرطیکہ اوسوقت ہے کہ کسی گناہ کبیرہ یا قرض نے اونکو جنت سی نہ روکا ہو اور اللہ تعالی نی رحمت و عفو کے ساتہ اونسی ملاقات فرمائی ہو

مذہب ابوہریرہ و ابن عمر رضی اللہ عنہم کا ہے **دوسرا قول** یہ ہی کہ مومنین کی روحین جنت مین نہین ہین فنا جنت مین بہشت کے دروازے پر ہین کہ روح و نعیم
اوسکا اونکی طرف آتا ہی اور اوسکا رزق اونکو پہونچتا ہے یہ قول مجاہد رضی اللہ عنہ کا ہے **تیسرا قول** یہ ہی کہ روحین اپنی قبرون کی میدانون پر رہتی ہین یہ
ابوعمرو بن عبدالبر رحمہ اللہ کا مذہب ہی **چوتھا قول** یہ ہی کہ مومنین کی روحین اللہ تعالے کے نزدیک ہین صرف اتنا ہی کہا اسپر اور کچھ زیادہ نہ کیا حافظ
ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس قول کے قائل نے قرآن شریف کے لفظ کے ساتھ ادب کیا کیونکہ اللہ تعالے نے یہ فرمایا ہے بل احیاء عند ربہم **پانچوان قول**
یہ ہی کہ ارواح مومنین کی جنت مین ہین اور کفار کی نار مین اس قول کو عبداللہ بن امام احمد نے اپنے والد سے روایت کیا ہی **چھٹا قول** ابن مندہ نے کہا کہ
ایک جماعت صحابہ و تابعین نی کہا ہی کہ ارواح مومنین کی جابیہ مین ہین اور ارواح کفار کی برہوت مین یہ ایک کنوان ہی حضر موت مین ابو محمد بن حزم رحمہ نی کہا کہ
یہ قول رافضیون کا ہی لیکن انکی بات ٹھیک نہین ہی کیونکہ اسکی قائل تو ایک جماعت اہل سنت کی ہی جیسا کہ ابن مندہ نی ذکر کیا حافظ ابن قیم نی اس قول مین بحث
کی ہی **ساتوان قول** یہ ہی کہ ارواح مومنین کی علیین ساتوین آسمان مین ہین اور ارواح کفار کی ساتوین زمین سجین مین ہین **آٹھوان قول** یہ ہی
کہ ارواح مومنین کی ایک برزخ مین ہین زمین کی جہان جاہتی ہین جاتی ہین یہ قول سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا ہی برزخ اوسکا نام ہی جو کہ درمیان دو شئے
کے حاجز ہو گویا مراد اونکی برزخ سی ایک زمین ہی درمیان دنیا و آخرت کے کہ ارواح وہان چھوٹی ہوئی ہین جہان جاہتی ہین جاتی ہین قول قوی ہی **نوان قول**
یہ ہی کہ ارواح مومنین کی بئر زمزم مین جمع رہتی ہین حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ اس قول پر کتاب و سنت سی کوئی دلیل قائم نہین ہی اور نہ اس قول کے قائل کی تسلیم
واجب ہی نہ اسکا قائل معتمد ہی اور نہ یہ صحیح ہی حاصل یہ ہی کہ یہ قول باطل وافسد اقوال ہی یہ قول جابیہ کے قول سی بہی زیادہ تر فاسد ہی **دسوان قول** یہ ہی کہ روحین
اوس زمین مین جمع رہتی ہین جسکے حق مین اللہ سبحانہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون حافظ
ابن قیم نے فرمایا کہ آیت اس زمین کے ساتھ خاص نہین ہی **گیارہوان قول** یہ ہی کہ ارواح مومنین کی آدم علیہ السلام کے داہنی طرف ہین اور ارواح کفار
کی اونکی بائین طرف ابو محمد بن حزم رحمہ اللہ نے کہا یہ برزخ جسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارواح کو شب معراج مین دیکہا نزدیک سماء دنیا کی ہے کہا کہ یہ
برزخ اوس جگہہ ہی جس جگہہ کہ عناصر منقطع ہو جاتے ہین کہا یا اسپر دلالت کرتا ہی کہ ارواح اوسکے نزدیک نیچے آسمان کے ہین جس جگہہ عناصر یعنی پانی مٹی آگ ہوا منقطع
ہو جاتی ہین حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ ابن حزم اوس شخص پر ہمیشہ تشنیع کیا کرتے ہین جو کہ کوئی بات کہی کہ جس پر دلیل نہو سو اس بات پر اونکی لیی کتاب و سنت سی
کون دلیل ہی پہر انکے قول کا خوب ہی رد کیا ہی **بارہوان قول** یہ ہی کہ مستقر ارواح کا اوس جگہہ ہے جس جگہہ کہ وہ پہلی پیدایش اجساد سی تہین یہ قول ابومحمد
ابن حزم کا ہی حافظ ابن قیم نے دلائل ابن حزم وغیرہ ذکر کر کے اچہی طرح سی رد کیا ہی **تیرہوان قول** یہ ہی کہ مستقر ارواح کا عدم محض ہی یہ قول ابن باقلانی اور
انکے متبعین کا ہے حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ اس قول کو کتاب و سنت و اجماع صحابہ و ادلۂ معقول و فطرت رد کرتی ہین یہ قول وس شخص کا ہی جسنی اپنی روح
کو نہین پہچانا غیر کی روح کا کیا ذکر ہی سلف امت صحابہ و تابعین و ائمہ اسلام سی کسی نی یہ قول نہین کہا **چودہوان قول** یہ ہی کہ مستقر ارواح کا موت کی بعد اور
بدن ہین سوای ان بدنون کی حافظ صاحب مرحوم نے فرمایا اس قول مین حق و باطل دونون ہین حق تو وہ ہی جو کہ شہداء کی حق مین وارد ہوا ہی کہ اونکی
روحین سبز پرندون کی پوٹون مین ہین اور باطل وہ ہی جو کہ اعدای رسل ملاحدہ وغیرہم منکرین معاد کہتے ہین کہ ارواح بعد مفارقت بدن کی اجناس حیوان و
حشرات و طیور کی طرف انتقال کرتی ہین جو کہ اونکی مناسب و ہمشکل ہین حافظ ابن قیم نے اس قول باطل کو رد فرمایا ہی حق کو باطل سی جدا کر دیا ہے
پندرہوان قول ان سب اقوال مین قول راجح یہ ہی کہ ارواح اپنی مستقر مین جو کہ برزخ مین ہی باعظم تفاوت متفاوت ہین پہر اس تفاوت کو تفصیل وار
بیان فرمایا ہی یہ سب اقوال کتاب الروح مین مفصل لکہی ہین اور حدیث برزخ مین اونکا ترجمہ ہی فتبارک اللہ فاطرہا و منشئہا و محییہا و ممیتہا و مسعدہا و مشقیہا
الذی فاوت بینہا فی درجات سعادتہا و شقاوتہا کما فاوت بینہا فی مراتب علومہا و اعمالہا و قواہا و اخلاقہا فمن عرفہا کما ینبغی شہد ان لا الہ

الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک کلہ ولہ الحمد کلہ وبیدہ الخیر کلہ والیہ یرجع الامر کلہ ولہ القوۃ کلہا والقدرۃ کلہا والعز کلہ والحکمۃ کلہا والکمال المطلق من جمیع الوجوہ وعرف بمعرفۃ نفسہ صدق انبیائہ ورسلہ وان الذی جاؤا بہ ہو الحق الذی یشہد بہ العقول وتقر بہ الفطر وما خالفہ فہو الباطل وباللہ التوفیق

باب ۳۷ اس امر کے بیان مین کہ ہر روز میت کا مقعد یعنی ٹھکانا اوسپر پیش کیا جاتا ہی

فرمایا اللہ سبحانہ نے النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا (۱) ہذیل رحمہ اللہ سے مروی ہی کہ ارواح آل فرعون کی سیاہ پرندون کی جوف مین ہین صبح و شام آگ پر جاتی ہین سو یہی اونکا عرض ہی اخرجہ ابن ابی شیبۃ (۲) ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ارواح آل فرعون کی سیاہ پرندون کی اجواف مین ہین پس ہر روز دو بار آگ پر پیش کیجاتی ہین اونسے کہا جاتا ہی یہ تمہارا گھر ہے سو یہ ہے اللہ تعالی کا قول النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا اخرجہ اللالکائی والاسمٰعیلی (۳) عبد الرحمن بن زید بن اسلم سے آیت مذکور کی تفسیر مین مروی ہی کہ وہ آج کے دن صبح و شام لیجائے جاتے ہین یہانتک کہ قیامت قائم ہو اخرجہ ابن ابی حاتم (۴) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک ایک تمہارا جبکہ مرجاتا ہے تو پیش کیا جاتا ہی اوسپر مقعد اوسکا صبح و شام اگر وہ اہل جنت سے ہی تو اہل جنت سے اور اگر وہ اہل نار سے ہے تو اہل نار سے کہا جاتا ہی یہ تیرا مقعد ہی یہانتک کہ اوٹہاوے تجکو اللہ طرف اوسکی دن قیامت کے قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ بعض نے کہا یہ اوس مؤمن کے ساتھ خاص ہی جو کہ عذاب نہین کیا جاتا ہی اور بعض نے کہا نہین اور احتمال ہی کہ جو مؤمن عذاب کیا جاتا ہی وہ اپنے دونون مقعد کو ایک ساتھ دو وقتون مین یا ایک وقت مین دیکھیگا اور کہا کہ پہر کہا گیا ہے کہ یہ عرض تنہا روح ہی پر ہی اور ظاہر ہے کہ مع ایک جزو کے ہو بدن سے اور یہی جائز ہے کہ روح پر ہو مع سارے جسد کے تو روح اوسکی طرف پہیر دیجاوے جیسے کہ سوال کے وقت پہیر دیجاتی ہی امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ لالکائی نے سنت مین حدیث مذکور کو اس لفظ سے روایت کیا ہی کہ نہین ہی کوئی بندہ کہ مرے مگر حال یہ ہی کہ پیش کیجاتی ہی روح اوسکی الخ اور ہناد نے زہد مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک مرد البتہ پیش کیا جاتا ہی اوسپر مقعد اوسکا جنت و نار سے صبح و شام اوسکی قبر مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اونکی لیے دو چیخین ہر دن مین صبح و شام تہین اول دن مین کہا کرتے تہے کہ رات گئی اور دن آیا اور آل فرعون آگ پر پیش کی گئی سو اونکی آواز کوئی نہین سنتا مگر اللہ کے ساتھ آگ سے پناہ چاہتا پہر جب شام ہوتی تو کہتے کہ دن گیا اور رات آئی اور آل فرعون آگ پر پیش کی گئی سو نہ سنتا اونکی آواز کو کوئی مگر اللہ کے ساتھ آگ سے پناہ مانگتا اور ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین اوزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اونسے ایک آدمی نے عسقلان مین ساحل پر پوچھا کہا اے ابو عمرو ہم سیاہ پرندونکو دیکھتے ہین کہ وہ دریا سے نکلتے ہین پہر جب شام ہوتی ہی تو اوسکی مثل سفید لوٹ آتے ہین کہا تمنا سکو سمجہ لیا کہا ہان کہا انکی پوٹون مین آل فرعون کی روحین ہین آگ پر پیش کیجاتی ہین وہ اونکو جلادیتی ہی سو اونکے پر سیاہ ہوجاتے ہین پہر اون پرون کو گرادیتے ہین پہر وہ اپنے آشیانون کی طرف لوٹ آتے ہین پس آگ اونکو بہون دیتی ہی یہی اونکا اب وحال ہی یہانتک کہ قیامت قائم ہو پہر کہا جاویگا کہ داخل کرو آل فرعون کو سخت تر عذاب مین

باب ۳۹ بیان مین عرض اعمال زندون کی مردون پر

یعنی زندے جو اچہے برے عمل کرتے ہین وہ مردون پر عالم برزخ مین پیش کیے جاتے ہین وہ اچہے عمل سے خوش ہوتے ہین اور برے کام سے رنجیدہ و غمگین ہوتے ہین (۱) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تمہارے اعمال تمہاری اقارب و عشائر مردہ پر پیش کیے جاتے ہین سو اگر وہ خیر ہی تو وہ خوش ہوتے ہین اور اگر اسکے سوا ہے تو کہتے ہین کہ الٰہی تو اونکو نہ مار یہانتک کہ اونکو ہدایت کرے جیسے تو نے ہمکو ہدایت کی اخرجہ احمد والحکیم الترمذی فی نوادر الاصول وابن مندہ (۲) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تمہارے اعمال تمہاری عشائر و اقربا پر اونکی قبر مین پیش کیے جاتے ہین اگر وہ خیر ہی تو اس سے خوش ہوتے ہین اور اگر اسکے سوا ہے تو کہتے ہین کہ الٰہی تو اونکو الہام کر کہ وہ تیری طاعت کے ساتھ عمل کرین اخرجہ الطیالسی فی مسندہ (۳) ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ تمہاری اعمال مردون پر پیش کیے جاتے ہین سو اگر وہ اچہا دیکہتے ہین تو فرحت کرتے اور خوش ہوتے ہین اور اگر برا دیکہتے ہین تو کہتے ہین اللہم راجع بہ یعنی الٰہی تو اوسکی

له ایک نسخہ مین المؤمن الذی یعذب ہے اور دوسرے مین لا یعذب واللہ اعلم ۱۲

اس بری کام کی بیہودگی اخرجہ ابن ابی الدنیا وابن المبارک ۴ **حکایت** ابراہیم بن میسرہ کہتے ہین کہ ابوایوب نی قسطنطنیہ کا غزوہ کیا ایک واعظ پر انکا گذر
ہوا اور وہ یہ کہہ رہا تہا کہ جس وقت بندہ شروع دن مین عمل کرتا ہی تو وہ اوسکے معارف پر پیش کیا جاتا ہے جبکہ شام کرتا ہی اہل آخرت سی اور جب عمل کرتا ہی آخر
دن مین تو وہ پیش کیا جاتا ہی اوسکی معارف پر یعنی اوسکی جان پہچان کی لوگون پر جبکہ صبح کرتا ہے اہل آخرت سی ابوایوب نے کہا دیکہو تو کیا کہتا ہے کہا واللہ بیشک
وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ مین کہتا ہون تو ابوایوب نے کہا الٰہی مین تجہسی پناہ مانگتا ہون کہ تو مجہی رسوا نہ کرے نزدیک عبادہ بن صامت اور سعد بن عبادہ کی سبب
اوس عمل کے جو مینے اونکے بعد کیا واعظ نے کہا واللہ نہین لکہتا ہی اللہ اپنی ولایت کو واسطی کسی بندے کے مگر اوسکی عورات یعنی عیوب کو چہپاتا ہی اور اوسکی
اچہے سے اچہے عمل کے ساتہ اوسپر ثنا کرتا ہی اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف والحکیم الترمذی وابن ابی الدنیا ۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
پیش کیے جاتے ہین اعمال پیر و جمعرات کے دن اللہ پر اور پیش کیے جاتی ہین انبیا پر اور آبا و امہات پر دن جمعہ کے سو وہ اونکی حسنات سی خوش ہوتی ہین
اور اونکی مونہہ کی سفیدی و چمک زیادہ ہو جاتی ہی پس تم ڈرو اللہ سی اور اپنے مردونکو ایذا نہ دو اخرجہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول من حدیث
عبد الغفور بن عبد العزیز عن ابیہ عن جدہ ۶ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تہی اللہ اللہ یعنی
تم ڈرو اللہ سی تمہاری اخوان مین اہل قبور سی کیونکہ تمہارے اعمال پیش کیے جاتے ہین اونپر اخرجہ الحکیم الترمذی وابن ابی الدنیا فی کتاب المنامات
والبیہقی فی شعب الایمان ۷ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی رسوا نہ کرو تم تمہاری مردونکو تمہاری بری اعمال سے
اپنی کہ وہ پیش کیے جاتے ہین تمہارے اولیا پر یعنی تمہاری خویش اقارب دوست آشنا پر اہل قبور سی اخرجہ ابن ابی الدنیا والاصبہانی فی الترغیب ۸ **حکایت**
محمد بن عبد اللہ کہتے ہین کہ عباد خواص ابراہیم بن صالح ہاشمی پر داخل ہوی اور ابراہیم امیر فلسطین تہی اونسی ابراہیم نے کہا مجہی نصیحت کرو کہا مجہی یہ بات پہونچی ہے
کہ اعمال زندونکی اونکی مردہ اقارب پر پیش کیے جاتی ہین سو تو دیکہ اوس چیز کو جو پیش کیجاتی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تیری عمل سی اخرجہ ابن ابی الدنیا
وابن مندہ وابن عساکر عن احمد بن عبد اللہ بن ابی الحواری قال حدثنی اخی محمد بن عبد اللہ ۹ ابوالدردا رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ وہ کہا کرتے تہے
الٰہی مین تجہسی پناہ مانگتا ہون کہ ممقوت رکہین مجہکو میری ماموں عبد اللہ بن رواحہ جسوقت کہ مین اونسی ملون اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۰ ابوالدردا رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین کہ تمہاری اعمال تمہاری مردون پر پیش کیے جاتی ہین پس وہ خوش و ناخوش ہوتی ہین اور کہتے الٰہی مین تیری ساتہ پناہ چاہتا ہون اس سی کہ مین
ایسا عمل کرون جس سی عبد اللہ بن رواحہ رسوا ہون اخرجہ ابن المبارک والاصبہانی ۱۱ ابن المبارک نی عثمان بن عبد اللہ بن اوس سی روایت کیا ہی کہ اوس
سعید بن جبیر نے اونسی کہا کہ تم میرے بہتیجے پر اذن مانگو اور وہ عثمان کی بی بی اور عمرو بن اوس کی بیٹی تہین پس عثمان نی سعید کی لیے اذن مانگا سعید داخل ہوے
کہا تیرا خاوند تیرے ساتہ کیا کرتا ہی کہا بیشک وہ میری ساتہ البتہ احسان و نیکی کرنیوالا ہے جسقدر طاقت رکہتا ہی سعید نے کہا ای عثمان تو اوسکی ساتہ احسان کر
اسلیے کہ تو اوسکی ساتہ کوئی چیز نہین کرتا ہی مگر وہ عمرو بن اوس کے پاس آتی ہی یعنی اوسکی خبر اوسکو ہو جاتی ہی مینے کہا کیا مردونکو زندونکو خبرین آتی ہین کہا ہان
نہین ہی کوئی کہ اوسکے لیے حمیم یعنی دوست ہو مگر اوسکو اوسکے اقارب کی خبرین آتی ہین سو اگر خیر ہے تو اوسکو اوس سی سرور و فرح ہوتا ہی اور اوسکو مبارکباد دیجاتی
ہے اور اگر شر ہے تو غمگین و حزین ہوتا ہے یہانتک کہ وہ آدمی کا پوچہتے ہین یعنی جسکو پہچانتے ہین اور وہ مر چکا ہی تو کہا جاتا ہے کیا وہ تمہاری پاس نہین آیا
کہتے ہین نہین خولف بہا الی امہ الہاویہ یعنی اوسکو اوسکی مان ہاویہ یعنی جہنم کی طرف لیگئی ۱۲ **حکایت** ایک گورکن بنی اسد مین تہا وہ کہتا ہی مین ایک رات
قبرستان مین تہا کہ مینے ایک قائل کو سنا کہ ایک قبر سی کہتا ہے ای عبد اللہ اوسکے بہائی نے دوسری قبر سی اوسکو جواب دیا کہا ای جابر تجہی کیا ہوا کہا کل ہماری پاس
ہماری ماں آئیگی کہا اوسی کون چیز نفع دیگی وہ تو ہم تک نہ پہونچیگی میرا باپ اوسپر خفا ہو گیا ہی اور قسم کہالی ہی کہ وہ اوسپر نماز نہ پڑہیگا گورکن کہتا ہی کہ جب
کل کا دن آیا تو میری پاس ایک آدمی آیا کہا تو میری واسطی اس جگہ قبر کہود درمیان اون دو قبرونکی جنسے مینے بات سنی تہی مینے کہا اسکا نام جابر اور اسکا نام عبد اللہ ہے

اوس آدمی نے کہا ہان پہر جو مینے سنا تہا وہ اوس سی کہدیا کہا ہان مینے قسم کہائی تہی کہ اوسپر نماز نہ پڑہونگا سو مین اپنی قسم کا کفارہ دونگا اور ضرور اوسپر نماز پڑہونگا

اخرجہ ابن ابی الدنیا من طریق ابی بکر بن عیاش عن حفار کان فی بنی اسد ۱۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ تو صلہ کر اوس شخص سی جس سی تیرا

باپ صلہ کرتا تہا اسلیے کہ صلہ میت کا اوسکی قبر مین یہی ہی کہ تو صلہ کری اوس شخص سی جس سی تیرا باپ مواصلت کرتا تہا اخرجہ ابو نعیم ۱۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما

سے مروی ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جو شخص دوست رکہی کہ وہ اپنی باپ سی اوسکی قبر مین صلہ کری تو چاہیے کہ وہ صلہ کری اپنی باپ

کے اخوان سی بعد اوسکی ۱۵ ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف آیا کہا یا رسول اللہ کیا باقی ہی مجہپر میری والدین کے بر سے

کوئی چیز کہ مین اوس سی اونکا بر کرون بعد اونکی موت کی فرمایا ہان چار خصلتین تجہپر باقی ہین دعا واستغفار اونکی لیے اور اونکی وعدی کا وفا کرنا اور اونکی دوست کا اکرام

کرنا اور وہ صلہ رحم کا جو کہ تیرے لیے رحم نہین ہی مگر اونکی طرف سی اخرجہ ابو داود وابن حبان **باب ۲۵ بیان مین اوس چیز کی جو کہ روح کو اوسکی مقام کریم سی**

روکتی ہی (۱) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نفس مومن کا معلق ہی ساتہ اوسکی دین کی یہانتک کہ اوس سے

ادا کیا جائی اخرجہ الترمذی وابن ماجہ والبیہقی **ف** علما رحمہم اللہ فرماتی ہین کہ معلق ہی یعنی محبوس ہی اوسکی مقام کریم سی ۲ انس رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ

ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک تہی کہ ایک آدمی کو لائے کہ آپ اوسپر نماز پڑہین فرمایا کیا تمہاری صاحب پر کچہہ دین ہی کہا ہان فرمایا پس کیا نفع دیگا تمکو

یہ کہ مین ایسی آدمی پر نماز پڑہون جسکی روح گرو ہی اوسکی قبر مین اور نہین چڑہتی ہی روح اوسکی طرف آسمان کی سو اگر کوئی آدمی اوسکی قرض کا ضامن ہو تو مین

کہڑا ہون اور اوسپر نماز پڑہون پس بیشک میری نماز اوسکو نفع دیگی اخرجہ الطبرانی ۳ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

صبح کی نماز پڑہی پس فرمایا کیا اس جگہ کوئی ہے بنی فلان کا بیشک تمہارا صاحب رک گیا ہی دروازہ جنت پر بسبب دین کی جو اوسپر ہی سو اگر تم چاہو تو اوسکو

ادا کرو اور اگر چاہو تو اوسکو سونپ دو طرف عذاب اللہ کے اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والبیہقی والاصبہانی فی الترغیب ۴ جابر رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ ایک

شخص مر گیا اور اوسپر دین تہا دو دینار کا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسپر نماز نہ پڑہی ابو قتادہ نے اونکو اپنے ذمے پر لیا تو اوسپر نماز پڑہی پہر اونسی اوسکی ایک

دن بعد فرمایا کیا دو دینار ون نی کہا وہ تو کل مرا ہی پہر کل کو آپ کی طرف لوٹ کے آئے تو کہا مینے اونکو ادا کر دیا فرمایا اب اوسپر اوسکا چمڑا سرد ہوا اخرجہ احمد والبیہقی

۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما سی مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز پڑہی پہر فرمایا اس جگہ کوئی ہی بنی ذیل سی تمہارا صاحب محبوس ہی دروازہ

جنت پر بسبب اوسکی دین کی اخرجہ البزار والطبرانی ۶ سعید بن اطول رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہا میرا باپ مر گیا اور تین سو درہم قرض اور عیال چہوڑی مینے چاہا کہ اوسکو

عیال پر خرچ کرون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا باپ محبوس ہی بسبب اوسکی دین کی سو تو اوسکی طرف سی ادا کر اخرجہ احمد ۷ براء بن عازب رضی اللہ عنہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کرتی ہین کہ آپ نی فرمایا قرض والا قیدی ہی بسبب اپنی قرض کی اللہ سی تنہائی کی شکایت کرتا ہی اخرجہ الطبرانی فی الاوسط ۸ شبیب

ابن جبیر کہتے ہین کہ میری باپ اور عبد الواحد بن زید غزوی کی طرف نکلے ناگاہ ایک فراخ گہرے کنوین پر پہونچے ناگاہ اوسمین مینہہ تہا اونمین سی ایک کنوین کی اندر داخل

ہوا ناگاہ وہ ایک آدمی تختہ پر بیٹہا ہوا تہا اور نیچے اوسکے پانی تہا کہا تو کیا جن ہی یا انسان ہی کہا بلکہ انسان ہی کہا تو کون ہی کہا مین ایک آدمی ہون اہل انطاکیہ

مین مر گیا مجہی میری رب نی اس جگہ قید کیا ہے بسبب قرض کی جو مجہپر ہی اور میرا لڑکا انطاکیہ مین ہی وہ نہ مجہی یاد کرتا ہی نہ میری طرف سی قرض ادا کرتا ہی پہر وہ شخص نکلا

جو کنوین مین تہا اونسی اپنے ہمراہی سی کہا کہ ایک غزوہ بعد ایک غزوے کے چلو تاکہ اوسکی طرف سی قرض ادا کرین پہر وہ چلی یہانتک کہ وہ قرض ادا کر دیا پہر وہ کنوین

کی جگہ لوٹ کے آئے تو نہ کنواں دیکہا نہ کوئی چیز دیکہی پہر شام ہو گئی تو اوسی جگہ پر شب باش ہوئی ناگاہ وہی آدمی اونکی خواب مین آیا کہا اللہ تم دونوکو میری طرف

سے جزای خیر دی اسلیے کہ میرے رب نے مجہی فلان فلان جگہ کی طرف جنت مین نقل کر دیا اس سبب سی کہ میرا قرض میری طرف سی ادا کر دیا گیا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب من عاش بعد الموت

باب ۲۶ بیان مین اوس شخص کے جو بغیر وصیت کی مر جاوی (۱) قیس بن قبیصہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتی ہین کہ جس شخص نے وصیت نہ کی

اوسکی لیے مردون کی ساتھ بات کرنے کا اذن نہین دیا جاتا ہی عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا مردے بات کرتے ہین فرمایا ہان اور ایک دوسری کی زیارت کرتے ہین اخرجہ ابو الشیخ ابن حیان فی کتاب الوصایا ۲ جابر رضی اللہ عنہ مرفوعا کہتے ہین جو شخص بغیر وصیت کی مرا اوسکی لیے بات کرنے مین اذن نہین دیا جاتا ہی روز قیامت تک عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ بات کرتی ہین قیامت سی پہلی فرمایا ہان اور زیارت کرتا ہی بعض اونکا بعض کی اخرجہ ابو احمد الحاکم فی الکنی مع **حکایت**

سعید بن ابی خالد بن یزید انصاری ایک آدمی سے اہل بصرہ کے روایت کرتے ہین وہ قبرین کہودا کرتا تہا کہا ایک دن مینی ایک قبر کہودی اور اوسکے قریب مینی اپنا سر رکہا یعنی سو گیا میری پاس خواب مین دو عورتین آئین اونمین سی ایک نے کہا ای اللہ کے بندی مین تجہی اللہ کی قسم دیتی ہون کہ تو ہم سی اس عورت کو پہیر دی اور وہ ہمارے پڑوس مین نہ رہی مین خوفناک بیدار ہو گیا ناگاہ ایک عورت کے جنازی کو لائی مینے کہا قبرین تمہاری پیچہی ہین اونکو مینی اوس قبر کے سوا اور طرف پہیر دیا جب رات ہوئی تو ناگاہ وہی عورتین آئین ایک نے مجہسے کہا اللہ تجہی ہماری طرف سی جزای خیر دی مگر تو نے ہماری طرف سی درازی شر کو پہیر دیا مینے کہا تیری ہمراہی عورت کا کیا حال ہی کہ وہ مجہسی بات نہین کرتی جیسے تو نے مجہسے بات کی کہا یہ بغیر وصیت کی مر گئی اور جو کوئی بغیر وصیت کی مر جاتا ہے اوسکی لیے حق ہی کہ وہ قیامت تک بات نہ کری اخرجہ ابن ابی الدنیا من طریق سعید ۴ انس رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی مینی خواب مین دو عورتونکو دیکہا کہ ایک تو بات کرتی ہی اور دوسری بات نہین کرتی ہی حال آنکہ دونون اہل جنت سی ہین مینی اوس سی کہا تو تو بات کرتی ہی اور یہ بات نہین کرتی کہا مینی تو وصیت کی اور یہ بدون وصیت کے مر گئی قیامت تک بات نہ کرےگی اخرجہ الدیلمی من طریق ابی ہدبۃ ۔ یعنی تخریج کیا دیلمی نے طریقہ ابی ہدبہ سے

باب ۴۲ اس بیان مین کہ مردون اور زندون کی روحین خواب مین باہم ملاقات کرتی ہین

اس باب مین سلمان وعبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہما کا اثر پہلے گذر چکا ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتی ہین کہ اس مسئلے کے شواہد اور دلیلین اس سی زیادہ ترہین کہ سوای اللہ تعالی کے اور کوئی اوسکا احاطہ کر سکے اور حس واقع اعدل شہود ہے اسیر سو زندون مردونکی روحین باہم ملاقات کرتی ہین جیسے زندون کی روحین ملتی ہین اللہ تعالی نے فرمایا ہی اللہ یتوفی الانفس حین موتہا والتی لم تمت فی منامہا فیمسک التی قضی علیہا الموت ویرسل الاخری الی اجل مسمی (۱) ابن عباس رضی اللہ عنہما سی اس آیت مین مروی ہی کہا مجہے یہ بات پہونچی ہی کہ زندون مردونکی روحین خواب مین ملتی ہین باہم پوچہ پاچہ کرتی ہین پس اللہ مردونکی روحونکو روک رکہتا ہے اور زندونکی روحون کو چہوڑ دیتا ہی طرف اونکی اجساد کے اخرجہ بقی بن مخلد وابن مندہ فی کتاب الروح والطبرانی فی الاوسط من طریق سعید بن جبیر ۲ سدی نے والتی لم تمت فی منامہا کی تفسیر مین کہا ہی کہ وفات دیتا ہی یعنی پہر لیتا ہی اوسکو اوسکی خواب مین تو روح زندے کی اور روح مردے کی ملتی ہین باہم مذاکرہ کرتی ہین اور جدا ہو جاتی ہین اور روح زندے کی طرف اوسکی جسم کی دنیا مین لوٹ آتی ہی اوسکی بقیۂ اجل تک اور مردے کی روح ارادہ کرتی ہی کہ اپنی جسد کی طرف لوٹے تو وہ روک دیجاتی ہی اخرجہ ابن ابی حاتم عن السدی ۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت مذکور مین مروی ہی کہا ایک سبب یعنی رستی ہی کہ دراز کی گئی ہی مابین مشرق ومغرب درمیان آسمان وزمین کے سو روحین مردون کی اور روحین زندون کی طرف اس سبب کے ہین پس نفس مردہ نفس زندہ سی ملاقات کرتا ہی پہر جسوقت کہ اس زندہ کو اوسکی جسد کی طرف لوٹنے کا حکم ہوتا ہی تاکہ اپنا رزق پورا کری تو نفس مردہ روک لیا جاتا ہی اور دوسرا چہوڑ دیا جاتا ہی اخرجہ جویبر عنہ ۴ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ جب میت مر جاتا ہی تو مہینا بہر اوسکو گرد اوسکے گہر کی دور کراتی ہین اور سال بہر گرد اوسکی قبر کے پہر اوسکو سبب یعنی رستی کی طرف اوٹہا لیجاتی ہین جسمین زندی مردونکی روحین ملتی ہین اخرجہ فی الفردوس ولم یسندہ ولدہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتی ہین کہ اونکی روحون کی ملاقات پر ایک دلیل یہ ہی کہ زندہ مردے کو دیکہتا ہی اپنی خواب مین پس مردہ اوسکو امور غیب کی خبر دیتا ہی پہر وہ پائی جاتی ہین جیسی کہ اوسنی خبر دی تہی امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ (۱) ابن سیرین سی مروی ہی ما حدثک المیت بشیء فی النوم فہو حق لانہ فی دار الحق یعنی میت خواب مین جو کچہ تجہسی بیان کری وہ سچ ہی کیونکہ وہ سچے گہر مین ہی قال ابو محمد خلف بن عمرو العکبری فی فوائدہ

ف ایک نسخہ مین بتفارقان ہی اور ایک نسخہ مین بتعارفان ہی یعنی باہم تعارف ہوتا ہے ۱۲ منہ

اصل کتاب مین فتلتقی النفس المیتۃ بالنفس الحیۃ ہی یعنی نفس اموات نفس زندون سی متعلق ہوتا ہی واللہ اعلم ۱۲ منہ

اصل کتاب مین لفظ تعلق ہے ظاہر یعلق ہے یعنی جس کو زندون اور مردون کی روحین متعلق ہوتی ہین واللہ اعلم ۱۲

حدثنا ابو جعفر محمد بن صالح بن ذریح العکبری حدثنا اسمعیل بن بہرام العکبری حدثنا الاشجعی عن شیخ عن ابن سیرین ۲ **حکایت** شہر بن حوشب
سے مروی ہی کہ صعب بن جثامہ اور عوف بن مالک کے باہم مواخات و دوستی تہی صعب نے عوف سے کہا ای میرے بہائی ہم مین سے جو کوئی اپنے دوست سے پہلے
مری اوسکو چاہیے کہ اپنے دوست کے خواب مین دکہائی دے عوف نے کہا کیا یہ ہوتا ہے کہا ہان پہر صعب کا انتقال ہوگیا عوف نے اوسکو خواب مین دیکہا پوچہا
تیرے ساتہ کیا کیا گیا کہا بعد مشقتون کے میری مغفرت ہوئی عوف نے کہا مینے ایک سیاہ داغ اوسکی گردن مین دیکہا مینے کہا یہ کیا ہی کہا دس دینار
ہین مینے اونکو فلان یہودی سے قرض لیا تہا وہ میرے ترکش مین ہین تو وہ دینار یہودی کو دیدینا اور تو جان رکہہ کہ کوئی حادثہ میرے گہر مین میرے
مرنے کے بعد نہین ہوا مگر مجہے اوسکی خبر مل گئی یہانتک کہ کئی دن ہوے کہ ایک بلی مرگئی اور تو جان رکہہ کہ میری بیٹی چہٹے دن مرجاویگی سو تم اوسکے ساتہ
نیکی کرو عوف نے کہا جب صبح ہوئی تو مین اوسکے گہر مین آیا ترکش کی طرف دیکہا اوسکو مینے اوتارا ناگاہ اوسمین دس دینار ایک ہمیانی مین تہے مین نے
یہودی کی طرف آدمی بہیجا مینے کہا کیا تیرا صعب پر کچہ لینا ہے اوسنے کہا اللہ صعب پر رحم کرے وہ بہترین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تہا
مینے اوسے دس دینار قرض دیے تہے پہر مینے وہ دینار اوسکی طرف پہینک دیے اوسنے کہا واللہ بعینہ وہی ہین مینے کہا صعب کی موت کے بعد کوئی حادثہ
تم مین ہوا ہے گہر والون نے کہا ہان ہم مین فلان فلان حادثہ ہوا وہ ذکر کرتے رہے یہانتک کہ بلی کے مرنے کا ذکر کیا مینے کہا میرے بہائی کی بیٹی کہان ہے
کہا کہیلتی ہے پہر اوسکو میرے پاس لائے مینے اوسکو چہوا تو وہ تپ زدہ تہی مینے کہا تم اسکے ساتہ نیکی کرو پہر وہ چہٹے دن مرگئی اخرجہ ابن ابی الدنیا وابن الجوزی
فی عیون الحکایات بسندہ عن شہر ۳ **حکایت** عوف بن مالک اشجعی رحمہ اللہ کی ایک شخص سے مواخات تہی اوسکو محلم کہتے تہے پہر محلم کو موت آئی تو
عوف اوسپر متوجہ ہوئے اور اوس سے کہا ای محلم جس وقت تو وارد ہو تو ہماری طرف رجوع کرنا جو کچہ تیرے ساتہ کیا جاے اوسکی خبر ہمکو دینا محلم نے کہا اگر مجہہ سے
آدمی کے واسطے ہوگا تو مین کرونگا محلم کا انتقال ہوگیا عوف اوسکے مرنے کے بعد سال بہر ٹہیرے پہر محلم کو خواب مین دیکہا کہا ای محلم تونے کیا کیا اور
تیرے ساتہ کیا کیا گیا کہا ہم اپنے اجور پہرپور دیئے گئے کہا تم سب کہا ہم سب مگر اخراض آخر اونکے جو ہلاک ہوے ہلاک ہوے شر مین جنکی طرف انگلیون سے
اشارہ کیا جاتا ہی و بعد سقر مین اپنا کل اجر پورا دیا گیا یہانتک کہ میرے مرنے سے ایکرات پہلے ایک بلی میرے گہر والونکی گم ہوگئی تہی اوسکا اجر بہی مجہے دیا گیا
عوف صبح کو محلم کی بی بی کی طرف گئے جب یہ داخل ہوئے تو اوسنے کہا مرحبا بزور صعب یعنی مرحبا ہے صعب کے ملاقاتی کو بعد محلم کے عوف نے کہا کیا تونے محلم کو
دیکہا ہی جب سے کہ وہ مرا ہے کہا ہان مینے اوسکو آج کی رات دیکہا ہے اور مجہسے میری بیٹی کی کہینچا کہانچی کرتا تہا تاکہ اوسکو اپنے ساتہ لیجاوے پہر عوف نے جو
دیکہا تہا اوس سے کہا اور بلی کا ذکر کیا جو کہ گم ہوگئی تہی کہا مجہے اسکا علم نہین میرے خادم زیادہ جانتے ہین پہر اوسنے اپنے خادمون کو بلایا اونسے پوچہا اونہون نے
خبر دی کہ محلم کے مرنے سے ایکرات پہلے ایک بلی گم ہوگئی تہی اخرجہ ابن المبارک فی الزہد عن عطیۃ بن قیس عن عوف **ف** یہ محلم جثامہ کے بیٹے صعب کے
بہائی ہین ۴ **حکایت** عطا خراسانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا کہ ثابت بن قیس بن شماس کی بیٹی نے مجہسے کہا کہ ثابت یمامہ کے دن مارے گئے اور اونپر
ایک نفیس زرہ تہی اوپر ایک آدمی کا مسلمین سے گذر ہوا اوسنے وہ زرہ لیلی اور ایک آدمی مسلمانون مین کا سو رہا تہا کہ ثابت اوسکے خواب مین آئی کہا مین تجہے ایک
وصیت کرتا ہون سو تو اس سے بچیو کہ تو کہے کہ یہ تو ایک حلم یعنی خواب پریشان ہی پہر تو اوسکو ضائع کردے مین کل جبکہ مارا گیا تو ایک آدمی مسلمانون مین سے مجہپر
گذرا اور میری زرہ لیلی اور اوسکی منزل اخیر کے لوگون مین ہی اوسکے خیمے کے نزدیک ایک گہوڑا لنبی رسی مین کودہا مذرہا ہی اور اوسنے زرہ پر ایک دیگ کو اوندہا
دیا ہی اور دیگ کے اوپر رحل[1] ہی سو تو خالد بن ولید کے پاس جا اونسے کہہ کہ وہ میری زرہ کی طرف آدمی بہیجین اور اوسکو لیلین اور تو جسوقت مدینے مین خلیفہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جاوے تو تو اونسے کہنا کہ مجہپر اتنا قرض ہی اور فلان فلان میری غلامون سے آزاد ہی وہ شخص
خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اونکو اسکی خبر دی اونہون نے زرہ کی طرف آدمی بہیجا وہ لائی گئی اور مینے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اوسکا خواب بیان کیا اونہون نے

[1] رحل خانہ شتر یا پالان شتر ۱۲

اوسکی وصیت کو جائز رکہا کہا ہم نہین جانتے ہین کہ کسی کی وصیت بعد موت کے جائز رکہی گئی ہو سوای ثابت بن قیس کے اخرجہ ابو الشیخ ابن حیان
فی کتاب الوصایا والحاکم فی المستدرک والبیہقی وابو نعیم کلاہما فی الدلائل عن عطاء **۵ حکایت** کثیر بن صلت رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ عثمان رضی اللہ عنہ
جس دن کہ شہید ہوئے سو گئے بیدار ہوے تو کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس خواب مین دیکہا کہ تو ہماری ساتھ حاضر ہو نیوالا ہی جمعہ مین اخرجہ
الحاکم فی المستدرک والبیہقی فی الدلائل **۶** ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ عثمان رضی اللہ عنہ صبح کو اوٹھی بیان کیا کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آج
کی رات خواب مین دیکہا فرمایا ای عثمان تو ہماری نزدیک افطار کرنا وہ صبح سے روزہ دار ہوگئی پہر اوسی دن شہید ہوی اخرجہ ابو یعلی ایضا **۷ حکایت** حسین
بن خارجہ سے مروی ہے کہتے ہین جبکہ پہلا فتنہ آیا تو وہ مجہپر مشکل پڑا مینے کہا الٰہی تو مجہے حق سے ایسا امر دکہادے کہ مین اوسکو پکڑون تو مجہی خواب مین دنیا و آخرت
دکہائی گئی اور اون دونونکی درمیان ایک دیوار تہی بہت لنبی نہ تہی اور ناگاہ مین اوسکے نیچے ہون مینے کہا اگر مین اس دیوار کے نیچے جاؤن تاکہ مقتولین اشجع
کی طرف دیکہون وہ مجہی خبر دینگی کہتے ہین کہ مین ایک درخت دراز مین اوترا ناگاہ کئی آدمی بیٹھے ہوئے تہے مینے کہا تم شہید ہو کہا ہم فرشتے ہین مینے کہا شہدا
کہان ہین کہا تو درجات کی طرف آگے بڑہ مین ایک درجہ بلند ہوا اللہ ہی اوسکے حسن وکشادگی کو خوب جانتا ہے ناگاہ مجہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملے
اور ناگاہ ابراہیم شیخ تہے اور آپ ابراہیم سے فرماتے ہین ای ابراہیم تم میری امت کے واسطے استغفار کرو اور ابراہیم کہتے ہین تم نہین جانتی ہو کہ تمہاری
امت نے تمہارے بعد کیا نئی باتین نکالین اپنے خون بہائے اپنے امام کو قتل کر ڈالا سو کیون نہ کیا جیسا کہ سعد میرے خلیل نے کیا۔ مینے کہا واللہ مقرر مینے
ایک ایسا خواب دیکہا ہی کہ اللہ اوس سے مجہکو نفع دیگا مین سعد کی طرف جاؤن سعد کا مکان دیکہون تو مین اوسکے ساتھ رہون پہر مین سعد کے پاس آیا اوسنے قصہ
بیان کیا وہ اوس سے بہت خوش ہوئے اور کہا مقرر ٹوٹا پایا اوسنے جسکے ابراہیم خلیل یعنی دوست نہوئے مینے کہا تم دو گروہ سے کونسے کے ساتہ ہو کہا مین اون مین سے
ایک کے ساتھ بہی نہین ہون کہا تو تم مجہے کیا حکم دیتے ہو کہا تیری بکریان ہین مینے کہا نہین کہا تو کچہہ خریدے اوسمین رہا کر یہانتک کہ فتنہ دور ہو جاوے اخرجہ البیہقی
۸ سلمی سے مروی ہے کہتی ہین کہ مین ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر داخل ہوئی اور وہ رو رہی تہین مینے کہا تمکو کون چیز رلاتی ہی کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ رو رہے ہین اور اونکے سر وریش پر خاک ہے مینے کہا یا رسول اللہ آپ کو کیا ہوا ہے فرمایا مین ابہی دم قتل حسین مین حاضر ہوا تہا
اخرجہ الحاکم والبیہقی فی الدلائل **۹** معمر کہتے ہین مجہے ہمارے ایک شیخ نے حدیث کی کہ ایک عورت بعض ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی
کہا تم میری واسطے اللہ سے دعا کرو کہ وہ میرے سے لیے میرے ہاتھ کو کہولدے کہا تیرے ہاتھ کا کیا حال ہی کہا میرے ماں باپ تہے اور میرا باپ بہت مالدار اور بہت
نیکی کرنیوالا تہا اور میری ماں کے نزدیک اس سے کچہہ نہ تہا اور نہ مینے اوسکو دیکہا کہ کچہہ صدقہ کیا ہو سوا اسکے کہ ہمنے ایک گائے ذبح کی تہی تو اوسنے ایک مسکین کو
چربی کا ٹکڑا دیا اور اوسپر ایک پارچہ پہنا دیا تہا پہر میری ماں مرگئی اور باپ بہی مرگیا مینے اپنے باپ کو ایک نہر پر دیکہا کہ لوگون کو پانی پلا رہا ہی مینے کہا ابا
کیا تمنے میری ماں کو دیکہا ہی کہا نہین مین اوسکے ڈہونڈہنے کو چلا اوسکو مینے پایا کہ ننگی کہڑی ہوئی ہی اوسپر سوا اوس پارچہ کے اور کچہہ نہین ہی اور اوسکی ہاتھ مین
وہی چربی کا ٹکڑا ہے اور وہ اوسکو اپنے دوسرے ہاتھ مین مارتی ہی نفر نقص اثرہا یعنی پہر اوسکے اثر کو کاٹتی ہے اور کہتی ہے واعطشاہ یعنی ای پیاس
مینے کہا اماں کیا مین تمہین پانی نہ پلاؤن کہا ہان مین پہر باپ کی طرف گیا اور اونکے پاس سے ایک برتن لیا پہر اوسکو پانی پلایا ماں کے پاس کوئی آدمی
کہڑا تہا اوسے یہ معلوم ہوگیا یعنی میرا پانی پلانا کہا جسنے اوسکو پانی پلایا اللہ اوسکا ہاتھ شل کردے مین جاگا اور میرا ہاتھ شل ہوگیا تہا اخرجہ الحاکم **حکایت**
فضل الآمال مین لکہا ہی کہ ابن خلکان اور امام یافعی رضی اللہ عنہما نے اپنی تاریخ مین ذکر کیا ہے کہ شیخ نصر الدین تلمی رحمہ اللہ ثقات اہل سنت سے تہی کہتے ہین مینے
حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو خواب مین دیکہا مینے کہا یا امیر المومنین آپ نے مکے کو فتح کیا اور کہا کہ جو شخص ابو سفیان کے گہر مین داخل ہو وہ
امن مین ہی اور اولاد ابو سفیان نے آپکے صاحبزادے امام حسین رضی اللہ عنہ پر ماتم برپا کیا فرمایا شاید تو نے ابیات ابن صیفی کو نہین سنا ہی مینے عرض کیا نہین فرمایا

چند نون مین تشنگت ہی اور پہلے مین تغلفت ہے فاہر ای صحیح معلوم ہوتا ہے
۴۰ صفحہ ۱۲ یہ خواب دہم محرم کو دیکہا مجموعہ نسخہ کی حاشیہ پر اسی طرح ہی واللہ اعلم

زاوس سے سن جب مین بیدار ہوا تو صبح کو ابن صیفی کے گہر گیا اور قصہ خواب کا اوس سے بیان کیا وہ چلایا اور زار زار رویا اور خدا کی قسم کہائی کہ وہ بیتین اب تک میری زبان و قلم سے نکلی نہین مین نہ کسی نے اونکو سنا ہے نہ دیکہا ہے آج کی رات مینے اونکو نظم کیا ہی پہر اونکو پڑہا ۔ ملکنا و کان العفو منا سجیۃ + فلما ملکتم سال بالدم ابطح + وحللتم قتل الاساری وطالما + غدونا علی الاسری بعفو ونصفح + وحسبکم ہذا التفاوت بیننا + وکل اناء بالذی فیہ یرشح + یعنی ہم مالک ہوے اور ہمکو قدرت ہوئی اور عفو ہماری عادت تہی پہر جب تم مالک ہوئے تو سنگستان خون سے بہا اور تم نے قیدیون کے قتل کو حلال جانا اور ہم نے بہت بار قیدیون سے عفو و درگذر کی یہی تفاوت درمیان ہمارے تمکو کافی ہے ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اوس مین ہوتا ہے ۔

باب ۳۱ بیان مین اس امر کی تحقیق کے کہ زندی کی روح نیند مین نکلتی ہی اور جہان اللہ چاہتا ہے سیر کرتی ہی اور ارواح وغیرہا سے ملتی جلتی ہی

(۱) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ عمر رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ سے ملے کہا اے ابو الحسن آدمی خواب دیکہتا ہی تو بعض تو اوسمین سے سچ ہوتا ہے اور بعض جہوٹ کہا ہان مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تہی نہین ہی کوئی غلام و لونڈی کہ سوئے پہر نیند سے بہر جاوے مگر اوسکی روح چڑہائی جاتی ہی طرف عرش کے سو وہ روح جو کہ بیدار نہین ہوتی ہی مگر نزدیک عرش کے تو وہ خواب سچا ہوتا ہے اور جو ورے عرش کے بیدار ہوتی ہے تو وہ خواب جہوٹا ہوتا ہے اخرجہ الحاکم فی المستدرک والطبرانی فی الاوسط والعقیلی ۲ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ روحین اپنی خواب مین چڑہائی جاتی ہین طرف آسمان کے اور مامور ہوتی ہین ساتھ سجدے کے نزدیک عرش کے سو جو طاہر پاک ہوتا ہی وہ سجدہ کرتا ہے نزدیک عرش کے اور جو طاہر نہین ہوتا ہے وہ عرش سے دور سجدہ کرتا ہی اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان ۳ ابو الدردا رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب انسان سو جاتا ہی تو اوسکی روح چڑہائی جاتی ہی یہانتک کہ وہ لائی جاتی ہے طرف عرش کی سو اگر وہ طاہر ہے تو اوسکو اذن سجدے کا دیا جاتا ہی اور اگر وہ جنب یعنی بے غسل ہے تو اوسکو سجدے کا اذن نہین دیا جاتا ہے اخرجہ ابن المبارک فی الزہد ۴ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے خواب مومن کا ایک کلام ہے کہ کلام کرتا ہے ساتھ اوسکے بندے سے رب اوسکا خواب مین اخرجہ حکیم الترمذی فی نوادر الاصول بسند ضعیف ۵ خزیمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے خواب مین دیکہا گویا مین سجدہ کر رہا ہون نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جبہہ یعنی پیشانی مبارک پر مینے آپکو اسکی خبر دی فرمایا بیشک روح البتہ ملتی ہے روح سے اخرجہ النسائی **ف** شیخ عز الدین ابن عبد السلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ بیداری کی روح مین اللہ تعالی نے عادت جاری کی ہی کہ جسوقت وہ جسد مین ہوتی ہے تو انسان بیدار رہتا ہے اور جب وہ جسد سے نکلجاتی ہے تو انسان سو جاتا ہی اور وہ روح خواب مین دیکہتی ہی جسوقت کہ جسد سے جدا ہو جاتی ہی پہر جبکہ وہ آسمانون مین خواب دیکہتی ہے تو خواب صحیح ہوتا ہی کیونکہ شیطان کو آسمانون کی طرف راہ نہین ہی اور اگر وہ آسمان کے ورے خواب دیکہتی ہے تو وہ القاء شیاطین سے ہوتا ہے سو اگر وہ جسد کی طرف لوٹے تو انسان بیدار ہو جاتا ہی جیسا کہ تہا عکرمہ و مجاہد نے کہا ہی کہ انسان جسوقت سو جاتا ہے تو اوسکے لیے ایک سبب یعنی رسی ہی کہ اوسمین روح جاری ہوتی ہے اور اصل اوسکی جسم مین ہی سو وہ پہونچتی ہی جہان اللہ چاہتا ہی پس جب تک وہ جاتی رہتی ہے انسان سویا رہتا ہے پہر جب وہ بدن کی طرف لوٹ آتی ہی تو انسان جاگ اوٹہتا ہے اور وہ بمنزلہ شعاع سورج کی ہے کہ وہ زمین پر ساقط ہے اور اصل اوسکی سورج کے ساتھ متصل ہی ابن مندہ نے بعض علما سے ذکر کیا ہے کہ روح انسان کے نتہنے سے دراز ہوتی ہی اور اوسکی اصل اوسکے بدن مین ہے اگر وہ بالکل نکلجائے تو مقرر وہ مرجای جیسے چراغ کہ اگر اوسکے اور بتی کے درمیان جدائی کر دیجاوی تو وہ بجہہ جاے کیا تو نہین دیکہتا کہ مرکز آگ کا بتی مین ہے اور اوسکی روشنی گہر کو بہر دیتی ہی سو روح انسان کے نتہنے سے ممتد ہوتی ہے اوسکی خواب مین اور شہرون شہرون جولان کرتی پہرتی ہی اور جو فرشتہ کہ ارواح عباد پر مقرر ہے وہ اوسے جو چاہتا ہے دکہاتا ہے پہر اوسے اوسکے بدن کی طرف لوٹا لاتا ہی انتہی ۶ عکرمہ سے کسی نے پوچہا کہ آدمی خواب مین دیکہتا ہی گویا وہ خراسان مین اور شام مین اور ایسی زمین مین ہی جسکو اوسنے روندا کہا یہ روح دیکہتی ہے اور روح نفس کے ساتھ متعلق ہی اور جسوقت بیدار ہوتی ہی تو نفس رجوع کو

کھینچ لاتاہی اخرجہ ابوالشیخ فی العظمۃ عکرمہ سی ھوالذی یتوفاکم باللیل الآیۃ کی تفسیر مین مروی ہی کہا نہین ہی کوئی رات مگر اللہ ساری روحون کو قبض کرتاہی پہر سوال کرتاہے ہر نفس سی جو اوسکی صاحب نی کیاہی دن مین پہر ملک الموت کو بلاتاہی پہر فرماتاہی اسکو اور اسکو قبض کر اخرجہ ابوالشیخ من وجہ اٰخر

باب۳۳ بیان مین اس امر کے کہ زندون نی مردون کو خواب مین دیکہا اور اونسی اونکا حال پوچہا پہر اونہون نے اپنے حال کی اون کو خبر دی۔

(مذمت اعراض) **حکایت** غُضَیف بن حارث نی عبداللہ بن حائذ ثمالی صحابی رضی اللہ عنہ سے کہا جبکہ اونکو موت حاضر ہوئی کہ تجہسے اگر ہو سکی تو تو ہماری ملاقات کرنا اور بعد موت کے جس چیز کی تو ملاقات کری اوسکی ہمکو خبر دینا پہر ایک مدت کے بعد عبداللہ غضیف سے خواب مین ملے غضیف نے اونسے کہا کیا تم ہمکو خبر نہین دیتے کہا ہمنے نجات پائی اور لگتا نہ تہا کہ نجات پائین ہم نے مصیبتون کی بعد نجات پائی ہی ہمنی اپنے رب کو بہتر رب پایا ذنب کو بخشدیا اور سیئہ سی درگذر فرمائی مگر وہ جو کہ احراض سی تہے مینے کہا احراض کیا ہین کہا وہ لوگ جنکی طرف انگلیون سے اشارہ کیا جاتاہے شر مین اخرجہ ابن ابی الدنیا فی المنام۔ اف۔ وابن سعد فی الطبقات عن محمد بن زیاد الالہانی **ف** احراض ماخوذ ہی اس محاورہ سے احرضہ المرض فہو حرض وحارض اذا افسد بدنہ واشفیٰ علی الہلاک یعنی جب کسی شخص کے بدن کو بیماری فاسد کردی اور اوسکی ہلاکت کے قریب کردی اوس وقت یون کہتی ہین کہ احرضہ المرض مجمع البحار مین احراض کی یہ شرح کی ہی وہم الذین یشار الیہم بالاصابع ای اشتہروا بالشر وقیل ہم الذین اسرفوا فی الذنوب فاہلکوا انفسہم وقیل الذین فسدت مذاہبہم یعنی یہ وہ لوگ ہین جنکی طرف انگلیون سی اشارہ کیا جاتا ہے یعنی برائی کے ساتھ مشہور ہوئے ہین کسی نی کہا وہ ہین جنہون نی گناہون مین اسراف کیاہی کسی نی کہا وہ ہین جنکے مذاہب فاسد ہوئے ہین

۲ **قرات سلام** ۔ **حکایت** ابوالزاہریہ کہتی ہین کہ عبدالاعلیٰ بن عدی نی ابن ابی ہلال خزاعی کی عیادت کی عبدالاعلیٰ نے اونسے کہا کہ تم میری طرف سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کہنا اور اگر تم سے ہو سکے تو تم میری ملاقات کرنا پہر مجہے اسکی اطلاع دینا اور عبداللہ کی مان ہین ابوالزاہریہ کی ابن ابی ہلال کی بی بی تہی اونسے اپنے خاوند ابن ابی ہلال کو اوسکے مرنے سے تین دن بعد خواب مین دیکہا کہا میری بیٹی بعد تین رات کے مجہسے ملنے والی ہی اور کیا تو عبدالاعلیٰ کو پہچانتی ہی کہا نہین کہا تو پہر تو اوسکا پوچہ پہر اوسکو خبر دی کہ مینے اوسکی طرف سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہدیا اور آپ نی اوسکی سلام کا جواب دیا پس اس بی بی نی اپنی بہائی ابوالزاہریہ کو اسکی خبر دی اونسی عبدالاعلیٰ کو یہ خبر پہونچا دی اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳ **فضیلت خوف** ۔ **حکایت** یحیی بن ایوب کہتی ہین کہ دو آدمیون نی باہم عہد کیا کہ جو اونمین سے مرے وہ اپنے صاحب کو اوسکی خبر دے جسکی کہ وہ ملاقات کرے پہر اونمین سی ایک مرگیا دوسرے نے اوسکو خواب مین دیکہا کہا ای بہائی حسن نے کیا کیا کہا وہ تو ایک بادشاہ ہی جنت مین اوسکی نافرمانی نہین کیجاتی ہی کہا پہر ابن سیرین کہا وہ اونمین ہین جو چاہین اور جسکو اونکا جی چاہے وشتان ما بینہما یعنی اون دونون مین بڑا فرق ہی کہا ای بہائی حسن نے یہ مرتبہ کس چیز کے سبب سے پایا کہا بسبب شدت خوف کے اخرجہ ابن ابی الدنیا

۴ **فضیلت نماز شب** ۔ **حکایت** ابن اجلح کہتی ہین کہ میرے باپ نے کہا سلمہ بن کہیل سے کہ اگر تم مجہسے پہلے مرو اور اسپر قادر ہو کہ تم میری خواب مین آؤ پہر جو تم دیکہو اوسکی خبر مجہکو دو تو تم ایسا کرنا پس سلمہ نی اونسی کہا کہ اگر تم مجہسے پہلے مرو پہر تمکو اسپر قدرت ہو کہ میرے خواب مین میرے پاس آؤ پہر جو تمنے دیکہا اوسکی مجہے خبر دو تو تم ایسا کرنا پہر سلمہ قبل اجلح کے مرگئے تو مجہے میرے باپ نے کہا بیٹا تونے جانا کہ سلمہ میرے خواب مین آئے مینے کہا کیا تم نہین مرے کہا اللہ نے مجہے زندہ کردیا مینے کہا تمنے اپنے رب کو کیسا پایا کہا رحیم پایا کہا حن اعمال سے بندہ تقرب چاہتاہے اون مین سے کون عمل تونے افضل دیکہا کہا مین نے نہین دیکہا اونکے نزدیک شریف تر نماز شب سے مینے کہا تم نے امر کو کیسا پایا کہا سہل ولیکن تم بہروسا نہ کر بیٹہو اخرجہ ابن عدی وابن عساکر نے تاریخہ عن محمد بن یحیی المجدری

۵ - **رحم ورافت اللہ تعالیٰ** **حکایت** حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میرے دوست تہے اونکا جب انتقال ہوگیا تو مین سال بہر برابر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا تہا کہ وہ مجہے خواب مین اونکو دکہادے۔ کہتے ہین کہ مینے اونکو راس حول یعنی شروع برس

دیکھا کہ اپنی پیشانی سے پسینا پونچھتے ہین مینے کہا ای امیر المومنین تم سے تمہارے رب نے کیا کیا کہا مین ابہی فارغ ہوا اور میرا عرش قریب تہا کہ ٹوٹ پڑے
اگر مین رب رؤف رحیم کی ملاقات نہ کرتا اخرجہ احمد فی الزہد وابن سعد فی الطبقات ۶ سالم بن عبداللہ کہتے ہین کہ مینے ایک آدمی کو سنا انصار سے
کہ وہ کہتا تہا مینے اللہ سے دعا کی کہ وہ مجہے عمرؓ کو خواب مین دکہا دے پہر مینے اونکو بعد دس برس کے خواب مین دیکہا اور وہ اپنی پیشانی سے پسینا پونچہ رہے
تہے مینے کہا ای امیر المومنین تم نے کیا کیا کہا مین ابہی فارغ ہوا ہون اور اگر میرے رب کی رحمت نہوتی تو مین ہلاک ہی ہوگیا تہا اخرجہ ابن سعد ۷ عبداللہ بن
عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہین نہین تہی کوئی چیز جسکو مین جانون زیادہ تر محبوب مجہکو اس سے کہ جانون مین حال عمرؓ کا پہر مینے خواب مین ایک
محل دیکہا مینے کہا یہ کس کے لیے ہے کہا عمرؓ کے واسطے ہے پہر وہ اوس محل سے نکلے اوپر ایک ملحفہ یعنی چادر تہی گویا غسل کیا ہے مینے کہا تم نے کیا کیا کہا خیر
میرا عرش قریب تہا کہ جہک پڑے اگر مین رب غفور کی ملاقات نہ کرتا مینے کہا تمنے کیا کیا کہا مینے تمسے کب مفارقت کی مینے کہا بارہ برس ہوے کہا مینے ابہی حساب
سے خلاصی پائی ہے اخرجہ ابن سعد

۸ دین قیم خونریزی نہین کرتا ہے

حکایت مطرف نے عثمان رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکہا
بیٹہا اوپر سبز کپڑے دیکہے مینے کہا ای امیر المومنین اللہ نے آپ کی ساتہ کیا کیا کہا اللہ نے میرے ساتہ خیر کی مینے کہا کون دین بہتر ہی کہا دین قیم خونریزی نہین کرتا ہی اخرجہ ابن عساکر

۹ عمر بن عبدالعزیز ائمہ ہدیٰ کے ساتہ ہین

حکایت محمد بن نصر حارثی کہتے ہین کہ مسلمہ ابن عبدالملک نے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ
کو مرنے کے بعد دیکہا کہا ای امیر المومنین کاش مین جان لیتا کہ تم بعد موت کے کس حال کی طرف گئے کہا ای مسلمہ یہ وقت ہے میرے فارغ ہونے کا واللہ
ابہی تک مینے راحت نہین پائی ہے مینے کہا تم کہان ہو کہا مین ائمہ ہدیٰ کے ساتہ ہون جنات عدن مین اخرجہ ابن ابی الدنیا

۱۰ شہدا بہشت مین ہین

حکایت
محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے کثیر بن افلح کو یا کہا کثیر کو خواب مین دیکہا اور وہ حرہ کے دن مارے گئے تہے مینے کہا کیا تم مارے نہین گئے کہا ہان
مینے کہا تمنے کیا کیا کہا خیر ہے مینے کہا تم شہدا ہو کہا نہین مسلمان جسوقت باہم قتال کرتے ہین اور اونکے درمیان لوگ مارے جاتے ہین تو وہ شہدا نہین ہوتے
ولکن ہم ندبا ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا وابن ابی شیبۃ

۱۱ حکایت

ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل کہتے ہین مینے دیکہا گویا مین جنت مین داخل ہوا ناگاہ
کچہ خیمے لگے ہوے تہے مینے کہا یہ کس کے لیے ہین کہا ذی الکلاع اور حوشب کے لیے یہ دونون اون لوگون سے ہین جو کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتہ
مارے گئے تہے مینے کہا عمار اور اونکے اصحاب کہان ہین کہا تیرے آگے ہین مینے کہا اونکے بعض نے تو بعض کو قتل کیا ہی کہا گیا کہ وہ اللہ سے ملے سو اوس کو
واسع المغفرۃ پایا مینے کہا پہر اہل نہر یعنی خوارج نے کیا کیا کہا اونہون نے سختی و گزند کی ملاقات کی اخرجہ ابن سعد

۱۲ موت تقوی پر حیات ابدی ہے

حکایت ابوبکر بن خیاط کہتے ہین مینے دیکہا گویا مین قبرستان مین داخل ہوا ناگاہ قبرون والے اپنی قبرون پر بیٹہے ہوے ہین اونکے آگے ریحان ہے
ناگاہ محفوظ یعنی معروف کرخی رضی اللہ عنہ اونکے درمیان مین کہڑے ہوے ہین جاتے آتے ہین مینے کہا ای محفوظ تمہارے رب نے تمہاری ساتہ کیا کیا کیا تم
مر نہین گئے تہے کہا ہان پہر یہ شعر پڑہا ؎ موت التقی حیاۃ لا نفاد لہا + قد مات قوم وہم فی الناس احیاء + یعنی موت متقی پرہیزگار کی ایسی زندگی ہے
جسکے لیے فنا نہین ہی ایک قوم مرچکی ہے حال آنکہ وہ لوگون مین زندہ ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب المنامات ۱۳ سلمہ بصری رضی اللہ عنہ کہتی
ہین مینے زریع بن مسور عابد کو اپنے خواب مین دیکہا اور وہ اللہ تعالی کا ذکر بہت کرتے اور موت کو بہت یاد کرتے اور طویل الاجتہاد یعنی محنت بہت کرتے تہے مینے کہا
تمنے اپنی جگہہ کیسی دیکہی کہا ؎ ولیس یعلم ما فی القبر داخلہ + الا الالہ وساکن الاجداث + یعنی قبر کے اندر کا حال نہین جانتا ہی مگر اللہ اور جو کوئی کہ
قبرون مین رہتا بستا ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۴ بشر بن مفضل رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے بشر بن منصور کو خواب مین دیکہا مینے کہا ای ابو محمد تمہارے
ساتہ تمہارے رب نے کیا کیا کہا مینے امر کو اوس سے زیادہ تر سہل پایا جسکو مین اپنی نفس پر حمل کیا کرتا تہا اخرجہ ابن ابی الدنیا

۱۵ خیر درجۂ اہل خیر کو پہونچا دیتی ہے

حکایت حفص مرہبی کہتے ہین مینے داؤد طائی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکہا مینے کہا ای ابو سلیمان تم نے خیر آخرت کو کیسا دیکہا کہا مینے خیر آخرت کو

سلہ وکان مدۃ خلافتہ رضی اللہ تعالی عنہ سنتین وخمسۃ اشہر ونصفا لسب بعد مایۃ ۱۰۱ سنہ

کثیر دیکھا مینے کہا تو پھر تم کدھر گئے کہا مین خیر کی طرف گیا والحمد للہ مینے کہا کیا تمکو سفیان بن سعد کا علم ہے وہ خیر و اہل خیر سے محبت رکھتے تھے کہا اونھون نے ۱
تبسم کیا پھر کہا خیر اوسکو درجۂ اہل خیر کی طرف چڑھا لیگئی اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۶ حکایت عتبہ بن ضمرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین ضمرہ نے کہا مینے اپنی
بہو بیٹی سے خواب مین ملاقات کی مینے کہا تم کیسی ہو کہا بخیر ہون اور مین اپنا عمل بھرپور دیگئی یعنی اوسکا ثواب یہان تک کہ مجھے ثواب خلاط کا بھی دیا گیا جسکو
مینے کھلایا تھا ف الخلاط اللبن بالبقل یعنی دودھ مع ترکاری کے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۷ سب چیز سے اللہ عز و جل کی ذات پاک مقصود ہو
وہ افضل ہے حکایت عبد الملک لیثی کہتے ہین مینے عامر بن قیس کو خواب مین دیکھا پوچھا تم نے کیا پایا کہا خیر مینے کہا تم نے کس عمل کو افضل
پایا کہا ہر شی جس سے وجہ اللہ عز و جل مراد ہو اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۸ یقین اور خیر خواہی اللہ تعالی اور مسلمین کی مثل کوئی چیز نہین ہے
حکایت ابو عبد اللہ ہجری رحمہ اللہ کہتے ہین میرے چچا مر گئے مین نے اونکو خواب مین دیکھا اور وہ کہتے تھے دنیا غرور یعنی دھوکا ہے اور آخرت عمل
کرنیوالون کے لیے سرور ہے اور ہمنے نہین دیکھا مثل یقین کی اور خیر خواہی کے واسطے اللہ تعالی اور مسلمین کے کسی چیز کو اور تو حقیر نہ جان معروف یعنی نیکی کی
کسی چیز کو اور تو عمل کر مثل عمل اوس شخص کے جو کہ خود کو مقصر یعنی قصور وار سمجھتا ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۹ فضیلت تقوی حکایت اصمعی رحمہ اللہ
کہتے ہین مینے ایک شیخ بصری کو اصحاب یونس بن عبید سے دیکھا اور وہ مر گیا تھا مینے کہا تو کہان سے آیا کہا پاس سے یونس طبیب کے مینے کہا کون یونس طبیب کہا فقیہ لبیب
مینے کہا ابن عبید کہا ہان مینے کہا وہ کہان ہے کہا مجالس ارجوان یعنی سرخ ریشمی مجلسون مین کنواری عورتون کے ساتھ ہے ٹھنڈی ہوئین آنکھین اوسکی بسبب اوسکے
صحیح تقوے کے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲۰ خواب مین اداے قرض کی وصیت حکایت میمون کردی رحمہ اللہ کہتے ہین
کہ مینے عروہ بزار کو بعد موت کے خواب مین دیکھا کہا فلان سقا کا مجھپر ایک درہم ہے اور وہ میرے گھر کے طاق مین رکھا ہے سو تو اوسکو لیکر سقا کو دیدے
جب صبح ہوئی تو مین سقا سے ملا مینے کہا کیا تیرا عروہ کے پاس کوئی چیز ہے کہا ہان ایک درہم ہے مین اوسکے گھر مین گیا تو درہم طاق مین تھا مینے اوسی سقا کو دیدیا
اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲۱ کثرت سے لا الہ الا اللہ کہنا موجب ہے حالت حسنہ کا برزخ مین حکایت
ایک شخص کوفے کا کہتا ہے مینے سوید بن عمرو کلبی کو بعد موت کے اچھی حالت مین دیکھا پوچھا ای سوید کیا اچھی حالت ہے کہا مین لا الہ الا اللہ بکثرت
کہا کرتا تھا سو تو بھی اوسکو بہت کہا کر پھر کہا کہ داؤد طائی اور محمد بن نضر نے ایک امر کی طلب کی تھی سو اونھون نے اوسکو پا لیا اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲۲ ابراہیم
ابن منذر حزامی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے ضحاک بن عثمان کو خواب مین دیکھا مینے کہا تمہارے ساتھ کیا کیا گیا کہا آسمان مین تمام بدیہ ہین جسنے لا الہ الا اللہ کہا
وہ اوسنے لٹک گیا اور جسنے اوسکو نہ کہا وہ جھک پڑا اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲۳ محبت الٰہی موجب مغفرت ہے حکایت محمد بن عبد الرحمن
مخزومی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک آدمی نے ابن عائشہ تیمی کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا اوسنے مجھے بخش دیا بسبب میری حب کے اوسکو یعنی
مین اوس سے محبت رکھتا تھا ۲۴ کرامت الٰہی براے بندۂ مطیع حکایت سری بن یحیی والان بن عیسی ابن ابی مریم سے راوی ہین
یہ ایک شخص قزوین کے صالحین سے تھے کہتے ہین ایک رات مجھے چاند نے اپنی چاندنی مین لیا یعنی چاندنی رات تھی مین مسجد کی طرف نکلا نماز پڑھی تسبیح
کی اور دعا کی آنکھون نے مجھپر غلبہ کیا یعنی سو گیا مینے ایک جماعت کو دیکھا مین جانتا ہون کہ وہ آدمی نہ تھے اونکے ہاتھون مین طباق اونپر چار سفید روٹیان
تھین جیسے برف ہر روٹی پر ایک موتی تھا جیسے انار اونھون نے کہا کھا مینے کہا میرا ارادہ روزے کا ہے کہا تجھے اس گھر کا مالک حکم دیتا ہے کہ تو کھا دے پھر
مینے کھایا اور اوس موتی کو لینے لگا تا کہ اوسے اوٹھا لون مجھسے کہا گیا تو اوسے چھوڑ دے ہم تیرے لیے ایک درخت لگاتے ہین وہ تیرے واسطے اس سے بہتر
ہوگا دیگا مینے کہا کہان کہا گیا ایسے گھر مین جو اوجاڑ نہو اور ایسا پھل جو نہ بگڑے اور ایسا ملک جو منقطع نہو اور ایسے کپڑے جو بوسیدہ نہون اوس گھر مین رضوی
اور رضیا اور قرۃ العین ہی یعنی رضیات مرضیات راضیات ہین جو غیرت یعنی رشک نہین کرتی ہین سو تو لازم کر شتابی کو اوسمین جسمین تو ہے کیونکہ وہ تو

… بیت صغیر … تاج العروس

ایک نیند ہے یہاں تک کہ تو کوچ کریگا پھر اوس گھر میں جا اور تیرا کار دی کہتا ہے کہ وہ نہ ٹھیرے مگر دو جمعے یہانتک کہ انتقال ہو گیا سری کہتی ہیں میں نے اون کو اوسی رات جسمیں اونکا انتقال ہوا دیکھا کہ وہ مجھسے کہتے ہیں کیا تو تعجب نہیں کرتا ہے اوس درخت سی جو سبرے لیے لگایا گیا جس دن کہ مینے تجھسے بیان کیا تھا اور وہ باردار ہو گیا مینے کہا کیا پھل لایا کہا مت پوچھ اوسکے بیان پر کسی کو قدرت نہیں ہے مینے نہیں دیکھا مثل کریم کی جبکہ وسکی پاس مطیع نازل ہو اخرجہ ابن ابی الدنیا

۲۵ - فضیلت معرفت و ذم مباہات - حکایت اسمعیل بن عبد اللہ بن میمون کہتے ہیں مینے علی بن محمد بن عمران بن ابی لیلی کو خواب میں دیکھا پوچھا تمنے کونسے عمل کو فضل پایا کہا معرفت کو مینے کہا تم اون آدمی کے حق میں کیا کہتے ہو جو کہ حدثنا و اخبرنا کہتا ہے پس کہا کہ کہا یعنی اللہ تعالیٰ نے کہ میں مباہات یعنی فخر کرنیکو مبغوض رکھتا ہوں اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲۶ حکایت بعض اصحاب مالک بن دینار رضی اللہ عنہ نے اونکو خواب میں دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا خیر اوس نے نہیں دیکھا مثل عمل صالح کی مینے نہیں دیکھا مثل صحابہ صالحین کی مینے نہیں دیکھا مثل سلف صالح کی مینے نہیں دیکھا مثل مجالس صالحین کے اخرجہ ابن ابی الدنیا یعنی خارج کیا ابن ابی الدنیا نے

۲۷ - فضیلت سنت و علم و مذمت قدر و اعتزال و ارجا - حکایت عبد الوہاب بن یزید کندی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مینے ابو عمر ضریر کو دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا مجھپر رحم فرمایا مینے کہا تم نے کون سے عمل کو افضل پایا کہا جسپر تم ہو سنت و علم سے مینے کہا تم نے کون سے عمل کو بدتر پایا کہا تو اسمار سے حذر کر مینے کہا اسمار کیا ہیں کہا تو ری معتزلی مرجی پیروہ اسماء اصحاب اہوا کے شمار کرنی لگے اخرجہ ابن ابی الدنیا

۲۸ - مذمت شتم شیخین رضی اللہ عنہما و رای جہم - حکایت ابو بکر صیرفی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی مر گیا وہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہا کرتا اور جہم کی رای پر چلتا تہا وہ ایک اور آدمی کے خواب میں دکھایا گیا کہ گویا وہ ننگا ہے اور اوسکی سر پر ایک سیاہ لتہ ہی اور اوسکی شرمگاہ پر ایک لتہ ہے اوس شخص نے پوچھا اللہ نے تیرے ساتھ کیا کیا کہا اوسی شخص کو بکر قیس اور عون بن اعمر کے ساتھ کر دیا یہ دونوں نصرانی تھی اخرجہ ابن ابی الدنیا

۲۹ - حکایت ایک شیخ کہتے ہیں میرا ایک پڑوسی تہا اور وہ منجملہ اون لوگوں کے تہا جو کہ ان امور میں خوض کیا کرتے ہیں میں اوسکو خواب میں دکھایا گیا گویا وہ کانا ہے مینے کہا اے فلان یہ کیا ہے جو میں تجہہ میں دیکھتا ہوں کہا مینے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نقص کیا تو مجھکو اونکا نقصان کیا اور اپنا ہاتھ اوس آنکھ پر رکھا جو جاتی رہی تھی اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۰ - فضیلت متقین - حکایت ابو جعفر مدنی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے محمود بن حمید کو خواب میں دیکھا اور وہ حاملین سے تھے کہ اونپر دو سبز کپڑے ہیں مینے کہا تم بعد موت کے کدھر گئے اونہوں نے میری طرف دیکھا پھر یہ شعر پڑہنے لگے ؎ نعم المتقون فی الخلد حقا بجوار نواھد ابکار ٭ یعنی ہاں نعمت دیے گئے پرہیزگار لوگ یقیناً جنت میں سینہ ابھری کنواری حوروں کی پڑوس میں ہیں ابو جعفر کہتے ہیں واللہ اس سے پہلے مینے اس شعر کو کسی سے نہیں سنا تہا اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۱ - فضل صبر و حسرت بر عمل صالح - حکایت مطرف بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں قبرستان میں تہا میں نے ایک قبر کے نزدیک ایسی دو رکعت نماز خفیف پڑہی کہ میں اوسکے اتقان سے خوش نہیں ہوا اور اونگھ گیا مینے صاحب قبر کو دیکھا کہ وہ مجھسے کلام کرتا ہے کہا کہ تو نے ایسی دو رکعت نماز پڑہی کہ تو اوسکے اتقان سے خوش نہیں ہوا مینے کہا مقرر یہ ہوا ہے کہا تم عمل کرتے ہو اور جانتے نہیں ہو اور ہم جانتے ہیں اور عمل کرنیکی طاقت نہیں رکھتے البتہ میرا دو رکعت نماز پڑہنا مثل تیری دو رکعت کے مجھے ساری دنیا سے زیادہ تر محبوب ہے مینے کہا یہاں کون لوگ ہیں کہا سب کے سب مسلمان ہیں اور سارے خیر کو پہونچے میں نے کہا اس جگہہ افضل کون ہے - ایک قبر کی طرف اشارہ کیا مینے اپنے جی میں کہا اللھم ربنا تو اسکو میری طرف نکال دے کہ میں اس سے بات کروں اوس قبر سے ایک جوان آدمی نکلا مینے کہا جو لوگ یہاں ہیں تو اون میں افضل ہے کہا کہ لوگوں نے یہ بات کہی ہے مینے کہا تو اس مرتبے کو کس سبب سے پہونچا کیونکہ واللہ میں تیری لیے وہ سن و عمر نہیں دیکھتا ہوں کہ میں کہوں کہ تو نے اس مرتبے کو طول حج و عمرہ و جہاد فی سبیل اللہ اور عمل سے پایا ہے کہا میں مصیبتوں میں مبتلا ہوا پھر میں اونپر صبر دیا گیا سو اس سبب سے میں اون سے بہتر ہوا اخرجہ ابن ابی الدنیا و البیہقی فی شعب الایمان ۳۲ فضل یقین

حکایت ایاس بن دغفل رحمہ اللہ کہتے ہیں مینے ابو العلاء یزید بن عبد اللہ کو خواب میں دیکھا مینے کہا موت کا مزہ تم نے کیسا پایا کہا مینے تلخ کریہ پایا مینے کہا

تو تم بعد موت کے کدھر گئے کہا مین طرف روح وریحان اور رب غیر غضبان کے گیا مینے کہا تمہاری بھائی سطرف کہا وہ اپنی یقین کے سبب سے مجہپر فائق ہو گیا اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۳۔ نفع دعا حکایت بعض صالحین کہتی ہین کہ میرا بہائی مرگیا مین اوسے خواب مین دکہایا گیا مینے کہا تیرا کیا حال ہوا جسوقت کہ تو اپنی قبر مین رکہا گیا کہا ایک آنیوالا آگ کا شعلہ لیے ہوے میری پاس آیا سو اگر یہ بات نہوتی کہ ایک دعا کرنیوالے نے میرے لیے دعا کی تو مینے دیکہا تہا کہ وہ جلد مجہا اوس سے مارتا اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۴۔ فضل محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ حکایت محمد بن منکدر رحمہ اللہ کہتے ہین مینے خواب مین دیکہا کہ گویا مین مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین داخل ہوا۔ ناگاہ لوگ ایک آدمی پر جمع ہین روضہ مین مینے کہا یہ کون ہے کہا گیا کہ ایک آدمی ہے آخرت سے آیا ہے لوگونکو اونکے مردون کی خبر دیتا ہے مین آیا کہ دیکہون ناگاہ وہ آدمی صفوان بن سلیم تہے کہا کہ لوگ ونسے پوچھ رہے تہے اور وہ اونکو خبر دیتے تہے پہر صفوان نے کہا اس جگہ کوئی ہے کہ محمد بن منکدر کا حال پوچھے لوگ کہنے لگے کہ یہ اوسکا بیٹا ہے پہر مین لوگون کو کشادہ کرکے گیا مینے کہا تم مجہے خبر دو اللہ تم پر رحم کرے کہا اعطاہم من الجنۃ کذا واعطاہ کذا وارضاہ واسکنہ منازل فی الجنۃ وبوأہ فلا طعن علیہ ولا موت اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۵ فضل سفیان ثوری رضی اللہ عنہ حکایت ابو کریب رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک آدمی میرے پاس آیا کہا مین نے دیکہا گویا مین جنت مین داخل ہوا پہر ایک باغ مین پہونچا اوس مین ایوب ویونس وابن عون وتیمی تہے مین نے کہا سفیان ثوری کہان ہین کہا ہم نہین دیکہتے ہین اوسکو مگر جیسے دیکہتے ہین ستارے کو اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۶۔ فضل محمد بن واسع ومحمد بن سیرین وحسن بصری رضی اللہ عنہم حکایت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کہتی ہین مین نے محمد بن واسع کو جنت مین دیکہا اور محمد بن سیرین کو جنت مین دیکہا مینے کہا حسن کہان ہین کہا نزدیک سدرۃ المنتہی کی اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۷۔ فضل ابو عمرو بصری رضی اللہ عنہ حکایت یزید بن ہارون رحمہ اللہ کہتی ہین کہ مینے محمد بن یزید واسطی کو خواب مین دیکہا پوچہا کہ اللہ نے تمہاری ساتہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا مینے کہا کس سبب سے کہا بسبب ایک مجلس کی جسمین ابو عمرو بصری دن جمعے کے بعد عصر کے بیٹہے پہر دعا کی اور ہم نے آمین کہی سو ہماری مغفرت ہوگئی اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۸۔ خلید بن سعید رحمہ اللہ حکایت عقبہ بن ابی شبیب رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے خلید بن سعید کو بعد اونکے مرنیکے خواب مین دیکہا مینے کہا تم نے کیا کیا کہا ہم خلاصی دیے گئے اور لگتا نہ تہا کہ خلاص ہون مینے کہا متی عہدکم بالقرآن قال لا عہد لنا بہ منذ فارقناکم اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۹۔ ذکر قاضی یحیی بن اکثم حکایت محمد بن سالم خواص صالح رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے یحیی بن اکثم قاضی کو خواب مین دیکہا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتہ کیا کیا کہا مجہے اپنے روبرو کہڑا کیا اور مجہسے فرمایا ای شیخ سوء اگر تیرا بڑہاپا نہوتا تو مین تجہے آگ سے جلاتا پس مجہکو پکڑا اوس چیز نے جو کہ غلام کو اپنے میان کے روبرو پکڑتی ہے یعنی حیا وخوف جب مجہے افاقہ ہوا تو مجہسے فرمایا ای شیخ سوء تین بار اسی طرح ہوا پہر جب مجہے افاقہ ہوا تو مینے کہا یا رب مین تجہسے اس طرح حدیث نہین کیا گیا ہون اللہ تعالی نے فرمایا تو مجہہ سے کیا حدیث کیا گیا ہے حال آنکہ وہ اسکو خوب جانتا ہے مینے کہا حدثنی عبد الرزاق ابن ہمام قال حدثنا معمر بن راشد عن ابن شہاب الزہری عن انس بن مالک عن نبیک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن جبرئیل عنک یا عظیم انک قلت ما شاب لی عبد فی الاسلام شیبۃ الا استحییت منہ ان اعذبہ بالنار فقال اللہ صدق عبد الرزاق وصدق معمر وصدق الزہری وصدق انس وصدق نبیی وصدق جبرئیل انا قلت ذلک انطلقوا بہ الی الجنۃ اخرجہ الخطیب فی تاریخ بغداد

۴۰۔ فضل امام احمد رضی اللہ عنہ حکایت ابو بکر فزاری رحمہ اللہ کہتی ہین مجہے پہونچا ہے کہ بعض اخوان احمد بن حنبل نے اونکو خواب مین دیکہا کہا ای احمد اللہ نے تمہارے ساتہ کیا کیا کہا مجہے اپنے روبرو کہڑا کیا اور مجہسے فرمایا ای احمد تو نے صبر کیا ضرب پر کہ تو نے کہا اور تو متغیر نہوا کہ میرا کلام منزل غیر مخلوق ہی وقسم ہے میری عزت کی البتہ مین تجہے اپنا کلام سناؤنگا قیامت کے دن تک سو مین اپنے رب عز وجل کا کلام سنا کرتا ہون۔ اخرجہ ابن عساکر فی تاریخ دمشق

۴۱۔ فضل محمد بن مصفی حمصی رضی اللہ عنہ حکایت محمد بن عوف رحمہ اللہ کہتی ہین مینے محمد بن مصفی حمصی کو خواب مین دیکہا پوچہا تم

اُدہر گئے کہا طرف خیر کے اور باوجود اسکی ہم اپنے رب کو ہر روز دوبار دیکھتے ہین مینے کہا ای ابو عبد اللہ صاحب سنت کے دنیا مین اور صاحب سنت کی آخرت
مین او نہون نی تبسم کیا اخرجہ ابن عساکر ۴۲ **فضل منصور بن عمار رضی اللہ عنہ** **حکایت** محمد بن مفضل رحمہ اللہ کہتے ہین مینے منصور
ابن عمار کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے اپنے روبرو کھڑا کیا اور مجھسے فرمایا کنت تخلط یعنی تو خلط ملط کرتا تہا ولیکن مینے تجھے
بخشدیا اسلیے کہ تو مجھے میری خلق کی طرف محبوب کرتا تہا تو کھڑا ہو میری تمجید کر درمیان میرے فرشتون کی جیسے تو میری تمجید کرتا تہا دنیا مین پہر میرے لیے
ایک کرسی رکھی گئی تو مینے اللہ کی تمجید یعنی اوسکی بزرگی بیان کی درمیان اوسکے فرشتون کی اخرجہ ابن عساکر ۴۳ **حکایت** ابو الحسن شعرانی رحمہ اللہ
کہتے ہین مینے منصور بن عمار کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھسے فرمایا تو منصور بن عمار ہے مینے کہا ہان یارب کہا تو ہی لوگونکو دنیا مین
بے رغبت کرتا اور تو خود اوسمین رغبت کرتا تہا مینے کہا مقرر یہ ہوا ہے ولیکن مینے کوئی مجلس نہین کی مگر پہلے تیری ثنا کی پہر تیرے نبی کی ثنا کی پہر تیرے بندونکو
نصیحت کی فرمایا سچ کہا اسکے لیے ایک کرسی رکھو کہ میری بزرگی بیان کرے میرے آسمان مین جسطرح کہ میری بزرگی بیان کی میری زمین مین درمیان میرے
بندون کی اخرجہ ابن عساکر ۴۴ **حکایت** سلیم بن منصور بن عمار رحمہ اللہ کہتے ہین مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہاری ساتھ کیا کیا کہا قربنی و
ادنانی یعنی مجھے قریب کیا اور قریب کیا اور مجھسے فرمایا ای شیخ سو تو جانتا ہے مینے تجھے کیون بخشا مینے عرض کیا نہین یا الٰہی فرمایا تو لوگونکی لیے ایکدن ایک
مجلس مین بیٹہا تہا تو نے اونکو رولایا اونمین ایک بندہ میرے بندون سے رویا کہ وہ کبھی میرے خوف سے نہین رویا تہا سو مینے اوسکو بخشدیا اور ساری اہل مجلس کو
اوسکو ہبہ کردیا اور جن لوگونکو مینے اوسکو ہبہ کیا تجھکو بہی مینے ہبہ کردیا اخرجہ ابن عساکر ۴۵ **فضل علم** **حکایت** مسلمہ بن عفان رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے
وکیع کو خواب مین دیکہا پوچھا تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے جنت مین داخل کیا مینے کہا کس چیز کے سبب سے کہا بسبب علم کے اخرجہ ابن عساکر
۴۶ **فضل حدیث شریف** **حکایت** ابو یحیی مستملی ابو ہمام رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو ہمام کو خواب مین دیکھا اور اونکے سر پر قندیلین لٹکی ہوئی تہین
پوچھا ای ابو ہمام یہ قندیلین تمنے کس سبب سے پایا کہا یہ بسبب حدیث حوض کے اور یہ بسبب حدیث شفاعت کی اور یہ بسبب حدیث فلان کے اور یہ بسبب فلان حدیث کے
اخرجہ ابن عساکر ۴۷ **فضل قلت مخالطت مردم** **حکایت** سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے ثوری کو خواب مین دیکھا مینے کہا تم مجھے
وصیت کرو کہا تو لوگون کی مخالطت کم کر مینے کہا زیادہ کرو کہا تو عنقریب وارد ہوگا پہر تو جان لیگا اخرجہ ابن عساکر ۴۸ **فضل ابن عوف رضی اللہ عنہ** **حکایت**
ابو ربیع زہرانی رحمہ اللہ کہتے ہین مجھسے ایک میرے پڑوسی نے بیان کیا کہ مینے ابن عوف کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا غروب نہین
ہوا سورج پیر کے دن کا مگر مجھپر میرا نامۂ اعمال پیش کیا گیا اور مجھے بخش دیا۔ وہ پیر کے دن مرے تہے اخرجہ ابن عساکر ۴۹ **فضل محمد بن یحیی ذہلی رضی اللہ عنہ**
حکایت ابو عمرو خفاف رحمہ اللہ کہتے ہین مینے محمد بن یحیی ذہلی کو خواب مین دیکھا پوچھا تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا مینے کہا تمہارا عمل کیا
ہوا کہا سونے کے پانی سے لکھا گیا اور علیین مین رکھدیا گیا اخرجہ ابن عساکر ۵۰ **فضل ابو العباس اصم و ابو یعقوب بویطی و ربیع بن سلیمان و ابو عبد اللہ شافعی رضی اللہ عنہم**
حکایت استاذ ابو الولید رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو العباس اصم کو خواب مین دیکھا پوچھا ای شیخ تمہارا حال کس چیز کو پہونچا کہا مین اپنے والد ابو یعقوب بویطی اور
ربیع بن سلیمان کے ساتھ ابو عبد اللہ شافعی کے جوار مین ہون ہم ہر دن اونکی ضیافت مین حاضر ہوتے ہین اخرجہ ابن عساکر ۵۱ **فضل حسن ظن باللہ تعالی**
حکایت سہیل بن حزم کے بھائی کہتے ہین مینے مالک بن دینار کو بعد موت کی خواب مین دیکھا پوچھا تمنے کس چیز کے ساتھ اللہ پر قدوم کیا کہا ساتھ ذنوب کثیرہ کے
حسن ظن باللہ نے اونکو مجھسے مٹا دیا اخرجہ ابن عساکر ۵۲ **فضل جراح بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ** ایک عورت اہل یمن کی کہتی ہے مینے رجاء بن حیوہ کو خواب
مین دیکھا مینے کہا کیا تم نہین مرے کہا ہان ولیکن اہل جنت مین ندا کی گئی کہ تم جراح بن عبد اللہ کی ملاقات کرو اور یہ خواب پہلے سے ہی تہا کہ خبر جراح کی آوی پہر جراح
کے مرنکی خبر آئی پس مینے حساب کیا تو وہ اوسیدن آذربیجان مین شہید ہوئے اخرجہ ابن عساکر ۵۳ **حکایت** عتبہ بن ابی حکیم ایک عورت بیت المقدس کی رہنی والی

سلہ توفی فی رجب سنۃ ثمان و تسعین و مائۃ [illegible] واحد الاعلام ابو محمد سفیان بن عیینۃ الہلالی مولاہم الکوفی الحافظ نزیل مکۃ [illegible] سنۃ و حج سبعین حجۃ [illegible]

سلہ توفی سنۃ ثمان و خمسین و مائتین الامام الحافظ الحجۃ الاعلام محمد بن یحیی الذہلی النیسابوری سمع عبد الرحمن بن مہدی و طبقتہ واکثر الترحال و صنف التصانیف و کان [illegible] قال ابو حاتم کان امام اہل زمانہ [illegible]

امام علامہ ابو یعقوب یوسف بن یحیی البویطی فقیہ [illegible]

[illegible]

سے نقل کرتے ہین کہا کہ رجاء بن حیوہ ہمارے جلیس وہمنشین تھے اور سب اچھے ہمنشین تھے پھر وہ مر گئے مینے اونکو بعد ایک ماہ کے دیکھا مینے کہا تم کدہر
گئے کہا طرف خیر کے ولیکن ہم بعد تمہارے ایسا گھبرانا گھبرائے کہ ہم نے گمان کیا کہ قیامت قائم ہوگئی مینے کہا کس بات مین ہوا کہا جراح اور اونکی اصحاب مع
اثقال اور سامان کے جنت مین داخل ہوے سے یہانتک کہ اونہون نی جنت کے دروازے پر ازدحام کیا اخرجہ ابن عساکر **۵۴ فضل تکبیر حکایت** اصمعی رحمہ اللہ
اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہا ایک آدمی نے جریر خطفی کو خواب مین دیکھا پوچھا تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا کہا کس سبب سے کہا بسبب ایک تکبیر کے جسکو
مینے پشت آب پر جنگل مین کہا تہا۔ کہا تمہارے بہائی فرزدق نے کیا کیا کہا اہا۔ یعنی افسوس اوسکو قذف محصنات نے ہلاک کر دیا یعنی وہ اپنے اشعار مین پرہیزگار عورتونکو
تہمت لگایا کرتا تہا اسلیے ہلاک ہوا اخرجہ ابن عساکر **۵۵ مغفرت کمیت بن یزید شاعر رحمہ اللہ حکایت** فرزبن یزید شامی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے کمیت
ابن یزید کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور میرے لیے ایک کرسی نصب کی اوسپر مجھے بٹہایا اور مین ماموربانشاد وطرب ہوا
یعنی مجھے حکم ہوا کہ مین طربناک شعر پڑہون جب مین اپنے اس قول تک پہونچا ؎ حَنَانَيْكَ رَبَّ النَّاسِ مِنْ أَنْ يَغُرَّنِي ✚ كَمَا غَرَّهُمْ شُرْبُ الْحَيَوةِ الْمُصَرَّدِ ✚
یعنی ای رب لوگونکے مین تیری رحمت چاہتا ہون اس سے کہ دہوکا دے مجھے جیسا کہ اونکو دہوکا دیا زندگی کے شرب قلیل نی فرمایا ای کمیت بیشک تجھکو دہوکا
نہ دیا اوس چیز نے جسنے اونکو دہوکا دیا مینے تجھے بخشدیا بسبب قلت فی صفوتی من بریتی وخیرتی من خلیقتی یعنی اسلیے کہ جو میری خلق مین میری برگزیدہ اور میری
خلق مین بہتر ہین تو نے اونکے حق مین سچ بولا وجعلت الک بکل منشد انشد بیتا من مدحک آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رتبۃ ارفعہا لک فی الاخرۃ الی یوم القیامۃ
یعنی تو نے جو آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح کی تو جو کوئی اوسمین سے ایک بیت پڑہیگا مینے بعدد ہر پڑہنے والیکے تجھے ایک رتبہ دیا جسکو مین تیری لیے آخرت مین بلند کرونگا روز
قیامت تک **۵۶ ابو بکر نابلسی رضی اللہ عنہ حکایت** ابن شعشاع مصری رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو بکر نابلسی کو بعد اونکے قتل ہونیکے خواب مین
اخرجہ ابن عساکر
دیکھا اور وہ نہایت اچھی ہیئت مین تہے یہ منجملہ اون لوگونکے ہین جنکو بنی عبید نے سنت پر قتل کیا تہا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا ؎ حَبَانِي مَالِكِي بِدَوَامِ عِزٍّ
وَوَاعَدَنِي بِقُرْبِ الْاِنْتِصَارِ ✚ وَقَرَّبَنِي وَاَدْنَانِي اِلَيْهِ ✚ وَقَالَ انْعَمْ بِعَيْشٍ فِيْ جِوَارِي ✚ یعنی مجھے میرے مالک نی ہمیشہ کی عزت عنایت کی اور مجھسے وعدہ فرمایا ہے
کہ مین عنقریب بدلہ لونگا اور مجھے اپنے قریب ونزدیک کیا اور مجھسے کہا تو خوب عیش کر میری جوار مین اخرجہ ابن عساکر **۵۷ فضل سفیان ثوری رضی اللہ عنہ**
حکایت عبد الرحمن بن مہدی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے سفیان ثوری کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا نہین تہا مگر یہ کہ لحد مین رکہا گیا اور
اللہ تعالی کے روبرو کہڑا ہوا سو اوسنے مجھسے حساب یسیر لیا پہر مجھے جنت کی طرف حکم دیا مین اوسکے رئیحین واشجار مین تہا نہ کوئی آہٹ سنتا تہا نہ کسی طرحکی حرکت کہ
ناگاہ ایک آواز آئی کہتا ہی ای سفیان بن سعید کیا تو جانتا ہے کہ تو نے اللہ کو اپنے نفس پر اختیار کیا مینے کہا اِیْ وَاللہِ یعنی ہان قسم ہے اللہ کی مینے ایسا کیا پس مجھپر
ہر طرف سے صوانی نثار کیا اخرجہ ابن عساکر **ف** صوانی جمع صینی یعنی برتن جو منسوب ہین طرف چین کی اور نثار یعنی پراگندہ ہونا موتیون کا یعنی ہر طرف سے مجھپر موتی نثار ہونے لگے
۵۸ فضل امام شافعی رضی اللہ عنہ حکایت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے شافعی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا مینے اونسے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ
کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور مجھپر تاج رکہا اور میرا نکاح کر دیا اور مجھسے فرمایا یہ اس سبب سے ہے کہ تو نے فخر نہ کیا اوس چیز کے ساتھ جس سے مینے تجھے راضی کیا اور تکبر نہ کیا اوس خیر مین
جو مینے تجھے دی اخرجہ ابن عساکر **۵۹ حکایت** ربیع بن سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہین مینے شافعی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا مینے اونسے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ
کیا کیا کہا مجھے سونے کی کرسی پر بٹہایا اور تازے موتی مجھپر نثار کیا اخرجہ ابن عساکر **۶۰ فضل اہل سنت حکایت** اسمعیل بن ابراہیم فقیہ رحمہ اللہ کہتے ہین مینے حافظ
ابو عبد اللہ حاکم رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا پوچھا تمہارے نزدیک کون سا فرقہ اکثر ہے براہ نجات کے کہا اہل سنت اخرجہ ابن عساکر **۶۱ فضل غزو بحر حکایت**
خیثمہ بن سلیمان رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے قاری عاصم طرابلسی کو بعد اونکی وفات کے خواب مین دیکھا مینے کہا تمہارا کیا حال ہی ای ابو علی کہا ہم کنیسہ سے نہین بچا رہے تہے
ہین بعد موت کی تو مینے اونسے کہا ای عاصم تمہارا کیا حال ہی اور تم کدہر گئے کہا مین گیا الی رحمۃ اللہ واسعۃ وجنۃ عالیۃ یعنی میں اللہ کی رحمت واسع اور جنت عالی کی طرف گیا

سلہ امام شافعی رضی اللہ عنہ ... میں انکی وفات ... ہے ... انکی عمر ... سال کی ہوئی ... تصانیف ... اخبار و نوادر ... ہارون رشید ... بغداد ... سنہ وفات ... ہجری

مینے کہا کس سبب سی کہا بسبب بہت رونے میرے کے دریا مین اخرجہ ابن عساکر ۶۲ **مغفرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ تعالے** مالک بن دینار رضی اللہ عنہ
فرماتی ہین مینے مسلم بن یسار کو خواب مین دیکھا پوچھا تم نے بعد موت کی کس چیز کی ملاقات کی کہا مینے اہوال و زلازل عظام و شداد کی ملاقات کی مینے کہا تو اسکے بعد
کیا ہوا کہا جو تو دیکھتا ہے کریم سے (سے ہوتا ہے) حسنات کو ہم سی قبول فرمایا اور سیئات ہمارے لیے معاف کیں اور تبعات کا ہمارے لیے ضامن ہوا اخرجہ ابن عساکر ۶۳ **فضل
ابو جعفر محمد بن جریر رضی اللہ عنہ حکایت** حسن بن عبد العزیز ہاشمی عباسی رحمہ اللہ کہتی ہین مینے ابو جعفر محمد بن جریر کو خواب مین دیکھا
مینے کہا تمنے موت کو کیسا دیکھا کہا نہین دیکھی مینی مگر خیر مینے کہا تم نے ہول مطلع کو کیسا دیکھا کہا مینے نہین دیکھی مگر خیر مینے کہا کہ تمنے منکر و نکیر کو کیسا دیکھا کہا مینی نہین دیکھی
مگر خیر مینی کہا بیشک تیرا رب تیری ساتھ مہربان ہی تو ہمارا ذکر کرنا نزدیک تیری رب کے کہا ای ابو علی تم کہتے ہو کہ ہمارا ذکر کرنا نزدیک تیرے رب کے حالانکہ ہم تو تمکو وسیلہ کرتے ہین طرف رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اخرجہ ابن عساکر ۶۴ **اکرام یحیی بن معین رضی اللہ عنہ بسبب حدیث شریف حکایت** حبیش بن مبشر رحمہ اللہ
کہتے ہین مینی یحیی بن معین کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے قریب کیا اور نزدیک کیا و اَعطانی وحبانی یعنی مجھی عطا کیا اور تین سو حورون سے
بیاہ کیا اور دو بار مجھے اپنے اوپر داخل کیا مینے کہا کس سبب سی کہا کوئی چیز اپنی آستین سی نکالی اور کہا اس سبب سے یعنی حدیث شریف اخرجہ ابن عساکر
۶۵ **فضل ابو جعفر قاری یزید بن قعقاع رضی اللہ عنہ حکایت** سلیمان عمری رحمہ اللہ کہتی ہین مینی ابو جعفر قاری یزید بن قعقاع کو خواب
مین دیکھا کہ کہتی ہین تو میری طرف سی میری اخوان کو سلام کہہ اور اونکو خبر دی کہ اللہ نے مجھے شہدا مین سی کیا جو کہ زندہ ہین اور رزق دی جاتی ہین اور ابو حازم کو سلام کہہ اور
اوس سی کہہ کہ ابو جعفر تجھسے کہتا ہے الکَیْسَ الکَیْسَ یعنی ہوشیار رہ کیونکہ اللہ اور اوسکے فرشتے تیری مجلس کو عشیات مین دیکھتی ہین اخرجہ ابن عساکر **ف** عشیات
جمع ہے عشیۃ کی عشیہ بمعنی شبانگاہ یعنی ما بین مغرب و عشا اور ایک گروہ نی کہا ہی کہ عشا سورج ڈھلنے سے طلوع فجر تک ہی۔ کذا فی الصراح ۶۶ **مغفرت ابن مبارک
رضی اللہ عنہ بسبب رحلت حکایت** زکریا بن عدی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابن مبارک کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نی تمہاری ساتھ کیا کیا کہا مجھی
بخشدیا بسبب میری رحلت کی اخرجہ ابن عساکر **ف** رحلہ بالکسر بمعنی کوچ کردن یعنی چونکہ مینے طلب علم حدیث کے لیے جا بجا سفر کیا اسلیے اللہ تعالی نی میری مغفرت
فرمائی ۶۷ **حکایت** محمد بن فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہما کہتے ہین مینے ابن مبارک کو خواب مین دیکھا مینے کہا تمنے کون سی عمل کو فضل پایا کہا وہ امر جسمین کہ مین تہا
مینے کہا رباط و جہاد کہا ہان اخرجہ ابن عساکر **ف** دشمن کی سرحد کی حفاظت کرنیکو رباط کہتے ہین ۶۸ **درجہ علم و حزن حکایت** یزید بن مذعور رحمہ اللہ
کہتے ہین مینے اوزاعی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا مینے کہا ای ابو عمرو مجھے ایسی چیز بتاؤ جس سی مین اللہ کی طرف تقرب کرون کہا مینے وہان نہین دیکھا کوئی درجہ کہ وہ
بلند تر ہو درجہ علما سی اور اونکے بعد درجہ غمگین و حزین لوگون کا ہے اخرجہ ابن عساکر ۶۹ **فضل استغفار حکایت** عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہما
کہتے ہین مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا بعد اونکی وفات کے مینے کہا تم نے کونسے عمل کو فضل پایا کہا استغفار کو ای میرے بیٹے اخرجہ ابن عساکر ۷۰ **ذرا سا
سنت کا اظہار موجب مغفرت ہے حکایت** عبد اللہ بن عبد الرحمن رحمہ اللہ کہتی ہین مینے خلیفہ متوکل کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نی تمہاری ساتھ
کیا کیا کہا مجھے بخش دیا مینے کہا تمکو بخشدیا حالانکہ تمنے کیا جو کچھ کہ کیا کہا ہان بسبب قلیل سنت کی جسکو مینے ظاہر کیا اخرجہ ابن عساکر ۷۱ **فضل شہادت لا الہ الا اللہ
حکایت** حجاج بن تیلہ رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین حسن و فرزدق کی پاس حاضر ہوا نزدیک ایک قبر کے حسن نی فرزدق سی کہا تو نے اس دن کی لیے کیا تیار کر رکھا ہی کہا شہادت
لا الہ الا اللہ کی ستر برس سی حسن چپ ہو رہے لبطہ بن فرزدق کہتی ہین مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا بعد اونکی موت کی مجھسے کہا بیٹا اوس کلمی نے مجھی نفع دیا جسکے ساتھ مینی
حسن سی خطاب کیا تہا اخرجہ ابن عساکر ۷۲ **فضل درود شریف حکایت** عبد اللہ بن صالح صوفی رحمہ اللہ کہتی ہین بعض اصحاب حدیث خواب مین دیکھے گئے
اونسی کہا گیا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا پوچھا کس چیز کے سبب سے کہا بسبب درود بھیجنے میرے کے میری کتابون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اخرجہ ابن عساکر
۷۳ **فضل عامر بن قیس رضی اللہ عنہ حکایت** یزید بن نعامہ کہتے ہین کہ ایک زندہ آدمی نی ایک مردی کو دیکھا اوس سی میت نی کہا ای فلان

تو لوگون کو خبر دیدے کہ موعد عامر بن قیس کا قیامت کے دن مثل چاند چودھوین رات کے ہوگا اخرجہ ابن عساکر ۷۴ **فضل امام مالک بن انس**
رضی اللہ عنہ حکایت عبدالرحمن بن زید بن اسلم رحمہ اللہ کہتے ہین مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا اور اونپر ایک لنبی ٹوپی تھی مینے کہا تمہارے
رب نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے زینت علم کے ساتھ مزین کیا مینے کہا مالک بن انس کہان ہین کہا مالک فوق فوق
وہ فوق کہتے اور اپنا سر اوٹھاتے رہے یہانتک کہ ٹوپی اونکے سر سے گر پڑی اخرجہ ابن عساکر ۷۵ **اکرام بشر حافی رضی اللہ عنہ حکایت** ہشام بشر حافی
رضی اللہ عنہ کے بھانجے کہتے ہین مینے اپنے ماموں کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا اللہ نے مجھے بخشدیا اور جو کچھ کہ اللہ نے اونکا اکرام
کیا اوسکا ذکر کرنے لگے مینے کہا اللہ نے تمسے کچھ کہا کہا ہان مجھسے فرمایا ای بشر تونے مجھسے حیا نکی کہ تو ایسا ڈرتا ایک نفس پر ڈرا جو کہ میرا ہی اخرجہ ابن عساکر
۷۶ **حکایت** حسین بن اسمٰعیل محاملی کہتے ہین مینے قاشانی کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا اونہون نے میری طرف اشارہ کیا کہ اونہون
نے بعد شدت کی نجات پائی مینے کہا تم احمد بن حنبل کے حق مین کیا کہتے ہو کہا اللہ نے اونکو بخشدیا مینے کہا بشر حافی کہا اوسکی پاس تو اللہ کی طرف سے ہر دن مین دو بار کرامت
آتی ہی اخرجہ ابن عساکر ۷۷ عاصم حربی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے خواب مین دیکھا گویا مین دروازۂ شام مین داخل ہوا مجھے بشر حافی ملے مینے کہا کہانسے آئے کہا علیین
سے کہا احمد بن حنبل نے کیا کیا کہا مین ابھی احمد بن حنبل اور عبدالرزاق وراق کو اللہ کے روبرو چھوڑ کے آیا ہون وہ دونون کھا پی رہے ہین عیش و آرام کر رہے
ہین مینے کہا تو پھر تم کہا اللہ نے میری قلت رغبت کو طعام مین جان لیا ہے اسلیئے اپنی طرف دیکھنے کو میرے واسطے مباح کردیا ہی اخرجہ ابن عساکر ۷۸ **حکایت**
ابو جعفر سقا رحمہ اللہ کہتے ہین مینے بشر حافی کو اور معروف کرخی کو خواب مین دیکھا گویا وہ آرہے ہین مینے کہا کہان سی کہا جنت فردوس سی اور مینے موسی کلیم الرحمن عز وجل
کی زیارت کی اخرجہ ابن عساکر ۷۹ **حکایت** قاسم بن منبہ رحمہ اللہ کہتے ہین مینے بشر حافی کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا
کہا مجھے بخشدیا اور مجھسے کہا ای بشر مینے تجھکو اور اوسکو جو تیرے جنازے کے ساتھ گیا بخشدیا مینے کہا ای رب اور ہر ایک کو جو مجھے دوست رکھے فرمایا اور اوسکو جو تجھکو
دوست رکھے روز قیامت تک اخرجہ ابن عساکر ۸۰ **حکایت** احمد دورقی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ میرا ایک پڑوسی مرگیا مینے اوسے رات کو خواب
مین دیکھا اور اوسپر دو حلے تھے مینے کہا تیرا کیا قصہ ہی کہا ہمارے قبرستان مین بشر حافی دفن کیے گئے تو اہل قبرستان کو دو دو حلے پہنائے گئے اخرجہ ابن عساکر
۸۱ حجاج بن شاعر رحمہ اللہ تعالی کہتی ہین کہ بشر حافی خواب مین دیکھے گئے اونسے کہا گیا کہ اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور فرمایا ای بشر تونے
میری عبادت نہین کی بقدر اوس چیز کے کہ مینے تیرے نام کو بلند کیا اخرجہ ابن عساکر ۸۲ **حکایت** ایک آدمی نے بشر کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے
تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور مجھسے فرمایا ای بشر اگر تو میرے لیے انگارے پر سجدہ کرے تو تو اوسکی مکافات نہ کرسکے جو بات مینے تیرے واسطے اپنے
بندون کے دلون مین رکھی ہی اخرجہ ابن عساکر ۸۳ **حکایت** محمد بن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہین جب کہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا انتقال ہوگیا تو مجھے بہت غم ہوا مین
رات کو سویا تو مینے اونکو خواب مین دیکھا اور وہ اپنی چال مین تبختر کرتے ہین مینے کہا ای ابو عبداللہ یہ کون چال ہی کہا چال ہی خدام کی دار السلام مین مینے کہا اللہ نے
تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور تاج پہنایا اور مجھے دو نعلین سونے کی پہنائین اور فرمایا ای احمد یہ بدلا ہے تیرے قول کا کہ قرآن میرا کلام ہی پھر مجھسے فرمایا ای
احمد تو مجھسے وہ دعائین مانگ جو تو دنیا مین مانگا کرتا تھا مینے کہا ای رب تو ہر شے ہبہ کردی فرمایا مینے ہبہ کی مینے کہا بقدرتک علی کل شی یعنی ساتھ قدرت تیری کے
ہر چیز پر مجھسے فرمایا تو نے سچ کہا مینے کہا تو مجھسے کسی چیز کا مت پوچھ اور میری لیے ہر چیز بخشدے فرمایا مینے کیا پھر فرمایا ای احمد یہ جنت ہی سو تو اوٹھ کھڑا ہو اور اوسکی طرف
داخل ہو مین داخل ہوا تو ناگاہ سفیان ثوری ملی اور اونکے دو بازو تھے سبز ونکے ساتھ ایک کھجور سے دوسری کھجور کی طرف اوڑتے پھرتے تھے اور کہتی تھی الحمد للہ الذی
صدقنا وعدہ واورثنا الارض نتبوأ من الجنۃ حیث نشاء فنعم اجر العاملین مینے اونسے کہا کہ عبدالوہاب وراق نے کیا کیا کہا مینے اونکو ایک دریا مین نور کے اوپر
آب شیرین مین نور کے چھوڑا ہے یزاد بہا الملک الغفور مینے اونسے کہا بشر حافی نے کیا کیا کہا بخ بخ یعنی واہ واہ اور کون ہی مثل بشر کی اونکو مینے ملک جلیل کے روبرو چھوڑا ہے

اور اونکی آنگلمائے کا ایک خوان ہے اور جلیل ادبیر متوجہ ہے اور فرماتا ہے کہ اے شخص جسنے نہین کمایا اور پیا ہے وہ شخص کہ نہین پیا اور عیش و آرام کرا ہے وہ شخص کہ تنعم نہین کیا اذا رونیا مین اخرجہ ابن عساکر **۸۴ ابو دلف عجلی رحمہ اللہ حکایت** دلف بن ابی دلف عجلی کہتے ہین مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا کہ وہ ایک وحشتناک دشوار گھر مین ہین جسکی دیوارین سیاہ ہین اور ناگاہ اوسکی زمین مین راکھ کا اثر ہے اور ناگاہ میرے باپ برہنہ اپنے سر کو دونون گھٹنون کی درمیان مین رکھے ہوئے ہین مجھسی مثل پوچھنے والے کے کہا دلف مینے کہا ہان اصلح اللہ الامیر وہ یہ شعر پڑھنے لگے ؎ اَبْلِغَنْ اَهْلَنَا وَلَا تُخْفِ عَنْهُمْ مَا لَقِيْنَا فِي الْبَرْزَخِ الْخَنَّاقِ ۔ قَدْ سُئِلْنَا عَنْ كُلِّ مَا فَعَلْنَا ۔ فَارْحَمُوْا وَحْشَتِيْ وَمَا قَدْ اُلَاقِيْ ۔ یعنی تو پہنچادی ہمارے گھر والونکو جو کچہہ مینے برزخ مین تنگی پائی اور اونسی پوشیدہ نہ رکھ ہمنے جو کیا تہا اوس سب سے پوچھے گئے سو تم میری وحشت پر اور جو مین ملاقات کر رہا ہون اوسپر رحم کرو کیا تو سمجھ گیا مینے کہا ہان پہر یہ شعر پڑھنے لگے ؎ فلو انا اذا متنا ترکنا ۔ لکان الموت راحۃ کل حی ۔ ولکنا اذا متنا بعثنا ۔ ونسأل بعدہ عن کل شیٔ ۔ یعنی اگر یہ بات ہوتی کہ جبوقت ہم مرجاتی چھوڑ دی جاتی تو البتہ موت ہر زندی کی راحت ہوتی ولیکن ہم جبوقت مرجائینگے تو اوٹھائے جاوینگے پہر اوسکی بعد ہر چیز سے پوچھے جاوینگے پہر وہ چلے گئے کہا اور مین بیدار ہوگیا اخرجہ ابن عساکر **۸۵ ذکر حجاج حکایت** اصمعی رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہا مینے حجاج کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تیرے ساتھ کیا کیا کہا اوسنے مجھے ہر قتل کی عوض قتل کیا جس سی مینے کسی انسان کو قتل کیا تہا۔ پہر مینے اوسکو برس بہر کے بعد دیکھا پوچھا اللہ نے تیرے ساتھ کیا کیا کہا کیا تونے پہلے برس اسکا نہین پوچھا تہا اخرجہ ابن عساکر **۸۶ عمر بن عبد العزیز** رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے حجاج کو خواب مین دیکھا گویا ایک مردار پڑا ہوا ہے مینے کہا یہ کیا ہی کہا اگر تو اس سی کلام کریگا تو وہ تجھسے بات کریگا مینے اوسکو پاؤن سی ٹھوکر ماری تو اوسنے میری طرف اپنا سر اوٹھایا اور اپنی آنکھین کہولین مینے اوس سی کہا تو کون ہی کہا مین حجاج ہون اللہ پر مینے قدوم کیا تو اوسکو شدید العقاب پایا تو اوسنے مجھے قتل کیا بعوض ہر قتل کے جو مینے قتل کیا اور مین یہ ٹھیرا ہوا ہون روبرو اللہ کی انتظار کر رہا ہون جسکا موحدین اپنے رب سی انتظار کرتی ہین یا جنت کی طرف یا نار کی طرف اخرجہ ابن عساکر **۸۷ حکایت** اشعث حُدَّانی رحمہ اللہ کہتی ہین مینے حجاج کو خواب مین بری حال سے دیکھا مینے کہا اللہ نے تیرے ساتھ کیا کیا کہا نہین قتل کیا مینے کسیکو کوئی قتل مگر اوسکے عوض مجھے قتل کیا مینے کہا پہر کیا ہوا کہا پہر مجھے نار کی طرف حکم دیا مینے کہا پہر کیا ہوا کہا پہر مین امید رکہتا ہون اوس چیز کی جسکی لا الٰہ الا اللہ والے امید رکہتے ہین اخرجہ ابن عساکر

۸۸ یزید نحوی و ابو مسلم خراسانی و ابراہیم بن صائغ رضی اللہ عنہم حکایت ابو الحسن رحمہ اللہ کہتے ہین مینے خواب مین دیکھا گویا مین ایک موضع فراخ مین داخل ہوا ناگاہ ایک آدمی تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور ایک شخص اوسکی روبرو بریان کیا جا رہا ہے مینے کہا یہ بیٹھنے والا کون ہی کہا گیا کہ یہ یزید نحوی ہی اور یہ ابو مسلم یعنی خراسانی صاحب دعوت ہے یہ اوسکے روبرو تلا جا رہا ہے مینے کہا ابراہیم صائغ کا کیا حال ہی کہا وہ تو اعلیٰ علیین مین ہی اوس تک کون پہنچتا ہی ابو الحسین کہتے ہین کہ مجھسی خواب مین کہا گیا کہ جو تونے دیکھا ہی اسکو ایک صالح آدمی نے کور یعنی ناحیہ خراسان مین دیکھا ہی سو وہ بعد اسکے ہمارے پاس آتا اور ذکر کرتا تہا کہ بلخ مین ایک آدمی ہی کہ اوسنے یہ خواب دیکھا اور سمرقند و جرجان و کور خراسان مین اخرجہ ابن عساکر **فائدہ** مترجم عفا اللہ عنہ کہتا ہے ابو مسلم عبد الرحمن بن مسلم وقیل عثمان الخراسانی القائم بالدعوۃ العباسیۃ قتل فی دولتہ ستمائۃ الف صبرًا فقیل لعبد اللہ بن المبارک ابو مسلم خیر او الحجاج قال لا اقول ان ابا مسلم کان خیرًا من احد ولکن کان الحجاج شرًا منہ وکانت ولادتہ فی سنۃ مائۃ للھجرۃ والخلیفۃ یومئذ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ فی رستاق وقتلہ المنصور العباسی وکان قتلہ یوم الخمیس لخمس بقین من شعبان وقیل للیلتین وقیل یوم الاربعاء سبع لیال خلون منہ سنۃ سبع وثلاثین ومائۃ وقیل غیر ذلک برومیۃ المدائن وھی بلیدۃ بالغرب من الانبار علی دجلۃ بالجانب الشرقی معدودۃ من مدائن کسری وقد ترجم لہ ابن خلکان ترجمۃ بسیطۃ فی صفحہ ۳۹۶ من الجزء الاول واما یزید النحوی فھو ابو سعید القرشی مولاھم النحوی نحو بطن من الازد ابو الحسن المروزی عن بیامہ وعکرمۃ وعنہ ابو حمزۃ السکری وفرج بن ابی مریم وثقہ ابن معین قتلہ ابو مسلم سنۃ احدی وثلاثین ومائۃ کذا فی الخلاصۃ قال فی التھذیب قتلہ لامرہ ایاہ بالمعروف

ابو الحسین

۸۹ ۔ صالح بن عبد القدوس رضی اللہ عنہ حکایت احمد بن عبد الرحمن صیرفی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے صالح بن قدوس کو ہنستے ہوئے خوش خوش دیکھا میں نے کہا تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کیا کیا میں اوس بات کو ڈرتا تھا جسکے ساتھ تم متہم تھے یعنی زندقہ کہا میں اپنے رب پر وارد ہوا اور اوسپر کوئی پوشیدہ چیز مخفی نہیں ہے سو اوسنے رحمت کے ساتھ میرا استقبال کیا اور فرمایا میں تیری براءت جان چکا ہوں اوس چیز سے جسکے ساتھ تو تہمت کیا جاتا تھا اخرجہ ابن عساکر **۹۰ ابو یزید طیفور بسطامی رضی اللہ تعالی عنہ ۔ حکایت** فرماتے ہیں میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا عرض کیا یا امیر المؤمنین آپ مجھے کوئی ایسا کلمہ سکھائیں جو مجھکو نفع دے فرمایا کیا اچھی ہے تواضع اغنیاء کی واسطے فقراء کے اور امید اللہ کے ثواب کی عرض کیا اور زیادہ فرمائیں فرمایا اس سے زیادہ تر اچھا ہے فخر فقراء کا اغنیاء پر اوس چیز کے اعتماد پر جو کہ اللہ کے پاس ہے عرض کیا اور زیادہ فرمائیے تو اونھوں نے اپنی ہتھیلی کھولدی اوسمیں سونے کے پانی سے لکھا ہوا تھا ؎ قد کنت میتا فصرت حیا + وعن قریب تکون میتا + فابن بدار البقاء بیتا + واھدم بدار الفناء بیتا + یعنی تو مردہ تھا پھر زندہ ہو گیا اور عنقریب تو مردہ ہوگا سو تو دار بقا میں گھر بنا اور دار فنا میں گھر ڈھادے اخرجہ ابن عساکر **۹۱ فضل صبر و فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ حکایت** بعض کہنے والوں سے مروی ہے کہا میں نے سعید بن سالم قداح رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا میں نے کہا اس قبرستان میں افضل کون ہے کہا صاحب اس قبر کا میں نے کہا وہ بہتر فاضل کس سبب سے ہوا کہا وہ مبتلا ہوا تو اوسنے صبر کیا میں نے کہا فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے کیا کیا کہا ہیہات وہ تو ایسا حلہ پہنائے گئے کہ دنیا اور اسکے حواشی کی قیمت نہیں ہو سکتی ہے اخرجہ ابن عساکر **۹۲ فضل استغفار حکایت** ابو الفرج غیث بن علی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابو الحسن عاقولی مقری کو خواب میں بہیئت صالحہ دیکھا میں نے اونکا حال پوچھا اونھوں نے اچھا ذکر کیا میں نے کہا کیا تم مر نہیں گئے کہا ہاں میں نے کہا تم نے موت کو کس طرح دیکھا کہا حسن یا جید دیکھا یعنی اچھا اور وہ خوش تھے میں نے کہا تمہاری مغفرت ہوئی اور تم جنت میں داخل ہوئے کہا ہاں میں نے کہا تو کونسا عمل افضل ہے کہا وہاں کوئی شے استغفار سے زیادہ تر نافع نہیں ہے تو استغفار بہت کیا کر اخرجہ ابن عساکر **۹۳ فضل ضبط طریق مسلمین حکایت** حسن بن قریش حرانی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابو جواد امیر کو خواب میں دیکھا میں نے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا میں نے کہا کس سبب سے کہا بسبب ضبط کرنے میرے کے راہ مسلمانوں اور راہ حاجیوں کو اخرجہ ابن عساکر **۹۴ فضل دارقطنی رضی اللہ عنہ حکایت** ابو نصر بن ماکولا رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا گویا میں ابو الحسن دارقطنی کا حال آخرت میں پوچھ رہا ہوں مجھسے کہا گیا کہ وہ تو جنت میں امام پکارے جاتے ہیں یعنی اہل آخرت اونکو امام کہتے ہیں اخرجہ ابن عساکر **۹۵ یوسف بن حسین رازی صوفی رضی اللہ عنہ حکایت** ابو خلف وزان رحمہ اللہ کہتے ہیں یوسف بن حسین رازی صوفی خواب میں دیکھے گئے اونسے کہا گیا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھپر رحم کیا اور مجھے بخشدیا کہا گیا کس سبب سے کہا بسبب چند کلموں کے جنکو میں وقت موت کے کہا تھا میں نے کہا اللھم نصحت الناس قولا وخنت نفسی فعلا فھب خیانۃ فعلی لنصیحۃ قولی اخرجہ ابن عساکر یعنی الٰہی میں لوگونکو قول سے نصیحت کی اور فعل سے میں نے اپنے نفس کی خیانت کی سو تو میرے فعل کی خیانت کو میری نصیحت قول کو ہبہ کردے **۹۶ مغفرت ابو نواس رحمہ اللہ تعالی حکایت** عبد اللہ بن صالح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابو نواس خواب میں دیکھے گئے اور وہ نعمت کبیر میں تھے اونسے کہا گیا کہ اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور یہ نعمت مجھے دی کہا گیا کس سبب سے حالانکہ تم تو مخلط تھے کہا ایک رات بعض صالحین قبرستان کی طرف آئے سو اونھوں نے اپنی چادر بچھائی اور دو رکعت نماز پڑھی اور اوسمیں دو ہزار بار قل ھو اللہ احد پڑھا اور اوسکا ثواب اہل مقابر کو دیا تو اللہ تعالی نے ساری قبرستان والوں کو بخشدیا میں بھی اونکی جملہ میں داخل ہو گیا اخرجہ ابن عساکر **۹۷ ۔ حکایت** محمد بن نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابو نواس کو دیکھا اور میں درمیان سوتے جاگتے کے تھا میں نے کہا ابو نواس کہا یہ وقت کنیت کا نہیں ہے میں نے کہا حسن بن ہانی کہا ہاں میں نے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا بسبب چند ابیات کے جنکو میں نے اپنی بیماری میں کہا تھا قبل موت کے وہ تکیہ کے نیچے رکھے ہیں میں اوسکے گھر آیا تکیہ اوٹھایا تو ناگاہ ایک رقعہ تھا اوسمیں یہ اشعار لکھے ہوئے تھے ؎ یا رب ان عظمت ذنوبی کثرۃ +

فلقد علمت بان عفوك اعظم + ان كان لا يرجوك الا محسن + فمن الذي يدعو ويرجو المجرم + ادعوك رب كما امرت تضرعا + فاذا رددت يدي
فمن ذا يرحم + مالي اليك وسيلة الا الرجا + وجميل عفوك ثم اني مسلم + اخرجه ابن عساكر یعنی ای رب اگرچہ میرے گناہ براہ کثرت عظیم ہوگئی مین سو تو
مینے جان لیا ہے کہ تیرا عفو زیادہ تر عظیم ہے - اگر سوا نیک کے تجسے اور کوئی امید نہ رکہے تو پہر مجرم کس کو پکارے کس سے امید رکہے ای رب مین تجہے پکارتا ہون زاری کے
جیسا کہ تونے حکم دیا ہے سو جسوقت تو میرے ہاتہہ کو رد کردے تو وہ کون ہے کہ رحم کرے سوای رجا کے میرا کوئی وسیلہ تیری طرف نہین ہی اور جمیل عفو تیرا پہر مین مسلمان
ہون ۹۸ ابو بکر اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ابو نواس خواب مین دیکہے گئے اونسے کہا گیا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا بسبب چند ابیات کی جنکو مین نے
نرگس مین کہا تہا ۓ تامل في نبات الارض وانظر + الى آثار ما صنع المليك + عيون من لجين فاخرات + واحداق كما الذهب السبيك + على
قضب الزبرجد شاهدات + بان الله ليس له شريك + اخرجه ابن عساكر یعنی زمین کی روئیدگی مین غور کر اور نظر کر طرف آثار اوس چیز کے جسکو بادشاہ نے
بنایا ہے عمدہ آنکہین ہین چاندی مین اور حلقے ہین جیسے سونا گلایا ہوا زبرجد کی نلکی پر یہ سب اس بات کی گواہ ہین کہ اللہ تعالے کے لیے کوئی شریک نہین ہے

۹۹ **حافظ یعقوب بن سفیان رضی اللہ عنہ حکایت** عبدان بن محمد مروزی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ یعقوب بن سفیان حافظ کا انتقال
ہوا مینے اونکو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا اور مجہے حکم دیا کہ مین آسمان مین حدیث کرون جسطرح مین زمین مین حدیث کرتا تہا سو
مینے جو تہے آسمان مین حدیث کی فرشتے مجہپر جمع ہوگئی اور جبریل مجہپر مستملی ہوے اور اونہون نے سونے کی قلمون سے لکہا اخرجہ ابن عساکر ۱۰۰ **مغفرت حاضرین**
جنازہ حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ حکایت ابو عبید بن حربویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی جنازہ سری سقطی مین حاضر ہوا جب کچہہ
رات گئی تو اوسنے اونکو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہکو بخشدیا اور اونکو جو میرے جنازے مین حاضر ہوئے اور مجہپر نماز پڑہی اوسنے کہا مین بہی اونمین
سے ہون جنہون نے تیر نماز پڑہی اور تمہاری جنازے مین حاضر ہوے تو اونہون نے ایک کاغذ لکہا ہوا نکالا اوسمین نظر کی سو اوسمین اوسکا نام نہ دیکہا اوسنے کہا ہان مین حاضر
ہوا تہا کہا اونہون نے پہر دیکہا تو اوسکا نام حاشیہ مین تہا اخرجہ ابن عساکر ۱۰۱ **افضل مجالس اہل حدیث حکایت** ابو القاسم ثابت بن احمد بن حسین
بغدادی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو القاسم سعد بن محمد زنجانی کو خواب مین دیکہا کہ وہ مجہسے باربار کہتے ہین ای ابو القاسم بیشک اللہ اہل حدیث کی لیے عوض ہر مجلس کے
جسمین وہ بیٹہتے ہین ایک گہر جنت مین بناتا ہے اخرجہ ابن عساکر ۱۰۲ **ابو زرعہ رضی اللہ عنہ حکایت** محمد بن مسلم بن وارہ رحمہ اللہ کہتے ہین
مینے ابو زرعہ کو خواب مین دیکہا مینے اونسے کہا تمہارا کیا حال ہی کہا احمد الله على الاحوال كلها یعنی مین اللہ کی حمد کرتا ہون سب حالتون پر مین حاضر کیا گیا پہر مین اللہ تعالے
کے روبرو کہڑا ہوا مجہسے فرمایا ای عبید الله لم تذرعت في القول في عبادي قلت رب انهم حاولوا دينك قال صدقت یعنی تونے کیون جرات کی اندر قول کے
میری بندون مین مینے کہا ای رب اونہون نے تیری دین کا قصد کیا یعنی مینے جرح و تعدیل اسی لیے کی کہ لوگونکی تحریف و تبدیل تیری دین مین نہو فرمایا تونے سچ کہا پہر طاہر
خلقانی لایا گیا فاستعديت عليه الى ربي یعنی مینے اوسکی نالش اپنی رب سے کی اوسنے سو درے حد کے اوسے مارے پہر اوسکو قید کا حکم دیا پہر فرمایا عبید اللہ کو اوسکے اصحاب
کے ساتہہ ملاؤ ابو عبد اللہ اور ابو عبد اللہ سفیان ثوری اور مالک بن انس اور احمد بن حنبل اخرجہ ابن عساکر ۱۰۳ **حکایت** حفص بن عبد اللہ رحمہ اللہ کہتے ہین
مینے ابو زرعہ کو بعد موت کے خواب مین دیکہا کہ آسمان دنیا مین فرشتون کو نماز پڑہا رہے ہین مینے کہا تم اس رتبے کو کس سبب سے پہونچے کہا مین نے اپنی ہاتہہ سے الف الف حدیثین
لکہی ہین اونمین یون کہتا تہا عن النبي صلى الله عليه وسلم اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی مجہپر ایک درود بہیجتا ہے تو اللہ اوسپر بعوض اوسکے دس درود
بہیجتا ہے اخرجہ ابن عساکر ۱۰۴ **حکایت** یزید بن مخلد طرطوسی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو زرعہ کو بعد موت کے خواب مین دیکہا کہ سما دنیا مین ایک ایسی قوم کے
ساتہہ نماز پڑہ رہے ہین جنپر سفید کپڑے ہین اور اونپر بہی سفید کپڑے ہین اور وہ نماز مین رفع یدین کرتے ہین مینے کہا ای ابو زرعہ یہ لوگ کون ہین کہا فرشتے ہین مینے کہا تمنے یہ
رتبہ کس سبب سے پایا کہا بسبب رفع یدین کے نماز مین مینے کہا کہ جہمیہ نے تو ہماری اصحاب کو رفع یدین مین ایذا دیا ہے کہا چپ رہ احمد بن حنبل نے اونپر پانی کو اوپر سے بند کر دیا ہے

اخرجہ ابن عساکر ۵ ۱۰۵ حکایت ابن ابو العباس مرادی رحمہ اللہ کہتے ہین میننے ابو زرعہ کو خواب مین دیکہا میننے اونسی کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مین میری رب سے ملا مجہسے فرمایا ای ابو زرعہ میری پاس بچے کو لاتے ہین تو مین اوسکو جنت کی طرف حکم دیتا ہون تو پہر اوس شخص کو کیونکر حکم نہ دون جو کہ سنن کو حفظ رکہتا ہے میرے بندون پر پہنچاتا ہے کہ جنت سی جس جگہہ تو چاہے اخرجہ ابن عساکر ۱۰۶ فضل توبہ حکایت صدقہ بن یزید رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین مینے تین قبرون کو دیکہا کہ وہ زمین بلند پر ناحیہ طرالبس یا انطابلس مین تہین ایک قبر پر یہ لکہا ہوا تہا ۵ وکیف یلذ العیش من ہو موقن + بان المنایا بغتۃً ستعاجلہ + وتسلبہ ملکا عظیما ونخوۃ + وتسکنہ البیت الذی ہو اہلہ + یعنی عیش کیونکر لذت دیگا اوسکو جو یہ یقین رکہتا ہی کہ جلدی ہی موت ناگہان اوسکو لے لیگی اور ملک عظیم اور نخوت کو اوس سے چہین لیگی اور ایسے گہر مین اوسکو بسائیگی جسکا وہ رہنے لینے والا ہے اور دوسری قبر پر یہ لکہا ہوا تہا ۵ وکیف یلذ العیش من ہو عالم + بان الہ الخلق لا بد سائلہ + فیاخذ منہ ظلمہ لعبادہ + ویجزیہ بالخیر الذی ہو فاعلہ + یعنی عیش کسطرح لذت دیگا اوس شخص کو جو یہ جانتا ہی کہ خلق کا معبود ضرور ہی اوس سی سوال کریگا پہر اوس سی لیگا اوسکا ظلم جو اوسنی اوسکی بندون پر کیا ہی اور جزا دیگا اوسکو خیر کی جو اوسنی کی ہی اور تیسری قبر پر یہ لکہا ہوا تہا ۵ وکیف یلذ العیش من ہو صائر + الی جدث تبلی الشباب منازلہ + وتذہب حسن الوجہ من بعد ضوئہ + سریعا ویبلی جسمہ ومفاصلہ + یعنی کیسی لذت دیگا عیش اوس شخص کو جو جانیوالا ہے طرف ایسی قبر کے جسکی منزلین جوانی کو پرانا کردینگی اور جلد موںہہ کی خوبصورتی کو بعد اوسکی روشنی و چمک کے لیجائینگی اور اوسکا جسم اور اوسکے جوڑ بوسیدہ ہو جاوینگی اونکی قریب ایک گانون تہا مین وہان اوترا اوسمین ایک شیخ تہا مین نی اوس سی کہا کہ میننے عجیب بات دیکہی اونسی کہا وہ کیا ہی میننے کہا یہ قبرین کہا اونکا قصہ اس سی زیادہ تر عجیب ہے جو تونے اونپر دیکہا میننے کہا تم مجہسے بیان کرو کہا وہ تین بہائی تھے ایک تو بادشاہ کا مصاحب تہا شاہون شہرون پر امیر بنایا جاتا تہا اور دوسرا تاجر مالدار اپنی تجارت مین مطاع یعنی ساکہہ والا تہا جو کچہ بہی کہتا وہ اوسکا کہا مانتا اور تیسرا زاہد تہا خلوت مین رہتا تہا اپنی رب کی عبادت کیا کرتا تہا عابد کو موت آئی تو اوسکے پاس اوسکا بہائی مصاحب سلطان آیا عبد الملک بن مروان نی اوسکو ہماری بلاد کا حاکم کر دیا تہا اور تاجر بہائی بہی آیا دونون نی اوس سی کہا کیا تو کسی چیز کی وصیت نہین کرتا ہی کہا واللہ میرے لیے مال نہین ہی کہ مین اوسمین وصیت کرون نہ مجہپر قرض ہی کہ مین اوسکی وصیت کر جاؤن اور نہ مین کچہہ سامان دنیا کا چہوڑ جاؤنگا لیکن مین تم دونون سی ایک عہد کرتا ہون سو تم اوسکی مخالفت نہ کرنا مین جب مرجاؤن تو مجہی ایک بلند زمین پر دفن کر دینا اور میری قبر پر یہ شعر لکہدینا ۵ وکیف یلذ العیش من ہو عالم الی آخرہ ـ پہر تین دن تم دونون میری قبر کی زیارت کرنا شاید تمکو نصیحت ہو ـ اوںہون نی یہی کیا جب تیسرا دن ہوا تو اوسکے پاس قبر پر بہائی اوسکا مصاحب سلطان آیا جسوقت اوسنی لوٹنے کا ارادہ کیا تو قبر کے اندر سی اوسنی ایک ہدّہ یعنی دہماکا سنا اوسنی اوسکو مرعوب کر دیا ڈرا دیا وہ گہبراتا ڈرتا ہوا لوٹ آیا جب رات ہوئی تو اوسنی اپنے بہائی کو خواب مین دیکہا کہا بہائی میننے کیا چیز تیری قبر سے سنی کہا وہ عمعہ کی دہمک تہی مجہسے کہا گیا کہ تو نے ایک مظلوم کو دیکہا تو اوسکی مدد نہ کی صبح ہوئی تو اوسنی اپنے بہائی کو اور اپنے خاص لوگونکو بلایا پہر کہا مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مین تمہاری درمیان مین کبہی نہ رہونگا پہر اوسنی امارت کو ترک کیا اور عبادت کو لازم پکڑا اور اوسکا ماوی جنگل پہاڑ وادیون کے بیچ ہوی پہر اوسکو موت آئی تو اوسکا بہائی اوسکے پاس حاضر ہوا کہا کیا تو مجہکو وصیت نہین کرتا ہے کہا کچہہ میری مال ہی نہ مجہپر کچہہ قرض ہی لیکن مین تجہسی ایک عہد کرتا ہون کہ جسوقت مین مرجاؤن تو میری قبر میرے بہائی کی قبر کے پہلو کی طرف بنا دینا اور اوسپر یہ شعر لکہدینا ۵ وکیف یلذ العیش من کان موقنا الی آخرہ + پہر تین دن میری قبر کی خبر گیری رکہنا پہر جب وہ مرگیا تو اوسکے بہائی نے یہی کیا جبکہ اوسکی قبر پر اونسے تیسرا دن ہوا تو اوسنے لوٹنے کا ارادہ کیا تو قبر سے وجبہ یعنی آواز سنا قریب تہا کہ اوسکی عقل کو کہو دی پہر وہ سہمتا ہوا لوٹ آیا جب رات ہوئی تو اپنی بہائی کو خواب مین دیکہا کہا تم کیسے ہو کہا سب خیر ہے اور توبہ کیا خوب جمع کرنیوالی ہے ہر خیر کو کہا میری بہائی کیسے ہین کہا وہ ائمہ ابرار کے ساتھ ہین کہا تو ہمارا امر یعنی کام تمہاری طرف کیا ہے اوسنے کہا جسنے کوئی چیز آگے بہیجی اوسنی اوسی کو پائی سو تو اپنے غنا کو پہلے فقر کے غنیمت جان پس تیسرا بہائی صبح کو دنیا سے علیحدہ ہوتا ہوا اوٹہا اور اپنا مال تقسیم کر دیا طاعت الٰہی پر متوجہ ہوا اور اوسکا ایک بیٹا کاسب یعنی کاروبار تجارت مین مشغول ہوا یہانتک کہ اوسکے باپ کو موت آئی کہا ابا کیا تم وصیت نہین کرتے ہو کہا بیٹا میری مال

۵۷ آواز زور دار فقا درن دیوار و جز آن ۱۲

نہیں ہی کہ مین اوسمین وصیت کرون لیکن مین تجسے ایک عہد کرتا ہون کہ جب مین مرجاؤن تو تو مجھے اپنی دونون چچاؤن کے ساتھ دفن کردینا اور میری قبر پر یہ لکھ دینا وکیف یلذ العیش من ھو صائر الی الاخرہ پہر تین دن تک میری قبر کی خبرگیری رکہنا پہر اوس جوان نے یہی کیا جب تیسرا دن ہوا تو قبر سے ایک آواز سنی اوسنے اوسکو ڈرادیا وہ ڈرتا ہوا لوٹا جب رات ہوئی تو اپنے باپ کو خواب مین دیکھا کہا بیٹا تو عنقریب ہمارے نزدیک آنیوالا ہے اور بات نکلی ہی سو تو مستعد ہوجا اپنے کوچ دسفر طویل کے لیے تیاری کر اور جس گھر سے تو کوچ کرنے والا ہے اوس سے اپنا سامان واسباب اوس گھر کی طرف اوٹھالیجا جسمین تو رہنے بسنے والا ہے اور تو لمبی تمناؤن کی ساتھ دہوکا نہ کہا جیسے ساتھ تجسے لوگون نے دہوکا کہایا اپنے امر معاد مین کوتاہی کی پہر مرتے وقت نادم ہوے اور عمر کی ضایع کرنے پر تاسف کیا سو مرتے وقت نہ ندامت نے اونکو کچہ نفع دیا اور نہ تقصیر پر افسوس کرنے نے اونکو نجات دی بیٹا تو جلدی کر پہر جلدی کر اوس شیخ نے کہا کہ جب رات اوس جوان نے خواب دیکھا اوسکی صبح کو مین اوسکی پاس گیا اوسنے خواب مجسے بیان کیا اور کہا کہ جو بات میرے باپ نے کہی ہے میرا گمان یہی ہے کہ اوسنے مجھے دہمکایا اور میری اجل سے صرف تین مہینے یا تین دن باقی رہے ہین کیونکہ اوسنے مجھے ساتھ مبادرت کے تین بار ڈرایا ہے پہر جب تیسرے دن کا آخر ہوا تو اوسنے اپنی بی بی بچون کو بلایا اور اونکو رخصت کیا پہر قبلے کی طرف موہنہ کیا اور کلمہ شہادت پڑہا پہر رات کو مرگیا رحمہ اللہ تعالی اخرجہ ابن عساکر **وصل** کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب فتح الخلاق للطائف المنن والاخلاق مین منن کبری تالیف امام ربانی عبد الوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے

۱ **حکایت** امام غزالی رضی اللہ عنہ کو بعد موت کے دیکہا پوچہا کہ اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخش دیا بسبب میرے صبر کرنیکے کتابت سے جبکہ کوئی مکہی قلم پر بیٹھکر سیاہی پیتی جبتک کہ وہ خود پہر نہ اوڑجاتی تب تک مین لکہنے سے باز رہتا قال الشعرانی رحمہ اللہ ما احتقرت شیئا من الاحسان الی الدواب والحیوانات التی لم یامر الشارع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقتلہا انتہی

۲ **حکایت** کتاب مذکور مین یہی نقل کیا ہے کہ امام شعرانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ایک انعام الہی مجہپر یہ ہے کہ مین خواب مین بکثرت اموات سے ملا اور اونکا احوال دریافت کیا کہ وہ قبور مین کس کیفیت پر ہین اور یہ منامات اس کثرت سے ہوے کہ گویا بنزلہ بیداری کے تہے گو حال حیات مین مجہکو اونکا حال معلوم نہ تہا لیکن بعد ممات کے مجپہ وہ حال مجہول نہ رہا وھذا من اکبر نعم اللہ علی لکی اتہیأ للدخول البرزخ بفعل الحسنات وترک السیئات والندم علی ما فات من الطاعات وان کنت لا اعتمد الا علی عفو اللہ فان لقاء العبد المطیع عادۃ لسیدہ لیس ھو کلقاء العبد الآبق المخالف وقد عمل الصحابۃ والتابعون رضی اللہ عنہم بما یرونہ فی المنام من الاعتبارات کما ھو مشہور فی کتب الاحادیث مین ایکبار خواب مین دیکہا کہ مین زیر زمین اوترا ہون مینے اہل قبور کو احوال شدیدہ مین پایا نسأل اللہ العافیۃ کسی کو ایک کتا کاٹ رہا تہا اور کسی کو گرگ اور کسی کو بچہو اور کسی کو مچہر اور کسی کو پسو اور کسی کو جون مینے ملائکہ سے جو وہان پر تہے پوچہا کہ اصل ان معاملات کی کیا ہے جو انکی قبور مین ہین تفصیل پر منظور ہوئی ہین کہا غیبت وچغلخوری وغرور وسوء ظن وتکبر اہین فاخبرونی باصولہا دوسری بار نزول پہر قبور روضہ مین ہوا دیکہا کہ مردے حلقہ ریگ سفید پر بیٹھے باتین کرتے ہین ایک شخص نے مجسے کہا جب تو دنیا مین پہر کر جاے تو یہ دعا کرنا مینے پوچہا کون دعا کہا اللہم انی نزلت بک ما ھمنی من امر الدنیا والآخرۃ کیونکہ بلا کو وہی دور کرتا ہے جو اوسکو بہیجتا ہے جسمین ہر کرب مین یہ دعا کیا کرتا ہون علی خواص رضی اللہ عنہ فرماتے تہے ان ھذہ الوقائع التی تقع للانسان فی المنام جند من جنود اللہ تقوی ایمان صاحبہا بالغیب فکان اھلا لذلک وان کان ذلک نقصا فی حق کامل الایمان الذی لو کشف الغطاء لم یزدد یقینا فان من شرط المؤمن الکامل ان یکون ما وعد اللہ بہ او توعدہ علیہ عندہ کالحاضر علی حد سواء فافھم ذلک ترشد انتہی

۳ **حکایت** یہی کتاب مذکور مین لکہا ہے ایک نعمت الہی مجہپر یہ ہوئی کہ ایک شخص نے ائمہ اثنا عشر اہل بیت علیہم السلام کو دیکہا کہ وہ مصر مین آئے ہین پوچہا آپ کا آنا ان دنون مین یہان کس طرح سے ہوا فرمایا جئنا لنزور الشیخ عبد الوہاب الشعراوی فانا لا نعلم احدا فی مصر یحبنا کمحبتہ دیکھنے والا کہتا ہے مینے روی زمین پر کسی شخص کو اونسے زیادہ منور صورت پاکیزہ لباس خوش رائحہ نہین دیکہا گویا اونکے موہنہ اقمار تہے سب کے آگے امام علی بن ابی طالب تہے اور انکے پاس امام حسن و امام حسین تہے اونکی متصل امام زین العابدین پہر امام محمد باقر پہر امام جعفر صادق پہر امام موسی کاظم پہر امام موسی رضا پہر امام محمد تقی پہر امام علی نقی

پہر امام حسن عسکری پہر امام مہدی جو آخر زمان مین ظاہر ہونگے رضی اللہ عنہم اجمعین فما سررت بعد رؤیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سروری بمثل ہذہ الوقعۃ
فانہ دلیل علی ان اہل البیت کلہم یحبونی ویاخذون بیدی فی عرصات القیامۃ فانہم لا یفارقون جدہم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومن کان فی زمرۃ الحبیب الشفیع
المشفع سید المرسلین علی الاطلاق لا یخاف کربا ان شاء اللہ تعالی والحمد للہ علی ذلک ؎ الٰہی بحق بنی فاطمہ ٭ کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ ٭ اگر دعوتم رد کنی ور قبول ٭
من و دست و دامان آل رسول ٭ **وصل** جناب توفیق مآب دام مجدہ نے کتاب مکارم الاخلاق مین چند حکایتین اسی باب کی لکہی ہین وہ بہی اس جگہ نقل کیجاتی ہین تاکہ
نفع عام و فائدہ تام ہو **۴ حکایت** شبلی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکہا پوچہا ما فعل اللہ بک کہا لم یطالبنی علی الدعاوی بالبرہان الا علی قول واحد مینے
ایک دن کہا تہا ای خسارۃ اعظم من خسران الجنۃ مجہسے فرمایا ای خسارۃ اعظم من خسران لقائی **۵ حکایت** بعض سلف کو خواب مین دیکہا پوچہا تمنے
اپنے اعمال کیسے پائے کہا جو کام اللہ کے لیے کیا تہا اوسکو پایا یہانتک کہ ایک انار کا دانہ جسکو راہ سے اوٹہایا تہا اور بلی جو مر گئی تہی اوسکو بہی پلہ حسنات مین دیکہا اور
ٹوپی مین ایک تاگا حریر کا تہا اوسکو سیئات مین پایا میرا ایک گدہا قیمتی سو دینار کا مر گیا تہا اوسکا کچہ ثواب نہ دیکہا مینے کہا بلی پلہ حسنات مین رہی اور گدہے کا مرنا
یون ہی گیا کہا مجہسے کہا گیا کہ وہ جب مرا تہا تو تونے کہا تہا فی لعنۃ اللہ اسلیے اجر اوسکا باطل ہو گیا اگر تو فی سبیل اللہ کہتا تو اجر اوسکا حسنات مین پاتا۔ دوسری
روایت مین یون ہی مینے ایک صدقہ کیا تہا لوگون مین وہ مجہکو خوش آیا مینے اوسکو پایا کہ نہ ثواب ہے نہ عذاب ہے سفیان نے اس حکایت کو سنکر کہا ما احسن حالہ
اذ لم یکن علیہ فقد احسن الیہ یحیی بن معاذ کہتے ہین اخلاص عمل کو عیوب سے جدا کر دیتا ہے جیسے کہ دودہ لید و خون سے الگ ہوتا ہے **۶ حکایت** ابو عبد اللہ ملی
کہتے ہین مینے منصور دینوری کو خواب مین دیکہا کہا اللہ نے تیرے ساتہ کیا کیا کہا غفر لی ورحمنی واعطانی ما لم اومل مینے کہا احسن ما توجہ العبد بہ الی اللہ
ماذا کہا الصدق واقبح ما توجہ بہ الکذب **۷ حکایت** سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکہا کہ اونکے دو پر ہین جنت مین ایک درخت سے دوسرے درخت
کی طرف اوڑتے پہرتے ہین پوچہا کہ یہ رتبہ کہان سے ملا کہا ورع سے **۸ حکایت** بعض نے دیکہا کہ قیامت قائم ہوئی ہے حکم ہوا کہ مالک بن دینار اور محمد بن واسع کو
بہشت مین داخل کرو مینے نظر کی کہ دیکہون پہلے کون جاتا ہے محمد بن واسع کو مقدم کیا مینے سبب تقدم کا پوچہا کہا اسکے پاس ایک قمیص تہا مالک کی پاس دو قمیص تہے
۹ حکایت بعض شیوخ نے بشیر بن حارث کو خواب مین دیکہا کہا ابو تمار اور عبد الوہاب وراق نے کیا کیا کہا مینے ابہی اونکو سامنے اللہ کے چہوڑ کر آیا ہون وہ اکل و شرب
کر رہے ہین کہا تم اپنی کہو کہا اللہ نے معلوم کر لیا کہ میری رغبت اکل و شرب مین کم ہے سو مجہکو نظر طرف اپنے عطا کی **۱۰ حکایت** علی بن موفق رحمہ اللہ کہتے ہین مینے
خواب مین دیکہا کہ گویا مین جنت مین گیا ہون ایک شخص کو دسترخوان پر بیٹہے ہوے دیکہا دو فرشتے داہنے بائین اوسکو جمیع طیبات سے لقمات کہلا رہے ہین اور وہ
کہا رہا ہے ایک دوسرے شخص کو باب جنت پر کہڑا ہوا دیکہا وہ لوگون کے چہرے تفحص کر رہا ہے بعض کو داخل جنت کرتا ہے اور بعض کو پہیر دیتا ہے مین انکو چہوڑ کر حظیرۃ القدس
کی طرف آیا سرادق عرش مین ایک شخص کو دیکہا کہ آنکہین پہاڑے ہوے اللہ کو دیکہ رہا ہے مینے رضوان سے پوچہا کہ یہ کون شخص ہے کہا معروف کرخی ہے انہنے اللہ کی
عبادت کی نہ خوف سے نار کے نہ شوق سے جنت کے بلکہ اللہ کی حب سے اسلیے اللہ نے نظر کرنا طرف اپنی قیامت تک اسکے لیے مباح کر دیا ہے اور ذکر کیا کہ وہ دو مرد بشر بن
حارث اور احمد بن حنبل تہے **۱۱ حکایت** بندار بن حسین نے مجنون بنی عامر کو خواب مین دیکہا کہا ما فعل اللہ بک کہا غفر لی وجعلنی حجۃ علی المحبین
۱۲ حکایت حسین انصاری کہتے ہین مینے خواب مین دیکہا کہ گویا قیامت قائم ہوئی ہے اور ایک شخص نیچے عرش کے کہڑا ہے حق سبحانہ نے فرمایا اے میرے فرشتو یہ کون
شخص ہے کہا اللہ ہی جانے فرمایا یہ معروف کرخی ہے میری حب سے مست ہے یہ افاقہ مین نہ آئیگا مگر میری لقا سے بعض حکایات مین مثل اس منام کے یون آیا ہے
انہ قیل ہذا معروف الکرخی خرج من الدنیا مشتاقا الی اللہ فاباح اللہ النظر الیہ **۱۳ حکایت** کسی نے یوسف بن حسین کو خواب مین دیکہا پوچہا خدا نے تم سے
کیا معاملہ کیا کہا بخشدیا پوچہا کس بات پر کہا مینے ہنسنے کی بات کو ہزل سے نہین ملایا تہا **۱۴ حکایت** کسی نے مجمع رحمہ اللہ کو خواب مین دیکہا پوچہا تمنے معاملہ کیسا
پایا کہا جو لوگ دنیا مین زاہد تہے وہ دنیا و آخرت کی خوبی لیگئے محمد بن واسع نے کہا خواب مومن کو خوش کیا کرتی ہے مغالطے مین نہین ڈالا کرتی **۱۵ حکایت** صالح

ابن بشیر نے عطا سلمی کو خواب مین دیکھا کہا اللہ تجبر رحم کرے دنیا مین تم بہت غم کیا کرتے تھے فرمایا لو پھر اب تو اوسکی بعد مجھکو بڑی خوشی و فرحت دائمی ہوئی کہا تم
کس درجہ مین ہو کہا اون لوگونکے ساتھ ہون جنپر اللہ نے انعام کیا ہے **۱۶ حکایت** کسی نے زرارہ بن ابی اوفی سے خواب مین پوچھا کہ تمہارے نزدیک کونسا عمل
افضل ہی کہا رضا بالقضا و قصر امل **۱۷ حکایت** اوزاعی رحمہ اللہ سے خواب مین پوچھا ایسا عمل بتاؤ جس سے اللہ کا تقرب حاصل کرون کہا مینے علماء کے رتبے سے
کسی کا رتبہ بڑھکر نہین پایا پھر غمگین لوگونکا سا غم دین خور کہ غم دین ست ہمہ غمہا فرو تر ازین ست + اسکا ذکر پہلے ہی ہو چکا ہی **۱۸ حکایت** ابراہیم حربی نے
زبیدہ رحمہا اللہ کو خواب مین دیکھا کہا اللہ نے تجسے کیا کیا کہا مجھکو بخشدیا کہا انہین خیراتون کے عوض مین جو تمنے مکے کی راہ مین دی تہین کہا اونکا ثواب تو اونکی ہی پاس
چلا گیا مجھے تو صرف نیت کے باعث بخشدیا **۱۹ حکایت** سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے بعد وفات کے خواب مین پوچھا تہا کہ اللہ نے تجسے کیا کیا کہا مینے ایک قدم پل صراط
پر رکھا دوسرا جنت مین **۲۰ حکایت** کتانی رحمہ اللہ نے حضرت جنید کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے آپ سے کیا معاملہ کیا فرمایا وہ اشارات تباہ ہوگئی اور وہ عبارتین
کچہ کام نہ آئین یہی دو رکعتین جو ہم رات کو پڑھا کرتے تھے ہمکو ملین **۲۱ حکایت** حضرت شبلی رضی اللہ عنہ کو مرنے کے بعد خواب مین دیکھا حال پوچھا کہا مجھسی ایسا
مطالبہ کیا کہ مین ناامید ہوگیا جب میری ناامیدی دیکھی تو مجھے اپنی رحمت مین ڈہانپ لیا ع ناامید مشو دلا بس براحت برسی + **۲۲ حکایت** ایک بزرگ کو
خواب مین دیکھکر حال پوچھا کہا سے حاسبونا فدققوا + ثم منوا فاعتقوا + یعنی حساب کیا تو نہایت دقت کی پھر احسان کرکے آزاد کردیا **۲۳** امام مالک رحمہ اللہ
کو خواب مین دیکھکر حال پوچھا کہا میری مغفرت اس کلمے پر ہوئی جسکو عثمان رضی اللہ عنہ جنازہ دیکھکر کہا کرتے تھے سبحان الحی الذی لا یموت **۲۴ حکایت**
ابوبکر بن مریم نے ورقاء بن بشر حضرمی کو خواب مین دیکھا کہا تمہارا کیا حال ہی کہا بڑی جانکاہی کے بعد چھٹکارا ملا پوچھا تمنے کون عمل افضل پایا کہا اللہ کے ڈر سے
رونے کو **۲۵ حکایت** یزید بن نعامہ کہتے ہین وبای عام مین ایک عورت مرگئی تھی اوسکو اوسکے باپ نے خواب مین دیکھا کہا بیٹی مجھسے آخرت کا حال کہہ اونے
کہا بابا ہم ایک بھاری کام پر پہونچے ہین ہم جانتی ہین اور عمل نہین کرتے اور تم عمل کرتے ہو اور جانتے نہین واللہ ایک بار یا دو بار سبحان اللہ کہنا یا ایک دو رکعت نماز کا میرے
نامۂ اعمال مین ہونا مجھکو دنیا و مافیہا سے محبوب تر ہے۔ یوسف بن حسین کے خواب سے یہانتک کتاب کشف الستر عن وجہ الذکر والفکر سے لکہا گیا ہے وللہ الحمد
جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب خیرۃ الخیرہ ترجمہ طبقات شعرانی رحمہ اللہ مین نقل کیا ہے **۲۶ حکایت** امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو کسی نے خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے
تم سے کیا کیا کہا مجھے بخشدیا پوچھا علم کے سبب سے کہا ہیہات علم کے لیے شروط و آداب ہین تہوڑے لوگ ہین جو اونکو بجالاتے ہین کہا پھر کس بات پر کہا بقول الناس فی
ما لیس فی **وصل** یہ تو اونکا ذکر تہا جنہون نے اموات کو خواب مین دیکھا اور اونسے اونکا حال دریافت کیا اب اون اخیار کا ذکر سنو جنہون نے حی لا یموت یعنی
اللہ عز و جل کو خواب مین دیکھا اور اوس سے کلام کیا اور اوسکے ارشاد فیض بنیاد کو لوگون سے بیان فرمایا **۱ حکایت** مکارم الاخلاق مین ذکر فرمایا ہی کہ احمد بن خضرویہ نے
رب العزت کو خواب مین دیکھا فرمایا سب لوگ مجھسے جنت مانگتے ہین مگر ابویزید کہ وہ میرا طالب ہی **۲ حکایت** ابویزید رضی اللہ عنہ نے رب العزت کو خواب مین
دیکھا کہا ای رب کَیْفَ الطَّرِیْقُ اِلَیْکَ یعنی تیری طرف راہ کیونکر ہے۔ فرمایا اُتْرُکْ نَفْسَکَ وَتَعَالَ اِلَیَّ یعنی تو اپنے نفس کو چھوڑدے اور میری طرف چلا آ۔ ع
حجاب رہرو تو ئی حافظ از میان برخیز ع وجودک ذنب لا یقاس بہ ذنب + دوسری روایت کا لفظ یون ہی کہ فارق نفسک وتعال
۳ حکایت خیرۃ الخیرہ مین ذکر فرمایا ہی کہ امام احمد رضی اللہ عنہ نے رب العزت کو خواب مین دیکھا کہا ای رب ما افضل ما تقرب بہ المتقربون الیک فرمایا بکلامی
یا احمد مینے کہا بفہم او بغیر فہم فرمایا بفہم او غیر فہم۔ یہ تین خواب اس جگہ تبرکا لکھے گئے ورنہ اسکی لیے تو ایک دفتر چاہیے محاسن المحسنین مین بھی ایک جملہ بصالحہ اس
باب کا لکھا گیا ہی اللہ سبحانہ اپنے فضل و کرم سے ہم ایسے گنہگارونکو بھی اپنی دیدار فائض الانوار سے مشرف فرمادے آمین ثم آمین **وصل** جسطرح کہ زیارت دیدار رب العالمین
سے مشرف ہوئی اسی طرح رویت رحمۃ للعالمین سید المرسلین شفیع المذنبین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین سے بھی فیضیاب ہوئے ہین منامات اس کثرت سے
ہین کہ اگر ایک کتاب حافل مستقل مین لکھی جائین تو نہ سما سکین مگر تبرکا چند منام اس جگہ لکھی جاتی ہین محاسن المحسنین مین بھی ایک فصل اس باب مین منعقد کی گئی ہے

شیخ ابوالمواہب شاذلی رحمہ اللہ کے بہت سے خواب اوسمین مندرج ہین اسی طرح خیرۃ الخیرۃ مین بہی بہت لکہے گئے ہین اللہ سبحانہ وتعالی اپنی رحمت خاص سے ہم عاصیان امت کو بہی اس برکت سے مشرف فرماوے آمین ثم آمین ۱ **حکایت** مکارم الاخلاق مین ذکر فرمایا ہے کہ ابو علی شبوعی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا عرض کیا کہ آپ سے یہ بات مروی ہی کہ آپ نے فرمایا ہے بوڑہا کر دیا مجہکو سورۂ ہود نے سو کس چیز نے آپکو بوڑہا کر دیا کیا قصص انبیاء وہلاک امم نے فرمایا نہین ولیکن اس قول نے فاستقم کما امرت ۲ **حکایت** ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ نے کہا ہے مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا عرض کیا کہ ای رسول خدا آپ مجہکو معذور رکہین اللہ کی محبت نے مجہکو آپکی محبت سے مشغول کر دیا ہے فرمایا ای مبارک جسنے اللہ کو دوست رکہا اوسنے مجہے دوست رکہا ۳ **حکایت** سلیمان بن سحیم رحمہ اللہ کہتے ہین مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہا ای رسول اللہ یہ لوگ آپکی پاس آکر سلام کرتے ہین آپ انکی سلام کو سمجہ لیتے ہین فرمایا ہان اور مین جواب انکے سلام کا دیتا ہون ۴ **حکایت** صالح مری رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے خواب مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن پڑہا مجہسے فرمایا یا صالح ہذہ القراءۃ فاین البکاء یعنی ای صالح یہ تو قرارت ہوئی رونا کہان ہی ۵ **حکایت** بعض سلف نے کہا ہے مین حدیث لکہتا تہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجتا نہ سلام مینے آپ کو خواب مین دیکہا مجہسے فرمایا اما تتم الصلوۃ علی فی کتابک یعنی کیا تو پوری نہین کرتا ہی صلوۃ کو مجہپر تیری کتاب مین پہر اسکے بعد جب مینے حدیث لکہی صلوۃ و سلام دونون پڑہے ۶ **حکایت** خیرۃ الخیرۃ مین فرمایا ہی کہ محمد بن خفیف رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا فرماتے تہے من عرف طریقا الی اللہ فسلکہ ثم رجع عنہ عذبہ اللہ عذابا لم یعذب بہ احدا من العالمین ۷ **حکایت** شیخ محمد عدل رحمہ اللہ کے ترجمے مین لکہا ہی کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا آپ نے فرمایا قل لمحمد العدل الطناحی یتبع سنتی و ینفع الناس اوس دن سے مشہور بعدل ہو گئے ۸ **حکایت** جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب الداء والدواء مین لکہا ہی کہ ایک شخص کا باپ بعض بلاد مین مرگیا اوسکا موہنہ اور بدن سیاہ ہو گیا پیٹ پہول گیا اوسنے کہا لا حول ولا قوۃ موت غربت اور اس حالت پر نہایت تعجب ہوا اتنے مین وہ سو گیا دیکہا ایک شخص خوبصورت خوشبو نے آکر اوسکے باپ کے بدن پر ہاتہ پہیرا وہ سفید ہو گیا کہا تم کون ہو کہا مین تیرا نبی محمد رسول خدا ہون صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرا باپ مسرف تہا لیکن مجہپر درود بہت بہیجتا تہا مین اس حالت کے دور کرنیکو آیا۔ اسکی آنکہ کہل گئی دیکہا تو باپ کے بدن پر نور تہا اللہ کی حمد کی اور اچہی طرح کفن دفن کیا انتہی یہ حکایت کچہ تفصیل سے محاسن المحسنین مین بہی لکہی گئی ہے ع لب گوہر فشان وا ہونگے جب عرض شفاعت کو ÷ تماشا گاہ محشر مین تکینگے نیک موہنہ بد کا ÷ بٹین گی جس گہڑی سامان عشرت بزم جنت مین ÷ کہلیگا حال امت پر ترے انعام بے حد کا ÷ خدا بن مانگی کیا کیا نعمتین دیتا ہے بندون کو ÷ ترا دست دعا ضامن ہی جب ہر کل کے مقصد کا ÷ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم الی یوم الدین آمین **وصل** جناب توفیق نے فصل الخطاب مین فرمایا ہے کہ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا ایک مرد کا بہائی مر گیا تہا اوسکو خواب مین دیکہا پوچہا تم نے کس عمل کو افضل پایا کہا قرآن کو کہا کونسا قرآن کہا آیت الکرسی کہا کچہ ہمارے لیے بہی امید ہے کہا تم کرتے ہو اور جانتے نہین اور ہم جانتے ہین اور کر نہین سکتے **حکایت** شیخ محمد مازلی کہتے ہین مین مدینہ مین پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمیشہ آیۃ الکرسی پڑہا کرتا تہا مینے خواب مین دیکہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا افضل آیت قرآن کیا ہے فرمایا آیۃ الکرسی **حکایت** والی بصری نے ثابت بنانی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکہا کہ ہمراہ فرشتون کے اوڑتے پہرتے ہین کہا تمکو یہ رتبہ کیونکر ملا کہا صبر و شکر و قرارت قل ہو اللہ احد سے **حکایت** جناب توفیق دام مجدہ نے حضرت مولانا مولوی عبد القیوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بعد اونکی انتقال کے خواب مین دیکہا پوچہا مولانا کیا معاملہ گذرا ع یہان تو رنج مین گذری کبہی قلق مین کٹی ÷ مسافران عدم وان کہو تو کیا گذری ÷ مولانا نے فرمایا وہ حال نہین دیکہا جیسا کہ ہم سنتے تہے لا الہ الا اللہ کا ذکر قبر مین بہت نفع دیتا ہے خصوصا جبکہ صحرا مین یا آب روان پر ذکر کیا جائے تو اور بہی زیادہ نافع ہے خاکسار نے اس خواب کو زبانی فیض ترجمان حضرت توفیق دام فیضہ سے سنکر لکہا ہی حضرت مولانا صاحب مرحوم خاکسار کے اوستاد ہین قرآن شریف مع ترجمہ بوضع قرآن اونسے عرض کیا ہے سات آٹہ برس تفسیر جلالین کے بہی اونہین سے پڑہے ہین بیعت بہی اونہین سے کی ہی وقت روانگی وطن کے سند عنایت فرمائی خاکسار کے پاس موجود ہی والحمد للہ پہر وطن سے مراجعت نہین

فرمائی سنہ ۱۲۳۹ہجری مین وطن ہی مین انتقال فرمایا رضی اللہ عنہ وارضاہ وجعل الفردوس منزلہ ومثواہ مولانا صاحب مرحوم کی اوقات شریف درس وتدریس تفسیر وحدیث سی معمور تھے ذکر وفکر کا شغل رکہتے تھے حتی کہ درس کے وقت بہی بلحاظ پاس انفاس ذکر فرماتے رہتے ستر حال کو بہت پسند رکہتے تہے اس زمانہ مین خاندان ولی اللہی کے فرد کامل تہی بسبب کثرت شغل درس کے کوئی واقف نہ تہا کہ مولانا اس فن مین بہی پورے تہے رضی اللہ عنہ **حکایت** شرح برزخ مین ابو عبد اللہ سلوی سے نقل کیا ہے کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کو کسی نے خواب مین دیکہا اونسی پوچہا کہ اللہ تعالی نے آپ کے ساتہ کیا کیا فرمایا مجہے بخشدیا پوچہا کس سبب سے کہا بسبب پانچ درود کے جنکو مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہیجا کرتا تہا۔ وہ پانچون درود مقدمہ کتاب مین لکہی گئی ہین **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ نے کتاب مرآۃ الجنان مین ذیل سنہ ۴۲۷ہجری ترجمہ ابو اسحق ثعلبی رحمہ اللہ مین لکہا ہے کہ بعض علماء نے نقل کیا ہے کہ اوستاد ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا مینے رب العزت کو خواب مین دیکہا اور وہ مجہسے خطاب کرتا ہے اور مین اوس سے خطاب کرتا ہون اسی اثنا مین یہ ہوا کہ رب تعالی نے فرمایا اقبل الرجل الصالح یعنی نیک مرد آیا مینے التفات کیا تو ناگاہ احمد ثعلبی آرہے ہین۔ عبد الغفار فارسی سیاق تاریخ نیشاپور مین اسکا ذکر کیا ہے اور اونپر ثنا کی ہے اور کہا ہے کہ وہ صحیح النقل موثوق بہ کثیر الحدیث کثیر الشیوخ ہین رحمہ اللہ تعالی اب ایسا مناسب معلوم ہوا کہ اس باب کو مناجات حافظ ابن فرضی اندلسی قرطبی رحمہ اللہ پر ختم کرون اور اللہ سبحانہ وتعالی سی اپنے ذنوب کی مغفرت مانگون ؎ اسیر الخطایا عند بابك واقف + علی وجل مما بہ انت عارف + یخاف ذنوبا عنك لم یخف غیبہا ویرجوك فیہا وہو راج وخائف + فمن ذا الذی یرجو سواك ویتقی + وما لك فی فصل القضاء مخالف + فیا سیدی لا تخزنی فی صحیفتی اذا نشرت یوم الحساب الصحائف + وکن مونسی فی ظلمۃ القبر عند ما + یصد ذوو القربی ویجفو المؤالف + فان ضاق عنی عفوك الواسع الذی ارجی لاسرافی فانی لتالف + قال الامام الیافعی رضی اللہ عنہ ما احسن ہذہ الابیات اذا تضرع فیہا بقلب حلہ الوجل الی اللہ عز وجل الا ان فیہا شیئین احدہما قولہ بہ انت عارف واللہ تعالی لا یقال لہ عارف وانما یقال عالم وفیہ بحث یطول موضع ذکرہ کتب الاصول والثانی فی الاصل المنقول منہ یخاف ذنوبا لم یخف عنك غیبہا بتقدیم لم وہو مکسور ولعلہ من غلط الکاتب فصوابہ علی ما ذکرتہ توفی شہیدا قتلہ البربر رحمہ اللہ یوم فتح قرطبۃ وروی عنہ انہ قال تعلق باستار الکعبۃ فسالت اللہ الشہادۃ انتہی

باب ۴۵ اس بیان مین کہ زندہ لوگ مردے کو جو برا کہتے ہین وہ اس سی ایذا پاتا ہے اور میت کے برا کہنے اور ایذا دینے سے نہی آئی ہے۔ (۱) حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت کو اوسکی قبر مین وہ چیز ایذا دیتی ہی جو اوسکو اوسکے گہر مین ایذا دیتی ہی اخرجہ الدیلمی **ف** قرطبی رحمہ اللہ کہتے مین جائز ہی کہ میت کو زندون کی اقوال وافعال سی وہ چیز پونہچائی جاتی ہو جو کہ اوسے ایذا دے بسبب کسی لطیفہ کے جسکو اللہ تعالی اوسکی لیے ایجاد کردی یعنی کوئی فرشتہ پونہچا دے یا کوئی علامت یا کوئی دلیل یا جو کچہ کہ اللہ تعالی چاہے اسی لیے مردون کے حق مین برا کہنے سے زجر کیا گیا ہے کہا یہ بہی جائز ہے کہ اس سی مراد فرشتے کی ایذا دینا ہو اوسکو یعنی اوسکو تغلیظ وتقریع کرتا ہو تا کہ جو اوس سی معاصی ہوتے تھے اوسکی صفائی اس سختی سے ہو جاوی **۲** عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم مردون کو گالی نہ دو کیونکہ وہ تو پونہچ گئے طرف اوسکے جو اونہون نے آگے بہیجا اخرجہ البخاری **۳** صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ایک ہالک یعنی مرے ہوے کا برائی سے ذکر کیا گیا فرمایا تم اپنے مرے ہوون کا ذکر نہ کرو مگر ساتہ خیر کی اخرجہ النسائی **۴** ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی تم اپنی مُردون کی محاسن یعنی خوبیان بیان کرو اور اونکی برائیون سی باز رہو اخرجہ ابو داود والترمذی وابن ابی الدنیا **۵** عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے نہ ذکر کرو تم اپنی مُردون کا مگر ساتہ خیر کی اگر وہ اہل جنت سی مین تو تم گناہگار ہوگی اور اگر وہ اہل نار سی ہین تو اونکو کافی ہی وہ چیز جسمین وہ ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا

باب ۴۶ اس بیان مین کہ نوحہ کرنی سی میت ایذا پاتا ہے

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہا گیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک یہ بات پونہچاتے ہین کہ میت عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے زندہ کی اونہون نے کہا

کہ ابو عبد الرحمن بھول گئی حضرت نے تو یہی کہا تھا کہ اہل میت اوسپر روتے ہین اور وہ بسبب اپنی جرم کے البتہ عذاب کیا جاتا ہی اخرجہ الشیخان ۲ یوسف بن ماہک کہتے
کہتے ہین بیٹھا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ رافع بن خدیج کے جنازے مین حاضر ہوئے تو کہا کہ میت عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے زندہ کی اوسپر ابن عباس
رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میت عذاب نہین کیا جاتا ہے بسبب رونے زندہ کے اخرجہ ابن سعد وقد ورد حدیث المیت یعذب ببکاء الحی علیہ واخرج ایضاً من
روایۃ ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ اخرجہ ابو یعلی بلفظ المیت ینضح علیہ الحمیم ببکاء الحی وعن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ولفظہ ان المیت یعذب بالنیاحۃ
علیہ فی قبرہ واخرجہ البخاری وانس وعمران بن حصین وعند ابن حبان فی صحیحہ وسمرۃ ابن جندب عند الطبرانی فی الکبیر وابی ہریرۃ عند ابی یعلی والمغیرۃ
ابن شعبۃ عند ابن مندہ **ف** علماء نے اس باب مین کئی مذاہب پر اختلاف کیا ہی (۱) یہ ہی کہ یہ حدیث مطلقاً اپنے ظاہر پر ہی یہی رای حضرت عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ کی اور اونکے بیٹے کی ہی ۲ یہ ہے کہ مطلقاً اپنے ظاہر پر نہین ہی ۳ یہ ہی کہ یا واسطے حال کے ہے یعنی میت عذاب کیا جاتا ہی اوس حال مین کہ لوگ اوسپر روتے
ہین اور تعذیب بسبب اوسکی گناہ کے ہے نہ بسبب رونے کے ۴ یہ ہے کہ یہ خاص ہے ساتھ کافر کے یہ دونون قول عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہین ۵ یہ ہے
کہ یہ اوس شخص کے ساتھ خاص ہی کہ نوحہ جسکی سنت وطریقہ ہے بخاری اسی پر ہین ۶ یہ ہے کہ یہ اوس شخص کی حق مین ہی جو کہ نیاحت کی وصیت کر گیا ہو جیسا کہ قائل نے
کہا ہے ~ اذا مت فانعینی بما انا اہلہ * وشقی علی الجیب یا ابنۃ معبد * یعنی جس وقت مین مرجاؤن تو تو میری نعی کر اوس چیز کے ساتھ جسکا مین لائق
ہون اور گریبان پھاڑ میرا اے بیٹے معبد کے ۷ یہ ہی کہ یہ اوس شخص کی حق مین ہے جسنے ترک نیاحت کی وصیت نہ کی جبکہ اسکو معلوم ہی کہ اوسکے گھر والون کی شان ہے
کہ وہ نوحہ کرینگے تو ترک نیاحت کی وصیت کرنا واجب ہوگا ۸ یہ ہے کہ تعذیب بسبب اون صفات کے ہے جنکے ساتھ وہ اوسپر روتی ہین حال آنکہ وہ صفات شرعاً
مذموم ہین جیسے کہ اہل جاہلیت کہا کرتے تھے کہ ای عورتون کی رانڈ کرنیوالے ای اولاد کے یتیم کرنیوالے ای گھرون کی اوجاڑنیوالے ۹ قول یہ ہی کہ مراد تعذیب سے
جھڑکنا ملائکہ کا ہی اوسکو بسبب اوس چیز کے جسکے ساتھ اوسکی گھر والے اوسے روتے ہین اسلیے کہ حدیث ترمذی وحاکم وابن ماجہ مین مرفوعاً آیا ہی نہین ہی کوئی میت
کہ مرے پھر اوسکے رونے والی کھڑے ہو کر کہین واجبلاہ واسنداہ یا مثل اس قول کی مگر مقرر کیے جاتی ہین اوسپر دو فرشتے وہ اوسکے سینے پر مارتی ہین کیا ایسا ہی تہا
اور طبرانی نے ابن عمر سے روایت کیا ہی کہا کہ عبد اللہ بن رواحہ پر بیہوشی طاری ہوئی نوحہ کرنیوالی اٹھی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبد اللہ پر داخل ہوے
اور اونکو افاقہ ہوگیا تھا کہا یا رسول اللہ مجھپر بیہوشی طاری ہوئی تو عورتین چلائین واعزاہ واجبلاہ تو ایک فرشتہ کھڑا ہوا اوسکے ساتھ ایک مرزبہ یعنی کلوخ کوب تہا
اوسنی مرزبہ کو میری دونون پانؤن کی درمیان رکھا پھر کہا تو ایسا ہے جیسا وہ کہتی ہی مینے کہا نہین اور اگر مین ہان کہدیتا تو وہ مجھے اوس سے مارتا اور نعمان سے مروی ہی کہ عبد اللہ
ابن رواحہ پر بیہوشی طاری ہوئی اونکی بہن عمرہ رونے لگین واجبلاہ واکذا اور شمار کرتی تہین یعنی اونکی صفتون کا عبد اللہ جب ہوش مین آئے تو کہا تو نے
نہین کہی کوئی چیز مگر مجھسے کہا گیا تو ایسا ہی ہی اخرجہ الحاکم وصححہ حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل پر بیہوشی طاری ہوئی تو اونکی بہن کہنے لگین واجبلاہ
جب وہ ہوش مین آئے تو کہا ما زلت لی موذیۃ منذ الیوم یعنی تو دن بھر سے مجھے ایذا دیتی رہی اونہون نے کہا مقرر مجھپر یہ بات شاق ہی کہ مین تجھے ایذا دون کہا
ایک فرشتہ سخت جھڑکنے والا کہتا رہا تو ایسا ہی ہے جس وقت کہ تو نے واکذا کہا مین کہتا تہا نہین اخرجہ الطبرانی مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جس وقت مصیبت پونہچائی گئی تو حفصہ رضی اللہ عنہا اونکے پاس آئین کہا ای صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ای خسر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ای امیر المؤمنین حضرت عمر نے فرمایا مین حرام کرتا ہون تجھپر بسبب اوس حق کی جو میرا تجھپر ہے کہ تو مجھپر ندبہ کری بعد اس مجلس
تیری کے اسلیے کہ نہین ہے کوئی میت کہ ندبہ کیا جاوی ساتھ اوس چیز کے جو اوس مین نہین ہی مگر فرشتے اوسکو سخت مبغوض رکھتے ہین اخرجہ ابن سعد ۱۰ قول یہ ہی
کہ مراد اس سے دردناک ہونا میت کا ہے بسبب اوس چیز کے جو اوسکی گھر والون سے واقع ہوتی ہی اسلیے کہ طبرانی وابن ابی شیبہ نے قیلہ بنت مخرمہ سے روایت کیا ہی کہ اوسنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک اپنی ایک بیٹے کا ذکر کیا جو کہ مرچکا تہا پھر رودی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایغلب احدکن ان یصاحب

صوبجہ فی الدنیا معروفا فاذا مات استرجع فوالذی نفس محمد بیدہ ان احدکم لیبکی فیستعبر الیہ صویحبہ فیا عباد اللہ لا تعذبوا موتاکم
ابن جریر اسی قول پر ہین اور اسی کو ایک جماعت ائمہ نی اختیار کیا ہے آخر انکی ابن تیمیہ رحمہ اللہ ہین ۲ امام احمد نے ابو الربیع سے روایت کیا ہی کہا مین ابن عمر رضی اللہ
عنہما کے ہمراہ تہا ایک جنازے مین اونہون نی ایک آدمی کی آواز سنی کہ وہ چیختا ہے اوسکی طرف آدمی بہیجا اوسکو چپ کرایا مینے اونسی کہا ای ابو عبد الرحمن آپ نے
اوسکو کیون چپ کرایا کہا اس سے میت ایذا پاتا ہے یہانتک کہ اپنی قبر مین داخل ہو سعید بن منصور نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اونہون نی کسی عورت کو
ایک جنازے مین دیکہا تو کہا ارجعن مأزورات غیر مأجورات یعنی تم لوٹ جاؤ گناہ لیکر نہ اجر لیکر تم تو زندون کو فتنے مین ڈالتی ہو اور مردون کو ایذا دیتی ہو اور حسن
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بدترین لوگونکے واسطے میت کی اوسکی گہر والی ہین کہ اوسپر روتی ہین اور اوسکا قرض ادا نہین کرتی هذا فی الجزء الاول من حدیث
یحیی بن معین بسند عن الحسن ، اخرجہ یحیی بن معین فی جزئہ المشہور

باب ۴۷ اس بیان مین کہ جتنی طرح کی ایذا ہی اوس سب سے میت ایذا پاتا ہے

فصل قبر کو روندنا قبرون مین پاخانہ پھرنا پیشاب کرنا منع ہے

(۱) عقبہ بن عامر صحابی
رضی اللہ عنہ فرماتے ہین البتہ چلون مین انگارے پر یا تلوار کی دہار پر یہانتک کہ وہ میری پاؤن کو خطف کردی یعنی بسرعت قطع کردی دوست تر ہی مجہکو اس سے
کہ مین کسی مسلمان کی قبر پر چلون اور مین پروا نہین کرتا کہ قبرون مین قضای حاجت کرون یا بیچ بازار مین اور لوگ دیکہتے ہون اخرجہ ابن ابی شیبۃ واخرجہ
ابن ماجۃ من حدیثہ مرفوعا ۲ سلیم بن غفرانہ کا گذر ایک قبرستان پر ہوا اور وہ حاقن تہی یعنی پیشاب کو روکے ہوے تہی پیشاب نے اوپر غلبہ کیا تہا اونسی
کہا گیا اگر تم اوترپڑتے یعنی پیشاب کر لیتے یعنی تو اچہا ہوتا کہا سبحان اللہ واللہ البتہ مین مردون سی شرماتا ہون جسطرح کہ زندون سی شرم کرتا ہون اخرجہ ابن ابی الدنیا
فی کتاب القبور ۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی کسی نے قبر کے روندنے کا پوچہا فرمایا مین جیسی مومن کی ایذا کو مکروہ رکہتا ہون اوسکی حیات مین سو ہنیک مین
مکروہ رکہتا ہون اوسکی ایذا کو بعد اوسکی موت کے اخرجہ سعید بن منصور ۴ ابن ابی شیبہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ ایذا مومن کی اوسکی
موت مین ایسی ہے جیسی ایذا اوسکی اوسکی زندگی مین ۵ قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین البتہ یہ کہ روندون مین اوپر گرم بہال کی یہانتک کہ وہ میری پاؤن سے
پار ہوجاوی تو مجہی دوست تر ہے اس سی کہ مین کسی قبر پر روندون اور ایک آدمی نے کسی قبر کو روندا اور دل اوسکا البتہ بیدار تہا کہ قبر سی ایک آواز سنی کہ اے
آدمی تو میری پاس سی دور ہوجا اور مجہے ایذا مت دی اخرجہ ابن مندہ

فصل قبر پر بیٹھنا منع ہے

عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہکو ایک قبر پر بیٹہا ہوا دیکہا فرمایا ای صاحب قبر تو اوتر پڑ قبر کے اوپر سے صاحب قبر کو ایذا مت دی وہ تجہی ایذا نہین دیتا ہی اخرجہ
الطبرانی والحاکم وابن مندہ

باب ۴۸ بیان مین ملازمت حافظین کے مومن کی قبر کو

یعنی کرام کاتبین مومن کی قبر پر ملازم ہتے
ہین تسبیح تکبیر تہلیل کرتے رہتے ہین ۱ ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتی ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہی کہ جسوقت اللہ اپنی بندۂ مومن کی روح قبض
فرماتا ہی تو اوسکی دونون فرشتے آسمان کی طرف چڑہجاتے ہین کہتے ہین ای رب ہمارے تو نی ہمکو اپنے بندۂ مومن پر مقرر کیا تہا ہم اوسکا عمل لکہتے تہے اور تو نے اوسکو قبض
کرلیا طرف اپنی سو تو ہمکو اذن دی کہ ہم آسمان مین رہین پس مین اللہ فرماتا ہے کہ میرا آسمان میرے فرشتون سی بہرا ہوا ہے وہ میری تسبیح کرتی ہین وہ کہتی ہین تو ہمکو اذن
دی کہ ہم زمین مین رہین اللہ فرماتا ہی کہ زمین میری میری خلق سی بہری ہوئی ہے وہ میری تسبیح کرتے ہین ولکن تم دونون میرے بندے کی قبر پر کہڑے رہو سو میری
تسبیح وتہلیل وتکبیر کرتے رہو روز قیامت تک اور اوسکو میرے بندے کے لیے لکہو اخرجہ ابو نعیم ۲ واخرجہ البیہقی فی الشعب وابن ابی الدنیا من
حدیث انس وابن الجوزی فی الموضوعات من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ وزاد فیہ اور جبکہ بندہ کافر مرتا ہی تو اوسکی دونون فرشتے آسمان کی طرف
چڑہجاتی ہین تو اونسی کہا جاتا ہی کہ تم اوسکی قبر کی طرف لوٹ جاؤ اور اوسکو لعنت کرو

باب ۴۹ بیان مین اون اعمال کی جو کہ میت کو قبر مین نفع دیتی ہین

(۱) ثابت بنانی رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مومن جسوقت اپنی قبر مین رکہا جاتا ہی تو اعمال صالحہ اوسکو گہیر لیتے ہین اور عذاب کا فرشتہ آتا ہی تو اوسی اوسکی بعض اعمال کہتی ہین

صوت میتہ

سلہ ایک نسخے مین علی ستان مجھی ہے اور دو نسخون مین ستان رمی ہے

ابن ابی الدنیا

تو اوسکی پاس سی دور ہو جا کیونکہ میرے سوا اگر کوئی اور عمل نہوتا تو تو اوس تک نہ پونہچتا یعنی اب تو اوسکی پاس اور بھی اعمال ہین تو بالضرور تیری رسائی اوس تک محال ہی اخرجہ ابن ابی الدنیا و ابو نعیم فی الحلیۃ ۲ ثابت بنانی رضی اللہ عنہ کہتی ہین جسوقت بندہ صالح مرجاتا ہی پہر وہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہی تو اوسکی پاس جنت کا بچہونا لاتی ہین اور اوس سی کہا جاتا ہے تو سو رہ تجہکو مبارک ہو ٹہنڈک آنکہ کی تو خوش ہوا اللہ تجہسے راضی ہوا اور کشادہ کرتا ہے اللہ اوسکی قبر مین اوسکی مد بصر تک اور کہولا جاتا ہے اوسکی لیے ایک دروازہ طرف جنت کی پہر وہ اوسکے حسن کی طرف دیکہتا ہے اور اوسکی ہوا پاتا ہے اور اوسی گہیر لیتی ہین اوسکی اعمال صالحہ روزہ نماز نیکی کہتی ہین ہمنی تجہکو تکلیف مین ڈالا تجہکو پیاسا رکہا تجہکو بے خواب کیا سو ہم آج کے دن تیری لیے ایسے ہین جیسا تو چاہتا ہی ہم تیری انیس ہین یہانتک کہ تو جاوے طرف تیری منزل کی جنت سی اخرجہ ابن ابی الدنیا ۳ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے ہر انسان کی لیی تین دوست ہین سو ایک دوست تو کہتا ہے جو تونے خرچ کر ڈالا وہ تیرا ہے اور جو تو نے روک رکہا وہ تیرا نہین ہی سو یہ تو اوسکا مال ہی اور ایک دوست کہتا ہی مین تیری ہمراہ ہون پس جسوقت تو بادشاہ کے دروازے پر آئیگا تو مین تجہے چہوڑ دونگا اور لوٹ جاؤنگا یہ اوسکی گہر والی ہین اور اوسکی نوکر چاکر ہین اور ایک دوست کہتا ہے مین تیری ہمراہ ہون جہان تو داخل ہو اور جہان سی تو نکلی سو یہ اوسکا عمل ہی کہتا ہے مین ف بے شک تجہپر تینون سی زیادہ سہل تہا اخرجہ البزار والطبرانی والحاکم ۴ انس رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی فرمایا ہی جسوقت میت مرتا ہے تو اوسکی ہمراہ تین چیزین جاتی ہین تو دو تو لوٹ آتی ہین اور ایک اوسکی ساتھ باقی رہجاتی ہے ساتھ جاتے ہین اوسکے گہر والے اوسکے اور مال اوسکا اور عمل اوسکا سو اہل و مال تو لوٹ آتے ہین اور اوسکا عمل باقی رہجاتا ہی اخرجہ الشیخان ۵ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے مثل آدمی کی اور مثل موت کی ایسی ہے جیسے ایک آدمی ہی کہ اوسکے تین دوست ہین ان مین سے ایک نی تو کہا کہ یہ میرا مال ہی سو تو اس سی لے جو تو چاہے اور چہوڑ جو تو چاہے اور دوسرے نے کہا مین تیری ہمراہ ہون تیری خدمت کرونگا پہر جسوقت تو مرجائیگا تو مین تجہی چہوڑ دونگا اور تیسرے نے کہا مین تیرے ہمراہ ہون تیرے ساتھ داخل ہونگا اور تیری ساتھ نکلونگا اگر تو مرے اور اگر تو زندہ رہی سو وہ جسنی کہا یہ مال ہے میرا تو اس سی لے جو چاہے اور چہوڑ جو چاہے اوسکا مال ہی اور دوسرا اوسکی خویش و اقارب ہین اور تیسرا اوسکا عمل ہی کہ اوسکی ساتھ داخل ہوتا ہی اور اوسکی ساتھ نکلتا ہوتا ہے جہان وہ ہو اخرجہ البزار والطبرانی والحاکم ۶ کعب رضی اللہ عنہ کہتی ہین جسوقت کہ بندہ صالح اپنی قبر مین رکہا جاتا ہی تو اوسی اوسکی اعمال صالحہ گہیر لیتے ہین صلوۃ و صیام و حج و جہاد و صدقہ اور عذاب کے فرشتے آتے ہین اوسکے دونون پانون کی طرف سی تو نماز کہتی ہے تم اسکے پاس سی دور ہو تمکو اوسپر کوئی راہ نہین ہی اوسنے میرے ساتھ اللہ کے لیی قیام کیا ہی پہر اوسکی سر کی طرف سی آتے ہین تو روزہ کہتا ہے تمکو اوسپر کوئی راہ نہین ہی اوسکی پیاس تو دراز ہوئی اللہ کے لیی دار دنیا مین پہر اوسکے جسد کی جانب سی آتی ہین تو حج و جہاد کہتا ہے تم اسکے پاس سی دور ہو اوسنی تو اپنی جان کو تکلیف مین ڈالا اور اپنے بدن کو ایذا دی اور حج و جہاد کیا اللہ کے لیی سو تمکو اوسپر کوئی راہ نہین ہی پہر وہ اوسکی دونون ہاتہون کی طرف سی آتے ہین تو صدقہ کہتا ہے تم میری صاحب سی باز رہو کیونکہ بہت کچہ صدقات دونون ہاتہون سی یعنی نکلا ہی یہانتک کہ وہ اللہ کے ہاتہ مین واقع ہوا واسطے طلب وجہ آلہی کے سو تمکو اوسپر کوئی راہ نہین ہے پس کہا جاتا ہے مبارک ہو تجہکو طبت حیا و طبت میتا یعنی تو زندہ و مردہ اچہا رہا اور اوسکی پاس رحمت کے فرشتے آتے ہین پہر اوسکے واسطے جنت کا بچہونا اور دثار بچہاتے ہین اور کشادگی کیجاتی ہی اوسکے واسطے اوسکی قبر مین یہانتک کہ اوسکی نگاہ پونہچتی ہے اور اوسکی پاس جنت کا ایک قندیل لاتے ہین تو وہ اوسکے نور سے روشنی لیتا ہے اوس دن تک کہ اللہ اوسکو قبر سی اوٹہاوی اخرجہ ابن ابی الدنیا ۷ یزید بن منصور رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ ایک آدمی قرآن پڑہا ہوا تہا جسوقت اوسے موت آئی تو عذاب کے فرشتے آئے کہ اوسکی روح قبض کرین تو قرآن نکلا کہا یا رب میرا سکن یعنی گہر جسمین تونے مجہے ساکن کیا تہا فرمایا چہوڑ دو واسطے قرآن کے اوسکے گہر کو اخرجہ ابن ابی الدنیا ۸ عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین جبکہ انسان اپنی قبر مین داخل ہوتا ہے تو ایک فرشتہ اوسکی بائین جانب سی آتا ہے قرآن آتا ہے تو اوسکو منع کرتا ہے فرشتہ کہتا ہے کیا ہے میری لیی اور تیرے لیے یعنی مجہسے تجہسے کیا واسطہ رابطہ وہ تو تیری لیے عمل نہین کرتا تہا قرآن کہتا ہے کیا مین اوسکے پیٹ مین نہ تہا پہر اسیطرح کرتا رہتا ہی یہانتک کہ اپنی صاحب کو نجات دلا دیتا ہے

ف لفظ اصل مین یہ ہے [illegible] علما نے بجای علی علما [illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible] واللہ اعلم ۱۲

اخرجہ ابن سعد ۹ ابو منہال رضی اللہ عنہ کہتے ہین نہین مجاور ہوا کسی بندی کا اوسکی قبر مین کوئی پڑوسی کہ وہ اوسکو زیادہ محبوب ہو استغفار کثیر سے اخرجہ الاصبہانی فی الترغیب

فصل بیان مین اون اعمال کے جنکا ثواب میت کو ہمیشہ پہونچا رہتا ہے جاننا چاہیے کہ دس عمل ایسے ہین کہ اونکا ثواب بعد
بعد میت کو قبر مین پہونچا کرتا ہے انمین سے تین کو بخاری و مسلم نے باتفاق روایت کیا ہی ۱ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا
ہے جبوقت انسان مرجاتا ہی تو اوسکا عمل منقطع ہوجاتا ہے مگر تین سے صدقہ جاریہ یا علم جس سے نفع لیا جاوے یا ولد صالح کہ اوسکے لیے دعا کرے اخرجہ البخاری فی الادب
و مسلم و ابو داود و الترمذی و ابن ماجہ ۲ ابو امامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ چار آدمی ہین کہ جاری رہتے ہین اونپر اجر اونکی
بعد موت کے ایک مرابط اللہ کی راہ مین اور وہ شخص جسنے کوئی علم سکھایا اور وہ آدمی جسنے کوئی صدقہ کیا تو اوسکا اجر اوسکے لیے ہے جبتک کہ وہ صدقہ جاری رہے اور وہ
آدمی جسنے کوئی ولد صالح چھوڑا کہ وہ اوسکے لیے دعا کرتا ہے اخرجہ الامام احمد ۳ جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ مرفوعا کہتے ہین جس شخص نے کوئی سنت حسنہ یعنی
طریقہ نیک نکالا تو اوسکے لیے اوسکا اجر ہے اور اجر اوسکا جو اوسکے ساتھ بعد اوسکے عمل کرے بغیر اسکے کہ اونکی اجر سے کچھ کم ہو اور جسنے کوئی سنت سیئہ یعنی طریقہ بد نکالا تو
اوسپر اوسکا گناہ ہوگا اور گناہ اوسکا جو اوسکے ساتھ بعد اوسکے عمل کریگا بدون اسکے کہ اونکے گناہ سے کچھ کم ہو اخرجہ مسلم ۴ رجاء بن حیوہ رضی اللہ عنہ نے سلیمان بن
عبد الملک سے کہا کہ منجملہ اون امور کے جنکے سبب سے خلیفہ اپنی قبر مین محفوظ رہے یہ ہے کہ مرد صالح کو خلیفہ کرجاوے اخرجہ ابن سعد ۵ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
مرفوعا کہتے ہین جس شخص نے سکھائی کوئی آیت کتاب اللہ سے یا کوئی باب علم سے تو بڑھاتا ہے اللہ اوسکی اجر کو روز قیامت تک اخرجہ ابن عساکر **ف** جناب توفیق
دام مجدہ فرماتے ہین جبکہ ایک آیت کریمہ کی تعلیم یہ ثمرہ شریفہ بخشتی ہی کہ اجر معلم کا روز حشر تک قائم رہتا ہی تو جو شخص سارا قرآن شریف کسی کو سکھادے اوسکی اجر کا کیا
شمار ہے کہ کتنا ہے خاصکر اوس شخص کے اجر کا کیا پوچھنا ہے جسنے تفسیر کتاب اللہ کو لکھا اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت کی اور اوسکو شائع کیا
لوگونکو اوسپر عمل کرنیکے لیے بلایا کہ اوسکے اجر کی حد و رسم و غایت و نہایت کو سوای خالق علم اور معلوم خلق کی اور کوئی نہین جان سکتا و فضل اللہ واسع و رحمتہ
قریب و عفوہ کثیر ۶ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اوس چیز سے کہ لاحق ہوتی ہے مومن کو اوسکی حسنات سے بعد
اوسکی موت کے علم ہے جسکو پھیلایا یا ولد صالح جسکو چھوڑ گیا یا مصحف جسکو میراث مین چھوڑ گیا یا مسجد جسکو بنا گیا یا گھر جسکو ابن سبیل یعنی مسافر کے لیے بنا گیا یا نہر کو
جاری کر گیا یا صدقہ جسکو اپنے مال سے نکالا اپنی صحت مین وہ اوسکی موت کے بعد اوسے لاحق ہوگا اخرجہ ابن ماجہ و ابن خزیمہ ۷ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے سات چیزین ہین کہ جاری رہتا ہے واسطے بندے کے اجر اونکا بعد اوسکی وفات کے حال آنکہ وہ اپنی قبر مین ہے وہ شخص جسنے
علم سکھایا یا نہر جاری کی یا کنوان کہدوایا یا کھجور لگائی یا مسجد بنائی یا مصحف کو میراث مین چھوڑ گیا یا لڑکا چھوڑ گیا کہ وہ اوسکے لیے استغفار کرتا ہی بعد اوسکی موت کی اخرجہ
ابو نعیم و البزار **ف** یہ سب دس عمل ہوے لیکن یہ گنتی اوس تقدیر پر ہے کہ اجراء نہر اور حفر بئر ایک چیز ٹہرائی جاوے ورنہ مجموع گیارہ عمل ہونگے اہل علم نے صدقہ
جاریہ کی تفسیر وقف کے ساتھ کی ہی اور ولد صالح کو اسکے ساتھ مقید کیا ہے کہ وہ دعا کرتا ہو جیسا کہ حدیث ابو امامہ رضی اللہ عنہ مین نزدیک امام احمد کی اور حدیث ابو ہریرہ
مین نزدیک مسلم کے آیا ہی اور حدیث ابو ہریرہ مین نزدیک ابن ماجہ و ابن خزیمہ کی بدون تقیید کی واقع ہوا ہی تو مطلق مقید پر محمول ہوگا اور تقیید علم کی ساتھ نافع کی حدیث ابو ہریرہ
مین نزدیک مسلم کے آئی ہی اور غیر مسلم مین لفظ علم بدون تقیید مذکور کی واقع ہوا ہی اور بعض حدیثون مین تقیید علم کی ساتھ نشر کی آئی ہی اور نشر علم کا تدریس و تالیف وغیرہ سے ہوتا ہے
اور مرابط وہ شخص ہی جو کہ سرحد اسلام پر مرگیا ہے پس اجلہ اعیان اسپر ہین کہ یہ سب اعمال مذکور میت کو لاحق ہوتی ہین اور ایسی کی مثل اخوان مسلمین کی دعا ہی سید محمد بن اسمٰعیل
امیر رحمہ اللہ نے شرح ابیات مین اسکا ذکر فرمایا ہے **فصل اس بیان مین کہ دعا و استغفار زندون کی مردون کو نفع دیتی ہے**
۸ ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مینے تمکو زیارت قبور سے منع کیا تہا سو تم اونکی زیارت کرو و اجعلوا زیارتکم لہا صلوۃ
علیہم و استغفار لہم یعنی تم اپنی زیارت کو صلوۃ کرو اونپر اور استغفار واسطے اونکی یعنی مردونکی لیے دعا و استغفار کیا کرو اخرجہ الطبرانی ۹ ابن طاوس رضی اللہ عنہ

کہتی ہین کہ مینے اپنے باپ سی کہا گیا افضل ہی اوس چیز کا جو میت کی طرف سی کہی جاوی کہا استغفار اخرجہ ابو نعیم **۱۰** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ بلند کرتا ہے درجے کو واسطے بندۂ صالح کے جنت مین وہ کہتا ہی یارب یہ میری کیونکر ہی پس اللہ فرماویگا بسبب استغفار تیرے
لڑکے کے واسطے تیرے اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والبیہقی فی سننہ ولفظ البیہقی بدعاء ولدک لک واخرجہ البخاری فی الادب عن ابی ہریرۃ من قولہ
۱۱ واخرج ایضا عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پیچہے ہونگے آدمی کی دن قیامت کی نیکیان ہے
مثل پہاڑون کی کہیگا یہ کہان سی ہین تو کہا جائیگا کہ بسبب استغفار تیرے لڑکے کے واسطے تیرے **۱۲** ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے فرمایا ہی نہین ہی میت اپنی قبر مین مگر شل غریق متغوث کے انتظار کرتا ہے دعا کا کہ لاحق ہو اوسکو باپ یا مان یا لڑکی یا صدیق یا ثقہ سی پہر جب وہ اوسکو
لاحق ہوتی ہی تو اوسکو دنیا و مافیہا سی زیادہ تر محبوب ہوتی ہی اور بیشک اللہ البتہ داخل کرتا ہی اہل قبور پر زمین والونکی دعا سی مثل پہاڑون کی اور ہدیہ زندون کا
طرف مردونکی استغفار کرنا ہی واسطے اونکی اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان والدیلمی وقال البیہقی قال ابو علی الحسین بن علی الحافظ ھذا غریب من حدیث عبد اللہ
ابن المبارک لم نقع عند اھل خراسان **۱۳** سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہا جاتا تہا کہ مردے زیادہ تر محتاج ہین طرف دعا کی زندون سی طرف کہانے
پینے کے اخرجہ ابن ابی الدنیا اور بہت لوگون نی اسپر اجماع نقل کیا ہی کہ دعا میت کو نفع دیتی ہی اسکی دلیل قرآن شریف سی یہ آیت ہی والذین جاؤا من بعدھم
یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان **۱۴ حکایت** بعض سلف کہتے ہین مینے اپنے بہائی کو بعد موت کی خواب مین دیکہا پوچہا کیا تجہے
زندون کی دعا پہنچتی ہے کہا ہای واللہ یعنی ہان قسم ہے اللہ کی پہنچتی ہے مثل نور کے تو ہم اوسکو پہنتے ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا **۱۵** عمرو بن جریر رضی اللہ عنہ کہتی ہین جبکہ
بندہ اپنے مردہ بہائی کے لیے دعا کرتا ہے تو ایک فرشتہ اوسکو طرف اوسکی قبر کے لاتا ہے کہتا ہے یا صاحب القبر الغریب ھذہ ھدیۃ من اخ علیک شفیق
اخرجہ ابن ابی الدنیا **۱۶ حکایت** ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مین شام سے طرف بصرے کے متوجہ ہوا خندق مین اوترا طہارت کی دو رکعت نماز رات
مین پڑہی پہر مینے اپنا سر ایک قبر پر رکہا سو گیا پہر مین بیدار ہوا تو ناگاہ صاحب قبر شکایت کرتا ہی اور کہتا ہے مقرر تو نے مجہی ایذا دی ابتدای رات سی پہر کہا کہ تم
جانتی نہین ہو اور ہم جانتے ہین اور ہم عمل پر قدرت نہین رکہتے جو دو رکعتین کہ تو نے پڑہین دنیا و مافیہا سی بہتر ہین پہر کہا اللہ اہل دنیا کو جزای خیر دی تو اونکو ہماری
طرف سی سلام کہنا کیونکہ اونکی دعا سے مثل جبال کے نور ہمپر داخل ہوتا ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا **۱۷ حکایت** بعض متقدمین کہتی ہین سیر گذر قبرستان پر ہوا
مینے اونپر ترحم کیا ایک ہاتف نے مجہے آواز دی نعم فترحم علیہم یعنی ہان تو اونپر رحم کر کیونکہ اونمین مغموم و محزون ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا **۱۸ حکایت**
بعض صالحین نی اپنی والد کو خواب مین دیکہا اونسی کہا بیٹا تمنے اپنا ہدیہ ہمسی کیون قطع کر دیا اونہون نی کہا آیا کیا مردے زندونکی ہدیہ کو پہچانتی ہین کہا بیٹا اگر زندی نہون
تو مردے ہلاک ہو جاوین قال ابن رجب رحمہ اللہ روی جعفر الخلدی حدثنا العباس بن یعقوب بن صالح الانباری سمعت ابی یقول الخ **۱۹ حکایت**
مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مین شب جمعہ کو قبرستان مین داخل ہوا ناگاہ ایک نور چمکتا ہوا اوسمین دیکہا مینے کہا لا الہ الا اللہ ہم دیکہتی ہین کہ اللہ عزوجل نے
اہل مقابر کو بخشدیا ناگاہ ایک ہاتف دور سے پکارتا ہی اور کہتا ہے ای مالک بن دینار یہ ہدیہ ہے مومنین کا طرف اپنی اخوان کی اہل مقابر سی مینے کہا تجہے قسم ہے
اوسکی جسنے تجہے نطق دیا کہ تو مجہے خبر دی وہ کیا ہے کہا ایک شخص مومنین سی اس رات کہڑا ہوا پورا وضو کیا دو رکعت نماز پڑہی اور اوسمین فاتحۃ الکتاب و قل یا ایہا الکافرون
اور قل ہو اللہ احد پڑہا اور کہا الہی مینے اسکا ثواب اہل مقابر کو بخشا جو کہ مومنین سے ہین سو ہمپر ضیا و نور وسعت و سرور مشرق و مغرب مین داخل ہوا مالک فرماتی ہین کہ
مین اون رکعتون کو ہر جمعہ مین پڑہتا رہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ مجہسی فرماتی ہین ای مالک اللہ نے تجہے بخشا بعدد اوس نور کی جسکو تو نی میری امت
کی طرف ہدیہ کیا اور تیرے واسطے ثواب اوسکا ہے پہر فرمایا اور بنایا اللہ نی واسطی تیری ایک گہر جنت مین اندر محل کے جسکو منیف کہتے ہین مینے کہا منیف کیا ہے فرمایا
سایہ کرنیوالا ہی اہل جنت پر اخرجہ ابن النجار فی تاریخہ **۲۰ حکایت** بشار بن غالب رضی اللہ عنہ کہتی ہین مینے رابعہ کو خواب مین دیکہا اور مین اونکی لیے بہت دعا کیا کرتا

مجھسے کہا اے بشارت ہو تیری ہدیا نور کے طباقون پر حریر کے رومالون سے ڈھکے ہوے ہماری پاس آتی ہین میننے کہا یہ کیونکر ہے کہا اسیطرح زندہ مومنین کی دعا ہے جبکہ وہ مردون کی لیئے دعا کرتے ہین پہر وہ اونکی لیئے قبول کیجاتی ہی تو وہ دعا نور کے طباقون پر رکھی جاتی ہے پہر حریر کی رومالون سے ڈہانکی جاتی ہے پہر جس مردے کی لیئے دعا کی گئی ہے اوسکی پاس لاکر ہین پہر کہا جاتا ہے یہ فلان کا ہدیہ ہے تیری طرف اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲۱ انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین کہ میری امت مرحومہ ہے داخل ہوتی ہے اپنی قبرون مین ساتھ اپنے گناہون کی اور نکلیگی اپنی قبرون سے کہ اوسپر کچھ گناہ نہونگے بسبب استغفار مومنین کی وہ گناہ اوس سے دور کردیے جاوینگے اخرجہ الطبرانی فی الاوسط بسند واہ ۲۲ حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا مجھے پونہچا ہے کہ کتاب اللہ مین ہے ای ابن آدم دو خبرین ہین یعنی تیرے لیئے کین اور وہ تیرے واسطے نہ تھین وصیت تیری مال مین ساتھ دستور کے حال آنکہ وہ تیرے غیر کی ملک ہوگیا اور دعا مسلمانونکی واسطے تیرے حال آنکہ تو ایسی منزل مین ہے کہ اوسمین کسی بدی سے نہ ہٹایا جاویگا اور نہ تو کسی نیکی مین زیادہ کریگا اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۲۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا چار چیزین ہین کہ آدمی بعد موت کی اونکو دیا جاتا ہے تہائی مال اوسکا جبکہ وہ پہلے اس سے اوسمین اللہ کا مطیع تہا اور لڑکا صالح کہ اوسکی لیے بعد موت اوسکے دعا کرتا ہے اور سنت حسنہ یعنی طریقہ نیک جسکو آدمی نکال جاتا ہے پہر اوسکی موت کی بعد اوسپر عمل کیا جاتا ہے اور سو آدمی جبکہ وہ اوس آدمی کی لیے شفاعت کرین تو اوسکی حق مین اونکی شفاعت مقبول ہوتی ہے اخرجہ الدارمی فی مسندہ

وصل اس بیان مین کہ ثواب صدقہ وخیرات کا میت کو پونہچتا ہے ۲۴ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ میری مان ناگہانی مرگئی اور وصیت نہین کی مین اوسکی گمان کرتا ہون کہ اگر وہ بولتی تو صدقہ کرتی سو کیا اوسکے لیے اجر ہے اگر مین اوسکی طرف سے صدقہ کرون فرمایا ہان اخرجہ الشیخان ۲۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سعد بن عبادہ کی مان مرگئین اور وہ غائب تہی یعنی وہ اونکی موت مین حاضر نہ تھے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے کہا یارسول اللہ میری مان مرگئی اور مین غائب تہا سو کیا اوسکو نفع دیگا اگر مین اوسکی طرف سے صدقہ کرون فرمایا ہان کہا مین آپکو گواہ کرتا ہون کہ میرا باغ اوسکی طرف سے صدقہ ہے اخرجہ البخاری ۲۶ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا یارسول اللہ میری مان مرگئی سو کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا پانی پس اونہون نے ایک کنوان کہدوادیا اور کہا یہ ام سعد کے لیے ہے اخرجہ احمد والاربعۃ ۲۷ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک صدقہ البتہ بجہاتا ہے اہل صدقہ سے قبرون کی حرارت کو اخرجہ الطبرانی ۲۸ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ سعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے کہا یارسول اللہ میری مان مرگئی اور وصیت نہین کی اوسنے صدقہ کیا سو کیا نفع دیگا اوسکو اگر مین اوسکی طرف سے صدقہ کرون فرمایا ہان اگرچہ پایچہ سوختہ گوسفند ہو اخرجہ الطبرانی فی الاوسط بسند صحیح ۲۹ ابن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ ایک تمہارا کوئی صدقہ تطوعا صدقہ کرے تو چاہیے کہ اوسکو اپنے مان باپ پر کرے کہ اوسکا اجر دونکی لیے ہو اور اوسکے اجر سے کچہ کم نہ کرے اخرجہ الطبرانی واخرج الدیلمی نحوہ من حدیث معویۃ بن حیدۃ ۳۰ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے نہین ہین کوئی گھر والے کہ مرجاوے اونمین سے کوئی میت پہر وہ اوسکی طرف سے بعد موت کی صدقہ کرین مگر اوس صدقہ کو اوسکی لیے جبریل ہدیہ کرتے ہین ایک طباق پر نور کے پہر کنارہ قبر پر کھڑے ہوتے ہین کہتے ہین اے گہری قبر والے یہ ہدیہ ہے اسکو تیرے گھر والون نے تجھے بہیجا ہے تو اسکو قبول کر پہر وہ اوسپر داخل ہوتا ہے تو وہ فرحناک وخوش ہوتا ہے اور غمگین ہوتے ہین اوسکے پڑوسی جنکی طرف کچھ ہدیہ نہین بہیجا جاتا ہے اخرجہ الطبرانی فی الاوسط

وصل اس بیان مین کہ میت کو ثواب حج کا پونہچتا ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کتاب الروح مین فرماتے ہین کہ مردون کی روحون کو زندون کی افعال سے دو امر پونہچتے ہین اسپر فقہا اور اہل حدیث وتفسیر اہل سنت کے درمیان مین اجماع کیا گیا ہے ایک وہ کام جسکا سبب خود میت اپنی حالت مین ہوا ہے دوسرا مسلمانون کی دعا و استغفار ہے اوسکی لیے اور صدقہ و حج اور اسمین نزاع ہے کہ جن اعمال کا ثواب اوسکو پونہچتا ہے آیا وہ ثواب انفاق ہے یا ثواب عمل ہے پس جمہور کے نزدیک نفس عمل کا ثواب پونہچتا ہے اور حنفیہ کے نزدیک صرف ثواب انفاق کا پونہچتا ہے انتہی ۳۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے اپنے والدین کی طرف سے حج کیا بعد اونکی وفات کے تو لکھتا ہے اللہ واسطے اوسکی آزادی کو نار سے اور جنکی طرف سے حج کیا گیا ہے دونکے لیئے ایک پورے حج کا اجر ہوتا ہے بغیر اسکے کہ اونکی اجر سے کچھ کم ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ نے فرمایا کہ نہین صلہ کیا کسی ذو رحم نے اپنے رحم کا کہ وہ افضل ہو حج سے جسکو وہ اوسکے بعد اوسکی موت کی اوسکی قبر مین داخل کرتا ہے اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان والاصبہانی فی الترغیب بسند فیہ مجہولان ۳۲ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا جسنے اپنے مان باپ کی طرف سے حج کیا اور اونہون نے حج نہین کیا تہا تو وہ اونکی طرف سے کفایت کریگا اور اونکی روحون کو آسمان مین خوشخبری دیجاویگی اور وہ نزدیک اللہ کے نیکون کا ساتھ بہلائی کے ساتھ احسان کرنیوالا لکہا جاویگا اخرجہ ابو عبد اللہ الثقفی فی الفوائد المعروفۃ بالثقفیات ۳۳ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آیا عرض کیا کہ میرا باپ مرگیا اور اوسنے حج اسلام نہین کیا فرمایا تو مجہے بتا کہ اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو کیا تو اوسکی طرف سے اوسکو ادا کرتا کہا ہان فرمایا تو پہر وہ تو اوسپر دین ہے سو تو اوسکو ادا کر اخرجہ البزار والطبرانی بسند حسن ۳۴ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آئی کہا کیا مین اپنی مان کی طرف سے حج کرون اور وہ مرچکی ہے فرمایا تو مجہے بتا اگر تیری مان پر قرض ہوتا پہر تو اوسکو ادا کرتی تو کیا وہ تجہسے مقبول ہوتا کہا ہان مقبول ہوتا پس آپ نے اوسکو حکم دیا کہ وہ حج کرے اخرجہ الطبرانی ۳۵ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے حج کیا کسی میت کی طرفسے تو جس شخص نے اوسکی طرف سے حج کیا اوسکے لیے مثل اوسکی اجر کے ہے اخرجہ الطبرانی فی الاوسط

وصل۔ ثواب بردہ آزاد کرنے کا میت کو پہونچتا ہے ۳۶ عطا و زید بن اسلم رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آیا کہا یا رسول اللہ مین اپنے باپ کی طرف سے آزاد کرون اور وہ مرچکا ہے فرمایا ہان اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۳۷ عطا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا تابع ہوتا ہے میت کو بعد اوسکی موت کے آزاد کرنا اور حج اور صدقہ اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۳۸ ابو جعفر رحمۃ اللہ کہتے ہین کہ حسن و حسین رضی اللہ عنہما علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے بعد اونکی وفات کے آزاد کیا کرتے تہے اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۳۹ قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بہائی عبد الرحمن کی طرف سے ایک غلام آزاد کیا امید رکہتی تہین کہ اونکو اس سے نفع پہونچاوین بعد اونکی موت کے اخرجہ ابن سعد ۴۰ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ عاص نے وصیت کی کہ اوسکی طرف سے سو نسمہ یعنی نفس آزاد کیے جاوین سو ہشام نے اوسکی طرف سے پچاس آزاد کردیے فرمایا نہین صدقہ و حج و عتق تو مسلم کی طرف سے کیا جاتا ہے سو وہ اگر مسلمان ہوتا تو اوسکو پہونچتا اخرجہ ابو الشیخ ابن حبان فی کتاب الوصایا

وصل بیان مین ثواب روزہ و نماز کے واسطے میت کے ۔۴۱ حجاج بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بر سے یہی کہ تو اونکی طرفسے یعنی والدین کی طرف سے نماز پڑہے ساتھ اپنی نماز کے اور روزہ رکہے تو اونکی طرف سے ساتھ اپنے روزے کی اور صدقہ دے تو اونکی طرف سے ساتھ اپنے صدقہ کی اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۴۲ بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ میری مان پر دو ماہ کے روزے ہین سو کیا کفایت کرتا ہے کہ مین اوسکی طرف سے روزے رکہون فرمایا ہان کہا تو میری مان پر حج ہے اوسنے کبہی حج نہین کیا سو کیا کفایت کرتا ہے کہ مین اوسکی طرف سے حج کرون فرمایا ہان اخرجہ مسلم ۴۳ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مرا اور اوسپر روزے تہے تو اوسکا ولی اوسکی طرف سے روزے رکہے اخرجہ الشیخان

وصل بیان مین قرات قرآن شریف کے واسطے میت کے اور قبر پر میت کے لیے ثواب قرات پہنچنے مین اختلاف ہے سو جمہور سلف اور تینون امام ثواب پہونچنے پر ہین اور امام شافعی رضی اللہ عنہ اسمین مخالف ہین دلیل انکی یہ آیت شریف ہے وان لیس للانسان الا ما سعی قائلین وصول نے اس آیت کا کئی طرح پر جواب دیا ہے ایک جواب یہ ہے کہ آیت مذکور اس آیت سے منسوخ ہے والذین آمنوا واتبعتہم ذریتہم بایمان الایۃ بیٹے بسبب صلاح آباء کی جنت مین داخل ہونگے دوسرا یہ ہے کہ آیت مذکور قوم ابراہیم و قوم موسی علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے رہی یہ امت مرحومہ سو اسکے لیے ہے جو اسنے سعی کی اور جو اسکے لیے سعی کی گئی قالہ عکرمۃ تیسرا یہ ہے کہ مراد انسان سے اس جگہ کافر ہے رہا مومن سو اوسکے لیے ہے جو اوسنے سعی کی اور جو اوسکے لیے سعی کی گئی یہ قول ربیع بن انس رحمہ اللہ کا ہے چوتہا یہ ہے کہ نہین ہے انسان کے لیے مگر جو اوسنے سعی کی بطریق عدل کے رہا باب فضل سو جائز ہے کہ اللہ تعالی اوسکو زیادہ دے جو چاہے یہ قول حسین ابن فضل رحمہ اللہ کا ہے پانچوان یہ ہے کہ لام للانسان مین بمعنی علی ہے یعنی نہین ہے انسان پر مگر جو اوسنے سعی کی یہ تو آیت مذکور کے جواب ہین اور دعا و صدقہ و صوم و حج و

له یا جاری ہوگا لفظ اصل جری کہے مولوی محمود کا احتمال ہے واللہ اعلم ۱۲ رضوان

عنق جنکا ذکر پہلے ہو چکا اور قرارت قرآن وغیرہ کا قیاس کر کے وصول ثواب پر استدلال کیا ہی کیونکہ کسی طرح کا فرق نہین ہے نقل ثواب مین درمیان اسکی کہ وہ حج ہو یا صدقہ یا وقف یا دعا یا قرارت سی بسبب اون حدیثون کے جنکا ذکر آئندہ آویگا اگرچہ وہ حدیثین ضعیف ہین لیکن مجموع اونکا اسپر دلالت کرتاہی کہ اونکے لیے اصل ہی اور اس سی استدلال کیا ہی کہ مسلمان ہمیشہ سے ہر شہر مین جمع ہوتے ہین اور بلا نکیر اپنے مردون کی لیے پڑہتے ہین سو یہ اجماع ہو گیا یہ سب حافظ شمس الدین بن عبد الواحد مقدسی حنبلی نے ایک جزو مین ذکر کیا ہے جسکو اس مسئلے مین تالیف فرمایا ہے **حکایت** قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ شیخ عز الدین بن عبد السلام رحمہ اللہ فتوی دیا کرتے تھے کہ جو پڑہا جاتا ہے اوسکا ثواب میت کو نہین پونہچتا ہے جب اونکا انتقال ہو گیا تو اونکو اونکے بعض اصحاب نی خواب مین دیکھا اونسی کہا کہ آپ کہا کرتے تھے کہ جو پڑہا جاتا ہے اور میت کو ہدیہ بہیجا جاتا ہے اوسکا ثواب میت کو نہین پونہچتا ہی سو اسکی کیا کیفیت ہی کہا مین اسکو دار دنیا مین کہا کرتا تہا اور اب مینی اس قول سی رجوع کیا اسلیے کہ مینی اس اب مین اللہ تعالے کے کرم کو دیکھ لیا اور میت کی طرف وہ ثواب پونہچتا ہے رہا قبر کے نزدیک قراءت کرنا سو ہمارے اصحاب وغیرہم حنفیہ اسکی مشروعیت کے ساتھ جزم کیا ہی زعفرانی نی کہا مینے شافعی رضی اللہ عنہ سی قرارت کا نزدیک قبر کے پوچہا فرمایا لا باس بہ یعنی اسمین کوئی برائی نہین ہی اور نووی رضی اللہ عنہ نے شرح مہذب مین فرمایا ہی زائر قبور کے لیی مستحب ہے کہ جسقدر ہو سکی قرآن پڑہے اور اوسکے بعد مردون کی لیی دعا کری شافعی رحمہ اللہ نے اسپر نص کی ہی اور اصحاب کا اسپر اتفاق ہی دوسری جگہہ اتنا اور زیادہ کہا ہے کہ اگر قرآن شریف قبر پر ختم کرین تو افضل ہی امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اولا اسکا انکار کرتی تھی جبکہ اونکو اس باب مین کوئی اثر نہ پونہچا تہا پہر رجوع کیا جبکہ اونکو پونہچ گیا اس باب مین جو وارد ہوا ہی اوسمین سی حدیث مرفوع ابن عمر و بن العلاء ابن اللجلاج باب ما یقال عند الدفن مین گذر چکی اب احادیث موعود دال علی قرارۃ القرآن سنو (۱) شعبی رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ جسوقت انصار کا میت مرتا تو اوسکی قبر کی طرف آمد و رفت رکہتی اوسکی لیے قرآن پڑہتے تھے اخرجہ الخلال فی الجامع (۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ مرفوعا کہتے ہین کہ جو شخص قبرستان پر گذرا اور اوسنی قل ہو اللہ احد گیارہ بار پڑہا پہر اوسکا اجر مردون کو بخشدیا تو وہ بعدد مردون کی اجر دیا جاویگا اخرجہ ابو محمد السمرقندی فی فضائل قل ہو اللہ احد (۳) ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جو شخص قبرستان مین داخل ہوا پہر اوسنی فاتحہ یعنی الحمد اور قل ہو اللہ احد اور الہاکم التکاثر پڑہا پہر کہا کہ الٰہی جو مینے تیرے کلام سی پڑہا اوسکا ثواب قبرستان والونکی لیے مومنین و مومنات سی بخشدیا تو وہ اوسکے شفیع ہونگی طرف اللہ تعالی کی اخرجہ ابو القاسم سعد بن علی الزنجانی فی فوائدہ (۴) **حکایت** سلمہ بن عبید رحمہ اللہ کہتے ہین کہ حماد مکی نے کہا کہ مین رات کو قبرستان مکہ کی طرف نکلا مینے ایک قبر پر اپنا سر رکہا سو گیا مینی قبرستان والون کو حلقہ حلقہ دیکہا مینے کہا قیامت قائم ہو گئی کہا نہین لیکن ایک آدمی نے ہماری اخوان سی قل ہو اللہ پڑہا اور اوسکا ثواب ہمارے لیے بخشا سو ہم سال بہر سی اوسکو تقسیم کر رہے ہین اخرجہ القاضی ابو بکر بن عبد الباقی الانصاری فی مشیختہ (۵) انس رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جو شخص قبرستان مین داخل ہوا پہر سورہ یس پڑہی تو اللہ تعالی مردون سی تخفیف کرتا ہی اور اوسکی لیی بعدد اون مردون کی جو اوسمین ہین نیکیان ہونگی اخرجہ عبد العزیز صاحب الخلال بسندہ **ف** قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ایک حدیث مین آیا ہی تم اپنی مردون پر یس پڑہو یہ حدیث اس امر کا احتمال رکہتی ہی کہ یہ قرارت نزدیک میت کی ہو اوسکی حالت موت مین اور یہ بہی احتمال ہی کہ نزدیک اوسکی قبر کے ہو مین کہتا ہون یعنی امام سیوطی رضی اللہ عنہ کہ قول اول کے جمہور قائل ہین جیسا کہ اول کتاب مین گذر چکا ہے اور دوسری قول کی ابن عبد الواحد مقدسی قائل ہین اوس جزو مین جسکی طرف اشارہ ہو چکا اور دونون حال مین تعمیم کے قائل محب طبری رحمہ اللہ ہمارے اصحاب متاخرین سی ہین اور احیاء امام غزالی اور عاقبت عبد الحق مین امام احمد بن حنبل سی مروی ہی کہ کہا جب تم قبرستان مین داخل ہو تو فاتحہ الکتاب اور معوذتین اور قل ہو اللہ احد پڑہو اور اسکو اہل مقابر کے لیی کر دو کیونکہ وہ اونکی طرف پونہچتا ہی قرطبی رحمہ اللہ نی فرمایا ہی وقد قیل یعنی بعض نی کہا ہے کہ ثواب قرآن کا قاری کی واسطے ہی اور میت کے لیی ثواب سننے کا ہی اور اسی لیی اوسکو رحمت لاحق ہوتی ہی فرمایا اللہ تعالی نی واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون یعنی جسوقت قرآن پڑہا جاوی تو اوسکو سنو اور چپ رہو شاید تم پر رحم ہو کہا یعنی قرطبی نی کہ اللہ کے کرم سی کچہ بعید نہین ہی کہ میت کو ثواب قرآن کا اور سننے کا

پہنچتا لاحق ہو اور قراءت کا ہدیہ جو اوسکو بہیجا جاتا ہے مثل صدقہ و دعا کے وہ بھی اوسی لاحق ہو گو وہ اوسکو سنی کیونکہ فتاوی قاضی خان مین جو کچھ ذخیرہ مین
ہے یہ ہے کہ قراءت قرآن کی نزدیک قبور کے اگر قاری نے یہ نیت کی ہے کہ آواز قرآن کی مردونکو انس دے تو وہ پڑہے اور اگر یہ قصد نہین کیا ہے تو اللہ قراءت کو سنتا ہے
جہان کہین وہ قراءت ہو **فرع** قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ ہمارے بعض علما نے نفع قراءت پر نزدیک قبر کے حدیث عسیب یعنی شاخ خرما سے جسکے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے چیر کے دو ٹکڑے کیے تھے اور اونکو قبرون پر لگا دیا تھا استدلال کیا ہے اور آپ نے فرمایا تہا کہ شاید اون دونون میت سے تخفیف کیجائے جبتک کہ وہ خشک
ہون خطابی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ یہ نزدیک اہل علم کے اسپر محمول ہے کہ اشیا جب تک اپنی اصل خلقت پر یا اپنی سبزی و تازگی پر رہتی ہین تب تک وہ تسبیح کرتی رہتی ہین یہا
ن تک کہ اونکی رطوبت خشک ہو جاے یا اونکی سبزی جاتی رہے یا اپنی جڑ سے کاٹ دیے جائین غیر خطابی نے کہا جبکہ اون دو مردونسے بسبب تسبیح شاخ خرما کے
تخفیف کیجاے تو مومن کے قرآن پڑہنے سے کیونکر تخفیف نہو گی قبرون کی نزدیک درخت لگانے کی یہی حدیث اصل ہے **حکایت** قتادہ کہتے ہین کہ ابو برزہ اسلمی رضی اللہ
عنہ حدیث کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قبر پر گذر فرمایا اور صاحب قبر کا عذاب کیا جاتا تہا تو آپ نے ایک شاخ کہجور کی لی پہر اوسکو قبر مین
گاڑ دیا اور فرمایا شاید اوس سے کشایش کیجائے جب تک کہ وہ تر و تازہ رہے ابو برزہ وصیت کیا کرتے کہ جسوقت مین مر جاؤن تو تم میری قبر مین میرے ساتھ دو
ٹہنیان رکہیو پہر جب وہ ایک بیابان مین مری جو کہ درمیان کرمان و قومس کے تہا تو لوگون نے کہا کہ وہ ہمکو وصیت کیا کرتے تہے کہ ہم اونکی قبر مین دو شاخین رکہین اور
یہ ایک ایسی جگہہ ہے کہ ہم اوسمین اونکو نہین پاتے ہین وہ اسی حال مین تہے کہ ایک قافلہ جانب سجستان سے نمودار ہوا تو اونکے پاس ایک سعف پایا اوسمین سے دو شاخین
(یعنی شاخ خرما) لیلین پہر اونکو ساتھ اونکی قبر مین رکہدیا اخرجہ ابن عساکر من طریق حماد بن سلمۃ اور ابن سعد نے مورق سے روایت کیا ہے کہ بریدہ رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تہی کہ
ہیثمی — اونکی قبر مین دو شاخین رکہدی جاوین **فائدہ** تاریخ ابن النجار مین ذیل ترجمہ کثیر بن سالم التیمی رحمہ اللہ لکہا ہے کہ اونہون نے وصیت کی تہی کہ جسوقت اونکی قبر بوسیدہ
ہو جاے تو اوسکی تعمیر نہو اور اس باب مین تاکید و تشدید کی اور کہا کہ اللہ عز و جل بوسیدہ پرانی قبر والون کی طرف نظر فرماتا ہے تو انپر رحم کرتا ہے اسلیے مین امید رکہتا
ہون کہ مین بھی اونمین سے ہو جاؤن **حکایت** وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ارمیا علیہ السلام کا گذر کئی قبرون پر ہوا کہ اونکے مردے عذاب کیے جاتے تہے
پہر جب سال بہر کے بعد اونپر گذر ہوا تو ناگاہ اونسے عذاب ساکن ہو گیا تہا کہا قدوس قدوس مین ان قبرون پر پہلے برس گذرا تہا اور اونپر عذاب ہو رہا تہا اور اس سال
مینے گذر کیا اور عذاب اونسے ساکن ہو گیا ہے ناگاہ آسمان سے ندا آئی کہ اے ارمیا اونکے کفن پہٹ گئے اونکے بال جہڑ گئے اونکی قبرین بوسیدہ ہو گئین مینے اونکی طرف
نظر کی تو اونپر رحم کیا وھکذا افعل باھل القبور الدارسات والاکفان المتمزقات والشعور المتمعطات یعنی مین اسی طرح اون لوگونکے ساتھ کیا کرتا ہون جنکی
قبرین پرانی پڑ گئین اور کفن پہٹ پہٹا گئے اور بال گر گرا گئے اس حکایت کے اول مین ابن النجار نے یون کہا ہے وقد ورد مثل ما قال یعنی کثیر بن سالم فی الاثار
من طریق عبد بن حمید حدثنا اسمعیل بن عبد الکریم حدثنا عبد الحمید بن معقل عن وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ **وصل** اوپر جو لکہا گیا وہ
شرح الصدور کا بیان تہا اب کچہہ بیان عبادت بدنیہ کا شرح ابیات وغیرہ سے کیا جاتا ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ عبادت بدنیہ مین اختلاف ہے جیسے روزہ نماز
قراءت قرآن ذکر سو امام احمد اور جمہور سلف رضی اللہ عنہم کا مذہب یہ ہے کہ اسکا ثواب پہنچتا ہے اور یہی قول بعض اصحاب امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا ہے امام احمد رحمہ اللہ نے
اسپر تصریح فرمائی ہے جبکہ اونسے عرض کیا گیا کہ آدمی کچہہ خیر صدقہ یا نماز یا اسکے سوا اور کوئی عمل کرتا ہے پہر وہ اوسکا آدہا اپنے باپ یا مان کی لیے ٹہیراتا ہے آپ نے فرمایا
مین امید رکہتا ہون یعنی اوسکا ثواب اونکو پہنچتا ہے اور فرمایا کہ میت کی طرف ہر چیز صدقہ وغیرہ سے پہنچتی ہے اور یہ بھی فرمایا کہ تین بار آیۃ الکرسی پڑہ اور قل ھو اللہ احد
اور کہہ الہی تو اسکو اہل مقابر کے لیے پہنچا دے اور مشہور مذہب امام شافعی و امام مالک رضی اللہ عنہما سے یہ ہے کہ یہ نہین پہنچتا انتہی سید محمد بن اسمعیل امیر رحمہ اللہ نے شرح منظومہ
مین لکہا ہے کہ زندہ لوگ جو کچہہ میت کے لیے کرتے ہین اوس سے میت کو نفع ہوتا ہے کتاب و سنت اور قواعد شرع اسپر دلیل ہین **کتاب** یعنی قرآن شریف مین اللہ
پاک فرماتا ہے والذین جاؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان دیکہو اللہ سبحانہ نے اوپر اس بات کی ثنا کی ہے کہ جو مومنین انکے بعد آئے

وہ اونکے لیے استغفار کرتے ہین اونکی مغفرت کی دعا مانگتے ہین تو اس آیت شریف نے اسپر دلالت کی کہ مردے زندون کی استغفار سے منتفع ہوتے ہین اور اسپر بھی دلالت
کی کہ میت کو دعا سے نفع ہوتا ہے اور امت کا اجماع اسپر ہوا ہے کہ نماز جنازہ مین مردونکے لیے دعا کیجائے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم
میت پر نماز پڑہو تو خالص کرو اوسکے لیے دعا کو اس حدیث کو ابوداؤد نے سنن مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور حدیثون مین یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ
بیشک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز جنازہ مین دعا فرمائی جنپر آپ نے نماز پڑھی اور جن لفظون سے آپ نے دعا فرمائی وہ حفظ کیے گئے جیسا کہ صحیح مسلم مین حدیث
عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنازے پر نماز پڑہی سو مینے یہ لفظ آپکی دعا سے یاد کرلیے اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ
الحدیث اس امر مین کہ زندونکی دعا سے مردونکو نفع ہوتا ہے کسی طرح کی نزاع نہین ہے اسمین صرف ایک قوم نے اہل بدعت سے خلاف کیا ہے کہا ہے کہ میت کو دعا وغیرہ سے
کچھ بھی نہین پونہچتا سو یہ ایک ایسا باطل قول ہے کہ اسکے رد کرنیکی کوئی حاجت نہین ہے کیونکہ اسکو تو قرآن وسنت اور جو ان دونون سے معلوم ہے رد کر رہا ہے اسی لیے ہم اسکی
دلائل بیان کرنے مین طول نہین کرتے بلکہ اسکے سوا اور قرب بدنیہ وغیرہ کا ثواب جو میت کو پونہچتا ہے اوسکی دلیلین بیان کرنے مین مشغول ہوتے ہین جناب توفیق الجد
شمار التنکیت مین فرماتے ہین کہ جیسا سید صاحب مرحوم نے فرمایا اسی طرح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے بھی فرمایا ہے لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ دعا باب اہداء ثواب قرب سے نہین ہے
بلکہ وہ تو اللہ تعالی سے التماس ہے اس بات کا کہ جو سائل نے مانگا ہے وہ مسئول لہ کو عنایت فرماوے بلکہ سائل کی طرف سے تو شفاعت و توسل ہے طرف اللہ تعالی کی ساتھ اپنی
دعا کے کہ جو اوسنے طلب کیا ہے وہ مسئول لہ کو عنایت کرے یہان کسی عمل کا ثواب نہین ہے کہ اوسکو مردے کے لیے ہبہ کرتا ہے اور اوسکی طرف ہدیہ بھیجتا ہے اور ثواب اس دعا
و استغفار و سوال و شفاعت کا سائل کے لیے باقی ہے پس دعا اہداء ثواب کی دلائل سے نہین ہے ہان یہ بات کہ اللہ تعالی نے مومنین کی اس بات پر ثنا کی کہ اونہون نے
اپنے اخوان مومنین سابقین کے لیے دعا کی سو یہ ثنا اونکی اسلیے ہوئی ہے کہ اونہون نے سابقین کی فضیلت سبق کا اقرار کیا اور دعا سے اونکا احسان کیا بعد موت کے اور اونکے
لیے مغفرت چاہی بعد اسکے کہ اونکا سوال اپنی ذات کے لیے کیا اور ثواب اس دعا کا سائلین کے واسطے باقی ہے کیونکہ اونہون نے یہ خبر دی کہ اوسکا ثواب اپنے اخوان سابقین کو
بخشدیا سو اگر اونہون نے بخشا ہے تو اوسکی اور دلیل ہے جسکا ذکر آئندہ ہوگا اب وہ دلائل سنو جنکا ذکر سید صاحب نے کیا ہے **وصول صدقہ** اسکی ثبوت مین چار
حدیثین لکھی ہین ۱ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ۲ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ۳ حدیث سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ۴ حدیث عبد اللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ
عنہ **وصول ثواب صوم** اسکے لیے پانچ حدیثین ذکر کی ہین ۱ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ۲ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ۳ روایت دیگر ابن عباس
رضی اللہ عنہما جسکو بخاری نے تعلیقاً ذکر کیا ہے ۴ حدیث بریدہ رضی اللہ عنہ ۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ ایک عورت دریا پر سوار ہوئی اوسنے نذر کی
کہ اگر اللہ اوسکو نجات دیگا تو وہ ایک ماہ کے روزے رکھیگی اللہ نے اوسے نجات دی اور اوسنے روزے نہین رکھے یہانتک کہ وہ مرگئی اوسکی بیٹی یا بہن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی آپ نے اوسے حکم دیا کہ اوسکی طرف سے روزے رکھے رواہ اہل السنن واحمد رحمہ اللہ تعالی اور اسی طرح وصول ثواب بدل صوم
مروی ہے اور بدل صوم کا کھانا کھلانا ہے پس سنن مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مرجاوے اور اوسپر
مہینے بھر کے روزے ہون تو کھلایا جاوے اوسکی طرف سے ہر دن کے لیے ایک مسکین اسکو ترمذی و ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا کہ ہم اسکو مرفوع نہین جانتے
مگر اسی وجہ سے اور صحیح یہ بات ہے کہ یہ قول ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً ہے سنن ابوداؤد مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب وقت آدمی رمضان مین
بیمار ہو اور روزہ نہ رکھے تو اوسکی طرف سے کھانا کھلایا جاوے اور اوسپر اوسکی قضا نہ ہوگی اور اگر نذر کی ہے تو اوسکا ولی اوسکی طرف سے قضا کریگا **وصول ثواب حج**
اسمین باب مین چار حدیثین ذکر کی ہین ۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ ایک عورت قبیلہ جہینہ کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی کہا کہ میری مان نے
نذر کی تھی کہ حج کرے سو اوسنے حج نہ کیا یہانتک کہ مرگئی کیا مین اوسکی طرف سے حج کرون آپ نے فرمایا تو اوسکی طرف سے حج کر تو بتا اگر تیری مان پر قرض ہوتا تو
تو ادا کرتی تم اللہ کا قرض ادا کرو پس اللہ احق ہے ساتھ قضا کے رواہ البخاری اس معنی مین نسائی نے بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے

۲ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما ۳ حدیث زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ۴ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ سب حدیثیں سابق گذر چکی ہیں اسلیے انکو مکرر نہیں لکہا غرض اتنی ہی تہی کہ بالاجمال معلوم ہوجاوی کہ جن حدیثون سے سید صاحب مرحوم نے استدلال کیا ہے وہ یہ ہیں سو وہ اس سے حاصل ہو گئی ف اسپر اجماع واقع ہو چکا ہے کہ میت کی طرف سے اوسکا قرض کوئی اجنبی یا بعید اوسکے ترکہ یا غیر ترکہ سے ادا کرے تو وہ اوسکے ذمے سے ساقط ہو جاتا ہے اسکی دلیل حدیث ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ہے کہ وہ ایک میت کے دین کے ضامن ہو گئے تھے اوسپر دو دینار قرض تہے جبکہ اونہون نے وہ دو دینار ادا کر دیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب تو نے اوس کے چمڑے کو ٹھنڈا کر دیا ف اسپر بہی اجماع ہو چکا ہے کہ جب کوئی حق زندے کا مردے پر ہو اور زندہ مردے سے اوسکو ساقط اور مردے کو اوس سے بری کر دے تو یہ اسقاط و ابراء مردے کو نافع ہے جیسا کہ زندے کا حق زندے پر ہو اور وہ اپنے حق کو اوس سے ساقط کر دے تو وہ ساقط ہو جاتا ہے سو جبکہ بنص و اجماع زندے کے ذمے سے حق ساقط ہو گیا باوجود اسکی کہ زندہ خود بنفسہ اوسکو ادا کر سکتا تہا تو میت کے ذمے سے بطریق اولی ساقط ہوگا اور اوسکو نفع دیگا اور جبکہ میت ابراء و اسقاط سے منتفع ہوتا ہے تو ثواب اعمال کہ اوسکو بخشا جاتا ہے اوسکے ساتھ بہی منتفع ہوگا ان دونون باتون مین کسی طرح کا فرق نہین ہے کیونکہ عمل کا ثواب عمل کرنیوالے کا حق تہا جب اوسنے اپنا حق میت کو ہدیہ کر دیا بخشدیا تو وہ ثواب میت کی طرف منتقل ہو جاویگا جس طرح کہ میت پر حقوق وغیرہ تہے اور وہ محض حق زندے کا تہا جب وہ اوسکو میت سے معاف کر دیتا تہا تو یہ معافی اوسکو پہنچتی تہی اور وہ اوسکے ذمے سے ساقط ہو جاتا تہا سو یہ دونون حق زندے کے ہیں پہر کون سی نص یا قیاس یا کوئی قاعدہ قواعد شرع شریف سے ہے کہ وہ ایک کے پہنچنے کو تو واجب کرتا ہے اور دوسرے کے وصول کو مانع ہوتا ہے بلکہ یہ نصوص جنکا ذکر ہوا ایک دوسرے کی تائید کرتی ہین اسپر کہ زندون کی طرف سے اعمال کا ثواب مردون کو پہنچتا ہے **بیان واضح** اسکا یہ ہے کہ روزہ مجرد ترک اور نیت محض ہے جسکا قیام دل کے ساتھ ہے سوای اللہ سبحانہ کے کسی کو اوسپر اطلاع نہین ہے اور روزہ یہی ہے کہ نفس کو توڑنے والی چیزون سے رکا جاے حالانکہ اللہ تعالی نے اسکا ثواب تو میت کو پہنچا ہی دیا جیسا کہ حدیث شریف مین وارد ہو چکا ہے تو پہر قرات کا ثواب کیونکر نہ پہنچیگا جو کہ عمل مسموع مرئی ہے بلکہ وہ تو نیت کی طرف بہی محتاج نہین ہے تو روزے کا ثواب میت کی طرف پہنچنا تنبیہ ہے اسپر کہ سب اعمال کا ثواب اوسکو پہنچتا ہے اس بیان سے بہی **زیادہ تر واضح** یہ ہے کہ عبادت تین قسم ہے ۱ بدنی ۲ مالی ۳ ان دونون سے مرکب سو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصول ثواب صوم سے سائر عبادات بدنیہ کی وصول پر تنبیہ فرمادی اور وصول ثواب صدقہ سے سائر عبادات مالیہ کی وصول پر آگاہی بخشی اور وصول ثواب حج سے جو کہ مالی و بدنی دونون سے مرکب ہے اور جو اسکی مثل ہے اوسکی وصول پر اطلاع فرمائی پس تینون قسمین بنص و اعتبار ثابت ہین جناب توفیق دام مجدہ فرماتی ہین کہ میری نزدیک راجح اقتصار ہے نص پر نہ اعتبار فاعتبروا منہ یا اولی الابصار انتہی سید صاحب مرحوم نے بعد ذکر تفصیل مانعین کے دلائل کو بیان فرمایا اور وہ بارہ دلیلین ہین ہر ایک دلیل کا جواب شافی باسخ کافی دیا اور اونکی رد مین طول کیا پہر فرمایا کہ جب ہماری تقریر یہانتک پہنچی تو تمکو اس قول کی قوت معلوم ہو گئی ہوگی کہ زندہ جو کوئی عبادت روزہ نماز تلاوت قرآن شریف حج میت کو ہدیہ بہیجتا ہے وہ اوسکو پہنچتا ہے اسکے سوا اور کوئی کام جس سے بندے کو اجر ملتا ہے اور وہ اوسکو اپنے بہائی کے لیے باب احسان و صلہ و بر سے ہبہ کرتا ہے یہ سب کچہ اوسکو پہنچتا ہے مخلوق الہی مین سب سے بڑہکر محتاج مردہ ہے جو کہ زمین خاک ہو رہا ہے ہر طاعت کا کرنا اوسپر مشکل ہو گیا ہے ف سید صاحب مرحوم فرماتی ہین اسمین کسی طرح کا کلام نہین ہے کہ انسان جو اپنے غیر پر صدقہ کرتا ہے اوسکو اجر ملتا ہے کیونکہ اللہ سبحانہ کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہین فرماتا بلکہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ بندہ جبکہ اپنے بہائی کے لیے اوسکی غیبت مین دعا کرتا ہے تو فرشتہ اوس سے کہتا ہے آمین اور تیرے لیے مثل اسکے تو پہر اوسوقت کا کیا پوچہنا کہ جسوقت وہ اپنے بہائی پر احسان کرے اور وہ ایسی غیبت مین ہو کہ اوس سے پہر آنے کی طرف داعی و مہدی کی امید تک بہی نہو پہر یہ جو اوسنے اپنے بہائی کو ہدیہ بہیجا ایک حسنہ ہے اور ایک کا دس گنا ثواب ملتا ہے پس جو شخص کہ مثلا ایک دن کے روزے کا ثواب یا ایک پارے قرآن شریف کا اجر اپنے بہائی کی طرف ہدیہ بہیجیگا تو اللہ تعالی دس دن کی روزون کا ثواب اور دس پارے کی تلاوت کا اجر اوسکو عطا فرماویگا اسی جگہہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اپنی طاعت کا غیر کے لیے کر دینا اپنے نفس کے واسطے ذخیرہ رکہنے سے افضل ہے اسلیے کہ جب شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا تہا کہ مین آپ کے واسطے اپنا سارا درود کر دون تو آپ نے اوسکو ثابت رکہا اور فرمایا کہ اب تیری ہم کی کفایت کیجاویگی

اور یہ ایسی چیز ہی کہ اسکو اس صحابی نے اشرف خلق اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے کیا اور تمکو کہان سے معلوم ہوا کہ اس کام کو سلف نے نہین کیا کیونکہ اسر
ثواب بخشنے مین یہ شرط نہین ہی کہ لوگون کو اوسپر گواہ کرے نہ یہ ہے کہ لوگون کو اوسکی خبر دیتا پھرے اور اگر ہم یہ بھی مان لین کہ اس کام کو سلف مین سے کسی نے نہین کیا تو
نہ کرنا اوسمین قدح نہین کرتا ہی کیونکہ یہ کام مندوب ہی کچہ واجب نہین ہی اور جبکہ اسکے جواز فعل کی دلیل ثابت ہو گئی ہی برابر ہی کہ کسی پہلے کسی نے اسکی طرف سبقت کی ہو یا
نہ کی ہو **وصل** حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین ہدیہ گذراننے کے بیان مین حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ فقہاء متاخرین مین سے
بعض نے اسکو مستحسن سمجہا ہی اور بعض عدم استحسان کے قائل ہوے ہین اور اسکو بدعت ٹہیرایا ہے اسلیے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اس کام کو نہین کرتے تھے اور اسلیے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے واسطے ہر عامل کے عمل کا اجر ہی بغیر اسکے کہ عاملین کی اجر سے کچہ کم ہو کیونکہ آپ ہی نے تو اپنی امت کو ہر خیر کا طریقہ بتایا اور اونکی ہدایت فرمائی اور اوسکی
طرف اونکو بلایا سو آپکے لیے مثل اونکی اجور کے ہی بدون اسکی کہ اونکی ثواب سے کچہ کم ہو اسی کے مثل قاضی شہبہ نے سوال کے جواب مین کہا ہی سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ یہ
بات کہ صحابہ مین کسی نے اس کام کو نہین کیا سو یہ صحیح نہین ہی اسلیے کہ اوسکو اوس صحابی نے کیا جسنے آپ سے عرض کیا تہا کہ وہ اپنی کل درود کو آپ کی واسطے کردین اور
ظاہر اسکا حیا و میتاً ہے دوسرے یہ کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے وصول ہدیہ کے دلائل سے دعا و استغفار و نماز جنازہ کو ٹہیرایا ہی اور یہ سب کچہ سلف نے حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کیا ہے اور خود آپ نے اونکو اسکا حکم دیا اور اس بات کا امر فرمایا کہ آپ کے واسطے اتیان وسیلہ و فضیلہ کی دعا کرین اور اللہ سبحانہ نے اونکو امر کیا
کہ آپ پر درود بہیجین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین اور آپ پر درود بہیجنا آپ کے واسطے دعا کرنا ہی پہر اس سے کون مانع ہی کہ سائر اعمال کا ثواب آپکی خدمت
بابرکت مین ہدیہ کرین رہی یہ بات کہ آپ کے لیے مثل اجر اوس شخص کے ہے کہ جو کوئی آپکی امت سے کوئی طاعت و عبادت بجالائے سو یہ یون ہی ہی پس عامل کو چاہیے کہ اپنے لیے
اپنی اجر کا زیادہ ہدیہ کرے تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے دو اجر ہون صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ ما اختلف الملوان وما طلع النیران وما بقی الابرار فی
غرف الجنان والفجار فی درکات النیران آمین اموات کو ہماری نزدیک ثواب اعمال کا بخشنا قطعی ہی کیونکہ ہمنے رشتہ دارون اور مشائخ مین سے ایک جماعت کا صلات
دعا یا تلاوت یا صدقہ کے ساتھ صلہ کیا اور ہمنے اونکو خواب مین دیکھا کہ جو ہمنے اونکے ساتھ کیا وہ اوسکا شکر کرتے تھے اور جو ہمنے نکو دیا اوسکی ساتھ اونکا نفع ہمکو ظاہر ہو گیا انتہی
مختصراً مترجم ایجدالعباد کے سید صاحب مرحوم نے بعض حکایات متعلق باب کا ذکر فرمایا اونکا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے اور چند حکایات اس باب کی محاسن المحسنین مین بھی
لکھی گئی ہین اونسے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مردونکو ثواب اعمال بخشنے سے نفع ہوتا ہے جناب توفیق دام مجدہ فرماتے ہین لیکن میری نزدیک مادر دیہ اقتصار کرنا اولی و احوط ہے
انتہی **حکایت** جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب خیرۃ الخیرہ مین طبقات امام شعرانی رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے کہ شیخ محمد ابو المواہب شاذلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو خواب مین بہت دیکہا کرتے تھے چنانچہ اونکے بہت سے خواب نقل کیے منجملہ اونکے ایک خواب یہ ہی کہ شیخ ابو المواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا
عرض کیا کہ اے رسول خدا مینے سارا ثواب اپنے درود کا اور کذا و کذا کا آپکو دیا کیا مراد آپکی بجواب سوال سائل جسنے یہ کہا تہا افاجعل لک ثواب صلوتی کلہا اور آپ نے اوس سے
فرمایا تہا اذاً تکفی ہمک ویغفر لک ذنبک یہی ہے کہا ہان یہی میری مراد ہے لیکن فلان فلان عمل کا ثواب تو اپنے لیے باقی رکھ کہ مین اوس سے غنی ہون انتہی
اب وہ دلائل سنو جنسے سید صاحب مرحوم نے وصول ثواب پر استدلال کیا ہی بیان اجمالاً بطور تعداد لکھی جاتی ہین اسلیے کہ وہ سب پہلے گذر چکی ہین ۱ حدیث انس رضی اللہ عنہ ۲
حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ۳ حدیث حجاج بن دینار رضی اللہ عنہ ۴ حدیث حضرت علی کرم اللہ وجہہ ۵ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ۶ حدیث انس رضی اللہ عنہ
اخرجہ عبدالعزیز ۷ قول امام احمد رحمہ اللہ جسکو امام غزالی نے احیاء العلوم مین اور عبدالحق نے کتاب العاقبہ مین روایت کیا ہی بعد اسکی سید صاحب مرحوم نے فرمایا ہی کہ یہ حدیثین
اور مثل انکے اور احادیث مرفوعہ اور منامات صالحہ اسپر دلالت کرتے ہین کہ جو کچہ زندونکی طرف سے مردونکی لیے ہدیہ بہیجا جاتا ہی وہ اوس سے منتفع ہوتے ہین منامات اگرچہ بمجرد ہا دلیل
نہین ہو سکتی ہین لیکن جیسا کہ علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ وہ باوجود ایسی کثرت کی کہ سوا اللہ تعالی کے اور کوئی اونکا شمار نہین کر سکتا اس امر پر متفق ہین اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیلۃ القدر کے باب مین ارشاد فرمایا ہی کہ بیشک تمہارا خواب اس بات پر متفق ہو گیا ہی کہ ستر ہوین عشرہ اواخر مین ہی پہر جب کہ مومنین کے

جواب حق ہو جاوین تو یہ شل اتفاق ادنکی روایتون کی ہو نگی اور شل اتفاق اونکے آراء کے کسی چیز کے استحسان یا اوسکی استقباح پر اور جس چیز کو مومنین اچھا جانین وہ اللہ کے نزدیک اچھی ہی اور جسکو وہ قبیح جانین وہ اللہ کے نزدیک قبیح ہی انتہی جناب توفیق دام مجدہ فرماتی ہین کہ بی شبہ رویت مومنین جمیع امصار و اقطار کی عمون خالیہ اور علوم حالیہ سے حسن و قبح شی کی علامت ہی گو حجت قطعی و نص شرعی نہو لیکن اکثر استقرا و ادراک نہایت مشکل ہی اور رویت ایک جماعت کی نہ دوسرے کی یا اہل ایک اقلیم کی نہ دوسرے کی محل نزاع سے خارج ہی احوط اس قسم کے مسائل مین اقتصار وارد پر ہی نہ تمسک بہ قیاس و اعتبار اور یہ احتیاط قاطع نزاع اختلاف اور رافع شقاق باہمی اہل اسلام اور موجب جمع میان روایات کی ہی فتدبر وباللہ التوفیق

باب ۵ اس بیان مین کہ مرنے کے لیے کون وقت بہتر ہے

(۱) ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکی موت موافق ہوئی نزدیک پورا ہونے رمضان کے وہ جنت مین داخل ہوا اور جسکی موت موافق ہوئی نزدیک پورے ہونے صدقہ کے وہ جنت مین داخل ہوا اخرجہ ابو نعیم **۲** حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا واسطے چاہنے وجہ اللہ کے خاتمہ کیا گیا واسطے اوسکی ساتھ اوسکی وہ جنت مین داخل ہوا اور جسنے روزہ رکہا ایک دن واسطے طلب وجہ اللہ کے خاتمہ کیا گیا اوسکے لیے ساتھ اوسکی وہ جنت مین داخل ہوا اور جسنے کوئی صدقہ دیا واسطے چاہنے وجہ اللہ کے خاتمہ کیا گیا اوسکے لیے ساتھ اوسکے وہ جنت مین داخل ہوا اخرجہ احمد **۳** خیثمہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین اونکو یعنی صحابہ وغیرہم کو یہ بات پسند آتی تھی کہ آدمی مرے نزدیک کسی خیر کے جسکو وہ کرتا ہی حج یا عمرہ یا غزوہ یا روزہ رمضان کا اخرجہ ابو نعیم **۴** عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جو شخص روزہ دار مرتا ہی تو واجب کرتا ہی اللہ واسطے اوسکے روزون کو روز قیامت تک اخرجہ الدیلمی **۵** جابر رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو شخص شب جمعہ یا روز جمعہ کو مرتا ہی تو وہ عذاب قبر سے پناہ دیا جاتا ہی اور آئیگا وہ دن قیامت کو اور اوسپر طابع شہدا ہو گی اخرجہ ابو نعیم **ف** طابع بفتح اور کسر ایک لغت ہی یعنی علامت **۶** ابو جعفر رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ شب جمعہ غراء ہے اور اوسکا دن یوم ازہر ہی جو شخص شب جمعہ مین مرتا ہی اوسکی لیے عذاب قبر سے ایک برات لکہی جاتی ہی اور جو شخص جمعے کے دن مرتا ہے وہ آگ سے آزاد کر دیا جاتا ہے اخرجہ حمید فی ترغیبہ من طریق سعد بن طریف الاسکاف **ف** غراء اور ازہر یعنی روشن و منیر ہے

باب ۵۱ بیان مین اون اعمال کی جو کہ واجب کرتے ہین اپنی صاحب کے لیے تعجیل وصول کو طرف جنت کے بعد موت کے

۱ ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے آیۃ الکرسی پڑھی پیچھے ہر نماز فرض کے منع نہین کرتی اوسکو کوئی چیز دخول جنت سے مگر یہ کہ وہ مرے اخرجہ النسائی وابن حبان فی صحیحہ وابن مردویہ والدارقطنی **۲** بیہقی نی شعب الایمان مین حدیث علی رضی اللہ عنہ سے شل اسکی روایت کیا ہے اور حدیث صلصال بن دلہمس سے بھی با این لفظ روایت کیا ہی کہ جس شخص نے آیۃ الکرسی پڑھی پیچھے ہر نماز کے نہین ہے درمیان اوسکے اور درمیان اسکی کہ وہ جنت مین داخل ہو مگر یہ کہ وہ مرے پھر جس وقت وہ مرا جنت مین داخل ہو گیا

باب ۵۲ اس بیان مین کہ میت بدبودار ہو جاتا ہے اور اوسکا جسم بوسیدہ پڑ جاتا ہے مگر انبیا علیہم السلام اور جو لوگ کہ اونکے ساتھ ملحق ہین اونکا جسم صحیح سالم پاک صاف خوشبو رہتا ہے

۱ جندب بجلی رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ پہلے جو چیز کہ انسان سے بدبودار ہوتی ہی اوسکا پیٹ ہی اخرجہ البخاری **۲** وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینی بعض کتب مین پڑہا ہی اگر یہ بات نہوتی کہ مینے بدبو کو میت پر لکہا ہی یعنی فرض کیا ہی کہ وہ بدبودار ہو جاوے تو لوگ اوسکو اپنے گہرون مین روک رکہتی اخرجہ ابو نعیم **۳** زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہی کہ اللہ فرماتا ہے مینے اپنے بندون پر تین خصلتون کی ساتھ وسعت کی ہی بہیجا مینے دابہ کو یعنی کیڑے کو میت پر اور اگر یہ نہوتا تو اپنی بادشاہون کو خزانے مین رکہتی جیسے سونے چاندی کو خزانے مین رکہتی ہین اور بگڑنا جسم کا بعد موت کے اور اگر یہ نہوتا تو کوئی قرابتی اپنے قرابتی کو دفن نہ کرتا اور سلب کر لیا مینے غم غمگین کا اور اگر یہ نہوتا تو اونکو تسلی نہ ہوتی اخرجہ ابن عساکر **۴** ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین نہین پیدا کی اللہ نے کوئی چیز کہ وہ زیادہ تر پاکیزہ ہو روح سے نہین کہینچی گئی وہ کسی چیز سے مگر وہ بدبو ہو گئی اخرجہ ابن عساکر **۵** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہی انسان سے کوئی چیز مگر وہ بوسیدہ ہو جاتی ہے

مگر ایک ہڈی اور وہ عجب الذنب ہی اور اسی سی خلق مرکب کیجاویگی دن قیامت کے اخرجہ مسلم **ف** عجب بفتح مہملہ وسکون جیم یعنی اصل ورذنب یعنی دم کی ہڈی
سے پہلے یہی پیدا ہوتی ہی اور باقی بھی یہی رہتی ہے تاکہ ترکیب خلق کی اسپر ہو **۶** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام
ابن آدم کو مٹی کہاتی ہی مگر عجب ذنب کہ اوسی سے پیدا کیا گیا اور اوسی سے مرکب کیا جاویگا اخرجہ مسلم وابو داؤد والنسائی **ف** شارح مواقف رحمہ اللہ فرماتے
ہین آیا اللہ اجزاء بدنیہ کو معدوم کر دیگا پہر اونکا اعادہ فرماویگا یا اونکو متفرق کر دیگا اور اونمین تالیف یعنی جمع کرنیکا اعادہ کریگا حق یہ ہی کہ اسمین کچھ ثابت نہین ہوا سو
اسمین نفیا واثباتا جزم نہین کیا جاتا ہی کیونکہ کسی شی پر طرفین سی دلیل نہین ہی اور قول اللہ کل شیء ہالک الا وجہہ مین معدوم کرنے پر دلیل نہین ہی اسلیے کہ
تفرق ہلاک ہی مثل اعدام کے کیونکہ ہلاک ہر چیز کا نکلنا اوسکا ہے اپنی صفات سی کہ جو اوس چیز سے مطلوب ہین اور تالیف کا زائل ہونا اسی طرح ہی اور مثل اسکا عرفا فنا نام
رکہا جاتا ہے تو پہر اعدام پر بھی کل من علیہا فان سی استدلال تمام نہ ہوگا **انبیاء علیہم السلام (۱)** اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم کثرت سے مجہپر درود بہیجا کرو دن جمعے کے اسلیے کہ تمہاری درود مجہپر پیش کیجاتی ہی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہماری درود آپ پر
کیونکر پیش کیجاتی ہے حال آنکہ آپ تو بوسیدہ ہوگئے ہونگے فرمایا بیشک اللہ نے حرام کیا ہے زمین پر اجساد انبیاء کو اخرجہ ابوداود والحاکم **۲** ابوالدرداء رضی اللہ عنہ
کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک کوئی درود نہ بہیجے گا مجہپر مگر پیش کیجاویگی مجہپر درود اوسکی جسوقت کہ وہ اوس سی فارغ ہوگا میںنے کہا اور بعد موت
کے فرمایا اور بعد موت کے بیشک اللہ نے حرام کیا ہی زمین پر یہ کہ کہاوی اجساد انبیاء کو اخرجہ ابن ماجہ **شہداء۔ (۱)** عبدالرحمن بن صعصعہ سی مروی ہی کہ اونکو
یہ بات پہنچی ہے کہ سیل نے عمرو بن جموح انصاری اور عبداللہ بن عمرو انصاری کی قبر ونکو کہود ڈالا انکی قبرین سیل کے متصل تہین اور وہ دونون ایک قبر مین تہے اور یہ
دونون اون لوگون مین سی تہی جو دن احد کے شہید ہوے سو یہ دونون کہودے گئے تاکہ اپنی جگہہ سی بدل دیے جاوین اونکو پایا کہ وہ متغیر نہین ہوے تہی گویا کل مرے ہین
اونمین سی ایک زخمی ہوگیا تہا تو اپنے ہاتہہ کو زخم پر رکہدیا تہا اور اسی حال مین وہ دفن کر دیا گیا تہا سو اوسکا ہاتہہ زخم سے ہٹایا گیا پہر چہوڑ دیا گیا تو وہ لوٹ گیا جیسا کہ تہا
اور درمیان احد کی لڑائی کی اور درمیان اونکی کہودنے کے ۴۶ برس کا زمانہ گذرا تہا اخرجہ مالک **۳** بیہقی نے اور وجہ سی دلائل مین روایت کیا ہی اور اس قول کے بعد کہ
اوسکا ہاتہہ زخم سی ہٹایا گیا اتنا اور زیادہ کیا کہ خون بہ نکلا پہر اوس ہاتہہ کو اپنی جگہہ رکہدیا تو خون تہم گیا اور اوسکے آخر مین یہ ہی کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب ارادہ کیا
کہ کظامہ یعنی کاریز جاری کرین تو منادی کر دی کہ جسکا کوئی مقتول احد مین ہو وہ حاضر ہو جاوے لوگ اپنی مقتولون کی طرف نکلے تو اونکو تر و تازہ پایا وہ مرتے تہے
یعنی اعضا اونکی نرم تہی اونمین سی ایک آدمی کے پاؤن کو کدالی لگ گئی تو خون بہ نکلا ابوسعید خدری نے کہا کہ بعد اسکی کوئی منکر انکار نہ کریگا وہ لوگ مٹی کہودتے تہی
پہر تہوڑی سی مٹی کہودی تو اوسپر مشک کی خوشبو اوڑی ہکذا اخرجہ الواقدی عن شیوخہ **۳** ابن ابی شیبہ نے مصنف مین کہا ہی کہ عیسی بن یونس سی ہم کو
حدیث کی کہا مجہکو میرے باپ نے خبر دی کئی آدمیون سی بنی سلمہ کے اونہون نے کہا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے جبکہ اپنا چشمہ کہودا جو کہ قبور شہداء پر گذرتا ہی سو وہ
اونپر جاری کیا گیا یعنی عبداللہ بن عمرو بن حرام اور عمرو بن جموح کی قبر پر اونکی قبرین کہل گئین تو اونپر نداکی گئی پہر پہنے اونکو نکالا کہ وہ مرتی تہی یعنی اونکی اعضا نرم
تہے گویا وہ کل مرے ہین اونپر دو چادرین تہین اونسے اونکے موںہہ چہپائے گئے تہے اور اونکی پاؤن پر کچہہ روئیدگی زمین کی تہی بیہقی نے اسکو دلائل مین موصولا جابر
رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے اور اتنا زیادہ کیا ہی کہ کدالی حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاؤن کو لگ گئی تو خون بہ نکلا **مؤذن محتسب** ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتی ہین
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مؤذن محتسب یعنی طالب اجر مثل شہید کے ہی جو کہ اپنی خون مین آلودہ ہی اور جسوقت مرتا ہے تو اوسکی قبر مین کیڑے نہین پڑتے
اخرجہ الطبرانی قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ظاہر اسکا یہ ہی کہ مؤذن محتسب کو بہی زمین نہین کہاتی ہی **۲** مجاہد کہتی ہین کہ اذان دینے والی دراز تر گردنون والی ہونگے از روی گردنون
کے دن قیامت کے اور نہ قبرون مین اونکی کیڑے پڑینگی اخرجہ عبدالرزاق فی المصنف **حامل قرآن شریف یعنی حافظ** جابر بن عبداللہ رضی اللہ
عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جسوقت حامل قرآن مرتا ہی تو اللہ زمین کی طرف وحی کرتا ہے کہ تو اوسکا گوشت نہ کہانا تو زمین کہتی ہی ای رب مین

اوسکا گوشت کیونکر کہاوئنگی حالانکہ تیرا کلام اوسکے جوف مین ہی اخرجہ ابن مندہ وقال ابن مندہ وفی الباب عن ابی ھریرۃ وابن مسعود رضی اللہ عنہما
وہ شخص جسنی گناہ نہین کیا قتادہ رضی اللہ عنہ کہتی ہین مجہی یہ بات پہونچی ہے کہ زمین اوس شخص کے جسم پر مسلط نہین کیجاتی ہے جسنی کوئی گناہ نہین کیا ہے
اخرجہ المروزی **ف** کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہی کہ جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب الدار والدواء مین تحریر فرمایا ہے کہ امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن سلیمان جزولی
شریف حسنی رضی اللہ عنہ صاحب دلائل الخیرات نے سولہوین ربیع الاول ۸۷۰ہجری مین وفات پائی پہر بعد ۷۷ برس کی اونکی وفات سی اونکو سوس سی مراکش کی طرف لیگئی
ریاض العروس مین کہ مراکش سے ہے اونکو دفن کیا جسوقت اونکو قبر سے جو سوس مین تہی نکالا تو اونکی ہیئت ایسی پائی جیسی کہ دن دفن کی تہی زمین نی اونپر کچہ تبدیلی
نہین کی تہی طول زمان نی اونکی احوال سی کسی چیز کو متغیر کیا اور اثر حلق کا اونکے سر اور داڑہی کی بالون سی ظاہر تہا مثل اونکی حالت کے دن موت کی اسلیے کہ وہ قریب العہد
ساتہ حلق کی قبر شریف اونکی مراکش مین ہی اوسپر جلالت عظیم اور مہابت کبیر اور سطوت ظاہر ہی لوگ اوسپر ازدحام کرتی ہین اور اوسکی نزدیک کثرت سی دلائل الخیرات پڑہتی
ہین اور یہی ثابت ہوا کہ اونکی قبر شریف سی مشک کی خوشبو پائی جاتی ہی بسبب کثرت درود شریف کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور طریقہ اونکا شاذلی تہا طریق مین
اونکا کلام کثیر ہے اونکو زہر دیا گیا تہا ۔ نماز صبح مین دوسرے سجدے مین پہلی رکعت سی یا پہلے سجدے مین دوسری رکعت سی انتقال ہوا انتہی مین کہتا ہون یہ سید حسنی
تہے زہر سے وفات پائی مشرف بشہادت ہوے جس طرح کہ اونکی جد امجد حضرت امام حسن علیہ السلام نے زہر سے وفات پائی ۔ قبر مین انکے صحیح سالم رہنی کی یہی وجہ معلوم
ہوتی ہی کہ اول تو یہ عالم باعمل متقی تہے دوسرے شہید ہوے تیسرے کثرت سی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجتے تہے اور ایک کتاب درود کی تالیف کرگئی کہ قیامت
تک وہ کتاب قائم رہیگی اور جتنے لوگ اوسکو پڑہینگی اون سب کا ثواب انکی نامۂ اعمال مین لکہا جاویگا رحمہ اللہ ورضی عنہ آمین

خاتمہ بیان مین فوائد متعلق روح کی

امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتی ہین کہ مین نی اکثر فوائد کی تلخیص کتاب الروح ابن قیم رحمہ اللہ سی کی ہی **پہلا فائدہ** ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مین ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے تہا ویرانہ مدینہ مین اور آپ ایک کہجور کی شاخ پر تکیہ لگائے تہے آپ کا گذر ایک قوم پر ہوا یہود سی بعض نی بعض سی کہا کہ اونسی روح کا سوال کرو اور بعض نی کہا نکرو
پہر آپ سی سوال کیا کہا اے محمد روح کیا ہے آپ اوس شاخ پر تکیہ لگائے رہے مینے گمان کیا کہ آپکو وحی آرہی ہے پہر آپ نی فرمایا ویسئلونک عن الروح قل الروح من
امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا اخرجہ الشیخان **ف** لوگ روح مین دو فرقون پر مختلف ہوے ایک فرقہ تو روح مین کلام کرنے سی باز رہا کیونکہ وہ سر ہے اللہ تعالے
کے اسرار سی اور اوسکا علم بشر کو نہین دیا گیا ہے مختار یہی طریقہ ہے جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ روح ایک ایسی شے ہے کہ اوسکی علم کے ساتہ اللہ ہی مستاثر ہی اوسپر اپنی خلق
سے کسی کو مطلع نہین کیا تو اوسکے بندونکو جائز نہین ہی کہ اوسکی اس سی زیادہ بحث کرین کہ روح موجود ہے اسی پر ابن عباس رضی اللہ عنہما اور اکثر سلف مین اور ابن عباس
رضی اللہ عنہما سی ثابت ہو چکا ہی کہ وہ روح کی تفسیر نہین کیا کرتے تہی ابن ابی حاتم نے عکرمہ سی روایت کیا ہی کہ ابن عباس سی کسی نی روح کا پوچہا فرمایا روح امر سے ہے
میرے رب کے تم اس مسئلہ کو نہ پوچہو گے سو تم اوسپر زیادہ نہ کرو کہو جیسا اللہ نے کہا اور اپنے نبی کو تعلیم کی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا ابن جریر نی بسند مرسل اخراج
کیا ہے کہ آیت جسوقت اوتری تو یہود نے کہا اسی طرح ہم اوسکو پاتے ہین نزدیک ہمارے مین کہتا ہون تو جس مسئلہ کو کہ اللہ تعالی نی قرآن و توریت مین مبہم رکہا اور اوسکی علم کو
اپنی خلق سی چہپایا تو کہان سی متعمقین کو اوسکی حقیقت امر پر اطلاع ہو سکتی ہے اور ابو القاسم سعدی نی الافصاح مین نقل کیا ہے کہ اماثل فلاسفہ نے بہی اسمین کلام کرنی سی توقف
کیا ہے اور کہا ہے کہ ہمکو یہ ایک امر غیر محسوس ہی اور عقول کو اوس تک کوئی راہ نہین ہی کہا اور ہمارا علم روح کے ادراک حقیقت سی ٹہیر گیا جسطرح کہ سر قدر کی ادراک سی ٹہیر گیا
ابن بطال نی کہا حکمت اسمین پوشیدہ رکہنی کی یہ ہے کہ خلق کو عجز اونکا علم سی اوس چیز کی جسکا وہ ادراک نہین کر سکتے تا کہ یہ عجز اونکو مضطر کر دی اس طرف کہ وہ علم کو اللہ کی طرف رد کرین
اور قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ حکمت اسکی آدمی کا عجز ظاہر کرنا ہے اسلیے کہ جب وہ اپنے نفس کی حقیقت کو نہین جانتا ہی باوجود اسکی کہ وہ اپنی وجود کو تو کہے گا بہ یقین تو
حق سبحانہ وتعالی کی حقیقت کے ادراک سی بطریقہ اولی اوسکو عجز ہوگا اور اسی سی قریب ہی عجز بصیرت کا اپنی نفس کی ادراک سی اور ایک فرقہ نے روح مین کلام کیا اور اوسکی
حقیقت سی بحث کی نووی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ صحیح تر اوس چیز کا جو اس باب مین کہا گیا ہے قول ہی امام الحرمین کا کہ روح ایک جسم لطیف ہی مشتبک یعنی مختلط

اور ملا ہوا ہے ساتھ اجسام کثیف کے مثل اشتباک پانی کے ساتھ سبز لکڑی کے **دوسرا فائدہ** پہلے طریقے والون نے اختلاف کیا ہے کہ آیا علم روح کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تہا یا نہین ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر مین کہا ہے کہ ہمکو حدیث کی ابو سعید اشج نے کہا ہمکو حدیث کی ابو اسامہ نے صالح بن حبان سے کہا ہمکو حدیث کی عبد اللہ بن بریدہ نے کہا مقرر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبض کیے گئے حال آنکہ روح کو نہین جانتے تھے اور ایک طائفے نے کہا بلکہ آپ کو روح کا علم تہا اللہ تعالی نے آپکو اوسپر مطلع فرما دیا تہا اور یہ حکم نہین دیا تہا کہ آپ اوسپر اپنی امت کو مطلع فرماوین یہ اختلاف اوس اختلاف کا نظیر ہے جو کہ قیامت کے علم مین ہے **تیسرا فائدہ** اکثر مسلمان اسپر ہین کہ روح جسم ہے اور اسی پر کتاب وسنت واجماع صحابہ رضی اللہ عنہم دلالت کرتا ہے اسلیے کہ روح کا وصف آیتون حدیثون مین توفی قبض امساک ارسال تناول اخراج خروج تنعیم تعذیب رجوع دخول رضا انتقال تردد برزخ مین ان سب کے ساتھ آیا ہے اور یہہ بہی روح کا وصف آیا ہے کہ وہ کہاتی پیتی چرتی چلتی پہرتی بولتی پہچانتی نہین پہچانتی ہے اسکے سوا اور اوصاف ہین کہ وہ صفات اجسام سے ہین اور عرض ان صفتون کے ساتھ متصف نہین ہوتا ہے اور اسمین بہی کوئی شک نہین ہے کہ روح اپنے نفس کو اور اپنے خالق کو پہچانتی ہے اور معقولات کا ادراک کرتی ہے اور یہ سب علوم ہین اور علوم عرض ہوتے ہین سو اگر روح عرض ٹہیرے اور علم اوسکے ساتھ قائم ہو تو قیام عرض کا ساتھ عرض کے لازم آئیگا اور یہ فاسد ہے اوستاذ ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ہونا روح کا اجسام لطیفہ سے صورت مین ایسا ہے جیسے ہونا ملائکہ وشیاطین کا بصفت لطافت کے **چوتہا فائدہ** صحیح یہ ہے کہ روح ونفس ایک شئ ہے اللہ پاک نے فرمایا یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً اور فرمایا ونهى النفس عن الهوى اور محاورہ عرب مین کہتے ہین فاضت نفسہ یعنی روح مرگئی اور نکل گئی بعض اہل سنت نے کہا ہے جو روح کہ قبض کیجاتی ہے وہ غیر نفس کے ہے اسی کی تائید کرتا ہے وہ اثر جسکو ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر مین اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا الآیہ روایت کیا ہے کہ انسان کی جوف مین روح ونفس ہے درمیان اونکے مثل شعاع آفتاب کے ہے سو اللہ وفات دیتا ہے نفس کو اوسکے خواب مین اور روح کو اوسکے جوف مین چہوڑ دیتا ہے وہ تقلب وتنفس کیا کرتا ہے پہر اگر اللہ کو یہ منظور ہوا کہ اوسکو قبض کرے تو روح کو قبض کر لیتا ہے وہ مرجاتا ہے اور اگر اوسکی اجل کو تاخیر دے تو نفس کو پہیر دیتا ہے طرف اوسکے مکان کی جو اوسکی جوف سے ہے مقاتل رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ انسان کے لیے حیات وروح ونفس ہے جسوقت انسان سوتا ہے تو اوسکا نفس نکل جاتا ہے جس سے وہ اشیا کو سمجہتا ہے اور جسم سے مفارقت نہین کرتا ہے بلکہ نکلتا ہے مثل ایک رسی کے کہ وہ دراز کی گئی ہے اوسکے لیے شعاع ہے پہر وہ خواب دیکہتا ہے ساتھ نفس کے جو اوس سے نکل گیا ہے اور حیات وروح جسم مین باقی رہتے ہین اونہین کے سبب سے لوٹتا پوٹتا ہے سانس لیتا ہے پہر جب وہ حرکت دیا جاتا ہے تو طرفۃ العین سے بہی زیادہ ترجلد وہ نفس اوسکی طرف لوٹ آتا ہے جسوقت کہ اللہ تعالی چاہتا ہے کہ خواب مین اوسکو مارے تو اوس نفس کو روک رکہتا ہے جو کہ نکل گیا تہا اور یہہ بہی کہا ہے یعنی مقاتل نے کہ جب انسان سوتا ہے تو اوسکا نفس نکلجاتا ہے پہر چڑہتا ہے جسوقت کہ خواب دیکہتا ہے تو رجوع کرتا ہے روح کو خبر دیتا ہے اور روح قلب کو خبر دیتی ہے پہر صبح کو اوٹہتا ہے تو جانتا ہے کہ اوسنے ایسا ویسا دیکہا وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نفس انسان کا پیدا کیا گیا ہے جیسے نفوس دواب کے کہ وہ خواہش کرتے ہین اور شر کی طرف بلاتی ہین اور مسکن اوسکا پیٹ مین ہے اور انسان کو روح سے فضیلت دی گئی ہے اور مسکن اوسکا دماغ مین ہے سو اسی کے سبب سے انسان حیا کرتا ہے اور روح خیر کی طرف بلاتی ہے اور اوسکا امر کرتی ہے ثم نفخ وهب على يده فقال ترون هذا بارد وهو من الروح وهاث على يده فقال هذا حار وهو من النفس اور مثل نفس وروح کی جیسے مرد اور اوسکی بی بی جسوقت روح نفس کی طرف بہاگتی ہے اور دونون ملجاتی ہین تو انسان سوجاتا ہے پہر جب جاگتا ہے تو روح اپنے مکان کی طرف چلی جاتی ہے اور تفسیر اسکی یہ ہے کہ جسوقت سوتا ہے پہر بیدار ہوجاتا ہے تو گویا کوئی چیز تیرے سر کی طرف دوران کرتی ہے یعنی اوپر کو چڑہتی معلوم ہوتی ہے اور مثل قلب کی جیسے بادشاہ اور ارکان یعنی ہاتھ پانون وغیرہ اعضا ایسے اعوان ومددگار ہین پہر جب نفس شر کا حکم کرتا ہے تو ارکان خواہش وحرکت کرتے ہین اور روح اوسکو منع کرتی ہے اور اوسے خیر کی طرف بلاتی ہے سو اگر قلب مومن ہے تو روح کی اطاعت کرتا ہے اور جو فاجر ہے تو نفس کا مطیع ہوجاتا ہے اور روح کی نافرمانی کرتا ہے پہر ارکان خوش ہوجاتے ہین اخرجہ ابو الشیخ فی کتاب العظمۃ ابن عبد البر فی التمہید وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے ابن آدم کو مٹی اور پانی سے پیدا کیا ہے پہر اوسمین نفس کہا گیا ہے سو اوسکے سبب سے کہڑا ہوتا ہے

بیٹھتا ہے سنتا ہے دیکھتا ہے اور جانتا ہے جو دواب جانتے ہین اور بچتا ہے جس سے وہ بچتے ہین پھر اوسمین روح رکھی گئی سو اس سے اوسنے حق کو باطل سے پہچانا
اور ہدایت کو گمراہی سے اور اسی سے حذر کیا اور تقدم کیا اور ستر کیا اور سیکھا اور سارے امور کی تدبیر کی اخرجہ ابن سعد فی الطبقات ابن عبد البر رحمہ اللہ نے تمہید
مین کہا ہے کہ ابو اسحق محمد بن قاسم بن شعبان نے ذکر کیا کہ عبد الرحمن بن قاسم بن خالد شاگرد مالک نے کہا کہ نفس ایک جسد مجسد ہے مثل خلق انسان کی اور روح مثل
آب روان کے ہے اور اللہ یتوفی الانفس الآیہ سے حجت پکڑی ہے اور کہا کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ سوتے ہوئے کے نفس کو اللہ نے وفات دی اور روح اوسکی صاعد و
نازل یعنی چڑھتی اترتی ہے اور انفاس اوسکی قائم ہین اور نفس ہر وادی مین چرتا پھرتا ہے اور دیکھتا ہے خواب سے جو دیکھتا ہے پھر جسوقت اللہ اذن دیتا ہے نفس کو
کے پھیرنے مین طرف جسم کے تو وہ لوٹ آتا ہے اور اوسکی لوٹنے کے سبب سے سارے اعضا جسد کے بیدار ہو جاتی ہین کہا پس نفس غیر روح ہے اور روح مثل آب روان
کے ہے باغون مین سو جسوقت اللہ اس باغ کو بگاڑنا چاہتا ہے تو آب روان کو اوس سے روکدیتا ہے اوس سے اوسکی حیات مرجاتی ہے پس انسان بھی اسیطرح ہے ابو اسحق
نے کہا کہ عبید اللہ بن ابی جعفر نے کہا ہے جبکہ میت کھاٹ پر رکھا جاتا ہے تو اوسکا نفس فرشتے کے ہاتھ مین ہوتا ہے وہ اوسکو ہمراہ اوسکے لیے چلتا ہے پھر جب نماز کیلیے
رکھا جاتا ہے تو وہ توقف کرتا ہے پھر جب قبر کی طرف اوسے اوٹھا لیجاتے ہین تو وہ اوسکے ہمراہ جاتا ہے پھر جسوقت وہ لحد مین رکھا جاتا ہے اور مٹی سے اوسکو چھپا دیتے ہین تو
وہ اوسکی نفس کو طرف اوسکے پھیر دیتا ہے تاکہ اوس سے دونون فرشتے خطاب کرین پھر جسوقت وہ دونون اوسکے پاس سے چلے جاتے ہین تو فرشتہ اوسکی نفس کو نکال لیتا ہے
پھر اوسے پھینکدیتا ہے جہان اوسکو حکم ہوتا ہے اور یہ فرشتہ ملک الموت کے اعوان سے ہے انتہے شیخ عز الدین بن عبد السلام رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ہر جسد مین دو روحین ہین
ایک روح بیداری کی اللہ تعالی نے عادت جاری کی ہے کہ جسوقت وہ جسد مین ہوتی ہے تو انسان جاگتا رہتا ہے جب وہ جسم سے نکلجاتی ہے تو سوجاتا ہے اور وہ روح
خوابین دیکھتی ہے دوسری روح حیات ہے اللہ تعالی نے عادت جاری فرمائی ہے کہ جسوقت وہ جسم مین ہوتی ہے تو انسان زندہ ہوتا ہے جب وہ جسد سے جدا ہو جاتی ہے
تو مرجاتا ہے اور جب وہ اوسکی طرف لوٹ آتی ہے تو زندہ ہو جاتا ہے یہ دونون روحین انسان کی پیٹ مین ہین انکی مقر یعنی قرارگاہ کو نہین پہچانتا ہے مگر وہ شخص جسکو اللہ نے
اسپر مطلع کیا ہے سو وہ دونون مثل دو جنین کی ہین ایک عورت کے پیٹ مین بعض متکلمین نے کہا ہے جو بات کہ ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ روح قلب کے قرب مین ہے ابن
عبد السلام رحمہ اللہ فرماتے ہین میرے نزدیک کچھ بعید نہین ہے کہ روح قلب مین ہو کہا اور جائز ہے کہ ساری روحین لطیف نورانی شفاف ہون اور جائز ہے کہ یہ خاص
ہو ساتھ ارواح مومنین وملائکہ کے سوای ارواح کفار وشیاطین کے اور روح حیات پر یہ آیت دلالت کرتی ہے قل یتوفاکم ملک الموت الآیہ اور روح حیات اور
روح تیقظہ پر یہ قول دلالت کرتا ہے اللہ یتوفی الانفس الآیہ تقدیر اسکی یہ ہے کہ اللہ وفات دیتا ہے اون نفسون کو جنکے جسد اپنے خواب مین نہین مری ہین سو ان
نفسون کو روک رکھتا ہے جنپر موت جاری کی گئی ہے نزدیک وسکے اور نہین بھیجتا ہے اونکو طرف اونکے اجساد کے اور بھیجتا ہے دوسری نفسون کو اور وہ نفوس تیقظ
ہین طرف اونکے اجساد کے اجل مسمی کے پورے ہونے تک اور وہ اجل موت کی ہے پس اوسوقت ارواح حیات اور ارواح تیقظہ دونون ایک ساتھ قبض کیجاتی ہین اجساد سے
اور ارواح حیات مرتی نہین ہین بلکہ زندہ آسمان کی طرف اوٹھائی جاتی ہین پس کافرونکی روحین بھگائی جاتی ہین اونکے لیے آسمانون کے دروازے نہین کھولے جاتے
ہین اور مومنین کی روحون کے واسطے کھولے جاتے ہین یہانتک کہ وہ رب العالمین پر پیش کیجاتی ہین سو یہ پیش ہونا کیا بڑا اشرف ہے تمام ہوا کلام شیخ عز الدین رحمہ اللہ کا
علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اونہون نے جو یہ ذکر کیا کہ روح قلب مین ہے اسی کے ساتھ غزالی رحمہ اللہ نے کتاب الانتصار مین جزم کیا ہے اور مین نے اسکی گواہی کے
لیے ایک حدیث پائی ہے ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین زہری سے روایت کیا ہے کہ خزیمہ بن حکیم سلمی ثم البہزی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا فتح مکہ کے دن عرض
کیا یا رسول اللہ آپ مجھے خبر دین رات کی تاریکی اور دن کی روشنی سے اور گرمی پانے سے سردی مین اور سردی اوسکی کو گرمی مین اور جائے خروج بادل سے اور قرار مرد وعورت
کے پانی سے اور موضع نفس سے جسد مین پھر حدیث کو ذکر کیا یہانتک کہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موضع نفس سو وہ قلب مین ہے اور قلب نیاط سے لٹکا ہوا
ہے اور نیاط رگون کو پلاتی ہے سو قلب جسوقت ہلاک ہو جاتا ہے تو رگین منقطع ہو جاتی ہین الحدیث بطولہ اور یہ مرسل ہے ولہ طرق اخری مرسلۃ وموصولۃ فی المعجم الاوسط

للطبرانی وتفسیر ابن مردویہ وکتاب الصحابۃ لابی موسی المدینی وابن شاہین قال ابن حجر فی الاصابۃ والحدیث فیہ غرابۃ کثیرۃ واسنادہ ضعیف جداً

پانچوان فائدہ اہل سنت نے اسپر اجماع کیا ہے کہ روح محدث مخلوق ہے اسمین سوای زنادقہ کے اور کسی نے خلاف نہین کیا اور جن لوگون نے روح کے حدوث پر اجماع نقل کیاہی اونمین سے محمد بن نصر مروزی اور ابن قتیبہ ہین اور جو دلائل کہ حدوث روح پر دلالت کرتے ہین اونمین سے ایک یہ حدیث ہی کہ الارواح جنود مجندۃ مجندہ نہین ہوتے ہین مگر مخلوق وکذا ما یاتی فی الفائدۃ بعد السادسۃ **چھٹا فائدہ** بیان مین تقدیم خلق ارواح کے اجساد پر اور تاخیر خلق ارواح کی اجساد سے یہ دو قول مشہور ہین قول اول کی امام محمد بن نصر اور ابن حزم قائل ہین اور اسمین اجماع کا دعوی کیاہی اس قول کی دلیل یہ حدیثین ہین ۱ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین کہ اللہ نے ارواح عباد کو پیدا کیا عباد سے پہلے دو ہزار برس فما تعارف منہا ائتلف وما تناکر منہا اختلف اخرجہ ابن مندہ وسندہ ضعیف جداً ۲ حدیثین نکالنی ذریت آدم کی اونکی پیٹھ سے اونمین سے ایک یہ حدیث ہی کہ جس وقت اللہ نے آدم کو پیدا کیا اور اونکی پیٹھ کو چھوا تو اوس سے ہر نسمہ یعنی روح گر پڑی جسکو وہ پیدا کرنیوالا ہی اونکی ذریت سے روز قیامت تک مثل ذر یعنی چھوٹی چیونٹی کے اخرجہ الحاکم من حدیث ابی ہریرۃ ۳ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے واذ اخذ ربک الآیہ مین کہا ہی کہ اللہ نے ساری ذریت آدم کو آدم کی لیے اوس دن جمع کیا جو کہ روز قیامت تک ہونیوالی ہی اونکو ارواح کیا اور مصور فرمایا اور اونکو گویائی دی پہر اونہون نے کلام کیا پہر اونسے عہد ومیثاق لیا الحدیث اخرجہ الحاکم دوسرے قول کی یہ دلیل ہے ہل اتی علی الانسان حین من الدہر لم یکن شیئا مذکورا مروی ہی کہ آدم چالیس برس تک ٹھیرے رہے قبل اسکی کہ اونمین روح پہونکی جاوے ۲ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک تمہارا جمع کیجاتی ہی خلق اوسکی پیٹ مین اوسکی ماں کے چالیس دن پہر وہ خون بستہ ہوتاہی مثل اسکی پہر وہ گوشت کا لوتھڑا ہوتاہی مثل اسکے پہر اوسکی طرف فرشتہ بہیجا جاتا ہے وہ اوسمین روح پہونکتاہی اسکا جواب یون دیاہی کہ نفخ روح اور خلق روح مین فرق ہی سو روح زمانۂ دراز سے پیدا ہوچکی ہی اور بعد تصویر بدن کی ہمراہ فرشتے کے بہیجی جاتی ہی کہ اوسکو بدن مین داخل کرے **ساتوان فائدہ** اہل ملل مسلمین وغیرہ کے اس طرف گئے ہین کہ روح بعد موت بدن کی باقی رہتی ہے فلاسفہ نے اسمین خلاف کیا ہے ہماری دلیل یہ قول ہی اللہ تعالی کا کل نفس ذائقۃ الموت یعنی ہر جی موت کو چکہنے والا ہی اور ضرور ہے کہ چکہنے والا بعد اوسکی باقی رہے جسکو چکہا ہے ایک دلیل تو یہی دوسری دلیل وہ ہی جو کہ اس کتاب مین آیتین اور حدیثین گذر چکی ہین کہ روح باقی رہتی تصرف کرتی ہی عیش وآرام مین رہتی ہی اوسپر عذاب ہوتا ہے اسکے سوا اور بہت کچھ ہی اور اس بناپر آیا روح کو نزدیک قیامت کے فنا حاصل ہوگی پہر عود کیجاویگی واسطے پورا کرنے ظاہر اس قول کی کل من علیہا فان یا فنا نہوگی بلکہ اونمین سے ہوگی جنکا استثنا اس قول مین فرمایا ہی الا من شاء اللہ یہ دو قول ہین سبکی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر در نظیم مین ان دونون قولونکو نقل کیاہی اور کہاہی کہ اقرب یہ ہے کہ روح فنا نہوگی اور وہ اونمین سے ہے جنکا استثنا کیا گیا ہے جیسا کہ حور عین مین کہا گیا ہے اپنے کتاب الروح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے لکہاہی کہ اسمین اختلاف ہی کہ روح بدن کے ساتھ مرتی ہی یا موت تنہا بدن کو ہی یہ دو قول ہوئے صواب یہ ہے کہ روح موت کو چکہتی ہے اگر اوس سے مراد مفارقت روح کی جسم سے ہے تو یہ ٹہیک ہی کہ وہ ہان یعنی موت کی چکہنے والی ہی اور اگر یہ مراد ہی کہ وہ معدوم ہوجائیگی تو درست نہین ہی بلکہ وہ بعد خلق کے باقی رہتی ہی نعیم مین یا عذاب مین محمد بن وضاح احد الائمۃ المالکیۃ رحمہ اللہ کہتی ہین مینے سحنون بن سعید سے سنا اور اوس سے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا کہ اوسکا یہ مذہب ہے کہ ارواح اجساد کی مرنے سے مرجاتی ہین تو سحنون نے کہا معاذ اللہ یہ قول تو اہل بدع کا ہے اخرجہ ابن عساکر فی تاریخ دمشق بسندہ الی محمد بن وضاح احد الائمۃ المالکیۃ **آٹھوان فائدہ** الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منہا ائتلف وما تناکر منہا اختلف اس حدیث کے معنی مین اختلاف ہی بعض نے کہا اشارہ ہی طرف معنی تشاکل کے خیر وشر وصلاح وفساد مین اور جو شخص لوگون مین سے نیک ہوتا ہے وہ اپنی شکل ومثل کی طرف جہکتا ہے اور شریر وبد اپنی نظیر کی طرف مائل ہوتاہی سو تعارف ارواح کا موافق طبیعتون کے واقع ہوتا ہے جنپر اونکی جبلت ہوئی ہے خیر وشر سے جب وہ متفق ہوتی ہین تو آپس مین تعارف وپہچان ہوتی ہی اور جسوقت وہ مختلف ہوتے ہین تو تناکر ہوتاہی آپس مین پہچان نہین ہوتی بعض نے کہا مراد اس سے خبر دینا ہے ابتدای خلق سے اس بناپر کہ یہ بات وارد ہوچکی ہی کہ روحین دو ہزار برس پہلے اجسام سے پیدا کی گئی ہین تو وہ ایک دوسری سے ملتی جلتی تہین پہر جسوقت اونہون نے اجساد مین حلول کیا تو بسبب معنی اول کے آپس مین پہچان ہوئی سو تعارف و

تناکر ارواح کا اوسی معنی متقدم کی بنا پر ہے بعض نے یہ کہا کہ روحین اگرچہ اس امر مین متفق ہین کہ وہ روحین ہین لیکن بسبب چند امور مختلف کے اونکی آپس مین تمیز ہے اونہین امور کی وجہ سے وہ نوع نوع ہو جاتی ہین پہر اونکے اشخاص مین تشاکل و تشابہ ہوتا ہے ہر نوع اپنی نوع سے الفت اور اپنی مخالف سے نفرت کرتی ہے **حکایت** ہرم بن حیان رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اونکو سلام کیا اور اس سے پہلے مینے اونکو نہین دیکہا نہ اونہون نے مجہے دیکہا مجہسے کہا وعلیک السلام یا ہرم بن حیان مینے کہا تمنے میرا نام اور میرے باپ کا نام کہان سے پہچانا حال آنکہ آج کے پہلے نہ مینے تمکو دیکہا نہ تم نے مجہے دیکہا کہا میری روح نے تیری روح کو پہچان لیا جبکہ میری نفس نے تیری نفس سے کلام کیا ارواح کے لیے انفاس ہین مثل انفاس اجساد کے اور مومنین البتہ پہچانتے ہین بعض بعض کو اور بسبب روح اللہ کے آپس مین دوستی رکہتے ہین گو وہ ملے نہون اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ بسندہ الی ہرم **حکایت** بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین ایک عورت مکے مین تہی قریش کی عورتون کے پاس آتی اونکو ہنساتی تہی جب مینے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو وہ میرے پاس آئی مینے کہا تو کہان اوتری ہے کہا فلان عورت کے پاس وہ مدینہ مین ہنسایا کرتی تہی آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے فرمایا فلان عورت ہنسانے والی تمہارے نزدیک ہے مینے کہا ہان فرمایا کس عورت کے پاس اوتری ہے مینے کہا فلان عورت ہنسانیوالی کے پاس فرمایا الحمد للہ علی ان الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منہا ائتلف وما تناکر منہا اختلف اخرجہ الطوسی فی عیون الاخبار **نوان فائدہ** حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہین اگر کوئی کہے کہ تمائز ارواح کا بعد مفارقت اشباح کے کس چیز سے ہوتا ہے یہانتک کہ اونکے آپسمین تعارف معلوم ہوتا ہے اور آیا ارواح کسی شکل کے ساتہ متشکل ہوتی ہین تو جواب قائلان اہل سنت پر یہ ہے کہ روح بنفسہا ایک ذات قائمہ ہے چڑہتی اوترتی متصل منفصل ہوتی ہے آتی جاتی حرکت سکون کرتی ہے اسپر سو دلائل مقررہ سے زیادہ ہین اونمین سے ایک یہ ہے ونفس وما سواہا اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ روح مستوی یعنی برابر کی ہوئی ہے جیسے کہ بدن سے خبر دی ہے الذی خلقک فسواک فعدلک فسوی بدن کا القالب لنفسہ پس تسویہ بدن کا تابع ہے واسطے تسویہ نفس کے کہا اور اسی جگہہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ روح اپنے بدن سے ایک ایسی صورت لیتی ہے جسکے سبب سے اپنے غیر سے متمیز ہوتی ہے اسلیئے کہ روح متاثر اور منفعل ہوتی ہے بدن سے جسطرح کہ بدن متاثر و منفعل ہوتا ہے روح سے پس بدن اکتساب کرتا ہے طیب و خبث کو روح سے جسطرح کہ روح حاصل کرتی ہے پاکی و ناپاکی کو بدن سے کہا تمیز ارواح کا بعد مفارقت کے زیادہ تر ظاہر ہوتا ہے تمیز ابدان سے اور اشتباہ درمیان ارواح کے زیادہ تر بعید ہے اشتباہ ابدان سے اسلیئے کہ ابدان اکثر مشتبہ ہو جاتے ہین ہی ارواح سو وہ بہت کم مشتبہ ہوتی ہین کہا اور اسکو یہ بات واضح کرتی ہے کہ ہمنے ابدان انبیاء و ائمہ کو مشاہدہ نہین کیا ہے حال آنکہ وہ ہمارے علم مین باظہر تمیز متمیز ہین اور یہ تمیز مجرد اونکے ابدان کیطرف راجع نہین ہے بلکہ وہ بسبب اونکے صفات ارواح کے ہے جنکو ہمنے پہچانا ہے اور تو دو بہائیون حقیقی کو دیکہتا ہے کہ وہ خلقت مین بغایت مشتبہ ہین حال آنکہ اون دونون کی روحون کے درمیان غایت درجہ کا تباین ہے اور یہ بات کمتر ہے کہ تو کسی بدن قبیح و شکل شنیع کو دیکہے مگر تو اوسکو مرکب ایسے نفس پر پائیگا جو کہ وہ اوس بدن کے متشاکل و متناسب ہوگا اور یہ بہی کم ہے کہ تو کوئی آفت کسی بدن مین دیکہے مگر صاحب بدن کی روح مین کوئی آفت بدن کی آفت کے مناسب ہوگی اسی لئے اصحاب فراست احوال نفوس کو اشکال ابدان سے لیا کرتے ہین اور یہ بہی کم ہے کہ تو کسی شکل حسن صورت جمیل ترکیب لطیف کو دیکہے مگر جو روح کہ اوس بدن سے متعلق ہے اوسکو مناسب شکل و صورت و ترکیب کی پائیگا کہا جسوقت ملائکہ متمیز ہوتے ہین بدون ابدان کے جو اون کے حامل ہون اور اسی طرح تو ارواح بشریہ تو بالاولی متمیز ہونگی انتہی امام غزالی رضی اللہ عنہ کے کلام مین جو کہ درۃ فاخرہ مین ہے یہ واقع ہوا ہے کہ روح مومن کی صورت نحلہ پر اور روح کافر کی ٹڈی کی صورت پر ہے اور یہ ایک ایسی چیز ہے کہ اسکی کوئی اصل معلوم نہین ہوتی ہے بلکہ حدیث صور مین واقع ہوا ہے کہ اسرافیل علیہ السلام روحون کو بلا وینگے وہ سب کی سب اونکے پاس آجاوینگی مسلمانون کی روحین تو نورانی ہونگی اور دوسری تاریک پہر وہ اون سبکو جمع کرینگے پہر اونکو صور مین لٹکائینگے پہر اونکو صور مین پہونکین گے رب جل جلالہ فرمائیگا قسم ہے میری عزت کی چاہیے کہ ہر روح اپنے جسم کی طرف رجوع کرے پہر روحین صور سے نکلینگی مثل شہد کی مکہی کے حال آنکہ اونہون نے درمیان آسمان و زمین کو بہر دیا ہوگا پہر ہر روح اپنے جسم کی طرف آئیگی اوسمین داخل ہو گی روحین جسمون مین ایسی چلین گی جیسے زہر سانپ کے کاٹے ہوئے مین چلتا ہے **ف** یہ جو کہا مثل شہد کی مکہی کے نکلین گی تشبیہ کمیہ

ہیئت و صوت مین نہین ہی بلکہ فقط خروج اور اوسکی ہیئت مین ہی اسی کے مثل یہ قول اللہ تعالی کا ہی یخرجون من الاجداث کانہم جراد منتشر یعنی وہ قبرون سے نکلینگے جیسے ٹڈی پھیلی ہوئی تفسیر جویبر مین اس حدیث کی ایک لفظ مین یہ ہی کہ ارواح مومنین کی جابیہ سے اور ارواح کافرونکی برہوت سے آئینگی اور البتہ وہ زیادہ تر راہ یاب ہونگی طرف اپنے ابدان کے ایک تمہارے سے طرف اپنے گھر کے اور روحین اوسدن سیاہ و سفید ہونگی سو ارواح مومنین کی تو سفید ہین اور ارواح کافرونکی سیاہ **دسوان فائدہ** ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ خصومت ہوتی رہیگی درمیان لوگون کے یہانتک کہ روح جسم سے جھگڑے گی روح جسد سے کہیگی تونے کیا اور جسد روح سے کہے گا کہ تونے حکم دیا اور تونے تسویل کی یعنی زینت دی تو اللہ ایک فرشتے کو بھیجیگا وہ درمیان اونکے فیصلہ کریگا اوسنے کہیگا تم دونون کی مثل ایسی ہی جیسے ایک آدمی تو مقعد یعنی اپاہج آنکھون والا ہی اور دوسرا اندھا ہے یہ دونون ایک باغ کے اندر گئے مقعد نے اندھے سے کہا مین یہان پھل دیکھتا ہون مگر مین اون تک پہونچ نہین سکتا ہون تو اندھے نے اوسسے کہا تو مجھپر سوار ہو جا تو اون پھلون کو لے پھر وہ مقعد اندھے پر سوار ہوگیا اوسنے پھلون کو لیا پس ان دونون مین کون حد سے بڑھنے والا ہی وہ کہینگے کہ دونون فرشتہ اونسے کہیگا کہ تم دونون نے اپنی جانون پر حکم کیا یعنی جسد روح کیلیے مثل سواری کے ہی اور روح اوسپر سوار ہی اخرجہ ابن مندہ ۱؎ انس رضی اللہ عنہ کا لفظ مرفوع یہ ہی کہ روح و جسد قیامت کے دن جھگڑینگے جسد کہیگا مین تو بمنزلہ تنہ کھجور کے پڑا ہوا تھا نہ ہاتھ ہلا سکتا نہ پانون اگر روح نہوتی اور روح کہیگی مین تو ایک ہوا تھی اگر جسد نہوتا تو مین طاقت نہ رکھتی کہ کچھ کرون آور بیان کی گئی واسطے اونکے مثل اندھے اور مقعد کی کہ اندھے نے مقعد کو اوٹھا لیا فدخل بصرۃ المقعد وحملہ الاعمی برجلہ اخرجہ الدار قطنی فی الافراد ولہ شاہد عن سلمان موقوفا واخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد الزہد اور لفظ اوسکا یہ ہی مثل قلب کی جسد مین مثل اندھے اور مقعد کے ہی مقعد نے کہا اندھے سے کہ مین پھل دیکھتا ہون اور طاقت نہین رکھتا ہون کہ اوسکے لیے کھڑا ہون سو تو مجھے اوٹھا لے اندھے نے مقعد کو اوٹھا لیا تو اوسنے کھایا اور اندھے کو کھلایا یہ حدیث اسکی موید ہی کہ قلب روح کا محل ہی واللہ اعلم ۱۹ شعبان ۱۳۰۵ھ ہجری کو وقت ۱۲ پر ۲۵ منٹ کے ترجمہ شرح الصدور تمام ہوا والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین **خاتمۃ الکتاب عاقبۃ الفصول والابواب** اول خاتمہ کتاب شرح الصدور کا تھا اور اس خاتمہ مین مضامین خاتمہ ثمار التنکیت کو بطور تلخیص کے چند فصلون مین ادا کیا گیا ہی تاکہ نفع تام و فائدہ عام ہو

فصل بیان مین وصیت وغیرہ کی

۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی نہین ہی حق مرد مسلمان کا کہ اوسکے لیے کوئی چیز ہو جسمین وہ وصیت کرے کہ وہ رات گزارے اور ایک روایت مین تین رات مگر وصیت اوسکی لکھی ہوئی اوسکے نزدیک ہو رواہ الشیخان وغیرہما ۲ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو شخص مرا وصیت پر وہ مرا سبیل و سنت پر اور مرا تقوی و شہادت پر اور مرا اس حال مین کہ اوسکی بخشش کیگئی رواہ ابن ماجہ ۳ انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے کہ محروم وہ شخص ہے جو کہ اپنی وصیت سے محروم رہا رواہ ابو یعلی باسناد حسن

ف اہل علم فرماتے ہین جس شخص پر کوئی حق ہو حقوق خدای تعالی یا حقوق مخلوق سے تو اوسپر وصیت واجب ہے اور جسپر کسی کا حق نہ ہو تو اوسکے لئے مستحب ہے **ف** محل وصیت کا مال مین مطلقا تیسرا حصہ ہی وصیت واجبہ مین بصورت احتیاج کے اوسکو پورا کرلین اور وصیت مستحبہ مین اوس سے کم کرین **ف** طریقہ وصیت کا یہ ہی کہ زبان سے اوسکا ذکر دو عدل آدمیون کے روبرو کرین یا لکھکر اون پر پڑھین اور وہ دونون گواہ ہو جائین یا دلی ہی **ف** حقوق دو قسم ہین ایک آدمیون کے دوسرے اللہ تعالی کے سو آدمیون کے حق جیسے دیون و ودائع امانات مضمونات مثل مبیع مغصوب مسروق کے اور جیسے حقوق بدنی مثل مارنے زخمی کرنے استخدام بغیر حق کے اور جیسے حقوق قلبی مثل شتم و استہزاء وغیرہ کے میت کو چاہیے کہ دیون کے ادا کرنے و ودائع و امانات و مضمونات کے رد کرنیکی اور امانات و مضمونات مین خصوم کے راضی کرنیکی وصیت کرے آور اللہ تعالی کے حق جیسے نماز روزہ زکوۃ حج

پس جب تک نہ ہو سکے ادا کرے قضا عمری کا ثبوت کسی دلیل سے نہین ہو اور ولی کا روزہ رکہنا میت کی طرف سے سنت صحیحہ سے ثابت ہو اور ادا ے نماز
فوت شدہ کے واسطے زر نقد دینا بدعت فقہا ہو کسی دلیل ضعیف سے بہی اسکی سند نہین ہو قوی کا کیا ذکر ہو ہان جو شخص روزہ رکہنے سے عاجز ہو وہ ایک صاع
یا نصف صاع کفارہ مین دیسکتا ہو اور اگر میت پر حج فرض تہا اور نہ کیا تو وصیت کر جاوے کہ بقدار مصارف ضروری کے ایک حج اوسکی طرف سے ادا
کر دیا جاوے لیکن حدیث شریف مین یہ آیا ہو کہ قریب قریب کی طرف سے حج کرے رہی وصیت مستحبہ تبرعات محضہ سے سو اوسکی بیان کی کچہہ
حاجت نہین ہو وہ خود ظاہر ہو لیکن اسقدر سمجہنا چاہیے کہ حالت صحت و حیات مین صدقہ کرنا افضل و اکثر ہو ثواب مین بیماری مین اور مرتے وقت
صدقہ کرنے سے ؎ برگ عیشے بگور خویش فرست ٭ کس نیارد ز پس تو پیش فرست + اسکی دلیل یہ حدیثین ہین ١ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کونسا صدقہ اجر مین بڑہکر ہو آپنے فرمایا یہ ہو کہ تو صدقہ دے اور تو بخیل تندرست ہو محتاجی سے
ڈرتا اور غنا کی امید رکہتا ہو اور نہ سستی کرے تو یہانتک کہ جسوقت کیجان حلقوم کو پہونچ جاوے تو تو کہے فلان کے لیے اتنا اور فلان کے لیے اتنا کذا رواہ
الشیخان ٢ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہو کہ آدمی صدقہ دیوے اپنی زندگی و تندرستی مین ایک
درہم کا یہ اوسکے لیے بہتر ہو اس سے کہ مرتے وقت سو درہم کا صدقہ دیوے رواہ ابن حبان فی صحیحہ و ابو داود ٣ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہین
مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سُنا فرماتے تہے مثل اوس آدمی کی کہ مرتے وقت آزاد کرتا ہو مثل اوس شخص کی ہو کہ ہدیہ دیتا ہو جسوقت سیر
ہو جاتا ہو رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح **ف** یہ وصیت کہ قبر کے نزدیک قاری پڑہے اوسکو کچہہ دیدینا باطل ہو اگرچہ اہل زمان
اسمین گرفتار ہین صاحب طریقہ محمدیہ نے اس باب مین ایک رسالہ لکہا ہو اوسکا نام انقاذ الہالکین رکہا ہو اوس مین اس شبہہ کو دور کیا ہو اور احقاق
حق فرمایا ہو اسی طرح یہ وصیت کہ مرنیکے بعد تین دن تک یا زیادہ کہانا پکانا باطل ہو اور یہی اصح ہو اسی کے ابو بکر بلخی رحمہ اللہ قائل ہین مؤلف طریقہ
محمدیہ نے فرمایا ہو کہ اس سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ ہمارے زمانہ مین جو معتاد ہو بلا خلاف جائز نہین ہو رہا فعل ورثہ کا اپنے اموال سے سو یہ مکروہ
اور بدعت مستقبحہ ہو عمل جاہلیت سے ہو اور اسی طرح اونکی دعوت کا قبول کرنا اور قبر کے نزدیک گاے بکری کا ذبح کرنا جائز نہین ہو جیسا کہ
انس رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً روایت کیا ہو کہ اسلام مین عقر نہین ہو اور وہ یہ تہا کہ قبر کے نزدیک گاے یا بکری ذبح کیجاتی تہی انتہی امام احمد اور
ابن ماجہ نے باسناد صحیح جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہو کہ ہم میت کے گہر والون کی طرف جمع ہوتے اور اونکے کہانا پکانے کو نیاحت
سے شمار کرتے تہے **ف** سنت قبر مین لحد ہو اور شق بہی جائز ہو اور یہ باختلاف احوال عباد و تراب بلاد کے ہو توسیع و تعمیق قبر مین مرد کے سینے تک
درست اور اس سے زیادہ افضل ہو طول قبر کا بقدر طول انسان کے اور اوسکا عرض بقدر نصف قد اوسکے کافی ہو اور یہ بہی چاہیے کہ
قبر مُسَنَّم اور زمین سے بقدر ایک بالشت کے بلند ہو قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ بہت بلند کرنیسے جسکو اہل جاہلیت کیا کرتے تہے ممانعت کیجاوے
مسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہو کہ آپ نے ابو الہیاج اسدی سے فرمایا کیا مین نہ بہیجون تجکو اوس پر جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے مجہے بہیجا تہا یہ کہ نہ چہوڑے تو کسی صورت کو مگر اوسکو مٹادے اور نہ کسی قبر بلند کو مگر اوسے برابر کر دے مسائل احتضار و کفن و دفن
کے کتب فقہ سنت وغیرہ مین مبسوط ہین اور اکثر اس باب مین اہل علم نے قدیماً و حدیثاً رسائل مستقلہ تالیف فرمائے اسلیے یہان اونکے ذکر کی
ضرورت نہین ہو **ف** مؤلف طریقہ محمدیہ نے اپنی بعض مؤلفات مین لکہا ہو کہ قراءت قرآن شریف کی قبرستان مین مطلقاً جائز ہو علی ما ہو
المختار للفتوی من قول محمد رحمہ اللہ لیکن جب ہی جائز ہو کہ خاص اللہ کے لیے بنیت ثواب پڑہے رہی قرارت دنیا کے لیے سو یہ حرام ہے
اس سے ہرگز کوئی ثواب حاصل نہین ہوتا ہو اسلیے کہ نیت و اخلاص دونون مفقود ہین جو کہ استحقاق ثواب و صحت عبادت مین مشروط ہین بلکہ

پڑھنے والا پڑھوانے والا دونون گنہگار ہوتے ہین انتہی اور یہ قرات بعض قرآن کی مقابر مین مردون کی زیارت کے وقت ہی نہ بعد دفن کے قبر پر اور اوسکے متصل جیسا کہ حافظان اجیر اور امرا استجیر کیا کرتے ہین کہ یہ حرام ہی اور اسکی اجرت کا کھانا ممنوع ہی ❊ **فصل بعض وصایای نافعہ کے بیان مین** ❊ دنیا قابل اعتبار و اعتماد نہین ہی دیکھو بہت سے آدمی بچپن اور اکثر لڑکا پن مین اور کتنے جوانی مین مرجاتے ہین بعض لوگ جو بڑھاپے تک پہونچتے ہین اونکی عمر دراز ذراسی فرصت مین ہوا کی طرح چلی جاتی ہی اور اونکو نہین معلوم کہان گئی ؎ پر تو عمر چراغی ست در بزم وجود ❊ پژمرده بر ہم زدنی خاموش ست ❊ بلکہ آغاز نشو و نما سے زمانہ بلوغ تک کہ اکثر اوسکا پندرہ سال ہی غفلت مین گذر جاتا ہی بے تمیزی کی وجہ سے عمر عزیز کی کچھ قدر نہین جانتا ہی جب چالیس برس کی عمر کو پہونچتا ہی تو تحلیل قوی اور تبدیل آب ہوا کا وقت آجاتا ہی سو وہ عمر جسکو عمر کہہ سکتے ہین بشرطیکہ موت فرصت دے فراخ ہی نصیب ہو ہموم و غموم و افکار جانگداز سے فراغت ملے وہ یہی پچیس برس ہین اور اگر اوقات خواب کہ برادر مرگ ہین نکالے جاوین تو اس مقدار سے بہی کم زمانہ رہجاتا ہی اور آخرت کا معاملہ جسے کسی طرح کا انقطاع نہین ہی سر پر کہڑا ہی حساب کتاب وہان کا درپیش اور نجات اوس سے بغایت مشکل ہی تو اب بڑے سرے کی حماقت ہی کہ اس لذت قلیل اور فرصت حقیر کے سبب کہ وہ بہی بغیر مشقت و ایذا کے میسر نہین ہوتی ہی مفت مین باقی لذتون اور ہمیشہ ہمیشہ کی نعمتون کو برباد و تباہ کردے اور عقبی کی دولت پائیدار کا دامن کو ہاتھہ سے چھوڑ دے اور آلام ابدی اور عذاب سرمدی سے راضی ہو اور خود کو اوسمین گرفتار کرے اور فانی کو باقی پر اختیار فرمائے ونعوذ باللہ منہ جمیع ماکرھہ اللہ حیات دنیا کا وقفہ اگر کچھہ معتدبہ ہوتو یہی ایک بات تہی کہ کچھہ مزہ اوٹھا لیتے گو فانی ہی سہی مگر وہ تو حقیقت مین بالکل ہی بے حقیقت ہی ؎ زیست ایک ماندگی کا وقفہ ہی ❊ یعنی یان سے چلینگے دم لیکر ❊ جب یہان صرف دم لینا ہی ٹہیرا اور پڑاو آگے ہی تو پھر اس مزرع آخرت سے جہانتک بنے قولی فعلی مالی طاعت مین مصروف رہے وہان کا توشہ خوب سا جمع کرلے ؎ ساقیا یان لگ رہا ہی چل چلاو ❊ جبتک بس چلے ساغر چلے ❊ وہ جوان جسکا نشو و نما طاعت و علم و عبادت پر ہوا ہی قیامت کے دن اوسکو عرش کا سایہ ملیگا ایام جوانی مین جوکہ دیباچہ کتاب زندگانی ہین گناہون سے توبہ کرنا بڑھاپے سے بہتر ہی کیونکہ موسم جوانی مین سارے اعضا و قوی درست و چست ہوتے ہین ہر بات کو جی چاہتا ہی بات چیت کہانے پینے ہنسنے بولنے پہننے عیش و آرام کرنے مین مزہ ملتا ہی ایسے وقت مین محض خدا کے خوف سے نفس کو لذات حرام سے روکنا طاعت آلہی پر لگانا قدم استقامت پر جمے رہنا مردی ہی جب بڑھاپا آگیا قوی ضعیف ہوگئے اعضا سست پڑگئے بال سفید ہوگئے دانت گرگئے ہر چیز کی لذت جاتی رہی دل کی امنگ خاک مین مل گئی ایسے وقت مین اگر توبہ کی تو کیا کی اگر توبہ نہ کرے تو کیا کرے خود بڑھاپے نے اس سے توبہ کرادی اس باب مین چند حدیثین بہی آئی ہین ؎ توبہ از بادہ در ایام جوانی کردم ❊ اول مستی من بود کہ ہشیار شدم ❊ جہانتک بنے اون لوگون مین سے ہو جنکو قیامت کے دن عرش کا سایہ ملیگا اور اللہ تعالی سے فردوس برین کا سوال اور دارین کی عافیت و عفو طلب کرنی چاہیے کیونکہ کوئی شئی تندرستی و رستگاری و فراخ دستی کو نہین پہونچتی ہی فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور ۲- فرض وقت یہ ہی کہ جہان کہین دینی مصلحت اور دنیوی مصلحت باہم متعارض ہون تو حتی الامکان مصلحت دینی ہی کو سب پر مقدم رکھے جو شخص دینی مصلحت اور یقینی منفعت کو اونکے غیر پر مقدم رکھتا ہی اوسکو دنیا بہی بقدر تقدیر حاصل ہوجاتی ہی اور جو شخص دنیا کی مصلحت کو آخرت کی فضیلت پر اختیار کرتا ہی تو دین اوس کے ہاتھہ سے ایسا نکلجاتا ہی جیسے تیر کمان سے اور دنیا بہی قسمت سے زیادہ وقت سے پہلے اوسکے ہاتھہ نہین آتی ؎ دنیا مطلب تا ہمہ دینت باشد ❊ دنیا طلبی نہ آن نہ اینت باشد ❊ بر روے زمین زیر زمین وار بزی ❊ تا زیر زمین روی تو زینت باشد ❊ دنیا مردار کی یہ خوی قدیم ہی کہ جتنی اسکو طلب کرو اتنی ہی بہاگتی ہی اور جسقدر اس سے بہاگو اوسی قدر پیچھے لگتی ہی دیکھو جو شخص اپنے سایہ کے پیچھے دوڑتا ہی تو سایہ اوس سے بہاگتا ہی اور جو وہ خود بہاگتا ہی تو سایہ اوسکا پیچھا نہین چھوڑتا ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہی کہ جس شخص نے ہموم کو ایک ہم کرلیا یعنی اپنی آخرت کا ہم

تو اسد کفایت کرتا ہی اور اوسکی ہم دنیا کو اکثر اس زمانہ مین ایسا ہی ہوا کہ جسنے مصلحت دنیا کو مقدم کیا تو دنیا بھی اوسکے ہاتھہ نہ آئی اور خسر الدنیا والآخرہ کا پورا پورا مصداق ہوگیا اور بالفرض اگر دنیا بھی حاصل ہوجاتی ہی تو ذراسی فرصت مین زائل ہوجاتی ہی قائم دائم نہین رہتی اور نتیجہ اوسکا خسران ابدی گلے کا ہار ہوتا ہی بہت سے لوگون کو اس زمانہ مین دیکہا کہ اتفاقًا اونکو دولت ملی مگر ملنے کے بعد ہی دولتی مارکے جلدی کہہ انا پتا اوسکا نہ رہا ۵ غافل مشو زعشوۂ دنیا کہ این عجوز + مکارہ می نشیند و محتالہ می رود + اشادی بیاہ مین مصلحت دینی کو مصلحت دنیا پر مقدم رکہین یعنی عورت مرد کی دینداری کا لحاظ کرین سوابے دین کے رفاہ معاش اور حصول حکومت و مال پر نظر نہ جائین بلکہ صحیح النسب سید الحسب کو نصب العین رکہین قیامت کے دن دین و تقوی کی پرسش ہوگی دولت و حشمت و مال سے سوال نہوگا یہ نہ پوچہین گے کہ کونسے دولتمند امیر رئیس مالدار کا رشتہ دار ہی فلا انساب بینہم یومئذ ولا یتساءلون حفظ نسب خصوصًا نسب سیادت ضروریات دینی سے ہی اور سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین کے ساتھہ نسبت قائم کرنا ہی مردون کے نکاح مین سیادت کا لحاظ نرکہنا مضائقہ نہین ہی لیکن ضرورت کے وقت اور عورتون کے نکاح مین حفظ سیادت ضرور ہی کیونکہ یہ ہمارا فخر ہی دین دنیا دونون مین اور کیونکر نہو اللہ تعالے نے خاندان اہلبیت کو ایسی باتون کی ساتھہ خاص فرمایا ہی کہ وہ اونکے غیر مین پائی نہین جاتی ہین اور وہ دارین مین نافع ہین لیکن تقوی و اتباع سنت کی ساتھہ نہ بدون اِسکے اکمل کاملین نوع بنی آدم اور اشرف ملائکہ و تمام عالم جناب سید المرسلین محمد مصطفے احمد مجتبے شفیع المذنبین ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبارک علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین جو شخص جسقدر جناب نبوی کے ساتھہ مشابہت پیدا کریگا اور ظاہر و باطن صفات فطری و اخلاق کسبی علم و عمل عادات و عبادات و معاملات خلق و خالق مین آپکے ساتھہ مشابہ ہوگا اور آپ کی پیروی پوری پوری کریگا اوسی قدر اوس آدمی کو مراتب آخرت حاصل ہونگے اور دنیا مین باعتبار آپکے اتباع کی کامل شمار کیا جاویگا اور جو شخص مشابہت مین قاصر ہی وہ بمقدار قصور مذکور کے ناقص سمجہا جائیگا اسی لیے زمرۂ اہل علم مین گروہ باشکوہ محدثین کرام و اہل آثار عظام کہ جنہون نے کمال اتباع سنت مطہرہ و کتاب عزیز اختیار کیا ہی سب پر سبقت لیگئی ہین اور جماعۂ اولیا اصفیا مین اصحاب سلسلۂ نقشبندیہ مزیت اتباع کے ساتھہ مخصوص ہین اور یہی کمال مشابہت بسبب کمال متابعت کے دلیل ساطع ہی اونکی افضلیت پر اور اگر کمال متابعت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمت قاصر ہو اور شرف کمال اشتغال سنن و نوافل کا امور دینیہ و دنیویہ مین میسر نہو فقط ادا ے واجبات و ترک محرمات و مکروہات و مشتبہات پر عادت و عبادت و معاملت مین قناعت کیجاوے اور اعتقاد توحید و اتباع مین موافقت ہو تو یہ بھی ایک غنیمت کبری ہی صحیحین مین مرفوعًا وارد ہوا ہی کہ جو شخص شبہات سے بچا اوسنے اپنے دین و آبرو کو بری کیا اور جو کوئی شبہات مین واقع ہوا وہ حرام مین واقع ہوا حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہی ان اولیاؤہ الا المتقون یعنی اللہ کے دوست نہین ہین مگر متقی اور تقوی یہ ہی کہ واجبات کو ادا کرے محرمات کو چہوڑے مشتبہات سے احتراز فرمائے اور جو اسکے ساتھہ کثرت نوافل و عبادات ہون اور مستحبات و تطوعات ادا کیے جاوین تو پہر کیا کہنا نور علی نور ہی ہان بدون ادا ے واجبات اور ترک محرمات کے اور احتراز شبہات کے نری کثرت نوافل و عبادات کچہہ چیز نہین ہی محرمات مین سب سے زیادہ قبیح رذائل نفس ہین جیسے نفاق عجب کبر حقد حسد ریا سمعہ طول امل حرص دنیا طمع مال و حکومت حب شہرت فسوق و بدعات و محدثات مین مبتلا رہنا اور جو انکے مثل ہین انکے بعد وہ محرمات ہین جنکا تعلق جوارح سے ہی اونکے ذکر کا محل کتب فقہ ہین اور اگر اس مرتبہ سے ہمت کوتاہی کرے اور شومی نفس و شر شیطان سے محرمات کا مرتکب ہوجاوے تو فورًا توبہ کرکے تلافی مافات کرلے اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہی اوسکی وسعت رحمت سے امید قوی ہی کہ وہ گناہ توبہ کے سبب سے ناکردہ شمار کیا جاوے مگر جن امور مین بندگان الٰہی کی حق تلفی ہو یا ترک صریح صلہ رحم ہو اونسے حتما الممکن بعزم ہمت اجتناب واجب سمجہے اور فعل منکرات مین کسی قریب اجنبی دوست آشنا امیر حاکم کا شریک نہو حق تعالی اکرم الاکرمین ارحم الراحمین ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ہین حقوق اللہ سے امید قوی عفو و ترک انتقام کی ہے -

رہے حقوق عباد سوانکی بخشش بدون بخشنے صاحب حق کے نہین ہوسکتی اس باب مین آیات واحادیث بہت ہین اونکا ضبط اس جگہہ دشوار ہی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی مسلمان وہ ہی جسکی زبان اور ہاتھہ سے مسلمان سلامت رہین اور پیار ارشاد فرمایا ہی کہ دوست رکھے تو لوگونکے لیے وہ چیز جسکو تو اپنے نفس کے لیے دوست رکھتا ہی اور مکروہ رکھے اونکے لیے وہ چیز جسکو تو اپنے نفس کے لیے مکروہ رکھتا ہی یہ دونون حدیثین اس جگہہ کافی ہین ۴ جو لوگ اپنے تابعدار ہین جیسے بی بی بچے نوکر چاکر لونڈی غلام رعیت حتی المقدور انکے ساتھہ درگذر کا برتاو کرین تاکہ یہ سب دوست اور راضی رہین آنکی خفیف تقصیرون سے درگذر کرتے رہین اور اپنے حکام کو حسن ادب ولطف فرمان برداری وخیر خواہی وخدمتگزاری ونصیحت ظاہر وباطن سے خوشنود رکھین اور خود پر مہربان کرین ہان اگر وہ معصیت کا حکم کرین یا اپنے فسق وفجور مین شریک کرین تو اس صورت مین فرمانبرداری نہین ہی کیونکہ لا طاعۃ فی معصیۃ الخالق اور اقران واقربا وغربا واحباب واخوان واخوات وپڑوسیونکے ساتھہ اخلاص ومحبت وغمخواری وتواضع وانکسار سے پیش آوین اور لطف ونرمی کے ساتھہ عمر بسر کرین دنیا جاے سہل ہی ہر طرحسے گذر جاتی ہی اسکے معاملات کے لیے باہم قطع کرنا خوب نہین ہی دنیا مین کوئی گھر برباد نہین ہوا مگر جبکہ آپس مین لڑائی جھگڑا وا کھیڑا پیدا ہوا ۵ جن لوگون سے اندیشہ دشمنی کا ہو اونکو احسان ونیکی کے ساتھہ شرمندہ وسرنگون کرنا چاہیے ع ہیچ دانی کہ شیر مردی چیست + شیر مردانہ زمانہ دانی کیست + آنکہ با دوستان تواند ساخت + وانکہ با دشمنان تواند زیست + جہانتک بنے نرمی و مدارات سے پیش آئے سختی ودرشتی نفرمائے کیونکہ جو کام نرمی سے بنتا ہی وہ سختی سے ہرگز راست نہین ہوتا چنین اسی ہی کہ ہر امر مین نرمی وملائمت کو لحاظ خاطر رکھی ع آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است + با دوستان تلطف با دشمنان مدارا + بدی کا مقابلہ بدی سے کرنا ہر ایک سے ہوسکتا ہے لیکن اسمین پوری پوری مساوات کا لحاظ رکھنا عام آدمی کا کام نہین ہی اکثر جزا مین زیادتی ہی ہوجاتی ہی اسی لیے اخص الخواص بدی کی جزا بدی نہین دیتے بلکہ اوسکے مقابلہ مین نیکی کرتے ہین اور اس آیت شریف کا امر کا ائتمار فرماتے ہین ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم وما یلقاھا الا الذین صبروا وما یلقاھا الا ذو حظ عظیم واما ینزغنک من الشیطان نزغ فاستعذ باللہ انہ ھو السمیع العلیم یہ آیت شریف فوائد دین ودنیا کو جامع ہی اسپر عمل کرنے والے سچے پکے مخلص کامل مسلمان ہین ع بدی را بدی سہل باشد جزا + اگر مردی احسن الی من اساء + اس آیت شریف کے پوری پوری مصداق ائمہ اہل بیت علیہم السلام ہین حکایت ایکبار امام عالی مقام حضرت زین العابدین علیہ السلام چلے آتے تھے ایک شخص نے آپکی خدمت شریف مین کچھہ کلمے بے ادبی کے کہے خدام وغلام دوڑے تاکہ اوسکو سزاے واقعی دین آپنے اونکو روکا پھر آپ نے اوسکو بلایا اور نرمی سے فرمایا کہ تیری کوئی حاجت ہی وہ شرمایا پھر آپ اوسکو اپنے گھر لیگئے اور کئی ہزار روپیہ دیا اسکے بعد جب وہ شخص ملتا تو بہت تعظیم سے پیش آتا اور کہتا واللہ آپ اولاد رسول ہین حضرت امام علیہم السلام سے اس قسم کے بہت سے قصے منقول ہین چند حکایتین مجالس المحسنین مین بھی لکھے گئے ہین ۷ اپنی معاش کو کسب ید پر مقصور کرین کہ اسکی فضیلت حدیث شریف مین بہت آئی ہی خدمت قضا وافتا وغیرہ سے حتی الامکان احتراز کرین اسلیے کہ اسکی مذمت احادیث صحیحہ سے ثابت ہی اگرچہ کوئی کتنا ہی جبر کرے مگر ہرگز قبول نہ کرین خصوصاً اس زمانہ پر آشوب مین کہ ان عہدون کی صورت شرعی بھی قائم نہین رہی ہی حکم بما انزل اللہ کا کیا ذکر ہے معاش بقدر کفاف غنیمت سمجھین زیادتی کی ہوس نکرین حدیث شریف مین فرمایا ہی ما قل وکفی خیر مما کثر والھی اور اصل تونگری نفس کی تونگری ہی کچھہ کثرت مال پر موقوف نہین ہی ہان اگر اللہ سبحانہ اپنے فضل وکرم سے غنای ظاہری بھی بغیر ذلت وسوال کے عنایت فرماوے تو اوسکا فضل واحسان ہی اوسکا شکر دل وجان سے ادا کرین مرضیات الٰہی مین اوسکو صرف فرماوین اور تبعات وغوائل مال کا خیال رکھین ۸ مصارف مین بیچ کی چال چلنا بہتر ہی اگرچہ غنی ہون تو بھی میانہ روی اختیار کرین ۹ علماء وقت کے ساتھہ مسائل وعلوم شریعت مین مقابل ہونا ایک دوسرے کے کلام کارد وقدح اور معاصرین سے منافرت کرنا اور آپکو تحقیق وعلم مین دوسرے سے افضل جاننا

اوذر جو کوئی اپنے قول کو رد کرے اوس سے برہم ہونا اور اوسکے دفع کے لیے تحریر و تقریر سے پیش آنا کچھ چیز نہین ہی بلکہ برکات اسلامی سے محرومی کا
سبب ہے اور بلوغ درجۂ ایمان کامل سے موجب نقصان ہی درس و تدریس کتب حدیث و تفسیر مین مشغول ہونا اور بعد حصول علم یقینی کے اثبات
سنت و قمع بدعت مین وقت صرف کرنا بجاے خود کافی وافی ہی ١٠ لباس مکان کہانے پینے نکاح مین تکلف کرنا اور ان چیزون کی آرایشگی مین
منہمک رہنا دنیا دارون کا طریقہ ہی جو کہ آخرت سے غافل ہین اور جو لوگ اہل اسلام ہین عقبی کی نعمتون کو جانتے پہچانتے ہین اونکو اس سے عار و
انکار ہی ؎ خوشا جہان تہیدستی و غریبانش + زوال نیست در اقبال بے نصیبانش ١١ توحید رب العالمین جملہ طاعات کا سر ہے ثبات قلب
اور قوت یقین کے ساتہہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر مرنا عجب دولت بے زوال ہی اللہم ارزقنا و اخلافنا و احبابنا و جمیع المسلمین آمین
١٢ صحبت فساق سے دوری محبت اہل شرک و نفاق سے کنارہ کشی سعادت اخروی کی دلیل ہی ابرار کی صحبت عمر دراز مین نہین اثر کرتی اشرار و فجار کی ہمنشینی
بہت جلد اپنا اثر دکہلاتی ہی ؎ زاہد از حلقۂ رندان بسلامت بگذر + تا خرابت نکند صحبت بدنامے چند ١٣ فتنے کے زمانہ مین گوشہ اختیار
کرنا سلف صلحا کا طریقۂ انیقہ ہی عموم بلوی مین دو گروہ مین سے ایک کے ساتہہ شریک ہونا دین دنیا دونون سے ہاتہہ دہونا ہی ١٤ عالی ہمتی یہ ہی کہ حتی الامکان
خلق خدا کے ساتہہ احسان کرے اور محسون سے طالب عوض نہو نہ اوسپر منت رکہے نہ احسان جتا کے اوسکو ایذا دے اللہ سبحانہ نے ان دونون سے
نہین فرمائی ہے لا تبطلوا صدقاتکم بالمن و الاذی بلکہ اللہ تعالے کا شکر ادا کرے کہ اوسنے ہمکو اسقدر نعمت دی کہ ہمارے ہاتہہ سے دوسرے کو نفع پہونچا اگر وہ نہ دیتا
تو کہان سے کسی کی مواساۃ کرتے یہ محض اوسکا من و فضل ہی اور یون کہین انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاء و لا شکورا اور مہما امکن کسیکا
منت پذیر نہو الید العلیا خیر من الید السفلی اور اگر کسیکا منت پذیر ہو تو اوسکا شکر کرے اوسکی منت خود پر سمجھے ناشکری سے بچے لا یشکر اللہ من
لا یشکر الناس اور بقدر استطاعت اوسکی عوض کرے مال سے ہاتہہ سے زبان سے جان سے اور اوسکے لئے اسقدر دعا کرے کہ سمجہہ لے کہ اوسکا
عوض ہو گیا اگرچہ عرش سے فرش تک اللہ تعالی کی ملک ہی اور جو کچہہ جس بندے کو نعمت پہونچتی ہی وہ سب اوسی وحدہ لا شریک لہ کی نعمت ہے
اور اوسی کے حکم سے ملتی ہی مگر اوسنے ہمکو حکم فرمایا ہی کہ ہمکو جسکے ہاتہہ سے کوئی نعمت پہونچے ہم اوسکا شکر کرین اسلیے کہ نظم عالم و بند و بست بنی آدم
اسی پر موقوف ہی کیونکہ انسان اصل خلقت مین مدنی الطبع مخلوق ہوا ہے ہر لمحہ اپنے بنی نوع کا محتاج ہی فقیر سے امیر تک علی قدر مراتب سب کے
سب اسی جال مین پہنسے ہوے ہین حقیقت مین اگر غور سے دیکہو تو کوئی غنی نہین ہی ہر ایک دوسرے کا محتاج ہی اور یہ غنا و فقر ایک امر اضافی ہی اگر
کوئی ایک وجہ سے غنی ہے تو دوسری وجہ سے محتاج ہی و بالعکس غرضکہ یہ عالم عالم احتیاج ہے غنا کا عالم عالم آخرت ہی یہ سوا جنت کے اور جگہہ
میسر نہین ہو سکتا ہی ؎ بہشت آنجا کہ آزارے نباشد + کسی را با کسی کارے نباشد ١٥ زکوۃ لینا سادات پر حرام ہی کسی سے نہ لین اگرچہ
فاقہ ہو اور نہ کسی سید کو دین کوئی ہو کہین ہو گو کیسے ہی حالت سقیم ہو بلکہ اونکو بقدر کفاف اپنے پاک صاف مال مین سے دین کیونکہ مال مین سواے
زکوۃ کے اور حق بہی ہی ١٦ سواے فرائض کے اور عبادات مین اگر کمی ہو تو خیر مگر معاصی سے اجتناب ضرور ہے کیونکہ ضرر کا دفع کرنا زیادہ
نفع حاصل کرنے پر مقدم ہی گناہ کی لذت باقی نہین رہتی اوسکا وبال باقی رہجاتا ہی اور مشقت طاعت کی گذر جاتی ہی اوسکا اجر و ثواب
ثابت رہتا ہے جسنے اس نکتے کو سمجہہ لیا اور توفیق عمل کی بہی نصیب ہوئی تو اوسکا حال و مآل اچہا ہوا ١٧ ساری عبادتون کا اصل و
اصول صواب اور خلوص ہے ورنہ کالاے بد بریش خاوند سمجہنا چاہیئے صواب وہ عمل ہی کہ کتاب و سنت کے موافق ہو اور خالص وہ فعل ہے
کہ خدای تعالے ہی کے لئے ہو نجاست شرک جلی و خفی کی لوث سے خالی اور ریا و سمعہ کی میل سے پاک صاف ہو جبکہ ہر عمل مین یہ دونون
اصلین قائم دائم ہو گئین تو نجات دارین کی امید بہی قوی ہو گئی اور مغفرت و عفو کا رشتہ ہاتہہ آیا ١٨ اپنے آپ کو مولوی ملا حاجی حافظ قاری

صوفی کہلوانا یا القاب شرعیہ اور کنیت فاضلہ جیسے شیخ الاسلام مجد الدین وغیرہ کے ساتھ ملقب و مکنی کرنا اور اسپر خوشدل ہونا اور اسکے ساتھ رضا ظاہر کرنا کچھ چیز نہین ہی دانشمندی تو یہ ہی کہ عالم باعمل ہو اور علوم کتاب و سنت سے خوب واقف ہو اور اونکو علی وجہ التحقیق اچھی طرح سے جانتا ہو کسی مسئلہ یا حکم مین دوسرے سے دریافت کرنیکا محتاج نہو اور باوجود ان سب کے ان نامون کے ساتھہ نامزد نہو اگر ہوسکے اور توفیق الٰہی بہی مساعدت فرمائے تو تو خالص مسلمان ہو فلان وبہما اور ابن فلان اور چنین وچنان ہونا فضائل آخرت سے مانع ہی ؎ این حدیثم چہ خوش آمد کہ سحرگہ میگفت بر سر میکدہ با دف و نے ترسائے + گر مسلمانی ہمین ست کہ حافظ دارد + وای گر در پی امروز بود فردائے + ؎ بندہ عشق شدہ ترک نسب کن جامی + کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزے نیست + ۱۹ دنیا سراسر زور ہی اور بغیر زور و مکر و فریب کے ہاتھہ نہین آتی اکثر اہل عالم کیا جاہل کیا عالم اس مردار کے جال مین گرفتار ہین ہر روز و ہر زمان مین رنگ و بو اس گل بدبو کا تازہ و تر ظاہر ہوتا ہی اور اہل عالم اسکو غایت عقل اور نہایت ہوشیاری و دانشمندی جانتے ہین اور اسکے ساتھہ باہم مفاخرت کرتی ہین اور جو انکا ہمرنگ و ہمدم و ہموضع نہین ہین اوسکو ابلہ و احمق جانتے ہین یہ نہین جانتے کہ جو اس ذکر و فکر سے جسقدر غافل ہی اوتنا ہی وہ عاقل ہی اور جتنا جو جال مین پہنسا ہی وہ اوسی قدر احمق و جاہل ہے قیامت کے دن کہ عیار ذات الصدور اور اظہار ہر مضمر و مستور کا روز ہے معلوم ہو جاویگا کہ کس کام مین تہے اور انفاس گرامی کو کس خسیس چیز مین ضائع کرکے عاقبت محمود کو تباہ و برباد کر دیا اللہم غفراً اللہم احسن عاقبتنا فی الامور کلہا واجرنا من خزی الدنیا و عذاب الاخرۃ امین ثم امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ اجمعین الی یوم الدین ؎ بہیچ کار کتب خوانیت نمی آید زجمع خاطر خود نسخہ فراہم کن + بہ جراحتی بدلت گر رسیدہ است ای درد + تو از گداختن خویش فکر مرہم کن + **مسک الختام** اس بیان کہ رحمت الٰہی وسیع ہے اور اوسکی نہایت و غایت نہین ہے اور اوسکا رحم و کرم اوسکے غیظ و غضب پر غالب ہے اس باب مین آیات و احادیث بکثرت وارد ہین مگر تہوڑے سے یہان لکھے جاتے ہین تاکہ اللہ سبحانہ تعالی اپنے فضل جسیم و کرم عمیم سے ہم سب کا خاتمہ بخیر فرمائے اور عذاب برزخ و نار سے نجات دے اللہم آمین ؎ اگر در دہد یک صلائے کرم + عزازیل گوید نصیبے برم + **آیات کریمات** ۱ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء اسمین سوائے شرک کے اور سب گناہون کی مغفرت کا امیدوار فرمایا ہی مگر مشیت کا خطرہ لگا ہوا ہے ۲ و من یعمل سوءً او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما اسمین وعدہ دیا ہی کہ کوئی گناہ اور ظلم نفس کیون نہو مگر وہ بعد توبہ و استغفار کے بخشدیا جاویگا ۳ کتب علی نفسہ الرحمۃ اگرچہ اللہ سبحانہ پر کوئی شی واجب نہین ہی مگر اوسنے براہ رحم و کرم و تفضل رحمت کو اپنی ذات مقدس پر واجب کرلیا ہے ۴ قال عذابی اصیب بہ من اشاء و رحمتی وسعت کل شیٔ فساکتبہا للذین یتقون و یؤتون الزکوۃ والذین ہم بایتنا یؤمنون اسمین عذاب کو تو مشیت پر محمول فرمایا اور رحمت کو ہر شی پر وسعت بخشی اور اوسکو مومنین متقین کے لئے واجب ٹہیرایا ۵ وان ربک لذو مغفرۃ للناس علی ظلمہم وان ربک لشدید العقاب باوجود ظلم خلق کی مغفرت کو اونکے لیے ثابت فرمایا اور مغفرت کو منکر ذکر کیا تاکہ عام ہو اور حرف تاکید اور لام سے اوسکی تاکید کی ۶ نبیٔ عبادی انی انا الغفور الرحیم و ان عذابی ہو العذاب الالیم اسکے اول جملہ مین بہ نسبت دوسرے کے زیادہ تر تاکید ہی کیونکہ اول تو بندون کو اپنی طرف مضاف کیا پہر ضمیر متکلم کی تکرار کی پہر غفور و رحیم دو وصف اپنی ذات پاک کے ایسے ذکر فرمائے کہ اون مین غایت درجہ کی مغفرت و رحمت ہی اور دوسرے مین عذاب کو اپنی طرف منسوب کیا اور اوسکو بصفت الیم موصوف فرمایا یعنی فی نفسہ اوسکا عذاب الیم ہی مگر غایت رحمت و مغفرت سے چاہے تو سوائے مشرکون کے سب کو بخشدے اسلیے کہ یہ دونون وصف اسی کے مقتضی ہین ۷ قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم

لاتقنطوا من رحمة الله ان الله يغفر الذنوب جميعاً انه هو الغفور الرحيم اسمین بندون کو نا امیدی رحمت سے منع کیا اور سارے گناہ بخشنے کا وعدہ فرمایا پھر وہی دو وصف غفور و رحیم ذکر فرمائے جنسے شب و روز رحمت و مغفرت برس رہی ہے اور پورا پورا ظہور اون کا قبر و حشر مین ہوگا ٨ الذين يحملون العرش ومن حوله يسبحون بحمد ربهم ويؤمنون به ويستغفرون للذين امنوا ربنا وسعت كل شئ رحمة وعلما فاغفر للذين تابوا واتبعوا سبيلك وقهم عذاب الجحيم ربنا وادخلهم جنات عدن التى وعدتهم ومن صلح من اباءهم وازواجهم وذرياتهم انك انت العزيز الحكيم وقهم السيئات ومن تق السيئات يومئذ فقد رحمته وذلك هو الفوز العظيم سبحان اللہ وفور رحمت الٰہی تو دیکھو کہ ایک تو آپ غفور و رحیم ہے ہر شئ کو اوسکی رحمت سمائی ہوئی ہے اور علم اوسکا ہر چیز کو محیط ہے اسپر طرہ یہ ہوا کہ حاملین عرش برین مقربان بارگاہ رب العالمین ہر دم ہر لحظہ اپنے رب کی تسبیح کرتے ہین اور مؤمنین کے لئے کس خوبی و حسن ادا سے مغفرت مانگ رہے ہین پھر مؤمنین ہی پر قناعت نہین ہے بلکہ اونکے آبا و اجداد و اولاد و احفاد کے واسطے جنات عدن مین داخل ہونیکا اور سیئات سے بچنے کا سوال کر رہے ہین اب اس سے زیادہ اور کیا رحم و کرم ہوگا ٩ والملئكة يسبحون بحمد ربهم ويستغفرون لمن فى الارض الا ان الله هو الغفور الرحيم اسمین ملائکہ کرام کا ذکر ہے کہ وہ اپنے رب کی تسبیح کرتے ہین اور زمین والون کیلئے مغفرت چاہتے ہین پھر وہی دو وصف غفور و رحیم بتنبیہ و تاکید ذکر فرمائی جو کہ غایت مغفرت و رحمت پر مشتمل ہین ÷ **احادیث رحم و رافت**

١ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا فرماتے تھے کہ فرمایا اللہ عزوجل نے ای ابن آدم بیشک جبتک تو مجھے پکاریگا اور مجھسے امید رکھیگا تو مین تجھے بخشونگا اوس چیز پر جو تجھسے ہوئی اور مین پروا نہین کرونگا ای بیٹے آدم کے اگر پہونچ جاوین گناہ تیرے ابر آسمان تک پھر تو مجھسے مغفرت چاہے تو مین تجھے بخشدونگا اوس چیز پر جو تجھسے ہوئی اور مین پروا نہ کرونگا ای ابن آدم اگر آوے تو میرے پاس زمین بھر گناہ لیکر پھر تو مجھسے ملے حال آنکہ تو کسی چیز کو میرے ساتھ شریک نہ کرتا ہو تو مین آونگا تیرے پاس زمین بھر مغفرت لیکر رواہ الترمذی وقال حسن ٢ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جوان پر داخل ہوے اور وہ مر رہا تھا فرمایا تو اپنے آپ کو کس طرح پاتا ہے عرض کیا یا رسول اللہ مین اللہ سے امید رکھتا ہون اور بیشک اپنے گناہون سے ڈرتا ہون آپ نے فرمایا نہین جمع ہوتے خوف و رجا کسی بندے کے دلمین ایسی جگہہ مین یعنے مرنے وقت مگر عطا کرتا ہے اللہ تعالی اوسکو وہ چیز جسکی وہ امید رکھتا ہے اور امن دیتا ہے اوسکو اوس چیز سے جس سے وہ ڈرتا ہے رواہ الترمذی ٣ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے حسن ظن یعنی اللہ تعالیٰ سے نیک گمان رکھنا عبادت سے ہے رواہ الترمذی ٤ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ عزوجل نے مین نزدیک گمان اپنے بندے کے ہون جو اوسکو میرے ساتھ ہے اور مین اوسکے ساتھ ہون جس جگہہ وہ مجھے یاد کرتا ہے قسم ہے اللہ کی اللہ البتہ بہت خوش ہوتا ہے توبہ سے اپنے بندے کی ایک تمہارے سے کہ وہ اپنی گمی سواری کو جنگل مین پاوے اور جو شخص میری طرف بالشت بھر قریب ہوتا ہے تو مین اوسکی طرف ہاتھہ بھر قریب ہوتا ہون اور جو کوئی میری طرف ہاتھہ بھر قریب ہوتا ہے تو مین اوسکی طرف باع بھر قریب ہوتا ہون اور جسوقت وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو مین اوسکی طرف دوڑتا آتا ہون رواہ البخاری ومسلم ٥ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم یہانتک خطا کرو کہ تمہاری خطائین آسمان کو پہونچ جاوین پھر تم توبہ کرو تو اللہ تمپر رجوع کریگا یعنی تمہاری توبہ قبول فرماویگا رواہ ابن ماجة باسناد جید ٦ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا فرماتے تھے کہ بندہ کسی گناہ کو پہونچا پھر اوسنے کہا یا رب بیشک مینے گناہ کیا سو تو میرے لیے بخشدے اوسکے رب نے کہا میرے بندے نے

کہ اوسکا ایک رب ہے جو گناہ کو بخشتا ہی اور اوسپر پکڑتا ہی اوسنے بخشدیا پھر وہ دوسرے گناہ کو پہونچا کئی بار ابوہریرہؓ نے یون کہا کہ پھر اوسنے دوسرا
گناہ کیا کہا یا رب مینے دوسرا گناہ کیا تو اوسکو مجھے بخشدے اوسکے رب نے کہا جانا میرے بندے نے کہ اوسکا ایک رب ہے جو گناہ کو
بخشتا ہے اور اوسپر پکڑتا ہی بخشدیا واسطے اوسکے پھر ٹھیرا رہا جسقدر اللہ نے چاہا پھر وہ اور گناہ کو پہونچا کئی بار ابوہریرہؓ نے کہا کہ پھر اوسنے دوسرا گناہ کیا
کہا یا رب بیشک مینے گناہ کیا سو تو میرے لئے بخشدے اوسکے رب نے کہا کیا میرے بندے نے جانا کہ اوسکا ایک رب ہے جو گناہ ہونکو بخشتا ہی اور اوسپر پکڑتا ہی اوسکے رب نے فرمایا مینے اپنے بندے کے لئے بخشدیا سو چاہئے
کہ کرے جو چاہے رواہ البخاری ومسلم ؎ بر درگہ دوست ہر گناہے بخشند، صد سالہ گنہ بیک آہے بخشند + عفو گنہم بناتوانی کردند + زینجا ست
کہ کوہ رابکاہے بخشند + ٧ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ قبول کرتا ہی توبہ
بندے کی جبتک کہ اوسکو غرغرہ نہین لگا ہی رواہ الترمذی وقال حدیث حسن ٨ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی توبہ کرنے والا گناہ سے مثل اوس شخص کے ہی جسکے لیے کوئی گناہ نہین ہی رواہ ابن ماجۃ والطبرانی
٩ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اور میرے والد ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے میرے والد نے اونسے کہا کیا تمنے نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا ہی کہ ندامت توبہ ہے کہا ہان رواہ الحاکم ١٠ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہی قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہی جان میری اگر تم گناہ نہ کرو تو مقرر اللہ تمکو لیجاوے اور بیشک ایک ایسی قوم کو لاوے کہ
گناہ کرین پھر اللہ سے مغفرت چاہین تو وہ اونکی مغفرت کرے رواہ مسلم ؎ وارم گنہے ز قطرۂ باران بیش + وز شرم نگندہ ام سر در پیش +
ناگاہ ندا شد کہ مترس ای درویش + تو در خور خود کنیم و تو در خور خویش + ١١ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے جبکہ اللہ نے خلق کو پیدا کیا تو اوسنے اپنی کتاب مین لکھا وہ عرش پر اوسکے نزدیک ہے بیشک میری رحمت غالب ہوگئی ہے میرے
غضب پر اور ایک روایت مین یون ہی کہ سابق ہوئی میری رحمت میرے غضب پر رواہ مسلم ١٢ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا فرماتے تہے کہ اللہ نے رحمت کے سو حصہ کیے سو ننانوے تو اوسنے اپنے نزدیک روک رکہے اور
زمین مین ایک حصہ اوتار دیا پس اس حصہ سے خلائق باہم رحم کرتی ہی یہانتک کہ دابہ اپنے کُہر کو اپنے بچے سے اوٹھا لیتا ہی اس خوف سے
کہ وہ اوسکو پہونچے اور ایک روایت مین اونسے یون آیا ہے کہ بیشک اللہ کی سو رحمتین ہین اون مین سے ایک رحمت کو تو درمیان جن وانس
و بہائم و ہوام کے اوتارا کہ اوسکے سبب سے وہ آپس مین مہربانی کرتے ہین اور اوسی وجہ سے باہم رحم کرتے ہین اور اوسی کی وجہ سے وحش
اپنے بچے پر رحم کرتا ہی اور ننانوے رحمتون کو اللہ تعالی نے رکھہ چھوڑا ہی کہ اونسے قیامت کے دن اپنے بندون پر رحم کریگا رواہ مسلم ١٣ سلمان
فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ نے پیدا کین جسدن کہ آسمانون اور زمین کو پیدا کیا سو
رحمتین ہر رحمت مطابق اوس چیز کے کہ درمیان آسمان کے ہے زمین تک سو اون مین سے ایک رحمت کو زمین مین رکھا پس اوسکے سبب سے
والدہ اپنے بچے پر رحم کرتی ہے اور وحش وطیر بعض اون کا بعض پر جسوقت قیامت کا دن ہوگا تو اونکو اس رحمت سے پورا کریگا رواہ مسلم
١٤ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر مومن اوس عقوبت کو جانے جو کہ نزدیک اللہ کی ہی
تو اوسکی جنت مین کوئی طمع نکرے اور اگر کافر اوس رحمت کو جانے جو کہ نزدیک اللہ کے ہے تو اوسکی جنت سے کوئی ناامید نہو رواہ مسلم ١٥
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیدیون پر آئے ناگاہ ایک عورت قیدیون مین کی تلاش کر رہی تہی جب کسی
بچے کو قیدیون مین پاتی تو اوسکو لے لیتی پھر اوسکو اپنے پیٹ سے لگاتی اور دودہ پلاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمسے فرمایا کیا تم اس عورت کو دیکہتے ہو

کہ یہ اپنے بچے کو آگ مین ڈالے گی ہمنے کہا نہین قسم ہے اللہ کی اور اسپر قدرت بہی رکہتی ہو کہ اوسکو نہ ڈالے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مقرر اللہ بہت رحم کرنے والا ہے اپنے بندون پر اس عورت سے اپنے بچے پر روایت کیا مسلم ان حدیثون کے سوا اور بہت حدیثین ہین بنظر طول کے اونکو اس جگہہ ذکر نہین کیا رزقنا اللہ تعالی الخاتمۃ الحسنی واذاقنا حلاوۃ رضوانہ الاسنی وادخلنا برحمتہ وفضلہ دار النعیم ووقانا من عذاب البرزخ ونار الجحیم وصلی اللہ تعالی وسلم وبارک علی خیر خلقہ سیدنا محمد النبی الامی وعلی آلہ وصحبہ وکل مومن تقی ومسلم نقی ومتبع صفی والمسؤل ممن اطلع علی ھذا الکتاب من العلماء الاعلام والمشائخ العظام والمؤمنین والمؤمنات من ملۃ الاسلام ان یلحظوہ بعین العنایۃ ویسبلوا علیہ ذیل الرعایۃ ویصلحوا ما بدا فیہ من الخلل ویصححوا ما کان فیہ من العلل فقد ابی اللہ ان یصح الا کتابہ العظیم وان یسلم من النقص الا خطابہ الکریم ولنعم ما قیل ؎ اخا العلم لا تعجل بعیب مصنف + ولم تتحقق زلۃ منہ تعرف + فکم افسد الراوی کلاما بعقلہ وکم حرف المنقول قوم صحفوا + وکم ناسخ اضحی لمعنی مغیرا + وجاء بشیٔ لم یردہ المصنف + ولما بلغ بنا الکلام الی ھذا المقام عن لنا ان نختمہ بھذہ الابیات اقتداء ببعض الکرام وباللہ التوفیق وبیدہ حسن الختام سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم ؎

الٰھی لئن لم تعف فالویل کلہ + لعبد مسیٔ ذی ضلال وباطل	تعلم علما لیس فیہ بعامل + وکم قال من قول ولیس بفاعل
فان تنتقم من ظالم شر ظالم + فعدل اتی من عادل خیر عادل	وان تعف منک العفو فضل اتیتہ + سحائب جود جاد بالخصب ھاطل
علی مجدب عطشان لھفان مقفر + فقیر الی غوث یغیث ووابل	واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ

محمد وآلہ وصحبہ اجمعین آمین شنبہ ۲۳ صفر سنہ ۱۳۲۹ ہجری وقت زدن یک ساعت روز تمام شد

[illegible]

خداوند تعالےٰ کے فضل وکرم سے یہ کتاب نایاب جسکا ہر ایک ورق عبرت ناظرین اور خبرت اہل یقین ہے ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۹ ہجری مین چھپکر سرمہ کش دیدہ اولی الالباب با تمکین ہوئی ای زندہ دلان باخبر اس کتاب کے فصول وابواب شروع سے آخر تک حالات برزخ اور موت وروح کے بیان مین ایسی مشرح ومفصل ہین کہ اس جامعیت کے ساتھہ کوئی دوسری کتاب زبان اردو مین موجود نہین ہے۔ جناب مترجم ومولف مدظلہ العالی کا مقصود یہ ہے کہ تمام اردو خوان اون مقامات برازخ وحالات ارواح سے مطلع ہو جائین جنکے ادراک سے اکثر کم استعداد محروم ہین بڑی بڑی کتب متقدمین جو عربی وفارسی کی اس بیان مین مشہور روزگار ہین اون سبکے مطالب ومضامین جناب مولف دام مجدہٗ نے ترجمہ کرکے اس کتاب مین داخل فرمائے ہین آب یہ کتاب حقیقت روح اور موت وبرزخ کے بیان مین ایسی مکمل اور جامع ہے کہ ناظر کو کسی دوسری کتاب کی ضرورت باقی نہین رہی بموجب اینکہ لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین پروردگار عالم اس کتاب کو مقبول طبائع خاص وعام کرے اور مولف سراپا خیر وحسنات کو اجر جزیل دنیا وآخرت مین مرحمت فرمائے آمین ثم آمین

تمّت

کتبہ مولوی عبد الرحیم صاحب لکھنوی بے بدل

امابعد عاصی ہیچمدان راجی رحمت رحمان حافظ حفیظ اللہ خان ابن مولوی حسین خانصاحب مرحوم مغفور افغان متوطن قدیم دارالاقبال

بھوپال حرسہا اللہ عن الشرور والزوال مژدہ جان پرور روح افزا و نوید سراسر مسرت انتما - بخدمت ارباب صادق الایقان واصحاب حقایق العرفان نذر لاتا ہے اور لطیفہ تازہ بتازہ نو بنو سناتا ہے کہ اس اوان میمنت اقتران و ایام سعادت فرجام مین محبی مخلصی سید ذوالفقار احمد صاحب عفا اللہ ماجناہ نی کتاب نادر البیان بمضامین راست ورا سیخ مسمی بہ طی الفراسخ الی منازل البرازخ اسے بطرز پسندیدہ و آئین برگزیدہ تالیف فرمائی ہے جو سراسر مفید خاص و عام مقبول کافہ انام ہے اسکے ورق ورق سے اسرار عجائبات عالم برزخ ظاہر و عیان ہین اور اوسکے صفحہ صفحہ سے حالات غیبی عالم قبر سے تا عرصات حشر و نشر مین کل الوجوہ بیان مضامین عبرت آگین اوسکے سے انسان ہوش تازہ پاتا ہے شوق طاعت معبود برحق سر بجوش لاتا ہے اور اوسکے مطالب پر مارب سے ہر اہل خرد انجام اندیش کو خلوص فکر معاد بجوش آتا ہے ذوق عبادت خالق مطلق دل مین سماتا ہے اگر بشر چشم بصیرت سے دیکھے سمجھے دنیاے دون کو دار شر جان کر رہ نورد منازل ربانی - بل منزل گزین عرفان سبحانی - ہوجائے جو کہ بہترین نتیجہ حصول رضاے مولی الموالی ہے اور افضل ترین ذریعہ وصول دولت وصال لایزالی - غرض زبان قلم کے کیا جان اور قلم زبان کے کیا امکان - کہ تعریف اس کتاب محمود - اور توصیف اس نسخہ مسعود کے معرض تحریر یا قالب تقریر مین لاسکے بنا گزیر حالت دعاے خیر بجناب باری عزاسمہ مسالت کرتا ہون پس اس بیان لابیان سے کنارہ گیر ہوتا ہون اور قطعہ تاریخ برجستہ نظم دلکش پروتا ہون آلہی اپنے فضل وکرم سے بطفیل حضور خیر الانام علیہ افضل الصلوٰت والسلام اس کتاب نایاب کو قبول ہر اہل اسلام اور مولف صاحب اور اسکے پڑہنے والے اور سمجھنے والے اور اس عاصی ناکام خیر طلب مژدہ رسا اور جمیع مومنین و مومنات کو صراط مستقیم سنن نبی کریم علیہ الصلوٰت والتسلیم پر حسن قیام عطا فرما کر مدام ہمدوش مقاصد دینی و دنیوی اور دوام ہم آغوش مطالب صوری و معنوی رکھنا اور انجام کار اس دار ناپائدار سے خیر اختتام اور نیک انجام روزی فرمانا آمین یارب العالمین

قطعہ تاریخ

بحمد اللہ ہوئی کیسی مرتب ۔ کتاب مستطاب سر قدرت
انیس رہ نوردان طریقت ۔ جلیس پاکبازان شریعت

حبیب طالبان حب مولے ۔ نصیب عاشقان درعین خلوت
مضامین مصفا اسکے یکسر ۔ کنوز رمز حکمت ہین بہ ندرت

خداوندا طفیل مخبر حق ۔ کہ جس پر ہوگیا ختم رسالت
پڑہے دیکھے سنے اسکو جو کوئی ۔ اوسے دے معرفت کی اپنی نعمت

مولف صاحب باطن کو جسکو ۔ صراط احمدی پر دے اقامت
ہمارے خاص آقا کو کرم سے ۔ ہمیشہ شاد رکھنا تا قیامت

تیری لطف و کرم کی ہے یہ امید ۔ کہ خیر خاتمہ کرنا عنایت
عطا ہو نعمت دیدار تیری ۔ میسر ہو محمد کے شفاعت

کرم سے اپنی ہمکو بخشدے جو ۔ عنایت ہو عنایت باغ جنت
حفیظ بیخبر کر عرض تاریخ ۔ کہ جس سے سامعین کو ہو مسرت

بجا ہے اسکو کہنا صدق دل سے ۔ کتاب مراجعہ احباب ہی حکمت ۱۳۲۹ھ
تاریخ طی الفراسخ منشی محمد عمر خان ابن حافظ عبداللہ خان مرحوم مغفور

مرتب شد کتابی آنکہ از وے ۔ براہ غیب پردازی بہ فرسخ
چو عمر سال تالیفش بجستم ۔ دلم گفتہ بدائی حجابات برزخ ۱۳۲۹ھ

فہرست مطالب طی الفراسخ الی منازل البرازخ

صفحہ	مضامین
۲	دیباچہ کتاب
۴	سبب تالیف
۵	مقدمہ
=	فصل رب عزوجل
=	فصل دین اسلام کے بیان مین
۶	فصل بیان مین نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
۷	درود خمسہ امام شافعی رضی اللہ عنہ
۸	فہرست ابواب وفصول ووصول
۱۱	باب اول بیان مین برزخ کے
۱۲	باب دوم آغاز موت کے بیان مین
۱۳	باب سوم موت کی تمنا اور اوسکی دعا کرنا منع ہے بسبب کسی ضرر کے جو کہ جسم ومال مین پہونچی
=	باب چہارم بیان مین فضیلت طول عمر کی طاعت آلٰہی مین
۱۴	باب پنجم موت سے عمل منقطع ہو جاتا ہے
۱۵	باب ششم مراتب اعمار کے بیان مین
۱۶	باب ہفتم موت کی تمنا اور اوسکی دعا کرنا بسبب خوف فتنۂ دین کے جائز ہے
۱۸	باب ہشتم فضیلت موت کے بیان مین
=	فصل موت مومن کا تحفہ ہے
=	فصل موت مومن کا ریحانہ ہے
=	فصل موت مومن کی غنیمت ہے
=	فصل موت مومن فتنہ سے بہتر ہے
۱۹	فصل موت مومن کے لیے کفارہ ہے
۱۹	فصل موت مومن کا سرور ہے
=	فصل مومن کو محبوب ہے
۲۰	فصل موت مومن کے لیے راحت ہے
۲۱	فصل دنیا مومن کا قیدخانہ کافر کی جنت ہے
۲۳	فصل نابینا موت کے وقت بینا ہو جاتا ہے
=	باب نہم ذکر موت اور اوسکے تیاری کی بیان مین
۲۶	باب دہم بیان مین اون امور کے جو کہ معین ذکر موت ہین
۲۷	باب یازدہم اللہ تعالیٰ کے ساتھہ نیک گمان رکھے اور اوس سے ڈرتا رہے
۲۹	فصل رحمت آلٰہی کے بیان مین
۳۰	فصل سعادت وشقاوت پہلے سی لکھی گئی ہے
۳۱	باب دوازدہم ملک الموت علیہ السلام کی قاصدون کے بیان مین
=	باب سیزدہم ملک الموت اور اونکی اعوان کے بیان مین
۳۲	فصل حلیۂ ملک الموت کے بیان مین
۳۳	فصل زمین ملک الموت علیہ السلام کی واسطے مثل طشت کے ہے
۳۴	فصل دنیا درمیان دونو گھٹنون ملک الموت علیہ السلام کے ہے
=	فصل دنیا درمیان دونون رانون ملک الموت علیہ السلام کے ہے
=	فصل ملک الموت علیہ السلام ہر روز ہر گھر مین جستجو کرتے مین
۳۵	فصل ملک الموت علیہ السلام اوسکے روح قبض کرتی ہین جس کا حکم ہوتا ہے پہلے سے اونکو اسکا علم نہین ہوتا
=	فصل سابق مین ملک الموت علیہ السلام ظاہر ظہور آکر روح قبض کرتی تھی
۳۶	فصل ملک الموت علیہ السلام مومنین کے ساتھہ نرمی کرتے ہین
=	فصل ملک الموت علیہ السلام ہر مومن سخی کے ساتھہ رفیق ہین
=	فصل قبض ارواح مطہرات انبیا علیہم السلام
۳۷	فصل ملک الموت علیہ السلام بلا اذن ہر ایک کے پاس آتے ہین خواہ نبی ہون یا ولی سوائے ذات پاک سید المرسلین شفیع المذنبین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ آپ سے اجازت چاہی
=	فصل بیان مین اونکی جنکی روح اللہ عزوجل قبض فرماتا ہے
۳۸	فصل رویت ملک الموت علیہ السلام کے خواب مین
۳۸	باب چہاردہم آجال ہر برس قطع ہوتی ہین
۴۰	فصل پہلی پہل جسکو بندہ کی موت کا علم ہوتا ہے

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۴۳	باب پانزدہم علامت خاتمہ خیر کے بیان مین		نزدیک پڑہی جاوے		میت پر درود بھیجتے ہین
=	باب شانزدہم بیان مین اوس شخص کے	۴۷	فصل تلقین قبل الموت کے بیان مین	۶۰	فصل فرشتے مومن کے اچھے عمل اور
	جسکی اجل قریب ہوئی اور کیفیت	۴۹	فائدہ شیطان وقت موت کے حاضر ہوتا ہے		کافر کے بُرے عمل کا ذکر کرتے ہین
	موت اور اوسکی شدت کے	=	فائدہ عقوق والدین موجب سوء خاتمہ ہے	=	فصل بیان مین تفسیر من راق کے
۴۴	فصل شدت موت اور اوسکی کیفیت کے		اعاذنا اللہ منہ	۶۱	فصل ملائکہ محافظ مرتے وقت مومن کی
	بیان مین	=	فائدہ حضرت امیر المومنین ابوبکر اور		تعریف فاجر کی مذمت کرتے ہین
۴۴	فصل موت کے وقت اعضا ایک	=	حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہما کو	=	فصل مرتے وقت اہل مجلس کی صورتین
	دوسرے کو رخصت کرتے ہین		بُرا کہنا موجب سوء خاتمہ ہے اعاذنا اللہ منہ		نظر آتی ہین
=	فصل شہید الم موت سے محفوظ ہے	۵۰	فصل جبکہ آدمی محتضر ہو تو کیا کہین	=	فصل مرتے وقت اچھی بُری اعمال کی
=	فصل شدت موت ملک الموت علیہ السلام	=	فصل جبکہ مرے اوسکی آنکھین بند کرین تو		صورت نظر آتی ہے
=	فصل انبیاء علیہم السلام پر موت کے		کیا کہین	۶۲	فصل فرشتے موت کے وقت میت کے
=	سخت ہونے مین دو فائدہ ہین	=	باب ہیجدہم بیان مین ملائکہ وغیرہم		اعضا کو سونگھتے ہین
۴۵	فصل موت فجاءت یعنی ناگہان	=	کے جو کہ میت کے پاس حاضر ہوتی	=	فصل مرتے وقت فرشتے میت کے
	فصل ان امور کے بیان مین جن سے		ہین اور جو کچھ کہ محتضر دیکھتا ہے اور جو		اعضا کو چھوتے ہین
	روح بسہولت نکلتی ہے		اوس سے کہا جاتا ہی و جس چیز کے ساتھ	۶۳	فصل مرتے وقت بندہ عمل صالح کے
=	فصل صورت موت وحیات کے بیان مین		مومن خوشخبری دیا جاتا ہے اور کافر		جستجو کرتے ہین
=	باب ہفدہم بیان مین اوس چیز کے		ڈرایا جاتا ہے	=	فصل جُنب کے بے وضو سونے سے
	جس کو آدمی مرض موت مین کہے اور	۵۴	فصل مومن کے مرتے وقت فرشتے		خوف ہے کہ مرتے وقت جبرئیل علیہ السلام
	جو اوسکے نزدیک پڑہی جاوے		روح و ریحان و رضوان کی بشارت		تشریف نہ لائین
	اور جو اوسکے احتضار کے وقت کہی جاوے		دیتے ہین	=	فصل قبض روح اوس شخص کا جو کہ زنا کا
	اور اوسکی تلقین اور وہ چیز جو کہی جاوے	۵۰	فصل قبض روح کے وقت اللہ تعالی		مستحق ہو چکا ہے
	جبکہ اوس کا انتقال ہو جاوے اور اوسکی		اور فرشتے مومن پر سلام پڑہتے ہین	=	فصل امید کرامت الہی بعد از موت
=	آنکھین بند کیجاوین	=	فصل بیان مین قبض روح عارف	=	فصل جمعہ کے دن ہزار بار درود
=	فصل بیان مین اوس چیز کے جسکو		باللہ کے		پڑھنے والا مرنے سے پہلے اپنا گھر جنت مین
	آدمی مرض موت مین کہے	=	فصل بشارت قبل موت کے بیان مین		دیکھ لیتا ہے
۴۶	فصل بیان مین اوس چیز جو قریب الموت کو	۵۹	فصل آسمان زمین کے فرشتے مومن	۶۴	فصل بشارت مومن بصلاح ولد

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۶۴	فصل بیان مین اون کے جو مرتے وقت	۶۷	دیکھنا عبدالملک وحجاج کو نار مین		سنتا ہے اوجنازہ گذر رہا ہے
	دنیا کے طرف پہرنا چاہتے ہین	=	دیکھنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ	۷۵	باب بست ویکم بیان مین چلنے فرشتونکی
=	فصل بشارت مومن وکافر وقت موت		عنہ کو رفیق اعلی مین اور عبدالملک و		جنازہ مین اور جو کچھہ وہ کہتے ہین
=	فصل شرابی کی موت		حجاج کو نار مین	=	باب بست ودوم اس بیان مین کہ زمین
=	فصل کفار فجار دنیا سے پیاسے	۶۸	عذاب قاضی بسبب عنایت احد الخصمین		آسمان فرشتے مومن پر روتے ہین جبکہ
	جاتے ہین	=	دیکھنا جعفر بن زبیر کو ساتوین آسمان مین		وہ مرتا ہے۔
=	فصل ایمان یہود وقت موت	=	دیکھنا ثواب اعمال کا	=	فصل بیان مین رونے آسمان وزمین کے
=	فصل نابینا ملک الموت علیہ السلام کو	=	فضیلت عمل بحق کے زمانہ جور مین	۷۶	فصل سجدہ گاہ اور [illegible] سعادت گاہ
	دیکھتا ہے	=	سعادت مان کے پیٹ مین ہوتی ہی		مومن پر روتے ہین۔
=	فصل بندے کی پہچان لوگون سے	۶۹	مرنے سے پہلے موت کی خبر	=	فصل مومن پر فرشتے روتے ہین جبکہ
	کب منقطع ہوتی ہے	=	حضور ملائکہ وقت موت		وہ بلاد غربت مین مرتا ہے
۶۵	فصل حربہ ملک الموت علیہ السلام	۷۰	مثال حبہ سطر [illegible] مین ہے۔	۷۷	باب بست وسوم دفن کے بیان مین
=	فصل بیان مین اوصاف اون فرشتونکی	=	فصل توبہ کے بیان مین	=	فصل آدمی اوسی مٹی مین دفن ہوتا ہی
	جو کہ مومن وکافر کی روح قبض کرتے ہین	۷۱	باب نوزدہم بیان مین ملاقات		جس سے وہ پیدا کیا گیا ہے۔
=	فصل بیان مین حکایات اکابر صالحین کے		روحون کے میت سے	=	فصل نطفے پر قبر کی مٹی بربرائی جاتی ہی
	جو کہ مری پھر زندہ ہوئی اور روح وریحان	=	فصل اہل رحمت اللہ کے بندون سے	=	فصل اللہ تعالی کو جس زمین مین بندیکا
	وملاقات رحمن وسیر جنان وغیرہ امور		مومن کی ملاقات اور اوسکا استقبال		مارنا منظور ہوتا ہے تو کوئی حاجت اوسکی
	حقہ صادقہ کی خبر دی یا غشی سے		کرتے ہین اور زندون کا حال پوچھتے ہیں		طرف اوسکے کردیتا ہے
	افاقہ کے بعد بیان کیا:	۷۲	فصل مومن کی اولاد اور اہل اقارب	=	فصل مردے کو نیک لوگون کے درمیان
۶۶	روح وریحان وملاقات رحمن		اوسکا استقبال کرتے ہین		دفن کرین
=	شفاعت سورہ سجدہ وحراست تبارک	=	فصل روحین آپس مین ایک دوسریکو	۷۸	فصل اعلی زمین کا اوسکے اسفل سے بہتر ہی
۶۷	رویت نور		پہچانتی ہین۔	=	فصل قبرستان مومن کے لیے تجمل زینت
=	ضحک وتبسم بعد موت	۷۳	باب بستم میت اپنی نہلانی والے		کرتا ہے
=	قاطع رحم ومدمن خمر ومشرک جنت مین داخل نہونگے		نہلانے والے اور اوٹھانیوالے	=	فصل دن کے فرشتے رات کے فرشتونسے
=	شیخین کے برا کہنیوالے پر فرشتے لعنت کرتے ہین		قبر مین اوتارنیوالے کو پہچانتا ہے اور		زیادہ ترزم ہین
=	شیخین کو برا کہنا موجب دخول نار ہے		جو کچھہ بھلا برا لوگ کہتے ہین وہ اوسکو	=	فصل فضل جل [illegible]

صفحہ	مضامین
۷۹	فصل قبر امانت ہے
=	فصل قبرستان مین ایک فرشتہ مقرر ہے کہ وہ قبر کی مٹی جنازہ کے ہمراہیون کو مارتا ہے تاکہ اون کا غم غلط ہو
=	فصل ابتدای قبر کے بیان مین
=	باب بست وچہارم اس امر کے بیان مین کہ دفن وتلقین کے وقت کیا کہین
=	فصل [illegible] کے وقت کیا کہین
۸۰	فصل تلقین بعد الدفن کے بیان مین
۸۲	فصل بیان مین انکار تلقین بعد دفن کی
۸۳	باب بست وپنجم ضمۂ قبر یعنی قبر کے دباؤ کے بیان مین
[illegible]	فصل اصل ضغطۂ قبر کے بیان مین
[illegible]	فصل سبب ضغطۂ قبر کے بیان مین
=	فصل قبر کا دباؤ مومن کا فرنیک بدلڑکی بچے سبکو ہوتا ہے
۸۵	فصل ضغطۂ صبیان کے بیان مین
=	فصل دباؤ قبر کا بسبب بے احتیاطی پیشاب کے ہوتا ہے
=	فصل قبر مومن کو مان کی طرح دباتی ہے
۸۶	فصل اوس شخص کے بیان مین جسکو ضغطۂ قبر نہین ہوا
=	فصل مرض موت مین قل ہو اللہ پڑھنا موجب امن ہے ضغطۂ قبر سے
=	باب بست وششم پہلے پہل قبر مین میت کے پاس [illegible] مقرر ہوتا ہے۔
۸۸	باب بست وہفتم بیان مین مخاطبت قبر کی میت سے
۸۹	باب بست وہشتم فتنۂ قبر کے بیان مین
=	فصل معنے فتنۂ قبر کے بیان مین
۹۰	فصل ملائکہ سوال کے نام اور اونکی صفت کے بیان مین
=	فصل بیان مین حلیہ منکر ونکیر کے
=	فصل بیان مین احادیث فتنۂ قبر کی
۱۰۳	فصل سوال کے وقت شیطان آتا ہے
=	فصل دو فرشتے ملائکہ رحمت سے اہل سنت کے لیے مقرر ہین کہ جب وہ قبر مین رکھے جاوین تو اونکو حجت کی تلقین کرین
۱۰۴	فصل اس امر کے بیان مین کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم جواب منکر ونکیر کا امر فرمایا ہے
=	فصل زندون نے مردونکو خواب مین دیکھا اونہون نے سوال وجواب کی کیفیت بیان کی
۱۰۵	فصل زندون نے اپنے کانون سے اس عالم مین منکر ونکیر کے سوال کو اور مردے کے جواب کو سنا
=	فصل جمع روایات کے بیان مین جو کہ ملائکہ سوال مین وارد ہوئی ہین
۱۰۶	فصل جمع روایات کے بیان مین جو کہ سوال وجواب کی کیفیت مین آئی ہین
۱۰۶	فصل اس امر کے بیان مین کہ سوال ایک بار ہوتا ہے یا زیادہ
۱۰۷	فائدہ بیان مین بعض احوال راویان اثر مذکور کے
۱۰۸	فصل اس امر کے بیان مین کہ سوال فرشتون کا اس امت کو ساتھ خاص ہے یا نہین
۱۰۹	فصل ملائکہ سوال کو فتان ومنکر ونکیر کہتے ہین
۱۱۰	فصل تجسد اعمال کے بیان مین
۱۱۳	فصل کیا میت کو کشف ہوتا ہے کہ وہ سوال کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا ہے
=	فصل میت سے سوال کس زبان مین ہوتا ہے
=	فصل بیان مین سوال مومن منافق کافر واطفال مشرکین کے
۱۱۴	فصل بیان مین سوال اون لوگون کے جو دفن نہین کئے گئے یا اون کو سولی دی گئی یا اون کے بدن کے اجزا متفرق ہوگئے یا اون کو درندون نے کھا لیا
۱۱۵	بحث مسفل ومسفلہ
۱۱۶	فصل اس بیان مین کہ روح میت کی اوسکے بدن کی طرف قبل دفن کے پھیری جاتی ہے یا بعد دفن کے

صفحہ	مضامین
۱۱۶	فصل اس بیانمین کہ میت وقت سوال کے پورا زندہ ہوجاتا ہے یا نہین
۱۱۷	فصل اس بیان مین کہ جس شخص کے اجزا منتفرق ہوگئے ہین اعادہ روح کا اوسکے کُل اجزا مین ہوتا ہے یا بعض مین
=	فصل بیان مین اوس شخص کے جو کہ تابوت مین رکھا گیا ہے۔
۱۱۸	فصل سوال غریق کے بیان مین
=	فصل قرآن شریف سوال کے وقت تلقین حجت کرتا ہے
=	فصل اس امر کے بیان مین کہ اللہ تعالی نے میت کے سوال وجواب مین کیا حکمت رکھی ہے
۱۲۱	باب بست ونہم بیان مین اون لوگون کے جن سے سوال نہین ہوتا اور وہ فتنۂ قبر سے محفوظ رہتے ہین
=	فصل شہید کے بیان مین
۱۲۲	فصل تعداد شہدا کے بیان مین
۱۲۶	فصل مرابط کے بیان مین۔
۱۲۸	فصل مطعون کے بیان مین
۱۳۰	فصل صدیق کے بیان مین
=	فصل بیان مین سوال حضرات انبیاء علیہم الصلوٰة والسلام کے
۱۳۰	وصل سوال ملائکہ علیہم السلام کے بیان مین
۱۳۰	وصل سوال جن کے بیان مین

صفحہ	مضامین
۱۳۲	فصل بیان مین سوال نابالغ بچون کے
۱۳۲	وصل بعض کے نزدیک ہر طفل سے سوال ہوتا ہے
۱۳۴	وصل مسئلہ سوال صبی مین خلاف ہے
=	وصل عہد ومیثاق کے بیان مین
۱۳۸	وصل عہد ومیثاق کے بیانمین قول تعالے
=	فصل بیان مین سوال ابلہ ومجنون کے اور اوس شخص کے جو کہ زمانۂ فترت مین مرا
۱۳۹	فصل اوس شخص کے بیان مین جو کہ جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین وفات پائے
۱۴۱	فصل بیان مین سورۂ تبارک الذی پڑھنے والے کے
۱۴۲	وصل بیان سورۂ سجدہ
=	باب سی ام بیان مین فظاعت قبر کے اور اوسکی سہولت وفراخی کے مؤمن پر
۱۴۳	رؤیت فسحت وضیق قبر
۱۴۴	موت غربت
=	رؤیت فسحت قبر
=	رؤیت نور قبر
=	خوشبوے مشک از قبر
۱۴۵	باب سی ویکم رحمت الٰہی در قبر
=	باب سی ودوم تحفۂ مومن در قبر
=	باب سی وسوم بیان مین ظلمت قبر کے اور جو اوسکو روشن کردے
=	عالم کا علم قبر مین مونس ہوتا ہے
=	سنت مطہرہ نور دانش ہے قبر مین

صفحہ	مضامین
۱۴۶	ثواب ادخال سرور بر مومن
=	مسجد مین چراغ روشن کرنا موجب نور قبر ہے
=	ثواب دینی ایذا روکنے کا لوگون سے
=	ثواب عیادت مریض
=	حساب قبر مین
=	رؤیت عمل قبر مین
=	ادنی لے حب قتل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ہوگئی ہے پیروی دجال کا
=	باب سی وچہارم بیان مین عذاب قبر کے نعوذ باللہ منہ
	فصل اثبات عذاب قبر کے بیان مین
۱۴۷	وصل بیان مین اون آیتون کے جنسے عذاب قبر معلوم ہوتا ہے
۱۴۸	وصل ثبوت عذاب قبر از قرآن شریف
۱۴۹	وصل منکرین عذاب قبر کے بیان مین
۱۵۴	وصل اس امر کے بیان مین کہ عذاب قبر جان پر ہے یا تن پر یا دونون پر۔
۱۵۵	وصل عذاب وثواب ارواح وابدان دونون پر ہے
=	فصل عذاب قبر سے پناہ مانگنے کے بیانمین
۱۵۶	فصل اس امر کے بیانمین کہ عذاب قبر کو بہائم سنتے ہین
۱۵۷	فصل بیانمین اسباب عذاب قبر کے نعوذ باللہ منہ
۱۵۸	عذاب ابوجہل
۱۵۹	عذاب یہود
=	مایوسی کفار کی رحمت الٰہی سے بعد موت کے

صفحہ	مضامین
۱۵۹	عذاب زندیق
=	عذاب ابن آدم اول
=	عذاب عبید اللہ بن زیاد
۱۶۰	عذاب مسلم بن عقبہ
=	عذاب ابن ملجم
۱۶۵	وصل بیان مین انواع عذاب قبر کے
۱۶۹	جو کوئی غیر سنت پر مرتا ہے اوسکا منہ قبلہ سے پھیر دیا جاتا ہے اعاذنا اللہ منہ
//	رویت عذاب قبر
//	رویت عمل بد میت
//	سماعت عذاب قبر
//	قبر کا عذاب ہی برزخ کا عذاب ہے۔
//	عذاب قبر دو قسم ہے
//	مسئلہ عجیب
//	مردے شب جمعہ کو معذب نہین ہوتے
//	وصل بیان مین انواع عذاب قبر کے
//	وصل ذکر زواجر فیما جری من عذاب المقابر
۱۷۵	باب سی و پنجم بیان مین اون اعمال کے جو کہ عذاب قبر سے نجات دیتے ہین
۱۷۶	حدیث جامع منجیات عذاب قبر
۱۷۷	مقامات اہل مقابر
=	وصل عمل نافع عذاب قبر
۱۷۹	باب سی و ششم بیان مین احوال مردوں کی قبور مین
=	فصل لا الہ الا اللہ والونکو وحشت نہین ہوتی
=	انبیا علیہم السلام اپنی قبور مین زندہ ہین
=	صلوٰۃ ثابت بنانی رضی اللہ عنہ در قبر
۱۷۹	قرارت قرآن شریف در قبر
۱۸۰	تعلیم قرآن شریف و باقی قرآن در قبر۔
=	شغل علم در برزخ
۱۸۱	فصل اہل قبور ایک دوسرے کی زیارت و ملاقات کرتے ہین
۱۸۲	فصل میت کے پاس اوسکے گھر والے آتے ہین
=	میت قبر مین صلاح ولد سے خوش ہوتا ہے
=	شہید اپنے خوان کو آنے سے خوش ہوتا ہے
=	اُرْقُدْ رَقْدَۃَ الْمُتَّقِیْن
=	موت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
=	رویۃ طیر وقت موت
=	میت صالح کو عمدہ کفن پہنایا جاتا ہے
۱۸۳	رد کفن بعد از موت
=	نقل میت از قبر
=	شرف تسبیح یعنی سبحان اللہ
=	زینت اہل قبور برائے میت صالح
=	قبر رواد عجلی مفروش بہ ریحان
۱۸۴	دستہ یاسمین در قبر
=	ریحان در قبر
=	خوشبوے مشک از قبر
=	تلاوت و صوم موجب خوشبوے مشک در قبر
=	حور اپنے خاوند کے منہ مین جنت کا میوہ دیتی ہے
=	حضرت جعفر رضی اللہ عنہ فرشتوں کے ساتھ جنت مین اوڑتے پھرتے ہین
=	بدن مٹی سے ضرر نہین پاتے
۱۸۵	بیان شہید الم تحققنا بذلک آمین
=	فصل بیان مین زیارت قبور کے اور اس بیان مین کہ مردے اپنی زیارت کرنیوالونکو جانتے اور اونکو دیکھتے ہین اور اونکو انس ہوتا ہے اور سلام کا جواب دیتے ہین
۱۸۶	زیارت کرنا عورت کا باپ اور خاوند کی قبر کو بغیر حجاب کے
=	زیارت و سلام بر شہید
=	دوست کی زیارت سے میت کو زیادہ تر انس ہوتا ہے
=	علم موتی بزائرین روز جمعہ و روز شنبہ
=	تنبیہ بیان مین عود روح کی طرف جسم کے اندر قبر کے
۱۸۷	کشف حال شہید برائے بعض اولیاء
۱۸۹	سماع رد سلام از قبر شہید
۱۹۰	ضرب دف بر سر شہید
=	سماع اذان از قبر مطہر و منور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
=	سماع جواب اذان از قبر و سماع آمین وغیرہ
۱۹۱	کلام سر مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام
=	شہید کا سورہ یٰس پڑھنا۔
=	قبر سے بات کا جواب دینا
=	کلام میت و حسرت بر عمل صالح
۱۹۲	حاضر ہونا شہدا کا جنازہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ مین اور پہونچا دینا اپنے زندہ دوست کا اوسکے وطن مین
=	حاضر ہونا شہدا کا اپنے بھائی کے نکاح مین
۱۹۳	موتی کا خبر موت دینا۔

صفحہ	مضامین
۱۹۴	انگلی ہلانا میت کا ساتھ تسبیح کے
=	ضحک میت
=	کلام زید بن خارجہ انصاری رضی اللہ عنہ بعد از موت
۱۹۵	کلام ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ بعد از موت
=	امداد شہید کی اپنے دوست کو
۱۹۶	کلام سر شہید
=	حیات بعد از موت
=	مغفرت نماز گزار بسبب مغفرت میت
=	شہید کا آنا ماں باپ کی ملاقات کو
۱۹۷	وصل بیا نمین سماع میت کے
۱۹۹	تنبیہ بیا نمین طریقۂ اسلام میت کی
=	وصل بیا نمین منام و کشف حضرت شاہ عبد الرحیم قدس سرہٗ کے
=	ملاقات حضرت شیخ سعدی قدس سرہٗ
۲۰۱	قصہ شہادت حضرت شاہ وجیہ الدین رضی اللہ عنہ والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم قدس سرہٗ
۲۰۲	وصل بیا نمین حکایات قصر الآمال کے
۲۰۳	باب سی و ہفتم بیا نمین مقر ارواح کی
	وصل بیا نمین انواع مستقر ارواح کے
۲۱۹	فائدہ بیا نمین مستقر شہدا بحر کے
۲۲۱	باب سی و ہشتم اس امر کے بیا نمین کہ ہر روز میت کا مقعد او سپر پیش کیا جاتا ہے
=	باب سی و نہم بیا نمین عرض اعمال زندون کے مردون پر
۲۲۳	باب چہلم بیا نمین اوس چیز کے جو کہ روح کو اوسکے مقام کریم سے روکتی ہے
=	باب چہل و یکم بیا نمین اوس شخص کے جو بغیر وصیت کے مرجاوے
۲۲۴	باب چہل و دوم اس بیا نمین کہ مُردون اور زندون کی روحین خواب مین باہم ملاقات کرتی ہین
۲۲۷	باب چہل و سیوم بیا نمین اس امر کی تحقیق کی کہ زندے کی روح نیند مین نکلتی ہے اور جہان اللہ چاہتا ہے سیر کرتی ہے اور ارواح وغیرہا سے ملتی جلتی ہے
۲۲۸	باب چہل و چہارم بیا نمین اس امر کے کہ زندون نے مردون کو خواب مین دیکھا اور اونسے اونکا حال پوچھا پہر اُنہون نے اپنے حال کی اونکو خبر دی
=	مذمت اَعْرَاض
=	قرارت سلام
=	فضیلت خوف
=	فضیلت نماز شب
=	رحم و رافت اللہ تعالیٰ
۲۲۹	دین قیم خونریزی نہین کرتا ہے۔
=	عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ ائمہ ہدیٰ کے ساتھ ہین
=	بیان ندبار یا ندبار
=	موت تقویٰ پر حیات ابدی ہے
۲۲۹	خیر درجۂ اہل خیر کو پہونچا دیتی ہے
۲۳۰	جس چیز سے اللہ عز و جل کی ذات پاک مقصود ہو وہ افضل ہے
=	یقین اور خیر خواہی اللہ تعالیٰ اور مسلمین کے مثل کوئی چیز نہین ہے
=	فضلیت تقویٰ
=	خواب مین ادائے قرض کی وصیت
=	کثرت سے لا الٰہ الا اللہ کہنا موجب ہے حالت حسنہ کا برزخ مین
=	محبت الٰہی موجب مغفرت ہے
=	کرامت الٰہی برائے بندۂ مطیع
۲۳۱	فضیلت معرفت و ذم مباہات
=	فضیلت سنت و علم و مذمت قدر و اعتزال و ارجا
=	مذمت شتم شیخین رضی اللہ عنہما و رای جہم
=	فضیلت متقین
=	فضل صبر و حسرت بر عمل صالح
=	فضل یقین
۲۳۲	نفع دعا
=	فضل محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ
=	فضل سفیان ثوری رضی اللہ عنہ
=	فضل محمد بن واسع و محمد بن سیرین و حسن بصری رضی اللہ عنہ
=	فضل ابو عمر بصری رضی اللہ عنہ
=	خلید بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ
=	ذکر قاضی یحییٰ اکثم

صفحه	مضامین
	فضل امام احمد رضی اللہ عنہ
=	فضل محمد بن حصفی حمصی رضی اللہ عنہ
۲۳۲	فضل منصور بن عمار رضی اللہ عنہ
=	فضل علم
=	فضل حدیث شریف
=	فضل قلت مخالطت مردم
=	فضل ابن عوف رضی اللہ عنہ
=	فضل محمد بن یحیی ذہلی رضی اللہ عنہ
=	فضل ابو العباس اصم و ابو یعقوب بویطی
=	ربیع بن سلیمان و ابو عبد اللہ شافعی رضی اللہ عنہ
=	فضل حسن ظن باللہ تعالے
=	فضل جراح بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
۲۳۳	فضل تکبیر
	مغفرت کمیت بن یزید شاعر رحمہ اللہ تعالی
=	ابو بکر نابلسی رضی اللہ عنہ
=	فضل سفیان ثوری رضی اللہ عنہ
=	فضل امام شافعی رضی اللہ تعالی عنہ
۲۳۴	فضیلت اہل سنت
=	فضل غزو بحر
۲۳۵	مغفرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ تعالی
=	فضل ابو جعفر محمد بن جریر رضی اللہ عنہ
=	اکرام یحیی بن معین رضی اللہ عنہ بسبب حدیث
=	فضل ابو جعفر قاری یزید بن قعقاع رضی اللہ عنہ
=	مغفرت ابن مبارک رضی اللہ عنہ بسبب سنت
=	[illegible]
=	فضل استغفار

صفحه	مضامین
۲۳۵	ذرا سا سنت کا اظہار موجب مغفرت ہے
=	فضل شہادت لا الہ الا اللہ
=	فضل درود شریف
=	فضل عامر بن قیس رضی اللہ عنہ
۲۳۶	فضل امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ
	اکرام بشر حافی رضی اللہ عنہ
۲۳۷	ابو دلف عجلی رحمہ اللہ تعالی
=	ذکر حجاج
=	یزید نحوی بن ابو مسلم خراسانی ابراہیم صائغ رضی اللہ عنہم
۲۳۸	صالح بن عبد القدوس رضی اللہ عنہ
=	ابو یزید طیفور بسطامی رضی اللہ عنہ
=	فضل صبر و حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ
=	فضل استغفار
=	فضل ضبط طریق مسلمین
=	فضل دارقطنی رضی اللہ عنہ
=	یوسف بن حسین رازی صوفی رضی اللہ عنہ
=	مغفرت ابو نواس رحمہ اللہ تعالے
۲۳۹	حافظ یعقوب بن سفیان رضی اللہ تعالی عنہ
=	مغفرت حاضرین جنازہ حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالے عنہ
=	فضل مجالس اہل حدیث
=	ابو زرعہ رضی اللہ تعالے عنہ
۲۴۰	فضل توبہ
۲۴۱	وصل بیان میں بعض حالات برزخ کی کتاب فتح الخلاق وغیرہ سے

صفحه	مضامین
۲۴۲	وصل بیان میں بعض حکایات کے کتاب مکارم الاخلاق سے
۲۴۳	وصل بیان میں رویت اللہ عز و جل کے
=	وصل بیان میں رویت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
۲۴۴	وصل بیان میں بعض حکایات کے کتاب فصل الخطاب سے
۲۴۵	باب چہل و پنجم اس بیان میں کہ زندہ لوگ مردے کو جو برا کہتے ہیں وہ اس سے ایذا پاتا ہے اور میت کو برا کہنے اور ایذا دینے سے نہی کی ہے
=	باب چہل و ششم اس بیان میں کہ نوحہ کرنے سے میت ایذا پاتا ہے
۲۴۷	باب چہل و ہفتم اس بیان میں کہ جتنی طرح کی ایذا ہو اس سبب سے میت ایذا پاتا ہے
=	فصل قبر کو روندنا قبروں میں پاخانہ پھرنا پیشاب کرنا منع ہے
=	فصل قبر پر بیٹھنا منع ہے
=	باب چہل و ہشتم بیان میں ملازمت حافظین کے مومن کی قبر کو
=	باب چہل و نہم بیان میں اون اعمال کے جو کہ میت کو قبر میں نفع دیتے ہیں
۲۴۹	فصل بیان میں اون اعمال کے جن کا ثواب میت کو ہمیشہ پہونچتا رہتا ہے
=	وصل بیان میں کہ دعا و استغفار زندوں کی مردوں کو نفع دیتی ہے
۲۵۱	وصل بیان میں کہ ثواب صدقہ و خیرات کا مردوں کو پہونچتا ہے
=	وصل بیان میں کہ میت کو ثواب حج کا پہونچتا ہے

صفحہ	مضامین
۲۵۲	وصل ثواب بردہ آزاد کرنے کا میت کو پہونچتا ہے۔
=	وصل بیان مین ثواب روزہ رکھنے کے واسطے میت کے
=	وصل بیان مین قرأت قرآن شریف کے واسطے میت کے اور قبر پر
۲۵۴	وصل بیان مین عبادت بدنیہ کا شرح ابیات وغیرہ سے
۲۵۷	وصل بیان مین ہدیہ گذراننے کے خدمت شریف حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین
۲۵۸	باب پنجاہم اس بیان مین کہ مرنیکے لیے کون وقت بہتر ہے
۲۵۸	باب پنجاہ ویکم بیان مین اون اعمال کے جو واجب کرتی ہین اپنے صاحب کے لیے تعجیل وصول کو طرف جنت کے بعد موت کے
=	باب پنجاہ ودوم اس بیان مین کہ میت بدبودار ہوجاتا ہے اور اوسکا جسم بوسیدہ پڑجاتا ہے مگر انبیاء علیہم السلام اور جو لوگ اونکو ساتھ ملحق ہین اونکا جسم صحیح سالم پاک صاف و خوشبودار رہتا ہے
۲۶۰	خاتمہ بیان مین فوائد متعلق رُوح کے اور یہ دس فائدے ہین
۲۶۵	خاتمۃ الکتاب عاقبۃ الفصول والابواب
=	فصل بیان مین وصیت وغیرہ کے
۲۶۷	فصل بعض وصایاے نافعہ درباں نیز
۲۷۱	مسک الختام اس بیان مین کہ رحمت الٰہی وسیع ہے اور اوسکی نہایت ہو نا ممکن نہین ہے اور اوسکا رحم وکرم اوسکی غیظ وغضب پر غالب ہے اللہ سبحانہ اپنے کرم وفضل سے اور اپنے رسول رؤف رحیم کی برکت سے ہم سب کا خاتمہ بخیر فرماوے اور عذاب برزخ ونار سے محفوظ ومصون رکھے آمین والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین آمین۔

تمت

سنہ ۱۳۲۹ھ

دفتر قاضی